سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

(سوموار 14، جمعرات 17، جمعتہ المبارک 18، ہفتہ 19، سوموار 21-جون 2021)

(یوم الاثنین 3، یوم الخمیس 6، یوم الجمع 7 یوم السبت 8، یوم الاثنین 10-ذیقعد 1442ھ)

سترہویں اسمبلی : تینتیسواں اجلاس

جلد 33 (حصہ اوّل) : شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تینتیسواں اجلاس

سوموار،14۔جون2021

جلد 33 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
(ii)	سالانہ بجٹ برائے سال22-2021 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ	1
(iii)	ضمنی بجٹ برائے سال21-2020 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ	1
2۔	ایجنڈا	3

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
3۔	ایوان کے عہدے دار	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	13
5۔	نعت رسول مقبولﷺ	14
6۔	چیئرمینوں کا پینل	15
	مبارکباد	
7۔	جناب سپیکر کی جانب سے نئے ایوان میں معزز ممبرز کی آمد پر مبارکباد	15
	سرکاری کارروائی	
8۔	سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پر وزیر خزانہ کی تقریر	20
9۔	سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 22- 2021 کا پیش کیا جانا	42
10۔	ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 21- 2020 کا پیش کیا جانا	43
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
11۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب 2021	43
	ترامیم (جو پیش ہوئیں)	
12۔	قانون سروسز پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعہ 76 تحت قواعد میں ترامیم کا پیش کیا جانا	44
	جمعرات، 17۔جون 2021	
	جلد 33: شمارہ 2	
13۔	ایجنڈا	47
14۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	49
15۔	نعت رسول مقبولﷺ	50

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
16-	جناب سپیکر کا معزز ممبران سے خطاب ------------	51
	تحاریک استحقاق	
17-	ریسکیو ملازمین کے تحفظ کے لئے رولز پر عمل در آمد کا مطالبہ ------------	52
	بحث	
18-	سالانہ بجٹ بابت سال 22-2021 پر عام بحث ------------	58
	جمعتہ المبارک، 18-جون 2021	
	جلد 33 : شمارہ 3	
19-	ایجنڈا ------------	137
20-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	139
21-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	140
	بحث	
22-	سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پر عام بحث (---جاری) ------------	141
	ہفتہ، 19-جون 2021	
	جلد 33 : شمارہ 4	
23-	ایجنڈا ------------	251
24-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	253
25-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	254
	بحث	
26-	سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پر عام بحث (---جاری) ------------	255

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

سوموار، 21۔جون 2021

جلد 33 : شمارہ 5

27۔ ایجنڈا ------------ 373

28۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------ 375

29۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 376

پوائنٹ آف آرڈر

30۔ معمر معزز ممبران کو ایوان کے قریب ڈراپ کرنے کا مطالبہ ------------ 377

بحث

31۔ سالانہ بجٹ بابت سال 22-2021 پر بحث (۔۔۔جاری) ------------ 379

32۔ انڈیکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(76)/2021/2556. Dated: 7th June, 2021. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon the 33rd Session of Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 14th June, 2021 at 2:00 p.m.** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore."

سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

"In exercise of the powers conferred under Rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby appoint **Monday, 14th June, 2021** for the presentation of Annual Budget Statement 2021-22 before Provincial Assembly of the Punjab Lahore at the time the Assembly meets on that day.

ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

"In exercise of the powers conferred under Rule 134 and 147 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby appoint **Monday, 14th June, 2021** for the presentation of Supplementary Budget Statement 2020-21 before Provincial Assembly of the Punjab Lahore at the time the Assembly meets on that day.

Dated Lahore, the
5th June, 2021

MOHAMMAD SARWAR
OVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 14-جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

(اے) بجٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

1- سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2022-2021

وزیر خزانہ سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2022-2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

2- ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 2021-2020

وزیر خزانہ ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 2021-2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

3- مسودہ قانون مالیات پنجاب 2021

وزیر خزانہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

4

(سی) ترامیم کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

4۔ قانون سروسز پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعہ 76 کے تحت قواعد میں ترامیم

وزیر خزانہ قانون سروسز پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعہ 76 کے تحت قواعد میں ترامیم ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی-258
2۔	نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے	پی پی-213
3۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی-29
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو-331

کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر/وزیر خوراک
2۔	سید یاور عباس بخاری	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
3۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
4۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی
5۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

6

6۔ جناب فیاض الحسن چوہان	:	جیل خانہ جات
7۔ جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ*
8۔ جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی ومعدنیات
9۔ جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
10۔ جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
11۔ سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف ومذہبی امور
12۔ جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
13۔ جناب محمد سبطین خان	:	وزیر جنگلات
14۔ جناب محمد اجمل	:	وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
15۔ چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
16۔ جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول
17۔ جناب خیال احمد	:	وزیر کالونیز، کلچر*
18۔ محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
19۔ جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت
20۔ میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
21۔ میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری
22۔ جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
23۔ میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

24۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
25۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
26۔	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک / جنگلی حیات و ماہی پروری
27۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر زراعت
29۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
30۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
31۔	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
32۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
33۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
34۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
35۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
36۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2-	چودھری محمد عدنان	:	مال
3-	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4-	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5-	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6-	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7-	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8-	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9-	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
10-	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
11-	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
12-	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
13-	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
14-	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
15-	جناب شکیل شاہد	:	محنت
16-	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
17-	جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

10

18۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
19۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
20۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
21۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
22۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
23۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
24۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
25۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
26۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
27۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
29۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
30۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
31۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
32۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
33۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
34۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات
35۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
36۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
37۔ جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

11

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

سوموار ،14-جون 2021

(یوم الاثنین،3-ذیقعد 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 4 بج کر 31 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ڭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۲۸۵
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۫ وَاغْفِرْ لَنَا ۫ وَارْحَمْنَا ۫ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۲۸۶

سورہ البقرہ۔ آیت 285 تا 286

رسول اللہ ﷺ اُس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اِس رسول کے ماننے والے ہیں، انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ: "ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے، ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی مالک! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے o اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو اُن کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے در گزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما o

وَمَا علینا الا البلاغ o

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میری خواہش ہے کہ آج سب سے پہلے اس نئے ایوان میں مظفر وارثی کی لکھی ہوئی نعت شریف لانبی بعدی سماعت کرنے کا شرف ہم سب حاصل کریں۔ انہوں نے وہی نعت شریف لکھی تھی جو حدیث شریف قائد اعظمؒ کی تصویر کے اوپر کی طرف لکھی ہوئی ہے۔

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خود میرے نبی نے بات یہ بتا دی ، لانبی بعدی
ہر زمانہ سن لے یہ نوائے ہادی ، لانبی بعدی
لمحہ لمحہ اُن کا طاق میں ہوا جگمگانے والا
آخری شریعت کوئی آنے والی اور نہ لانے والا
لہجہ ء خدا میں آپ نے صدا دی، لانبی بعدی
تھے اصول جتنے اُن کے ہر سخن میں نظم ہو گئے ہیں
دیں کے سارے رستے آپ تک پہنچ کر ختم ہو گئے ہیں
ذات حرفِ آخر ، بات انفرادی، لانبی بعدی
ارتقائے عالم کر دیا خدا نے صرف نام اُن کے
اُن کی خوش نصیبی جن کے ہیں وہ آقا، جو غلام ان کے
گونجے وادی وادی آپ کی منادی، لانبی بعدی
اُن کے بعد اُن کا مرتبہ کوئی بھی پائے گا نہ لوگو
ظلی یا بروزی اب کوئی پیغمبر آئے گا نہ لوگو
آپ نے یہ کہہ کر مہر ہی لگا دی ، لانبی بعدی

جناب سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی-258
2. نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے پی پی-213
3. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی-29
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو-331

شکریہ

مبارکباد

جناب سپیکر کی جانب سے نئے ایوان میں معزز ممبرز کی آمد پر مبارکباد

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO وزیر خزانہ صاحب کو invite کرنے سے پہلے میں چند ایک گزارشات کرنی چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو میں تمام معزز ممبران اسمبلی، معزز خواتین و حضرات کو دل کی گہرائیوں سے اس نئے ہاؤس میں اور آپ کے اپنے گھر میں آنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران! یہ آپ کا گھر ہے۔ جب نئے گھر میں shift ہوتے ہیں تو کئی چیزیں کم ہوتی ہیں اور کئی کوتاہیاں بھی ہوتی ہیں تو اس کے لئے "AYES" and "NOES" لابی میں اسمبلی سیکرٹریٹ اور محکمہ C&W کے لوگ آپ سے suggestions لیتے رہیں گے اور آپ کی نشاندہی پر ہم ساتھ ہی ساتھ اِنشاء اللہ ان چیزوں کو ٹھیک بھی کرتے رہیں گے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس

اسمبلی کا میں نے سنگ بنیاد تو نہیں رکھا تھا لیکن 16-جولائی 2005 کو اس کی تعمیر شروع کروادی تھی۔ میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ ذرا یہ عمارت تھوڑی اُوپر آجائے تو پھر میں اس کا سنگ بنیاد رکھوں گا چنانچہ 17-جولائی 2006 کو میں نے اس کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ آج الحمد للہ 16 سال بعد 14-جون 2021 کو اسمبلی کی اس نئی عمارت میں آپ سب تشریف فرما ہیں۔ میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ شاید ہم اس ہاؤس کو مکمل نہ کر سکتے اگر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا ہمیں تعاون حاصل نہ ہوتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری سے walkout کر گئے)

اس ہاؤس کو مکمل کرنے کے لئے اور معزز ممبران کے ہاسٹلز کو مکمل کرنے کے لئے محکمہ C&W اور اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے جتنے funds فراہم کرنے کی گزارش کی گئی وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ بغیر کسی delay کے فوری طور پر فراہم کئے ہیں۔ جس طرح یہ اسمبلی کی عمارت مکمل ہوئی ہے اسی طرح اِنشاءاللہ تعالیٰ آپ کے ہاسٹلز بھی اسی speed کے ساتھ جلد مکمل ہو جائیں گے۔

میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ تمام معزز ممبران خصوصی طور پر حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران، وزیر قانون، قائد حزب اختلاف اور سید حسن مرتضیٰ صاحب سمیت ہم سب نے مل کر کچھ تاریخی کام کئے ہیں جن کا یہاں ذکر کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔ اسمبلی کے قواعد وضوابط میں جتنی ضروری ترامیم تھیں وہ آپ سب نے مل کر منظور کی ہیں۔ آج الحمدللہ پنجاب اسمبلی دیگر اسمبلیوں کے برابر بن گئی ہے یعنی جو جو status اور اختیارات سینیٹ، قومی اسمبلی اور باقی تینوں صوبوں کی صوبائی اسمبلیوں کے ہیں آج الحمدللہ پنجاب اسمبلی کا بھی وہی status اور اختیارات ہیں۔ آج آپ کی یہ پنجاب اسمبلی بھی ان تمام اسمبلیوں کے برابر آ گئی ہے۔ میں اس پر بھی آپ سب کو مبارک باد دیتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اسی طرح پنجاب اسمبلی کی کمیٹیوں کو قومی اسمبلی کی طرز پر empower کرنے کے لئے اور انہیں اپنے متعلقہ محکمہ کی مالی، انتظامی امور اور پالیسیوں کا جائزہ لینے کا اختیار بھی آپ کی ہی مدد سے اور خصوصی طور پر جناب وزیر قانون کی مدد سے حاصل ہوا ہے۔ پنجاب اسمبلی کی محکمانہ کمیٹیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے اور ان کی تعداد اب 36 سے 40 ہو گئی ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ جب laws بن جاتے ہیں تو bylaws نہ بننے کی وجہ سے ان کی implementation صحیح طرح

سے نہیں ہو سکتی۔ قوانین بنانے میں بڑی محنت درکار ہوتی ہے اور اگر اس کے bylaws نہ بنائے جائیں تو ان میں بہت بڑی کمی رہ جاتی ہے۔ جب یہ مسئلے عدالتوں میں جاتے ہیں تو bylaws نہ ہونے کی وجہ سے اچھے قوانین بھی stay order کی نذر ہو جاتے ہیں یا پھر جن مقاصد کے لئے قوانین بنائے جاتے ہیں وہ پورے نہیں ہوتے اور ان میں کمی رہ جاتی ہے۔ اس کے لئے بھی ہم نے الحمدللہ ریسرچ آفیسرز کا اضافہ کیا ہے۔ اب اِنشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ bylaws کے اُوپر بھی ساتھ ساتھ کام شروع ہو جائے گا۔

اسی طرح ایک سب سے اہم کام بھی ہوا ہے۔ یہ اختیار باقی اسمبلیوں کے پاس تھا لیکن unfortunately پنجاب اسمبلی کے پاس یہ اختیار نہیں تھا۔ یہ credit بھی آپ سب معزز ممبران کو جاتا ہے اور خاص طور پر حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے ممبران کو جاتا ہے کہ زیر حراست اراکین اسمبلی کو کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت کرنے کے لئے قواعد و ضوابط میں Production Order جاری کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

پنجاب اسمبلی پہلی صوبائی اسمبلی ہے کہ جس نے اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کی سروس کا قانون منظور کیا ہے اور اس کے تحت قواعد بھی وضع کر لئے ہیں۔ یہ credit بھی آپ سب معزز ممبران کو جاتا ہے۔ پارلیمان کی supremacy اور آئین پاکستان پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے گئے ہیں اور اِنشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ خاص طور پر کورونا کی وباء کے دوران سال 2019 میں تمام پارلیمانی پارٹیوں کے معزز ممبران پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی بنائی گئی تھی جس کی ویڈیو لنک کے ذریعے meetings اور ویڈیو conferences ہوتی رہی ہیں۔ اس خصوصی کمیٹی میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں طرف کے معزز ممبران کی شمولیت تھی۔ یہ credit بھی آپ کو جاتا ہے کہ کورونا وباء کے دوران جبکہ بہت زیادہ restrictions تھیں، ان مشکل حالات میں بھی آپ نے قوانین بنائے اور اجلاس بھی جاری رکھے حالانکہ یہ ناممکن چیزیں تھیں جو کہ آپ نے ممکن بنائی ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ استحقاق کمیٹی ایوان کی سب سے اہم کمیٹی ہوتی ہے، ویسے تو ہر کمیٹی بڑی اہم ہے لیکن استحقاق کمیٹی بہت اہم ہوتی ہے اور اس کمیٹی کے حوالے سے ہمیں بہت زیادہ problems درپیش تھیں۔ اس کمیٹی کی functioning کے حوالے سے بڑے مسائل درپیش

تھے۔ اس کمیٹی میں جب کسی سرکاری ملازم کو بلایا جاتا، خاص طور پر جب پولیس کے افسران یا ملازمین کو بُلایا جاتا تو وہ کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ استحقاق کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت تسلیم نہیں کی جارہی تھی۔ اس کمیٹی کی جو requirement تھی اس حوالے سے یہ non-functional ہوگئی تھی لیکن اس دوران ایک ایسا واقعہ رونما ہوا کہ جس کی وجہ سے سارا ہاؤس متحد ہو گیا۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے تمام معزز ممبران باہم متحد ہو گئے۔ واقعہ یہ ہوا کہ ہمارے ڈپٹی سپیکر صاحب کے ساتھ پولیس کی طرف سے زیادتی کی گئی اور اس حوالے سے آئی جی پنجاب پولیس کو طلب کیا گیا۔ آئی جی پنجاب پولیس کو بُلایا گیا اور انہیں آپ کے ہاؤس میں آنا پڑا۔ اس حوالے سے حکومت نے بھی ہمارا پورا ساتھ دیا اور میں اس پر ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم نے اُس وقت تک اجلاس نہیں کیا جب تک کہ آئی جی پنجاب پولیس ایوان میں نہیں آیا، پھر آئی جی پولیس آیا اور اسے آپ کی اصل طاقت کا پتا چل گیا۔ اسے آپ کے احترام، اس ہاؤس کے احترام اور استحقاق کمیٹی کے احترام کا پتا چل گیا۔ اس طرح استحقاق کمیٹی کے چیئرمین جناب علی اختر کی قدر و منزلت میں اضافہ ہوا اور یہ پہلی دفعہ ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے جناب علی اختر کچھ سکون میں آ گئے اور انہیں معلوم ہوا کہ ان کے بھی کچھ اختیارات ہیں۔ یہ credit بھی تمام معزز ممبران کو جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری میں واپس آ گئے)

اسی طرح میں یہ بھی کہوں گا کہ بلڈنگ بنانا ظاہر ہے کہ ایک مشکل کام ہوتا ہے لیکن اس بلڈنگ کو چار چاند ہمارے عمل اور کارکردگی نے لگانے ہیں۔ ہم نے یہاں اللہ کی مخلوق کے لئے آسانیاں پیدا کرنی ہیں اور دین کے حوالے سے عملی طور پر اقدامات اُٹھانے ہیں۔ دنیا کے نقشے پر ہمارا ملک پاکستان واحد ایسا ملک نمودار ہوا ہے کہ جس کو لوگوں نے اسلام کے نام پر ووٹ دے کر بنایا۔ اسلام کے نام پر بننے والا یہ واحد ملک ہے۔ اسرائیل تو زور بازو پر بن گیا تھا جبکہ ہمارا ملک پاکستان by vote and by choice بنا ہے اسی لئے شروع شروع میں ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کو کہتے تھے کہ تم قائداعظم کے پاکستان میں جاؤ۔ اُس وقت قائداعظم ٹھیک کہتا تھا لہٰذا تم اُدھر ہی جاؤ۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: میں خاص طور پر یہاں یہ بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم 2005 میں اس نئے ہاؤس کے idea کو لے کر چلے تو میرے جو پرنسپل سیکرٹری تھے وہ throughout میرے ساتھ رہے ہیں اور آج میں نے ان کو خصوصی طور پر خراج تحسین پیش کرنے کے لئے بُلایا ہے۔ میں نے جی۔ایم سکندر صاحب کو ادھر بُلوایا ہے اور وہ گیلری میں تشریف رکھتے ہیں۔ انہوں نے ہر موقع پر میرا ساتھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو خاص ہنر دیا ہوا ہے کیونکہ وہ بڑے بڑے پَھس پھسا میں سے مجھے آرام سے نکال کرلے جاتے تھے۔

(اس مرحلہ پر آفیشل گیلری میں جی۔ ایم سکندر صاحب کھڑے ہوئے اور معزز ممبران نے ڈیسک بجا کر ان کو خراج تحسین پیش کیا)

میری دُعا ہے کہ موجودہ پرنسپل سیکرٹری صاحب بھی جی۔ایم سکندر صاحب کا پورا اثر لے لیں اور وہ بھی ان کی طرح محنت سے کام کریں۔ ویسے وہ کافی محنت سے کام کر رہے ہیں اور کامیابی کی طرف جا رہے ہیں۔ وہ پَھس پھسا سے کافی حد تک نکالتے ہیں لیکن وہ زیادہ نہ سوچا کریں۔ بعض اوقات مجھے غصہ آ جاتا تھا لیکن جی۔ ایم سکندر صاحب اس آدمی کا کام کر دیتے تھے اور اسے کہتے تھے کہ کوئی بات نہیں میں چودھری صاحب کو بعد میں خود ہی منا لوں گا۔ موجودہ پرنسپل سیکرٹری صاحب بھی تھوڑا سا یہ ہنر آزما لیں کیونکہ اس میں سب کا فائدہ ہے۔ (قہقہے)

یہ تجربہ کی باتیں ہیں۔ ویسے موجودہ پرنسپل سیکرٹری میں بھی qualities ہیں۔ میری دُعا ہے کہ ہم اسی طرح آپس میں مل جُل کر چلیں اور جو ہمارا اصل کام ہے وہ کریں یعنی لوگوں کی بھلائی، بہتری اور ان کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کا کام جاری رکھیں۔ ویسے بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ "ہن گھروی نواں اے تے دھیان نال رہیا جے، ذرا بھانڈے شانڈے گھٹ ای بھنیا جے۔ میں ایس پاسے والیاں نوں آکھناں واں (حزب اختلاف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے)

معزز ممبران! جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ آج کا دن گورنر پنجاب نے Rules of Procedure صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rules 134 اور Rule 147 کے تحت سالانہ اور ضمنی بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے لہٰذا میں وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ تقریر کا آغاز کریں۔

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پر وزیر خزانہ کی تقریر

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے ہیں جو تمام خزانوں کا مالک ہے۔ بے شمار درود و سلام حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس پر جنہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ بے شک یہ انہی کا کرم ہے کہ آج میں اس مقدس ایوان میں پاکستان تحریک انصاف کا چوتھا بجٹ اور پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت کے پہلے سیشن میں پہلی تقریر کا اعزاز حاصل کر رہا ہوں۔ پنجاب اسمبلی کی اس پُر وقار عمارت کے 16 سال سے زیر التواء منصوبے کی تکمیل کا سہرا بلاشبہ جناب سپیکر کے سَر ہے جس کے لئے میں آپ کو قائد ایوان اور تمام اراکین اسمبلی کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر نعرہ بازی کرنے، سیٹیاں بجانے اور بینرز لہرانے شروع کر دیئے)

جناب سپیکر!

2۔ پنجاب حکومت وزیر اعظم پاکستان عمران خان اور وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی راہنمائی میں ملکی تاریخ کے سب سے بڑے مالی بحران اور بدترین وباء کا مقابلہ کرتے ہوئے معاشی ترقی کی نئی راہوں پر گامزن ہے۔ پنجاب حکومت کا نئے مالی سال کا بجٹ حقیقی معنوں میں تحریک انصاف کے منشور کے عین مطابق اور عوامی امنگوں کا ترجمان ہے لیکن اس سے قبل کہ میں معزز ایوان کو بجٹ کی تفصیلات سے آگاہ کروں میں انہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آج سے تین سال قبل جب ہم نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تب ملک تاریخ کے بدترین مالی بحران سے دوچار تھا۔ مالی خسارہ، گردشی قرضے اور Economic Indicators سابق حکومت کی ناقص پالیسیوں کی تصدیق کر رہے تھے۔ پنجاب سپیڈ کے تحت بہترین کارکردگی کا دعویدار صوبہ 56۔ ارب روپے کے واجب الادا Cheques، 41۔ ارب روپے کے overdrafts اور 8000 سے زائد نامکمل سکیموں کے ساتھ نئی حکومت کا منتظر تھا۔ وسائل کا بیشتر حصہ نمائشی منصوبوں کی

نذر ہو چکا تھا۔ صحت، تعلیم اور زراعت جیسے اہم شعبوں کو نظر انداز کر دیا گیا۔ نئی حکومت کوSocial Sector کی بحالی، معاشی ترقی اور وسائل کی منصفانہ تقسیم جیسے بڑےChallengesکا سامنا تھا۔

جناب سپیکر!

3۔ ان تمام مسائل سے نمٹنے کے دو ہی راستے تھے پہلا راستہ سیاسی سرمائے کی قربانی کا تھا اور دوسرا عوامی سرمائے کی۔ مجھے فخر ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کی قیادت نے پہلے راستے کا انتخاب کیا اور معاشی پالیسیوں کی اصلاح کی راہ اختیار کی۔ ناقص منصوبوں کو ختم کرکے وسائل کے مؤثر استعمال پر توجہ مرکوز کی۔ نئی سکیموں کی گنجائش پیدا کرنے کے لئے جاری اخراجات پر کنٹرول اور وسائل میں اضافے کی تدابیر کی گئیں۔ اس سے قبل کہ یہ اصلاحات معاشی ترقی کی راہ ہموار کرتیں COVID کے اچانک حملے نے معاشی منظرنامے کو یکسر تبدیل کر دیا۔ بڑے بڑے ترقی یافتہ ممالک بھی اس وباء کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے۔

جناب سپیکر!

4۔ تحریک انصاف کی حکومت نے اس وباء کا بھی ڈٹ کر مقابلہ کیا۔COVID کے دوران پاکستان کی حکمت عملی پوری دنیا کی توجہ کا مرکز بنی۔ ہم نا صرف اپنی شرح اموات پر کنٹرول کرنے میں کامیاب رہے بلکہ اپنے معاشی استحکام کو بھی یقینی بنایا۔ اُس وقت جب دنیا بھر کے ممالک سماجی و معاشی سرگرمیاں معطل کئے ہوئے تھے، وزیر اعظم پاکستان عمران خان اپنے ملک کے غریب عوام کے روزگار کی بحالی کے لئے کوشاں تھے۔ وفاقی حکومت کی جانب سے مستحق خاندانوں میں راشن اور امدادی رقوم تقسیم کی جا رہی تھیں۔ پنجاب وہ واحد صوبہ تھا جس نے ان مشکل حالات میں عوام کا ساتھ دیا اور COVID سے بحالی کے لئے 106۔ارب روپے کا پیکیج متعارف کروایا جس کے تحت کاروباری طبقے کو روزگار کی بحالی کے لئے 56۔ارب روپے کا تاریخی ٹیکس ریلیف پیکیج دیا گیا۔ حکومت کی جانب سے عوام پر کی گئی یہ سرمایہ کاری رائیگاں نہیں گئی۔

جناب سپیکر!

5- میرا ایمان ہے کہ حکومتی اقدامات کے مثبت نتائج اور اس امدادی پیکیج سے مستفید ہونے والے لاکھوں خاندانوں کی دعائیں ہیں کہ آج معاشی ترقی کے تمام اشاریئے بہتری کی طرف گامزن ہیں۔ پاکستان اکنامک سروے کی حالیہ رپورٹ کے مطابق GDP کی شرح میں اضافے کا تخمینہ 3.94 فیصد ہے جو IMF اور World Bank کے لگائے گئے تخمینے سے کہیں زیادہ ہے۔ زرعی، صنعتی اور Services Sectors کی ترقی میں پنجاب کا کردار مرکزی رہا۔ رواں مالی سال کے اختتام پر Foreign Remittances 29- ارب ڈالرز اور برآمدات 25- ارب ڈالرز کو پہنچ چکی ہوں گی۔ پاکستان کی سٹاک مارکیٹ اس وقت کاروبار کی بلند ترین سطح پر پہنچ چکی ہے۔ یہ تمام اعداد و شمار اس بات کا ثبوت ہیں کہ ملک میں پائیدار معاشی ترقی کے نئے دور کا آغاز ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر!

6- بحیثیت صوبائی وزیر خزانہ میں یہ بتاتے ہوئے فخر محسوس کر رہا ہوں کہ پنجاب میں COVID کی موجودگی، 56 - ارب روپے کے ٹیکس ریلیف پیکیج اور مشکل معاشی صورتحال کے باوجود صوبائی محصولات کی مد میں مثالی بہتری آئی ہے۔ رواں مالی سال میں صوبائی محصولات کا ہدف 317 - ارب تھا جس کے مقابلے میں 359- ارب روپے اکٹھے کر لئے جائیں گے۔ یہ اضافہ 13.1 فیصد بنتا ہے جو پچھلے سال کے مقابلے میں 47 فیصد زیادہ ہے۔ اس طرح کے غیر معمولی معاشی حالات میں صوبائی محصولات میں اس قدر اضافہ کوئی معمولی بات نہیں۔ 25 سے زائد Services Sectors میں شرح ٹیکس کم کرنے کے باوجود پنجاب ریونیو اتھارٹی نے رواں مالی سال اپنی تاریخ کا سب سے بڑا ٹیکس اکٹھا کیا جو پچھلے سال کی نسبت 42 فیصد زیادہ ہو گا۔ ان غیر یقینی حالات میں پاکستان کی کسی بھی ریونیو اتھارٹی کی یہ سب سے بہترین کارکردگی ہے۔

جناب سپیکر!

7- اب میں معزز ایوان کے سامنے آئندہ بجٹ کے نمایاں خدوخال پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ کا مجموعی حجم 2653-ارب روپے تجویز کیا جارہا ہے جو رواں مالی سال سے 18 فیصد زیادہ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)
آئندہ مالی سال میں وفاقی محصولات کی وصولی کا ہدف 5829-ارب روپے ہے جس سے NFCایوارڈ کے تحت پنجاب کو 1684-ارب روپے منتقل کئے جائیں گے جو رواں مالی سال کے مقابلہ میں 18 فیصد زیادہ ہوں گے جبکہ صوبائی محصولات کے لئے 405-ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 28 فیصد زیادہ ہے۔ بجٹ میں جاری اخراجات کا تخمینہ 1428-ارب روپے لگایا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

8- مجھے انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ میں آج اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال کے لئے ایک تاریخ ساز ترقیاتی پروگرام کا اعلان کر رہا ہوں۔ صوبہ پنجاب کے ترقیاتی پروگرام کے لئے 560-ارب روپے کے ریکارڈ فنڈز مختص کئے جارہے ہیں۔ ترقیاتی بجٹ میں ایک سال میں 66 فیصد کا یہ غیر معمولی اضافہ بلاشبہ ہماری ترقیاتی ترجیحات کا آئینہ دار ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارا یہ ترقیاتی پروگرام صوبے کی ترقی، معیشت کے استحکام اور عوام کی خوش حالی کا ضامن ہو گا اور اس کے ثمرات پنجاب کے کونے کونے تک پہنچیں گے۔

جناب سپیکر!

9- آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں Social Sectors یعنی تعلیم اور صحت کے لئے 205-ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 110 فیصد زیادہ ہیں۔ Infrastructure Development کے لئے 145-ارب 40 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 87 فیصد زیادہ ہیں۔ Special Programmes کے لئے 91-ارب 41 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 92 فیصد زیادہ ہیں۔ ترقیاتی بجٹ میں

Economic Growth کے لئے پیداواری شعبوں جن میں صنعت، زراعت، لائیو سٹاک، Tourism، جنگلات وغیرہ شامل ہیں، 57۔ارب 90 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 234 فیصد زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر!

10۔ بجٹ 22-2021 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کی تیاری Social Development,Economic Growth اور Regional Equalization کے تناظر میں کی گئی ہے جو پاکستان تحریک انصاف کے منشور کی بنیاد ہے۔ ترقیاتی پروگرام کے نمایاں منصوبہ جات میں District Development Programme, Universal Health Insurance Programme, Roads کی بحالی، Mother & Child Health Care ہسپتالوں کا قیام، سکولوں کی upgradation، معاشی ترقی کے لئے خصوصی مراعات، Workforce کی تیاری، Environment and Green Pakistan اور Public Housing Scheme شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

11۔ صحت کا شعبہ ہماری اہم ترین ترجیح ہے۔ حکومت پنجاب ایک طرف تو کورونا سے پیدا کردہ Health Emergency کا بخوبی مقابلہ کر رہی ہے تو دوسری طرف شعبہ صحت میں جامع اصلاحات اور بہتری کے لئے اہم اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں صحت کے شعبہ کے لئے مجموعی طور پر 370۔ارب روپے کے فنڈز مختص کئے جا رہے ہیں۔ شعبہ صحت کے ترقیاتی پروگرام کا مجموعی بجٹ 96۔ارب روپے ہے جو کہ رواں مالی سال کے مقابلے میں 182 فیصد زائد ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

12۔ ہماری حکومت نے شعبہ صحت کے انتظامی امور میں روایتی روش سے ہٹ کر عالمی معیار سے مطابقت رکھنے والی حکمت عملی اپنائی ہے۔ وزیراعظم پاکستان عمران خان اور وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی دور اندیش قیادت میں ہمارا سب سے بڑا اور اہم ترین منصوبہ 80۔ارب روپے کی لاگت سے شروع ہونے والا Universal Health Insurance Programme ہے جس کے تحت پنجاب کی 100 فیصد آبادی کو مفت اور معیاری علاج

کی سہولت دستیاب ہو گی۔Health Insurance Card کے ذریعے اس صوبے کا ہر شخص کسی بھی سرکاری یا منظور شدہ پرائیویٹ ہسپتال سے جا کر علاج کروا سکے گا۔ اس پروگرام کے ذریعے 31۔دسمبر2021 تک پنجاب کی 11 کروڑ آبادی کی Health Insurance کی جائے گی جس کا آغاز ساہیوال اور ڈی جی خان ڈویژنوں سے کیا جاچکا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ Health Insurance کا یہ انقلاب آفریں پروگرام صوبے میں جدید Health Care System کے نظام میں اہم سنگ میل ثابت ہو گا۔ یہ صرف Health Card کی فراہمی ہی نہیں درحقیقت یہ ایک نیا Health System رائج ہونے جارہا ہے۔ (معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر جبکہ کچھ معزز ممبران وزیر اعلیٰ پنجاب کی نشست کے عقب میں جا کر "حکومت کے خلاف" نعرہ بازی اور سیٹیاں "بجاتے رہے)

جناب سپیکر!

13۔ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے شعبے کے لئے اگلے مالی سال میں 78۔ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ تجویز کیا جارہا ہے۔ اہم جاری منصوبوں میں گوجرانوالہ، ساہیوال اور ڈی جی خان کے DHQ ہسپتالوں کی Upgradation، انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن راولپنڈی، نشتر-II ہسپتال ملتان، رحیم یار خان ہسپتال، مدر اینڈ چائلڈ بلاک سر گنگارام ہسپتال لاہور، اپ گریڈیشن آف ریڈیالوجی / سپیشلٹیز ڈیپارٹمنٹس، سروسز ہسپتال لاہور، ڈی جی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، Upgradation of Thalassemia Unit & Bone Marrow Transplant Center بہاول وکٹوریہ ہسپتال شامل ہیں جن کی جلد تکمیل کے لئے خاطر خواہ فنڈز مہیا کئے جارہے ہیں۔ آئندہ ترقیاتی پروگرام میں چلڈرن ہسپتال لاہور میں Paeds Burn Center کا قیام، ایک ہزار بستروں پر مشتمل جنرل ہسپتال لاہور کا قیام، 200 بستروں پر مشتمل مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال ملتان اور PET Scan and Cyclotron Machine کی نشتر ہسپتال ملتان میں فراہمی شامل ہیں جن کے لئے ہم مطلوبہ فنڈز فراہم کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

آئندہ مالی سال میں شامل ایک انتہائی اہم اقدام پنجاب کے 5 اضلاع راجن پور، لیہ، اٹک، بہاولنگر اور سیالکوٹ میں 24۔ ارب روپے کی لاگت سے جدید ترین Mother & Child ہسپتالوں کا قیام ہے۔ یہ منصوبے وفاقی اور صوبائی حکومت کے مالی اشتراک سے شروع کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

14۔ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے 19۔ ارب روپے مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔ آئندہ سال پنجاب کے 119 ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کی Upgradation اور revamping کے لئے 6۔ ارب روپے کا ایک جامع پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مزید برآں چنیوٹ، حافظ آباد اور چکوال میں 16۔ ارب 60 کروڑ روپے کی لاگت سے جدید ترین ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ Preventive Healthcare Programme کے تحت ٹی بی، ایڈز اور ہیپاٹائٹس جیسے موذی امراض پر قابو پانے کے لئے 11۔ ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔ مجموعی طور پر صوبے میں 36، BHUs کو اپ گریڈ کر کے RHCs بنا دیا جائے گا۔ پنجاب میں کورونا کی ویکسینیشن کے لئے 10۔ ارب روپے کا خصوصی بلاک رکھے جانے کی بھی تجویز ہے۔ سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی کے لئے 35۔ ارب 25 کروڑ روپے کی خطیر رقم مہیا کی جا رہی ہے۔ پنجاب کے 14 شہروں میں 3.5۔ ارب روپے کی لاگت سے جدید ٹراما سنٹرز قائم کئے جا رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف مسلسل نعرے بازی کرتے رہے اور سیٹیاں بجاتے رہے)

جناب سپیکر!

15۔ تعلیم ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں سے ایک ہے لہذا اس سال بھی پچھلے سالوں کی طرح ہم نے تعلیم کے شعبے میں فنڈز میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ آئندہ سال تعلیم کا مجموعی بجٹ 442۔ ارب روپے رکھا گیا ہے جو موجودہ سال سے 51۔ ارب روپے زیادہ

ہے۔ ترقیاتی اخراجات کے لئے 54۔ ارب 22۔ کروڑ روپے جبکہ جاری اخراجات کے لئے 388۔ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

سکول سے باہر بچوں کا واپس سکولوں میں داخلہ، بچوں اور خصوصاً بچیوں کی سکولوں تک رسائی ایک اہم مسئلہ ہے۔ Access یا رسائی کے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے انصاف سکول upgradation پروگرام جیسے انقلابی منصوبے کا آغاز کیا جارہا ہے جس کے تحت میں ایک اہم اعلان کرتا چلوں کہ اس منصوبے کے تحت آئندہ مالی سال پنجاب کے 25 فیصد پرائمری سکول یعنی 8 ہزار 360 پرائمری سکولوں کو upgrade کرکے ایلیمنٹری سکول کا درجہ دینے جارہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

ان upgradation سکولوں میں تقریباً 40 فیصد سکول جنوبی پنجاب میں ہیں۔ سکول upgradation کی مد میں آئندہ سال کے بجٹ میں 6۔ ارب 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی جارہی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس پروگرام کے تحت 20 لاکھ سے زائد بچے سکولوں میں واپس آکر اپنا تعلیمی سفر جاری رکھ سکیں گے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن اور PEIMA کے تحت سکولوں میں 33 لاکھ بچے حکومت کی امداد سے تعلیم حاصل کریں گے جس کے لئے 23۔ ارب روپے مختص کئے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر!

16۔ ہائر ایجوکیشن کی اہمیت کے مدنظر آئندہ بجٹ میں 15۔ ارب روپے کے ترقیاتی فنڈز مختص کئے جارہے ہیں جو کہ پچھلے سال کی نسبت 285 فیصد زیادہ ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

حکومت پنجاب ہر ضلع میں طالب علموں کی اعلیٰ تعلیم تک رسائی کو بڑھانے کے لئے یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لارہی ہے۔ اب تک چکوال، راولپنڈی، مری، میانوالی، ننکانہ صاحب اور ملتان میں 6 نئی یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔ مزید برآں پنجاب کے 8 اضلاع بشمول اٹک، گوجرانوالہ، راجن پور، پاکپتن، حافظ آباد، بھکر، لیہ اور سیالکوٹ میں یونیورسٹیوں کے قیام کی منظوری دے دی گئی ہے جبکہ آئندہ مالی سال میں 7 نئی یونیورسٹیاں قائم کرنے کی تجویز ہے جو کہ بہاولنگر، ٹوبہ ٹیک سنگھ، مظفر گڑھ، ڈی جی خان، قصور اور شیخوپورہ میں قائم کی جارہی ہیں۔ اس کے علاوہ ہم تونسہ شریف میں بھی یونیورسٹی

بنانے جارہے ہیں ان یونیورسٹیوں کے قیام سے پنجاب کے طلباء طالبات کو اعلیٰ تعلیم کے بہترین مواقع میسر آئیں گے۔ پنجاب میں بین الاقوامی معیار کی انجینئرنگ یونیورسٹی کا خواب طویل عرصہ سے شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ اس سال سیالکوٹ میں عالمی معیار کی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی 17۔ارب روپے کی مجموعی لاگت سے تعمیر کی جائے گی جو کہ انجینئرنگ اور ٹیکنیکل ایجوکیشن کے میدان میں انتہائی اہم سنگ میل ثابت ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

علاوہ ازیں اس سال کے بجٹ میں پنجاب بھر میں 86 نئے کالجز قائم کرنے کی تجویز ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی خصوصی توجہ سے رواں سال سے ذہین اور مستحق طالبعلموں کے لئے رحمت اللعالمین ﷺ سکالرشپس کا آغاز کر دیا گیا تھا اور اس مد میں 83 کروڑ 40 لاکھ روپے کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں جس سے سالانہ 15 ہزار طلباء و طالبات مستفید ہو سکیں گے۔ یہ تمام اقدامات پنجاب میں Knowledge Economy کے فروغ میں اہم کردار ادا کریں گے۔

جناب سپیکر!

17۔ پنجاب ایک مدت سے وسائل کی غیر متوازن تقسیم کے پیدا کردہ مسائل سے دوچار رہا ہے۔ نظر انداز کئے جانے والے اضلاع شکوک اور تعصبات کا شکار تھے۔ وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم نے جنوبی اور باقی پنجاب کے مابین واضح لکیر کھینچ دی تھی۔ تحریک انصاف کی حکومت جنوبی پنجاب کے ساتھ ماضی میں ہونے والی ناانصافی اور حق تلفی کے ازالے کے لئے اپنے وعدے کے عین مطابق عملی اقدامات کر رہی ہے اور خطے کی تین بنیادی محرومیوں کو دور کیا جا رہا ہے۔ اولاً صوبے کے ترقیاتی وسائل میں جنوبی پنجاب کو اس کے جائز حصے کا نہ ملنا ہے۔

جناب سپیکر!

18۔ پنجاب کے مالی سال 22-2021 کا یہ بجٹ آج ایک نئی تاریخ رقم کرے گا کیونکہ آج اس مقدس ایوان میں جنوبی پنجاب کے ساتھ برسوں سے کی جانے والی نمبروں کی ہیرا پھیری کو ہمیشہ کے لئے دفن کیا جا رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ جنوبی پنجاب کا الگ ترقیاتی پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ آنے والے وقتوں میں South Punjab ADP کی یہ کتاب جس کو اب بجٹ کی دستاویزات میں شامل کیا گیا حقیقی معنوں میں جنوبی پنجاب کے حقوق کے تحفظ کی ضامن ہوگی۔

(اس مرحلہ پر وزیر خزانہ نے بجٹ کتاب لہرا کر دکھائی)

آئندہ مالی سال میں جنوبی پنجاب کے لئے 189۔ ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں جو کہ پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا 34 فیصد ہے۔ ہم نے تہیہ کر رکھا ہے کہ جنوبی پنجاب کے حصے کا پیسا جنوبی پنجاب میں ہی خرچ ہوگا۔

جناب سپیکر!

19۔ جنوبی پنجاب کے عوام کی دوسری محرومی انتظامی اداروں تک آسان رسائی کا نہ ہونا تھا جس کے لئے ملتان اور بہاولپور میں سیکرٹریٹ قائم کر دیا گیا ہے اور اس کی عمارتوں کی تعمیر کی ذمہ داری IDAP کو سونپ دی گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس عمل سے جنوبی وسیب کا رہائشی چاہے وہ سائل ہو یا کوئی سرکاری ملازم دونوں کو ان کے مسائل کا حل ان کی دہلیز پر ملے گا۔ ہمیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ جنوبی پنجاب میں پسماندگی کی ایک بڑی وجہ انتظامی شعبوں میں خطے کے عوام کی قلیل نمائندگی ہے جنوبی پنجاب کی اس تیسری بڑی محرومی کے ازالے کے لئے مثبت پیشرفت کی جارہی ہے اور جلد ہی انشاء اللہ ہم عوام کو خوشخبری سنادیں گے۔

جناب سپیکر!

20۔ ہماری حکومت "سارا پنجاب، ہمارا پنجاب" کے نظریئے کے تحت صوبے کے تمام اضلاع کی ترقیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی ذاتی دلچسپی کی بدولت آئندہ مالی سال میں 360۔ ارب روپے کی لاگت سے ایک عہد ساز ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام کا آغاز کر رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس پروگرام کے تحت پنجاب کے 36۔ اضلاع میں ترقیاتی سکیموں کا جال بچھا دیا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت سڑکوں کی تعمیر و مرمت، فراہمی و نکاسی آب، بنیادی تعلیم و

صحت سے متعلقہ ترقیاتی کام کئے جائیں گے جس سے لوگوں کا معیار زندگی بلند ہو گا اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ اس منصوبے کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 99-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

21- اگلے مالی سال کے بجٹ میں لاہور کی مرکزی اور تجارتی اہمیت کے پیش نظر ترقیاتی منصوبوں کے لئے 28-ارب 30 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی جارہی ہے۔ جس کے تحت شہر اور انفراسٹرکچر کے بڑے پراجیکٹس شروع کئے جائیں گے۔ لاہور میں اس وقت زیر تعمیر اہم منصوبوں میں شاہ کام چوک، گلاب دیوی ہسپتال انڈر پاس اور شیرا ں والا گیٹ اوور ہیڈ شامل ہیں۔ لاہور شہر میں پانی کی شدید قلت کو مد نظر رکھتے ہوئے Surface Water Treatment Plant لگایا جارہا ہے جس کے لئے آئندہ مالی سال میں ایک ارب 50 کروڑ روپے سے زائد رقم مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔ لاہور شہر میں آخری بڑا جنرل ہسپتال 1984 میں تعمیر ہوا۔ ہماری حکومت اس سال ایک ہزار بستروں پر مشتمل جدید ترین ہسپتال کی تعمیر کا آغاز کرنے جارہی ہے جس سے لاہور کے شہریوں کو علاج معالجے کی بہترین سہولتیں دستیاب ہوں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی ذکر کرتا چلوں کہ لاہور میں سموگ اور آلودگی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس کے لئے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے تحت 200 الیکٹرک بسیں جن کی مالیت تقریباً 3.5-ارب روپے ہے اس سال اس کے لئے بھی 60 کروڑ روپے سے زائد رکھے گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

22- ہم لاہور کو عالمی سطح کا جدید ترین شہر بنانے کا عزم رکھتے ہیں۔ لاہور کے مستقبل کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے راوی اربن پراجیکٹ اور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ جیسے فقید المثال منصوبے شروع کئے جارہے ہیں جن کی بدولت یہ تاریخی شہر آنے والے وقتوں میں اس خطے کا ترقی یافتہ ترین شہر بن جائے گا۔ یہ منصوبے نا صرف لاہور بلکہ پنجاب میں ترقی اور خوشحالی کے سنہری دور کا سنگ میل ہوں گے۔ ایک اندازے کے

مطابق صرف سنٹرل ڈسٹرکٹ کے قیام سے 6ہزار ارب روپے کی معاشی سرگرمیاں اور ایک لاکھ سے زائد روزگار کے موقع پیدا ہوں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

23۔ پنجاب حکومت نے رواں مالی سال میں کاروبار کی بحالی اور ترقی کے لئے فراہم کردہ ٹیکس ریلیف کو آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھنے کا عزم کیا ہے۔اس مقصد کے لئے آئندہ بجٹ میں 50۔ارب روپے سے زائد کی Tax Concessions دی جارہی ہیں جس کے تحت:۔

(ا) بورڈ آف ریونیو کی جانب سے ٹیکسوں کی مد میں اسٹامپ ڈیوٹی کی شرح کو 1فیصد پر برقرار رکھا جائے گا۔ 40۔ارب روپے کی اس رعایت کا مقصد کنسٹرکشن کے شعبے میں نئی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہو گا۔

(ب) رواں مالی سال میں جن 25سے زائد سروسز پر پنجاب سیلز ٹیکس کی شرح کو 16فیصد سے5 فیصد کیا گیا تھااس مالی سال میں بھی ان کو برقرار رکھا جائے گا۔ان سروسز میں چھوٹے ہوٹلز اور گیسٹ ہاؤسز،شادی ہال،لانز،پنڈال اور شامیانہ سروسز و کیٹررز، آئی ٹی سروسز، ٹورآپریٹرز، جمز، پراپرٹی ڈیلرز،رینٹ اے کار سروس، کیبل ٹی وی آپریٹرز،Treatment of Textile and Leather،زرعی اجناس سے متعلقہ کمیشن ایجنٹس، Auditing, accounting & Tax Consultancy Services،فوٹو گرافی اور پارکنگ سروسز وغیرہ شامل ہیں۔

(ج) اسی طرح آئندہ مالی سال میں دس مزید سروسز پر سیلز ٹیکس کو16 فیصد سے کم کرکے 5 فیصد کرنے کی تجاویز بھی پیش کی جارہی ہے۔ ان نئی سروسز میں بیوٹی پارلرز، فیشن ڈیزائنرز،ہوم شیفس، آرکیٹیکٹ،لانڈریز اور ڈرائی کلینرز،سپلائی آف مشینری،ویئرہاؤس،ڈریس ڈیزائنرز اور رینٹل بلڈوزر وغیرہ شامل ہیں۔

(د) کال سینٹرز پر ٹیکس کی شرح کو ساڑھے 19 فیصد سے کم کرکے 16 فیصد کرنے کی تجاویز دی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(ڈ) رواں مالی سال میں ریسٹورنٹس کے لئے کیش ادائیگی پر ٹیکس کی شرح 16 فیصد جبکہ بذریعہ کریڈٹ یا ڈیبٹ کارڈ ادائیگی پر 5 فیصد کیا گیا تھا۔ اس سے نہ صرف معیشت کو ڈاکو مینٹیشن میں مدد ملی بلکہ عوام میں اس اقدام کو بہت سراہا گیا۔ اگلے مالی سال کے لئے Mobile Wallet اور QR کوڈ کے ذریعے ادائیگی پر بھی ٹیکس کی شرح 5 فیصد کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(ذ) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے تحت رواں مالی سال کی طرح آئندہ مالی سال میں بھی پراپرٹی ٹیکس دو اقساط میں ادا کیا جا سکے گا۔ پراپرٹی ٹیکس اور موٹر وہیکل ٹیکس پر نافذ شدہ سرچارج پینلٹی کو آئندہ مالی سال کے صرف آخری دو سہ ماہیوں تک محدود کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(ر) ماحولیاتی آلودگی پر کنٹرول کے لئے Electric Vehicles کی خرید و فروخت کی حوصلہ افزائی کے لئے رجسٹریشن فیس اور ٹوکن فیس کی مد میں 50 فیصد اور 75 فیصد تک چھوٹ دی جائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

24- معاشی ترقی کے لئے صنعت و تجارت کے شعبہ کو مطلوبہ مالی وسائل کی فراہمی انتہائی ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ ملک میں صنعت کے شعبہ کی ترقی کے لئے آئندہ سال بہت اہم ہے اور اسی وجہ سے اس کا چار گنا بجٹ بڑھایا جا رہا ہے اس شعبے کا بجٹ 3۔ارب روپے سے بڑھا کر 12۔ارب روپے کیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں آئندہ ترقیاتی پروگرام میں اضافی 10۔ارب روپے کا Programme for Economic Stimulus & Growth بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ علامہ اقبال انڈسٹریل اسٹیٹ فیصل آباد، بہاولپور، سیالکوٹ میں انڈسٹریل اسٹیٹس اور قائداعظم بزنس پارک شیخوپورہ جیسے اہم منصوبے تکمیل کے مراحل میں ہیں اور ان مقاصد کے لئے ساڑھے 3۔ارب روپے کے فنڈز مہیا کئے جا رہے ہیں۔ SME سیکٹر کے فروغ کے لئے گجرات میں ایک۔ارب 30 کروڑ روپے کی لاگت سے سمال انڈسٹریل سٹیٹ کا قیام بھی ہمارے ترقیاتی اقدامات میں شامل ہے اسی طرح سیالکوٹ میں ایک۔ارب 70 کروڑ روپے کی لاگت سے سرجیکل سٹی سیالکوٹ کے

منصوبے کا آغاز کیا جارہا ہے۔ سیالکوٹ چیمبر آف کامرس اور انڈسٹری کے تعاون سے 50 کروڑ روپے کی لاگت سے Sialkot Tannery Zone کا قیام بھی عمل میں لایا جارہا ہے جس کے لئے آئندہ مالی سال میں 35 کروڑ روپے رکھے جارہے ہیں۔ 10۔ارب روپے کی مجموعی لاگت سے پنجاب روزگار پروگرام کے تحت آسان شرائط پر قرضے بھی فراہم کئے جارہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

25۔ مہنگائی اس وقت ایک سنگین مسئلہ ہے۔ ہم اشیاء خورد ونوش کی قیمتوں کو عام آدمی کی پہنچ میں رکھنے کے لئے مسلسل کوشاں ہیں۔ اس ضمن میں سہولت بازاروں کا قیام حکومت پنجاب کی ایک خصوصی کاوش ہے۔ اس وقت پنجاب کے مختلف اضلاع میں 362 سہولت بازار کام کررہے ہیں جو کہ عوام الناس کو معیاری اور سستی اشیاء ضرورت ایک ہی چھت تلے فراہم کررہے ہیں۔ مزید یہ کہ ہم ان بازاروں کو مستقل بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے ماڈل بازار اتھارٹی کا قیام عمل میں لارہے ہیں جس کے تحت پنجاب کے تمام بڑے شہروں میں ماڈل بازار تعمیر کئے جائیں گے جس کے لئے اگلے سال میں ایک ارب 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی جارہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

26۔ اس وقت پاکستان کا سب سے قیمتی سرمایہ ہمارے نوجوان ہیں جو ملک کی کل آبادی کا 65 فیصد ہیں۔ موجودہ حکومت اس اثاثے کی اہمیت اور صلاحیت سے بخوبی آگاہ ہے۔ نوجوانوں کی ملکی ترقی میں بھرپور کردار ادا کرنے کے مواقع فراہم کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے تعاون سے ایک اہم منصوبہ "Improving Work Force Readiness in Punjab" کے نام سے شروع کیا جارہا ہے جس کے تحت 40 ہزار طلبہ کو فنی تربیت دی جائے گی۔ اس منصوبے کے لئے 17۔ارب روپے کے فنڈز مہیا کئے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب 9۔ارب روپے کی لاگت سے Skilling Youth for Income Generation کا منصوبہ بھی

شروع کر رہی ہے۔ ہنر مند نوجوان پروگرام کے تحت نوجوانوں کی تربیت کا سلسلہ بھی آئندہ مالی سال میں جاری رکھا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف مسلسل نعرے بازی کرتے رہے اور سیٹیاں بجاتے رہے)

جناب سپیکر!

27- معاشی ترقی میں مواصلات کے جدید نظام کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں اسی لئے حکومت پنجاب جدید اور معیاری Road Network کی تعمیر کو اہمیت دے رہی ہے۔ ہم آئندہ مالی سال سے 380-ارب روپے کی لاگت سے سڑکوں کی تعمیر، مرمت اور توسیع کا ایک جامع پروگرام شروع کرنے جا رہے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت صوبے کے طول و عرض میں 13 ہزار کلومیٹر لمبائی کی 1769 ترقیاتی سکیمیں مکمل کی جائیں گی۔ آئندہ مالی سال میں اس مقصد کے لئے 58-ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔ یہاں یہ بتانا انتہائی اہم ہے کہ ہماری مسلسل کوششوں سے وفاقی حکومت صوبہ پنجاب میں جدید شاہراہوں کی تعمیر و توسیع کے ایک وسیع پروگرام کے لئے مالی وسائل مہیا کرنے پر آمادہ ہو گئی ہے۔ اس پروگرام کے تحت صوبے میں 73-ارب کی مالیت سے 776 کلومیٹر لمبی 13 اہم شاہراہوں کی تعمیر و توسیع کا کام شروع کیا جا رہا ہے۔ جس کے لئے آئندہ مالی سال میں 33-ارب روپے کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ 8-ارب روپے کی مالیت سے CM Road Rehabilitation Programme کا آغاز کیا جا رہا ہے جس کے تحت صوبہ پنجاب کی خستہ حال سڑکوں کی تعمیر و بحالی کے کام مکمل کئے جائیں گے۔ آئندہ مالی سال صوبے میں سڑکوں کی تعمیر و توسیع اور بحالی کے منصوبوں کے لئے مجموعی طور پر 105-ارب روپے کی ریکارڈ رقم خرچ کی جائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

28۔ اپنا گھر ہر خاندان کا خواب ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں کم آمدن والے گھرانوں کا سب سے بڑا مسئلہ ذاتی گھر کا حصول ہے جس کے لئے وہ ساری زندگی محنت کرتے رہتے ہیں۔ تحریک انصاف کی قیادت پہلے دن سے کم وسیلہ خاندانوں کے اس مسئلے کے حل کے لئے کوشاں ہے۔ آج مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ پنجاب حکومت آئندہ مالی سال میں Peri Urban Housing Scheme کے تحت ترقیاتی کام جاری رکھے گی۔ اس منصوبے کے تحت اوسطاً ایک گھر 14 لاکھ روپے کی قیمت پر میسر ہو گا۔ انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کے لئے مجموعی طور پر حکومت پنجاب 3۔ارب روپے کے فنڈز مہیا کر رہی ہے۔ اسی طرح نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت HUD&PHE کے محکمے کو 1۔ارب روپے کے فنڈز فراہم کئے جا رہے ہیں جس سے پرائیویٹ ڈویلپرز کے تعاون سے وضع کردہ طریق کار کے تحت لوگوں کے لئے گھروں کی تعمیر ممکن ہو سکے گی۔ نیا پاکستان سکیم کے تحت 35000 اپارٹمنٹس بنائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب کے شہروں میں جدید انفراسٹرکچر اور شہری سہولیات کی فراہمی کے لئے 30۔ارب روپے سے زائد کے فنڈز دیئے جا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

29۔ پینے کا صاف پانی بنیادی ضرورت ہے۔ ہماری حکومت ورلڈ بنک کی معاونت سے 86۔ارب روپے کی لاگت سے 16 پسماندہ ترین تحصیلوں میں ایک جامع منصوبے کا آغاز کر رہی ہے جس کے تحت 100 فیصد دیہی آبادی کو پینے کے صاف، Solid Waste Management اور نکاسی آب کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ ان 16 تحصیلوں کے اندر ایک بھی گھر ایسا نہیں ہو گا جس کو صاف پانی کی فراہمی نہ ہو۔ آئندہ مالی سال میں اس پروگرام کے لئے 4۔ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ اسی طرح ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لئے Waste Water Treatment Plant کی تنصیب کا ایک مربوط پروگرام شروع کیا جا رہا ہے جس کے تحت 5 بڑے شہر جس میں لاہور اور فیصل آباد شامل ہیں، یہ Plants لگائے جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے بجٹ 22-2021 میں 5۔ارب

روپے سے زائد فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ یہ معزز ایوان آگاہ ہے کہ پنجاب حکومت نے جامع حکمتِ عملی کے تحت پنجاب آبِ پاک اتھارٹی تشکیل دی ہے جو دیہی اور دور دراز علاقوں کو صاف پانی کی فراہمی یقینی بنائے گی۔ نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

30۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال پنجاب کے کھیتوں نے خوب سونا اگلا ہے۔ گندم کی پیداوار میں 8 فیصد، چاول میں 28 فیصد اور کماد میں 31 فیصد کا ریکارڈ اضافہ ہوا اور پہلی بار کسانوں کو فصل کی بہترین اور بروقت ادائیگی ہوئی۔ معاشی ترقی کے اس تسلسل کو برقرار رکھنے کے لئے زرعی شعبہ میں سرمایہ کاری وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اگلے مالی سال میں محکمہ زراعت کے ترقیاتی بجٹ کو 306 فیصد کے تاریخی اضافے کے ساتھ 7۔ارب 75 کروڑ روپے سے بڑھا کر 31۔ارب 50 کروڑ روپے کرنے کی تجویز ہے۔ آئندہ مالی سال میں وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی ہدایت پر زراعت کے شعبے کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے 100۔ارب روپے سے زائد مالیت کے انتہائی جامع Agriculture Transformation Plan شامل کیا گیا ہے۔ اس پلان کے تحت زرعی شعبے میں بنیادی اصلاحات اور انقلابی اقدامات متعارف کروائے جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں اس پروگرام کے تحت کسان کارڈ کا اجرا کر دیا گیا ہے جس کے ذریعے آئندہ مالی سال کے لئے زرعی سبسڈیز کی مد میں 4۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ مزید بر آں Farm Mechanisation میں جدت کے فروغ کے لئے 28۔ارب روپے لاگت کے منصوبہ کے آغاز کی تجویز دی جا رہی ہے۔ آئندہ مالی سال میں 10۔ارب روپے کی لاگت سے گندم، چاول، مکئی اور کماد پر تحقیق کے لئے 4 سنٹرز آف ایکسیلینس بنانے کی تجویز ہے۔ Agricultural Extension میں نجی شعبے کی خدمات کو بروئے کار لانے کے لئے تین سال پر محیط اہم منصوبے کی مجموعی لاگت 18.5۔ارب روپے ہے جس کے آغاز کے لئے آئندہ مالی سال میں 1۔ارب روپے مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔ اسی طرح نیشنل پروگرام برائے Improvement of Water Courses کے لئے 5۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ کسان کی خوشحالی اور اُس کی فصل کی پیداوار پر اُٹھنے والے اخراجات میں کمی لانے

کی خاطر کھاد، بیج اور زرعی ادویات وغیرہ کی خریداری، فصل بیمہ اور آسان شرائط پر قرضوں کی فراہمی پر سبسڈی کو 5۔ارب 82 کروڑ روپے سے بڑھا کر 7۔ارب 60 کروڑ روپے کیا جارہا ہے۔ وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کی طرف سے فراہم کردہ کسان دوست زرعی پیکیج کے ہی ثمرات ہیں کہ گندم، چاول اور گنے کی پیداوار میں اپنے اہداف سے کہیں زیادہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

31۔ پنجاب کی زرعی معیشت کے لئے آبپاشی کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ہماری حکومت نے نہری نظام کی بہتری اور جدت کے لئے آئندہ مالی سال کے لئے مجموعی طور پر 55۔ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ جبکہ ترقیاتی بجٹ میں 82 فیصد اضافہ کر کے 31۔ارب روپے کئے جانے کی تجویز ہے۔ جبکہ محکمہ آبپاشی کے M&R کے بجٹ کی مد میں 9۔ارب روپے کے فنڈز فراہم کئے جانے کی تجویز ہے۔ جو رواں مالی سال سے 37 فیصد زیادہ ہیں اور اس اقدام سے نہروں کی تعمیر و مرمت کے عمل میں تیزی اور بہتری آئے گی جس سے tail کے کاشتکاروں کو بھی پانی کی فراہمی ممکن ہو سکے گی۔ میں یہاں یہ بتاتا چلوں کہ کوہ سلیمان کے علاقے سرا کے قریب بھی ڈیم بنایا جائے گا انشاءاللہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

32۔ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے لئے مجموعی طور پر 5۔ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز دی ہے۔ جس میں جاری منصوبہ جات کے لئے ایک۔ارب 58 کروڑ کی رقم اور نئے منصوبوں کے لئے 3۔ارب 42 کروڑ روپے سے زائد کی رقم مختص کی جارہی ہے۔ جانوروں کی صحت کے حوالے سے ڈویژن کی سطح پر ویٹرنری ہسپتالوں اور لیبارٹریوں کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ شروع کیا جارہا ہے جس کے لئے 10 کروڑ سے زائد رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ جانوروں کی نشوونما کے حوالے سے کسانوں کے لئے 50 فیصد سبسڈی پر Silage مشین کی فراہمی کا منصوبہ بھی لایا جارہا ہے جس کے لئے 32 کروڑ سے زائد رقم رکھنے کی تجویز ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

33- شجر کاری کو فروغ دیئے بغیر بڑھتی ہوئی آلودگی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بیماریوں پر قابو پانا ممکن نہیں۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے اس شعبے کے لئے مجموعی طور پر 4۔ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز کی ہے جس کے تحت صوبہ بھر میں شجر کاری کے اقدامات کئے جائیں گے۔ وزیر اعظم پاکستان کے Ten Billion Tree Tsunami Programme کے لئے 2۔ ارب 56 کروڑ سے زائد رقم رکھنے کی تجویز ہے۔ حکومت پنجاب نے زرعی، صنعتی اور جنگلات کے شعبہ جات میں Green Technologies کو فروغ دینے کے لئے 5۔ارب روپے کی لاگت سے Environment Endowment Fund کا قیام کر دیا گیا ہے۔ جو سر سبز پاکستان کا خواب پورا کرے گا۔ جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے آئندہ مالی سال کے لئے ایک ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ وزیر اعظم کے وژن کے مطابق ہیڈ بلوکی پر Wildlife Reserve، نمل لیک کی آرائش اور چیچہ وطنی کی جنگلی حیات کا فارم بنانے کا منصوبہ بھی ہماری آئندہ مالی سال کی ترقیاتی سرگرمیوں میں شامل ہے۔ محکمہ ماہی پروری کے لئے بھی تقریباً ایک ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی سیٹوں سے
مسلسل نعرے بازی کرتے رہے اور سیٹیاں بجاتے رہے)

جناب سپیکر!

34- حکومت پنجاب وزیر اعظم جناب عمران خان کے اسلامی فلاحی ریاست کے وژن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کوشاں ہے۔ غریبوں اور ناداروں کی مالی امداد کے لئے PSPA کے تحت پنجاب احساس پروگرام پر عمل جاری ہے۔ گزشتہ برس پنجاب ہیومن کیپیٹل پراجیکٹ 53۔ارب روپے کی لاگت سے شروع کیا گیا تھا۔ اس سال اس پراجیکٹ کا دائرہ کار جنوبی پنجاب کے 7 اضلاع تک پھیلایا جا رہا ہے۔ معذور افراد کو 10 کروڑ سے Assistive Devices مہیا کی جائیں گی۔ غریب خواتین کی آمدنی میں اضافے کے لئے 70 کروڑ روپے کی لاگت سے WINGS پروگرام شروع کیا جا رہا

ہے۔ مزید بر آں 50 کروڑ روپے کی لاگت سے سوشل پروٹیکشن فنڈ بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ پہلے سے جاری پروگراموں کا تسلسل آئندہ مالی سال میں بھی برقرار رہے گا۔ مجموعی طور پر پنجاب احساس پروگرام کے لئے پچھلے سال کے 12۔ارب روپے کی نسبت اگلے مالی سال 18۔ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

35۔ ہماری حکومت نے اقتدار سنبھالتے ہی معاشرے کے غریب ترین طبقات کے لئے پناہ گاہوں اور مسافر خانوں کے قیام کے اقدامات شروع کر دیئے تھے۔ اب تک مستقل اور عارضی پناہ گاہوں کی تعداد 94 ہے جو معاشرے کے پسماندہ افراد کو معیاری اور باعزت خدمات مہیا کر رہی ہیں۔ ان اقدامات کی پذیرائی اور نتائج کو دیکھتے ہوئے اس فلاحی پروگرام کے تسلسل کے لئے پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی قائم کر دی گئی ہے۔ مالی سال 22-2021 میں جھنگ، ملتان اور ساہیوال میں پناہ گاہوں کی تعمیر، نشے کے عادی افراد کی بحالی کے لئے فیصل آباد اور ملتان میں علاج اور بحالی سنٹر کی تعمیر ہماری ترجیحات میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ڈی جی خان میں معذور افراد کے لئے نشیمن گھر اور ٹوبہ ٹیک سنگھ اور اٹک میں بچوں کے لئے ماڈل چلڈرن ہوم قائم کئے جا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

36۔ ہماری حکومت نے سیاحت کے شعبے کے فروغ کے لئے ایک مربوط پالیسی وضع کی ہے اور سیاحت کا ایک الگ محکمہ قائم کر دیا گیا ہے۔ مالی سال 22-2021 کے ترقیاتی پروگرام میں ایک ارب 25 کروڑ روپے کا بجٹ سیاحت کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ جاری منصوبوں میں شامل دراوڑ فورٹ کی بحالی و مرمت، فورٹ منرو اور چولستان میں سیاحتی سہولیات کی فراہمی، دھراوی جھیل Resort کی تعمیر کے لئے خاطر خواہ فنڈز مہیا کئے جا رہے ہیں۔ جبکہ آئندہ مالی سال میں ہمارا عزم ہے کہ لوگوں کو سیاحت کے بہترین مواقع مہیا کرنے کے لئے نئے سیاحتی مقامات کی نشاندہی اور پہلے سے موجود سیاحتی مقامات کی بحالی اور تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ ان اقدامات میں نندنا فورٹ چکوال کا تحفظ اور بحالی تونسہ بیراج ایکوٹورازم کلچر پارک سون ویلی ایڈونچر پارک ٹی ڈی سی پی

انسٹیٹیوٹ آف ٹورازم اینڈ ہوٹل مینجمنٹ لاہور اور کوٹلی ستیاں میں سیاحتی سرگرمیوں کا فروغ شامل ہیں۔ پنجاب حکومت کی تجویز پر کوٹلی ستیاں اور مری کے علاقے میں ٹورازم ہائی وے کی تعمیر کا منصوبہ وفاقی ترقیاتی پروگرام میں شامل کر لیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب نے خصوصی طور پر Religious Tourism کے فروغ کے لئے اقدامات کئے ہیں اور اس ضمن میں 2۔ارب روپے سے زائد فنڈز مہیا کئے جارہے ہیں۔ حکومتی اقدامات کے مطابق اور حکومت کے اچھے کاموں کو روشن کرنے کے لئے اس سال پنجاب اپنا ٹی وی channel launch کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

37۔ ہماری حکومت اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی علمبر دار ہے۔ ہمارے ملک کی ترقی میں اقلیتی آبادی کا کردار تسلیم شدہ ہے۔ حکومت پنجاب نے آئندہ مالی سال میں محکمہ انسانی حقوق و اقلیتی امور کے ترقیاتی بجٹ میں 400 فیصد اضافہ کر کے 2۔ارب 50 کروڑ روپے کے فنڈز مختص کئے ہیں۔ اقلیتی آبادی والے علاقوں بشمول یوحنا آباد لاہور، وارث پورہ فیصل آباد اور کانجو محلہ رحیم یار خان وغیرہ میں فراہمی و نکاسی آب اور سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے خصوصی طور پر Development of Model Locality کے نام سے سکیم شامل کی گئی ہے جس کے لئے 40 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اقلیتی ہونہار و مستحق طالب علموں کے لئے 5 کروڑ روپے کے وظائف اور مستحق افراد کی مالی معاونت کے لئے 6 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

38۔ ہمیں سرکاری ملازمین کی مشکلات کا بخوبی احساس ہے۔ رواں مالی سال میں کورونا کے سبب معیشت کی غیر یقینی صورتحال کے پیش نظر سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں کوئی اضافہ ممکن نہ ہو سکا لیکن مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے دلی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ اب چونکہ معاشی حالات میں واضح بہتری نظر آنا شروع ہو گئی ہے لہٰذا ہماری حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 10 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

تاہم گریڈ 1 سے گریڈ 19 کے وہ 7 لاکھ 21 ہزار سے زائد سرکاری ملازمین جنہیں پہلے کسی قسم کا کوئی اضافی الاؤنس نہیں دیا گیا ان کی تنخواہوں میں Special Allowance کی مد میں مزید 25 فیصد اضافہ کیا جارہا ہے۔ اسی طرح ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن میں بھی 10 فیصد اضافہ کرنے کی تجویز ہے۔ میں اس معزز ایوان کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ حکومت پنشن کے نظام میں اصلاحات اور بنیادی تبدیلیاں متعارف کروانے کے لئے بھی اقدامات کر رہی ہے جس سے آئندہ آنے والے برسوں میں حکومت پنشن کی مد میں ہونے والے اخراجات میں قابل ذکر کمی واقع ہو گی۔

جناب سپیکر!

39۔ ملک کا دہاڑی دار اور مزدور طبقہ ہمیشہ سے ہمارے دل کے قریب رہا ہے اس لئے یہ ممکن نہیں کہ ہم انہیں نظر انداز کریں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ہمارے مزدور بھائیوں کی کم سے کم اجرت 17500 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 20000 روپے ماہانہ مقرر کی جا رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

40۔ اپنی تقریر کے اختتام پر میں ان تمام سرکاری و غیر سرکاری اداروں خصوصاً ہسپتال کے اہلکاروں اور سب سے بڑھ کے صوبے کے عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنھوں نے Covid-19 کے دوران حکومت کے ساتھ پورا تعاون کرتے ہوئے معیشت کے پہیے کو رواں دواں رکھا اور ہمیں اس قابل بنایا کہ ہم معاشرے کے کمزور طبقے کی دادرسی کر سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں آپ سب معزز اراکین خصوصاً حزب اختلاف سے درخواست کرتا ہوں کہ معاشی ترقی کے جو ثمرات حاصل ہونا شروع ہوئے ہیں ان کو قومی جذبہ اتحاد و یکجہتی کے ساتھ مؤثر طور پر اپنے صوبے کے عوام تک منتقل کرنے میں اپنا کردار ادا کریں اور عوام کی خدمت کو اولین ترجیح دیں۔ اس کے ساتھ ہم کشمیر اور فلسطین میں مشکل حالات سے دوچار مسلمان بھائیوں کے لئے بھی دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نصرت فرمائے۔ میں حکومت پنجاب کے تمام اہلکاروں بالخصوص محکمہ خزانہ اور پی اینڈ ڈی

بورڈ کے افسران و عملہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دن رات محنت کر کے اس Pro Development Budget کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ آخر میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کے صدقے ہمیں ہمارے نیک عزائم میں کامیاب کرے۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان پائندہ باد

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر اور کچھ معزز ممبران حزب اختلاف جناب وزیر اعلیٰ کی نشست کے ساتھ کھڑے ہو کر مسلسل نعرے بازی کرتے، بینرز لہرانے کے ساتھ ساتھ سیٹیاں بجاتے رہے اور کاغذوں کی کشتیاں بنا کر حکومتی بنچز پر پھینکتے رہے)

MR SPEAKER: Minister for Finance may present the Annual Budget Statement for the year 2021-2022.

سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال22- 2021 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I present the Annual Budget Statement for the year 2021-2022.

MR SPEAKER: The Annual Budget Statement for the year 2021-2022 has been presented.

Minister for Finance may present the Supplementary Budget Statement for the year 2021-2022.

ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 21-2020 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I present the Supplementary Budget Statement for the year 2021-2022.

MR SPEAKER: The Supplementary Budget Statement for the year 2021-2022 has been presented.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Finance may introduce the Punjab Finance Bill 2021.

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2021

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I introduce the Punjab Finance Bill 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2021 has been introduced.

ترامیم

(جو پیش ہوئیں)

MR SPEAKER: Minister for Finance may lay the amendments in the Rules under section 76 of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012.

قانون سروسز پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعہ 76 کے تحت قواعد میں ترامیم کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I lay the amendments in the Rules under section 76 of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012.

MR SPEAKER: The amendments have been laid.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا معزز ممبران کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جمعرات 17-جون 2021 سالانہ بجٹ پر عام بحث کا آغاز ہو گا اور عام بحث کے لئے 17، 18، 19 اور 21-جون چار یوم رکھے گئے ہیں۔ آخر میں جناب وزیر خزانہ سالانہ بجٹ 2021 پر عام بحث کو wind up کریں گے۔ جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ سیکرٹری اسمبلی کے پاس اپنے نام بمعہ تاریخ اندراج کروائیں۔ اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 17-جون 2021 دوپہر 2 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعرات، 17- جون 2021

(یوم الخمیس، 6- ذیقعد 1442 ھ)

سترہویں اسمبلی: تینتیسواں اجلاس

جلد 33 : شمارہ 2

47

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17-جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پر عام بحث"

49

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

جمعرات، 17-جون 2021

(یوم الخمیس، 6-ذیقعد 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 07 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِؕ
وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ
اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُؕ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضِۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾

سورۃ الحشر آیات نمبر 21 تا 24

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم اس کو دیکھتے کہ اللہ کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور کریں o وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا۔ وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے o وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بادشاہ (حقیقی) پاک ذات (ہر عیب سے) سلامتی امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا۔ اللہ اُن لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے o وہی اللہ (تمام مخلوقات کا) خالق ایجاد و اختراع کرنے والا صورتیں بنانے والا اُس کے سب اچھے سے اچھے نام ہیں۔ جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اُس کی تسبیح کرتی ہیں۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے o

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا پیامبر عظیم تر ہے کمال خلاق ذات اس کی
جمال ہستی حیات اس کی بشر نہیں عظمت بشر ہے
شعور لایا کتاب لایا وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اس نے اور آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم اور عمل کی حد بھی ازل بھی اس کا اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا رہبر ہے میرا پیامبر عظیم تر ہے
وہ شرح احکام حق تعالیٰ وہ خود ہی قانون خود حوالہ
وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری وہ آپ مہتاب آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئینہ بھی وہ نقطہ بھی خط بھی دائرہ بھی
وہ خود نظارہ ہے خود نظر ہے
بس اک مشکیزہ اک چٹائی ذرا سے جو ایک چار پائی
بدن پہ کپڑے بھی واجبی سے ناخوش لباسی ناخوش قبائی
یہی ہے کل کائنات جس کی گنی نہ جائیں صفات جس کی
وہی تو سلطان بحر و بر ہے میرا پیامبر عظیم تر ہے

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر کا معزز ممبران سے خطاب

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ملک صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں میں پہلے ایک بات کر لوں اس کے بعد آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیتا ہوں، پہلے دن جب ہمارا اجلاس ہوا تو اس میں تمام ممبران کو کافی چیزیں بتادی گئی تھیں کہ اللہ کا شکر ہے کہ آج ہم اس بلڈنگ میں بیٹھے ہیں، اس بلڈنگ کی حیثیت، اہمیت اور اس کا وقار تب ہی ہے جب ہم سب اس میں contribute کریں، ممکن حد تک جہاں جہاں contribution ہوتی ہے تو اس سے آپ کی عزت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ چوتھا بجٹ ہے الحمد للہ اس میں حکومت، اپوزیشن، اور تمام ممبران کی کافی کوشش شامل رہی ہے اور ہم خود ہی وہ چیزیں realize کر کے بڑی محبت کے ساتھ آج چوتھے بجٹ میں پہنچے ہیں۔ تو میری یہ خواہش ہوگی اور تمام ممبران سے میری یہ request بھی ہوگی کہ جس طرح محنت کر کے ہم یہاں تک پہنچے ہیں اور جو فصل ہم نے پکائی ہے وہ کہیں ہم اپنے ہاتھوں سے خود ہی اُجاڑ نہ دیں، ہم اسے خود ہی برباد نہ کر دیں اور اپنی محنت کو ہم ضائع نہ کر دیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اس اسمبلی کے آغاز پر آپ سب معزز ممبران کی مشاورت سے ہم نے اپنے اصول وضع کئے ہیں۔ ہم نے آپ سب کی کوشش اور محنت سے اپنا ایک مقام بنایا ہے تو اس کو کہیں ضائع نہ کر دیں۔ یہ نہ دیکھیں کہ وفاق میں کیا ہوا ہے، قومی اسمبلی میں کیا ہوا ہے اور قومی اسمبلی کے ممبران نے کیا طرز عمل اختیار کیا ہے؟ وہاں قومی اسمبلی میں پہلے بھی، شروع شروع میں بھی ایسا ہوتا رہا ہے جو کچھ آج کل ہو رہا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ جو کچھ بھی وہاں قومی اسمبلی میں ہوا ہے اس کو ہم نے ignore کرنا ہے اور اس طرف توجہ نہیں دینی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران! میڈیا تین دن تک قومی اسمبلی کے ایوان کی کارکردگی دکھاتا رہا ہے اور اب میڈیا اینکرز اور سوشل میڈیا والے کہہ رہے ہیں کہ ہمیں یہ دکھا کر خود بھی شرم آ رہی ہے۔ ہمیں

اس سے سبق سیکھنا ہے کیونکہ اب سارے پاکستان کی نظریں پنجاب اسمبلی کے اُوپر لگی ہوئی ہیں۔اس لئے میری آپ سے درخواست ہے کہ جس طرح دونوں اطراف کے معزز ممبران نے پہلے تعاون کیا ہے اسی طرح اب بھی تعاون کریں۔معزز ممبران حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اقتدار نے اب تک سب چیزوں کو حوصلے کے ساتھ لیا ہے۔آپ کے اس حوصلے اور برداشت کی وجہ سے ہی ہم نے سب کچھ achieve کیا ہے۔اب ہم نے اس کو ایک مضبوط قلعے کی شکل دینی ہے۔جب یہ ایوان ایک مضبوط قلعہ کی شکل اختیار کرلے گا تو پھر ہر جگہ آپ کی بات ہوگی۔سوشل میڈیا،عام میڈیا اور اینکرز سب آپ کی تعریف کریں گے اور یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ پنجاب اسمبلی کے ممبران سنبھل کر،سوچ کر اور حوصلے کے ساتھ ایوان کی کارروائی چلا رہے ہیں۔اس طرز عمل کی وجہ سے آپ بہت زیادہ mature نظر آئیں گے،اس مقدس ایوان کا تقدس بڑھے گا اور آپ انشاءاللہ تعالیٰ اپنی عزت و وقار میں اضافہ محسوس کریں گے۔آپ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ اس ایوان اور آپ کی عزت میں اضافہ ہو گا۔میری دُعا بھی یہی ہے کہ ہم اس ایوان کو اسی طرح وقار کے ساتھ چلائیں۔جی،ملک محمد احمد خان صاحب!اب آپ بات کرلیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!میں آپ کی اجازت سے ایک تحریک استحقاق پیش کرنی چاہتا ہوں۔یہ نہ صرف میرا انفرادی طور پر بلکہ اس پورے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنی تحریک استحقاق پیش کر دیتا ہوں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی،آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھ لیں۔

ریسکیو ملازمین کے تحفظ کے لئے رولز پر عمل درآمد کا مطالبہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی صوبے کا ایک supreme ادارہ ہے۔اس کے منتخب اراکین صوبہ بھر کی آواز اور نمائندے ہیں۔اسمبلی کے اوّلین فرائض میں شامل ہے کہ اگر صوبے

کی عوام کا کوئی مسئلہ ہو تو اس کو حل کیا جائے اور عوام کو جائز سہولت بہم پہنچانے کے لئے قانون سازی کرے۔ قانون سازی کا process مکمل کرتے ہوئے جب کوئی Act بن جاتا ہے تو متعلقہ ادارے نے within certain period اس کے Rules بنانے ہوتے ہیں تاکہ اس Act اور اس کے تحت بننے والے Rules کے مطابق معاملات چلائے جائیں۔

جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی نے مورخہ 2006-06-16 کو ایک Act پاس کیا تھا جس کے تحت Emergency Services-1122 معرضِ وجود میں آئی۔ اس Act میں درج تھا کہ اس ادارے کا انتظام و انصرام چلانے کے لئے متعلقہ محکمہ Rules بنائے گا لیکن سال ہا سال گزرنے کے باوجود اس کے Rules نہیں بنے۔ اس کے پیش نظر مورخہ 2- مارچ 2021 کو اس معزز ایوان نے متفقہ طور پر The Punjab Emergency Services Act میں Amendment Bill پاس کیا جس کے تحت ڈائریکٹر جنرل ریسکیو-1122 کی services کو regulate کرنا تھا۔ اس ادارے میں کام کرنے والے باقی ملازمین کے معاملات طے کرنے کے علاوہ اسے خود مختار محکمے کا درجہ دینا تھا لیکن چار ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک اس حوالے سے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ اس سے تو بالکل عیاں ہے کہ حکومتی مشینری میں کچھ ایسی پس پردہ قوتیں ہیں جو کہ اس میں رکاوٹ پیدا کر کے پنجاب اسمبلی کی supremacy کو challenge کر رہی ہیں۔ پنجاب اسمبلی میں صوبے بھر کے منتخب نمائندے ہیں۔ اسمبلی کی منظوری کے بغیر صوبے میں کام کرنے والا کوئی بھی آفیسر یا اہلکار اپنی تنخواہ تک وصول نہیں کر سکتا۔ ریسکیو-1122 کے ملازمین دن رات پنجاب بھر کے عوام کی خدمت کر رہے ہیں۔ جس مریض کو گھر والے چھوڑ دیتے ہیں تو اس کے وارث ریسکیو 1122 کے اہلکار بنتے ہیں اور انہیں طبی امداد بہم پہنچاتے ہیں۔ مریض کو متعلقہ ہسپتال میں پہنچاتے ہیں۔ مزید برآں آگ لگنے کے واقعات میں بھی بروقت موقع پر پہنچ کر اپنی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ اپنی جانوں کے نذرانے بھی پیش کرتے ہیں لیکن جب اس ادارے میں کام کرنے والے لوگوں کی ملازمت اور ان کے بچوں کے تحفظ کے لئے پنجاب اسمبلی متفقہ طور پر قانون پاس کرتی ہے تو یہ پس پردہ نامعلوم لوگ نہ صرف پنجاب اسمبلی کی اتنی اہم exercise پر پانی پھیر دیتے ہیں بلکہ یہ اس ادارے میں کام کرنے والوں کے ساتھ، پنجاب بھر کی عوام کے ساتھ دشمنی اور اس کے منتخب ایوان کی supremacy کو بھی challenge کرتے ہیں۔ اس لئے یہ

انتہائی ضروری ہے کہ ان معاملات کی انکوائری کی جائے اور جو لوگ اس گھناؤنے فعل کے ذمہ دار ہیں ان کے خلاف فوری طور پر ایکشن لیتے ہوئے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو کسی بھی Special Committee کے سپرد کیا جائے۔ یہ کمیٹی ان تمام معاملات کی چھان بین کرے اور ذمہ داران کو قرار واقعی سزا دینے کے لئے معزز ایوان کو اپنی رپورٹ پیش کرے تاکہ parliamentary supremacy کو یقینی بنایا جا سکے۔ لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ اس بابت کوئی short statement دینا چاہتے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ یہ Constitution کا given framework ہے اور اگر آپ Constitution کی سکیم کو defeat کریں گے تو پھر کسی طرح سے بھی اس ایوان کی بالادستی اور اس کی effectiveness کو برقرار نہیں رکھ سکیں گے۔ اس ایوان کا ایک کردار قانون سازی کرنا بھی ہے اگر یہ defeat ہوتا رہے یعنی اسمبلی قانون بنائے اور 160 دن تک اس کے Rules نہیں بنیں گے تو پھر اس پر عمل درآمد کس طرح ممکن ہو سکے گا کیونکہ کسی بھی Act کے Rules اشد ضروری ہوتے ہیں۔ جب سے civilian Government قائم ہوئی ہے تو ہم اس کی اطاعت کا سُنتے ہیں لیکن عملی طور پر ایسا نہیں ہو رہا۔ اری گیشن کا نظام خراب ہوا ہے، شعبہ صحت کے حوالے سے جو reforms کی گئی ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں اور شعبہ تعلیم کی reforms آپ کے سامنے ہیں لیکن اگر civilian side پر کسی ایک cap کے اُوپر feather ہے تو وہ ریسکیو۔1122 ہے۔ بے شک میں حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھتا ہوں، بے شک میں آپ کی سیاسی پارٹی میں نہیں ہوں، بے شک ہم آپ کے باقی کاموں پر تنقید کر سکتے ہیں لیکن ریسکیو۔1122 ایک ایسا کام ہے، ایسا ادارہ ہے کہ جس پر متفقہ طور پر پورا پنجاب متفق ہے کہ وہ سب کو سہولت مہیا کرتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ریسکیو 1122 کے کام میں رکاوٹ پیدا کی جائے گی تو اس سے صرف میرا استحقاق مجروح نہیں ہو گا بلکہ اس کی وجہ سے اس معزز Chair اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا

ہے۔لہٰذا میری آپ سے درخواست ہے کہ اس معاملے کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے یا کسی Special Committee کے سپرد کیا جائے تاکہ جو لوگ Constitution breach کے مرتکب ہوئے ہیں ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔اس سارے معاملے کی انکوائری کی جائے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جہاں تک قواعد وضوابط کا تعلق ہے تو ملک محمد احمد خان صاحب کا فرمانا درست ہے کہ جب کوئی ایکٹ پاس ہوتا ہے تو اس کے فوراً بعد اُس کے Rules and Regulations بننے چاہئیں لیکن جیسا کہ آپ کے نوٹس میں ہے کہ یہاں پنجاب اسمبلی میں جو قانون سازی ہوئی میں آج بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بے شمار ایسے قوانین کے متعلق عرض کر سکتا ہوں کہ دس سال سے وہ قوانین پاس ہو چکے ہیں لیکن دس سال کے دوران اُن قوانین کے regulations نہیں بنائے گئے۔ملک محمد احمد خان صاحب نے point out کیا کہ 160 دن گزر گئے ہیں اور اس ایکٹ کے regulations نہیں بنائے گئے ہیں۔ آپ کے نوٹس میں ہے کہ اس سلسلے میں اب پیشرفت ہو رہی ہے، regulations بھی بنائے جا رہے ہیں اور اب ہم جو بھی کوئی نئی قانون سازی کرتے ہیں اُس میں ہم نے باقاعدہ اس بات کو طے کر دیا ہے کہ جو محکمہ اپنا قانون لے کر آتا ہے، within 6 months اُس کو اپنے regulations بنانے پڑیں گے۔ لیکن یہاں پر delay ہوئی یہ آپ کے نوٹس میں بھی ہے کہ بے شمار ایسے امور تھے جنہیں طے ہونا تھا۔اس کو ایک علیحدہ محکمہ کا بھی درجہ دیا گیا ہے، DG کی مستقل تعیناتی کی گئی ہے تو اب وہ تمام مراحل مکمل ہو چکے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں آپ بے شک time frame دے دیں انشاءاللہ تعالیٰ اُس time frame میں یہ regulations بنا دیئے جائیں گے اور اس پر already کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ کو پتا ہی ہے کہ fortunately and unfortunately اس ادارہ کے حوالے سے میرا نام زیادہ آتا ہے تو کئی جگہ اس کو positive لیا جاتا ہے اور کئی جگہ اس کو negative لیا جاتا ہے۔ یہ بدقسمتی ہے کہ میں نے اُنہیں جو سکھایا تھا، جو پڑھایا تھا اور میں نے جو کیا تھا کہ ٹیلی فون کی کال اُن کے لئے VIP ہے، میں یا کوئی اور بندہ VIP نہیں ہے تو یہ واحد ادارہ ہے

کہ COVID میں اگر کسی شخص کی death ہوگئی تو اُس کے گھر والے بھی اُس کے پاس جاکر dead body کو ہاتھ تک نہیں لگاتے تھے۔ میں نے DG, Rescue ڈاکٹر رضوان سے بات کی تو اُس نے ایمبولنسز میں بھی باقاعدہ اس کا arrangement کیا اور اس ادارہ کے اہلکار risk لے کر dead bodies کو دفناتے رہے ہیں اور اس میں بہت سارے اہلکاروں کو نقصان بھی ہوا ہے لیکن unfortunately آپ کے bureaucrats حکمرانوں کو قائل کرنے کے ماہر ہوتے ہیں۔ راجہ صاحب! سیاست میں میری زندگی گزر گئی ہے وہ اتنی کمال مہارت رکھتے ہیں اور وہ ایسا نقشہ پیش کریں گے کیونکہ وہ یہ کہہ نہیں سکتے کہ ہم نے یہ کام نہیں کرنا، ہم نے اپنے چنگل سے کسی کو آزاد نہیں کرنا کہ اُس کی performance بہتر نہ ہو سکے۔ میں اس میں کام نہیں کرتا اور نہ ہی آپ اس میں کام کرتے ہیں ہم نے تو ان سے کام لینا ہے۔ اس ایوان نے اتنے عرصے کے بعد یہ کام کیا ہے اور راجہ صاحب! یہ بات آپ کے نوٹ کرنے کی ہے۔ اس ایکٹ کو پاس ہوئے آج exactly دو ماہ ہو گئے ہیں۔ میرے دل کے اندر لکھا ہوا ہے اور آج میں یہاں پر لکھ کر بھی لایا ہوں۔ دو مہینے میں ہر بندے نے اس کی مخالفت کی ہے۔ میں خود جاکر Chief Minister صاحب کو ملا، میں خود جاکر اُن کے Principal Secretary کو ملا، میں خود چھ دفعہ آپ کو ملا، میں نے ان لوگوں کو دس دفعہ یاد کرایا کہ یہ میرا کوئی ذاتی کام نہیں ہے۔ اسمبلی نے ایک بل پاس کر کے بھیجا ہے اور گورنر صاحب نے منظوری بھی دے دی ہے تو اس بل کی implementation میں آپ کو کیا مسئلہ ہے؟ اس بل پر ابھی تک implementation نہیں ہوئی۔ اس بل سے نہ میرے والد کو کوئی فائدہ ہونا ہے کیونکہ اُن کی death ہوئی کو عرصہ ہو گیا ہے۔ اس سے بے شمار لوگ بچیں گے جو اس حوالے سے میں نے تیاری کی ہوئی ہے اور ڈاکٹر رضوان کے ساتھ بیٹھ کر میں نے وہ ساری چیزیں اُس کو بتائی ہیں، میں نے جو چیزیں آپ کو بتائی ہیں، میں نے کمیٹی کو جو چیزیں بتائی ہیں اور میں نے سارے bureaucrats کو بلایا جو آج اس بل کی مخالفت کر رہے ہیں میں اُن کا نام لینا مناسب نہیں سمجھتا لیکن مجھے ایک دن اُن میں سے ایک ایک کا نام لینا پڑے گا کہ یہ لوگ ہیں جو 1122 کی مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ لوگ آج بھی یہاں پر بڑے عہدوں پر موجود ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ ہمیں اس ہاؤس میں بیٹھنا بھی نہیں چاہئے کہ ہم اپنے لوگوں کی زندگی بھی نہیں بچا سکتے تو یہاں بیٹھنے کا کیا فائدہ ہے؟ راجہ صاحب! مجھے تو آپ بھی بے بس نظر آئے۔ آپ نے کہا کہ آج ہو جائے گا،

آپ نے کہا کہ کل ہو جائے گا۔Principal Secretary to Chief Minister نے 3/4 دن پہلے کہا کہ بس جی میں یہ لے کر آ رہا ہوں، میں یہ دے کر جا رہا ہوں۔ میں نے یہ چیزیں لوگوں کو بہت سمجھائی ہیں اور اس میں میری زندگی گزر گئی ہے کہ جو جو آپ کے ارادے ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ اس حکومت کا بیڑا غرق کر رہے ہیں جو کام کرنا چاہتی ہے آپ اس کا بیڑا غرق کر رہے ہیں اور اس میں صرف آپ کی انا ہے۔ آپ کی ایک ضد ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری ایک گزارش سُن لیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ راجہ صاحب! آپ میری بات سُنیں۔ میں نے آپ کی بات نہیں سُننی۔ آپ بیٹھیں اور میری بات سُنیں۔ آپ سے یہ کام نہیں ہو رہا اور مجھے آپ کی نیت پر شک نہیں ہے۔ آپ ان کو defend نہ کریں میں نے اس حکومت کو سب سے زیادہ defend کیا ہے۔ اب میں کسی کی بات نہیں سُنوں گا۔ فنانس منسٹر صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، کل جب یہ بجٹ پیش کر رہے تھے تو میں نے گیلری سے Principal Secretary کو بلایا اور پوچھا کہ آپ کا کیا ارادہ ہے؟ وہ میرے گھٹنے کو ہاتھ لگانے لگے تو میں نے کہا کہ میرے گھٹنے کو ہاتھ لگانے کا مقصد کیا ہے؟ میں نے کہا کہ اسمبلی نے جو بل پاس کیا ہے وہ بل اِدھر لے کر آؤ۔ میں تو کہتا ہوں کہ آپ سب جیت گئے ہیں اور میری کوششیں ہار گئی ہیں۔ اس ہاؤس میں بیٹھنے کا ہمارے پاس کیا جواز ہے؟ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟ کام کرنے کا یہ کوئی طریقہ ہے؟ راجہ صاحب! میں نے بڑی حکومتیں چلائی ہیں۔ میں جنرل ضیاء الحق کے زمانے سے چلا آ رہا ہوں لیکن یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے۔ آپ بے شک مشورے کرتے رہیں مجھے کسی سے بھی کوئی پروا نہیں ہے۔ یہ کام نہیں کرنا تو نہ کریں لیکن میں اس privilege motion کو سپیشل کمیٹی نمبر 13 کے سپرد کر رہا ہوں اور سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ کل ہی اس کمیٹی کی میٹنگ رکھیں اور اس کمیٹی کو میں خود head کروں گا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

بحث

سالانہ بجٹ بابت سال 22-2021 پر عام بحث

جناب سپیکر: اب ہم سالانہ بجٹ 22-2021 پر بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ اس میں کچھ نام حزب اختلاف کی طرف سے آئے ہیں اور کچھ نام حزب اقتدار کی طرف سے آئے ہیں۔ اس میں میری یہی گزارش ہوگی کہ ہم نے اس بجٹ پر بحث کے لئے جو دن رکھے ہیں میری خواہش ہے کہ both sides کے معزز ممبران اس بجٹ پر بات کرلیں تو کوشش کریں کہ repetition نہ ہو۔ آپ سارے ممبران homework کر کے آئیں اور یہاں پر suggestions بھی دیں تاکہ حکومت آپ کی suggestions کو شامل کرے اور بہتری آسکے کیونکہ اس میں حکومت کا بھی فائدہ ہے اور آپ کا بھی فائدہ ہے۔ فنانس منسٹر صاحب خود یہاں پر بیٹھے ہیں یہ بڑے positive آدمی ہیں یہ آپ کی suggestions note بھی کریں گے اور بہتری کے لئے پوری کوشش کریں گے۔

میں نے حزب اختلاف اور حزب اقتدار both sides کو بلایا تھا اور منت کی تھی کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ both sides کو بہت سکون سے چلانا ہے تو اب میری یہی request ہے کہ جب قائد حزب اختلاف بول رہے ہوں گے تو حزب اقتدار سے کوئی بندہ نہیں بولے گا اور جب قائد حزب اقتدار بول رہے ہوں گے تو حزب اختلاف نے مجھے گارنٹی دی ہے کہ اُن کا کوئی بندہ نہیں بولے گا۔ دونوں پارٹیوں نے یہ طے کر لیا ہے تو اب اگر دونوں اطراف سے کوئی اس کی violation کرے گا تو میں اُس کو پورے بجٹ اجلاس کے لئے یہاں سے نکالوں گا۔ اس میں پوری اسمبلی اور پورے ہاؤس کا فائدہ ہے۔

میں نے پہلے جو بات کی تھی اگر وہ بات کسی کو ناگوار گزری ہو تو میں دل کی گہرائیوں سے معافی مانگتا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ مجھے اس لئے معاف کر دیں کہ میں یہ اپنی ذات کے لئے نہیں کر رہا تھا بلکہ میں اپنے لوگوں کی جانیں بچانے کے لئے یہ کام کر رہا تھا۔ کسی بھی بندے کی جان بچانے کے حوالے سے ہماری کوشش اور نیت اللہ تک پہنچ جائے کیونکہ اجر تو اللہ کی ذات نے دینا

ہے اس لئے میں نے یہ سخت باتیں اپنی ذات کے لئے نہیں کیں بلکہ اللہ کی مخلوق کے لئے یہ باتیں کی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

اب میں جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف) :بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کو اور اس ہاؤس میں بیٹھے تمام حکومتی اور اپوزیشن ممبران کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ ہم آج اس نئے اسمبلی ہال میں بیٹھے ہیں۔ آخری مرتبہ ہم مسجد کے افتتاح پر اکٹھے ہوئے تھے اور ہم نے جمعہ کی نماز بھی اکٹھے پڑھی تھی، اللہ کے گھر کے افتتاح سے بہت اچھی شروعات ہوئی تھی اوراب جمہوریت کے گھر کا افتتاح ہوا ہے۔ یہ تزئین و آرائش اسمبلی کے ہال کی خوبصورتی تو بن سکتی ہے لیکن اس کی اصل زینت اور اصل زیور تو اچھی روایات قائم کرنا ہے۔ نہ میں اس کرسی پر ہمیشہ بیٹھا رہوں گا اور نہ آپ بیٹھے رہیں گے اور نہ ہی Leader of the Houseاس پر بیٹھے رہیں گے لیکن جو آپ نے بات کی ہے کہ ہم ایک دوسرے کا مؤقف سنیں اور اپنے اندر تنقید کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کریں میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن ہمیشہ تنقید بھی نہیں ہونی چاہئے اگر کوئی مثبت تجویز آتی ہے اور آنی بھی چاہئے تو اس کو بھی زیر غور لیا جائے۔ تنقید برائے تنقید نہیں بلکہ تنقید برائے اصلاح ہونی چاہئے اور جس طرح آپ نے بتایا ہے کہ اس پر کمیٹی نے فیصلہ بھی کیا ہے تو یہ بہت خوش آئند بات ہے۔

جناب سپیکر! آج کتنے ہی لوگ ہیں کوئی ہسپتال کے بیڈ پر بیٹھا ہے، کوئی مزدور دکان میں اپنے بچوں کے لئے دودھ خریدنے گیا ہے اور آج ہر شہری کو کوئی آس کوئی امید ہے کہ بجٹ آرہا ہے اور ہم ٹیلی ویژنز پر دیکھیں گے کہ ہمیں کوئیreliefملتا ہے۔ صوبہ کے لئے کوئی مثبت اقدام ہوتا ہے کوئی اچھی آراء آتی ہیں کہ نہیں؟ میں آج اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جو قومی اسمبلی میں پچھلے تین دنوں میں ہوا ہے خواہ کوئی بھی اس میں قصوروار ہے میں اس کی شدید مذمت کرتا ہوں اور ہم سب کو خواہ وہ حکومت کی طرف سے ہوں یا اپوزیشن کی طرف سے اس بات کا ادراک ہونا چاہئے کہ روزانہ عوام کے ٹیکس سے عوام کی جیبوں سے یہ اجلاس منعقد ہوتے ہیں اور جب غریب آدمی جو پہلے ہی بھوکا ہے امید ڈھونڈتا ہے اس کو جب یہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ لاکھوں لوگ ہزاروں لوگ ہمارے ووٹ لے کر جاتے ہیں وہ آپس میں دست و گریباں ہوتے ہیں، ایک دوسرے

پر بوتلیں پھینکتے ہیں، غلیظ گفتگو کرتے ہیں، گالیاں دیتے ہیں تو نہ صرف ہم ان کے ساتھ ظلم کرتے ہیں بلکہ جمہوریت سے ان کا اعتماد اٹھتا ہے کہ یہ صرف غول غبارہ ہے ایک دوسرے کی جگ ہنسائی کرتے ہیں۔ میں بلکل آپ کے ساتھ ہوں اور انشاءاللہ ہم مل کر کوشش کریں گے کہ اس بجٹ سیشن کو ایک productive session بنائیں، اچھی بات کریں اور میری دعا بھی ہے کہ ہم اس نئے ایوان میں ایسی روایات چھوڑ کر جائیں جو آنے والے اسمبلی ممبرز کے لئے مشعل راہ ہوں۔

جناب سپیکر! آج باقاعدہ budget debate کا آغاز ہوا ہے اور اس حکومت کو تین سال ہونے کو آئے ہیں ہم نے سنا تھا کہ تین مہینے دیں، 90 دن دیں کچھ نا کہیں، تنقید نا کریں ہم سب ٹھیک کر دیں گے اور آج بھی مجھے یاد ہے کہ ہم نے کالی پٹیاں باندھ کر حلف اٹھایا تھا ہمارے شدید تحفظات تھے کہ الیکشن میں دھاندلی ہوئی یہ جانتے ہوئے کہ ہم اس صوبہ کی لارجسٹ پارٹی تھے پھر بھی اسی جمہوریت کے لئے، اسی سسٹم کے لئے، اسی جمہوریت کو اور توانا کرنے کے لئے آج ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ ہم نے کہا کہ اس گاڑی کو چلنا چاہئے اور آج تین سال بعد تو حق بنتا ہے کہ بھرپور طریقے سے اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ اس حکومت کی تین سالہ کارکردگی کیسی رہی؟ میں کوئی sweeping statement نہیں دوں گا اپنا argument اور اپنا data عوام کے سامنے پیش کروں گا اور پھر عوام decide کریں گے کہ حکومت کی تین سالہ کارکردگی کیسی ہے؟

جناب سپیکر! کسی نے گھر بھی چلانا ہوتا ہے گھر کا بجٹ بنانا ہوتا ہے تو گھر کے سب لوگ مل کر بیٹھتے ہیں کہ مہینہ گزارنا ہے کس کس چیز کی بچت کرنی ہے اور کس چیز سے خرچہ بچانا ہے۔ اس پارٹی کے سربراہ نے کہا تھا کہ میں خودکشی کرلوں گا پر IMF کے پاس نہیں جاؤں گا۔ میں اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کروں گا لیکن پہلا وزیر خزانہ، دوسرا وزیر خزانہ پھر تیسرا وزیر خزانہ تین سال اور تین وزیر خزانہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے چہرے بدلتے رہتے ہیں۔ تسلسل قائم رہے تو چہرے بدلنے میں کوئی ہرج نہیں ہے وہ بہتری کا سبب بنتے ہیں لیکن آپ دیکھئے کہ پاکستانی قوم کا قیمتی وقت اس لئے ضائع کیا گیا کیونکہ IMF کے پاس جانا ہے۔ اپنے وسائل کو بروئے کار لا کر IMF کے پاس جانے کو avoid کرنا ہے یا نہیں کرنا ہے یعنی capital market کی بنیادیں ہل گئیں اور پھر جو فنانس کے Einstein تھے وہ آخرکار IMF کے گھٹنوں کو ہاتھ لگا کر ایسے اذیت ناک condition ساتھ لے کر آئے کہ آج تین سال ہونے کو ہیں لیکن عوام کی اذیت ختم ہونے

کا نام ہی نہیں لے رہی۔ یہ مزاق نہیں ہے کہ روپے کو 40 فیصد devalue کیا گیا اور اس کا ایک natural outcome یہ ہونا چاہئے تھا کہ exports بڑھتی لیکن روپیہ devalue ہو گیا exports بڑھی نہیں اور ہم نے وہ کچھ کر دیا جو شاید IMF کا تقاضا بھی نہیں تھا۔ یہ قصہ بند ہو گیا تو نیا چہرہ سامنے آیا، یہ چہرہ تو شاید PTI کا تھا لیکن جو اگلے دو چہرے ہیں ان کا تو اس جماعت سے دور دور کا تعلق نہیں تھا۔ سیاسی جماعتیں ایسے لوگوں کو لے کر آتی ہیں جو ان کے منشور کو لے کر آگے چلیں۔ عوام سے ایفائے عہد کیا جاتا ہے۔ لوگوں سے جو وعدے کئے تھے وہ پورے کئے جائیں۔ دوسرے جو آئے تو وہ IMF کے گن گاتے تھے اور وہ اکیلے نہیں آئے بلکہ وہ ساتھ گورنر سٹیٹ بنک کو بھی IMF سے لے کر آئے اور نئے نئے سبز باغ دکھائے۔

جناب سپیکر! مصر کی مثال آپ کے سامنے ہے کہ آنکھیں بند کر کے IMF کے پیچھے لگا اور کیا growth کی؟ آپ کو تو IMF جکڑ لیتا ہے۔ ہم نے بھی اپنے ادوار میں قرضے لئے تھے۔ پاکستان کی 72 سالہ تاریخ میں شاید IMF کا پہلا پروگرام تھا جو ہم نے کامیابی سے مکمل کیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے growth rate دیا۔ قرضہ لیا جاتا ہے، قرضے کو گالی بنا دیا گیا تھا۔ ہم 25 ہزار پر قرضہ چھوڑ کر گئے تھے اور 48 ہزار پر قرضہ پہنچانے والوں کو اب سمجھ آگئی ہو گی کہ قرضہ لینا پڑتا ہے لیکن قرضہ productive use کے لئے لینا پڑتا ہے۔ اگر قرضہ لے کر آپ نے infrastructure بنایا ہے، آپ نے لوگوں کو Metros دی ہیں اور آپ نے لوگوں کو سستی سواری دی ہے۔ دنیا جہان میں ٹرانسپورٹ پر subsidy دینی پڑتی ہے۔ آج تیسرا وزیر خزانہ آگیا ہے۔ حکومت کہتی ہے کہ ہم نے ٹیکس فری بجٹ دیا ہے اور دوسرے سانس میں کہتی ہے کہ نہیں، نہیں ہم 25 روپے petroleum levy بڑھائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ شاید مہنگائی بڑھے۔ پاکستانی قوم کو ابھی بجٹ ہضم ہی نہیں ہوا تھا کہ دوسرے دن پٹرول مہنگا کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بھی بتایا جائے کہ یہ کون سا growth rate اور کون سی ترقی کے سہانے خواب ہیں جو صرف دو مہینے میں دکھائے جا رہے ہیں۔ IMF کہہ رہا تھا کہ growth rate 1.1٪ ہو گا۔ World Bank کہہ رہا تھا کہ 0.5٪ growth rate ہو گا۔ ان کا اپنا State Bank کہہ رہا تھا کہ growth rate will fall around 2 to 3٪ ہو گا۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں growth rate 3.94٪ ہو گا۔ آپ ستم ظریفی دیکھیں کہ پچھلے سال، میں کوئی دس سال پرانی بات

نہیں کر رہا انہوں نے پچھلے سال کہا کہ 3.2٪ growth rate ہے تو اس پر International Agency نے کہا کہ 3.2٪growth rate نہیں ہے بلکہ 1.9٪ ہے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے اور پھر کہا کہ اب 1.9٪ نہیں ہے بلکہ 2.1٪ ہے۔ گھر کے بجٹ سے بات شروع ہوئی تھی لیکن یہ پاکستانی قوم کا بجٹ ہے۔ یہ 22 کروڑ عوام کا بجٹ ہے۔ خدارا! اگر آپ کی performance نہیں ہے تو الفاظ کا یہ گورکھ دھندہ اور کھلواڑ بند کرو۔ آج پاکستانی قوم بھوکی ہے اور میں کوئی sobbing statement نہیں دے رہا بلکہ آج آپ دیکھیں کہ per capita income 1629 ڈالرز سے کم ہو کر 1543 ڈالرز پر پہنچ چکی ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں، 2018 میں مہنگائی 3.9 فیصد تھی آج 8.8 فیصد ہے جو چند ماہ پہلے double digit تھی۔ گزشتہ 3 سالوں میں مہنگائی 30 فیصد ہو گئی، بیروزگار 35 لاکھ سے بڑھ کر 85 لاکھ ہو گئے یعنی 50 لاکھ لوگ بیروزگار ہوئے۔ گزشتہ 3 سالوں میں 2 ہزار نہیں بلکہ 2 کروڑ لوگ غربت کی لکیر سے نیچے آچکے ہیں یعنی ساڑھے 7 کروڑ لوگ غربت کی لکیر سے نیچے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ضرور چاہوں گا کہ میں کسی ہرزہ سرائی سے کام نہ لوں اور facts and figures سے کام لوں۔ یہاں growth کا واویلا مچانے والے سب اچھا کا باجا بجانے والے کان کھول کر سنیں کہ 2018 میں چینی 55 روپے فی کلو تھی آج 105 روپے فی کلو ہو چکی ہے، آٹا 35 روپے فی کلو تھا آج 75 روپے فی کلو ہے، دال چنا 90 روپے فی کلو تھی جو بڑھ کر 160 روپے فی کلو ہو چکی ہے، گھی 188 روپے فی کلو تھا جو آج 260 روپے فی کلو ہے، کوکنگ آئل 192 روپے فی کلو تھا آج 270 روپے فی کلو ہے، چاول 85 روپے فی کلو تھا آج 170 روپے فی کلو ہیں، دال ماش 140 روپے فی کلو تھی آج 320 روپے فی کلو ہے، چائے کی پتی 750 روپے فی کلو تھی آج 950 روپے فی کلو ہے، دال مسور 130 روپے فی کلو تھی آج 160 روپے فی کلو ہے اور گوشت 850 روپے فی کلو تھا آج 1500 روپے فی کلو ہو چکا ہے۔ اسی طرح بجلی فی یونٹ 8 روپے تھی آج 20 روپے فی یونٹ ہے، ادویات کی قیمتوں میں 300 سے 500 فیصد کا اضافہ ہوا، گھریلو صارفین کے لئے بجلی کا فی یونٹ 2018 میں 8 روپے ہوا کرتا تھا آج 27 روپے ہے، گیس 300 فیصد مہنگی ہوئی اور ان تین سالوں میں پٹرول 28 روپے فی لٹر مہنگا ہوا۔ معزز اراکین مجھے اپنے دل پر ہاتھ

رکھ کر بتائیں کہ اس حکومت نے 20ہزار روپے کم سے کم اجرت کا اعلان کیا ہے تو کیا20ہزار روپے میں غریب آدمی کا ایک ماہ میں گزارا ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر! یہ وہ سوال ہیں جن کے بارے میں میرے معزز دوست آج اپنے گھروں کو جا کر سوچیں کہ اگرgrowth ایسی ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ ایسیgrowth نہ ہو کیونکہ آج گھر گھر میں بھوک اور افلاس دستک دے رہی ہے۔ آج بیٹے کے پاس اپنی ماں کے لئے ادویات خریدنے کے لئے پیسے نہیں ہیں، بجلی و پانی کے بل، یونیورسٹی کی فیسیں اور سکولوں کی فیسیں غریب آدمی کہاں سے دے؟

جناب سپیکر! میں آج ان کو ان کے وعدے یاد دلانا چاہتا ہوں۔ میں خود سے کچھ نہیں کہہ رہا انہوں نے 550ڈیمز بنانے تھے۔۔ جھوٹ، انہوں نے ایک کروڑ نوکریاں دینی تھیں۔۔ جھوٹ، 50لاکھ گھر دینے تھے۔۔ جھوٹ، 200۔ارب روپے واپس لانے تھے۔۔ جھوٹ، پولیس اصلاحات کرنی تھیں۔۔ جھوٹ، 90دن میں کرپشن کا خاتمہ کرنا تھا۔۔ جھوٹ، یکساں نصاب تعلیم کریں گے اور دو کروڑ بچوں کو سکولوں میں لائیں گے۔۔ جھوٹ، ایک سال میں انصاف ملے گا۔۔ جھوٹ، گورنر ہاؤس کو یونیورسٹی بنائیں گے۔۔ جھوٹ اور سب سے بڑھ کر جنوبی پنجاب کو صوبہ بنائیں گے۔۔ جھوٹ۔(نعرہ ہائے تحسین)

آج اس بارہ کروڑ کے صوبے کو اسلام آباد سے remote control کے ذریعے ہدایات دی جاتی ہیں۔ اٹھارویں ترمیم کے بعد صوبہ بہت سے کاموں میں خود مختار ہے پھر کیوں ضرورت پڑتی ہے کہ اسلام آباد سے جوdirection آتی ہے اُس پر عملدرآمد ہوتا ہے۔ صوبے کے عوام، صوبے کی خود مختاری اور اس آئینی ترمیم جسے پارلیمنٹ نے مشترکہ طور پر منظور کیا اُس کے ساتھ زیادتی ہے بلکہ سب سے بڑھ کر جمہوریت کے ساتھ مذاق ہے۔

جناب سپیکر! پہلے ہم Divisible Pool پر آ جاتے ہیں کیونکہ Divisible Pool بجٹ کیbackbone ہوتا ہے جہاں سے اندازہ ہوتا ہے کہ کتنے محاصل آنے ہیں، اسی کو دیکھ کر صوبہ اپنی نوک پلک سیدھی کرتا ہے اور اپنیpriorities دیکھتا اور تحریر کرتا ہے۔ پچھلے مالی سال میں 400۔ارب روپے کی اضافی رقم دکھائی گئی جس میں سے 125۔ارب روپے وفاق کے لئے اضافی تھی۔ اگر اس طرح دیکھا جائے تو 278۔ارب روپے سابقہ بجٹ میں سے صرف

12 فیصد اضافہ کے برابر ہیں۔ مالی سال 2021 میں اس Divisible Pool میں 1354۔ارب روپے جو 30 فیصد مہنگائی کو account for کر کے 1040۔ارب روپے کے برابر بنتے ہیں، یہ 1040۔ارب کی رقم اُس رقم کے برابر بھی نہیں جو مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے 2018 میں وفاق سے وصول کی تھی اور وہ 1071۔ارب روپے تھے۔ اب مالی سال 22-2021 میں 1683۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ 2020 میں یہ رقم 1601۔ارب روپے تھی۔ میں نے ایوان کے باہر کہا تھا کہ اعداد و شمار کا گورکھ دھندہ چلتا رہتا ہے لیکن litmus test یعنی جانچنے کا پیمانہ ایسے ہوتا ہے کہ ایک عام آدمی کی زندگی میں بجٹ کیا مثبت تبدیلی لے کر آتا ہے اور عام آدمی کو اپنے گھر کے کھانے پینے کی اشیاء میں کتنا فائدہ ہوتا ہے۔ کورونا کا بہت رونا رویا گیا جس کے پیچھے چھپنے کی بڑی کوشش کی گئی جس کے متعلق میں بات کرتا ہوں لیکن آج ستم ظریفی یہ ہے کہ پاکستان کے روپے کی قدر region میں سب سے زیادہ کم ہے۔ مجھے یہ بات کہتے ہوئے تکلیف ہو رہی ہے کہ افغانستان کے ساتھ اگر exchange rate کا موازنہ کیا جائے تو وہ پاکستانی روپیہ دو روپے ہے اور بنگلہ دیش 1.8 روپے ہے۔ جنوبی ایشیا میں مالدیپ کی سب سے بہترین معیشت ہے، بنگلہ دیش دوسرے نمبر پر اور بھارت تیسرے نمبر پر جبکہ ہمارا اللہ ہی حافظ ہے۔ میں نے جو باتیں بیان کی ہیں یہ میرے الفاظ نہیں بلکہ PTI کے سربراہ عمران احمد خان نیازی صاحب کے الفاظ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب مجھے اڑھائی سال بعد سمجھ آئی ہے کہ معیشت کس بلا کا نام ہے۔ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے یہ حقیقت پر مبنی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اُن کی بات اس بات سے مسابقت رکھتی ہے کہ جو حال اس معیشت کا آج کیا گیا یا معیشت کے جو experiment پچھلے تین سالوں میں کئے گئے ہیں اس حوالے سے معیشت کا شاید یہی حال ہونا تھا۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ پنجاب کی طرف آتا ہوں کیونکہ پچھلے بجٹ میں میرے ساتھیوں کو گلہ تھا کہ یہ وفاق کی بات کرتے ہیں صوبے کی نہیں کرتے اس لئے میں نے اُن کی رائے کو مقدم جانا۔ میں نے صوبے کی بات پہلے بھی کی تھی لیکن آج اِن شاء اللہ زیادہ آئینہ دکھانے کا موقع ملے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! 22-2021 یعنی اس گورنمنٹ کے تیسرے سال میں ڈویلپمنٹ بجٹ 560۔ارب روپے ہے۔ 2018 میں مسلم لیگ(ن) کا جو آخری بجٹ تھا وہ 635۔ارب روپے کا تھا

یعنی آج تین سال بعد بھی ہمارے آخری بجٹ کا حجم آج کے بجٹ سے زیادہ ہے۔ یہ 560-ارب روپے دکھانے اور اپنے دل کو جھوٹی تسلی دینے کے لئے اچھا ہے لیکن 30 فیصد مہنگائی کی اذیت جو عوام کو دی ہے اگر اس کو account for کیا جائے تو یہ 430-ارب روپے بنتا ہے یعنی 430-ارب روپے کہاں اور 635-ارب روپے کہاں جو ہم چھوڑ کر گئے تھے؟ میں جنوبی پنجاب کا خواب دکھانے والوں کو جو آج تین سال بعد بھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکا اُن کو بتانا چاہتا ہوں کہ جنوبی پنجاب میں 33 فیصد اعلان کے ساتھ 179-ارب روپیہ رکھا ہے جبکہ 2018 میں مسلم لیگ (ن) نے 228-ارب روپے بجٹ رکھا تھا جو آج کے تین سال کے 179-ارب سے زیادہ ہے اور 36 فیصد ہے۔ مہنگائی کی شرح کے تناسب سے آپ اندازہ لگائیں تو یہ مزید کم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ بجٹ کے لئے آپ کو resources پیدا کرنے پڑتے ہیں جس کے لئے effort اور محنت کرنا پڑتی ہے۔ صرف ٹی وی ٹاک شوز پر آکر بیان بازی سے صوبے کے ٹیکس نہیں بڑھتے۔ Spokespersons جن کی تعداد اب گنتی سے بہت آگے جا چکی ہے اُن کو لا کر ترقی کی window dressing نہیں کی جا سکتی کیونکہ عوام اب حقائق جانتی ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ لیڈر آف دی ہاؤس کا جنوبی پنجاب سے تعلق ہے جن کے پاس اختیار تھا۔ جنوبی پنجاب کو صوبہ بنانے کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن وہ جھوٹا وعدہ تھا۔ اسی طرح سیکرٹریٹ کا وعدہ بھی کیا گیا تھا لیکن مجھے میرے دوست سنائیں گے کہ اُس کی بلڈنگ بن گئی اور فلاں کو تعینات کر دیا گیا۔ تین سال بعد مجھے صرف یہ بتا دیا جائے کہ کیا بہاولپور کے گوٹھوں کے غریب ہاری کو one window operation کے تحت سستا انصاف ملتا ہے، کیا اُس کو پولیس سے متعلقہ مسائل کے لئے لاہور آنا پڑتا ہے یا نہیں کیونکہ آج بھی یہ صرف ایک نعرہ ہے اور نعرے سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے۔ تین سال ہونے کو ہیں اور پتا نہیں آگے کتنی مدت باقی ہے لیکن خدارا لیڈر آف دی ہاؤس جنوبی پنجاب کی طرف توجہ دیں۔ صوبہ بننے کی بات سے چلے تھے لیکن آج سیکرٹریٹ کے فوائد سے بھی جنوبی پنجاب کا شہری مستفید نہیں ہو پا رہا۔ ویسے بھی یہ آخری سال ہے اُس کے بعد election year ہو گا۔ میں نے سوچا کہ میں اِن کو آئینہ ضرور دکھاتا چلوں۔ گزارش یہ ہے کہ میں نے ابھی ٹیکس کی بات کی تھی جس پر ہمارے وزیر خزانہ نے وفاق اور صوبے میں بڑا stress کیا تھا یعنی 2018 میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت صوبائی ٹیکس وصولی کو 78-ارب روپے سے 197-ارب روپے تک لے کر آئی۔ جو کہ 192 فیصد کا

اضافہ ہے موجودہ حکومت اس میں پچھلے3سالوں میں صرف14فیصد اضافہ کرپائی جو کہ 228۔ارب روپے بنتا ہے۔اس طرح non tax revenueمیں مسلم لیگ (ن)نے84فیصد کا اضافہ کیا اور یہ رقم 117۔ارب روپے تھی موجودہ حکومت revenueکی مد میں صرف10فیصد اضافہ کر سکی۔اس سال 130۔ارب روپے کا ٹیکس وصولی کا ہدف رکھا گیا ہے جو کہ انتہائی کم ہے۔مجموعی طور پر مسلم لیگ(ن)کی حکومت میں جو ٹیکس وصولی142۔ارب روپے تھی اس ٹیکس وصولی میں آخری سال 315۔ارب روپے تک اضافہ ہوا یہ 100فیصد بنتا ہے۔موجودہ حکومت ابھی تک صرف13فیصد اضافہ کرپائی میں یہ بھی اپنے ساتھوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ بجٹ کے فوری بعد کہہ دیا کہ وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کا بجٹ پچھلے سال اتنے کروڑ تھا اب اتنے کروڑ کر دیا ہے۔ہم اور آپ جانتے ہیں کہ یہ الفاظ کا گورکھ دھندا ہے۔ حقائق پر اگر بات سنئی ہے۔تو2013تا2018 مسلم لیگ (ن)کے دور میں ہر سالprovincial or non-provincial tax revenue کی growth 30.77فیصد ہو رہی تھی۔اس کی ہر سال average 16.88فیصد بنتی ہے۔موجودہ حکومت میں یہ growth 5.22فیصد ہے جو کہ اوسطاً3.3فیصد بنتی ہے اور اگر inflation factor اس میںaddکرے تو یہ revenueخسارے میں چلا جاتا ہے یہ میں ذمہ داری سے factsبتا رہا ہوں ۔اب expenditureکی بات کرتے ہیں ۔مسلم لیگ(ن) کی حکومت میں جو per year expenditure 12.92فیصد کی averageسے بڑھ رہا تھا۔آج expense تقریباً23.45 فیصد کی شرح سے بڑھ رہا ہے لیکن جو اصل بات ہے مسلم لیگ(ن)کے دور میں12فیصدexpenseبڑھ رہا تھا لیکن growth 47فیصد تھی۔ آج جب یہ واویلا کیا جاتا ہے کہ خرچے کم ہو رہے ہیں اور لیکن 23فیصد expenseبڑھ رہا ہے اور 7.7 growthہے۔آپ دیکھیں کہ کہاں47.35فیصد اور کہاں 7.7فیصد تو میں اس سے بڑھ کر اور کیا کہہ سکتا ہوں لہٰذا الفاظ کا گورکھ دھندا چھوڑیں practicalبات کریں اور اس پر ہم آپ کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہیں۔اب ایک اور بات کہ ہم لاہور کے باسی ہیں یہاں پر بہاولپور سے بھی ہیں، مظفر گڑھ سے بھی ہیں، راجن پور سے بھی ہیں اور رحیم یار خان سے بھی ہیں اور کہا جاتا تھا میٹرو بس لاہور میں آگئی، اورنج لائن ٹرین لاہور میں آگئی سارا پیسا لاہور پر لگا دیا تو آج میری بات سن لیں 2018میں جب مسلم لیگ(ن)کی حکومت ختم ہو چکی تھی اپنی میعاد پوری کر چکی تھی۔

(اذان عصر)

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ یہ کہتے تھے کہ سارے فنڈز اور سب کچھ لاہور پر لوٹا دیا گیا ہے۔ اس بات کا بھی فیصلہ ہونا چاہئے کہ اس بات میں کتنی حقیقت ہے اور کتنی لفظی ہیر پھیر ہے۔ مسلم لیگ(ن) حکومت کی 2018 میں میعاد پوری ہوتی ہے اور BSP کا ڈیٹا کہتا ہے کہ پنجاب میں کوئی بھی ضلع low development districts category میں نہیں آتا۔ جب ہم نے اس کا چارٹ دیکھا تو ادارہ شماریات کے مطابق ملتان، لیہ، راولپنڈی، سیالکوٹ اور جہلم سمیت 15 اضلاع high develop district کا درجہ رکھتے ہیں۔ بہاولنگر، رحیم یار خان، بہاولپور، مظفر گڑھ، راجن پور، ڈی جی خان، گجرات، اٹک، چکوال اور ٹوبہ ٹیک سنگھ سمیت 18 medium development districts کی فہرست میں تھے۔ الحمدللہ جب ہم چھوڑ کر گئے تو جنوبی پنجاب کا کوئی بھی ضلع low development districts list میں نہیں آتا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بھی سنتا رہا کہ 10 سال کی حکومت، 10 سال کے حکمران اور تخت لاہور، کے پی میں بھی 8 سال کی حکمرانی پی ٹی آئی کی بھی بنتی ہے اور اسی ادارہ شماریات کے مطابق کے پی میں پشاور، مردان اور صوابی کے علاوہ کسی دوسرے ضلع میں ترقی نظر نہیں آتی۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ آپ کے اپنے ادارہ کے figures کہہ رہے ہیں۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! اب تختی جو مرضی لگا دیں اور جو مرضی فیتے کاٹ دیں but they always say "Actions speak louder Than words" خود روزگار سکیم کے تحت 4 لاکھ 51 ہزار افراد میں 30۔ ارب روپے کے بلاسود قرضے مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے فراہم کئے اور ان میں 70 ہزار خواتین بھی شامل تھیں۔ میں نے آج ڈویلپمنٹ کی بات کی ہے اور میرا خیال ہے کہ اس میں ہم مل کر جائزہ لے سکتے ہیں کہ کیا صرف lip service سے کام چل جائے گا یا تین سال بعد آنکھیں کھلیں گی اور ہوش آئے گا تو کچھ عوام کا بھی سوچا جائے گا؟

جناب سپیکر! Agriculture کے متعلق آج کہہ رہے ہیں کہ بڑا boom آ گیا ہے، گندم کی فصل بڑی اچھی ہو گئی ہے، کاشت کاروں کو پیسا مل رہا ہے اور اس چیز کے بہت ڈھول پیٹے جا رہے ہیں تو اس کا جائزہ لینا ضروری ہو گیا ہے۔ اچھی بات ہے، گندم کی پیداوار bumper ہوئی ہے

لیکن یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ اس میں کون سے عوامل شامل ہیں کہ گندم کی فصل bumper ہوئی۔ اس حوالے سے کہا جارہا ہے کہ کاشت کار کو فائدہ ہو گیا ہے اور ان کے وارے نیارے ہو گئے ہیں جبکہ حقائق کچھ اور بتاتے ہیں۔ یہ one- time affair تو ہو سکتا ہے اور قدرت کا کرشمہ ہو سکتا ہے کہ قدرت کو کاشت کاروں پر رحم آ گیا لیکن اصل بات یہ ہے کہ input cost which is key to competitiveness یعنی گندم کی قیمت میں 500 روپے کا اضافہ کیا گیا لیکن کسان کی جیب سے ٹیوب ویل پر ہماری حکومت کی طرف سے دی جانے والی سبسڈی withdraw ہوئی، کھادیں آج دو گنا مہنگی ہو گئی ہیں، کیڑے مار ادویات مہنگی ہو گئیں یعنی 500 روپے فی من گندم میں اضافہ کر کے کسان کی جیب میں ڈالتے ہیں اور دوسرے ہاتھ سے 800 روپے فی من ان کی جیب سے نکال لیتے ہیں تو کیا یہ ترقی ہے؟ (شیم شیم)

This is off record sustainable development تو یہ false ہے۔ اگر کسان کی واقعی مدد کرنی ہے تو input cost کو گھٹاؤ۔ 3.7 Trillion کا پیکیج ہم نے 10 سالوں میں کسانوں کو دیا جس کے باعث وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوئے۔ مجھے یاد آ رہا ہے کہ 2016 سے 2018 میں اگر میں غلط نہیں تو 0.5 فیصد گروتھ ریٹ تھا جسے ہم 3.4 فیصد تک لے کر آئے یعنی جو tangibles ہیں بنیاد سے کسان کو اٹھاؤ۔ یہ نہیں کہ crop آ گئی اور یہی وجہ ہے کہ اس کی flip side دیکھیں۔

جناب سپیکر! کپاس کی فصل میں کیا ہوا؟ کپاس کے seed germination جو ہیں وہ 80 فیصد سے کم ہو کر، میرے دوست وزیر خزانہ کپاس کے ریجن سے تعلق رکھتے ہیں تو seed germination جو ہے وہ 80 فیصد سے کم ہو کر 30 فیصد پر آ گئی۔ کپاس کی پیداوار 35 فیصد کم ہو گئی جو کہ پاکستان کی 30 سالہ تاریخ میں کم ترین ہے۔ ٹیکسٹائل انڈسٹری کی بات کریں تو صرف ٹیکسٹائل millers نے 321 ملین ڈالر جو مقامی کاٹن سے 15 فیصد مہنگی کاٹن ہے، کو درآمد کرنے کی مد میں ادا کیا۔ میں یہ بھی بتادوں کہ 18-2017 میں کاٹن کا بیج کسانوں کو مفت فراہم کیا جاتا تھا۔ کسان کو تو آپ نے قدرت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا کہ crop اچھی ہو گئی، قدرت کو رحم آ گیا تو ٹھیک ہے input cost کے حوالے سے کسان چیخ رہا ہے جن میں ایک ایکڑ زمین والا کسان بھی

ہے، پانچ ایکڑ زمین والا کسان بھی ہے، مربعوں والے بھی ہیں۔ ایک ایکڑ والا کسان کیسے اپنی زندگی بسر کرتا ہے اور اس کا آپ خود بہتر اندازہ لگا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک کلوگرام چینی کے حصول کے لئے غریب آدمی کو قطاروں میں کھڑے ہو کر انگوٹھے لگوانے پڑتے ہیں اور انہیں خوار ہونا پڑتا ہے۔ ان میں بوڑھے بھی ہیں، مائیں بھی ہیں، بیٹیاں بھی ہیں اور ستم ظریفی دیکھیں کہ "مافیاز، مافیاز، مافیاز" کی رٹ لگائی ہوتی ہے۔ حقائق سننے ہیں تو حوصلہ پیدا کریں کیونکہ 46 روپے فی کلوگرام چینی پہلے باہر بھیجی جاتی ہے جانتے بوجھتے ہوئے کہ acute shortage ہے لیکن اس کے باوجود 46 روپے فی کلوگرام چینی پہلے باہر بھیجی جاتی ہے اور پھر وہی چینی 96 روپے فی کلوگرام کے حساب سے واپس import کی جاتی ہے جس سے زرمبادلہ کا بڑا نقصان ہوا اور اس مد میں 300 ۔ارب روپے کا ڈاکا ڈالا گیا۔

جناب سپیکر! سبسڈی کی بات کرتے ہیں اور سوالنامے آتے ہیں۔ آج کے وزیر اعلیٰ نے 3۔ارب روپے کی سبسڈی دی۔ چار وزراء پر مشتمل کمیٹی بنی تو موصوف فرماتے ہیں کہ مجھے تو یاد ہی نہیں کہ میں نے کسی سمری پر دستخط کئے تھے۔ میں بتاتا ہوں کہ 2015 میں صوبہ سندھ نے چینی کی قیمت پر سبسڈی دی تو سندھ ہائی کورٹ میں رجوع کیا گیا اور 172 روپے فی من sugarcane کا rate مقرر ہوا۔ پنجاب میں 180 روپے فی من گنا تھا لیکن اس وقت کے وزیر اعلیٰ جناب شہباز شریف نے سبسڈی دینے سے انکار کیا اور حقائق بتا رہا ہوں کہ ہمارے اپنے خاندان کی ملوں کو ایک ارب روپے کا نقصان ہوا جس پر جناب شہباز شریف نے کہا کہ میرے خاندان کی ملوں کو نقصان ہوتا ہے تو ہو جائے لیکن میں سبسڈی نہیں دوں گا اور ہم نے صوبے کو سبسڈی نہیں دی۔ یہ کون سی باتیں کر رہے ہیں؟ یہ حقائق ہیں اور اگر آپ کہیں گے تو میں اس حوالے سے کاغذ دے دوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! زراعت، خوراک، آب پاشی، جنگلات اور فشریز پر 2018 میں allocation نہیں بلکہ خرچ کرنے والی رقم 44 ۔ارب روپے تھی۔ موجودہ حکومت نے پچھلے سال 40۔ارب روپے خرچ کئے۔ 2020 کے 10 ماہ میں خرچ کی جانے والی رقم 20۔ارب روپے تھی اور آئندہ سال 70۔ارب روپے رکھا ہے۔ یعنی 2020 کے سال میں 40۔ارب روپے رکھے تو ہمیں

بھی ایسا فارمولا بتادیں کہ 20۔ارب روپے 10 ماہ میں خرچ کئے اور باقی دو ماہ میں 20۔ارب روپے کیسے خرچ ہو گئے اور یہ جادو کی چھڑی یا فارمولا کیا ہے ہمیں بھی بتایا جائے۔

جناب سپیکر! انسان کیا ہوتا ہے، اللہ کی توفیق اور اس کے فضل و کرم سے انسان کو خدمت کرنے کا موقع ملتا ہے یعنی غریب کسان کی بات کر رہا ہوں، bumper crops کی بات نہیں کر رہا، پانچ ایکڑ سے کم 3 لاکھ 50 ہزار کاشت کاروں کو ہم نے 65 ہزار سالانہ فی ایکڑ خریف اور ربیع کی فصل کے لئے بلا سود قرضے دیئے جس سے کسان خوش حال ہوا۔ جس طرح میں نے گزارش کی کہ 2016 سے 2018 میں گروتھ ریٹ میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔

جناب سپیکر! لاہور کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور ان کی repair and maintenance کے لئے کچھ نہیں ہے وہاں کھڈے ہیں۔ ہم نے اللہ کے فضل و کرم سے "پکیاں سڑکاں تے سوکھے پینڈے" کی مد میں پورے پنجاب میں 84۔ارب روپے سے 8 ہزار کلومیٹر سڑکوں کا جال بچھایا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! عمران نیازی صاحب ہر speech میں stunted growth کی بات کرتے ہیں لیکن حقائق کچھ اور بتاتے ہیں۔ stunted growth میں پنجاب کی شرح آج بھی 36 فیصد ہے اور KPK میں جہاں یہ آٹھ سال سے بیٹھے ہیں وہاں stunted growth کی شرح 48 فیصد ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم۔۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! یہ ہمیں stunted growth کا بھاشن دیتے ہیں۔ 10 سے 17 فیصد دیہی سیکٹر پر ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ آج میں "DAWN" یا "The NEWS" میں پڑھ رہا تھا economists کہہ رہے ہیں کہ ڈیری کی قیمتیں آسمان کو چھونے جا رہی ہیں۔ غریب کا بچہ بھی دودھ پیتا ہے اور امیر کا بچہ بھی دودھ پیتا ہے۔ یہاں پر آپ stunted growth کی بات کرتے ہیں تو اس پر بھی ذرا نظر ثانی کیجئے۔

جناب سپیکر! ہیلتھ بڑا اہم شعبہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہی وہ شعبہ ہے جہاں آپ خدمت کریں تو اس سے دنیا بھی ملتی ہے اور آخرت بھی ملتی ہے۔ 2018 میں ہمارا بجٹ 45۔ارب

روپے تھا اور اس بجٹ میں حکومت نے 84۔ ارب روپے بتایا ہے۔ یہ بھی سن لیں کہ پچھلے سال صحت کے لئے 30۔ ارب روپے مختص کئے گئے اور اس کو بڑھا کر 58۔ ارب روپے کر دیئے گئے لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اپریل 2021 تک صرف 18۔ ارب روپے خرچ ہوئے۔ یہ مجھے بتا دیں کہ آخری 45 دنوں میں 40۔ ارب روپے کیسے خرچ ہو گئے؟

جناب سپیکر! اب میں وعدوں پر آتا ہوں۔ اس حکومت نے کہا تھا کہ ہم 9 جدید ہسپتال بنائیں گے۔ یہ میں پچھلے سال کی بات کر رہا ہوں۔ انہوں نے کہاں بنانے تھے، وہ انہوں نے لیہ، لاہور، میانوالی، رحیم یار خان، بہاولپور، ڈی جی خان، ملتان اور راجن پور میں بنانے تھے۔ تین سال گزر گئے ہیں میں پوچھتا ہوں کہ یہ ہسپتال کہاں ہیں اور کتنے لوگ ان ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں؟ ستم ظریفی یہ ہے کہ مسلم لیگ (ن) نے hospitals and medical colleges بنائے۔ یہ ہم نے سیالکوٹ میں بنائے جہاں اس کی پوری بلڈنگ تیار پڑی ہے، گوجرانوالہ میں بلڈنگ مکمل ہے، ڈی جی خان میں بلڈنگ مکمل ہے اور ساہیوال میں بلڈنگ مکمل ہے لیکن ان میں کوئی پیشرفت نہیں کی گئی۔ میں وزیر خزانہ کو ضرور کہوں گا کہ بہاولنگر کا میڈیکل کالج نہایت سست روی کا شکار ہے اس پر ضرور توجہ دی جائے تاکہ وہ مکمل ہو۔ یہ وہی Southern Punjab کا ڈسٹرکٹ ہے جس کا صوبہ بنانے کا آپ نے وعدہ کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ The taste lies in the pudding یعنی ہم نے ایک ادارہ (Pakistan Kidney and Liver Institute (PKLI بنایا تھا۔ ہم نے 19۔ ارب روپے سے 800 بیڈز کا ہسپتال بنایا تھا جو next phase میں 1500 بیڈز کا ہونا تھا۔ آج ہمارے صوبے میں 40 فیصد کڈنی، لیور اور یورالوجی سے related بیماریاں ہیں جن کا علاج under one roof ہونا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ لوگ اپنے پیاروں کا علاج کروانے کے لئے ہندوستان اور چائینا کے ویزے کے لئے مارے مارے پھرتے تھے اور جب ان کا ویزا لگ جاتا تھا تو وہ خدا کا شکر ادا کرتے تھے۔ آج دو سال میں اس Kidney and Liver Transplant Institute میں جہاں ہم باہر سے ڈاکٹروں کو لے کر آئے تھے، یہ کہتے ہیں کہ brain drain ہو رہا ہے۔ یہاں باہر سے ڈاکٹرز کام کرنے کے لئے آئے لیکن انہوں نے mishandling سے ان کو بھگا دیا۔ اب اس ملک میں کون آئے گا؟ دو سالوں میں صرف 27 گردوں اور 7 livers کے transplant ہوئے۔ یعنی 19۔ ارب روپے کے state of the art منصوبے میں دو سالوں میں 27 گردوں اور 7

livers کے transplant ہوئے۔ شیخ زید ہسپتال جس میں فنڈز کی کمی ہے اس نے دو سالوں میں ڈیڑھ سو گردے کے transplant کر دیئے۔ کتنی زیادتی ہے کہ ایک state of the art منصوبہ جہاں غریب مریض کا علاج ہوتا تھا اور لوگ انڈیا اور چائنا کے ویزے کے لئے دھکے کھاتے تھے کہ ہمارے پیارے کو زندگی مل جائے اس کا گردہ یا livers transplant ہو جائے ان کا یہاں اس ملک میں علاج ہوتا تھا لیکن ان لوگوں کو اتنی بڑی سہولت سے محروم کر دیا گیا۔ یہ صرف بغض میں کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں ان لوگوں سے کیا کہوں، اس صوبے میں کینسر کی دوائیاں مفت ملا کرتی تھیں لیکن آج کینسر کے مریض ہسپتالوں میں مارے مارے پھرتے ہیں اور ہسپتالوں کے دھکے کھاتے ہیں ان کو کینسر کی دوائی نہیں ملتی۔

ایک معزز خاتون ممبر: یہ جھوٹ ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! آپ نے commitment کی تھی یہ پھر وہاں سے cross talk ہو رہی ہے۔ اگر آپ فرماتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ آپ نے شروع میں یہ بات کی تھی کہ میں اس پر پہرہ دوں گا۔

جناب سپیکر: یہاں سے کون ممبر بول رہی تھیں۔۔؟ اب میں دوبارہ کہتا ہوں کہ مہربانی کریں اور کوئی cross talk نہ کرے۔ جی، آپ بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! شکریہ۔ 84 فیصد دوائیاں مفت ملتی تھیں آج پنجاب میں 50 لاکھ شہری گردے کے مریض ہیں جن میں 5 لاکھ dialysis کے ہیں۔ پہلے dialysis کی سہولت مفت ہوتی تھی لیکن آج لوگ اس سہولت کو حاصل کرنے کے لئے دھکے کھاتے ہیں لیکن ان کو dialysis مشین مہیا نہیں ہوتی۔ میں ان کو بتاتا ہوں کہ خدمت کیا ہوتی ہے۔ ہم نے بجٹ کا ساڑھے 14 فیصد حصہ صحت کے لئے مختص کیا، 40 تحصیل ہیڈ کوارٹرز، 26 ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کی تجدید کی اور ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام install کیا۔ Punjab Health Management Facility بنائی، موبائل ہیلتھ یونٹ راولپنڈی، ملتان، فیصل آباد اور بہاولپور میں بنائے۔ بین الاقوامی معیار کی ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز بنائیں۔ ایک

زمانہ تھا کہ spurious drugs شہروں میں بہت عام ہو گئی تھیں۔ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کی تجدید لاہور میں کروائی اور ڈرگ ایکٹ پاس کروایا جس سے جعلی ادویات کا قلع قمع کیا گیا۔ یہ حقائق ہیں کہ پی ٹی آئی کے دور میں lifesaving drugs کئی مہینوں سے لوگوں کو میسر نہیں تھیں۔ یہ میں facts کی بات کر رہا ہوں۔ ہم نے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے شعبے میں 25.6- ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ چھوڑا۔ یہ facts ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ ہر چیز کو پرکھنے کے لئے ایک yardstick ہوتی ہے۔ ہم نے 18-2016 میں سرکاری ہسپتالوں میں 3 ہزار 700 بیڈز کا اضافہ کیا۔ آج کی حکومت نے لاہور شہر میں نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال میں 100 بیڈز کی کمی کر دی یعنی 500 سے 400 بیڈز کر دیئے اور دوسری طرف اعلان کیا ہے کہ ہم لاہور میں 1 ہزار بیڈز کا ہسپتال بنائیں گے یعنی اس کو کہتے ہیں کہ پیچھا چوڑ آگے دوڑ، اسی شہر لاہور میں ایک گارڈ نے ڈاکٹر بن کر مریضہ کی سرجری کی اور 14 دن بعد مریضہ اللہ کو پیاری ہو گئی یعنی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی کو بیمار نہ کرے۔ کیا انکوائری ہوئی، کیا معاملہ ہوا اور یہ ہے ہمارا سب کا پنجاب۔ اب آپ یہ دیکھیں، ابھی کورونا کی بات آپ بھی کر رہے تھے یعنی دنیا کورونا سے لڑ رہی ہے اور ہزاروں لوگ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے ہیں لیکن ہماری کورونا کی vaccination کی جو رفتار ہے اس میں بھی ہمارا Guinness Book of World Record میں نام آنا چاہئے۔ وہ رفتار کیا ہے 1.28 فیصد، ہماری آبادی کیا ہے 22 کروڑ یعنی تین خطرناک جان لیوا Corona waves کے بعد 22 کروڑ کے ملک میں آج تک جو vaccination ہوئی ہے وہ صرف 28 لاکھ لوگوں کی ہوئی ہے۔ اس پر بھی ہمیں بتائیں؟ یہ WHO کہتا ہے اور میں نہیں کہتا کہ 70 فیصد کورونا ویکسین ہونی چاہئے وہ بھی herd immunity کے لئے، اگر اس رفتار سے چلیں گے تو 17 سے 18 سال میں پوری قوم vaccinations سے مستفید ہو جائے گی تو میں یہ fruitful thought چھوڑ چلا ہوں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ایجوکیشن جو کسی بھی ایک developing country کا way forward ہونا چاہئے تو اس پر جتنی توجہ دی جائے کم ہے۔ ہم ہائر ایجوکیشن کے حوالے سے ہر روز اساتذہ کو سڑکوں پر دیکھتے ہیں، خیبر پختونخوا کے Deans دوہائیاں دے رہے ہوتے ہیں کہ ہمارے بجٹ میں کٹ لگ گیا اور ہمیں تنخواہیں نہیں ملیں۔ چین میں پاکستانی بچے دوہائیاں دیتے ہیں کہ ہمیں

بھجوایا گیا تھا لیکن ہمیں پیسے نہیں مل رہے۔ جن کا نام لے کر ہماری زبانیں نہیں تھکتی تھیں کہ یوتھ، یوتھ، یوتھ تو اس یوتھ کا یہ حال ہے۔ میں نے آپ سے کہا ہے کہ میں rhetoric میں نہیں جاؤں گا بلکہ fact پر بات کروں گا۔ ہائر ایجوکیشن کی بات کر لیں یعنی 18-2017 میں ہائر ایجوکیشن کا بجٹ مسلم لیگ(ن) کی حکومت میں 18 بلین روپے تھا اور 2018 میں اس کو کم کر کے 5۔ارب روپے کر دیا گیا۔ 2019 میں یہ 7.3۔ارب روپے تھا پھر 2020 میں 4 بلین روپے کر دیا گیا۔ چلیں اس بات کو بھی چھوڑیں اگر آپ تین سالوں کا ہائر ایجوکیشن کا بجٹ اکٹھا کر لیں یا جمع کر لیں تو یہ 16۔ارب روپے بنتا ہے وہ بھی 18-2017 سے کم ہے جو ہم 18۔ارب روپے چھوڑ کر گئے تھے اس سے اندازہ ہونا چاہئے کہ تعلیمی ترجیحات میں ہماری حکومت کہاں کھڑی ہے۔ مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے صوبے میں 34۔ارب روپے کی خطیر رقم تعلیم پر خرچ کی اور موجودہ حکومت نے تین سال بعد 2021 میں تعلیم کی مد میں 26۔ارب روپے کی رقم خرچ کی پھر 2022 کے لئے 42۔ارب روپے مختص کی تو ہم نے 2018 میں جو رقم رکھی تھی تو اگر آپ افراط زر کا حساب لگائیں تو یہ رقم اس سے بھی کم بنتی ہے۔ 18-2017 میں ورلڈ بنک کی رپورٹ کے مطابق میں جب مسلم لیگ(ن) کی حکومت تھی تو 93 فیصد سکولوں میں بنیادی سہولتیں مل رہی تھیں اور سکول آراستہ تھے۔(نعرہ ہائے تحسین)

زیور تعلیم پروگرام کے تحت جنوبی پنجاب میں 16 اضلاع میں 6 لاکھ بچیوں کو وظائف دیئے گئے۔ PEEF کے 16۔ارب روپے کے سالانہ بجٹ سے 4 ہزار 3 سو سکولز جو نسبتاً کمزور تھے ان کو اپ گریڈ کیا گیا اور 28 لاکھ بچے ان سکولوں سے مستفید ہوئے۔ یہ وہ سکولز تھے جہاں پر پانچ پانچ بچے داخل ہوتے تھے لیکن ہماری محنت سے 500 تک پہنچ گئے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ "The Economist" بین الاقوامی جریدے نے کہا ہے جس میں کہا گیا کہ پنجاب میں سکولز ریفارمز جس تیزی سے کئے جا رہے ہیں یہ اپنی مثال آپ ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)۔

جناب سپیکر! ہم نے ساڑھے تین لاکھ طلباء میں لیپ ٹاپ تقسیم کئے۔ میں دو تین مثالیں دوں گا کہ اس پروگرام سے مستفید ہونے ایک طالب علم جس کا والد رنگ ساز تھا آج وہ ورجینیا امریکہ میں سرجن بن رہا ہے۔ دور دراز علاقے یزمان پھر وہی ساؤتھ پنجاب میں سینٹری ورکر کا بیٹا شامون، اس کا والد بنک میں سینٹری ورکر ہوا کرتا تھا اور جس بنک میں اس کا والد سینٹری

ورکر تھا آج اس کا بیٹا اس بنک میں منیجر ہے یہ ہیں اصل حقائق جو خود بولتے ہیں ان کے لئے ترجمانوں کی فوج نہیں رکھنی پڑتی۔(نعرہ ہائے تحسین)

دنیا کی پچاس بہترین یونیورسٹیز میں ہم نے ماسٹر اور پی ایچ ڈی کے انٹرنیشنل سکالرشپ دیئے۔ اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنے والے 80ہزار بچوں کو تعلیم سے وابستہ کیا اور پوزیشن ہولڈرز بچوں کو جرمنی، ترکی اور برطانیہ کے تعلیمی دورے کرائے اور گارڈ آف آنرز دلوائے۔ اس حکومت نے وظائف روک لئے، گارڈ آف آنرز کیا دلوانے تھے اساتذہ اور بچوں پر پرچے کٹوائے۔ 2012میں بلوچستان کے طلباء پنجاب کی 11یونیورسٹیز میں 500سے زائد بلوچ طالب علم مستفید ہوئے لیکن انہوں نے بہاءالدین زکریا یونیورسٹی میں زیر تعلیم بلوچ طلباء کو سڑکوں پر دھرنے پر مجبور کر دیا۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف اپنی بات جاری رکھیں۔

قائد حزب اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! ہم نے پنجاب میں ایچیسن کالج کے مقابلے کے 16دانش سکول بنائے۔ جنوبی پنجاب میں بہاولنگر، رحیم یار خان، ڈی جی خان اور راجن پور میں 12دانش سکول بنائے۔ دانش سکول کا بجٹ 2018میں 3۔ارب روپے تھا جو بدقسمتی سے اس حکومت نے کٹ لگا کر 1۔ارب روپے کر دیا۔ آج اساتذہ سڑکوں پر ہیں، ہم نے 2لاکھ 10ہزار اساتذہ کو NTSکے ذریعے recruit کیا۔ انہوں نے شام کی کلاسیں اور دن کو چلنے والے PEEFسکولز بند کر دیئے۔ تین برسوں سے PEEFکے اساتذہ ہڑتالوں اور احتجاج پر ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ چھ نئی یونیورسٹیز بنی تھی، کہاں بنی تھیں مری میں، چکوال میں، میانوالی میں، بھکر میں، راولپنڈی میں اور ننکانہ صاحب گرونانک یونیورسٹی، کوئی بتا سکتا ہے کہ ان یونیورسٹیوں کا کیا ہوا؟ تین سالوں میں کتنی enrolments ہوئیں؟ اس کا سادہ سا جواب ہے نہیں، یہ بھی ایک ڈھکوسلا تھا۔ گزارش یہ ہے کہ یہ ایسا ہی ڈھکوسلا تھا جیسا کہ گورنر ہاؤس کی دیواریں گرا کر یونیورسٹی بنانا تھا یا وزیراعظم ہاؤس کو یونیورسٹی بنانا تھا۔

جناب سپیکر! میں لاء اینڈ آرڈر کی بات کرنا چاہتا ہوں جس طرح آج کل اخبارات میں دن دیہاڑے ڈاکے اور چوریاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ 2018 میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے امن وعامہ کے لئے 9۔ارب روپے کی خطیر رقم رکھی تھی جب کہ مالی سال 2021 میں پی ٹی آئی کے دور میں صرف 2.2۔ارب رپے کی رقم مختص کی گئی ہے اور 2021 کے 10 ماہ میں صرف 39 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں اس لفاظی کے معاملے کو، facts and figures کو بھی چھوڑ دیں یعنی آج بھی یہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کو ساہیوال کا جو سانحہ ہوا تھا ایک بچی کے سامنے اُس کے ماں باپ کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا، بچی ہاتھ جوڑتی رہی دوہائیاں دیتی رہی میں یہ بات صرف تنقید برائے تنقید نہیں کر رہا میں کوٹ لکھپت میں اُس کے گھر گیا، اُس کے ٹوٹے مکان میں رات کو میں نے اُس کی آنکھوں میں جو خوف دیکھا تھا کہ اُس کے ماں باپ کو اُس کے سامنے گولیوں سے چھلنی کیا گیا مجھے اُس رات نیند نہیں آئی تھی کیوں کہ میری بھی ایک بچی ہے اور مجھے وہ وقت نہیں بھولتا کہ اُس وقت آج کے وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم نے اُس جگہ جانے کی بجائے اُس بچی کے آنسوں پونچھنے کی بجائے اُس کو 7 کلب، 8 کلب میں طلب کیا میں آج بھی اخبار کی وہ تصویر دیکھتا ہوں کہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اُس بچی کو چیک دیا اور کہا جاؤ۔ آج تک کیا انکوائری ہوئی، کتنے heads roll ہوئے، کتنے لوگوں کو example بنایا گیا کچھ پتا نہیں؟

جناب سپیکر! ابھی اُس بچی کے آنسو نہیں سُوکھے تھے کہ رِنگ روڈ کا واقعہ ہوا اور ستم ظریفی یہ ہے یہ واقعہ رونما ہونے کے پیچھے جو حقائق ہیں کہ دو سال سے وہاں پر security تعینات نہیں تھی کسی کو یہ پروا نہیں تھی کہ وہاں security ہوتی تو شاید یہ واقعہ نہ ہوتا، بچوں کے سامنے ماں کا ریپ کیا گیا۔ میں کوئی credit نہیں لینا چاہتا، پنجاب کی زینب ہو یا خیبر پختونخواہ کی عاصمہ ہو سینکڑوں لوگوں کے ٹیسٹ ہوئے اور اگر 2۔ارب روپے سے state of the art Forensic Lab جو مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے بنائی تھی وہ نا ہوتی تو زینب اور عاصمہ کے قاتل کیسے کیفر کردار تک پہنچتے؟ آپ ضرور آپ اپنا فوٹو شوٹ کروائیں، آپ کے ادارے ہیں مسلم لیگ (ن) ان کو گھر نہیں لے کر گئی لیکن کیا جو میں نے آپ کو دو دل خراش واقعات بتائے ہیں رنگ روڈ کا واقعہ اور ساہیوال کا واقعہ تو ان کے بعد آنکھیں کھل جانی چاہئیں تھیں، ہوش کے ناخن لینے چاہئیں تھے لیکن آج تکلیف سے کہنا پڑتا ہے کہ جس Safe City Authority سے کریمینل کو بھی پکڑا جاتا ہے اور ٹریفک اشاروں کی violation کرنے والوں کو بھی پکڑا جاتا

ہے، face expressions کی جو imaging کرتا ہے آج کے دن جب میں آپ سے مخاطب ہوں Safe City Authority کے 8 ہزار کیمروں میں سے 3 ہزار کیمرے بند پڑے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! سمجھ آتی ہے کہ ہم نے امن عامہ کے لئے 9 ۔ارب روپے رکھے، انہوں نے اس کے لئے 2.2۔ارب روپے رکھے اس سے فرق صاف ظاہر ہے۔ میں گزارش کرتا چلوں کہ ہمیں طعنہ ملتا تھا کہ پولیس ان کے گھر کی لونڈی ہے تو جو ڈی پی او پاکپتن کی transfer کا معاملہ ہے جس کا کسی چھوٹی عدالت نے نہیں بلکہ سپریم کورٹ نے نوٹس لیا وہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ پولیس کتنی سیاست زدہ ہو چکی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔ قائد حزب اختلاف اپنی بات جاری رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! آج کے دن تک ان تین سالوں میں 14 ہزار سے زیادہ قتل کے واقعات ہو چکے ہیں، 480 بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی ہو چکی ہے، 40 ہزار سے زیادہ اغوا کے واقعات ہو چکے ہیں لیکن Safe City کے 8 ہزار میں سے 3 ہزار کیمرے اندھے ہو چکے ہیں یہ Safe City کے کیمرے اندھے نہیں قانون اندھا ہو چکا ہے۔ بے حسی چھائی ہوئی ہے میں نے کبھی نہیں کہا لیکن آج اگر اس ایوان میں یہ سچی کڑوی بات نہیں کروں گا تو کہاں کروں گا کیوں کہ میں صوبے کے 12 کروڑ لوگوں کو جوابدہ ہوں۔ احتساب کا نعرہ لگانے والوں کی چھتری تلے کرپشن اور رشوت کا بازار گرم ہے اور front man deal کے ذریعے DCs, DPOs اور Assistant Commissioners تعینات ہوتے ہیں۔ صاف چلی شفاف چلی ، تحریک انصاف چلی، تو Transparency International نے اس پر سے بھی پردہ اُٹھا دیا کہ پاکستان کرپشن میں 4 درجے ترقی کر گیا ہے پاکستان 117 نمبر سے 124 نمبر پر پہنچ گیا ہے ایسے نہیں پہنچا میں الزام نہیں لگاتا لیکن تین باتیں کروں گا یہ بھی اس لئے کہ facts آپ کو بتانے چاہئے بعد میں شرم ساری ہوتی ہے لیکن یہ تو مثالیں ہیں DFID کا الزام لگایا گیا کہ جی 500 ملین ڈالر کھا گئے، یہ آپ بھی جانتے ہیں کہ برطانیہ جیسے ملک نے اتوار والے دن دفتر کھولا اور اس خبر کی تردید کی تو

ثابت ہوا کہ یہ صرف جھوٹ کا پلندا تھا معاملہ یہاں نہیں رُکا، میٹرو بس ملتان کے بارے میں کہا گیا کہ 10۔ارب روپے کا گھپلا ہوا ہے تو کسی مسلم لیگ کے ایم این اے یا ایم پی اے نے نہیں چائنہ کے سفارت خانے نے تردید کی، جھوٹ کی بھی کوئی حد ہوتی ہے ہر وقت جھوٹ سے کام نہیں چلتا۔

جناب سپیکر! میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ جھوٹ سے 12 کروڑ کے صوبے کے لوگوں کا پیٹ نہیں بھرتا جو آج بھوکے ہیں، کسان بھوکا ہے، مزدور بھوکا ہے تین سال ہوگئے ہیں اب جھوٹ سے آگے بڑھنا پڑے گا ورنہ لوگ آپ کا احتساب کریں گے، آپ کا گریبان پکڑیں گے۔ ہمارے دور میں قتل اور اغوا کی وارداتوں میں 30 فیصد کمی ہوئی، ڈکیتی و قتل کی وارداتوں میں 63 فیصد کمی ہوئی ،دہشت گردوں کے خلاف 4 ہزار 7 سو خُفیہ آپریشن ہوئے۔ ہم نے state of the art CTD کا ادارہ بنایا جو آج بھی راجن پور کے علاقے میں لادی گینگ کے خلاف آپریشن کر رہا ہے شکلیں بدل جاتی ہیں عہدے چلے جاتے ہیں اچھے کام یاد رہتے ہیں۔ میری اتنی گزارش ہے کہ ہمیں ایک ذمہ دار اپوزیشن اور ذمہ دار حکومت کا ثبوت دینا ہوگا ورنہ وقت بڑی تیزی سے نکلا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کا بھی اور اس ایوان کا بھی وقت بہت قیمتی ہے لیکن میں صوبے کا اپوزیشن لیڈر ہوں 12 کروڑ عوام کو جوابدہ ہوں تو میں تھوڑا وقت اور لوں گا لوکل گورنمنٹ کے کسی زمانے میں آپ بھی منسٹر ہوا کرتے تھے تو لوکل گورنمنٹ کو بلاوجہ یعنی ابھی میعاد رہتی تھی اُن کو ہٹایا گیا صرف اس لئے کہ یہ مسلم لیگ(ن) کے عہدیدار ہیں۔ 58 ہزار directly elected local bodies نمائندوں کو چلتا کیا گیا، کس وعدے پر کہ ہم الیکشن کروائیں گے کہ اگلے سال لوکل باڈیز کا الیکشن ہوگا، تو نہ کبھی وہ دن آیا، نہ الیکشن ہوا۔ سپریم کورٹ نے 25 مارچ کو ہدایت دی کہ لوکل باڈیز کو بحال کیا جائے لیکن کچھ بھی نہ ہوا اور اس بجٹ میں بھی لوکل باڈیز کے لئے کوئی فنڈ نہیں رکھا گیا۔ آپ بھی لاہور میں رہتے ہیں۔ لاہور شہر میں 150 ملین ڈالر کی investment Solid Waste Management کے حوالے سے کی گئی اور تقریباً 107 ملین بچائے گئے اور اس کی بدولت 5 ہزار ٹن کوڑا روز dispose of ہوتا تھا۔ اس منصوبے کو بھی بغیر سوچے سمجھے ختم کر دیا گیا اور کہا گیا کہ اس منصوبے میں کرپشن ہوئی ہے۔ تین سالوں میں 7 ایم ڈیز کو تبدیل کیا گیا۔ ترک کمپنی کے ساتھ کنٹریکٹ ختم کر دیا گیا اور مشینری confiscate کر دی گئی اور پھر وہ کمپنی کورٹ میں چلی گئی اس حوالے سے آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں کہ ترکی جیسے دوست ملک کو جن کے چہرے پر

پاکستانی کا نام سن کر خوشی آجاتی ہے انہوں نے بھی اس چیز کو breach of trust قرار دیا۔ یعنی it was a cause of national embracement اور واویلا کرکے اسی اسمبلی میں کہا گیا کہ نہیں، نہیں ہم نے دیکھا ہے کہ Solid Waste Management میں کرپشن ہوئی ہے۔ کیا آج آپ اور یہ پورا ایوان اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کبھی یہ نہیں کہے گا کہ لاہور تعفن زدہ ہے؟ لاہور شہر میں جگہ جگہ کوڑے کے ڈھیر پڑے ہیں، ہسپتالوں کے ویسٹ پڑے ہیں جس کی بدولت شہریوں کا سانس لینا دشوار ہے۔ آپ دیکھیں کہ کتنے کوڑا فری ڈے منائے گئے لیکن آج تک کوڑا وہیں کا وہیں پڑا ہے تو خدارا ایسے اداروں کے ساتھ کھلواڑ تو نہ کریں۔ ہم کو خوشی ہوتی اگر آپ اس سے بہتر کوئی سستا منصوبہ لے کر آتے اور اس کے بعد اس منصوبے کو ختم کرتے۔ آپ نے آج شہریوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔ جہاں بھی دیکھو ہر جگہ کوڑے کے ڈھیر پڑے ہیں۔ لاہور کبھی باغوں کا شہر ہوا کرتا تھا اور یہاں پر دن رات صفائی ہوا کرتی تھی۔

جناب سپیکر! ہمارے لئے خواتین بہت اہم ہیں۔ ہم نے خواتین کو تحفظ اور وراثتی حقوق دینے کے حوالے سے قانون سازی کی اور Punjab Commission on the Status of Women قائم کیا۔ Violence Against Women Center جو کہ ملتان میں بنایا گیا آپ یقین مانیں کہ یہ پسماندہ عورتوں کی زندگیوں میں ایک انقلاب لے کر آیا۔ 24 گھنٹے عورتوں پر تشدد کے حوالے سے تفتیش ہوتی تھی، قانونی چارہ جوئی ہوتی تھی اور انصاف کا حصول ایک ہی چھت کے نیچے میسر ہوتا تھا۔ 2018 تک تین ہزار کیسز ہم نے نبٹائے لیکن آج اس ادارے کی خواتین تنخواہیں لینے کے لئے دہائیاں دے رہی تھیں۔ یعنی اگر آپ کو مسلم لیگ (ن) کی حکومت اچھی نہیں لگتی اور آپ اس کے ساتھ بغض رکھتے ہیں تو آپ مسلم لیگ (ن) سے اچھا کام کرکے دکھائیں نہ کہ آپ مسلم لیگ (ن) کے منصوبے ختم کرتے جائیں، جیسا کہ آپ نے Solid Waste Management کا منصوبہ ختم کر دیا گیا کہ جی یہ منصوبہ مسلم لیگ (ن) کا تھا اس لئے اس کو بند کر دو اور شہریوں کو تعفن میں مبتلا کر دو اور لاہور شہر کو کوڑے میں ڈبو دو۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب کی خواتین ہماری مائیں بہنیں ہیں آج ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ ہم نے خواتین کا تمام مشاورتی کمیٹیوں میں کوٹہ رکھا۔ Marriage Deed میں اصلاحات کیں۔ میں اقلیتوں

کو اقلیت کہتا ہی نہیں بلکہ میں ان کو پاکستانی کہتا ہوں اور ہم نے ان کو سرکاری نوکریوں میں 5 فیصد کوٹہ دیا اور 2 فیصد کوٹہ تعلیمی اداروں میں متعارف کروایا۔ 2018 میں سکھ میرج ایکٹ متعارف کروایا۔ پوری دنیا میں پہلی مرتبہ سکھ میرج ایکٹ متعارف کروایا گیا لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ تین سال میں تھوک کے حساب سے Bill pass کئے لیکن اس ایکٹ کے آج تک رولز آف بزنس نہیں بنائے گئے۔ میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ مسلم لیگ (ن) کی ہی حکومت نے 1999 میں کرتارپور راہداری کا initiative لیا تھا۔ صوبہ بھر میں ننکانہ صاحب، پنجا صاحب، حسن ابدال، رنجیت سنگھ کی مڑی اور متعدد گردواروں میں 5 سے زیادہ کمروں کی تعمیر کروائی تاکہ سرحد پار سے جو ہمارے سکھ یاتری آتے ہیں ان کو سہولیات مہیا ہو سکیں۔ یہی وجہ تھی کہ ہم GST plus status میں گئے تھے۔ مگر آج پھر وہی یورپین یونین پاکستان کے خلاف اقلیتی حقوق کی پامالی کی بنیاد پر قرارداد پیش کرتی ہے اور 681 ممبران اس قرارداد کے حق میں ووٹ دیتے ہیں اور صرف 6 ممبران اس قرارداد کو abstain کرتے ہیں تو یہ حالت زار ہے۔ اس معاشرے میں special persons اتنے ہی اہم ہیں جتنے کہ دوسرے افراد ہیں۔ ہم نے 2 لاکھ افراد کو خدمت کارڈ دیئے اور ان کا 3600 روپے ماہانہ وظیفہ مقرر کیا۔ پنجاب کے تعلیمی اداروں میں ان کے داخلے کے لئے عمر کی حد ختم کر دی گئی۔ اعلیٰ تعلیم پی ایچ ڈی اور ایم فل کے لئے ان کی خصوصی نشست مقرر کی گئی۔ آج میٹرو بس کا ذکر تو کرنا پڑے گا کیونکہ اس کا دوسرا نام جنگلہ بس ہے وہ بھی ہمیں یاد آتا ہے کون کہتا تھا جنگلہ بس اس کو بھی پتا ہے۔ میرے پاس وقت کم ہے میں بات کو سمیٹنے کی کوشش کروں گا۔ ملتان، راولپنڈی اور لاہور میں 100۔ارب روپے کی لاگت سے ہم نے 3 میٹرو بسیں بنائیں اور ہم نے 406۔ارب روپے کی بچت کی ۔ یہ میٹرو بس نہیں بلکہ یہ غریب آدمی کی سواری ہے۔ جب میٹرو بس کا ذکر ہو تو پھر BRT میٹرو بس پشاور کا ذکر کرنا تو بنتا ہے۔ ہم نے 100۔ارب روپے میں تین میٹرو بسیں بنائیں اور BRT پشاور کا تخمینہ 100 ارب سے بڑھ چکا ہے۔ ہمیں طعنے دینے والے سن لیں پشاور میٹرو بس 27 کلومیٹر کا منصوبہ تھا۔ Asian Development Bank نے اس منصوبے کے ناقص ہونے کی نشاندہی کی۔ خیبر پختونخوا کی نااہلی اور غفلت کی نشاندہی کی۔ خیبر پختونخوا حکومت کی اپنی رپورٹ کے مطابق اس میں اربوں روپے کا غبن ہوا۔ Asian Development Bank نے 22 مثالیں دیں کہ ان کی feasibility غلط تھی۔ دسمبر 2019 میں پشاور ہائی کورٹ نے کہا کہ 45 دن میں اس کی تحقیقات ہونی

چاہئیں۔ اب ماجرہ کہاں آ کر رک گیا کہ یہ stay order کے پیچھے چھپے ہوئے ہیں اور تحقیقات نہیں ہونے دے رہے۔ یہ اسی طرح ہے کہ خیبر پختونخوا میں احتساب کا ادارہ بند کر دیا گیا اور ہمیں روز احتساب کا بھاشن دیا جاتا ہے۔ جہاں میٹرو بس کا ذکر ہو گا وہاں اورنج لائن ٹرین کا ذکر بھی ضرور ہو گا۔ ہم نے سی پیک منصوبے میں 21۔ارب روپے کی بچت کی۔Exim Bank سے اڑھائی فیصد کم شرح پر loan لیا لیکن 22 ماہ کی تاخیر کی وجہ سے 11۔ارب روپے کا نقصان cost overrun کی وجہ سے ہوا۔ 65 ہزار مسافر روزانہ اورنج ٹرین میں سفر کرتے ہیں اور دو گھنٹے کا سفر صرف 45 منٹ میں طے ہوتا ہے۔Carbon emission میں 145 ہزار ٹن کمی واقع ہوئی جس کی وجہ سے لاہور شہر کی آلودگی میں کمی واقع ہوئی۔ ایک نامور صحافی نے لکھا تھا کہ بجلی اتنے ہزار میگاواٹ ہے اور اس کی ڈیمانڈ اتنے ہزار میگاواٹ ہے اور اتنی اضافی بجلی موجود ہے۔ 12 ہزار میگاواٹ بجلی کے منصوبے مسلم لیگ(ن) نے لگائے اور 16،16 گھنٹے کی لوڈشیڈنگ ختم کی۔ میں آج پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج تین سال بعد 12،12 گھنٹے کی لوڈشیڈنگ کیوں ہو رہی ہے، کیوں اس جون کی گرمی میں لوگوں کے صبر کا امتحان لیا جا رہا ہے؟ ہر روز یہ ڈھکوسلا ہوتا ہے کہ کل ٹھیک ہو جائے گا اور پرسوں ٹھیک ہو جائے گا۔ نقل کے لئے بھی عقل کی ضرورت ہوتی ہے۔ پنجاب میں پہلی مرتبہ 6242 ہزار میگا واٹ کے بجلی کے منصوبے لگائے گئے۔ یہ کاغذی منصوبے نہیں تھے بلکہ بھکھی پاور پلانٹ 1156 میگاواٹ، تریمو پاور پلانٹ 1263 میگاواٹ، ساہیوال کول پلانٹ 320 میگاواٹ، حویلی بہادر شاہ پاور پلانٹ 1260 میگاواٹ، قائد اعظم سولر پاور پلانٹ 100 میگا واٹ، بلوکی پاور پلانٹ 1196 میگاواٹ اور اربوں روپے کی بچت ہوئی پھر کہتے ہیں "Actions speak louder than words"

جناب سپیکر! 56 کمپنیوں کا ڈھنڈورا پیٹتے پیٹتے میرے دوستوں کے ہاتھ تھک گئے اور سنتے سنتے میرے کان پک گئے لیکن آخر کار سچ ظاہر ہوا چاہتا ہے، اسی حکومت نے ہائی کورٹ میں مانا کہ 56 کمپنیوں میں قانون کی کوئی violation نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ عزت دینے والا ہے جسے اللہ عزت دیتا ہے اس سے کوئی چھین نہیں سکتا۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں انوائرنمنٹ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں اس سے 100 بلین ٹری یاد آ جاتا ہے اور وہ بھی سونامی، ویسے سونامی تباہی کا نام ہے۔ میں ماحولیات کا ذکر کرتا چلوں

کہ بجٹ میں 2022 کے لئے 4.5-ارب روپے رکھا گیا ہے پچھلے سال اس کے لئے 5.9 -ارب روپے رکھا گیا تھا اس طرح موجودہ بجٹ پچھلے سال سے 24 فی صد کم ہے۔بات صرف اتنی ہے کہ پہلے دس ماہ میں جو خرچ ہوا وہ پورے بجٹ کا آدھا فی صد ہے یعنی پچھلے سال صرف 30 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ماحولیات کے چیمپئن مجھے یہ بتا دیں کہ قوم کے ساتھ یہ کیسا مذاق ہے کہ ماحولیات کے لئے 4.5 -ارب روپے رکھے گئے اور خرچ صرف 30 لاکھ روپے کئے۔میں یہاں پر پھر جنوبی پنجاب کا ذکر کروں گا اور میں آپ کو جنوبی پنجاب یاد کراتا رہوں گا کیونکہ لوگوں نے آپ سے پوچھنا ہے کہ 2018 میں جنوبی پنجاب میں 80 ہزار ایکڑ پر ڈیڑھ کروڑ درخت لگنا تھے اب تین سال ہونے کو آئے ہیں قائد ایوان بھی جنوبی پنجاب سے ہیں مجھے ذرا بتا دیں کہ اس منصوبے کو بغض اور حسد کی بھینٹ کیوں چڑھایا گیا؟

جناب سپیکر! ہم نے لاہور میں ڈبل ڈیکر بس چلائی اب یہ فیتے کاٹتے پھرتے ہیں، چارہان ریسٹ ہاؤس زلزلے میں ختم ہو گیا تھا اسے دوبارہ reinstate کیا، بانسرہ گلی میں تھیٹر کیفے camping sites بنائیں، لال سوہانرہ ریسٹ ہاؤس بنایا، دلاور فورٹ کو دوبارہ سے آباد کیا، کوٹ مٹھن ریزارٹ، ننکانہ صاحب کا ذکر بھی آ گیا ہے، ہم نے Sehwan Sector میں بھی ڈویلپمنٹ کرائی، Kanhatti Garden کو revamp کیا، Khabikki Lake میں ریسٹورنٹ، سوئٹس، walkways بنائیں، Uchhali میں 120 کنال کی زمین procure کی۔اس میں 23 سکیمیں لکھی ہوئی ہیں وہ میں اپنے دوست کو دے دوں گا پی ٹی آئی نے ان میں سے صرف تین سکیموں کو take up کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے اور اس ہاؤس سے مخاطب ہوں، یہ نئی اسمبلی بن گئی ہے میں نے آپ سے کہا تھا کہ زیور روایت ہوا کرتے ہیں لیکن یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے اور پہلے بھی یہ مقدمہ آپ کے سامنے پیش کیا کہ پاکستان کے تمام جمہوری ایوانوں بشمول قومی اسمبلی، سینیٹ، سندھ اسمبلی، KPK اور بلوچستان میں پنجاب واحد صوبہ ہے جہاں پر تین سال گزرنے کے بعد بھی کسی وجہ سے سٹینڈنگ کمیٹیاں non functional ہیں اور PAC-I کی تشکیل نہیں ہو سکی، میں ریاست مدینہ کی دہایاں دینے والوں کو کہنا چاہتا ہوں کہ سب سے بڑے صوبے میں کس طرح سے احتساب ہو گا جب PAC-I ہی functional نہیں ہو گی۔ہمیں مل جل کر اس کا کوئی حل ڈھونڈنا

ہو گا ورنہ پنجاب اسمبلی میں 26 بل بغیر سٹینڈنگ کمیٹیوں کے منظور ہو چکے ہیں اس میں ہمارا اپنا مؤقف ہے اور ان کا اپنا مؤقف ہے لیکن تاریخ دان تو یہی کہے گا کہ تین سال میں آپ سٹینڈنگ کمیٹیز اور PAC-I کو functional نہیں کر سکے۔ اس میں سب سے زیادہ ذمہ داری آپ کے آفس کی ہے ہم پورا تعاون کریں گے لیکن کوشش ہونی چاہئے کہ ہم اس کا کوئی خاطر خواہ حل نکال سکیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ گزارش کرتا چلوں کہ میں نے کہا تھا کہ تنقید برائے تنقید نہیں ہونی چاہئے بلکہ ہمیں تنقید برائے اصلاح کرنی چاہئے ۔ میرا یہ خیال ہے کہ اس صوبے کی معیشت میں کلیدی کردار زراعت ادا کرتی ہے اور یہ backbone ہے۔ مگر پاکستان کی 30 سال کی تاریخ میں اب کپاس کی پیداوار میں 35 فی صد کمی ہوئی ہے، کپاس کے درآمد کنندگان کو 321 ملین ڈالر کی 15 فی صد مہنگی کپاس درآمد کرنا پڑی اس سلسلے میں میری تجویز ہے کہ ہمیں اس ملک میں ایگریکلچر ایمرجنسی لگانی چاہئے اور کہیں سے بھی پیسے لے کر ہمیں ریسرچ پر خرچ کرنے چاہئیں۔یہی کپاس تھی، یہی گندم تھی جب ہم ان کے مفت بیج دیا کرتے تھے لیکن آج کسان دہائیاں دیتا رہا لیکن اسے بیج تک نہیں ملا، germination،80فی صد سے کم ہو کر 30 فی صد کی خطرناک حد تک آگئی ہے۔

جناب سپیکر! نوجوان اس ملک کا سرمایہ ہیں، اس ملک کی آبادی کا کثیر حصہ نوجوانوں پر مشتمل ہے اور پی ٹی آئی بھی نوجوانوں کی بات کرتی ہے۔ میری تجویز ہے کہ نوجوانوں کے لئے skilled program شروع کریں اور ہم success stories بنائیں چونکہ پنجاب کا نوجوان اپنے پیروں پر کھڑا ہو گا تو پنجاب اپنے پیروں پر کھڑا ہو گا۔ (معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ پنجاب بڑا صوبہ ہے اور وہ وقت بھی آیا تھا کہ نیشنل فنانس کمیشن میں پنجاب نے اپنے حصے کا پیسہ بلوچستان کو دیا لیکن آج یہ وقت دیکھنے کو آتا ہے کہ سندھ اور پنجاب پانی کے لئے ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ پلوامہ کا واقعہ ہو، ہزارہ کمیونٹی کا واقعہ ہو اور مجھے یہ کہنے دیجئے کہ وزیراعظم نے کہا کہ میں بلیک میل نہیں ہوں گا لوگ اپنے پیاروں کی میتیں لے کر بیٹھے رہے لیکن وزیراعظم وہاں بروقت نہ گئے۔ پارلیمانی لیڈرز اپنی

ذات نہیں بلکہ کشمیر کے لئے بیٹھتے وہاں وزیر اعظم آتے ہیں اور تقریر کر کے چلے جاتے ہیں اور باقی پارلیمانی لیڈرز شکل دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ یہ کوئی گھر کا نہیں بلکہ ملک کا معاملہ ہے۔ میں بطور قائد حزب اختلاف پاکستانی قوم کو کہنا چاہتا ہوں کہ ہم آگے بڑھیں گے اور پاکستانی عوام کے ساتھ کھڑے ہوں گے، National unity is not there. ہم اس میں اپنا کردار ادا کریں گے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کشمیر جیل بن چکا ہے لیکن کہتے ہیں کہ "Beggars can't be chooses" آج IMF کی منتیں کرنا پڑتی ہیں، ADB کی منتیں کرنا پڑتی ہیں، ہمیں FATF میں lobbying کرنا پڑتی ہے، آج بھی گرے لسٹ سے نکلنے کے لئے herculean task تھا، چونکہ قوم کا معاملہ تھا تو ہم نے FATF کے لئے قانون سازی کی لیکن آج بھی ہم گرے لسٹ میں ہیں۔ میں یہ تمیز نہیں کرنا چاہتا کہ وہ ہمارا دور تھا یا آپ کا دور تھا بلکہ یہ پاکستان کا معاملہ ہے اس لئے جو کچھ پچھلے تین دنوں میں قومی اسمبلی میں دیکھنے میں آیا اس سے قوم کو مایوسی ہوئی ہے ہمیں ان مایوسیوں کے اندھیروں کو امیدوں کے اُجالوں میں بدلنا ہے، پاکستان کو قائد اعظم کا خوشحال پاکستان بنانا ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! فلسطینیوں کے ساتھ ہمارے دل دھڑکتے ہیں، جو بربریت بچوں اور زخمیوں پر ہوئی ہم اس پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں لیکن مجھے یہ بھی کہنے دیجئے کہ آج پاکستان میں political polarization اپنی انتہائی حدوں کو چُھو رہی ہے۔ کیا ہم ان مسائل کے لئے اکٹھے نہیں بیٹھ سکتے؟ ہمیں اپنی انا کے بُت توڑ کر آگے بڑھنا ہوگا اور فلسطینیوں اور کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے پہلے national unity کا ماحول بنانا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکمرانوں کی طرف سے پچھلے تین سالوں سے کرپشن کرپشن کا واویلا کیا جا رہا ہے۔ حزب اختلاف کی ساری leadership کو جیل میں ڈالا گیا۔ میں کسی کا نام نہیں لیتا، اختصار سے کہتا ہوں کہ حزب اختلاف کے اکثر راہنماؤں کے خلاف عدالتوں میں مقدمات چل رہے ہیں اور ٹرائل ہو رہے ہیں لیکن ابھی تک ایک پائی کی کرپشن ثابت نہیں ہو سکی۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ احتساب کا نعرہ لگانے والے اور کرپشن کرپشن کا واویلا کرنے والے پی۔ٹی۔ آئی کے میرے دوست بی۔ آر۔ٹی

پشاور، ہیلی کاپٹر کیس، مالم جبا، بلین ٹری سونامی، فارن فنڈنگ کیس، شوگر سکینڈل، گندم سکینڈل اور رنگ روڈ راولپنڈی سکینڈل کے بارے میں بھی انکوائری کریں اور قصورواروں کو سزا دیں تو پھر ہم بھی مان جائیں گے کہ واقعی تحریک انصاف سچا نعرہ لگاتی تھی۔

جناب سپیکر! تمام تر گفتگو کے بعد میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس بات کو پھر دُہراتا ہوں کہ ہم اس صوبے کی ترقی کے لئے ایک ذمہ دار اپوزیشن کا کردار ادا کریں گے۔ اس ایوان کو اچھے ماحول میں چلانے کے لئے، یہاں پر positive debate and discussion کروانے کے لئے اور عوامی مسائل کا اچھا حل نکالنے کے لئے ہم اپنا کردار ادا کریں گے۔ پاکستان پائندہ باد

جناب سپیکر: اب میاں محمد اسلم اقبال تقریر کریں گے۔

جناب علی اختر: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آج 17۔جون ہے لہٰذا ماڈل ٹاؤن کے شہیدوں کے لئے فاتحہ خوانی کر لی جائے۔ آج کے دن ہی ماڈل ٹاؤن کا واقعہ رونما ہوا تھا۔

جناب سپیکر: علی اختر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ایاک نعبد وایاک نستعین۔

اے اللہ تعالیٰ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تُجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ صدق اللہ العظیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ عِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

اور تمام تر تعریفیں اُس رب کائنات کے لئے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے اور تمام تر درود پاک نبی رحمت ﷺ کے لئے جن کی خاطر یہ جہاں بنایا گیا۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اس اسمبلی کے حوالے سے بات کروں گا جس کا سنگ بنیاد آپ نے سال 2005 میں رکھا تھا اور تقریباً 16 سال بعد آج اس اسمبلی میں ہم موجود ہیں جو کہ آپ کی ذاتی کاوش اور محنت سے مکمل ہوئی ہے۔ یہ آپ کا idea تھا جو کہ آپ نے آج سے پندرہ سولہ سال پہلے دیا تھا اور آج الحمدللہ یہ منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں

وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا بھی ایک کردار ہے کہ جنہوں نے اس رُکی ہوئی اسمبلی کی تعمیر میں آپ کے ساتھ مل کر اپنا کردار ادا کیا ہے۔ آج ہم اس نئی اسمبلی کی چھت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بجٹ 2022-2021 کے حوالے سے میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور ان کی ٹیم کے صف اوّل کے کھلاڑی وزیر خزانہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے بڑے زبردست انداز میں یہ بجٹ پیش کر کے غریب عوام کی امنگوں کی ترجمانی کی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ 2013 والی اسمبلی میں 17-جون 2014 کو سانحہ ماڈل ٹاؤن پیش آیا تھا۔ قائد حزب اختلاف کی طرف سے آج یہاں پر امن و امان کے حوالے سے بڑے بلند بانگ دعوے کئے گئے ہیں۔ واقعہ ساہیوال اور دوسرے معاملات کے حوالے سے بھی بات کی گئی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر آج کے دن 17 جون 2014 میں ماڈل ٹاؤن میں رُونما ہونے والے واقعے کی مذمت کی جاتی اور کہا جاتا کہ ہم اس سانحہ سے متاثرہ لوگوں کو انصاف دلائیں گے۔ آج بات کی گئی کہ لاہور سیالکوٹ موٹروے کے اُوپر درندگی کا ایک واقعہ پیش آیا ہے۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن کا واقعہ تو ان کی ناک کے نیچے پیش آیا تھا۔ وہاں پر جس حاملہ عورت کو گولی لگی تھی اس کی آواز تو ان کے بیڈ روم تک گئی تھی۔ وہ آوازیں تو ان کے گھروں تک گئی تھیں۔ اُس روز وہاں پر سارا دن گولیوں کی بوچھاڑ ہوتی رہی تھی۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر! جس کا آج پرچار کیا جا رہا ہے کیا اُس وقت Law and Order کی صورت حال تسلی بخش تھی؟ آج قائد حزب اختلاف کی طرف سے بات کی گئی کہ امن وامان کو قائم رکھنے کے لئے ہم نے اپنے دور حکومت میں اربوں روپے خرچ کئے تھے۔ آپ نے اربوں روپے خرچ کئے، بالکل کئے اور ایسے کئے کہ آپ نے حاملہ عورتوں کے منہ پر گولیاں ماریں اور ان کے بچوں کے سامنے قتل عام کیا گیا۔ اس وقت آپ کا انصاف کہاں تھا اور اس وقت آپ لوگ کہاں تھے؟ آج ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے کہ واقعہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کو انصاف دلانا ہے۔ آج آپ اس حوالے سے ایک قرارداد منظور کریں۔ اگر ہمت ہے تو آج کھڑے ہو کر سانحہ ماڈل ٹاؤن کے بارے میں بات کریں اور کہیں کہ ہم ان کو انصاف دلائیں گے۔ آپ نے تو اس واقعہ کی تفتیش بدلی، اس سے متاثر ہونے والے لوگوں کو ذلیل و خوار کیا، ان پر پرچے درج کئے ہیں، ان کے

خلاف دہشت گردی کے پرچے درج کئے ہیں اور آپ نے ان پر ATA-7 لگائی۔ آپ امن وامان کے بڑے دعویدار بنتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ آج 17 جون 2014 کو ہونے والے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے حوالے سے بھی بات کر لی جاتی۔ جس دن یہ واقعہ پیش آیا میں اس دن اسمبلی میں موجود تھا۔ ہم اس روز اسمبلی میں موجود تھے۔ میں اور میرے 25 یا 30 ساتھی اسمبلی میں شُور ڈالتے رہے کہ خُدا کے واسطے اس ظلم کو روک دو لیکن ان کے اندر اتنی زیادہ فرعونیت بھری ہوئی تھی کہ انہوں نے ہماری بات پر دھیان ہی نہیں دیا۔ وہاں پر ہاتھ کی انگلی سے جس طرف اشارہ ہو رہا تھا وہ بندے قتل کئے جا رہے تھے اور بعد میں کہتے ہیں کہ ہمیں تو پتا ہی نہیں ہے۔ اوہ بھائی! یہ راجن پور یا ڈیرہ غازی خان کے کسی جنگل میں نہیں بلکہ اس لاہور شہر میں یہ واقعہ رونما ہوا ہے جہاں سے آپ mandate لیتے رہے ہو۔ آپ نے اس کی بات نہیں کی اور آپ پتلی گلی سے نکل گئے ہیں۔ آپ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں، آپ بات کرتے اور کہتے کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ آپ اُس غلطی کو مانتے لیکن آپ نے نہیں مانا کیونکہ آپ نے ذاتی عناد کی بنیاد پر کسی سے بدلا لینا تھا۔ آپ چاہتے ہیں کہ جو بندہ آپ کی پارٹی کا ٹکٹ لے وہ آپ کا غلام ہو جائے اور وہ غلاموں جیسی زندگی گزارے۔ آپ میں تو اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ آپ اتنی بڑی جماعت میں سے کسی کو قائد حزب اختلاف بنائیں کیونکہ آپ تو کسی پر اعتماد ہی نہیں کرتے۔ آپ تو ایک فیملی لمیٹڈ کمپنی بنا کر اُس کے اوپر بیٹھ گئے ہیں اور پاکستان کے اوپر حکمرانی کرنی ہے۔ آپ کے علاوہ سارے نااہل ہیں۔ ابھی بات کی گئی کہ کرتارپور کے حوالے سے ہم نے 1999 میں یہ کام کیا تھا تو جتنے منصوبے گنوا رہے ہیں تو مجھے ڈر لگ رہا تھا کہ انہوں نے کہہ دینا ہے کہ جب پاکستان بن رہا تھا تو میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں قائد اعظم اُن کے ایک سپاہی تھے۔ ہر بات کی کوئی حد ہوتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی اچھا کام کیا ہے تو ہم اُس کی support کریں گے لیکن اگر کوئی کام کسی اور نے کیا تو آپ اُس کو بھی credit دے دیں۔ آپ اُس کو credit کیوں نہیں دیتے؟

جناب سپیکر! ابھی بجٹ کے حوالے سے بات کی گئی۔ ہم 2007 میں جب حکومت چھوڑ کر جا رہے تھے آپ اُس وقت وزیر اعلیٰ تھے اور میں وزیر تھا۔ ہم اس صوبے میں 100۔ارب روپے surplus چھوڑ کر گئے۔ 2018 میں جب یہ حکومت چھوڑ کر جا رہے تھے تو صوبہ پنجاب صرف 12۔سو ارب روپے کا مقروض تھا۔ اُس 12۔سو ارب روپے میں سے صرف معمولی سی بات

تھی 56 ۔ارب روپے کے صرف چیک بھی bounce ہوئے تھے۔اُس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہوا کہ بے چارے سرکاری ملازموں کے جی پی فنڈ کا 100 ارب روپیہ بھی خرچ کر کے چلے گئے جو اُن کی امانت تھی۔اس کے ساتھ ساتھ 41 ۔ارب روپے کا overdraft تھا۔(شیم، شیم)

جناب سپیکر! اور یہ کہتے ہیں کہ جناب ہم پنجاب کو چار چاند لگا کے گئے۔ہم مانتے ہیں کہ آپ نے اپنی جیبوں کو چار چاند لگائے۔اب گزارش یہ ہے کہ ہم نے ان کی 8 ہزار نامکمل سکیموں کو carry forward کر کے حوصلے کے ساتھ مکمل کیا ہے۔میں نے آپ کے وزارت اعلیٰ کے دور میں اپنے حلقے میں ایک ہسپتال بنوانے کے لئے آپ سے foundation stone رکھوایا تھا اُس ہسپتال کو 15 سال تک نہیں بننے دیا، PIC ہسپتال وزیر آباد نہیں بننے دیا، جناح ہسپتال لاہور کا Burn Center نہیں بننے دیا، میو ہسپتال لاہور کا سرجیکل ٹاور نہیں بننے دیا اور یہ اسمبلی بھی نہیں بننے دی اس لئے کہ ان منصوبوں پر جو تختی لگی ہوئی ہے وہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کے نام کی ہے۔(شیم، شیم)

جناب سپیکر! آپ سوچ کا فرق دیکھیں۔میں کہتا ہوں کہ یہ لوگ باتیں کرتے ہوئے Double Decker پر بیٹھ جاتے ہیں اور جب کسی اصول کی بات آتی ہے تو یہ سیدھا پتلی گلی سے نکل جاتے ہیں۔وزیر آباد ہسپتال یا سرجیکل ٹاور میو ہسپتال بنا تھا وہ آپ کی اور میری ذات کے لئے بنا تھا؟ وہ غریبوں کے لئے ہی بنا تھا نا! یہ آج اسی اسمبلی میں بیٹھ کر بات کر رہے ہیں نا، جس کا سنگ بنیاد آپ نے رکھا لیکن انہوں نے اسمبلی نہیں بننے دی اور اس اسمبلی کو بھی آپ نے ہی مکمل کیا۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر کے اندر تمام sectors کو address کیا جس کی میں ابھی details بھی بتاؤں گا۔میری خواہش ہوگی کہ قائد حزب اختلاف اُس بجٹ کو ضرور پڑھیں۔یہاں پر چینی کی بات کی گئی۔جو لوگ حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں اُن کی چینی 100 روپے کلو بکتی ہے اور حزب اختلاف کی چینی 50 روپے کلو بکتی ہے۔یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے سبسڈی نہیں لی۔سبسڈی کا کیس میرے پاس موجود ہے۔13, 14, 15, 17 سبسڈی لیتے رہے ہیں اور چینی باہر بیچتے رہے ہیں۔ان سے پوچھیں کہ چور مچائے شور کہ شوگر ملز آپ کی اور یہ باتیں کرتے ہیں حکومت کی۔میری ایک فاضل رکن بہن یہاں پر بیٹھی ہوں گی انہوں نے کہا کہ میاں محمد اسلم اقبال کی شوگر ملز نے 82 کروڑ روپیہ دینا ہے۔نہ میری مل، نہ چینی سے میرا تعلق، حتیٰ کہ

میرے کسی دور دراز کے رشتہ دار کی شوگر ملز نہیں ہے اور میرے اوپر 82 کروڑ روپیہ ڈال دیا اور اُس کے بعد ڈھٹائی کے ساتھ TV پر news ticker بھی چلوا دیئے کہ میاں محمد اسلم اقبال نے 82 کروڑ روپیہ دینا ہے۔ میاں اسلم صاحب چونیاں کے ہیں اور انہوں نے میرا نام لگا دیا۔ اب میرا دل کرتا ہے کہ 82 کروڑ روپیہ اکٹھا کر کے ان سے شوگر مل لے لوں اور باقی باتیں بعد میں کر لیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ کرونا کی وجہ سے دنیا کی صف اول کی economy نے بھی اپنے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں لیکن کرونا کے آنے سے حزب اختلاف کو بڑی خوشی محسوس ہوئی کہ عمران خان فیل ہو جائے گا کہ کرونا آ گیا ہے، economy بیٹھ جائے گی۔ وزیر اعظم جناب عمران خان نے پاکستان کے اندر صنعت اور دوسرے کاروبار زندگی کو چلانے کے لئے جو اقدامات کئے آج اُن کے ثمرات ہیں کہ حزب اختلاف حیران اور پریشان ہے کہ GDP growth 3.94٪ پر کیسے پہنچ گئی؟ یہ جناب عمران خان کی محنت اور خلوص نیت کے ثمرات ہیں کہ اُس نے پاکستانی عوام کو کاروبار زندگی کرنے کے لئے مواقع پیدا کئے۔ پچھلے سال جب فلیٹیز ہوٹل میں بجٹ اجلاس ہو رہا تھا تو حزب اختلاف والے کہہ رہے تھے سارے کاروبار بند کر دیں تاکہ عوام سڑکوں پر ہوں لیکن ہم نے کاروبار بند نہیں کئے۔ اب یہ کہتے ہیں کہ لوگ بے روزگار ہوئے، بھائی! آپ کے دور میں لوگوں نے اپنی shettleless لُومیں تول کر بیچی ہیں۔ فیصل آباد کے معزز ممبران بتاؤ ان حزب اختلاف والو کو۔ آج وہی فیصل آباد، وہی لاہور اور وہی پورا پنجاب ہے جہاں پر پاکستان کے پاس export کے اتنے آرڈرز ہیں کہ آپ کے پاس لیبر کم ہے اور میں یہ بات ایسے نہیں کر رہا میں یہ بات as Industries Minister کر رہا ہوں۔ کرونا کے باوجود جناب عمران خان کی حکومت میں لوگوں کو روزگار ملے ہیں۔ کرونا کے اندر ہماری export 25 Billion Dollars سے زیادہ ہو گئی ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہماری 5٪ growth سے زیادہ تھی تو آپ کی export 18 Billion Dollars تک آ گئی تھی تو ذرا مجھے بتائیں نا کہ 5 فیصد کہاں اور 3.94 فیصد والی growth کی export 25 Billion Dollars پر چلی گئی ہے۔ figures کو آگے پیچھے آپ کرتے تھے یا عمران خان کرتا ہے؟ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! یہ ذرا مجھے حساب بتائیں نا کہ ایک ملک کی 5% growth پر ہو رہی ہو اور اُس کی 5% GDP ہو اور اُس کی export 18 Billion Dollars اور ہماری growth 3.94% اور ہماری export 25 Billion Dollars سے اوپر چلی گئی ہے۔ایک ملک کی 5% growth پر ہو رہی ہو اور 18 ۔ارب ڈالر اس کی export ہے۔ ہماری GDP 3.94 ہے اور ہم 25 پر چلے گئے ہیں foreign remittances 29 ۔ارب ڈالر سے زیادہ ہے۔ یہ اعتماد کی بات ہے کہ Overseas Pakistanis پاکستان کی حکومت پر اعتماد کرتے ہیں۔ آپ مجھے یہ بات بتائیں کہ یہاں Leader of the Opposition نے معیشت پر بات کی کہ معیشت بڑی خراب ہو گئی ہے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ الحمد اللہ پاکستان کی معیشت ترقی کر رہی ہے لیکن ایک کام ضرور غلط ہوا ہے ان کی معیشت ضرور خراب ہو گئی ہے۔پاکستان کی معیشت ٹھیک ہو گئی ہے ان کی معیشت خراب ہو گئی ہے ان کی economy بیٹھ گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(ن) لیگ کی اسلام آباد سے لے کر پورے پنجاب کی تمام لیڈر شپ کی economy بیٹھ گئی ہے پاکستان کی economy take off کر گئی ہے اور بہترین جا رہی ہے اور الحمد اللہ آنے والے دنوں میں اور بہتری کی طرف جائیں گے۔

جناب سپیکر! COVID کے دوران وزیر اعلیٰ پنجاب اور ان کی معاشی ٹیم نے بیٹھ کر فیصلہ کیا کہ ہم کاروباری طبقے کو زیادہ سے زیادہ ریلیف دیں تاکہ وہ اپنا کاروبار کر سکیں اس مقصد کے لئے Board of Revenue کے اندر جس کی راہنمائی Prime Minister of Pakistan نے فرمائی ہے اور کہا ہے کہ construction industry کو ہم زیادہ سے زیادہ آگے لے کر چلیں تاکہ باقی جو 35 سے 40 انڈسٹریز ہیں وہ بھی چل سکیں۔اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب نے Board of Revenue کی stamp duty جو چارج کی جاتی ہے اس کو 5 فیصد سے کم کر کے 1 فیصد کر دی ہے اور اس سے تقریباً 35 ۔ارب روپے کا ہم نے عوام کو relief دیا ہے۔Punjab Revenue Authority نے عوام کو Sale Tax on Services کی مد میں 10 ۔ارب روپے کا relief دیا ہے۔اسی طرح Excise and Taxation Department کے اندر بھی ہم نے تقریباً 11 billion کا عوام کو relief دیا ہے تاکہ جن لوگوں کے کاروبار COVID کی وجہ سے بند ہوئے ہیں اور کم ہوئے ہیں ان کو بھی support کیا جا سکے۔اسی طرح عوام کو 2021/2022 کے بجٹ میں تقریباً 50 billion سے زیادہ کی رعایت دی گئی

ہے۔ایک اور پروگرام جو احساس پروگرام کے تحت چل رہا ہے جس میں جو لوگ COVID کی وجہ سے بے روزگار ہوئے ہیں ان کو relief دیا جا سکے اور میں ایک منسٹر کی حیثیت سے یہ بات حلفاً کرنا چاہتا ہوں کہ اس احساس پروگرام میں ہم نے کسی ایک بھی شخص کی لسٹ نہیں دی ہے یہ سب بیٹھے ہوئے ہیں میری اس بات سے اتفاق کریں گے۔خود بخود موبائل فون کے ذریعے جو data ان کے پاس آیا خواہ اس کا تعلق ن سے تھا،اس کا تعلق میم سے تھا،اس کا تعلق پیپلز پارٹی سے تھا یا اس کا تعلق کسی بھی جماعت سے تھا ہر کسی کو پیسے دیئے گئے تاکہ وہ اپنا گھر چلا سکے اور اس مد میں ہم نے 8.4Billion روپے PDMA(Punjab Disaster Management Authority) کو دیئے اور اس میں Federal Government نے بھی اپنا share ڈالا تھا لہٰذا ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے میرٹ کی بنیاد پر یہ پروگرام چلایا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اس COVID کی صورتحال میں سب سے زیادہ اگر کسی نے کام کیا ہے تو وہ آپ کی Health Minister نے کیا ہے ان کو ضرور خراج تحسین پیش کریں اور انہوں نے اپنی بیماری کی بھی پروا نہیں کی اور جونہی وہ ہسپتال سے discharge ہوتی تھی فوراً اپنی ڈیوٹی پر موجود ہوتی تھیں۔جہاں بھی ان کی ضرورت رہی ہے وہاں وہ خود موجود رہی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جی، جناب سپیکر! بالکل اور ابھی وہ Cancer جیسے شدید مرض میں مبتلا ہیں۔اللہ پاک ان کو صحت اور تندرستی عطا فرمائے۔

جناب سپیکر: اللہ تعالیٰ انہیں لمبی عمر عطا فرمائے۔امین۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آمین۔آپ economic activity کے حوالے سے دیکھیں تو پاکستان کے اندر Stock Market اس وقت بلند ترین سطح پر ہے۔برآمدات کے حوالے سے میں نے ابھی آپ کو بتایا ہے کہ تقریباً 25-ارب ڈالر کی ہماری export ہے اور ہمارے 29-ارب ڈالر کے foreign remittances باہر سے آئے ہیں جو کہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ ملک کی جو معاشی پولیسیز ہیں وہ پائیدار اور ترقی کی طرف گامزن ہیں۔ابھی یہاں پر Leader of the Opposition نے بات کی تھی کہ جو صوبائی ٹیکسز اور اہداف ہیں وہ ہم نے اپنے دور حکومت میں 197-ارب روپے کے

محصولات اکٹھے کئے تھے، یہ on the record ہے کہ ہم نے اس بار 404-ارب روپے کا تخمینہ لگایا ہے اور پچھلی بار ہم نے تقریباً 317-ارب روپے کا ٹارگٹ رکھا تھا اور 359-ارب روپے کو ہم نے achieve کیا تھا although کہ COVID تھا لیکن کیونکہ معاشی سرگرمیاں چل رہی تھیں جس کی بناء پر maximum tax اکٹھا ہوا تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس معاملے میں PRA(Punjab Revenue Authority) کی پوری ٹیم کو ان کے چیئرمین کو اور ان کے منسٹر کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی جاں فشانی کے ساتھ محنت کرتے ہوئے اس target کو achieve کیا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں تھوڑا سا بجٹ کے حوالے سے بات کر لوں، یہاں ہیلتھ کے حوالے سے بڑی باتیں کی گئیں میں چاہوں گا کہ سب کے سامنے بیان کروں کہ ان کے دور حکومت میں جو ہیلتھ کا بجٹ رکھا گیا تھا وہ میرے سامنے موجود ہے، کتابوں میں چھپتا رہا ہے، اب بھی کتابوں کے اندر وہ موجود ہے اگر ان کا آخری بجٹ بحث 2018/2017 والا ہم دیکھ لیں تو اس کے مقابلہ میں آج ہمارا ہیلتھ کا بجٹ تقریباً 180-ارب روپے ان کے بجٹ سے ہم نے زیادہ رکھا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہیلتھ کو اتنا ignore کیا کہ ہسپتالوں کے اندر ڈاکٹرز موجود نہیں تھے، نرسز موجود نہیں تھیں، پیرا میڈیکل سٹاف موجود نہیں تھا لیکن پچھلے اڑھائی سالوں کے دوران جو میڈیکل آفیسرز، وومن میڈیکل آفیسرز اور میل میڈیکل آفیسرز ہیں ان میں 8415 نئی recruitments ہوئی ہیں، 442 pharmacists رکھے گئے ہیں، 4000 Charge Nurses رکھی گئی ہیں اور باقی تعداد میں 669 consultants ہیں، جو Primary and Secondary Health کے لئے Charge Nurses رکھی گئی ہیں ان کی تعداد 1700 ہے۔ ٹوٹل 22266 ہیلتھ کے حوالے سے ہم نے recruitments کی ہیں جو کہ عرصہ دراز سے انہوں نے ban کی ہوئی تھیں ہم نے انہیں بحال کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے کوشش کی کہ تمام ہسپتالوں کا بجٹ بھی بڑھایا جائے جس کی تفصیلات میں نے آپ تک پہنچا دی ہیں۔ میں آپ سے عرض کروں کہ اس حکومت کا سب سے بڑا پروگرام Health Insurance کے حوالے سے ہے جو اس سے پہلے کسی حکومت نے نہیں کیا تھا۔ یہ اتنا اہم ترین منصوبہ ہے جو Universal Health Insurance Programme کے

نام سے ہم نے شروع کیا ہے اور جس کی مالیت تقریباً80-ارب روپے ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ 31-دسمبر2021تک 11کروڑ عوام کو Health Card میسر ہوں گے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک نیاHealth System ہے جو کہ انشاءاللہ ہیلتھ میں ایک نیا انقلاب لائے گا کہ ایک غریب آدمی جو کسی جھگی میں سوتا ہے یا ایک دو مرلے کے مکان میں رہتا ہے تو اس کے پاس بھی ہیلتھ کارڈ ہو گا کہ وہ بھی کسی بڑے ہسپتال میں جا کر اپنے ماں باپ کا، اپنا اور اپنے خاندان کا علاج کروا سکے گا۔ اس کو امداد لینے کے لئے کسی کے دروازے پر جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہیلتھ سیکٹر میں اتنا بڑا انقلاب ہے کہ جس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر وہ بندہ پنجاب کے کسی بھی حصے میں یا کسی بھی جگہ جا کر اس ہسپتال میں جو پینل پر موجود ہے وہ اپنا علاج کرانا چاہتا ہے تو کروا سکتا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! اس مالی سال میں ہم نے ہیلتھ سیکٹر میں 370-ارب روپے رکھے ہیں اور شعبہ صحت کے ترقیاتی بجٹ کا مجموعی بجٹ 96-ارب روپے ہے جو کہ رواں مالی سال سے 182 فیصد زیادہ ہے۔ آپ اس سے یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہماری priority لوگ ہیں اورنج ٹرین نہیں ہے۔ آپ نے جو 200-ارب کا ڈھانچہ بنا کر چھوڑ دیا ہے جس کی تفصیل میں آگے جا کر بتاؤں گا کہ 24-2023 سے آپ نے تقریباً35-ارب روپے ہر سال اس کا واپس کرنا ہے۔ انہوں نے غلط feasibility بنائی، 27کلومیٹر کی اورنج ٹرین اور 27 کلومیٹر کی میٹرو بس سروس لاہور کے اندر بنائی۔ یہ ایک کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے 40-ارب میں بنائی اور دوسری 200-ارب سے زیادہ کی بنائی۔ اگر آپ کے لئے اسے بنانا ضروری تھا تو ایک اور میٹرو بس سروس بنا لیتے تو کم از کم ہمارا 160-ارب تو بچ جاتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! آپ نے 24-2023 میں 35-ارب روپیہ واپس دینا ہے جس سے آپ کو لگ پتا جائے گا۔ اگر یہی 35/30-ارب روپیہ آپ لوگوں کی تعلیم، صحت اور خوراک پر خرچ کرتے تو لوگ زیادہ بہتر ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ وہاں پر ایک لاکھ 90ہزار سواریاں آئیں گی

تو وہ 52 ہزار بھی نہیں نکلیں۔ ہم نے ٹکٹ کی قیمت بھی اتنی رکھی جتنی انہوں نے کہی تھی۔ ہم نے 40 روپے ہی ٹکٹ کی قیمت رکھی۔ انہوں نے وہ سفید ہاتھی ہمارے گلوں میں باندھے ہیں جن سے جان چھڑانا ممکن نہیں ہے۔ یہ کاریگر لوگ ہیں اور اس کاریگری کے اندر 200۔ارب روپیہ چلا گیا ہے اور اس کی ادائیگی سود کے ساتھ دیں گے پھر پتا لگ جائے گا کہ عوام اتنے پیسے کیسے دے رہی ہے؟

جناب چیئرمین! میں سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے حوالے سے بات کروں گا کہ ہم نے گوجرانوالہ، ساہیوال اور ڈیرہ غازی خان کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کی up-gradation، انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن راولپنڈی، نشتر-II ہسپتال ملتان، رحیم یار خان ہسپتال، مدر اینڈ چائلڈ بلاک سرگنگارام ہسپتال لاہور، Up-gradation of Radiology services، ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی up-gradation اور بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال اس میں شامل ہیں جو ہم کرنے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم نے لاہور کے اندر عرصہ دراز سے جناح ہسپتال کے بعد کوئی بڑا ہسپتال نہیں بنا۔ اب ہم نے آئی۔ٹی ٹاور کے ساتھ جو جگہ موجود تھی وہاں پر ایک ہزار بستروں پر مشتمل ہسپتال بنانے جا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہیلتھ سیکٹر میں لوگوں کو اس سے relief بھی ملے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم جنوبی پنجاب کے تمام ہسپتالوں کو سہولیات سے مزین کر رہے ہیں اور نشتر ہسپتال ملتان میں PET-CTScan کے حوالے سے مشین دے رہے ہیں۔ لوگوں کو PET-CTScan کے لئے پرائیویٹ ہسپتالوں میں جانا پڑتا تھا اب ہم جنوبی پنجاب میں یہ سہولت دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں سب سے بڑی بات یہ کروں گا کہ آپ نے جنوبی پنجاب کو ہمیشہ اورنج ٹرین پر قربان کیا اور آپ نے جنوبی پنجاب کو ہمیشہ میٹروبس پر قربان کیا ہے۔ آپ نے ان کے سارے پیسے لا کر اورنج ٹرین پر لگانے کی کوشش کی ہے۔ 2018 سے پہلی دفعہ ہوا ہے کہ ہم نے جنوبی پنجاب کے حوالے سے جتنے بھی فنڈز ہیں ان کی fencing کی ہے کہ یہاں سے فنڈز باہر نہیں جا سکتے۔ اگر یہ فنڈز استعمال ہوں گے تو یہ جنوبی پنجاب کے لئے ہی ہوں گے تو اس طرح کا کام کرنے کی ضرورت تھی۔ ان کی محرومیاں دور کرنے کا یہ طریقہ تھا۔ یہ طریقہ نہیں تھا کہ آپ نے ایک اورنج ٹرین بنا دی۔ وہاں پر ہسپتال بننے چاہئیں، کالجز بننے چاہئیں، یونیورسٹیاں بننی چاہئیں،

انفراسٹرکچر بننا چاہئے، ان کو پانی ملنا چاہئے اور وہاں jobs creation ہونی چاہئے۔ یہ جنوبی پنجاب کے ساتھ انصاف ہے جو ہم نے آکر کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اسی طرح ہم نے پرائمری ہیلتھ کے لئے بھی ایک بڑا پیکج دیا ہے۔ اس کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے ہم نے 19۔ارب روپیہ رکھا ہے جس سے پنجاب کے 119 تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی up-gradation اور revamping کی جائے گی تاکہ لوگوں کو ان کی دہلیز پر صحت کی سہولیات مل سکیں۔ اسی طرح چنیوٹ، حافظ آباد اور چکوال میں بھی 16۔ارب 60 کروڑ روپے کی لاگت سے جدید ترین ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔ ہماری ہیلتھ کے حوالے سے ترجیحات آپ کے سامنے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہیلتھ کارڈ، نئے ہسپتال، Mother and Child ہسپتال اور یہ تمام چیزیں اس vision کی طرف ایک قدم ہیں کہ جس کا خواب ہم نے دیکھا تھا۔ ہم نے پاکستان تحریک انصاف کے منشور کے اندر یہ رکھا تھا آج ہم اس قابل ہو گئے ہیں۔ ان کو انشاءاللہ تعالیٰ پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

جناب چیئرمین! یہاں تعلیم کے بارے میں بڑے زوروشور کے ساتھ بات کی گئی کہ ہم نے دانش سکول بنائے تو آپ نے 7۔ارب روپے سے ایک ضلع میں دانش سکول بنادیا لیکن وہاں پر بچے کتنے پڑھتے ہیں صرف 300۔ اس ضلع میں جو دوسرے پانچ ہزار سکول ہیں وہاں نہ بیت الخلاء ہے، نہ فرنیچر ہے، نہ دروازہ ہے اور نہ وہاں استاد ہے۔ آپ نے ایک سکول Center of Excellence کے نام پر 7۔ارب روپے کا بنادیا ہے اگر یہ 7۔ارب روپیہ باقی سکولوں میں خرچ کرتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ کیا وہاں پر غریبوں کے بچے نہیں پڑھتے۔ آپ میں ایسی چیزیں کرنے کی مہارت تو بڑی ہے، بڑے projects تھوڑے وقت میں کرتے ہیں کیونکہ بڑا project تھوڑے وقت میں زیادہ چیزیں دے کر چلا جاتا ہے۔ یہ ہر کام کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہم نے بچت کی۔ یہاں وزیر مواصلات و تعمیرات بیٹھے ہوئے ہیں یہ مجھے بتائیں کہ ایک project گورنمنٹ کا کوئی ادارہ بناتا ہے۔ یہ 10۔ارب روپے کا ہے، ٹینڈر ہو گیا اور سارا کچھ ہو گیا بعد میں آپ ٹھیکیدار کو گھر بلا لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں رعایت کرو جتنی کرنی ہے۔ یہاں قائداعظم بزنس پارک نہیں چل رہا تھا تو اس کے اندر کیا ہو تا رہا ہے۔ میں آپ کو اس کی story پھر کسی وقت سناؤں گا کہ یہ بزنس پارک کیوں آباد نہیں ہو سکا؟ یہ 2014 سے ہے۔ یہ میرے محکمہ کی story ہے میں آپ

کو بتاؤں گا۔ میں انشاءاللہ تعالیٰ اس کی تفصیل بتاؤں گا کہ یہ کیا کرتے رہے ہیں۔ یہ کس کو بچت کہتے ہیں۔ یہ بچت میں آپ سے پھر کسی وقت discuss کروں گا۔

جناب چیئرمین! تعلیم کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ سال تعلیم کا مجموعی بجٹ 442۔ارب روپے رکھا گیا ہے۔ یہ موجودہ مالی سال کے بجٹ سے 51۔ارب روپے زیادہ رکھا گیا ہے۔ ہم نے ایجوکیشن کی مد میں 2018 میں اِن کی حکومت کے بجٹ سے 97۔ارب روپے زیادہ رکھے ہیں اور اُس کو 20.8 سے 22.21 فیصد کیا گیا ہے۔ اسی طرح ہیلتھ کا بجٹ 13 فیصد سے 18.5 فیصد کیا گیا ہے جس کی میں correction کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! آئندہ سال پنجاب کے 25 فیصد پرائمری سکول جن کی تعداد تقریباً 8 ہزار 360 بنتی ہے اُن کو ایلیمنٹری کا درجہ دیا جائے گا تاکہ بچے اور بچیاں پرائمری سے مڈل تک چلی جائیں، انہی سکولوں میں اپنی تعلیم حاصل کر سکیں اور اُن کو کہیں دُور نہ جانا پڑے۔ اس کے علاوہ اساتذہ اور missing facilities کے حوالے سے میں نے ڈویلپمنٹ کا جو بجٹ بتایا ہے اُس کے اندر شامل ہے۔ اسی طرح ہائر ایجوکیشن کے اندر بھی چھ نئی یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اب مزید پنجاب کے آٹھ اضلاع اٹک، گوجرانوالہ، راجن پور، پاکپتن، حافظ آباد، بھکر، لیہ اور سیالکوٹ میں یونیورسٹیوں کے قیام کی منظوری حکومت نے دی ہے تاکہ غریب کا بچہ اُن یونیورسٹیوں میں جا کر پڑھ سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ سیالکوٹ کے اندر یونیورسٹی کا بہت پرانا منصوبہ 2007 والی حکومت میں شروع کیا گیا تھا جسے بعد میں ذاتی رنجش اور عناد کی وجہ سے اُس کو پایہ تکمیل نہیں ہونے دیا لیکن اب ہم عالمی معیار کی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی جس کی مالیت 17۔ارب روپے ہو گی وہ بھی اِنشاءاللہ تعالیٰ اسی مالی سال کے اندر شروع کرنے جا رہے ہیں۔ اسی طرح مستحق طالبعلموں کے لئے رحمتہ اللعالمین ﷺ سکالرشپس کا آغاز کیا گیا ہے، اس مقدس نام کے سامنے پیسے کوئی اہمیت نہیں رکھتے لیکن بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے شروع کیا ہے تاکہ جو بچے آپ ﷺ کا ذکرِ خیر کریں گے اُن کے لئے 83 کروڑ 40 لاکھ روپے کے فنڈز رکھے گئے ہیں اور اس بجٹ سے 15 ہزار کے قریب students مستفید ہوں گے۔

جناب چیئرمین! اب میں زراعت کی مد میں رکھے جانے والے بجٹ کی طرف آتا ہوں کیونکہ اس حوالے سے میری چند گزارشات ہیں۔ ابھی زراعت کے موضوع پر بڑی بات کی گئی اور کہا گیا کہ کپاس پاکستان کے اندر ناپید ہوگئی ہے۔ آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے اس لئے آپ کو پتا ہوگا کہ جنوبی پنجاب کے اندر کپاس ناپید کیوں ہوگئی ہے کیونکہ رائل فیملی کی چینی بنانے والی ملیں جنوبی پنجاب میں شفٹ ہونی تھیں اور وہاں جا کر لگنی تھیں۔ یہ شوگر ملیں کہاں سے جانی تھیں؟ میں بتاتا ہوں کہ قصور والے راستے سے زبردستی اور بغیر کسی NOC کے جانی تھیں لیکن سپریم کورٹ نے اِن کے خلاف فیصلہ دیا کہ یہ آپ کی بدنیتی پر مشتمل ہے جس کو کینسل کیا جائے اس لئے شوگر ملوں کی shifting کو کینسل کیا گیا۔ جب شاہی خاندان اس چیز کا کاروبار کرے گا جو عام عوام کھاتی ہے تب عوام کا پرسانِ حال کیا ہوگا؟ چینی اینہاں دے دَور یعنی 2010 وچ 110 روپے دی وکی سی جد کہ 37 روپے کلو ریٹ سی۔ اِن سے پوچھیں کہ اُس وقت چینی 110 روپے کی کیسے ہوگئی تھی حالانکہ چینی تو آپ ہی بناتے ہیں اور آپ ہی کی شوگر ملیں ہیں لہٰذا آپ زراعت کے بارے میں بات کرتے ہوئے سوچ نہیں رہے کہ کپاس جس کی بناء پر آپ نے value added products بنا کر باہر دنیا میں export کرنی ہیں اور ڈالر کمانے ہیں جبکہ وہیں پر آپ نے اپنی شوگر ملیں شفٹ کر دی ہیں۔ اس سے اگلی بات یہ کہ کین کمشنر ایک سرکاری ملازم ہوتا ہے اس لئے آپ اُن سے ضرور پوچھیں کہ کس کس شوگر مل کے کتنے کتنے پیسے کس کس نے دینے ہیں؟ وزیر مواصلات وتعمیرات کابینہ کی ہر میٹنگ کے اندر چیخیں مارتے ہیں کہ فلاں پیسے نہیں دے رہا۔ کین کمشنر سے پوچھیں کہ کون کون سی ملوں نے پیسے دینے ہیں؟ یہ عوام پر ترس کھائیں اور عوام کو اپنا صحیح چہرہ دکھائیں کہ یہ ہمارا چہرہ ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھ لیں کہ کسانوں کے پیسے اپنے پاس رکھنے سے انسان امیر نہیں ہوتا بلکہ یہ بے شرمی اور ڈھٹائی ہوتی ہے۔ میں اس پر زیادہ بات نہیں کرتا لیکن میری request ہوگی کہ "کساناں دے پیسے دے دیوو کیوں کہ کسے نیں کجھ وی نال نئیں لے کے جاناتے خالی ہتھ ای جانا اے پَر اوہناں دے پیسے دے دیوو۔ ایہہ پیسے ہُن دینے ای نئیں بلکہ سَت سَت اَٹھ اَٹھ سالاں دے جے ایس لئی اینہاں کولوں لے دیوو۔ اینہاں نے کہیا کہ 82 کروڑ روپے میں دینے نیں جد کہ میری تے شوگر مل ای کوئی نئیں تے میرے اُتے ایویں ای پادتّی جے۔" ایک ٹی وی پروگرام پر آکر کہہ دیا کہ اس کی شوگر مل ہے۔ میں نے کہا کہ میری کوئی شوگر مل نہیں

ہے کیونکہ میں تے ماڑا جیا آدمی آں۔ میری درخواست ہے کہ یہ کسانوں کے پیسے اُن کو واپس کریں۔ جہاں تک زراعت میں فصلات کا تعلق ہے تو الحمدللہ رب العزت کی خاص مہربانی سے اس دفعہ گندم کی bumper crop ہوئی ہے جس کی وجہ سے ہم نے الحمدللہ اپنی ضروریات بھی پوری کی ہیں اور دوسرے صوبوں کی ضروریات بھی پنجاب سے پوری ہوتی ہیں۔ گندم کی پیداوار میں تقریباً 8 فیصد، چاول کی پیداوار میں 28 فیصد اور کماد کی پیداوار میں 31 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ کماد کے حوالے سے کمیٹی بنی اور ہم نے اس کی پہلی میٹنگ کے اندر یہ ensure کیا کہ کسان کو پیسے پورے ملیں، اُس کی فصل کا تول پورا ہو اور کٹوتی نہ ہو۔ خدا کی قسم اِن کی شوگر ملوں کے اندر 37/37 فیصد کٹوتیاں ہوتی ہیں۔ کسان جو 190 روپے ریٹ والا گنا ہوتا ہے اُس کو بیچارا 125 روپے میں بیچ کر جاتا ہے اور یہ دردناک کہانیاں ہیں جس کے بارے میں آپ کو کوئی نہیں بتائے گا۔ آپ فیلڈ میں جائیں تو پتا چلتا ہے۔ ہم فیلڈ میں جاتے ہیں تو جا کر پتا کرتے ہیں کہ کسان کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے؟ ہمیں کسان کی بددعا سے بچنا چاہئے کیونکہ وہ شدید گرمی اور سردی کے اندر اللہ کی مخلوق کے لئے کام کر رہا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگلے مالی سال میں محکمہ زراعت کے ترقیاتی بجٹ کو 306 فیصد زیادہ کر کے 7۔ارب 75 کروڑ روپے سے بڑھا کر 31۔ارب 50 کروڑ روپے رکھے ہیں تاکہ کسانوں کو کھاد اور دیگر اشیاء میں maximum relief مل سکے۔ ہم کسان کارڈ کا اجراء کرنے جا رہے ہیں جس پر میں سمجھتا ہوں کہ زراعت کو promote کرنے کے حوالے سے بڑا انقلابی قدم ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ زرعی subsidies کی مد میں 4۔ارب روپیہ رکھا گیا ہے جبکہ Farm Mechanization میں جدت کے فروغ کے لئے 28۔ارب روپے کی لاگت سے بہت بڑا پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسی مالی سال میں 10۔ارب روپے کی لاگت سے گندم، چاول، مکئی اور کماد پر تحقیق کے لئے چار Centers of Excellence بنائے جا رہے ہیں تاکہ وہاں پر seed کی ڈویلپمنٹ ہو سکے، کسان کو اُس کی per acre پیداوار زیادہ سے زیادہ آسکے اور اُس کی حالت بدلے۔ کوئی individual باہر سے seed لا کر نہیں بیچ سکتا کیونکہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے اس لئے ہم اِنشاءاللہ تعالیٰ اس ذمہ داری کو بھی پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے ہم نے 10۔ارب روپے کا ایک پیکج رکھا ہے تاکہ یونیورسٹیوں اور

Centers of Excellence کے اندر اُس seed کو بنا سکیں اور اس کی بنیاد پر کسان جب اُس بیج کو بوئے تو کسان maximum اپنی فصلوں سے پیداوار حاصل کر سکے۔

جناب چیئر مین! لائیو سٹاک کے حوالے سے بھی بات ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری economy کے لئے دیہاتوں میں زراعت اور لائیو سٹاک کا شعبہ بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس کے بغیر وہاں کے لوگوں کی حالت کو اُس وقت تک نہیں بدلا جا سکتا جب تک ہم ان شعبوں میں improvement نہ کریں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ کے لئے تقریباً پانچ ارب روپے کا پیکج رکھا گیا ہے تاکہ دیہاتی علاقوں کے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو لائیو سٹاک کے شعبہ میں facilitate کیا جا سکے۔ لائیو سٹاک کے جو جاری منصوبہ جات چل رہے ہیں ان کے لئے بھی تقریباً ایک ارب 58 کروڑ روپے کی رقم رکھی ہے۔ نئے منصوبوں کے لئے 3۔ارب 42 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دیہاتی علاقوں کے اندر لائیو سٹاک اور زراعت کے حوالے سے بہت بڑی تبدیلی اِنشاء اللہ تعالیٰ آئے گی۔

جناب چیئر مین! اس کے علاوہ ماحولیات اور Ten Billion Tree Tsunami Programme کے حوالے سے بات کی گئی ہے جس پر میں یہ عرض کروں گا کہ جب یہ construction کرتے ہیں تو جلدی جلدی میں یہ تمام درخت کاٹ دیتے ہیں لیکن انہیں یہ خیال نہیں ہوتا کہ انہی درختوں کی وجہ سے ہم نے سانس لینی ہے اور ہمارا future بھی اس پر depend کرتا ہے۔ انہوں نے اسٹیل سٹرکچر اور سیمنٹ کے سٹرکچر بنانے کی کوشش کی ہے۔ جتنے بھی میٹرو بس یا اورنج ٹرین کے منصوبے میں درخت آتے تھے وہ سارے کاٹ دیئے گئے لیکن ان کے بدلے میں ایک درخت بھی نہیں لگایا۔ ہمارے وزیر اعظم پاکستان کا یہ ویژن ہے جو 2013 سے کہہ رہے ہیں کہ ہم نے Tsunami Tree لگانے ہیں۔ پاکستان کے اندر اور دنیا میں بھی جو ماحولیاتی تبدیلیاں آرہی ہیں۔ اس سے پاکستان کم سے کم suffer ہو اس مقصد کے لئے 4۔ارب روپے ہم نے شجر کاری مہم کے لئے رکھے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں اور اپنی environment کو بہتر کیا جائے

(اذان مغرب)

جناب چیئر مین: جی، وزیر موصوف!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): میں اقلیتوں کے حوالے سے بھی بات کرنا چاہوں گا کیوں کہ ان کی چیئر کے حوالہ سے بات نہیں ہوئی ان کے سابق اقلیتی منسٹر بھی یہاں موجود ہیں وہ ہمارے بھائی ہیں۔ہم نے ان کے بجٹ میں تقریباً400فیصد اضافہ کر کے2-ارب50 کروڑ کے فنڈز رکھے ہیں اور ساتھ ساتھ اقلیتی آبادیوں والے جو علاقے ہیں لاہور میں یوحنا آباد،وارث پورہ فیصل آباد اور کانجو محلہ رحیم یار خان میں ہے وہاں بھی نکاسی آب اور سڑکوں کی تعمیر کے لئے special package development of the model locality کے لئے رکھا گیا ہے تاکہ ان کو بھی پینے کا صاف پانی اور سڑکیں اور دوسری بنیادی ضروریات فراہم کی جائیں۔اقلیتی ہونہار مستحق طلباء اور طالبات کے لئے ہم نے 5 کروڑ روپے ان کے وظائف کے لئے رکھے ہیں اور 6 کروڑ روپے ان کی مالی معاونت کے لئے بھی اس budget میں propose کیا تاکہ اقلیتوں کو بھی ساتھ لے کر چلے جو ان کا due share بنتا ہے اس کے مطابق ان کو بھی دیکھا جائے۔صنعت کی ترقی کے حوالے سے بھی میں ضرور بات کرنا چاہوں گا ۔ہماری کوشش ہے اور رہی ہے اور انشاءاللہ اس بجٹ کے اندر اس کی reflection نظر آئے گی۔ہم نے Industries Department کو زیادہ سے زیادہ اس بجٹ میں رکھا کیوں کہ Skills Development Department ہے وہ Industries Development کے اندر آتا ابھی Leader of the Opposition کی طرف سے کہا گیا skill کے حوالے سے بچے اور بچیوں کو تربیت دیں تاکہ وہ کارآمد بن سکیں لہٰذا ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ TEVTA کی 90 ہزار students کو پڑھانے کی جو capacity تھی وہ ہم نے ابھی گزشتہ ختم ہونے والے مالی سال میں 2 لاکھ 33 ہزار لوگوں کے زیادہ admissions کر کے کارآمد ہنر مند بنایا تاکہ وہ اپنے معاملات، کاروباری زندگی اور کسی بھی جگہ پر نوکری کر سکیں۔90 ہزار اور 2 لاکھ 33 ہزار میں بڑا فرق ہے لیکن ہم نے capacity کو بڑھاتے ہوئے کوشش کی ہے۔اس بار بھی ہم نے تقریباً 1.5-ارب روپیہ اس مقصد کے لئے رکھا گیا ہے تاکہ لوگوں کو ہنر مند بنایا جاسکے۔ہم نے ٹیکنیکل یونیورسٹیاں بھی بنائی ہیں جس میں ہم اِنشاءاللہ تعالیٰ further ڈویلپمنٹ کے پروگرام شروع کرنے جارہے ہیں جبکہ راولپنڈی کے اندر ٹیکنیکل یونیورسٹی کو اس

سال مکمل کریں گے۔ اُس کا ایکٹ بھی پاس کریں گے تاکہ آنے والے وقت میں وہاں پر بننے والی یونیورسٹی راولپنڈی اور اس کے قرب وجوار کے علاقوں کو cater کر سکے۔

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ساتھ ہم نے ترقیاتی بجٹ تقریباً ساڑھے 3۔ارب روپیہ مزید انڈسٹریل اسٹیٹ کی ڈویلپمنٹ کے لئے رکھا ہے جبکہ لاہور سیالکوٹ موٹروے، لاہور ملتان موٹروے پر انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ساتھ چیچہ وطنی ساہیوال پر بھی working ہو رہی ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اِنشاء اللہ تعالیٰ آپ خود کہیں گے کہ revolution آیا ہے۔ ہم نے سیالکوٹ میں سرجیکل سٹی کے لئے بھی تقریباً ایک ارب 70 کروڑ روپے کا بجٹ رکھا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ industrialization کے لئے ضروری ہے کہ حکومت انڈسٹریل پارک بنائے تاکہ وہاں پر لوگ اپنے منظم طریقے سے کسی بھی انڈسٹریل اسٹیٹ کے اندر اپنا کاروبار کر سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ علامہ اقبال انڈسٹریل اسٹیٹ فیصل آباد، بہاولپور، سیالکوٹ، بھلوال، رحیم یار خان، وہاڑی اور مختلف جتنی بھی انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں اُن کے اندر ڈویلپمنٹ مکمل ہو گی اور اب وہاں پر الحمدللہ نئی انڈسٹری آ رہی ہے۔ ایک بڑی خوش آئند بات جو میں آپ کے ساتھ share کرنا چاہ رہا ہوں وہ یہ کہ کسی بھی الیکٹرونکس جیسا کہ موبائل، لیپ ٹاپ یا دیگر چیزیں ہیں اُن کے international brands یہاں آ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ VIVO Brand کی بھی پاکستان کے اندر assembling ہو رہی ہے اور اِنشاء اللہ آنے والے وقت میں manufacturing بھی ہو گی۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے اندر کار انڈسٹری یعنی موٹر وہیکلز انڈسٹری نے بڑی ترقی کی ہے۔ کتنے brands آئے ہیں جو کہ صرف وزیر اعظم پاکستان کا ایک وژن ہے جس کے وژن پر اعتماد کرتے ہوئے اور جس کی زبان کے اوپر اعتماد کرتے ہوئے پاکستان کے اندر وہ لوگ اپنی investment کر رہے ہیں۔ آج کل آپ سڑکوں کے اوپر جتنے بھی بڑے brands دیکھتے ہیں اس سے پہلے کیوں نہیں آئے، اس سے پہلے کیا تھا اور اب کیوں آ رہے ہیں؟ یہ تو کہہ رہے ہیں کہ ہماری گروتھ نہیں ہو رہی تو یہ گروتھ کیوں ہو رہی ہے؟ کیوں "KIA" والوں نے پراجیکٹ لگا لیا اور کیوں MG والوں نے پراجیکٹ لگا لیا، کیوں Hyundai والوں نے لگا لیا، کیوں Prince والوں نے پراجیکٹ لگا لیا، کیوں United والوں نے پراجیکٹ لگا لیا اور کیوں یہ لوگ آ رہے ہیں؟ یہ اس وجہ سے آ رہے ہیں کہ آپ نے ایک صنعت کار کی ایک دوست پالیسی کو

implement کیا ہے اور آپ نے اس کی approval کے جو steps تھے انہیں ختم کیا ہے۔ آپ نے unnecessary regulations کو cut کیا ہے اور انہیں ختم کیا ہے۔ آپ نے ease on doing business کے اوپر believe کیا ہے۔ آپ ease of doing business کے اوپر آتے ہوئے ان لوگوں کو لے کر آئے ہیں۔

جناب چیئرمین! یہاں پر سیمنٹ پلانٹ کا لائسنس لینے کے لئے لوگوں نے 2012 سے apply کیا ہوا تھا لیکن انہیں لائسنس نہیں ملا۔ ہم نے تین، تین ماہ کے اندر انہیں لائسنس دیئے ہیں الحمدللہ اور وہ industrialists جو باہر سے پاکستان کے اندر کاروبار کرنے آرہے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک حکومت کے پاس گئے ہیں جس کی "ون ونڈو" کے ذریعے تین ماہ کے اندر انہیں لائسنس دیا گیا ہے۔ ہم نے 7 سیمنٹ پلانٹ کو لائسنس issue کر دیئے ہیں اور آئندہ کابینہ میٹنگ کے اندر مزید سیمنٹ پلانٹ کے 5 لائسنس منظور کر کے انہیں دینے جا رہے ہیں۔ ایک سیمنٹ پلانٹ تقریباً 35 سے 40 ۔ ارب روپے میں لگتا ہے اور یہ اتنی huge investment جو آئی ہے تو ہم نے کابینہ کے اندر انہیں bound کیا ہے یعنی اس فیصلے کو minute کیا ہے کہ چھ ماہ کے اندر ہر کسی نے اپنی سائٹ کے اوپر سیمنٹ پلانٹ کے حوالے سے اپنا کام شروع کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ لائسنس لے کر وہ گھر بیٹھ گیا ہے اور ایسی صورت میں اس کا لائسنس کینسل کر دیں گے۔

جناب چیئرمین! الحمدللہ ہم فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ تین مہینوں کے اندر لائسنس دیا ہے اور کوئی بندہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ کسی ڈیپارٹمنٹ نے کسی کو ناراض کیا ہے۔ اس میں پانچ ڈیپارٹمنٹ involve ہیں جن میں سر فہرست تو انڈسٹریل ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کے ساتھ انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہے، اریگیشن ڈیپارٹمنٹ ہے، لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس کے بعد مائنز اینڈ منرل ڈیپارٹمنٹ ہے تو پانچ ڈیپارٹمنٹ نے ون ونڈو بنا کر لائسنس دیا ہے۔ اس کے بعد ہم نے مائنز اینڈ منرلز کی leases کو بھی open کیا ہے تاکہ لوگ آئیں اور کاروبار کریں۔ پاکستان میں جیسے جیسے industrialization ہو گی ویسے آپ کو raw material بھی زیادہ چاہئے تو بجائے باہر سے منگوانے کے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو قدرتی طور پر چیزیں دی ہیں، آپ انہیں استعمال کریں تو اس کے لئے کابینہ نے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت

میں اس پالیسی کو relax کیا ہے اور لوگوں کو accommodate کیا ہے تاکہ پاکستان کے اندر زیادہ سے زیادہ لوگ کاروبار زندگی شروع کر سکیں۔

جناب چیئرمین! سرکاری ملازمین کے حوالے سے honorable Finance Minister نے، چیف منسٹر صاحب نے جو کمیٹی بنائی تھی اس کے اندر بھی بیٹھے اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے دو دفعہ اس کمیٹی کو خود بھی chair کیا ہے جبکہ ہم نے اس سے پہلے بھی کئی دفعہ آپس میں بیٹھ کر discuss کیا کہ سرکاری ملازمین کی salary میں maximum اضافہ کر کے انہیں کس طرح accommodate کرنا ہے۔ ہم نے گریڈ 1 سے لے کر 19 تک تقریباً 7 لاکھ 21 ہزار ملازمین بنتے ہیں ان کے لئے سپیشل الاؤنس کی مد میں 25 فیصد اضافہ کیا ہے جبکہ بجٹ کے اندر 10 فیصد ان کی salary بھی بڑھائی تاکہ اوپر والے گریڈ کے اور نیچے والے گریڈ کے ملازمین میں جو disparity ہے اس کو کم سے کم کیا جائے تو اس طرح ہم نے تقریباً 35 فیصد تنخواہیں بڑھائی ہیں جن میں 25 فیصد سپیشل الاؤنس اور 10 فیصد ان کی تنخواہ میں اضافہ کیا ہے۔ اسی طرح پنشنرز کی پنشن میں بھی 10 فیصد اضافہ کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جو عام مزدور ہے ہم نے اس کی minimum wages کو 20 ہزار روپے رکھا ہے اور انشاء اللہ آنے والے وقت میں جس طرح ہم آگے کی طرف بڑھیں گے تو ہم کوشش کریں گے کہ اس میں بھی اضافہ کیا جائے تاکہ کمزور اور غریب آدمی کو بھی وہ سہولتیں میسر ہوں جن کی خواہش کا وہ اظہار کرتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اپوزیشن لیڈر نے سالڈ ویسٹ کے حوالے سے بات کی تھی تو اس سے متعلق آپ سے میری ایک request ہے کہ سالڈ ویسٹ کے حوالے سے جو ان کا agreement ہے، جو انہوں نے Turkish کی دو کمپنیوں کے ساتھ کیا، میں ان کا نام نہیں لیتا تو اس agreement کو ضرور پڑھ لینا۔ جو انہوں نے کیا اور اس پر دستخط کرتے ہوئے انہوں نے جو اس میں کیا۔ میں جو بول رہا ہوں اس میں جو انہوں نے کیا وہ ضرور پڑھ لیں۔ آپ کو شرمندگی ہو گی اور ہمیں شرم آئے گی کہ ہم چھوٹے سے فائدے کے لئے یہ کر گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! آپ کو لاہور کی سڑکوں پر جو گند نظر آتا رہا ہے یہ ان کمپنیوں کی اور ہماری جنگ چھڑی تھی کیونکہ ہم کہتے تھے کہ مشینری چھوڑ کر جاتی ہے اور وہ کہتے تھے کہ "جناب

مشینری ساڈی اے"۔ ہم نے کہا کہ اس کے اندر RFP جو ہوتا ہے اس کے اندر لکھا ہوا ہے لیکن جب agreement پر دستخط کر رہے تھے ناں یہ مل کر بلکہ "مل جل کے" تو اس کے اندر انہوں نے ساتھ لکھ دیا اور ایک چھوٹی سی amendment کر دی کہ یہ مشینری انہی کی رہے گی لیکن international agreement کے مطابق جب آپ کسی کے ساتھ agreement کرتے ہیں تو جو RFP ہوتا ہے تو پھر اس کے مطابق آپ کو جانا پڑتا ہے۔ اس حوالے سے ان سے یہ ضرور پوچھ لیجئے گا کہ آج جو یہ ڈیسک بجاتے رہے ہیں کہ لاہور کے اندر بڑا گند تھا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ 2001 میں لوکل گورنمنٹ سسٹم کے تحت میں بطور ناظم تھا تو اس وقت ہم لاہور کی total صفائی 72 کروڑ روپے میں کرتے تھے۔ 2009 میں یہ صفائی 105 کروڑ روپے میں ہوتی تھی جبکہ ان کے دور میں یہی صفائی 1400 کروڑ روپے میں ہو رہی تھی۔ (شیم شیم)

یعنی انہیں کوئی نہ پوچھے، " شیر انڈا دے بچہ دے، بس دے دتا اے تے بس ٹھیک اے سانوں کیہ شیر جو ہویا" یہ شیر خونخوار ہو گیا تھا جس نے ہر جگہ پر اپنا پنجہ مارا۔ جہاں جہاں اس کا داؤ لگا اس نے پنجہ مارا۔ اب 1400 کروڑ روپے کہاں اور 105 کروڑ روپے کہاں تو آپ اس کا فرق ہی نہیں جان رہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میرا لاہور گندا ہو گیا ہے۔ ہم بھی لاہور یے ہیں، ہم بھی یہاں کے رہنے والے ہیں اور ہمیں بھی دکھ تکلیف ہے لیکن اس کے پیچھے کوئی بھی آپ کو حقیقت نہیں بتائے گا کہ انہوں نے کیا کھلواڑ کھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی موجیں لگی ہوئی تھیں اور پھر یہ خوشی مناتے ہیں کیونکہ میں اس کو دیکھتا رہا ہوں۔ یہ سڑک کے median کے اوپر اپنے بندوں کے ذریعے اور اپنے عہدیداروں کے ذریعے سے کوڑے کو جڑواتے تھے جیسے دکان کے اوپر خوبصورتی کے لئے سامان جوڑا جاتا ہے۔ یہ کوڑا اس طرح بڑے بڑے شاپروں میں باندھ کر جڑواتے تھے تاکہ لوگ کہیں اور تر کی واپس آ جائے مگر ان کی خواہش پوری نہیں ہوئی۔ انہیں اس کا غصہ ہے otherwise انہیں کوئی problem نہیں ہے کیونکہ اس کے پیچھے کوئی اور کہانی ہے پھر میں کہوں گا اور اس کے جواب میں یہ کہیں گے 56 کمپنیاں تو ان 56 کمپنیوں کے اندر جو کچھ آپ کر گئے ہیں اس کو چھوڑیں۔ آپ کو نہیں پتہ کہ 56 کمپنیوں میں ایک کمپنی وہ بھی تھی جس نے ایم ایم عالم روڈ کے اوپر 17 ویں فلور جس کی ابھی ایک بھی اینٹ نہیں لگی اور اسے کرائے پر دے دیا۔ میں کیا کہوں پھر یہ کہیں گے

کہ باتیں کرتا ہے، نہ میرا منہ کھلوائیں اور بند رہنے دیں۔ 17 ویں فلور کی ایک اینٹ نہیں لگی لیکن اس کمپنی سے اس کا کرایہ جاری ہو گیا، کس کو جاری ہوا، یہ نہیں بتاؤں گا، یہ نہیں بتاؤں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "نام بتاؤ" کی آوازیں)

تضحیک ہو جائے گی ناں، تو اچھی بات نہیں ہے۔ یہ خود ہی اپنی تقریر میں بتا دیں نہیں تو میں ثبوت کے ساتھ بتا دوں گا۔ انہوں نے اس بے چارے بیوروکریٹ کے گھر دروازے توڑ کر اس کی ماں بہن ایک کی، اس کو پکڑ کر لا کر اینٹی کرپشن کے ذریعے جوتے مارے اور اسے چھتر مارے اور کہا کہ اس کا نام نہیں لینا۔ اس بے چارے کو اندر کر دیا اور اس کے دوسرے بھائی کو۔۔۔ بڑی دردناک کہانیاں اور stories ہیں، کیا یہاں پر سنائیں اور آپ کو کیا کہیں۔ ان کی باتیں سن لیں بڑی بڑی کرتے ہیں اور اتنی اتنی کرتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ "دنیا دے سب توں وڈے ولی اللہ ای ایہہ نیں" دل کردا کہ یار اینہاں کولوں دعا کرواؤ کہ اے دنیا دے ولی اللہ نیں اینہاں کولوں دعا کرواؤ لیکن جب آپ کہانیاں سنیں ناں تو پھر آپ کو پتا چلے گا۔

جناب چیئرمین! پھر کہا گیا کہ IMF کے پاس یہ چلے گئے، تے تُسی راجہ اندر دے کول گئے سو۔ اسیں IMF کول گئے آں، تے تُسی پیسے لین واسطے راجہ اندر کول گئے سو"(نعرہ ہائے تحسین)

بھئی تہاڈی کیتیاں ہی بھگت رہے آں۔ IMF کے پاس کیوں گئے، ان کے قرضے اتارنے تھے، پیسے نہیں تھے تو قرضہ لیا قرضے اتارنے کے لئے، کن کے، ان کے، پلے کدے پے گئے، ساڈے کیونکہ ہم نے تو دینے ہیں، اس لئے دینے ہیں کہ ملک پاکستان کے حکمران ہیں۔ ان سے پوچھیں کہ قرضے لوؤ تُسی، کھاجاؤ تُسی، گرے لسٹ وچ پاکستان نوں پواؤ تُسی تے گلاں تُسی سانوں کرو کہ پاکستان گرے لسٹ وچ کیوں گیا اے۔ پاکستان گرے لسٹ میں منی لانڈرنگ کی وجہ سے گیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پیسے جب مختلف ذرائع سے باہر نکلیں گے تو لوگ پھر دیکھیں گے۔ کہتے ہیں کہ 34 ہزار ارب روپے سے 48 ہزار ارب کر دیا۔ تے اے سٹیٹ بنک پاکستان توں detail لیلن تے جہڑے لتّے نے اودِتے کنّوں نے؟ اسیں ایہناں دے قرضے پئے لانے آں۔(نعرہ ہائے تحسین)

یہ پیسے عمران خان اپنے گھر بنی گالہ نہیں لے گیا، عمران خان نے 72 کروڑ روپے سے رائیونڈ کی چار دیواری نہیں کروائی وہ انہوں نے کروائی ہے۔ یہ پیسے کس کے تھے؟ یہ ریڑھی

والے، ٹھیلے والے اور غریب آدمی کے تھے۔ یہ چار دیواری کس نے کروائی؟ رائیل فیملی نے کروائی۔ یہ کیوں کروائی؟ کیونکہ انہیں ڈر لگتا تھا۔ یہ 72 کروڑ روپیہ کس کا تھا؟ یہ ہمارا تھا اور یہ ٹیکس منی تھا۔ کیا یہ کبھی اس پر بولے ہیں؟ رائیونڈ میں صبح شام کتنے بندے ڈیوٹی کرتے تھے؟ تین ہزار دو سو لوگ ڈیوٹی کرتے تھے اور وہاں چڑیا پَر نہیں مارتی تھی۔ یہ یہاں باتیں کرتے ہیں۔ میں نے تو آپ کو کہا ہے کہ ایہناں کول دعا کرواؤ کیونکہ اے ولی اللہ نے۔

جناب چیئرمین! میری خواہش ہو گی کہ جب ان میں سے کوئی بندہ تقریر کر رہا ہو اور وہ یہ کہے کہ ہمارے پیٹ کے اندر قوم کا درد ہے اور آج سے ہماری ملوں کے اوپر چینی 50 روپے کلو فروخت ہوا کرے گی بے شک حکمران 100 روپے فروخت کریں ہم پروا نہیں کریں گے۔ یہ میں ان سے سننا چاہتا ہوں کیونکہ ان کے پیٹ میں قوم کا درد ہے۔ یہ صبح ہی چینی کا ریٹ 50 روپے کریں لیکن یہ نہیں کریں گے۔ ساری سبسڈیز انہوں نے لی ہیں، چینی مہنگی بیچی، پیسے ان کے پاس گئے اور یہ ہمیں کہہ رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

ان سے پوچھیں کہ پیسے کہاں گئے ہیں؟ ہم نے تو 2.46۔ ارب روپے کی سبسڈی دی ہے اور یہ پڑھی لکھی بات ہے۔ انہوں نے جو اپنے دور میں اتنے سال تک دیا اس کا کوئی حساب نہیں ہے۔ اہناں نوں کوئی پچھن آلا نئی، او سبسڈی کتھے جاندی سی؟ وہ بھی same انہی لائن پر دی گئی ہے۔ ان سے پوچھا جائے کہ وہ سبسڈی کہاں گئی ہے؟

جناب چیئرمین! میں آخر میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار، ان کی ساری ٹیم، فنانس ڈیپارٹمنٹ، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ، سی ایم سیکرٹریٹ کے سٹاف کو جنہوں نے بڑی محنت کے ساتھ دن رات کر کے عوام دوست بجٹ بنایا جس پر بڑی محنت کی گئی ہے، جس پر بڑی deliberations کی گئی ہے اور specially ان کی ٹیم کے قائد جناب ہاشم جواں بخت کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ بجٹ پیش کیا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور آپ دیکھیں گے کہ ہم اس 560۔ ارب روپے کے ڈویلپمنٹ بجٹ کی maximum utilization کریں گے۔ اس کے لئے ہمارا پلان بھی ہے کہ ہم نے اس کو کس طرح سے لے کر چلنا ہے۔ ہم نے اس کی spending زیادہ سے زیادہ کرنی ہے تاکہ عوام تک اس کے اثرات پہنچیں۔ چاہے وہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہے، چاہے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے، چاہے انفراسٹرکچر کا ڈیپارٹمنٹ ہے یا کوئی بھی

ڈیپارٹمنٹ ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے اندر پاکستان جس مقصد کے لئے بنا تھا اس کے ثمرات اب آپ کو نظر آنا شروع ہوں گے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ عمران خان کی قیادت اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی راہنمائی میں آگے بڑھیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ پنجاب ترقی کرے گا، پاکستان ترقی کرے گا۔ بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے آج مجھے fourth budget of the Provincial Assembly of the Punjab پر بولنے کا موقع دیا۔ میں اپنی بات کے آغاز سے پہلے پُرزور مذمت کرنا چاہوں گا جو ہم نے پچھلے تین روز قومی اسمبلی کے اجلاس میں دیکھا کہ وہاں جس قسم کے الفاظ کا چناؤ کیا گیا، جس قسم کی گفتگو اور گالم گلوچ کی گئی وہ انتہائی غیر مناسب تھی۔ یہ غیر مناسب رویہ on both sides of this august House تھا جس کی میں پرزور مذمت کرتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ مبارک باد دینا چاہوں گا Honorable Speaker of the Punjab Assembly چودھری پرویز الٰہی صاحب کو کہ انہوں نے ensure کیا کہ پنجاب اسمبلی کے بجٹ سیشن میں جو تقاریر ہوں گی خواہ اپوزیشن ممبران کی طرف سے ہوں یا ٹریژری ممبران کی طرف سے ہوں ان میں نظم وضبط، اس ایوان کی پاسداری اور تقدس کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔ تاکہ ہمارے کندھوں پر اس ملک کے باشعور غیور عوام نے جو ایک ذمہ داری کا بوجھ ڈالا ہے ہم اس کو یہ پیغام دے سکیں کہ واقعی ہم ہی اس ذمہ داری کو نبھانے کے اہل ہیں۔ تین سال گزر گئے ہیں جب ہم پہلی مرتبہ اس ہاؤس میں منتخب ہو کر آئے تھے تو ہم بہت responsibilities, hopes اور expectations کے ساتھ آئے تھے۔ کوئی ٹریژری بنچوں کا حصہ ہو یا اپوزیشن کا حصہ ہو ہم سب نے سوچا تھا کہ اس صوبے کی 12 کروڑ عوام کی بہتری کے لئے، فلاح کے لئے، بہبود کے لئے کچھ ایسے اقدامات لیں گے جس پر ہم اپنا حصہ ڈال سکیں۔ for the greater good of the Province of the Punjab مگر ہم نے پچھلے تین سالوں میں یہ دیکھا کہ 6 کروڑ کی آبادی جس کو اپوزیشن کے 172 ممبران represent کر رہے ہیں ان کو ٹریژری بنچوں کی طرف سے کارنر کر دیا گیا۔ چاہے تعلیم ہو،

صحت ہو، sanitation ہو اپوزیشن کے کسی حلقے کو اور اپوزیشن کے کسی ممبر کو حصہ نہیں دیا گیا۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا ہمارے حلقوں میں رہنے والے لوگ اس ملک کے tax payers نہیں ہیں، اس ملک کی فلاح و بہبود کے حصے دار نہیں ہیں اور اس ملک میں contribute نہیں کرتے؟ پھر بتایا جائے کہ ہمارے ساتھ یہ سلوک کیوں ہے؟ اس کے ساتھ ساتھ میں آپ سے یہ سوال پوچھتا ہوں کہ "Have we done justice to the people of Punjab especially to the people of Southern Punjab" جو ہمارا سرائیکی وسیب ہے اس میں اپوزیشن کو بالکل sideline کر دیا گیا، ان کے تعلیم، صحت اور sanitation کے basic constitutional rights strip off کر دیئے گئے۔ میں وہ بات دہرانا چاہوں گا جو honorable Speaker نے پہلے دن کی تھی کہ

It is not the offices; it is not the establishments that honor men; but, it is the other way around. It is the men that honor office. Mr Chairman! What does it take for a person to honor an office; to honor a job; to honor an establishment? It is the conviction, the devotion, the determination to remain steadfast committed towards a resolve for the greater good of the downtrodden masses who have entrusted us with the power of their vote and sent us to these august Houses.

جناب چیئرمین! میری خواہش تھی کہ آج یہاں پر محترم پرویز الٰہی صاحب بیٹھے ہوتے کیونکہ پچھلے تین سالوں میں ان کی اس ہاؤس کی خود مختاری کی خاطر، اس ہاؤس کی dignity کی خاطر، اس ہاؤس کی strengthening کی خاطر جو contribution رہی ہے میں ان کا شکر گزار ہوں۔ آج Emergency Services Bill 2021 کا ذکر ہوا اس کا ٹوٹل سہرا محترم سپیکر کے سر جاتا ہے۔ اسی طرح Production Orders for the members of this august House کی بات کی گئی وہ پچھلے دس سالوں میں Rules and Procedures کا حصہ نہیں تھا اس کا کریڈٹ بھی Honorable Speaker چودھری پرویز الٰہی کو جاتا ہے۔ ہم نے ایک واقعہ دیکھا

جب Privilege Committee کو واقعی اپنے جوبن میں دیکھا اور اس کو فعال ہوتے دیکھا جب میر دوست محمد مزاری صاحب کا واقعہ پیش آیا تو IG پنجاب کو Honorable Speaker نے پنجاب اسمبلی کی کمیٹی میں پیش کرایا۔ The supremacy of the Assembly and the Committee was dictated. اس کے ساتھ میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ میں اس کمیٹی کا بھی حصہ تھا جس کمیٹی میں Honorable Speaker نے چیئر کرتے ہوئے گندم کا ریٹ 2 ہزار روپے فی من مختص کیا تھا۔ مگر unfortunately اس کمیٹی کی تجویز کو حکومت وقت نے رد کر دیا اور گندم کا ریٹ 2 ہزار روپے کی بجائے 1800 روپے مقرر کیا گیا۔

جناب چیئرمین! اب میں بجٹ کی چند fact and figures پر آنا چاہوں گا۔ میں قطعی طور پر تنقید برائے تنقید کا کبھی حامی نہیں رہا۔ I have always tried to contribute as an academic/as a member of this august House. مگر تھوڑے سے جو اعداد و شمار ہمیں دیئے گئے اس میں وفاق اور صوبے کے معاملات میں کچھ تضاد تھا۔ مثال کے طور پر جب ہم 21-2020 کے tax collection targets نکالتے ہیں تو وہ 4.9 ٹریلین روپے تھے جبکہ وہ ٹارگٹ موجودہ حکومت کے achieve کرنے میں 500۔ ارب روپے کا deficit رہا ہے اور تقریباً آج fiscal deficit کی شرح 6.3 فی صد ہے۔ انہوں نے جو موجودہ سال 22-2021 کا ٹارگٹ fix کیا وہ 5.8 کھرب روپے fix کیا اور جو فیڈرل گورنمنٹ نے growth figures دیئے وہ 4.8 فی صد کے دیئے جبکہ پراونشل منسٹر ابھی اس اگسٹ ہاؤس میں بیٹھے ہیں انہوں نے جو growth figures دیئے وہ 3.94 فی صد کے دیئے۔ آج کی تاریخ پر شرح نمو یعنی پاکستان میں inflations جو ہے 7.1 that is فی صد تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ چلیں ہم صوبائی وزیر خزانہ کے growth figures کو چھوڑ دیتے ہیں اور وفاق کے جو exaggerated figures ہیں ان کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اور inflation کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہم 15 فیصد growth اس میں رکھ لیتے ہیں مگر جو 15 فیصد remaining growth ہے جو انہوں نے 5.8 کھرب روپے کا ٹارگٹ رکھا ہے وہ کیسے achieve ہوگا؟ At the same time یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ٹیکس فری بجٹ دیا جبکہ انہوں نے بہت clear cut طریقے سے 375 سے 380۔ ارب روپے کے ایڈیشنل ٹیکسز

کا ذکر کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے 600 ارب روپے پٹرولیم لیوی سے اکٹھا کرنے کا بھی ایک ٹارگٹ سیٹ کیا ہے جس کے detrimental effects آئیں گے۔ تمام اشیاء خورد نوش کی قیمت میں اضافہ ہو گا which will become unaffordable جو پچھلے سال کی وفاقی حکومت کی PSDP تھی وہ ساڑھے 600 ۔ارب روپے کی تھی جبکہ حکومت صرف 421۔ارب روپے خرچ کرنے میں کامیاب ہوئی اور 230۔ارب روپیہ lapse ہو گیا۔ P&D محکمے نے 563۔ارب روپے ریلیز کیا تھا اس کے باوجود ان کی negligence اور lack of capacity اس بات پر واضح ہوتی ہے کہ 230۔ارب روپے کی جو اضافی economic activity create ہو سکتی تھی وہ ان کی negligence اور lack of capacity کی وجہ سے lapse ہو گیا۔ اس سال انہوں نے PSDP 900۔ارب روپے پر رکھا ہے اللہ جانتا ہے کہ اس کا کتنے فیصد خرچ کرنے میں یہ کامیاب ہوں گے۔ ہمیں یہ بتایا گیا کہ پنجاب میں جو ان کو tax collection کا ٹارگٹ دیا گیا تھا وہ 317 بلین روپے تھا اس کے باوجود 13.1 فی صد انہوں نے زیادہ ٹیکس collect کیا اور موصوف منسٹر فنانس نے اپنی بجٹ speech میں بتایا کہ 359 بلین روپے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے tax collect کیا تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اگر ان کی اتنی efficient tax collection تھی تو NFC نے صوبے کا جو شیئر ہے وہ 153۔ارب روپے کیوں گھٹایا؟

جناب چیئر مین! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔ میں پھر دہراتا ہوں کہ اگر ان کی tax collection اتنی efficient تھی اور ٹارگٹ سے بڑھ کر تھی تو NFC کے تحت ہمارا شیئر 150۔ارب سے کیوں گھٹایا گیا؟۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، please wind up کیجئے گا کافی لوگ wait کر رہے ہیں۔

سید عثمان محمود: جی، جناب چیئر مین! I will try to wind up as soon as possible. اسی طرح انہوں نے بتایا کہ تاریخی پیکج کووڈ ریلیف فنڈ کا 1.24 کھرب روپے کا تھا، اگر وہ اتنا تاریخی پیکج تھا تو آپ آڈٹ رپورٹ کو delay کیوں کر رہے ہیں؟ اگر آپ کا اتنا صاف شفاف طریقے سے کووڈ ریلیف پیکج خرچ ہوا ہے تو You should make it public acknowledge. You should

portray your magnanimity and put it out there اور سب کو پتا ہونا چاہئے۔ مگر میں اپنی بات کے ساتھ ساتھ ایک دو اور چیزیں بھی بیچ میں ڈالنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بولا کہ ہماری debt اور exports کے حوالے سے بہت جامع پالیسی تھی۔ میں ان کو بتاتا چلوں کہ آپ نے پاکستان کی کرنسی کو against the rupee 35 سے 40 فیصد depreciate کیا جبکہ آپ نے at the same time اپنے interest rates کو ساڑھے تیرہ فیصد پر رکھا۔ اس point پر اگر آپ دیکھیں تو آپ کی جو stagnant exports تھی، میں قطعی طور پر PLM(N) کی ایکسپورٹ پالیسی کا حامی نہیں ہوں۔ ان کے پانچ سال میں ایکسپورٹ 24۔ ارب ڈالر پر stagnant تھی مگر آپ کی جو پالیسی تھی آپ نے پاکستانی روپے کو چالیس فیصد depreciate بھی کیا، آپ interest rate کو بھی ساڑھے تیرہ فیصد پر کیا پھر بھی آپ کی exports 25.5 billion dollar پر stagnant تھیں۔ میں inflation اور food insecurity پر آنا چاہوں گا اور please I am the first person to speak from Peoples Party میرے پر یہ time constraint نہ رکھیں۔ kindly ان کو بار بار buzzer بجانے سے منع کریں They are interrupting me. اور میری ساری attention disturb ہو رہی ہے۔ میں inflations اور food insecurity پر آنا چاہوں گا۔ ہمارے منسٹر موصوف صاحب نے یہ فرمایا کہ ان کا in terms of agriculture produce record break ہوا ہے۔ میں یہ بتانا چاہوں گا انہوں نے بولا کہ گندم کی 8 فیصد production بڑھ گئی، چاول کی 28 فیصد production بڑھ گئی اور شوگر کین کی 31 فیصد production بڑھ گئی تو کیا ان کو اس reality کا نہیں پتا کہ آج پاکستان ایک food insecure nation ہے six to out of ten Pakistani's are food insecure یہ میرا سروے نہیں ہے یہ United Nations کا conduct کرتا سروے ہے۔ اگر ہم اتنے خود کفیل اور خود مختار ہو گئے ہیں تو ہمیں کیا نوبت آئی تھی کہ ہم نے 50 ہزار میٹرک ٹن چینی import کی؟ ہم نے 21-2020 میں 3.4 ملین میٹرک ٹن گندم import کی؟ ہم اپنے کسان کو 1400 روپے دے رہے تھے جبکہ imported گندم کو 2200 روپے فی من دے رہے تھے اور ہم آج بھی اس سال 1.1 ملین میٹرک ٹن گندم import کرنے جا رہے ہیں۔ آپ یہ منسٹر صاحب سے پوچھ لیجئے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ کاٹن which is the largest contributor to the exports of Pakistan یعنی کاٹن اور ٹیکسٹائل کا 14۔ ارب ڈالر کا

اگر ہم اتنے ہی In the Pakistan's exports of 24 to 25 billion ہے contribution efficient تھے تو مجھے آپ یہ بتائیں کہ ہماری cotton کی production 14 ملین bales سے گھٹ کر 5.6 million bales پر کیوں آئی؟ اور ہم نے 1.84 ارب ڈالر کی کاٹن کیوں import کی؟ یہ بڑا آسان ہوتا ہے الفاظوں کا گورکھ دھندہ but we should stick to realities/ facts and figures. اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، please, wind up کیجئے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! Once again I am the first person to speak from Pakistan Peoples Party. You cannot ask me to wind up please. Kindly یہاں پر دو گھنٹے بھی بات کی گئی ہے اور ہم نے خاموشی سے بیٹھ کر اپنی باری کا انتظار کیا ہے۔ میں جنوبی پنجاب کی بات کروں گا۔ میرا وسیب۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ پارلیمانی لیڈر کی جگہ بول رہے ہیں؟

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میں جس کی جگہ بھی بول رہا ہوں آپ kindly جناب عنایت اللہ لک صاحب کو بولیں کہ وہ تشریف رکھیں۔ Let me continue Kindly don't interrupt. میں یہ چوتھی دفعہ request کر رہا ہوں؟ Can I continue?

جناب چیئرمین: جی، please windup کریں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! جنوبی پنجاب کے لئے پچھلے سال کی اے ڈی پی میں block allocation 156 ارب روپے تھی۔ اس سال آپ نے 184۔ارب روپے کے فنڈز allocate کئے ہیں۔ پہلے سال کی بجٹ speech میں شیخ زید ہسپتال نیا بنانے کا بھی معزز فنانس منسٹر نے mention کیا تھا، آج تک اُس کی اینٹ بھی نہیں رکھی گئی بجائے اس کے کہ نیا ہسپتال بنتا آپ نے موجودہ شیخ زید ہسپتال کے عملہ کو اور PHSMC کے عملہ کو بھی نوکریوں سے فارغ کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہماری خواجہ فرید یونیورسٹی کا 4 سے 5 بلین روپے کا فنڈ ہے جس کے وہ انتظار میں ہیں، آج بھی ہمارے بی ایس سی، ایم ایس سی کے جو پروگرامز ہیں they are costing three times more than what Punjab University in Lahore is

offering یہ realities ہیں۔ آپ نے جنوبی پنجاب صوبے کو 100 روز میں عملی جامعہ پہنانا تھا، آپ نے ہمیں سیکرٹریٹ کا lollypop دے دیا، ہم کل بھی سیکرٹریٹ کو مسترد کرتے تھے، ہم آج بھی سیکرٹریٹ کو مسترد کرتے ہیں۔ This is neocolonialism adding another bureaucratic tier جو نا منظور ہے This is just adding on to the administrative costs, nothing else اس میں رفاہِ عامہ کا کوئی بھلا نہیں ہے۔ Good governance is good politics ہمارا یہ وطیرہ ہے اگر آپ یہ دیکھیں کہ پچھلے تین سال میں آپ نے بلدیاتی نظام کی تو دھجیاں اُڑا دی ہیں، آپ نے Article 32, Article 37, Article 140 (A) of the Constitution کو کسی کھاتے میں نہیں گنا۔ ٹائیگر فورس آپ کی نظر میں، آپ کی حکومت کی نظر میں لوکل گورنمنٹ سسٹم کا نعم البدل تھا، خیر وہ آپ کی صوابدید ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کی حکومت کی legacy کیا ہے پچھلے تین سال میں چھ IGs، چار چیف سیکرٹریز، تین سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو، لاہور اور ڈی جی خان کے کمشنر چار مرتبہ، سیکرٹری ہائر ایجوکیشن سات مرتبہ، سیکرٹری سکول، سیکرٹری اری گیشن، سیکرٹری فوڈ، سیکرٹری لائیو سٹاک، سیکرٹری ماحولیات، سیکرٹری سروسز، سیکرٹری ٹرانسپورٹ آپ نے اِتنے سیکرٹری بدلے کہ بندہ اِتنی دفعہ، خیر اب میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں بڑا خوش نصیب ہوں کہ معزز فنانس منسٹر یہاں پر تشریف فرما ہیں میں ان کی نظر ہمارے ایک انقلابی شاعر شاکر شجاع آبادی ہیں اُن کا ایک شعر ہے جو میں اِن کی نظر کروں گا اور یہ اُن چند لوگوں کی طرف سے شعر ہے جن تک 50 لاکھ گھر نہیں پہنچے، 1 کروڑ نوکریاں نہیں پہنچیں، انڈے، مرغیاں، کٹے، شہد سے آپ نے پاکستان کے قرضے اُتارنے تھے اُن تک وہ نہیں پہنچے اور جن تک دودھ اور شہد کی آپ نے نہریں بہائی ہیں وہ اُن تک نہیں پہنچیں

This is for the Honorable Finance Minister.

فکر دا سج ابھردا ہئے سوچیندیں شام تھی ویندی
خیالیں وچ سکون اج کل گولیندیں شام تھی ویندی
انھاں دے بال ساری رات روندین، بُھک توں سُمدے نئ
جنھاں دی کہیں دے بالاں کوں کھڈیندیں شام تھی ویندی

کڈھیں تاں ڈکھ وی ٹل ویسن کڈھیں تاں سکھ دے ساہ ولسن
ٹپلا خالی خیالاں دے پکیندیں شام تھی ویندی
میڈا رازق رعایت کر نمازاں رات دیاں کردے
جو روٹی رات دی پوری کریندیں شام تھی ویندی
میں شاکر بُھک دا ماریا ہاں مگر حاتم تُوں گھٹ کائنی
قلم خیرات مینڈی ہے چلیندیں شام تھی ویندی

جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، ڈاکٹر محمد افضل!

جناب محمد افضل: جناب چیئرمین! نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نہایت ہی واجب احترام جناب چیئرمین، مقدس ایوان کے مقدس راہنماؤں اسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جناب چیئرمین! ہم جانتے ہیں کہ موجودہ حالات میں سالانہ بجٹ بنانا کتنا مشکل کام تھا لیکن میں وزیراعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور اُن کی ٹیم کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے متوازن بجٹ دیا۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اس دفعہ جنوبی پنجاب کے لئے تقریباً 34 فیصد 35 فیصد بجٹ رکھا گیا اور یہ جان کر بھی خوشی ہوئی کہ یہ بجٹ صرف جنوبی پنجاب کے اضلاع میں ہی لگے گا کہیں اور شفٹ نہیں ہوگا لیکن اس کے ساتھ تھوڑی سی مایوسی بھی ہوئی جب میں نے بجٹ کی کتاب پڑھی تو اُس میں شاید بہاولپور کو جنوبی پنجاب کا حصہ نہیں سمجھا گیا اگر سمجھا گیا ہے تو بہت کم یہ شاید اس چیز کے لئے تھا کہ ہم شاید بہاولپور صوبے کا نعرہ لگاتے تھے لیکن خوش قسمتی یہ ہے کہ ہمارے وزیر خزانہ صاحب کا بھی جنوبی پنجاب سے تعلق ہے۔

جناب چیئرمین! قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ہم نے تمام مخلوق کو پانی سے پیدا کیا، نبی آخر زماں ﷺ کا فرمان ہے کہ بہترین صدقہ پانی پلانا ہے روایت میں یہاں تک آتا ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک گنہگار عورت اس لئے بخش دی گئی کہ اُس نے ایک کتے کو پانی پلایا تھا یہ پانی کی اہمیت ہے۔ میں نے یہ تمہید اس لئے باندھی ہے کہ میرا تعلق بہاولپور کی تحصیل یزمان منڈی سے

ہے کیوں کہ وہ ٹیل پر ہے اور backward area ہے نیچے کا پانی کڑوا ہے اور وہاں کے لوگ پانی کی بوند بوند کو ترستے ہیں۔ پانی ہماری زندگی ہے، پیداوار کا ضامن ہے، ہماری بقا کا ذریعہ ہے۔ بالائی پنجاب سے جنوبی پنجاب کی طرف پانی کو جاتے ہوئے یا تو نظر لگ جاتی ہے یا راستہ بھٹک جاتا ہے بد قسمتی ہے بارشیں بھی بہت کم ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین !میرے حلقے میں زیادہ تر صحرائے چولستان جس کو روہی کہتے ہیں اکثر لوگ جانتے ہیں کہ وہاں پر ایک انٹرنیشنل لیول کی جیپ ریلی کا ہر سال ایک event ہوتا ہے یہ 66 لاکھ ایکٹر رقبہ پر محیط ہے، یہ چولستان کا 60 فیصد ایریا بہاولپور میں ہے، 25 فیصد رحیم یار خان میں ہے اور 15 فیصد صرف بہاولنگر میں ہے 4.5 لاکھ لیٹر دودھ روزانہ چولستان سے شہروں کو مہیا کیا جاتا ہے۔ Cattle Market میں 90 فیصد جو جانور آتے ہیں وہ چولستان کے آتے ہیں جو ملک کی گوشت کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ بد قسمتی سے اُس حساب سے ہمارا 60 فیصد شیئر بہاولپور کا بنتا تھا۔ میں آپ کو تھوڑے سے figures بتاؤں ہماری بہاولپور کی 4 یونین کونسلز ہیں، ہمیں 450 ملین روپے دیئے گئے ہیں ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ رحیم یار خان کو کیوں زیادہ دیا گیا ہے کہ وہاں 2 یونین کونسلز تھیں اُنہیں 500 ملین روپے دیئے گئے ہیں لیکن میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے 1 ہزار ملین روپے بنتے تھے ہمیں کم از کم 7 سو 8 سو ملین روپے دیئے جاتے ہمیں 4 ملین روپے دیئے گئے ہیں یہ discrimination نہیں ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین !میں پانی پر بات کر رہا تھا اس دفعہ جو ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے میلسی سائفن کا کنٹرول ملتان کو دے دیا گیا ہے اور ہیڈ اسلام کا کنٹرول ہمیں دے دیا گیا ہے ہیڈ اسلام وہ ہے جہاں پر پانی نہیں ہے دریا سوکھا ہوا ہے۔ 1960 میں سندھ طاس معاہدہ کے تحت ستلج اور راوی کا کنٹرول انڈیا کو دے دیا گیا تھا اور ہمیں پانی دینے کے لئے SMB لنک بنائی گئی تھی اُس کا جب کنٹرول head end پر چلا جائے گا تو head end والے ٹیل والوں کا کس طرح دفاع کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت آدھا گھنٹہ بڑھاتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر بحکم جناب چیئرمین اجلاس کا وقت 30 منٹ بڑھا دیا گیا)

جناب محمد افضل: جناب چیئرمین !اس سال بہاولپور اور رحیم یار خان میں بھی یہی حال ہوا ہے ہماری کپاس کی فصل کاشت نہیں ہو سکی، ہماری گزارش یہی ہے کہ پانی کی کمی ہے لہذا جتنی پانی کی کمی ہے اس ratio سے ہمیں پانی فراہم کیا جائے۔ تین دن پہلے کی بات ہے کہ ہم تین ایم پی ایز منسٹر صاحب کے آفس میں گئے انہوں نے ہمیں بہت اچھا response دیا اس دن کی رپورٹ کے مطابق 5 ہزار کیوسک پانی میلسی سائفن سے release ہو رہا تھا اور ہیڈ لال سوہارہ پر ہمیں 3500 کیوسک پانی مل رہا تھا یعنی 1500 کیوسک پانی صرف 120 بر جی کے درمیان ضائع ہو رہا تھا تو یہ سن کر منسٹر صاحب بھی پریشان ہو گئے کہ پتا نہیں اتنا پانی کہاں جا رہا ہے اور یہ بھی پتا نہیں کب سے یہ پانی کم آ رہا تھا؟ میری گزارش یہی ہے کہ ہمارا جو شیئر ہے کمی کے مطابق ہمیں دیا جائے اور میلسی سائفن کا کنٹرول جس طرح پہلے tail end پر تھا اسی طرح سے کیا جائے ورنہ بہاولپور بنجر ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین! الحمد اللہ چودھری پرویز الٰہی صاحب جب وزیر اعلیٰ تھے انہوں نے چولستان میں واٹر سپلائی کی 255 کلو میٹر لمبی پائپ لائنیں بچھائی تھیں جو کہ اب تک چل رہی ہیں۔ پچھلے دور حکومت میں یہ پائپ لائنیں نہ تو extend ہوئیں اور نہ ہی ان کی مرمت کی مد میں کوئی فنڈ رکھا گیا۔ پچھلے دور میں وزیر اعلیٰ صاحب وہاں پر تشریف لے گئے اور انہوں نے 2۔ ارب روپے کے پیکج کا اعلان بھی کیا لیکن بد قسمتی سے ایک روپیہ بھی نہیں ملا وہ اعلان صرف اعلان ہی رہ گیا۔ الحمد اللہ اب سردار عثمان بزدار کی قیادت میں کام ہو رہے ہیں لہذا میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! چولستانیوں کو 205 کیوسک پانی regular مل رہا تھا لیکن 2008 سے اس سلسلہ کو ختم کر دیا گیا اور کہا گیا کہ آپ کی یہ نہریں flood channels ہیں۔ میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ چولستانیوں کا پانی 205 کیوسک دوبارہ سے بحال کیا جائے تاکہ ان کا جو حق ہے ان کو ان کا حق مل سکے۔ کسی چولستانی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

خدارا کوئی تے ونج دیوے سنیہا خود ایواناں وچ
اجاں کہ تائی ترے ڈیسو تساں روہی دے واسیاں کوں

جناب چیئرمین! پہلے جو الاٹ شدہ لاٹیں تھیں وہ زر مستاجری 500 روپے فی یونٹ تھی اب 5000 روپے کر دی گئی ہے یہ 500 روپے سے 5000 روپے کر دی گئی ہے اتنے کی ایک لاٹ

نہیں ملتی۔میری گزارش یہ ہے کہ چولستان کا مقابلہ اپر پنجاب سے نہ کیا جائے۔ یہ ریٹ 500روپے سے اگر بڑھا مقصود بھی ہے تو اس کو کسی ratio سے بڑھایا جائے یہ 500روپے سے 5000روپے کر دینا بہت بڑی زیادتی ہے۔میری آپ سے humble request ہے اس کو واپس 500روپے کیا جائے کیونکہ یہ غریبوں پر مہربانی ہوگی۔ وہ غریب لوگ ہیں وہ اتنی مہنگی لاٹ afford نہیں کرسکتے وہاں اتنے پیسوں میں چولستان کو لاٹ ہی نہیں ملتی۔

جناب چیئرمین! چولستان کے شیخ زید میڈیکل کالج میں صرف ایک سیٹ ایم بی بی ایس کے لئے رکھی گئی ہے جبکہ پہلے یہ سیٹیں زیادہ ہوا کرتی تھیں۔میری گزارش یہ ہے کہ باقی پسماندہ اضلاع کے میڈیکل کالجز میں 10 سے 15 سیٹیں ایم بی بی ایس کے لئے ہیں لیکن بہاولپور کو صرف ایک سیٹ دی گئی ہے جو کہ زیادتی ہے لہذا میری گزارش ہے کہ ان سیٹوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور کچھ سیٹیں قائداعظم میڈیکل کالج میں رکھی جائیں اور کچھ سیٹیں شیخ زید میڈیکل کالج میں رکھی جائیں۔دوسرا ٹیکنالوجی کالج کے ہر شعبے میں دو دو سیٹیں تھیں جو کہ اب ختم کر دی گئی ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ٹیکنالوجی کالج میں جو سیٹیں پہلے چولستانیوں کے لئے رکھی گئی تھیں ان کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

ایسا بھی اک وقت آئے گا اہل چمن تعظیم کریں گے
جو بھی کہیں گے دیوانے وہ اہل خرد تسلیم کریں گے
اب کے برس اے اہل چمن ہم اپنا حصہ پورا لیں گے
پھولوں کو تقسیم کریں گے کانٹوں کو تقسیم کریں گے

جناب چیئرمین! مرزا غالب نے صدیوں پہلے فرمایا تھا کہ" تندرستی ہزار نعمت ہے۔" قائداعظم نے بجا طور فرمایا تھا کہ "صحت مند مائیں ہی صحت مند معاشرے کی ضمانت دے سکتی ہیں۔" ہمارا دین تو یہاں تک کہتا ہے کہ" جس نے ایک انسان کی جان بچائی گویا اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی۔" حکومت کی صحت کے بارے میں بہت سی تجاویز بہت اچھی ہیں جس طرح کہ صحت کارڈ اس کی ایک مثال ہے۔میری گزارش یہ ہے کہ صحت کارڈ بالکل ٹھیک ہے لیکن صحت کارڈ تب ہی کامیاب ہوگا جہاں پر صحت کی سہولیات ہوں گی۔ بہاولپور میں ایک میڈیکل کالج ہے اور ایک بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال ہے۔ بہاولپور میں ایک نیا سول ہسپتال بنا تھا لیکن وہ اب گزشتہ

ڈیڑھ سال سے کرونا کی زد میں ہے وہاں پر کرونا کے مریض ہیں۔ میری آپ بد قسمتی سمجھیں کہ اس دن مجھے منسٹر صاحبہ نے یہاں ایوان میں مبارک باد دی کہ ہم نے بہاولپور ڈینٹل کالج اور دو تین مزید سکیمیں اس بجٹ میں ڈال دی ہیں لیکن جب بجٹ پیش ہوا تو ایک بھی سکیم بہاولپور کی نہیں تھی اور صرف 77 کروڑ روپے دو ongoing schemes جو کہ Thalassemia Center, Bone Marrow Transplant، اور ایک نیورو سرجری سنٹر جو کہ تقریباً مکمل ہو چکی ہیں ان کے لئے رکھے گئے ہیں۔ رحیم یار خان کے لئے بھی صرف 80 کروڑ روپے بجٹ میں رکھے گئے ہیں۔ یہاں پر وزیر خزانہ بھی تشریف فرما ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تین ارب روپے ڈی جی خان اور ملتان کے لئے کیوں رکھے گئے ہیں؟ میں صرف یہ گزارش کر رہا ہوں کہ ہمیں ہمارا حق تو ملنا چاہئے۔ یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ بجٹ میں ان سکیموں کو شامل کیا گیا لیکن پھر آخری وقت میں ان سکیموں کو بجٹ سے کیوں نکال دیا گیا، یہ میرا آپ سے سوال ہے؟

جناب چیئرمین! اسی طرح پرائمری، سیکنڈری صرف بہاولپور کے لئے 200 ملین روپے اور ڈی جی خان کے لئے 1100 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! باقی دوستوں نے بھی بات کرنی ہے وہ اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں۔

جناب محمد افضل: جناب چیئرمین! میں نے دو تین اہم پوائنٹس پر بات کرنی ہے اور صرف 2 منٹ میں میری بات ختم ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد افضل: جناب چیئرمین! پنجاب یونیورسٹی، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، صادق پبلک سکول بہاولپور، ایس ای کالج بہاولپور اور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور یہ وہ ادارے ہیں جو کہ نواب سر صادق محمد خان عباسی نے اپنے اس دور میں بنوائے۔ آپ نواب صاحب کا اُس دور میں vision دیکھیں کہ جنہوں نے ہیلتھ سیکٹر اور ایجوکیشن سیکٹر میں اتنا کام کیا لیکن آج بد قسمتی سے اس بجٹ میں 86 کالج رکھے گئے ہیں لیکن بہاولپور کے لئے ایک کالج بھی نہیں رکھا گیا۔ مجھے یہ تکلیف نہیں کہ 19 کالج ڈی جی خان کے لئے کیوں رکھے گئے ہیں لیکن مجھے

تکلیف یہ ہے کہ بہاولپور کے لئے بجٹ میں ایک کالج بھی نہیں رکھا گیا۔ تعلیم سیکٹر میں یہ وہی سکیمیں reflect کی ہیں جو کہ ہم نے اپنے فنڈز سے دی ہیں۔ ایک کالج بھی گورنمنٹ کی طرف سے نہ دیا گیا ہے۔ میرے پورے حلقے میں نہ ہی کوئی گرلز کالج ہے اور نہ ہی کوئی بوائے کالج ہے۔ مجھے 10 بار فون آتا تھا کہ ڈاکٹر صاحب PC-1 بن رہا ہے آپ اپنی سکیمیں دیں۔ آج ایک کالج بہاولپور کے لئے نہیں ہے۔ میں یہاں اتنا ضرور کہوں گا۔

قحط کی زندہ قوم پر پڑ گئی عجب افتاد
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے تاجر و استاد

جناب چیئرمین! کھیلوں کے لئے یہ قول ہی کافی ہے کہ واٹرلو کی جنگ Eton کے کھیل کے میدان کی بدولت ہی جیتی جا سکی تھی۔ اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ جن قوموں کے کھیلوں کے میدان آباد ہوتے ہیں ان کے دشمن ہمیشہ میدان جنگ میں برباد ہوتے ہیں لیکن بدقسمتی سے اس بجٹ میں بہاولپور کے لئے سپورٹس کی مد میں ایک روپیہ بھی نہیں رکھا گیا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین! یہ میرے اپوزیشن کے بھائی ڈیسک بجا رہے ہیں۔ ان کے دور میں انہوں نے ہمارے ساتھ یہ کیا تھا کہ آخری سال میں 8،8 اور 10،10 سکیمیں رکھیں اور ان کے لئے تھوڑی سی رقم رکھ دی۔ 17-2016 کے بجٹ میں میرے حلقے میں ایک سٹیڈیم کے لئے 5 کروڑ روپے کی سکیم رکھی گئی تھی لیکن اس کے لئے 5 لاکھ روپے رکھے گئے تھے۔ اس سے کیا ہونا تھا؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ان کو ہم نے 10،10 سکیمیں دی تھیں۔

جناب محمد افضل: جناب چیئرمین! اوہ سکیماں اج وی اوتھے ہی رلدیاں پھر دیاں نیں۔ پچھلے سال 18 لاکھ روپے رکھے گئے تو کسی ٹھیکیدار نے کام نہیں لیا اور موجودہ سال تو کوئی پیسا ہی نہیں رکھا گیا تو یہ discrimination کیوں ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ جنوبی پنجاب بنے ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ہمارا صوبہ بہاولپور بحال کیا جائے۔ ہمار صوبہ بہاولپور تھا اس لئے وہ ایک directive order پر بحال ہو جانا ہے۔ میں آخر میں آپ کی توسط سے صرف ایک شعر عرض کرنا چاہتا ہوں:

مجھ سے اونچا تیرا قد ہے حد ہے
پھر بھی سینے میں حسد ہے حد ہے
تیری ہر بات ہی سر آنکھوں پر
میری ہر بات ہی رد ہے حد ہے

شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترم جناب چیئرمین! جب قائد حزب اختلاف نے وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کے بعد بات کی تو ہمارا خیال تھا کہ ہم issues اور صوبے کی فلاح و بہبود کے حوالے سے بات کریں گے لیکن بد قسمتی سے وزیر صنعت میاں اسلم اقبال صاحب نے جو بات کی میں اس پر یہ کہنا چاہوں گا کہ جو Martin Luther King نے کہا تھا کہ "A lie cannot live." اور اس کے ساتھ ساتھ Ron Paul نے کہا تھا کہ "Truth is treason in the empire of lies." آج جب یہ حکومت اپنا چوتھا بجٹ دے رہی ہے تو اس بجٹ کے اندر ہمیں سوائے جھوٹ کے اور کچھ نظر نہیں آتا، ہمیں سوائے وہ جھوٹے وعدے جو عمران خان صاحب پچھلے 22 سال سے قوم سے کرتے رہے، قوم کے نوجوانوں کو گمراہ کرتے رہے۔ اسی طرح آج اس بجٹ کے document سے پھر قوم کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جبکہ اس حکومت کا track record پچھلے تین سالوں کے اندر سامنے آچکا ہے۔ آج یہاں پر floor of the House on جب آپ issues کی بجائے سانحہ ماڈل ٹاؤن کی بات کرتے ہیں تو پھر آپ کو یاد رکھنا پڑے گا کہ جب ماڈل ٹاؤن کا سانحہ ہوا تھا تو اس وقت اخبارات میں ایک لندن پلان کا ذکر آیا تھا اور جن لوگوں نے لندن میں بیٹھ کر سارا پلان تیار کیا تھا ان کے نام بھی آئے تھے۔ اسلام آباد دھرنے کے اندر ماڈل ٹاؤن کے اوپر قبریں کھودی گئیں اور شارع دستور پر قبریں کھودنے والے ڈاکٹر طاہر القادری اور ان کے پیروکاروں نے آج اس حکومت کے خلاف احتجاج کا اعلان کر دیا ہے۔ ان کو بات کرنے سے پہلے حقائق کو سامنے رکھنا چاہیئے، ان کو بات کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیئے یہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے نیچے ساہیوال کے وقوعہ کو نہیں چھپاسکتے۔ اس حکومت کی بے حسی دیکھیں کہ وہ بچے جن

کو والدین سے محروم کر دیا گیا ان کے لئے آج تک انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ یہاں پر میاں اسلم اقبال نے کہا کہ بے دردی سے درخت کاٹے گئے آپ اس کمیشن کی رپورٹ اٹھا کر دیکھ لیں، خالی میٹرو کے پراجیکٹ نہیں، خالی اورنج لائن کا پراجیکٹ نہیں بلکہ شہباز شریف پنجاب کے اندر کوئی بھی پراجیکٹ شروع کرتے تو سب سے پہلے انوائرنمنٹ کے حوالے سے خصوصی میٹنگز ہوتی تھیں اور میں یہ on floor of the House آپ کو بتا رہا ہوں اگر ہم کسی جگہ سے ایک درخت کاٹتے تو اس کی جگہ پانچ درخت لگاتے تھے۔ انوائرنمنٹ کے اوپر سول سوسائٹی اور انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹیں اس پراجیکٹ کا حصہ ہوتی تھیں۔ میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جس طرح میں نے پہلی مثال دی ہے اسی طرح کی مثال دے رہا ہوں اور یہ ارسطو نے کہا تھا کہ تنقید کے لئے علم کا ہونا ضروری ہے جب کہ نکتہ چینی کے لئے جہالت ہی کافی ہے۔ آج بدقسمتی سے جب ہم یہاں حکومتی بنچوں کی گفتگو سنتے ہیں تو صرف اور صرف جھوٹ اور Goebbels کا پراپیگنڈا زندہ ہوتا نظر آتا ہے کہ جھوٹ اتنا بولو اور اتنی تواتر سے بولو کہ سچ لگنے لگ پڑے۔ میں اس کی مثال دوں گا کہ ابھی یہاں پر چینی مافیا کی بات کی گئی، ہم نے اللہ کے فضل سے چینی مافیا پر ہاتھ ڈالا تھا، اگر ہمارے دور میں دو ماہ کے لئے قیمتیں بلند ہوئی تھیں تو ہم انہیں اللہ کے فضل سے پچاس روپے فی کلو چینی چھوڑ کر گئے تھے ہم کارروائی کر کے گئے تھے یہ نہیں ہوا تھا کہ مافیا کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے ہوں اور کپتان نے نوٹس لے لیا۔ اب قوم کہتی ہے کہ خدارا نوٹس نہ لیجئے گا کیونکہ جب آپ نوٹس لیتے ہیں تو چینی 55 روپے فی کلو سے 110 روپے فی کلو پہنچ جاتی ہے، جب آپ نوٹس لیتے ہیں تو آٹا مہنگا ہو جاتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ گندم کی bumper crop ہوئی اگر یہ درست ہے تو پھر آٹا 80 روپے فی کلو سے 35 روپے پر کیوں نہیں آ رہا؟ اگر bumper crop ہے تو پھر اس کا فائدہ عوام کو کیوں نہیں ہو رہا؟ وہ اس لئے نہیں ہو رہا کہ آج آٹے کی انکوائری، چینی کی انکوائری، رنگ روڈ کی انکوائری میں کچھ نہیں بننے والا اس کے اندر مافیاز کو پالا جا رہا ہے وہ مافیاز جو حکومت اور حکومت میں بیٹھے ہوئے لوگوں کا خرچہ اٹھاتے ہیں۔ ان جگہوں پر بیٹھ کر بات کرنا بہت آسان ہے کہ بجٹ کے اندر یہ آ گیا وہ آ گیا۔ میں کہتا ہوں کہ آپ جنوبی پنجاب میں نہ جائیں آپ شمالی پنجاب میں نہ جائیں بلکہ آپ لاہور کی سڑکوں پر ہی چلے جائیں اور وہاں پر عوام سے پوچھیں کہ پہلے انہیں بجلی سات سے آٹھ روپے میں یونٹ ملتا تھا آج تیس تیس روپے میں یونٹ مل رہا ہے، ان سے پوچھیں کہ وہ جو اپنے بچوں اور بچیوں کی شادی پر دو تولے سونا ڈال دیتے تھے چونکہ غریب آدمی کے

لئے دو تین تولے سوناہی بہت ہوتا ہے آج وہ آدھا تولہ سونا خریدنے کے قابل نہیں رہے۔ آج آپ یہاں سے نکل کر سڑکوں پر عوام سے پوچھیں کہ آج تین سالوں کے اندر اس حکومت کے آنے کے بعد پٹرول کی قیمت میں اضافے، دال کی قیمت میں اضافے، بجلی کی قیمت میں اضافے، گیس کی قیمت میں اضافے اور ٹیکسوں کی بھرمار سے عام آدمی کا جینا دوبھر ہو چکا ہے۔ ٹیکسوں کی بھرمار کے ساتھ ساتھ جب ہم یہاں پر ڈیپارٹمنٹس کی بات کرتے ہیں تو مجھے سن کر افسوس ہو رہا تھا ہمارا جو 2018 کا بجٹ تھا آج تین سال گزرنے کے بعد کسی ایک ڈیپارٹمنٹ میں بھی اس کو match نہیں کر پائے۔ فنڈز allocate کرنا، بلند و بانگ دعوے کرنا اور بات ہے لیکن ہر سال کی utilization اس حکومت کی bad governance بتاتی ہے۔ ہر سال جب utilization کا بجٹ سامنے آتا ہے تو اس کے اندر allocation کے مقابلے میں utilization، 60 percent/60 کم نظر آتی ہے۔ یہ ہمارے اعداد و شمار نہیں ہیں بلکہ جب ہمیں Bureau of Statistics یہ بتاتا ہے کہ 60 فی صد سے زیادہ لوگ خط غربت سے نیچے جا رہے ہیں، جب Bureau of Statistics بتاتا ہے کہ پچھلے تین سال کے اندر کروڑ سے زیادہ لوگ بے روزگار ہوئے ہیں تو پھر کس بات کے دعوے؟ کس بات پر اس ہاؤس میں آکر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے؟ میں آپ کے توسط سے حکومت کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بجٹ کا document انسانیت کی فلاح و بہبود کا ایک document ہوتا ہے اور جب آپ جھوٹ کی بنیاد پر چلتے ہیں تو پھر اس کا نقصان کیا ہوتا ہے۔ میں آپ کے سامنے ایک تقابل رکھوں گا کہ تعلیم کے میدان میں ہم پنجاب ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ جیسا انقلابی منصوبہ لے کر آئے جس کا بجٹ ساڑھے اٹھارہ ارب روپے سے اوپر گیا جس سے ساڑھے تین لاکھ سے زیادہ بچے اور بچیاں مستفید ہوئے اور یہ بچے اور بچیاں کون تھے؟ یہ بچے اور بچیاں وہ تھے جس طرح حمزہ شہباز صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ڈیرہ غازی خان کے اندر جس کا باپ گھروں میں رنگ کرنے کا کام کرتا تھا آج وہ قوم کا بیٹا اور جینیا کے اندر سرجری میں سپیشلائزیشن کر رہا ہے۔ راجن پور اور یزمان سے بیٹی آئی اس نے کہا کہ میرے گھر میں کوئی نہیں پڑھا ہوا اور میں PEF سے انجینئر بنی ہوں اور میں انجینئر بن کر اس ملک کے اندھیرے دور کرنے میں اپنا کردار ادا کروں گی۔ یہ وہ انقلاب تھا جو مسلم لیگ (نواز) میاں شہباز شریف کی سربراہی میں اس صوبے میں لے کر آئی۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ایک ایسا پروگرام تھا جس کے اندر ہم 28

لاکھ بچے اور بچیوں کو brick-and- mortar کے بغیر سکولوں کے اندر لے کر آئے اور اس سسٹم کو ورلڈ ایجوکیشن فورم کے اندر دنیا کے بہترین ماڈلز میں سے ایک ماڈل قرار دیا گیا۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! پلیز windup کیجئے۔

رانا مشہود احمد خان: جی، بالکل windup کرتا ہوں مجھے پتا ہے کہ آپ کو یہ باتیں پسند نہیں آ رہیں۔ بات یہ ہے کہ PEF کا وہ پراجیکٹ جو پنجاب کے اندر out of school بچوں کو ختم کر رہا تھا جو بچوں کو ایک سنہرا مستقبل دے رہا تھا، بھٹے پر کام کرنے والے بچے جن کے بارے میں آج تک نہیں سوچا گیا تھا ایسے تقریباً 96ہزار بچے اور بچیوں کو ہم سکولوں میں لے کر آئے اور ان کو ایک مستقبل دیا جن کے بارے میں اس سے پہلے کبھی کسی نے نہیں سوچا تھا۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی ملک اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ Technical Education پر توجہ نہ دے۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ چائینا کے ساتھ مل کر ہم نے Punjab Tianjin University of Science and Technology کی داغ بیل ڈالی۔ دنیا کی study ہے کہ Technical Education سے ہی ملک ترقی کرتے ہیں۔ ہم نے جرمن، سنگا پور، ناروے، امریکہ اور دنیا کے دوسرے ممالک کے education systems کو چیک کیا جس سے معلوم ہوا کہ 60 فیصد سے زیادہ بچے اور بچیاں ہائر ایجوکیشن کی طرف نہیں جاتے اور ان کو ٹیکنیکل ایجوکیشن اور ووکیشنل ایجوکیشن کی طرف لایا جاتا ہے۔ ہم نے اس ملک اور صوبے کے اندر ٹیکنیکل ایجوکیشن سسٹم کی داغ بیل ڈالی۔ ہم نے Punjab-Tianjin University of Science and Technology (PTUT) کو قائم کیا اور آج اس موجودہ حکومت نے اس کا بجٹ ختم کر دیا ہے۔ چائنا کے اُستاد اپنے ملک سے پڑھانے کے لئے یہاں پر آئے تو موجودہ حکومت نے اس faculty کو ختم کر کے انہیں واپس بھیج دیا ہے تو یہ اس حکومت کا vision ہے۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! مہربانی کر کے windup کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! میں windup کر رہا ہوں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم چھ یونیورسٹیاں بنائیں گے جبکہ پچھلے تین سالہ دور حکومت میں ان کی طرف سے قائم کردہ کسی ایک

یونیورسٹی کا نام مجھے بتا دیا جائے۔ پی۔ٹی۔ آئی پچھلے آٹھ سالوں سے صوبہ خیبر پختونخوا میں برسر اقتدار ہے اور وہ آٹھ سالوں میں وہاں پر ایک نیا ہسپتال اور یونیورسٹی نہیں بنا سکی تو وہ یہاں پر کیا کرے گی؟ وہ صرف اور صرف جھوٹ بولے گی اور جھوٹ کے علاوہ کچھ نہیں کرے گی۔

جناب چیئرمین! میں دو باتیں آپ سے ضرور share کرنی چاہوں گا کیونکہ یہ قوم کی امانت ہیں۔ یہاں پر منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ پی۔ٹی۔ آئی کے دور حکومت میں بزنس کی growth ہوئی ہے۔ اپنے اندر سچ بولنے اور سُننے کا حوصلہ پیدا کر لیں۔ اللہ کے فضل سے بزنس کی growth اس لئے ہو رہی ہے کہ اس ملک میں بجلی کی جو کمی تھی وہ ہم نے پوری کی ہے۔ یہاں پر ہر روز بم دھماکے ہوتے تھے اور اس کی وجہ سے کوئی یہاں پر investment کرنے کو تیار نہیں تھا۔ ہم نے دہشت گردی کا خاتمہ کر کے اس ملک میں ایک conducive environment and ease of business دیا جس کی وجہ سے یہاں پر آپ کو بزنس growth نظر آتی ہے۔ اسی طرح 56 کمپنیوں کی بات کرنے والے اور میاں محمد شہباز شریف پر الزام لگانے والے صرف ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے وہ فیصلے پڑھ لیں جن کے اندر کہا گیا ہے کہ شہباز شریف نے کوئی غلط کام نہیں کیا۔ 56 کمپنیوں کے بارے میں ان کی حکومت نے بیان دیا ہے کہ ان کے اندر کوئی غلطی نہیں ہے تو یہ سچ بولنے کا حوصلہ پیدا کریں۔ اب لوگ جھوٹ نہیں سُننا چاہتے۔ اب جھوٹ نہیں چل سکتا۔ چونکہ آپ wind up کرنے کے لئے کہہ رہے تو میں اپنی بات اس شعر پر ختم کروں گا کہ:

بے عمل دل ہو تو جذبات سے کیا ہوتا ہے
دھرتی بنجر ہو تو برسات سے کیا ہوتا ہے
ہے عمل لازمی تکمیل تمنا کے لئے
ورنہ رنگین خیالات سے کیا ہوتا ہے

جناب چیئرمین! رنگین خیالات سے پنجاب چلے گا اور نہ ہی پاکستان چلے گا۔ آج کشمیر کے مسلمان بددُعائیں دے رہے ہیں۔ امریکہ سے واپسی پر کہا گیا کہ میں ورلڈ کپ سے بڑا کپ جیت کر لایا ہوں۔ کشمیر کے مسلمان اب یہ سمجھتے ہیں کہ پی۔ٹی۔ آئی کے دور حکومت میں ان کا کچھ نہیں

بنے گا اور انشاءاللہ جب میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی حکومت آئے گی تو پھر وہی ترقی کا سفر شروع ہو گا جو کہ ان کی حکومت میں روک دیا گیا ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، مہربانی۔ اب جناب تیمور علی لالی بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار اور وزیر خزانہ صاحب کو مبارک باد پیش کروں گا کہ انہوں نے پنجاب میں ایک نہایت ہی شاندار بجٹ پیش کیا ہے۔ یہاں پر بات کی گئی کہ 2018 کے بجٹ میں ترقیاتی کاموں کے لئے 635۔ارب روپے رکھے گئے تھے لیکن یہ نہیں دیکھا گیا کہ اس 635۔ارب روپے میں سے 100۔ارب روپے تو صرف اورنج ٹرین کے لئے مختص تھے۔ اگر اس 100۔ارب روپے کو نکال دیں تو ہمارا ترقیاتی بجٹ ان کے مقابلے میں زیادہ ہے کیونکہ ہم نے ترقیاتی بجٹ کے لئے 560۔ارب روپے رکھے ہیں۔ انہوں نے اپنے دور کے ترقیاتی بجٹ کی تقسیم جس طرح کی ہے وہ بھی ناقابل بیان ہے۔ ہماری حکومت نے موجودہ بجٹ میں 360۔ارب روپے کے districts packages announce کئے ہیں۔ یہ ایک شاندار منصوبہ ہے جس کی تاریخ میں پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جہاں تک development کی بات ہے تو واقعی بڑے شہروں اور بڑے اضلاع میں پہلے پیسے لگتے رہے ہیں لیکن چھوٹے اضلاع جن سے ہم belong کرتے ہیں ان کو بالکل نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ الحمد للہ یہ پہلا بجٹ ہے کہ جس میں funds کی تقسیم بالکل منصفانہ طریق کار کے تحت ہوئی ہے۔ نہ صرف بڑے شہروں بلکہ چھوٹے اضلاع میں بھی ترقیاتی کام ہو رہے ہیں جیسا کہ میرا ضلع چنیوٹ ہے وہاں پر بھی اربوں روپے کے development packages دیئے گئے ہیں جو کہ پہلے نہیں دیئے جاتے تھے۔ میں اپنی حکومت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جس نے نہ صرف ہمارے علاقوں کی محرومیوں کو محسوس کیا بلکہ ان کو دُور کرنے کا بیڑہ بھی اُٹھایا ہے۔ ہمارے علاقے کی فیصل آباد سرگودھا روڈ بہت اہم ہے۔ اس کے اُوپر بے تحاشہ حادثات اور اموات ہوتی تھیں۔ سینکڑوں جانیں ضائع ہو چکی ہیں اور ہزاروں لوگ اس

سڑک پر ہونے والے حادثات کی وجہ سے زخمی ہو چکے ہیں۔ اس سڑک پر کئی گھرانے حادثات کی نذر ہو چکے ہیں۔ ضلع چنیوٹ میں اس سڑک کا حصہ 41 کلو میٹر بنتا ہے۔ آج سے پہلے کسی حکومت نے اس سڑک کو بنانے کی کوشش نہیں کی تھی لیکن اس موجودہ حکومت نے نہ صرف اس سڑک کو بنانے کی کوشش کی ہے بلکہ utility shifting and land acquisition کے لئے پیسے بھی مختص کر دیئے گئے ہیں۔ اس کی وجہ سے اب لوگوں میں ایک امید پیدا ہو چکی ہے کہ یہ سڑک اب بن جائے گی۔ یہ سڑک دو مرکزی Divisions سرگودھا اور فیصل آباد کو ملانے والی سب سے shortest link ہے۔ پہلی حکومت نے اس سڑک کی جانب کوئی توجہ نہیں دی تھی۔

جناب چیئر مین! ہماری موجودہ حکومت نے چھوٹے اضلاع کی ترقیاتی سکیموں کو ترجیح دی ہے۔ جنوبی پنجاب، چنیوٹ اور جھنگ کے اضلاع کے لئے جو package اس ADP میں آیا ہے وہ اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ اسی طرح شعبہ صحت میں ہیلتھ انشورنس جیسا initiative ہماری موجودہ حکومت کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ وزیر اعظم کے vision کے مطابق اس بابت عملی طور پر کام کیا جا رہا ہے جس سے انشاءاللہ تعالیٰ کروڑوں لوگ مستفید ہوں گے۔ عام آدمی اپنا علاج نہیں کروا سکتا۔ اس کے پاس تو کھانے کے لئے proper پیسے نہیں ہوتے اور اگر اس کے گھر میں کوئی بیماری آ جائے تو وہ اس کا properly علاج نہیں کروا سکتا لیکن ہیلتھ انشورنس کارڈ کی وجہ سے وہ اپنے پینل کے ہسپتالوں میں سے کسی ہسپتال میں جا کر اپنا علاج کروا سکتا ہے۔ اس کو کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں ہو گی۔

جناب چیئر مین! یقین کریں کہ 2018 سے پہلے ہمارا کسان اور زمیندار طبقہ خود کشی کرنے پر آ چکا تھا۔ یہ طبقہ اس حد تک پریشان تھا کہ وہ خود کشی کرنے کے لئے تیار تھا۔ ان کی فصلوں کا انہیں کوئی مناسب ریٹ نہیں ملتا تھا۔ گنّے کا ریٹ 180 یا 160 روپے ہوتا تھا لیکن کسان کٹوتی کروانے کے باوجود 80 یا 90 روپے فی من کے حساب سے اپنا گنا فروخت کرنے پر مجبور تھے۔ اس رقم کی ادائیگی بھی بروقت نہیں کی جاتی تھی اور کسان چھ چھ مہینے، ایک ایک سال تک ملوں کے چکر لگاتے رہتے تھے لیکن کوئی ایسا setup نہیں تھا کہ جس کی وجہ سے کسان کو اس کے اپنے گنے کی فصل کے پیسے بروقت مل جاتے۔ ہماری موجودہ حکومت نے نہ صرف گنے کا ریٹ بڑھایا بلکہ کسانوں کو ان کی payment کی بروقت ادائیگی کو بھی یقینی بنایا ہے۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! ہماری حکومت نے زمینداروں کو فصلوں کی قیمت کی ادائیگی یقینی بنائی۔ آپ یقین مانیں آج وہی زمیندار جھولیاں اُٹھا کر اس حکومت کو دعائیں دے رہا ہے۔ اگر ہم گندم کے ریٹ کی بات کریں تو پچھلے کئی برسوں سے گندم کا ریٹ نہیں بڑھایا گیا۔ یہ پہلی حکومت ہے جس نے گندم کے ریٹ میں سینکڑوں روپے کا اضافہ کیا۔ ہمارا صوبہ پنجاب اور ہمارا ملک agriculture پر base کرتا ہے۔ اگر ہم اپنی زراعت کو بہتر کریں گے تو ہمارا ملک خوش حال ہوگا۔ آپ کی آدھی سے زیادہ آبادی زراعت کے شعبے سے منسلک ہے۔

جناب چیئرمین! اگر میں اپنے حلقہ اور اپنے ضلع کی بات کروں تو میرے حلقہ پی پی-93 میں کبھی بھی اتنا کام نہیں ہوا جتنا کام پچھلے تین سالوں میں ہماری اس حکومت نے کرایا ہے اور یہ بات on record ہے میرا کوئی بھی دوست چیک کرنا چاہے تو وہ میرے حلقہ میں جا کر چیک کر سکتا ہے۔ الحمد اللہ RAP کے through اس وقت تک میرے حلقے میں 55 کلو میٹر کارپٹ روڈ تیار ہو چکا ہے اور وہ کارپٹ روڈ ایسی جگہ پر پہنچا ہے جہاں پر لوگوں کا گزرنا ہی دشوار تھا اور آج سے پہلے میرے حلقہ میں یہ کام نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین! چنیوٹ کو ضلع بنے 10 سال سے زیادہ وقت گزر گیا ہے لیکن وہاں پر DHQ ہسپتال نہیں بنایا گیا تھا۔ اس دفعہ ہماری حکومت کے initiative سے وہاں پر DHQ ہسپتال بنایا جا رہا ہے۔ وہاں پر پولیس لائن، ڈسٹرکٹ کمپلیکس اور One Window Operation کا قیام نہیں کیا گیا تھا اب الحمد اللہ ہماری حکومت ضلع چنیوٹ میں یہ سارے کام کروا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! جہاں تک بڑے شہروں کی بات ہے تو اُن شہروں کو اُن کی آبادی کے تناسب سے اُنہیں حصہ ضرور ملنا چاہئے لیکن چھوٹے اضلاع کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ اگر اُن چھوٹے اضلاع کو نظر انداز نہیں کیا گیا تو یہ کام بھی اس حکومت میں ہوا ہے۔ ضلع چنیوٹ کو

اس بجٹ میں جتنا نمایاں حصہ ملا ہے میرا خیال ہے جب سے چنیوٹ ضلع بنا ہے تب سے اُس کو اتنا نمایاں حصہ نہیں ملا۔

جناب چیئرمین! میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا دوبارہ شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے فنڈز کی منصفانہ تقسیم کر کے ہمارے remote areas تک بھی فنڈز پہنچائے اور اب میں یہ اُمید کروں گا کہ اس سال کی ADP میں ہمارے جتنے projects شامل کئے گئے ہیں وہ تیزی سے پایہ تکمیل تک پہنچیں گے اور انشاء اللہ وہ وقت دُور نہیں جب ضلع چنیوٹ بھی باقی اضلاع کی طرح ترقی یافتہ اضلاع میں شمار کیا جائے گا اور یہ صوبہ اسی حکومت اور اس قیادت میں دن رات ترقی کرے گا اور یہ آگے ہی بڑھتا چلا جائے گا۔ اب ہمارے ضلع چنیوٹ اور اس صوبے کو آگے ہی بڑھنا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ وقت دُور نہیں کہ جب ہمارے جیسے remote areas میں بھی مثال دی جائے گی کہ جو کام پرانے تجربہ کار سیاستدان نہ کر سکے وہ کام ہم لوگوں نے کر کے دکھایا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ طحیا نون صاحبہ!

MRS TAHIA NOON: Our agricultural sector is drowning due to the mismanagement of the PTI Government. The agricultural sector is being deconstructed and the small farmer is being swept up in this Tsunami of PTI's making. When the PML(N) government left in 2017, the agriculture development budget was RS 21.05 billion. The PTI reduced it and allotted only 7 billion rupees to a sector that feeds and employs the majority of us. In 2019, having realized their mistake, the PTI allotted Rs.15.5 billion but once again last year reduced it to a mere 8 billion. Today a development budget of Rs.42.5 billion has been allocated for agriculture. Whilst this is a large sum, please realize that since

the PML(N) Government the rupee has devalued by 41 percent and inflation has gone up to 38 percent. This effects all input cost in the agricultural sector. Today, they are proposing a budget that is five times greater than last year's budget. Mr Chairman! Last year, they were unable to utilize the allocated sum and had to return 25 percent to the Treasury. How they proposed to manage is beyond their historical record. Today, Punjab's farmer is facing myriad slew of hurdles. There has been an erosion of the land computerized station system. PTI has brought back the 'Patwari' culture. Farmers are having to pay bribes to get accurate data on 'FARDS'. Due to a lack of government oversight, lesser quality seed and inputs are being sold by less professional sellers touting their wares. The small farmer no longer able to afford the expensive inputs to buy these low quality inputs. I will just wind up. The mismanagement of water is criminal. The small farmers who comprise of 42 percent of Punjab's farmers, are planting for sustainability. Adding insult to injury, FIR's were issued against these farmers for hoarding wheat. Routinely, small and medium farmers, they stock wheat to feed and sustain their families through the year. In most cases, it is their mainstay in terms of nutrition. In 2017, when the PML(N) left the cost of production for wheat was Rs.908/-. Today, it is Rs.1600/- per maund. A maund sells for Rs.1800/- in the market.Which costs of about Rs.120/- out of that labor and other's cost that leaves the farmer

with Rs.1680/- a maund as his gross profit but his real profit out of it is Rs.80/- per maund. The Livestock Department is extremely slow and the farmers are not able to access veterinary healthcare for their animals. The small farmer is still grateful today to PML(N) Government for the subsidies on electrical units and for the removal of GST on agricultural inputs (the imputations of those inputs). Many of the PML(N) initiatives are today being re-branded by the PTI.

MR CHAIRMAN: You are requested to please wind up because I have another speaker.

MRS.TAHIA NOON. Ok. Basically they are revamping the 'Kissan Card'; they are revamping the small loans to interest free loans to small farmers. The end I would like to say' we must realize that today's farmers are going to become smaller with each generation. No sector can function with yo-yo economic allotments coupled with no smart agricultural policies, multi-sectorial policies and long term planning. Thank you.

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب احمد شاہ کھگہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ):۔۔۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں بجٹ تے تقریر کرن توں پہلاں پنجاب اسمبلی دی اس نئی بلڈنگ اور اس نئے ہاؤس بنان تے چودھری پرویز الٰہی اور جناب عثمان احمد خان بُزدار نُوں مبارک باد پیش کرناہاں، جنہاں نے مل کے ایڈے وڈے پراجیکٹ نُوں کامیاب کیتا اور اس نُوں پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اِہ کم چودھری پرویز الٰہی ای کر سکدا سی تے اوہنے ای آ کے اِہ کم کیتا اے۔

جناب چیئرمین! مالی سال 22-2021 پنجاب دا ٹوٹل بجٹ 2653 ارب روپے رکھیا گیا اے جیہڑا گزشتہ مالی سال توں 18 فیصد زیادہ اے۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار صاحب، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب، وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ صاحب، سیکرٹری خزانہ تے اہناں دی پوری ٹیم نُوں مبارک باد پیش کرنا آں کہ جنہاں نے دن رات محنت تے کاوشاں کر کے اِہ ٹیکس فری بجٹ پیش کیتا ہے۔ وزیر خزانہ صاحب نے اس بجٹ اِچ سرکاری ملازمین لئی جیہڑا package دتا اے ایک توں لے کے انیس تک پچیس فیصد جیہڑے اوہناں دے مراعات پچھلے کئی سالاں توں رُکیاں ہویاں سن اوہناں دا ایہناں نے اعلان کیتا میں ایہناں نوں خیر مقدم کہنا اور ایس توں علاوہ جیہڑا پنجاب دے سرکاری ملازمین واسطے 10 فیصد اضافی تنخواہ دا اعلان کیتا اے اوہ وی خوش آئند بات اے تے ایس دی مبارکباد وی میں ایس حکومتِ وقت نوں دینا چاہناں آں۔ ساڈے ملک دی تقریباً 70 فیصد آبادی زراعت دے نال تعلق رکھدی اے اور میں سمجھنا آں کہ زراعت ساڈے ملک دی ریڑھ دی ہڈی اے۔ میں سمجھنا آں کہ جدوں دی پی ٹی آئی دی تے ساڈے عمران خان صاحب دی حکومت آئی آئے اور اوہناں نے جیہڑے وعدے وعید کیتے سن کسان بھائیاں دے نال میں سمجھنا آں کہ 100 فیصد اوس تے عملدرآمد کررے نیں تے ایہدا ثبوت ایہہ وے کہ اوہناں نے آندیاں نال انڈیا دا بارڈر بند کیتا جیہڑا ساڈے کساناں نوں نقصان پہنچا رِیا سی۔ الحمد اللہ اوس بارڈر دے بند ہوون نال کاشتکاراں نوں حوصلہ ملیا اوہناں نے اپنیاں فصلاں اچھے طریقے نال کاشت کیتیاں تے اچھے طریقے نال ایہہ فروخت ہوئیاں۔ میں سمجھنا آں کہ ایہدا سہرا عمران خان صاحب اور بزدار صاحب دے سر جاندا اے کہ کسان ساڈے خوشحال ہوئے نیں۔ تُسیں یقین کرو کہ ایہناں تِن سالاں دے وچ اتنی فصلاں اچھیاں ہوئیاں نیں کہ جیہڑیاں ساڈے کساناں دیاں شادیاں رُکیاں ہوئیاں سن بیٹے بیٹیاں دیاں بوجہ رقم نہ ہون دے اوہ ان شاءاللہ ایس ٹائم تے اوہ مکمل ہوئیاں نیں تے ایہہ خوشحالی دی نشانی اے۔ جدوں وی اک اچھا حکمران آوے تے اوہدی وجہ توں عوام ترقی دی طرف جاندی اے۔ زرعی آلات تے جیہڑی سانوں گورنمنٹ نے سبسڈی دتی اے کوئی آلات خریدنا چاہوے تے دو لکھ روپے دی امداد سانوں گورنمنٹ نے فراہم کرنی اے تے اوہ وی بغیر سود توں۔ کسان واسطے قرضہ جات سب توں آسان مارک اپ تے جناب مہیا اے۔ ایہہ وی ساڈی ایس حکومت

نوں سہراجاندا اے۔ کساناں واسطے کھیتاں توں اپنیاں اجناس منڈی وچ لے جان دا مرحلہ وی بڑے بہترین انداز نال کئی منڈیاں بنا کے اوہدا اظہار کیتا جارہیا اے اور کافی ساری منڈیاں پایہ تکمیل تک پہنچ رہیاں نیں۔ کساناں دی مد وچ کھالہ جات نوں پکا کیتا جارہیا اے۔ میں سمجھنا آں کہ ایہہ وی کسان دوستی دا ثبوت اے ساڈے عمران خان صاحب تے بزدار صاحب دا۔ اک ہور میں جناب ایتھے گل کرناں چاہ رہیاواں کہ کساناں دیاں فصلاں تے جیہڑی خدائی آفت آندی سی گڑا، طوفان اوہدا وی بندوبست کیتا گیا اور انشورنس پروگرام بنایا گیا اے جدے تے عملدرآمد ہورہیا اے تمام جنساں دیاں قیمتاں میں سمجھناواں کہ ایس ٹائم بہت مناسب نیں۔ اوہ گھٹ نئیں نیں جنے اسیں ناشکرے ہوئے واں۔ بڑا اللہ دا شکر اے کہ ایس حکومت نے بڑا خیال کیتا اے کسان بھائیاں دا۔ میں سمجھنا آں کہ تعلیم توں بغیر کوئی وی قوم ترقی نہیں کرسکدی۔ میں خراج تحسین پیش کرنا چاہنا واں ڈاکٹر مراد راس صاحب، راجہ یاسر ہمایوں صاحب، ایہناں دی کوششاں نال اور سردار عثمان بزدار تے عمران خان دے ویژن نال کہ ساڈے نصاب جیہڑے پہلی توں لے کے پنجویں تک ایہنوں یکساں کیتا گیا اے ایہہ بہت وڈا کم اے۔ ایہہ شاید کوئی ہور حکومت یا کوئی ہور فرد نئیں کرسکدا۔ ایس توں علاوہ ساڈے ورگے پسماندہ ضلعیاں دے وچ یونیورسٹی تے چار کالجاں دا جیہڑا اعلان کیتا اے، میں سمجھنا آں کہ عمران خان صاحب تے عثمان بزدار صاحب دی طرفوں ساڈی غریب عوام واسطے بوہتا وڈا تحفہ اے۔ ایس طرح پورے پنجاب دے وچ جیہڑے اوہناں نے پیکیج بنائے نیں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ دے ایس دی مثال نئیں ملدی ایہہ بہت اچھا قدم اے۔ ایہدے وچ ہر ضلعے نوں اپنا حصہ برابر ملے گا۔

جناب چیئرمین! صحت دے معاملے وچ جیہڑا اوہناں نے اقدام کیتا اے ست لکھ ویہہ ہزار دا صحت کارڈ۔ میں سمجھنا آں کہ ایہہ وی اللہ دی طرفوں تحفہ اے۔ جیویں 1122 دی سکیم اے ایسے طرح انشااللہ ہر غریب امیر واسطے ایہہ پیکیج برابر اے تے ایہہ بہت وڈا قدم اے جیہڑا ساڈی حکومت پی ٹی آئی دے عمران خان تے بزدار صاحب نے چلایا اے تے ایس توں علاوہ میں نوں بڑی خوشی ہوئی کہ جتنے وی پنجاب دے وچ ڈی ایچ کیو ہسپتال نے جیہڑے چھوٹے دیہی ایہناں نوں 24 گھنٹے سہولت فراہم کرن دا حکم دے دتا گیا اے اور اس تو علاوہ میں اپنے پاکپتن دی عوام دی طرفوں شکرگزار آں جیہڑا ساڈے کول mother and child hospital دا پیکج آیا اے

تے ڈی ایچ کیو ہسپتال دی upgradation، عارف والا دی upgradation وی اے۔ میں ایس گل داوِی شکریہ ادا کرنا آں ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ داتے عثمان بزدار صاحب داوی کہ اے سہولتاں ساڈے پسماندہ ضلع وچ گیاں نیں۔ زراعت، نہری آب پاشی واسطے بڑا اک پیکج رکھیا گیا اے پورے پنجاب واسطے پکے راجباہیاں واسطے وی پیکج رکھیا گیا اے جیس گل تے میں خوش آمدید کہنا آں۔ میں سمجھنا آں ساڈے کساناں واسطے اے سب توبہترین سہولت اے۔ صاف پانی پیون لئی اک آبی پروگرام دی کمیٹی بنائی گئی اے جیدے واسطے انشاءاللہ تعالیٰ بوہتے سارے پیسے رکھے گئے نیں۔ امید اے کہ ہر پنڈ وچ پیون داصاف پانی مہیاہ کیتا جاوے گا۔ جناب چودھری پرویزالٰہی دے دور وچ نویاں سڑکاں بنایاں گیاں اور اوہناں نوں مرمت کیتا گیا اور اس توں بعد 12 سال تک نہ مرمت ہوئی نا کوئی نئی سڑک بنی۔

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Friday the 18 June, 2021at 2:00 pm.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعۃ المبارک ،18-جون 2021

(یوم الجمع ،7- ذیقعد 1442 ھ)

سترہویں اسمبلی: تینتیسواں اجلاس

جلد 33 : شمارہ 3

137

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 18-جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پر عام بحث"

139

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک ،18-جون 2021

(یوم الجمع ،7-ذیقعد 1442 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 38 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بسم اللہ الرحمن الرحیمo

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ
تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۶﴾
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ
لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الرّٰشِدُوْنَ ۙ﴿۷﴾ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۸﴾

سورۃ الحجرات آیت نمبر 6 تا 8

مومنو! اگر کوئی گناہ گار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو۔ پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے O اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے پیغمبر ﷺ ہیں۔ اگر بہت سی باتوں میں وہ تمہارا کہا مان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ نے تمہارے لئے ایمان کو عزیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا۔ یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں O یعنی اللہ کے فضل اور احسان سے۔ اور اللہ جاننے والا ہے حکمت والا ہے O

وما علینا الا البلاغ O

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور ﷺ ہم سے خفا ہیں منا کے آ
کچھ ہم بھی اپنا چہرہِ باطن سنوار لیں
بوبکر سے کچھ آئنے عشق و وفا کے لا
دنیا بہت ہی تنگ مسلماں پہ ہوگئی
فاروقؓ کے زمانے کے نقشے اٹھا کے لا
محروم کردیا ہمیں جس سے نگاہ نے
عثمان سے وہ زاویے شرم و حیا کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم
دروازہِ علیؓ سے یہ خیرات جا کے لا

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سالانہ بجٹ 22-2021 پر بحث آج دوسرے دن جاری رہے گی۔ جو معزز اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں تاکہ ہم اسے لسٹ میں شامل کر سکیں۔ سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میں سب توں پہلے تے جناب نوں تے سپیکر صاحب نوں اس ہاؤس نوں مکمل کرن تے مبارک باد پیش کرناں۔ ایناں خوبصورت ہاؤس میرے خیال وچ کسے جگہ تے وی موجود نئیں۔ میرا خیال اے کہ ایہہ ایشیاء دا سب توں خوبصورت ہال اے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! تہانوں یاد ہونا اے کہ پچھلے بجٹ سیشن دے وِچ میں اک بجٹ documentنوں چیلنج کیتا سی۔ اُناں وچ جیڑھیاں fake entry سن اُناں دے حوالے نال جناب نے مہربانی فرمائی سی۔ اُناں نُوں اک کمیٹی دے سپرد کیتا سی۔ بد قسمتی نال اوہندی اَج تک اک میٹنگ وی نہیں ہو سکی۔ جتنا اس دور دے اندر چودھری پرویز الٰہی صاحب دی قیادت وچ کمیٹیاں نُوں بااختیار کیتا گیا سی اج اتنا ہی افسوس نال کہنا پیندا اے کہ اس ہاؤس دیاں کمیٹیاں اَج تک مکمل نہیں ہو سکیاں، کی وجوہات نیں، ایہہ جناب دا سیکرٹریٹ بہتر دس سکدا اے لیکن اُناں دا مکمل ہونا اس لئی ضروری اے کہ ہر ڈیپارٹمنٹ دی جھیڑی کارکردگی اے اُس نُوں زیادہ مؤثر بنان لئی میرے خیال وچ بہت ضروری اے۔ اوہ ہاؤس وی مکمل نہیں ہوندا اگر اوہ کمیٹیاں نہ بنایاں جان۔ میں گزارش کراں گا کہ جتنا جلدی ممکن ہووے کمیٹیاں مکمل ہونیاں چاہیدیاں نیں۔

جناب سپیکر! بجٹ تاں ویسے ہی اک لفظاں دا ہیر پھیر اے اور ہمیشہ اے بجٹ بابو تیار کر دے نیں لیکن ہر دفعہ بظاہر اس نوں عوامی ثابت کرن لئی پری بجٹ سیشن ہوندے سن اور اِس واری بد قسمتی نال او وی نیں ہو سکے۔ تمام تر ناکامیاں جس طرح Covid دے پچھے چھپایاں جاندیاں سن ایہہ ناکامی وی Covid دی نذر کر دتی گئی اے اور کہندے نیں کہ Covid دی وجہ

توں اساں کوئی سیشن نیں کر سکے حالانکہ پورے پاکستان دے اندر قومی اسمبلی دے اندر وی۔۔۔(شوروغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: .Please order in the House جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! قومی اسمبلی دے اندر وی سیشن ہوندے رہے نیں مگر ساڈا پری بجٹ سیشن نہ ہو سکیا اور اووی حکومت دی کامیابی اور اوہ سارا سہرا اوی اس حکومت نوں جاندا اے۔ جس طرح اس حکومت دا ایہہ طرہ امتیاز رہیا ہے کہ اوہ عوامی اور جمہوری ایواناں دی تضحیک کرن اور اپنی آمراناں اور فاشسٹ سوچ نوں پروان چڑھان۔ ساڈا اک بلدیاتی، نظام سی جس دے وچ منتخب نمائندے، اس نظام دے اندر ہزار خامیاں ہو سکدیاں نیں، اوہ نظام بُرا وی ہو سکدا اے اس وچ ریفارمز لایاں جاسکدیاں سن لیکن ساڈی اس حکومت نے اس بارہ کروڑ عوام نوں اک کوڑے دے ڈھیر اُتے بٹھا دتا اے۔ اَج پنجاب دے کسی وی شہر وچ چلے جاؤ اور خصوصاً لاہور دے اندر جہڑا کہ باغاں دا شہر سی اوہ اپنی ثقافت دے حوالے نال، اوہ اپنی علمی اعتبار نال، اوہ طبعی حوالے نال وی پورے ملک دے اندر بلکہ اس نوں پاکستان دا دل آکھیا جاندا سی اَج کسی وی جگہ تے چلے جاؤ تساں نوں اسمبلی دے اندر کچرا نظر آئے گا اور اسمبلی توں باہر وی کچرا نظر آئے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس سسٹم نوں ختم کر دینا، ہزاراں دی تعداد وچ عوامی نمائندیاں نوں بے اختیار کر دینا اور اِناں نوں اک executive order تے گھر گھل دینا میں سمجھناں کہ ایہہ بہت بڑا بھیانک مذاق اے اس قوم دے نال

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اک تاں تساڈی توجہ divert ہو جاندی اے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میری طرف توجہ دیں، میں جدھر بھی توجہ دوں۔

سید حسن مرتضیٰ: میری توجہ تاں جناب دی طرف اے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی توجہ میری طرف ہونی چاہئے۔ جی، آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ساڈا اوہ حال ہو گیا اے کہ اک عورت آئی اوہنے خاوند نال علیٰحدگی کر لئی تے پھری وی اوندے نال جاوے۔ لوکاں اکھیاں بی بی تینوں طلاق ہو گئی اے تے توں ایس بندے نال پھری جاندی اے۔ کوئی خدا دا خوف کھا۔ اس اکھیا کہ that was my husband and he is my friend. جناب ایہہ حال اے اس حکومت دا۔۔ (قہقہے)

حکومت دا تاں نہیں خاص کر پی ٹی آئی دے ایہناں جواناں دا جناں نیں خان نال اختلاف وی کیتا اے اور کہندے نیں کہ اسیں follower خان دے آں لیکن اوندی پالیسیاں نال اسیں اختلاف کردے آں۔

جناب سپیکر! میں عرض کر رہیا سی بلدیاتی نظام دے حوالے نال۔ میں گزارش کر رہیا ساں کہ تسی ہزاراں دی تعداد وچ لوکاں نوں بے اختیار، غیر فعال کر کے اک executive order دے نال ایہناں دی چھٹی کرادتی اور اتنی جلد بازی کیتی کہ اک نواں نظام لے آندا جس نظام نوں تساڈے الیکشن کمیشن نے وی refuse کردتا اے کہ ایہہ قابل عمل وی نئیں اے۔ فیر تسی اک ہور attempt کیتی۔ اس دوران سپریم کورٹ آف پاکستان داdecision آیا اور ایہناں نے اس نوں بحال کردتا۔ میں اس ایوان دے وچ بیٹھے ہوئے اک اک بندے کولوں پُچھناں کہ کیا اسیں اتھے جہڑے بیٹھے آں اسیں کسی آئین دے تابع بیٹھے آں، اسیں ایتھے کسی عدالت نوں تسلیم نئیں کرناں تے اسیں کیڑے آئین دی پاسداری کر رہیا؟ اسیں کسی عدالتی حکم دی پاسداری نئیں کردے اور اسیں کھلم کھلا اوہدی violation کردے آں جدوں سپریم کورٹ نے بلدیاتی سسٹم نوں بحال کیتا، کیا کسے وی حکومت دی ایہہ جرات ہونی چاہیدی اے کہ اس حکم نوں obey ناں کیتا جاوے؟ کیا تسیں اس ملک دے وچ افراتفری چاہندے او؟ کیا تسی اس ملک دے وچ انتشار چاہندے او، کیا تسی چاہندے او کہ سپریم کورٹ دے اس آرڈر دے نال اوہ لوگ جاکے تساڈی ضلعی انتظامیہ دے خلاف جنگ لڑن، اوہناں دفتراں تے زبردستی قبضہ کرن، اوہ زبردستی اپنے اختیارات دا استعمال کرن؟ کیا تسی اس ملک دے وچ انتشار چاہندے او؟ تساڈی اس حکومت نے سپریم کورٹ آف پاکستان دی وی توہین کیتی۔ عوامی مینڈیٹ دی توہین اور مذاق اڑایا اے۔ میں اج اناں تمام بلدیاتی اداریاں دے سربراہان نوں آکھداں کہ اوہ جاون اوہ بااختیار نیں، اوہ

سپریم کورٹ دے آرڈر نال بحال نیں، اوہ اپنے اپنے دفاتر دا چارج وی لے لون اور عوامی خدمت وی کرن۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

کسی وی آمر اناں سوچ نوں کدی وی قابل قبول نئیں کیتا جاسکدا اے۔ اوہدی ذمہ دار ایہہ حکومت ہوئے گی اگر کسی جگہ تے کوئی کملا ٹوٹے گا تاں اس دا ذمہ دار وزیر اعلیٰ پنجاب ہووے گا کیونکہ اوہ اک عدالت دے حکم نال اپنے دفتراں دے چارج لین گے۔ اوہ کون ہوندے نیں اناں نوں روکن والے، اے کون ہوندے نیں جہڑے ایہہ آکھن کہ کسی وی جگہ تے صفائی نہ ہووے، کسی وی جگہ تے کوئی ترقیاتی کام نہ ہووے۔ کتنا شرم دا مقام کہ تساڈے کول کوئی پروانشل، فنانس کمیشن کوئی ایوارڈ وی نہیں ہویا۔ تسی کیویں پیسے تقسیم کر رہے او؟ کیا ایہہ خزانہ کسے دی آبائی جاگیر اے؟ ایہہ کسی دی جائیداد اے کہ اوہ جس نوں دل کرے اوجتنے فنڈز دے دیوے اور جیندا دل کرے اوہ آکسیجن بند کر دیوے کیوں؟ اَج آدھا پنجاب اپوزیشن وچ بیٹھا ہویا اے۔ تہاڈی چھ سات آدمیاں دی اکثریت اے، تُسیں آدھے پنجاب دے ترقیاتی کم روکے ہوئے نیں کی وجہ اے، کیوں ترقیاتی منصوبے روکے ہوے نیں؟ کیا میرا حق نیں بندا کہ میرے حلقے دے لوگاں لئی وی development ہوئے، کیا میرا حق نیں بندا کہ میرے حلقے دیاں وی سڑکاں بنن، کیا میرا حق نیں بندا کہ میرے حلقے دے سکولز upgrade ہوون، میرے حلقے دے کالجز، یونیورسٹیز بنن؟ کیا میرا حق نیں بندا کہ صحت دے جیہڑے معاملات نیں میرے حلقے وچ وی ہون، کیوں مینوں فنڈز نیں دتے جاندے، مینوں فنڈز نا دیون دی کی وجہ اے؟ کیا میں tax payer نیں ہاں، کیا میرے حلقے دے لوگ tax pay نئیں کردے؟

جناب سپیکر! تعصب دے اُتے قائم حکومت اے، ایہناں کول کوئی عوامی mandate نئیں اے، ایہہ political system نوں کم زور کر کے political parties نوں توڑ کے ایس حکومت دا ڈھانچہ کھڑا کیتا گیا اے۔ کیویں ایہناں نوں تسلیم کر لیا جاوے ایہناں نوں ایہناں دی اصلیت ایہناں دے چہرے وکھائے جاون تے فیر ایہہ وہندے تے احتجاج کردے نیں، جو قومی اسمبلی دے اندر ہویا کیا اُوہ کوئی جمہوری رویہ سی؟ ایہہ پہلی حکومت ویکھی اے جیہڑی اپوزیشن تے حملے کر رہی اے، ایہہ پہلی حکومت ویکھی اے جیہڑی کتاب دے تقدس نو پامال کر رہی اے، اے پہلی حکومت دیکھی اے جیہڑی گالی گلوچ دے کلچر

نوں فروغ دے رہی اے۔ ایہہ زیادتیاں نیں، ایہہ بجٹ دے اعداد و شمار کی نیں، تُسیں ایہہ کتاب پاس کرنی اے پوری کتاب چک کے تُسیں اوہنوں پاس کر دینا اے، ساڈے وچ بیٹھا ہویا اک ممبر وی ایہہ طاقت نئیں رکھدا کہ اسیں ایس دا ایک صفحہ بلکہ ایس دا اک figure وی کہہ دیوے کہ اسیں پاس نئیں کر دے۔ تُسیں میرا challenged document کمیٹی دے سپرد کیتا اے اُسدے باوجود بجٹ پاس ہوئے اُس کمیٹی دی اِک میٹنگ نیں ہو سکی۔ ایس نظام نوں درست ہونا چاہیدا اے۔

جناب سپیکر! اگر تُسیں فنانس منسٹر صاحب نوں آکھ دیو کہ اُوہ میری گل سن لین۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سیکرٹری فنانس بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور فنانس منسٹر بھی ایوان میں تشریف فرما ہیں شاہ صاحب! آپ اپنی بات continue کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بجٹ دے اندر تنخواہواں وچ 10 فیصد ایڈہاک ریلیف دتا گیا اے تین سال تک تُسیں کسی دی تنخواہ وچ اک penny اضافہ نیں کیتا اور تین سال بعد تسیں 10 فیصد اضافہ کر کے 100 فیصد مہنگائی کر رہے ہو۔ تُسیں ایہناں لوگاں دا کس طرح balance کرو گے، کس طرح تُسیں کہندے اُوہ کہ کرپشن فری معاشرہ ہووے جدوں اک آدمی دے کول اپنے بچیاں دے علاج لئی پیسہ نئیں ہوئے گا تے اوہ رشوت وی لے گا اُس نوں ڈاکہ وی مارنا پئے گا تے اوہ مارے گا۔

جناب سپیکر! اگر تُسیں اوہنوں بہتر کرنا چاہندے او، مہنگائی ہر دور وچ ہوئی اے پیپلز پارٹی دے دور وچ وی مہنگائی ہوئی اے، اسیں اس گل نوں تسلیم کر دے ہاں، پاکستان مسلم لیگ (ن) دے دور وچ وی مہنگائی ہوئی ہوئے گی۔ لیکن ساڈے دور وچ 138 فیصد تنخواہاں دے وچ اضافہ ہویا سی، پنشن دے وچ 100 فیصد اضافہ ہویا سی، اُس وقت فوجیاں دی تنخواہاں 200 فیصد ودھیاں سن، اج ویکھ لو کہ تُسیں 10 فیصد ایڈہاک اضافہ کر رہئے او، تسیں ایہہ کی کر رہے ہو، تسیں ایہناں نوں خیرات دے رہے ہو۔ کیا ملازمین دا حق نیں اے کہ اُوہ وی اچھی زندگی گزار سکن، اُوہ وی اپنے بچیاں نوں اعلیٰ تعلیم دے سکن اُوہ وی اپنے بچیاں نوں پڑھا سکن، ایہناں دا علاج کروا سکن، المیہ ایہہ ہے کہ اگر اج کسے نے اپنے بچے دی شادی کرنی اے تے اُس نوں شادی لئی وی کوئی اپنی پراپرٹی ویچنی پیندی اے۔ لوگ

اپنے کوئی اثاثے ویچ کے اپنی شادیاں اور فوتگیاں بھگتا رہے نیں۔اس دی ذمہ دار ساڈی ایہہ حکومت ہے کیوں کہ ایہناں نوں ایس گل توں فرصت ہی نئیں اے کہ فلاں چور، فلاں ڈاکو، فلاں یہ، فلاں وہ ،انہاں دا اور کسے پاسے دیہان نئیں اے۔ اُوہ ایس سائڈ تے آن نوں ہی تیار نئیں کہ اُوہ ویکھن کہ ایتھے پنجاب دے اندر اور پاکستان دے اندر حالات کس سائڈ تے جا رہے نیں۔

جناب سپیکر! میں تہاڈی توجہ دلاواں گا کہ ساڈی حکومت دے بڑے دعوے نیں کہ اسیں بڑا اچھا کم کر رہے آں اور ہر چیز بڑی ٹھیک جا رہی اے تے تمام لوگ بڑے خوشحال نیں۔ میں تہاڈے اگے چھوٹا جیا سوال رکھناں ہاں کہ کیا اسمبلی دے باہر سانوں اُوہ protest روز نظر نئیں اندے جیہڑے کدی ایپکا والے سڑکاں تے آئے ہوئے ہوندے نیں۔ یار ایپکا والیاں دا مطالبہ تے حل کر لو اُس دے اُتے تے تہاڈی حکومت چلدی پئی اے۔ اُوہ کلرک ہی تے حکومت چلا رہے نیں، کلرک ہی تے تہاڈے اندر اک ایسا پرزہ ہے جیہڑا تہاڈی بیوروکریسی نوں وی چلاندا اے، جہیڑا تہانوں وی چلا رہیا اے اور تہاڈی اُنہاں ول توجہ ہی کوئی نیں۔ کدی ایپکا والے باہر سڑکاں تے آئے ہوندے نئیں، کدی PHFMC والے باہر سڑکاں تے آئے ہوندے نیں۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب دا اوہ منصوبہ سی میں on the floor of the House کہیا تے چودھری پرویز الٰہی صاحب نے فیر اُس تے فرمایا، فیر لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب نے اُس دے اُتے کہیا کہ اُنہاں دے مطالبات بڑے جائز نیں۔ اوہ 17,17 سال توں نوکری کر رہئے نیں اور 18 ہزار 19 ہزار 20 ہزار تنخواہ لے رہئے نیں۔ جیہڑے ساڈے BHUs تے باندر نچدے سن ہن اوتھے اج آ کے ویکھو تے اوہ آباد نیں، لوگاں نوں کوئی گولی مل رہی اے کوئی ٹیکہ لگ رہیا اے، کوئی اُنہاں دا علاج ہو رہیا اے ویران BHUs اُنہاں نے آباد کیتے اور اج 17 سال توں بعد اُنہاں نوں وی نوکریاں توں فارغ کیتا جا رہیا اے۔

جناب سپیکر! ایہہ کس قسم دی حکومت اے کہ جنہاں نوں اپوزیشن برداشت ہوندی اے نا انہاں نوں عوام برداشت ہوندی اے نا ایہہ کسی چیز نوں ٹھیک کرنا چاہندے نیں۔ تین سال گزر گئے نیں ایہہ مجموعی طور تے چوتھا بجٹ آج دے رہے نیں۔ کوئی اک چیز ایہہ کہہ دین کہ اسیں track تے چڑھا دتی اے، کوئی اک چیز ایہہ کہہ دیون کہ اسیں ٹھیک کر دتی اے۔ اپوزیشن

انہاں نوں جواب دے گی اسیں جواب دہ گے۔ کوئی چیز ٹھیک نیں اے صرف گالم گلوچ ہو رہی اے ایس توں علاوہ کوئی کم نیں ہو رہیا۔

جناب سپیکر! محکمہ تعلیم دے جیہڑے ملازمین نیں، اُستاد دا ایہہ کم ہے کہ اُنہوں دھکے دیتے جاون اوہ تے اس قوم دا معمار اے، مستقبل اُسدے ہتھ وچ اے، اوہ سارا دن باہر سڑکاں تے بیٹھے احتجاج کر رہے نیں۔ کسے اِک وزیر نوں اتنی زحمت نئیں ہوئی کہ اوہ جا کے انہاں نوں سُن لوے اُنہاں کولوں پُچھ لوے کہ اسیں کرنا کی اے اور تہاڈے مطالبے کی نیں؟ سانوں دس دیو کہ ایہہ کجھ سانوں چاہیدا اے اسیں تہانوں دے دیئے کسے نوں کوئی جرات نئیں ہوندی۔ گزارش اینی اے کہ ایس بجٹ دے وچ جنا کجھ کسے نوں دتا گیا اے میرا خیال اے اُس نالوں زیادہ واپس لے لیا گیا اے تے مینوں ایتھے اک مثال یاد آ گئی اے

جناب سپیکر! اک پیر صاحب سن اُنہاں دے اک بچے دی شادی ہوئی جدوں شادی ختم ہو جاوے ساڈے پنڈ دا کلچر اے اُوتھے کمی اپناں اپنا لاگ لین لئی آ جاندے نیں، نائی آیا پیر صاحب اُس نوں آکھیا تینوں دُعا چاہیدی اے یا پیسے چاہیدے ہن اُس بے چارے نیں تھوڑا جیا انکساری نال کم لیا کہ پیسیاں نوں کی کرناں اے پیرادیاں تے دُعاواں ہی بڑیاں نیں کوئی دُعا شوا دیو۔ پیر صاحب دُعا دتی نائی وی فارغ ہو گیا تے کوئی کمہار آ گیا اُس نوں وی دُعا دتی تے فارغ کر دتا۔ فیر بے چارہ اک مراثی آیا اُس نوں پیر صاحب آکھیا دُعا چاہیدی اے یا پیسے اُس آکھیا مہنگائی بڑی اے حالات بڑے خراب نیں کوئی 50 دی اِک دُعا دے چھڈو تے ساڈھے 4 سو نقد دے چھڈو، پیر صاحب نے دُعا دتی تے مراثی بقایا دی جستجو کیتی تے پیر صاحب آکھیا کہ غلطی نال دعا 500 دی دے بیٹھا آں تے توں انج کر اپنے 50 روپیے رکھ لے تے باقی ساڑھے چار سو مینوں واپس دے دے۔ ساڈی حکومت دا وی ایہہ ہی حال اے کہ 10 فیصد تنخواہ ودھائی اے تے کوئی 50 قسم دے ٹیکس ٹھوک دتے نیں۔ اوہ وچاریاں نوں کوئی پلیوں ہی دینا پینا اے اونہاں نوں کوئی شے نئی بچدی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! تسی پیر صاحب دی گل کر رئے او تے تسی وی تے پیر او۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پیر آں لیکن میں non practicing پیر آں۔ اینہاں حالات دے وچ ساڈا ملک چل ریا اے۔ میں سمجھدا آں کہ ایہہ بڑا ہی بھیانک مذاق اے۔ تاریخ

سانوں ویکھ رئی اے۔ تاریخ لکھی وی جارئی اے تے ایہہ بڑی بے رحم اے۔ ایتھے جنرل ضیاء الحق داوی طوطی بولداسی، ایتھے مشرف داوی طوطی بولداسی تے اوہ مکے لہرالہرا کے آکھداسی۔ میرے خیال وچ اینہاں وچ کافی دوست بھراساڈے اونہاں نال وی بیٹھے سن تے اج اونہاں داایتھے ناں لین والا وی کوئی نئیں۔ ایس لئی ایہہ کوئی ایسے کم کرجاون جندے نال اینہاں نوں تاریخ وی یادرکھے تے ایہہ تاریخ داحصہ وی رہون۔ اینہاں نوں ایہہ شرمندگی نہ ہووے کہ ایڈے وڈے جمہوری ایواناں دے وچ بہہ کے اتنے مواقع ہوندے ہویاں اساں صرف تعصب دی سیاست کیتی۔ اگر کاش اسیں اوس وقت خدمت دی سیاست کرلیندے۔ اوہ وقت فیر اینہاں دے ہتھ نئیں آناں۔ میں اج اپنے ایناں وزرادے اگے سوال رکھ کے جاریاں کہ کیااگر میرے حلقے دے لوکاں داں یا میرے صوبے دے لوکاں دے ایہہ حقوق اونہاں نوں نئیں دیون گے تے کیا ساڈا اسلام ایہہ اجازت دینداا ے کہ کسی داحق کھاجاؤ؟ میرے حلقے دے لوکاں داایہہ حق کھارئے نیں۔ ایہہ مجرم نیں میرے حلقے دے لوکاں دے۔ میں اپنا ایہہ مقدمہ اللہ تعالیٰ دے اگے وی رکھنا اے۔ میرے ول توجہ کرلو میں تہاڈےthroughہی اللہ اگے اپنا مقدمہ رکھ ریا آں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایہہ میرے حلقے دے لوکاں نال زیادتی کررئے نیں۔ تسی پورا ADP پڑھ کے دیکھ لووتے فرتہانوں خوداحساس ہووے گا کہ ایہہ اپنی حکومت بچان لئی لوکاں نوں 95،95 کروڑ روپے دے فنڈز دے رئے نیں۔ ایہہ اپنی صرف اوس کھوکھلی شان وشوکت دی خاطر حکومت دے خزانے لٹارئے نیں لیکن میرے لوکاں دے جائز حقوق وی ایہہ سلب کرکے بیٹھے نیں۔ میرے حلقے وچ پین والا پانی تک نئیں اے۔ میرے حلقے وچ فیکٹری ایریا اے اور میرا under water خراب ہونداجاریااے۔ کدی ساڈے حلقے داپانی اینا بہترین سی کہ کسی دور وچ میرے حلقے توں فیصل آباد نوں پانی سپلائی ہونداسی۔ اج میرے حلقے داپانی پین دے قابل نئیں رہ گیا۔ اونہاں فیکٹریاں دی وجہ نال اتنا تعفن تے بدبو اے کہ کوئی ماحولیات دی منسٹری ساڈے ول متوجہ نئیں ہوندی۔ میں اک ہزار دفعہ ایس حوالے نال تحریک التوائے کار وی دتی اے۔ میں مختلف طریقیاں نال ایہہ کوشش کیتی اے کہ میری آواز حکومتی ایواناں تک پہنچے لیکن

اے میری وجہ توں پورے میرے حلقے نوں سزا دتی جارئی اے۔ کیا ایہہ عوامی مینڈیٹ دی توہین نئیں اے۔ میں آکھناں کہ اگر تسی مینوں کج وی دے سکدے او تے اوہ نہ دیو لیکن میرے حلقے وچوں tax collection تے بند کر دیو۔ تسی میرے حلقے دی ٹٹیاں ہویاں سڑکاں دے اُتے ٹول پلازے لا کے اونہاں کولوں جبری ٹیکس وصول کررئے او۔ کیا تہانوں شرم نئیں آندے تسی اوہ ٹیکس ہی معاف کر دیو؟ تسی سڑکاں وی نئیں بنواندے تے اونہاں اُتے ٹیکس وی وصول کیتی جارئے او تے مینوں دسو کہ کیوں ایہہ ناانصافی کررئے او؟ اینہاں داناں تے تحریک انصاف اے لیکن اینہاں وچ انصاف ناں دی کوئی چیز نظر نئیں آندی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ اپنی بات کو wind up کریں۔ آپ کو بات کرتے 25 منٹ ہو چکے ہیں۔ آپ اپنی speech جلدی مکمل کریں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں اپنی speech ہی کر داپیاں آں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ اپنی speech complete کریں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں کل ایتھے بیٹھا لیڈر آف دی اپوزیشن دی تقریر سن ریاں ساں اوس توں بعد میاں صاحب نے تقریر شروع کیتی تے میں بڑے انہاک نال میاں صاحب دی تقریر سن ریاں ساں تے مینوں اک پی ٹی وی دا ڈرامہ یاد آ گیا۔ جیہڑے اوہندے وچ expressions نیں اوہ ڈراما ویکھیاں ہی پتا لگنے نیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ اپنی بات کو wind up کریں۔ آپ کے پاس last thirty seconds ہیں اس میں آپ نے اگر کوئی joke سنانا ہے تو joke سنا کر بیٹھ جائیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں joke نہیں سنانا بلکہ میں تے ڈرامے دا حوالہ دے ریاں آں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! ادھا ٹیم تے تسی joke سنانے نیں۔ تے فیر بجٹ تے تسی کی گل کرنی اے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! مینوں دسو کہ ایس بجٹ تے کوئی گل کرن والی ہے؟ میں تہانوں بجٹ تقریر توں پہلے عرض کیتی کہ اک budget document میرا کمیٹی نوں بھیجیا ہویا اے تے اونہدے تے اج تک کوئی ایکشن نئیں ہویا۔ تہانوں تے اوس تے فوری ایکشن لے کے پُچھنا چائی دا

سی کہ کیوں نئیں ہویا۔ جناب وی اوس معاملے وچ اتنا اک ہی serious سن تے میں ہور فیر کی کردا۔ جناب نوں چائیدا اسی کہ فوراً حکم صادر کردے direction دیندے کہ اوہ اج تک میٹنگ کیوں نئیں بلائی گئی۔ جناب ولوں لیٹ ہوئی اے میرے ولوں تے کوئی لیٹ نئیں ہوئی۔ ہن مینوں تسی آکھو کہ تو serious نئیں ایں تے میرے خیال وچ ایہہ میرے نال زیادتی ہووے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ اپنی speech کو wind up کریں کیونکہ ابھی میرے پاس بہت بڑی لسٹ پڑی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے تسی اونہاں نوں وقت دے لوو۔ بہت مہربانی۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چوہان صاحب! آپ کی اس کے بعد باری ہے آپ اپنی باری پر بات کر لیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! نہیں، نہیں، میں نے تقریر نہیں کرنی بلکہ میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چوہان صاحب! نہیں، نہیں، آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں کرنی۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر بہت important ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چوہان صاحب! نہیں، نہیں، کوئی important نہیں ہے۔ پھر تمام ممبران پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد آپ کی باری ہے آپ نے اس کے بعد بجٹ پر تقریر کرنی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! شاہ صاحب نے غریب عوام کو کمی کہہ کر ان کی تذلیل کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ جلدی سے اپنی تقریر مکمل کریں۔ لسٹ بہت بڑی ہے اور بھی بہت سارے اپوزیشن ممبران نے بات کرنی ہے۔ چوہان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب! آپ اپنی speech continue کریں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! انہوں نے غریب آدمی کی اس پنجاب کے سب سے بڑے ایوان میں تذلیل کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چوہان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ No. There is no objection. Please be seated.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جنوں floor دتا اے اونہوں بولن دیو۔ میری کوئی گل نئیں میری خیر اے۔ ایہہ اینہاں دے رویے نیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ نے اس topic پر کوئی بات نہیں کرنی بلکہ آپ بجٹ پر بات کریں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں کوئی وی گل نئیں کر ریا۔ میں تے ویسے آکھ ریاں ساں کہ کل میں اوہ تقریر بڑے انہماک دے نال سن ریا ساں۔ اوندے وچ میاں صاحب نے اک لیڈر آف دی اپوزیشن نوں جس طریقے نال جواب دے رہے سن تے مینوں یاد آریا سی کہ پی ٹی وی تے اک ڈرامہ سیریل چلداسی جانو جرمن اور اوہ جانو جرمن ڈرامے وچ اک مقابلہ ہو ریا ہوندااے اور اک منصف ہونداا ے تے اوہ بیٹھا اوس مقابلے نوں ویکھ ریا ہونداا ے۔ اوہ مقابلہ انگریزی بولن دا ہونداا ے۔ ساڈے جیاں جیہڑا تھکیا جیا ہونداا ے تے اوہ انگریزی بولدا اے تے او گنتی اک دو تن توں لے کے اک سو تک سنا دیندا اے۔ دوسرا او چارہ پڑھا لکھیا ہونداا ے تے او باہر دے ملکوں آیا ہونداا ے تے اوہ بڑی انگریزی بولدا اے۔ اوس بندے داناں رمضان ہونداا ے۔ تے اوندے وچ ترائے اکھڑ اوس نے اردو دے بولے۔ Glass of milk نوں اوس نے گلاس آکھیا، تے اوس توں بعد جدوں اوس so cold آکھیا تے اوس منصف نے so پھڑ لیا تے اگوں cold کٹ دتا۔ منصف ہن مقابلے دا فیصلہ دے ریا اے کہ جتیا کون اے۔ اوس آکھیا کہ میں بڑے انہماک تے بڑے غور نال ایہہ ساری گفتگو سنی اے تے ایس مقابلے دے میں نتیجے تے پہنچیاں آں کہ

رمضان نے تین الفاظ، اک رمضان، اک گلاس تے اک سوایہہ اردو دے بولے نیں جبکہ جانوجرمن نے اک توں سوتک گنتی گن دتی لیکن اک لفظ وی اوہنے اردو وچ نئیں آکھیا لہٰذا ایہہ مقابلہ جانوجرمن جت گیا۔ اک پاسے لیڈر آف دی اپوزیشن کھلو کے figures پڑھ پڑھ کے اوندی جو نکل گئی اے تے دوجے پاسے جناب اونہوں فلاں ایہہ فلاں ایہہ کہہ کے اوہ تے بڑی serious گفتگو ہے ای ناں۔اونہدے تے کسی نوں وی اعتراض کوئی نئیں ۔ میرے لطیفیاں تے اقوال زریں تے بڑا اعتراض اے اور مقابلہ جیہڑا اے اوہ فیاض الحسن چوہان جت گیا اے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے ڈیسک بجائے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چوہان صاحب! آپ کا نام میرے پاس لسٹ میں موجود ہے لہٰذا آپ بات کریں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چوہان صاحب! نہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں ہو گی بلکہ آپ budget speech کریں۔ اگر آپ بات نہیں کرنا چاہتے تو سردار اویس احمد خان لغاری بات کریں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! شاہ صاحب سے کہیں کہ یہ اس ایوان سے معافی مانگیں کیونکہ انہوں نے respectable citizen کو کمی کہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چوہان صاحب! آپ تشریف رکھیں اور ماحول کو خراب نہ کریں۔ جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر!

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں شاہ صاحب کی بات پر ایوان سے واک آؤٹ کرتا ہوں اور جب تک شاہ صاحب معافی نہیں مانگیں گے میں واک آؤٹ پر ہوں۔

(اس مرحلہ پر وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان) واک آؤٹ کرتے ہوئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ continue کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! اگر میں باقی تمام مقررین کی طرح اپنی تقریر کے آغاز میں اس نئے ہاؤس پر تمام معزز ممبران کو، سپیکر جناب پرویز الٰہی صاحب کو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No crosstalk.جی سردار صاحب!

سردار اویس احمد خان لغاری: آپ کے آفس کو، یہاں کے تمام سٹاف کو اس نئے ہاؤس کے اندر ہماری جو proceedings ہو رہی ہیں اس پر اگر مبارک باد نہ پیش کروں تو وہ نامناسب ہو گا اس لئے آپ سب کو بہت مبارک۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں چوہان صاحب کو لینے جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! مخدوم عثمان صاحب بھی آپ کے ساتھ جائیں۔

(اس مرحلہ پر سید حسن مرتضیٰ، سید عثمان محمود اور سید علی حیدر گیلانی وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان) کو ایوان میں واپس لانے کے لئے تشریف لے گئے)

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! کل ملک احمد خان صاحب نے جو تحریک استحقاق پیش کی اس کی بنیاد پر سپیکر صاحب کا جو ایک principle stance تھا، اس کے اندر پوری اسمبلی، اس کی متفقہ طور پر پاس کی ہوئی ایک قرارداد اور ایک قانون پر عمل در آمد نہ ہونے کا جو ایک stance لیا اس پر بھی جناب سپیکر صاحب کو خاص طور پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ بات سامنے آئی اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہم نے اسے push کیا۔

جناب سپیکر! آج سے دو تین دن پہلے جن حالات کے اندر وزیر خزانہ نے پنجاب اسمبلی کے اندر بجٹ پیش کیا وہ حالات کچھ ایسے ہیں کہ اس وقت فیڈرل حکومت سے آنے والی تمام وہ رقم جو اگلے سال کے اندر resources کی صورت میں آنی ہے، divisible pool کی form میں آنی ہے جو ہمیں NFC ایوارڈ کی وجہ سے صوبے کو آمدن ہونی ہے بدقسمتی سے وہ تمام رقوم ابھی تک IMF کی negotiations پر depend کر رہی ہیں۔ آئندہ چند مہینوں کے اندر یہ negotiations کون سا رخ لیں گی، وفاقی حکومت کے پاس کتنی collections ہوں گی اسے کتنے ٹیکسز کا نفاذ کرنا ہو گا، ان ٹیکسز کی بنیاد پر صوبوں کے لئے کتنے پیسوں کی بچت ہو گی۔ پھر وہ کتنے پیسے صوبوں تک منتقل ہو سکیں گے۔ اس وقت تمام چیزیں بہت liquid state کے اندر

ہیں۔ نا صرف فیڈرل حکومت کا جو بجٹ پیش کیا گیا اس کے سر پیر کا کچھ پتا نہیں چل رہا، trillions of rupees کا ایک deficit موجود ہے جن پر IMF کی negotiations کے بہت اثرات ہوں گے اور پھر اس کے صوبے کے resources پر بھی اثرات ہوں گے۔ تو بد قسمتی سے پاکستان میں پہلی دفعہ یہ بجٹ اس طریقے سے announce کیا گیا ہے کہ اس کے سر پیر اور مستقبل کا کچھ پتا نہیں چل رہا۔ بد قسمتی سے پچھلے دو سال سے ہماری شماریات کی جو کتاب رپورٹ ہوتی ہے اس کے اندر پاکستان کے unemployment اور غربت کے اعداد و شمار ہی نہیں دیئے گئے۔ یعنی آج عوام اور عوامی نمائندوں کو اس چیز کا علم ہی نہیں ہے کہ پاکستان کے اندر unemployment کہاں تک پہنچ چکی ہے اور پاکستان کے اندر غربت کی سطح کے نیچے مزید کتنے کروڑ لوگ دھکیلے جا چکے ہیں۔ باہر کی انٹرنیشنل ایجنسیز نے ، ورلڈ بنک، ADB اور مختلف اداروں نے پاکستان میں unemployment and poverty کی جو شماریات دی ہیں ان کے مطابق یہ figures خطرناک ہیں۔ مہنگائی کی وجہ سے مزید دو کروڑ لوگ غربت کی لائن سے نیچے دھکیلے جا چکے ہیں اور unemployment unprecedented levels تک پہنچ چکی ہے۔ بد قسمتی سے وزیر خزانہ نے ان حالات کے اندر بجٹ پیش کیا جس کا قائد حزب اختلاف نے دو اڑھائی گھنٹے لگا کر ہر figures کو discuss کیا اور آپ کے سامنے پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اس ہاؤس کی توجہ اس طرف دلوائی اور انہوں نے ایک ایک figure کو آپ کے سامنے رکھا جس پر مزید figures کے اندر جا کر ہر چیز کو explain کرنا کل already ہو چکا ہوا ہے لیکن میں کوشش کروں گا کہ کل جو چیزیں رہ گئی ہیں ان کی طرف اس ہاؤس کی توجہ دلاؤں۔ جب قائد حزب اختلاف کی تقریر ہو گئی تو اس کے بعد ایک موصوف نے اٹھ کر تقریر کی اور انہوں نے اس تقریر کے اندر کوئی ایسی بات کی جو میں at the outset اس پر اپنا protest launch کرنا چاہوں گا اور وہ ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہوں گا چونکہ یہ بذات خود آپ کے حلقے سے متعلقہ بات ہے اور جس ضلع کی بات کی اس ضلع سے اور معزز ممبران بھی اس وقت ایوان میں تشریف رکھتے ہیں۔ جب انہوں نے ماڈل ٹاؤن کے واقعہ پر تنقید کرتے ہوئے ہمارے اور ہماری گزشتہ حکومت پر تنقید کر رہے تھے تو جذبات میں آکر ان کے دل کے اندر جو چھپی ہوئی بات تھی وہ سامنے آئی۔ ان کی اس بات پر میری سخت قسم کی reservations ہیں انہوں نے ایک تو یہ کہا کہ انصاف ضرور ہو گا اور انصاف دے کر رہیں گے،

ان کی حکومت آئے تین سال ہو چکے ہیں اب عوام آپ سے پوچھے گی کہ آپ نے تین سال انصاف کیوں نہیں کیا؟ اب انصاف کرنا آپ کا فرض ہے، تین سال سے حکومت کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ جو الزامات لگاتے ہیں اگر وہ ہیں تو کہاں ہیں؟ کس عدالت کے اندر ثابت کئے گئے اور انہوں نے جو خطرناک جملہ کہا کہ یہ ایک ماڈل ٹاؤن تھا یہ کوئی راجن پور کا جنگل نہیں تھا جہاں لوگ قتل ہو رہے تھے، کیوں، کیا راجن پور کے جنگل کے اندر انسان نہیں رہتے، راجن پور اور کوہ سلیمان کے پہاڑوں کے اندر انسان اور مسلمان نہیں رہتے، جب ان کے ہاتھ کٹ رہے ہوتے ہیں اور ویڈیوز پھیلائی جا رہی ہوتی ہیں تب آپ کے جذبات کہاں ہوتے ہیں اور کیا رحیم یار خان کے جنگلوں میں انسان نہیں رہتے تو آپ کو صرف لاہور کے ماڈل ٹاؤن میں انسان لگتے ہیں؟ انہوں نے الفاظ چاہے سوچ سمجھ کر ادا کئے یا جذبات کے اندر ادا کئے، براہ مہربانی ان الفاظ کو اسمبلی کی کارروائی سے حذف کرنا چاہیئے۔ ان الفاظ سے مختلف علاقوں کے اندر ایک sense of inferiority ہوتا ہے اور sense of deprivation ہوتا ہے یہ اسے feel کرتے ہیں اس لئے میں اس قسم کی discrimination کے against سخت قسم کی آواز اٹھاتے ہوئے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ اس قسم کے حالات کے اندر بھی سامنے آ رہا ہے، یہاں بڑی strong rumors ہیں جن کے بارے میں مجھے نہیں پتا کہ درست ہیں یا نہیں لیکن خلق خدا کی زبان پر یہ بات ہے کہ جب پی ٹی آئی کے روح رواں، جب پی ٹی آئی کے شہنشاہ اپنی پرائیویٹ محفلوں میں بیٹھتے ہیں تو جب ان کے سامنے پنجاب کی چھوٹی موٹی کرپشن کی بات ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ چھوٹی موٹی کرپشن کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ چھوٹی موٹی کرپشن ہوتی رہتی ہے۔ کیا آپ کو پتا ہے کہ چھوٹی موٹی کرپشن کیا ہوتی ہے؟ چھوٹی موٹی کرپشن یہ ہوتی ہے کہ کسی ایس۔ ایچ۔ او سے اس کی ٹرانسفر کروانے پر پیسے لینا، چھوٹی موٹی کرپشن یہ ہوتی ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر، ڈی۔ سی اور سیکرٹری کو پیسے لے کر لگانا۔ آپ کو پتا ہے کہ جو شخص اپنی ٹرانسفر کے لئے پیسے دیتا ہے اس کا خمیازہ کس کو بھگتنا پڑتا ہے؟ جس علاقے میں وہ تعینات ہوتا ہے وہاں کے لوگوں سے وہ پیسے وصول کرتا ہے۔ پہلے وہ اپنی investment پوری کرتا ہے اور پھر اپنے لئے پیسا بناتا ہے۔ چھوٹی موٹی کرپشن جس کو ignore کیا جا رہا وہ عوام کا بہت زیادہ نقصان کرتی ہے۔ اس کے علاوہ کرپشن کے بڑے

بڑے سکینڈل بھی سامنے آرہے ہیں۔رنگ روڈ راولپنڈی کا سکینڈل حال ہی میں آپ کے سامنے آیا ہے۔اس چھوٹی موٹی کرپشن کا نقصان ہم ڈیرہ غازی خان اور راجن پور والوں سے پوچھیں۔جب محکمہ ریلوے کی چیزیں فروخت ہو رہی ہوتی ہیں تو راجن پور کے غیور ایم۔این۔اے اس کے خلاف اُٹھ کر چیخیں مارتے ہیں۔جب ایک چھوٹے سے علاقے میں بار بار ایس۔ایچ۔او تبدیل ہوتے ہیں تو پھر وہاں پر ہر پرچہ درج کروانے کے لئے پیسے لئے جارہے ہوتے ہیں۔آپ وزیر اعلیٰ کے ضلع اور ہمارے علاقے کے لوگوں سے پوچھیں کہ چھوٹی موٹی کرپشن کا ان کی زندگیوں پر کیا اثر پڑتا ہے؟جب پٹواری کی نوکری کے لئے پیسے لئے جا چکے ہوتے ہیں اور اس بھرتی پر کسی عدالت کی طرف سے stay order جاری ہو جاتا ہے تو پھر پیسے دینے والے غریب لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے جو پیسے دیئے تھے وہ واپس دیں لہذا چھوٹی موٹی کرپشن بہت زیادہ نقصان دہ ہے۔

جناب سپیکر!کل جناب حمزہ شہباز شریف نے بطور قائد حزب اختلاف بجٹ کے ایک ایک facts and figures پر بات کی ہے اور یہ ان کی quality of debate ہے۔اس موجودہ حکومت کی کوئی باقاعدہ پالیسی ہمیں نظر نہیں آرہی۔بھائی!ہم نے جو کچھ بھی کیا تم نے کیا کیا ہے؟پچھلے تین سالوں میں تم نے کیا کیا؟صرف تم نے یہ کیا اور تم نے وہ کیا کی بات چل رہی ہے۔حکومت میں رہ کر تم کیا کیا نہیں کہتے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہاں یہ غلطیاں ہیں اور ہم ان کو ٹھیک کر رہے ہیں۔حکومت کی طرف سے ہمیشہ policy debate کی جاتی ہے۔حکومت اپنی پالیسیوں اور پروگراموں کے اُوپر بات کرتی ہے۔

جناب سپیکر!پچھلے سال معزز وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہماری حکومت کی زبردست achievement ہے کہ ہم نے اس سال گندم کی record procurement کی ہے اور ان کی یہ بات on record ہے۔وزیر خزانہ کی پچھلے سال کی تقریر کا یہ حصہ ہے۔اس record wheat procurement کے بعد کیا ہوا؟یہ آپ نے اور میں نے دیکھا اور بُھگتا ہے۔آٹے کی قلت ہوئی اور پھر آٹے کا بحران پیدا ہوا۔آپ نے اور میں نے یہ سب کچھ دیکھا۔

اسی طرح چینی کا بحران پیدا ہوا۔ملک میں پہلے چینی موجود تھی لیکن اسے سستے داموں باہر فروخت کیا گیا اور پھر بعد میں مہنگے داموں چینی خریدی گئی،لوگوں کو چینی لینے کے لئے قطاروں

میں کھڑا کیا گیا اور ان کے انگوٹھوں پر نشانات لگائے گئے۔ یہ حکومت شوگر کین کی کون سی پالیسی لے کر آئی ہے؟ آپ Small and Medium Enterprises کی بات کرتے ہیں۔ آپ لوگوں کو روزگار مہیا کرنے کی بات کرتے ہیں جبکہ اصل حالات یہ ہیں کہ جن علاقوں میں شوگر ملز ہیں ان علاقوں یا اضلاع کے اندر لوگوں کو گڑ بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ کی policies کدھر ہیں؟ جس جس کی شوگر ملیں نہیں ہیں، چاہے وہ حزب اقتدار یا حزب اختلاف میں بیٹھے ہیں وہ اپنے دل کے اُوپر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ شوگر کین کی production والے علاقوں میں کیا کیا ظلم ہو رہا ہے؟ آپ کو ان علاقوں میں گڑ بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ لوگوں کو permits کے ذریعے اجازت دی جاتی ہے۔ ایسا کیوں ہے، کیا یہ آزاد ملک نہیں ہے، کیا یہ Capitalist Society نہیں ہے، کیا یہاں پر ہر چیز open نہیں ہونی چاہئے اور کیا یہاں پر competition نہیں ہونا چاہئے؟ جو مل inefficient ہوگی وہ بند ہو جائے گی اور جو efficient ہوگی وہ اپنا کام جاری رکھے گی۔ گنّے کی قیمت میں حکومت کا کیا کمال ہے؟ جس سال گنّے کی پیداوار کم ہوتی ہے اس سال زمیندار کو قیمت زیادہ ملتی ہے اور جس سال گنّے کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے اس سال زمیندار کو قیمت کم ملتی ہے۔ اس میں حکومت کا کوئی کمال نہیں ہے۔ موجودہ حکومت کی شوگر کین کے حوالے سے پالیسی کیا ہے؟ 30 نومبر کو شوگر ملیں چلانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ جب تک ہم پرانی چیزوں اور فرسودہ نظام کو ختم نہیں کریں گے تو اس وقت تک صوبہ پنجاب اور پاکستان آگے نہیں بڑھے گا۔

جناب سپیکر! یہاں ایوان میں وزیر زراعت بیٹھے ہوئے ہیں۔ کل قائد حزب اختلاف نے ایگریکلچر کے اُوپر emergency declare کرنے کی demand کی ہے۔ وزیر زراعت اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ کیا آج صوبہ پنجاب کے اندر agriculture emergency نافذ نہیں ہونی چاہئے؟ حکومت نے گندم کی قیمت بڑھا کر زمیندار کو پانچ سو روپے فی من کے حساب سے زیادہ رقم دی لیکن دوسری طرف کھاد، بیج، بجلی اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کرتے ہوئے زمیندار سے 800/- روپے واپس چھین لئے گئے ہیں۔ مجھے بتائیں کہ کیا گندم کاشت کرنے والا زمیندار آج خوشحال ہے یا بدحال ہے؟ اس کا جواب ان کے پاس ہے لیکن ان میں بولنے کی ہمت نہیں ہے۔ یہ اپنے لیڈر عمران خان کو کس طرح ناراض کریں اور اپنی غلطی کس طرح مان لیں؟ اس ایوان میں شعبہ

زراعت سے تعلق رکھنے والے بہت سے معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں۔کسی کا رشتہ دار کاشت کار ہے، کوئی خود کاشت کار ہے، کوئی پچاس ایکڑ کا مالک ہے اور کوئی پانچ سو ایکڑ زمین کا مالک ہے۔ آپ ان سے پوچھیں کہ wheat کے اندر کیا returns ہیں؟ آپ خود زمیندار ہیں اور بخوبی جانتے ہیں کہ گندم کی cost میں -/800 روپے فی من کے حساب سے اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے فیشن ڈیزائنرز کا ٹیکس ختم کر دیا ہے، آپ نے architect کا ٹیکس ختم کر دیا ہے اور آپ نے بہت سے لوگوں کو ٹیکس کی مد میں رعایت دی ہے تو کیا پچاس ایکڑ زتک کے زمین مالکان کے اُوپر ٹیکس ختم نہیں ہونا چاہئے؟ مجھے بتائیں کہ پچاس ایکڑ یا اس سے کم زمین رکھنے والے کاشت کاروں کا ٹیکس ختم نہیں ہونا چاہئے، ان کو tax free نہیں ہونا چاہئے اور اس کے اُوپر ٹیکس کیوں لگے؟ معزز وزیر خزانہ خود بھی agriculture background سے تعلق رکھتے ہیں تو انہوں نے اس حوالے سے وزیر اعلیٰ کے سامنے آواز کیوں بلند نہیں کی؟ وزیر اعلیٰ صاحب خود agriculture background سے تعلق رکھتے ہیں اور کیا وہ اپنا background بُھول گئے ہیں؟ ان کو بخوبی علم ہے کہ پچاس ایکڑ والا زمیندار کس طرح سفید پوشی کی زندگی گزار رہا ہے لہٰذا اس کو ٹیکس میں چھوٹ ضرور ملنی چاہئے۔

جناب سپیکر! انہوں نے ریسرچ کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ پچھلے تین سالوں میں ریسرچ کے لئے پیسے مختص نہیں کئے گئے۔ اب سُنا ہے کہ کوئی agriculture expert وزیر اعظم کا ایڈوائزر بن گیا ہے۔ وہ نہ تو نیشنل فوڈ سکیورٹی کے وزیر کو پوچھتا ہے اور ہمارے صوبہ پنجاب کے وزیر زراعت کو تو وہ بالکل ہی نہیں پوچھتا ہو گا۔ سُنا ہے کہ وہ کسی کمپنی کا مالک ہوتا تھا اور آج کل وہ ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے معاملات کو بھی دیکھ رہا ہے۔ یہ حکومت ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے چار شعبہ جات کو ختم کر رہی ہے۔ اس بجٹ تقریر میں بھی اس طرف اشارہ دیا ہوا ہے کہ ہم ریسرچ کو privatize کر رہے ہیں۔ کیا آپ کو پتا ہے کہ کس کس ریسرچ کو یہ privatize کر رہے ہیں؟ یہ wheat, sugarcane, maize and rice کی ریسرچ کو privatize کر رہے ہیں۔ ہمارے ملک میں ان چاروں crops کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ پہلے ہی rice کا hybrid seed باہر سے import ہو رہا ہے۔ شوگر کین کی پیداوار پہلے ہی high achieve ہو رہی ہے۔ مکئی وغیرہ کا تو مسئلہ ہی نہیں ہے۔ اسی طرح climate change کے بعد گندم

کیgrowthکا جتناperiodہے اسgrowth periodکے اندر ہم گندم کی چالیس سے پچاس من فی ایکڑ پیداوار حاصل کر رہے ہیں۔ آپ انcropsکی ریسرچ کو کیوںprivatizeکر رہے ہیں، میں بتاؤں کہ اس سے کیا ہو گا؟اس سے ریسرچ اداروں سے وابستہ لوگ اپنی نوکریوں سے فارغ ہو جائیں گے۔ چلیں ان کو کہیں اور نوکریاں مل جائیں گی لیکن ریسرچ کوprivatizeکرنے سے ایک بہت بڑا نقصان ہو جائے گا۔ وہ ایڈوائزر صاحب کیا کرنے جا رہے ہیں؟ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ تقریباً 100سال پُرانا ادارہ ہے۔اس انسٹی ٹیوٹ کے اندر ہر varietyکیgenesموجود ہیں جن کوGermplasmکہتے ہیں۔اسGermplasmکا وہاں پر ایک پورا بنک اورreserveپڑا ہوا ہے وہ پرائیویٹ لوگوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا اور وہ اسے کسی کمپنی کو فروخت کر دیں گے۔ ہمارے اس خطے میں اُگنے والی ہر سال کی فصل کا جو POLE Genesہے وہ آپ فروخت کرنے جا رہے ہیں۔ آپ کپاس کی ریسرچ کو کیوں privatize نہیں کر رہے ہیں؟ پنجاب سیڈ کارپوریشن خود ہی کپاس کا بیج بناتی ہے اور خود ہی منظور کرتی ہے۔ واہ کیا بات ہے۔اس کیstaple lengthکیrequirementاٹھائیس ملی میٹر رکھی ہوئی ہے جبکہ وہ خود24/24 ,26/26ملی میٹر والی چیزوں کو approveکر رہے ہیں تو وہ ان چیزوں سے complete disconnectedہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! Wind upکریں۔ آپ کو15سے20منٹ ہو گئے ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ابھی تو میں نے شروع کیا ہے۔ میںfull speedسے اپنی بات مکمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! جب یہ خود institutions بنا نہیں سکتے اور خود improve نہیں کر سکتے تو یہalreadyبنے ہوئےinstitutionsکو خراب کر رہے ہیں۔انہوں نے آتے ہی 56 companiesکو ختم کر دیا۔ یہ انہیں خود بنائیں گے اور نہ رہنے دیں گے۔ انہوں نے Fort Munro Development Authorityکو تباہ کر دیا، انہوں نے South Punjab Forest Companyکو ختم کر کے اگلے دنcabinet meetingکےminutesمیں کہتے ہیں کہ ہم Public Private Partnership کے ذریعے درخت لگائیں گے۔ South

Punjab Forest Company کیا صرف private partnership کے تحت درخت لگا رہی تھی؟ ان کی باتوں اور کام میں contradiction ہے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ انہوں نے کل کیا کرنا ہے اور یہ کل کیا کرتے ہیں؟ ان میں understanding نہیں ہے، vagueness and confusion ہے اور ان کو issues کی پہچان نہیں ہے۔ ہمیں Preventive Healthcare کی طرف آنا پڑے گا۔ کل جناب سپیکر نے بھی محترمہ وزیر صحت کی تعریف کی اور انہوں نے الحمدللہ بہت hard work کیا ہوا ہے لیکن اس وقت آپ کی penetration into the market کیا ہے؟ آپ لوگ proactively کہاں تک پہنچے ہیں؟ اس document کے اندر کسی نے Preventive Healthcare کی بات کی ہے؟ میں پچھلے سال بھی اس پر چیخا تھا کہ اس کو دیکھو۔ آپ تو کرونا کے اندر بھی Preventive Healthcare نہیں کر سکے۔ جب dengue fever آیا تھا تو میاں محمد شہباز شریف اُس کی prevention کے لئے ہر گھر تک پہنچا تھا اور prevention کے ذریعے ہی dengue کو کنٹرول کیا تھا۔ 22 کروڑ کی آبادی کے لئے آپ Health Ministry کی development کے لئے جتنا مرضی پیسا دے دیں جب تک آپ Preventive Healthcare کی طرف نہیں آئیں گے یہ نہیں ہو پائے گا۔ Preventive Healthcare میں سب سے بڑی چیز پینے کا صاف پانی ہوتا ہے۔ وزیر خزانہ نے تقریر کے پیرا نمبر 29 میں کہا ہے کہ ہم پنجاب کی صرف 16 تحصیلوں میں صاف پینے کے پانی کے لئے 86 ارب روپے کے پروگرام کا آغاز کر رہے ہیں لیکن ہم اُس 86 ارب روپے میں سے صرف 4 ارب روپے مختص کر رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ صرف 16 تحصیلوں میں پینے کا صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے بیماریاں بہت زیادہ پھیلتی ہیں اُس کو یہ حکومت 20 سال میں پورا کرے گی اور وہ بھی صرف 16 تحصیلوں میں یہ کام ہو گا۔ واہ، واہ، واہ پاکستان تحریک انصاف کا pro-development کا کیا بجٹ ہے، سبحان اللہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب آپ population growth پر آ جائیں۔ میں نے پچھلی دفعہ اپنی تقریر کے اندر یہ عرض کی تھی کہ میں کوئی تقریر population growth کو mentioned کئے بغیر نہیں کروں گا لیکن اس بجٹ میں population growth کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے population growth control کرنے کا کتنا فنڈ رکھا ہے؟ میں چیلنج کرتا ہوں کہ

آج پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ population کا growth rate ہے۔ آپ population کو sustain نہیں کر سکتے، چاہے وہ پاکستان تحریک انصاف ہو یا پاکستان مسلم لیگ (ن) ہو۔ اس population growth rate کے ساتھ آپ کا governance structure, crumble کر چکا ہوا ہے۔ آپ کی service delivery zero پر جا رہی ہے۔ آپ کا کوئی لوکل گورنمنٹ سسٹم ہو یا NGO's کا سسٹم ہو یا community organization کا infrastructure ہو، اس population growth کو کچھ بھی match نہیں کرے گا۔ ہم as a nation جس طرح nuclear program کے اوپر اکٹھے ہوئے تھے ہمیں بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے اس کے اوپر policies بنانی پڑیں گی اور یہ policies بنانی چاہئیں۔

جناب سپیکر! اب بجٹ تقریر کے پیرا نمبر 33 کے اوپر آجائیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے Billion Tree Tsunami Programme کے لئے اڑھائی ارب روپیہ رکھا ہے۔ ارے بھائی! South Punjab Forest Company میں بغیر اڑھائی ارب روپے کے تین سال پہلے پونے تین کروڑ درخت لگ چکے ہوتے۔ وہ اس وقت تین سال بڑھے ہوتے اُس کا نقصان کون برداشت کرے گا؟ اُس کا نقصان جنوبی پنجاب برداشت کر رہا ہے۔ میرا اور آپ کا پنجاب کا حصہ جنوبی پنجاب ہے جس کو صوبہ بننا تھا وہ حصہ climate change کا سب سے worst affected area وہ ہے۔ جنوبی پنجاب میں کپاس کی فصل ختم ہو گئی ہے کیونکہ وہاں پر climate change ہوا ہے، بیج کی حیثیت تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ اُس کو pigbol worm, whitefly and humidity کے کنٹرول کے اثرات سے بچانے کے لئے genes ڈالنے ہیں اور یہ climate change کا effect ہے۔ وہاں پر ہم نے درخت لگانے تھے لیکن کسی نے آکر کہا کہ اس کمپنی کو ختم کرو تو اُس کمپنی کو ختم کر دیا گیا۔ 3 کروڑ درخت جو مفت میں لگ رہے تھے وہ اب نہیں لگیں گے۔ اُس environmental damage کو یہ Billion Tree Tsunami والے کہاں سے پورا کریں گے اور اس کا جواب کون دے گا؟

جناب سپیکر! یہ آگے کہتے ہیں کہ ہم نے tourism کا بڑا effect کیا اور چھ جگہوں کا نام بتایا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے home district کے اندر ایک tourist destination ہے اُس کا نام Fort Munro ہے اُس کی Development Authority بنی تھی جس کو ختم کر

دیا گیا۔ وہاں پر چار گھنٹے سے زیادہ بجلی نہیں دیتے، وہاں کی پولیس کو revive نہیں کیا، بارڈر ملٹری پولیس کے اندر بڑے بڑے تمن دار اور سرداروں کے رشتہ داروں کو رسال دار بنا دیا لیکن سوار نہیں رکھے، دفع دار نہیں رکھے، نائب دفع دار نہیں رکھے، چپڑاسی نہیں رکھے، کلرک نہیں رکھے، پانی پلانے والے نہیں رکھے اور تمن دار سرداروں کو رسال دار بنا دیا۔ بس، یہ آپ کی reforms ہیں اور آپ کے پاس tourist destination کا یہ جواب ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر! آپ کا جنوبی پنجاب کا سیکرٹریٹ کہاں ہے؟ آپ کو تو notification نکالنا نہیں آتا۔ آپ نے تو دسمبر کے مہینے میں ایک notification نکالا، notification نمبر فلاں فلاں، فائل نمبر فلاں فلاں ...To Whom It May Concern پورا لکھا، پھر کہتے ہیں کہ او، او، او، او۔ غلطی ہو گئی، Typo error-typo error پورے خط کے اندر دو لفظ کا typo error ہوتا ہے۔ وہ کیسا typo error ہے جو پورے notification جتنا لمبا ہو گیا؟ جنوبی پنجاب کا جو علیحدہ job quota تھا اُس کو آپ نے کہاں implement ہونے دیا ہے؟ آپ نے جنوبی پنجاب کی jobs %35 علیحدہ کر کے رکھی ہیں اور اس پر جنوبی پنجاب والے کیوں نہیں بولتے؟ کل جناب سپیکر اور ہم سب نے Rescue 1122 کے حوالے سے جس طرح زور لگایا۔ آپ بھی ہیں، جناب وزیر خزانہ بھی ہیں اور جنوبی پنجاب کا پورا محاذ ادھر بیٹھا ہوا ہے۔ آپ آج کھڑے ہو ناں کہ ہم اُس وقت تک بجٹ پاس نہیں ہونے دیں گے جب تک جنوبی پنجاب صوبہ نہیں بنتا۔ میں دیکھوں گا کہ جنوبی پنجاب کس طرح سے صوبہ نہیں بنتا، دو دن میں جنوبی پنجاب صوبہ بن جائے گا۔ آپ جنوبی پنجاب کے لئے کیوں نہیں کھڑے ہوتے؟ آپ کی [**************] کی آوازیں کہاں گئیں؟ وہ لمبی لمبی شعر و شاعری کدھر ہے؟ اوہ سرائیکی دے شعر پڑھدے سن [**********************]

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر صفحہ نمبر 163 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! بہت ٹائم ہو گیا ہے اس کو wind up کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں خالد واران صاحب کا ٹائم لے سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! ان کا نام میرے پاس لسٹ میں نہیں ہے۔ سردار صاحب! last one minute. رانا شہباز صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! محترم سردار صاحب نے جذبات میں آ کر کہا ہے کہ یہ جنوبی پنجاب والے غدار ہیں اور یہ قاتل ہیں میری آپ سے استدعا ہے کہ یہ الفاظ حذف کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار صاحب کے ان الفاظ کو حذف کیا جاتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! اگر محترم لاء منسٹر صاحب کسی دن اجازت دیں تو میرے حلقے پر پڑھی ہوئی جو تقریریں اور قصیدے تھے میں منسٹر صاحب کو سنانا چاہتا ہوں پھر آپ انصاف کریں گے۔ کہ مجھے کہنا چاہئے کہ نہیں کہنا چاہئے ۔ آپ کی Provincial autonomy کو Finance Minister اور Finance Ministry سے trample کیا جا رہا ہے۔ Finance Minister صاحب تو ماشاءاللہ strong آدمی ہیں وہ ضرور for the interest of the province resist کرتے ہوں گے لیکن Finance Ministry کے جنجال میں سے اربوں روپے surrender کر کے واپس وفاق کو بھیجے جاتے ہیں کیوں؟ کیا ملتان، ڈیرہ غازی خان، بہاولپور، رحیم یار خان، روجھان، مظفر گڑھ، لیہ، بہاول نگر اور راجن پور ان سب کو پیسے نہیں چاہئیں؟ جب 110 ارب روپے وفاق کو واپس بھیجے جاتے ہیں تو جناب کے حلقے والوں کو بُرا نہیں لگتا ہے۔ ہمیں برا لگتا ہے کیا ہمارے سکولوں کو پیسوں کی ضرورت نہیں ہے؟ رحیم یار خان میں بہت اچھی developments ہو چکی ہوں گی ہمارے اضلاع میں اتنی نہیں ہوئی۔ ہمیں فنڈز دیں ہمارا پیسا واپس وفاق کو کیوں دے رہے ہیں؟ خدارا ہمارا share ہمیں دیں۔ اس صوبہ کا share ہمیں چاہئے۔ پرائم منسٹر آف پاکستان irrespective وہ پی ٹی آئی کے ہیڈ ہیں کہ نہیں ۔ یہ ایک constitutional position ہے۔ Prime Minister of Pakistan کو کوئی اختیار نہیں

ہے۔ میرے صوبہ کے Chief Executive کو آ کر dictate کرنے کا ان کو کوئی حق نہیں ہے۔ یہ ہمارا آئینی حق ہے یہ ہماری اسمبلی ہے ہماری اسمبلی کا چیف منسٹر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! Please اس کو wind up کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ہماری اسمبلی کے چیف منسٹر اپنے اختیارات استعمال کریں گے یہ اس کا constitutional right ہے۔ آپ براہ مہربانی وہ اپنے decisions ہمارے اوپر thrust نہ کریں۔ عمران خان صاحب نے پچھلے دنوں Canadian TV Channel کو Islamophobia پر ایک interview دیا ہے اس کے اندر انہوں نے hatred کی بات کی ہے اور کہا ہے کہ وہ لوگ جو اسلام کے خلاف یا معاشرے میں کسی بھی صورت میں hatred پھیلاتے ہیں وہ معاشروں کو ختم کرتے ہیں۔ ہمارا آج political معاشرہ polarization اور hatred کی مار سے پٹا ہوا ہے ہم لوگ کسی چیز پر اکٹھے بیٹھ کر بات نہیں کر سکتے چاہے فلسطین ہو، اسرائیل ہو، electoral reforms ہوں، جنوبی پنجاب ہو کچھ بھی ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! بس ایک منٹ بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار صاحب! آپ آخری بات کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں آخر میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں غازی یونیورسٹی ہے اس یونیورسٹی کے اندر M.Phil کے students ہیں وہ تمام students تمام لوازمات پورے کر چکے ہیں۔ ایک طرف تین سال گزرنے کے بعد اب ہمارا Higher Education کا بجٹ 18 ارب سے کم کر کے 15۔ارب روپے پر لے آئے ہیں۔ 3۔ارب روپے وہاں کے کم ہوئے غازی یونیورسٹی کا سٹاف وہ M.Phil کے students جو پاس ہو چکے ہیں ان سے 10000 روپے fee for degree کیوں مانگ رہا ہے؟ ان کو degrees کیوں نہیں دی جا رہیں؟ یہ وہاں کی youth کا اور students کا مطالبہ ہے کہ آپ کے سامنے اس بات کو ہم اٹھائیں تا کہ ان طلباء کو جو study complete کر چکے ہیں ان کو ان کی degrees مل جائیں

۔اگر میرے کسی بھی الفاظ سے یا جوش و جذبات سے کوئی گستاخی ہو گئی ہو تو میں اس کی ہاتھ باندھ کر معذرت چاہتا ہوں۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ سردار صاحب! جی، عمر تنویر بٹ صاحب! آپ بات کریں۔

جناب عمر تنویر: اَعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں پنجاب اسمبلی کے اس نئے ایوان کی تکمیل پر آپ کو بہت بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں چونکہ آج چودھری پرویز الٰہی صاحب یہاں موجود نہیں ہیں لیکن یہ ان کی determination تھی کہ انتہائی egoisticاور insecurity regime جس نے 16 سال اس منصوبہ کو تاخیر کا شکار رکھا انہوں نے اپنی مستقل مزاجی سے الحمد اللہ ہمیں یہ ایوان دیا ہے اور میں Chief Ministerجناب سردار عثمان بزدار صاحب کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے اس اسمبلی کی تکمیل کے لئے جو فنڈز requiredتھے انہیں بلا تاخیر جاری کیا اور آج ہم اس ایوان میں کھڑے ہو کر عوام کی امنگوں کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ میں صرف ایک چیز بار بار سوچتا ہوں کہ کل جب اپوزیشن لیڈر یہاں کھڑے ہو کر تقریر کر رہے تھے تو ان کو [*********] کہ انہوں نے اسی منصوبہ کو روکنے کے لئے 16 سال بغض چودھری پرویز الٰہی میں انہوں نے اس منصوبہ کو روکا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ان الفاظ کو حذف کرتا ہوں۔

Order in the House آپ سب اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ میں نے ان الفاظ کو حذف کر دیا ہے۔ جی، بٹ صاحب!

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! کل اپوزیشن لیڈر صاحب نے ادھر کھڑے ہو کر بڑے جوش میں تقریر کی انہیں شاید خود بھی اپنی تقریر سمجھ نہیں آئی اور اسی طرح ہمیں بھی سمجھ نہیں آئی کیونکہ انہوں نے ریاضی کے figures کا گورکھ دھندہ ایوان کے سامنے پیش کرنے کی ایک ناکام کوشش

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کی تو مجھے یہ لگا کہ شاید ان کی معاشی ٹیم یا جس ٹیم نے بھی ان کو بجٹ کی briefing دی ہے یا تو وہ ان کو صحیح طریقے سے سکھا نہیں سکے یا پھر انہوں نے کبھی ریاضی کے figures کو سمجھنے کی ان میں سمجھ ہی نہ تھی۔ اس میں ان کا قصور بھی نہیں ہے کیونکہ آج تک ان کو figure کا ایک ہی مطلب تھا ان کو کبھی ریاضی کے figures کا پتا ہی نہیں چلا تھا لہٰذا میری اپوزیشن کے تمام دوستوں سے یہ گزارش ہے کہ جتنے بھی آپ کی طرف سے ممبران تقریر کریں وہ آپ سب ایک بار مہربانی فرما کر بجٹ کو پڑھ لیں تاکہ دوبارہ آپ کو بھی شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جناب سپیکر! کل اپوزیشن لیڈر نے جمہوریت کے نام پر بڑی تقریر کی کہ اس سسکتی جمہوریت کو ہم نے کالی پٹیاں باندھ کر سہارا دیا ہم نے دھاندلی کو مان لیا تو کاش ایسا ہوتا کہ آپ بھی تھوڑا سا ہماری جمہوریت کے حسن کو سراہتے کہ ہم نے بھی ان لوگوں کو جن کی کرپشن کی داستانیں زبان زد عام اور سرے بازار ہیں ان کو یہاں کھڑے ہو کر اڑھائی گھنٹے بڑے حوصلے کے ساتھ سنا اور جس کے وہ دعوے دار تھے کہ وہ غریبوں کی امنگوں کے بڑے دعوے دار ہیں۔ ان کے ایک ترجمان نے یہاں پر ایک سوال اٹھایا کہ اس حکومت نے مزدور کی اجرت کم سے کم 20 ہزار مقرر کی ہے جس کے اوپر انہوں نے اعتراض اٹھایا تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کے دور حکومت میں مزدور کی اجرت کیا تھی؟ ایک لحاظ سے ان کی بات بالکل درست ہے یہ بات کہنے میں یہ حق بجانب ہیں کیونکہ ان کے جتنے بھی ملازمین ہیں ان سب کی تنخواہ کو 20 ہزار یا شاید 17 ہزار ہی ہوگی لیکن ان کے اکاؤنٹوں میں اربوں کروڑوں کی TTs ضرور آتی ہیں۔ اس TT کے لفظ سے مجھے اپنے بچپن کی ایک بات یاد آگئی کہ جب بچپن میں گلی محلے میں ہم کھیلا کرتے تھے تو محلے کا ایک ایسا بچہ ہوتا تھا جو ساری چاچیوں اور ماسیوں کا بڑا favorite ہوتا تھا اس کا نام بھی TT ہوتا تھا اور وہ تمام ماسیوں اور چاچیوں کے لئے بازار سے سامان لایا کرتا تھا اور فرق صرف یہ تھا کہ وہ جب بھی سامان لے کر آتا تھا تو وہ اس میں سے اپنی TT کے طور پر پیسے کاٹتا تھا اور الزام دکان داروں پر لگاتا تھا کہ باہر مہنگائی ہے۔ آج فرق صرف اتنا ہے کہ یہ ملکی سطح کے TT ہیں انہوں نے جب بھی پاکستان کے لئے کوئی چیز لائی اس میں سے اپنی TT کاٹی اور اپنے ملازمین کے اکاؤنٹوں میں ڈالی اور ان ملازمین کو پتہ بھی نہیں ہوتا تھا۔ اپوزیشن لیڈر نے facts and figures کی بات کی میں بھی اب کچھ حقائق اس ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں Forbes Magazine جو کہ عالمی معیشت کا سب سے قابل

اعتماد source سمجھا جاتا ہے اور وہ اپنے جریدے میں کیا لکھتے ہیں کہ IMF اور World Bank نے پچھلے سال پیشین گوئی کی تھی کہ

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں محمد شفیع کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

پاکستان کا GDP growth rate 1.3% سے 1.5 فیصد تک رہے گا لیکن پاکستان نے 4 فیصد تک growth rate حاصل کیا۔ ہم نے کم سے کم اجرت 20 ہزار روپے مقرر کر کے ان کو حیرانی میں مبتلا کر دیا جس کی ایک جھلک ہم نے اپوزیشن لیڈر کی باتوں اور آنکھوں میں بھی دیکھی کہ وہ بھی حیران تھے کہ یہ 4 فیصد growth rate کیسے حاصل کیا۔

جناب والا! آگے وہ لکھتا ہے کہ دنیا کے دو بڑے معاشی ملک امریکہ اور انڈیا کی معیشت کرونا کی وجہ سے تباہ ہو گئی لیکن پاکستان کی حکومت نے اپنی بہترین معاشی پالیسیوں کی بدولت نہ صرف کرونا جیسی وباء سے نجات حاصل کی بلکہ اپنی معیشت کو بھی سہارا دیا۔ اس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی یہ میں نہیں بول رہا بلکہ یہ Forbes والے بول رہے ہیں۔ یہ جا کر ان کو بتائیں کہ یہ جھوٹ ہے یا سچ ہے۔ ہم جب دوسرے end پر دیکھتے ہیں کہ ایک کمانڈر سیف گارڈ صاحب کرونا کے ٹائم میں اُترے اور انہوں نے آکر شور مچایا کہ جس طرح میں نے ڈینگی ختم کیا تھا اسی طرح میں کرونا ختم کروں گا لیکن دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ اپنے محل میں ایک ٹی۔وی سکرین کے پیچھے بیٹھ کر بھاشن جھاڑتے رہے عملی طور پر انہوں نے کبھی کچھ نہیں کیا لیکن عمران خان نے الحمدللہ اس قوم کو اکٹھا کر کے اس کو حوصلہ دیا اور کرونا جیسی وباء سے نکال کر دکھایا۔

جناب چیئرمین! پھر وہ لکھتا ہے کہ پوری دنیا کی دس لاکھ کی آبادی یعنی ایک ملین کا جو cluster ہے اس میں ہر روز 62 نئے کیسز رپورٹ ہوتے ہیں۔ اللہ کی مہربانی سے پاکستان میں صرف 12 کیسز رپورٹ ہوتے ہیں۔ پاکستان کی سٹاک مارکیٹ آج بلند ترین سطح پر trade کر رہی ہے اور ریکارڈ بنا رہی ہے۔ یہ terminology اپوزیشن والوں کے لئے بہت ضروری ہے شاید آپ کو سمجھ نہ آئے GDP public debt to GDP اور GDP growth کے ساتھ جتنے بھی ترقی پذیر ممالک ہیں ان کے قرضے کا 10 فیصد growth rate ہوا لیکن پاکستان کے بارے میں وہ لکھتا ہے کہ broadly unchanged رہا public debt to GDP ratio تین سال قبل اس ملک کا current account deficit 19 billion dollars چھوڑ کر گئے تھے۔ آج وہ 900 million dollars

foreign reserves 7-ارب ڈالرز پر ہے۔ یہ پاکستان کا نہیں ہے۔ آج الحمدللہ کوئی deficit surplus ہے۔ آج 16-ارب ڈالرز پر ہیں۔ آپ Forbes کی website پر جائیں گے تو ان کو data مل جائے گا آپ اس کی tension نہ لیں جبکہ foreign exchange reserves آج 24-ارب ڈالرز ہیں۔ Forbes کا کہنا ہے کہ یہ کامیابی صرف اور صرف پاکستان کی بہترین معاشی پالیسیوں کا نتیجہ ہے جس میں ہر سال مزید بہتری دیکھنے کو ملے گی۔

جناب والا! اب ان کے زمانے کی معاشی ترقی کا اندازہ لگالیں۔ انہوں نے اس ملک کو ایک import oriented country بنا کر چھوڑ دیا۔ آپ کو آج سے تین سال پہلے دو قسم کے لوگ ملتے تھے اور وہ کون تھے ایک وہ لوگ جو چائنہ یا کسی اور ملک سے سامان import کرتے تھے اور پاکستان میں بیچتے تھے۔ آپ جس شخص سے پوچھتے تھے وہ سامان import کرتا تھا اور پاکستان میں بیچتا تھا۔ ان کے علاوہ دوسرے پراپرٹی ڈیلرز تھے۔ اگر انہوں نے روزگار کے نام پر سکیمیں دیں تو پیلی ٹیکسیاں دیں اور کہا کہ جاؤ ان پیلی ٹیکسیوں کو چلاؤ اور اپنا روزگار کماؤ۔ کیا اس طرح بھی قومیں بنی ہیں اور ان کی فلاح ہوئی ہے جبکہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کی میں صرف ایک مثال اپوزیشن والوں کو دینا چاہتا ہوں کہ آج الحمدللہ پاکستان Amazon کے اوپر ایک seller کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔ آج پاکستان Amazon کے ذریعے پوری دنیا کو اپنی products sale کر سکتا ہے۔ آج پاکستان دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکتا ہے۔ آج جب CIA کا چیف پاکستان آتا ہے تو اس کو یہ جواب دیا جاتا ہے کہ تم Prime Minister سے نہیں مل سکتے تم اگر ملو گے تو اپنے ہم منصب سے ملو گے۔ وہ زمانہ چلا گیا جب وزیراعظم پرچی پکڑ کر کرسی پر بیٹھا ہوتا تھا اور ہاتھ جوڑ کر کہتا تھا کہ جناب ہماری بات سن لیں اور مان لیں۔ آج پاکستان کا ایک وقار ہے اور پاکستان اپنی بات خود کرنے کے قابل ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! لیڈر کی کوئی بھی تعریف اٹھا کر دیکھ لیں۔ آپ کو اس میں ایک چیز مشترک ملے گی کہ لیڈر نے ہمیشہ اپنی قوم کو جہالت کے اندھیروں سے نکالا اور شعور کی روشنی میں لے کر آیا لیکن اگر ہم ماضی کے سابق سیاسی چیمپئنز کو دیکھیں تو انہوں نے اپنے کارکنوں کو ماسوائے نعروں کے اور کچھ نہیں سکھایا کہ "میاں دے نعرے وجن گے، شیر آئے گا شیر آئے گا" ہم نے ابھی کل ہی دیکھا کہ وہ حضرت نازک جب سرخی پاؤڈر لگا کر اندر آئے تو انہوں نے پھر سے

شیر شیر کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ یہی وہ سبق ہے جو انہوں نے اپنے کارکنوں کو سکھایا ہے۔ یہ عمران خان کا کمال ہے کہ آج اس ملک کا بچہ بچہ GDP growth, import, export، اس کے علاوہ current account deficit اور اس طرح کی تمام اصلاحات سے ناصرف واقف ہے بلکہ ان کو جانتا ہے۔ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں اور آنے والے وقت میں ان کے کارکن بھی بریانی کے بجائے کارکردگی کو ووٹ دیا کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

شاید ابھی شعور کی منزلیں تھوڑی سی دور ہیں۔ ابھی تو انہوں نے مہذب معاشرے میں صرف آنکھ کھولنا سیکھا ہے۔ انشاء اللہ عمران خان کے ایک یا دو ادوار اور رہے تو یہ باقی سب کچھ بھی سیکھ جائیں گے۔

جناب چیئر مین! اب میں اپوزیشن کے بنیادی issue کو ذرا address کرنا چاہتا ہوں اور اس کی ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہتا ہوں کہ ایک بند دکان پر دو بزرگ تھڑے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے تو راستے میں چلتے ہوئے ایک راہگیر نے ان سے پوچھا کہ جناب آپ کس بات پر اتنا خوش ہو رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم نے پاکستان کے تمام مسائل کا حل ڈھونڈ لیا ہے۔ انہوں نے پوچھا کے مسائل کا کیا حل ڈھونڈا ہے تو انہوں نے کہا کہ تمام قوم کو اٹھا کر جیل میں ڈال دیا جائے اور اس کے ساتھ ایک 'کھوتے' کو بھی جیل میں ڈال دیا جائے۔ وہ راہگیر بڑا پریشان ہوا اس نے تجسّس کے مارے دونوں بزرگوں سے پوچھا کہ یہ بتائیں کہ 'کھوتے' کو جیل کے اندر کیوں ڈالنا ہے۔ اس پر ایک بزرگ ہنستے ہوئے دوسرے سے کہنے لگے کہ ویکھیا ای رحیمے میں تینوں آکھیا سی کہ قوم دا خیال کسے نے نہیں کرنا سارے 'کھوتے' دا ای پچھن گئے۔ اپوزیشن کا بھی یہی حال ہے۔ ان کو عوام کی کوئی پروا نہیں ہے صرف اور صرف اپنے لیڈر کی چوری بچانے کے لئے، ابو کی کرپشن بچانے کے لئے یہ یہاں پر آتے ہیں، واویلہ کرتے ہیں اور شور مچاتے ہیں۔ میری ان سے صرف ایک گزارش ہے کہ پنجاب حکومت نے ایک بہترین بجٹ پیش کیا ہے۔ میں وزیر اعلیٰ سردار عثمان بزدار صاحب اور مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایک بہترین بجٹ پیش کیا جس میں ہر شعبہ اور ہر سیکٹر کو پہلے سے زیادہ فنڈز جاری کئے۔ اب وقت بدل چکا ہے میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ بھی اپنے لیڈروں کی چوری کو defend کرنا چھوڑیں اور عوام کی ترجمانی کرنا سیکھیں۔

جناب چیئرمین! میرا حلقہ راولپنڈی کینٹ ہے۔ یہ حلقہ ہمیشہ سے پنجاب اور وفاق کے درمیان ping-pong ball کی طرح suffer ہوتا رہا ہے۔ اس حلقے کو کبھی وفاق سے فنڈز نہیں ملتے تھے اور کبھی پنجاب کی طرف سے نہیں ملتے تھے۔ آج میں سردار عثمان بزدار صاحب کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس پر خصوصی شفقت کرتے ہوئے ہمیں ریکارڈ ترقیاتی فنڈز دیئے اور اس کے ساتھ ساتھ میرے حلقہ میں ایک سپورٹس کمپلیکس منظور کیا۔ میری اپوزیشن سے بھی گزارش ہے کہ ایک دفعہ بجٹ کو پڑھیں اور اس کے بعد تقریر کریں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ پیر اشرف رسول صاحب!

جناب محمد اشرف رسول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت بننے پر جناب سپیکر اور ہر اس ورکر جس نے ایک اینٹ بھی لگائی سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! ابھی میرے ساتھی نے ہم پر direct حملہ کیا ہے۔ میں یہی کہوں گا کہ:

آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہی کہتے ہوں گے
میرے اجداد نے تہذیب نہ سیکھی ہوگی
مفلسی حسِ لطافت کو مٹا دیتی ہے
بھوک آداب کے سانچوں میں نہیں ڈھل سکتی

جناب چیئرمین! 16 صفحوں کی جو بجٹ تقریر تھی۔ میں نے اس کو کئی مرتبہ پڑھا لیکن مجھے اس میں ایسی کوئی چیز نظر نہ آئی جو پنجاب کے 90 فیصد غریب عوام جو بھوک سے پریشان ہیں، جو مہنگائی سے پریشان ہیں، جو مجبور ہیں اور میرے وہ سرکاری ملازم بھائی جو مجبور ہیں ان کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا۔

آج سندھ کا بجٹ دیکھیں تو وہاں پر سرکاری ملازمین کی تنخواہیں 25 فیصد بڑھائی گئی ہیں لیکن آپ 25 فیصد کیوں نہیں بڑھاتے اور صرف 10 فیصد بڑھانے پر مجبور ہو گئے ہیں جبکہ actual پچھلے دَور سے 17 فیصد minus ہوئی ہیں۔ آپ غریبوں کا بڑا خیال کرتے ہیں لیکن اُن کے لئے کیا کیا ہے؟

جناب چیئرمین! میں ہیلتھ کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ بیمار ہیں لیکن اسمبلی میں دونوں طرف بیٹھے ہوئے تمام ایم پی ایز سے پوچھنا چاہوں گا کہ کوئی ایک بندہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ آپ کو کبھی اسمبلی سے پوری دوائی ملی ہے تو میں سمجھوں گا کہ آپ نے ہیلتھ میں بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ہم تو خیر مزدور طبقے سے ایم پی اے بن کر آئے ہیں لیکن آپ اپنی کلاس کی دوائی پوری نہیں کر سکتے تو وہ غریب عوام جو رحیم یار خان، شیخوپورہ اور ملتان میں رہتی ہے اُن کی ادویات پوری اور اُن کے مسائل کیسے حل کریں گے؟ انہوں نے بات کی کہ ہمارے لیڈر نے بڑا کام کیا ہے اور کرپشن کے خاتمے کی بات کرتے ہیں لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ نے Ravi Urban Development Authority (RUDA) بنائی ہے جس میں آپ monopolism پیدا کر رہے ہیں۔ آپ ایک بحریہ ٹاؤن نہیں بلکہ 9 بحریہ ٹاؤن مزید پیدا کر رہے ہیں جن کے نام میرے پاس موجود ہیں۔ میرا حلقہ جو دریائے راوی کے اُس طرف ہے اُس زمین کو آپ acquire کر رہے ہیں۔ اُس زرعی زمین کا 2 لاکھ روپے ٹھیکہ ہوتا تھا لیکن آپ ایک ایکڑ کے پیسے صرف اتنے دے رہے ہیں یعنی آپ ہماری زمینیں چھین رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں پر گاؤں موجود ہیں۔ اگر آپ نے پچھلی تاریخ پڑھی ہو تو پتا ہے کہ چک کیوں بنا کرتے تھے کیونکہ اُس وقت انگریزوں کے دَور میں جب لوگ غریب تھے تب اُن لوگوں کو زمینیں دی گئی تھیں تاکہ وہ انگریزوں اور ایسٹ انڈیا کے خلاف بغاوت نہ کریں۔ وہ زمینیں لی گئیں اور بعض families نے آباد کیں لیکن اس کے باوجود ہم نے اُن کے خلاف بغاوت کی۔ آج ایک اتھارٹی بنا کر ہم سے وہ زمینیں چھیننا چاہتے ہیں۔ آج LDA کے چیئرمین کو چیف منسٹر نے اپنی ساری powers دی ہوئی ہیں، کیا اُن کا عزیز اس میں involve نہیں ہے؟ اگر میں یہاں پر نام لوں تو بہت دُور تک بات جائے گی لیکن میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ پہلے ایک ملک ریاض ہوتا تھا اور میرے حلقے میں آپ نے 9 ملک ریاض پیدا کئے ہوئے ہیں۔ آپ سندھ میں دیکھ لیں کہ انہوں نے national issues پر آواز اٹھائی ہے۔ کیا آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم RUDA کے مسئلے میں آواز اٹھا رہے ہیں لیکن میں یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی ہم خاموش ہیں لیکن اگر آپ نے ہماری زمینیں اس طرح سے چھیننے کی کوشش کی تو خدا کی قسم ہم آپ سے وہی سلوک کریں گے جو ایسٹ انڈیا کے ساتھ کیا تھا۔ ہم آپ اور ایسٹ انڈیا میں کوئی فرق نہیں سمجھتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایشیا میں سب سے بڑی کرپشن ہونے والی ہے۔ میں رنگ روڈ راولپنڈی کی بات نہیں کروں گا جس پر وہ شخص کہتا تھا کہ میں پرسوں آ جاؤں گا لیکن وہ کہاں گیا ہے، اس میں جو افراد involve ہیں وہ کہاں ہیں؟ وہ منصوبہ تو 50 یا 100۔ ارب روپے کا ہو گا لیکن RUDA میں کھربوں روپوں کا بجٹ involve ہو گا لیکن حد ہو گئی ہے کہ آپ سب یہاں خاموش بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ یہاں پر ترقی کی بات کرتے ہیں لیکن پہلے کرپشن تو روکیں۔ آپ بعد میں کیا کہیں گے کہ RUDA شہباز شریف یا اس سے پہلے چودھری پرویز الٰہی نے بنائی تھی؟ یہ آپ نے بنائی ہے اور اب اس حوالے سے کسی میں بات کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ ہاؤس میں حکومتی بنچوں پر بیٹھے بہت سارے لوگوں کی زمینیں ہیں وہ بھی ہمارے ساتھ روتے ہیں۔ اُن کے بھائی اور رشتہ دار ہمارے ساتھ جلسے جلوسوں میں ہوتے ہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہم مجبور ہیں کیونکہ عمران خان کہتا ہے کہ میں اس بارے میں کوئی compromise نہیں کروں گا۔ ہم اپنی زمینوں کو اپنا وطن سمجھتے ہیں اور اس کی خاطر ہماری جانیں بھی جا سکتی ہیں۔ ہم نے ابھی violence شروع نہیں کیا لیکن خدا کے لئے ہمیں مجبور نہ کریں۔ جس طرح دہلی میں لوگ ٹریکٹر لے کر آ گئے تھے اور violence شروع کر دی اسی طرح RUDA کے لئے بھی احتجاج ہونے والا ہے۔ ہم لوگ ایسا نہیں چاہتے لیکن جب آپ ہماری زمینیں چھینیں گے، غلط سکیم میں acquire کریں گے اور monopoly قائم کریں گے تو پھر بہت بڑا ہنگامہ ہو گا جس کو آپ برداشت کر سکیں گے اور نہ ہی ہم لوگ برداشت کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں تعلیم کی طرف آتا ہوں کیونکہ تعلیم کے بارے میں بہت باتیں ہوتی ہیں۔ کرونا ابھی موجود ہے ورنہ مجھے پتا ہے کہ یہاں پر جواب دینے والے یہ بھی کہتے کہ کرونا بھی شہباز شریف لے کر آیا تھا لیکن شکر ہے کہ کرونا کی تاریخ کا آپ لوگوں کو پتا ہے جس کو آپ ہمارے کھاتے میں نہیں ڈال سکتے۔ کرونا میں اکثر پرائیویٹ تعلیمی ادارے بند ہو گئے ہیں۔ آپ کے 70 فیصد لوگوں کے بچے جو پرائیویٹ سکولوں میں پڑھتے ہیں وہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی وجہ سے پڑھتے ہیں جبکہ بڑے بڑے تعلیمی ادارے جیسے بیکن ہاؤس اور LGS وغیرہ ہیں وہ کرونا کی وجہ سے قطعی متاثر نہیں ہوئے۔ ہمارے معزز اور قابل احترام منسٹر صاحب اُن کے ساتھ میٹنگ کرتے ہیں جو کرونا میں 100 فیصد فیسیں لیتے ہیں اور اُن کو کوئی نہیں روکتا لیکن باقی 90 فیصد وہ پرائیویٹ

سکول جو غریب حلقوں میں ہیں حتیٰ کہ لاہور کے پانچ ہزار پرائیویٹ سکول بند ہو چکے ہیں کیونکہ وہ کرائے کے مکانوں میں تھے اور اُن کے پاس اساتذہ کو دینے کے لئے تنخواہ نہیں تھی۔ آپ subsidies اور loans دینے کی بات کرتے ہیں لیکن مجھے بتائیں کہ وہ پرائیویٹ سکول جو کرائے کے مکان میں ہیں اور 70 فیصد بچوں کو تعلیم دے رہے ہیں اُن کے لئے آپ نے کون سی subsidy رکھی ہے؟ فنانس منسٹر صاحب اس issue پر غور کریں کہ 70 فیصد تعلیمی ادارے جو بچوں کو تعلیم دیتے ہیں وہ کہاں گئے؟ میں نے جن elite class سکولوں کا نام لیا ہے اُن کے اکاؤنٹ کے بارے میں بتا سکتا ہوں کہ سکیورٹی کی مد میں اُن کے اکاؤنٹ میں کھربوں روپے پڑے ہیں جس پر گورنمنٹ کا حق ہے لہٰذا حکومت ان سکولوں میں تقسیم کرے۔ یہ جیسے کہتے ہیں کہ ہم بڑے بڑوں کو ہاتھ ڈالیں گے لہٰذا یہ LGS اور بیکن ہاؤس جیسے بڑے بڑے سکولوں سے حساب لیں۔ جن سکولوں کے پاس unclaimed پیسے کھربوں روپے کے حساب سے پڑے ہیں اُن کا حساب کیوں نہیں لیتے؟ وہ اس لئے نہیں لیتے کیونکہ آپ کے پاؤں کٹ جاتے ہیں اور گھبراتے ہیں۔ آپ نے میرے اپوزیشن لیڈر پر تنقید کی اور آگے تک گئے لیکن اگر آپ آگے تک جائیں گے تو میرے پاس بھی تنقید کرنے کے لئے بہت باتیں ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے کسی لیڈر نے کبھی کسی کا ٹرسٹ اور گھر نہیں لوٹا، کسی کی چیز نہیں لوٹی اور کسی کی عزت کو نیلام نہیں ہونے دیا۔ مجھے اگر آپ کہیں گے تو میں اُس حد تک جاؤں گا کہ اسمبلی کا ماحول خراب ہوگا اس لئے بہتر ہے کہ سب اپنی حدود میں رہیں۔ اگر عزت کریں گے تو عزت کروائیں گے۔ اگر آپ ایک مکا ماریں گے تو ہم دو مکے ماریں گے۔ اب وقت بدل چکا ہے اس لئے میں آپ سے دوبارہ گزارش کروں گا کہ وہ پرائیویٹ سکول جو کرائے کی بلڈنگ میں ہیں، affiliated اور رجسٹرڈ ہیں اُن کو ایک یا دو ملین روپے بلاسود قرضہ دیا جائے۔ اس کے علاوہ وفاقی حکومت سے کہہ کر اُن کے بجلی کے بلوں کے ٹیرف کو domestic کرایا جائے۔

جناب چیئرمین: اب آپ پلیز wind up کریں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! ابھی کتنے منٹ ہوئے ہیں؟ آپ کا یہ استحقاق ہے بے شک مجھے بات نہ کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: تقریباً12منٹ ہوگئے ہیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! میرے سے پہلے 25 منٹ بات ہوئی تھی لیکن میں اب ختم کر دیتا ہوں۔ مجھ میں اتنی جرات نہیں ہے کہ میں آپ سے لڑوں لیکن اتنی جرات ضرور ہے کہ RUDA والوں سے لڑ سکوں۔ میں اسمبلی کے floor پر on record کہتا ہوں کہ جب RUDA والے قبضہ لینے آئیں گے تو اُن کی جتنی لاشیں اٹھیں گی آپ مجھ پر پرچہ دیں گے۔ RUDA مردہ باد۔ پاکستان زندہ باد۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جناب نوابزادہ وسیم خان بادوزئی!

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ سب سے پہلے میں سپیکر پنجاب اسمبلی چودھری پرویز الٰہی صاحب کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا کیونکہ آج جس عمارت میں ہم بیٹھے ہیں یہ انہی کے ذہن کی اختراع تھی۔ 2005 میں انہوں نے اس عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا لیکن 16 سال بعد 2021 میں ہم آج یہاں پہنچے ہیں لہٰذا اس کا credit صرف اور صرف چودھری پرویز الٰہی صاحب کو ہی جاتا ہے۔ اگر یہ وقت پر مکمل ہوتا اور ذاتی عناد کو پس پشت رکھا جاتا تو یہ دو اڑھائی ارب روپے کا منصوبہ تھا۔ اگر یہ سوچا جاتا کہ یہ ایوان اُن ممبران کے لئے بن رہا ہے جن کا تعلق تمام سیاسی جماعتوں سے ہے اور انہوں نے ہی یہاں آکر اپنے علاقوں اور لوگوں کی نمائندگی کرنی ہے۔ صرف اس وجہ سے اس کو delay کیا گیا کیونکہ یہاں تختی چودھری پرویز الٰہی کی لگ جائے گی اور ساری دنیا جانتی ہے کہ یہ بلڈنگ کس نے تعمیر کروائی ہے لیکن اس کو پس پشت ڈال دیا گیا۔ بالکل same اسی طرح جیسے وزیر آباد کارڈیالوجی ہسپتال اور کئی منصوبے پس پشت ڈال دیئے گئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب، وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان خان بزدار، سپیکر پنجاب اسمبلی چودھری پرویز الٰہی صاحب، اپنے young فنانس منسٹر جو very energetic person ہیں اور اُن کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جو بجٹ انہوں نے پیش کیا ہے وہ عوام دوست، متوازن اور خاص طور پر میں بحیثیت کسان کہوں گا کہ کسان دوست بجٹ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! آپ نے اس دن وہ منظر ضرور دیکھا ہو گا سب دوست بھی موجود تھے۔ اس کو میڈیا پر بھی کوریج ملی جب وزیر خزانہ بجٹ پیش کر رہے تھے۔ لیڈر آف اپوزیشن اپنی جماعت کے ساتھ کھڑے ہو کر احتجاج کر رہے تھے تو یہ ان کا حق ہے لیکن جہاں پر سیٹیاں بجائی جا رہی تھی پلے کارڈز لے کر ممبران اندر آئے ہوئے تھے۔ جس طرح کا ماحول یہاں نظر آ رہا تھا۔ یقین کریں کہ دل دکھتا ہے، دل خون کے آنسو روتا ہے ہمارے لئے تاریخی دن تھا، ہم پہلے دن اس عمارت میں آئے تھے آپ کو یہ کام نہیں کرنا چاہئے تھا۔ لہٰذا میں بات کو آگے بڑھاتا ہوں کہ میں کسی سیاسی جماعت یا سیاسی شخصیت کے خلاف بات کرنا چاہتا ہوں اور نہ ہی یہ ہماری خاندانی روایات ہیں کہ میں کسی شخص کو تنقید کا نشانہ بناؤں میں صرف پالیسی کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب والا! یہاں پر اپوزیشن لیڈر کی تقریر سنی، ڈیڑھ گھنٹہ انہوں نے یہاں خطاب فرمایا۔ یہ کریڈٹ بھی چودھری پرویز الٰہی صاحب کو جاتا ہے کہ کل جنہوں نے یہاں پر ایسا ماحول مہیا کیا کہ جس کی مثال آپ یہ دیکھ سکتے ہیں کہ آج آپ کا پورا میڈیا اور پرنٹ میڈیا اس بات کو acknowledge کر رہا ہے، پورا پاکستان acknowledge کر رہا ہے کہ یہ وہ ہاؤس ہے یہ وہ ممبر ہیں جنہوں نے جمہوری روایات کی پاسداری کرتے ہوئے یہاں پر آپس میں امن و شانتی کے ساتھ کل کے اجلاس میں اپوزیشن لیڈر کی speech سنی۔

جناب چیئرمین! کل کی تقریر میں اگر وہ تجاویز پیش کرتے تو اچھا ہوتا لیکن وہ ایسا تھا کہ جیسے وہ اپنی تعریفوں کا سپاسنامہ پیش کر رہے تھے۔ انہوں نے یہاں پر بات کی ساؤتھ پنجاب کی کہ ساؤتھ پنجاب کو صوبہ بنانے کا وعدہ کیا تھا صوبہ نہیں بنا اور اس کے بعد وہاں پر سیکرٹریٹ بنا دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی پنجاب صوبہ جو ہے وہ ایک بہت بڑا جھوٹ تھا۔ میری اتنی گزارش ہے کہ گزشتہ ادوار میں تو آپ کی حکومت تھی آپ اقتدار کے سنگھاسن پر بیٹھے تھے تو اس وقت اگر جنوبی پنجاب کے لوگوں سے ہمدردی تھی تو صوبہ بناتے۔ آج ادھر ہمارے ایک اور ارسطو جن کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے۔ یہاں خطاب فرما کر گئے اور جنوبی پنجاب کا رونا روتے رہے۔ میں اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر جنوبی پنجاب کا اتنا درد تھا، جنوبی پنجاب کا آپ کو اتنا ہی احساس تھا تو خدارا اس وقت بنا کر جاتے جب آپ کے پاس دو تہائی اکثریت تھی آپ نے تو 126 ارب روپے وہاں سے اٹھا کر لاہور اورنج ٹرین اور دوسرے منصوبوں پر لگا دیئے۔

جناب چیئرمین! جنوبی پنجاب کا صوبہ پاکستان تحریک انصاف کا ایک انتخابی نعرہ تھا اور اس کے بعد ہوا کیا کہ ہمیں two third majority نہیں ملی ہمیں majority ملتی ہم صوبہ بناتے، لیکن ہم نے سیکرٹریٹ بنایا اور یہ اس بات کا ثبوت ہے اس حکومت نے وہ بنیاد رکھ دی ہے جس کو کوئی مائی کا لعل واپس نہیں کر سکتا جو جنوبی پنجاب میں اس کو رول بیک کرے گا اس کی سیاست کا جنازہ نکل جائے گا۔ یہاں پر ابھی غدار جنوبی پنجاب کے نعرے کی آواز آرہی تھی بہرحال میں بات نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اس لفظ کو آپ نے پہلے بھی expunge کر دیا۔ لیکن میں بات ضرور کروں گا کہ آپ کا تو تعلق جنوبی پنجاب سے ہے آپ نے کبھی جنوبی پنجاب کے حق میں آواز اٹھائی جنوبی پنجاب کے لوگوں کی امنگوں کی ترجمانی کی بات کرتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! افسوس تو اس چیز کا ہے کہ فورٹ منرو جیسا جنوبی پنجاب کا تفریحی مقام جو ہمارے جنوبی پنجاب کے لئے دوسرا مری ہے۔ یقین کیجئے وہ انہی کی وجہ سے پسماندہ حالت میں ہے۔ بہرحال میں اتنا عرض کروں گا کہ you fooled and hoodwinked the people of the South Punjab in the name of development. You intentionally kept them deprived and below the poverty line. It was the tenure of Chaudhary Parvez Elahi, where the people of South Punjab felt that there is somebody who can take care of their problems. it was Chaudhary Parvez Elahi, when the people of South Punjab felt protected and they realized that there is a sense of ownership but unfortunately the next tenure of my learned friends kept us in dark not in dark but the shades of darkness. So, it is an irony sir

کہ ہم بات کرتے ہیں یہاں پر حقوق کی، ہم اس ایوان میں کیوں آتے ہیں شور شرابہ کرنے یا غل غپاڑہ کرنے آتے ہیں یہ Tax Payer کا پیسا ہے یہ پیسا عام عوام کا ہے۔ یہ غریب عوام اپنا پیٹ کاٹ کر یہاں ممبران کی تنخواہیں بھر رہے ہیں ان کی مراعات بھر رہے ہیں اس کے بعد یہاں پر آکر یہ غل غپاڑہ ہو تو یہ کسی بھی اسمبلی کے فلور پر ہو تو وہ جمہوری روایات کی پاسداری نہیں ہے۔

میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں قبلہ کہ صبر کر لیں۔ آپ کی بات سنی ہے اب ہماری بھی بات سن لیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! میں عرض یہ کر رہا تھا کہ میں یہاں جنوبی پنجاب کی آواز بن کر کھڑا ہوں کیونکہ میرا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے اور اس کا کیس ہم پہلے بھی لڑتے تھے جب ہم ہاؤس سے باہر تھے یہاں آکر بھی آواز اٹھائی، اپنی پارٹی میں بھی آواز اٹھائی الحمد اللہ۔ آپ بات کرتے ہیں آپ نے کون سا وہاں پر ہسپتال بنایا۔ آپ نے وہاں پر کون سی یونیورسٹی بنائی۔ آپ نے تو ہمیں تحفہ دیا میٹرو کا، اس سفید ہاتھی کا جو آج بھی نقصان میں جا رہی ہے اس کی ملتان کو ضرورت ہی نہیں تھی۔ یہ بات کرتے تھے ناتجربہ کار وزیر اعلیٰ کی، کہ یہ تو ناتجربہ کار ہے تمہارا تجربہ کار نے کیا دیا اب سنو اس ناتجربہ کار کی۔ اس نے ملتان کو کیا دیا، اس نے نشتر 2 ہسپتال دیا، اس نے وہاں پر مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال دیئے ، اس نے وہاں پر جنوبی پنجاب میں وہ کچھ دیا جو یقین کیجئے اس کی مثال ماضی میں نہیں ملتی۔ آپ نے یہاں پر کھڑے ہو کر صحت کی بات کی، میں آپ کو بتاتا ہوں صحت میں کیا کیا اسی ناتجربہ کار وزیر اعلیٰ نے 110 DHQ and THQ hospital revamp کرنے کی منظوری دی اور اسی دور میں ڈی جی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی بن رہا ہے۔ آپ نے تو وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی صرف ذاتی عناد کی وجہ سے روک دیا تھا۔ اس کے علاوہ آگے چلیں۔ یہاں بات آئی کسانوں کی یہاں، بڑے لوگ باتیں کر کے گئے کسان مر گئے یہ ہو گیا وہ ہو گیا۔ آپ نے اپنے ادوار میں کسان کے لئے کیا کیا یہ تو آپ کی حکومت تھی جس نے ہمیشہ کسان کا خون چوسا۔ مجھے بتائیں آپ نے کسان کو کیا دیا، آپ کی تو کبھی farmer friendly پالیسی رہی ہی نہیں۔ ہمارے اسی دور میں 11 سو ارب روپے کی کسان کو profitability ہوئی ہے۔ آپ کی گندم، مکئی، گنا، چاول یہ وہ bumper crops ہوئی ہیں یہ کس وجہ سے ہوئی ہیں حکومتی اچھی پالیسیز کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ کاٹن کی بات کر رہے تھے کہ کاٹن سیڈ decline کر گیا، کاٹن سیڈ اس لئے decline کر گیا کہ پچھلا دور آپ کا تھا۔ آپ نے کاٹن پر کیا کیا، آپ نے کاٹن پر کچھ نہیں کیا، اگر آپ نے کچھ کیا ہوتا تو یقین کیجئے پاکستان آج کاٹن ایکسپورٹ کر رہا ہوتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! انہوں نے اداروں کو تباہ و برباد کر دیا جس ادارے کو کھول کر دیکھا اور جس ادارے میں گھسے تو پتہ چلا کہ وہاں کرپشن کی داستانیں ہیں۔ خدارا! کچھ سیکھتے اور کچھ کرتے تو

آج ہمیں یہاں کھڑے ہو کر بات کرنے کا موقع ہی نہ ملتا۔ لوگ بات کرتے ہیں کہ عمران خان اور تحریک انصاف کیوں اقتدار میں آئے اور کیوں لوگوں نے ایک تیسری قوت کی طرف دفعہ دیکھا؟ اس کی صرف ایک وجہ ہے کہ دو پارٹی سسٹم fail ہو چکا تھا they could not deliver جس کی وجہ سے لوگوں کو عمران خان کی طرف دیکھنا پڑا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! آپ UK میں چلے جائیں، برطانوی پارلیمنٹ کو Mother of Parliaments کہتے ہیں تو وہاں پر Two-Party System ہے۔ لاکھ سر پٹخ کر بھی کوئی تیسری پارٹی انہیں نہیں توڑ سکی۔ یہاں تیسری جماعت نے کیوں دو پارٹی نظام توڑ دیا؟ صرف اس لئے کہ آپ لوگوں کی نااہلی تھی، آپ کچھ deliver نہیں کر سکے تو لوگوں نے تیسری طاقت اور تیسری قوت کی طرف دیکھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں آخر میں wind up کر رہا ہوں۔ یہاں پر اگر میں یہ بات کروں کہ ہمارے ملتان میں اس وقت نادر آباد فلائی اوور، مدنی فلائی اوور اور میرے حلقے میں Grass Mandi underpass کی منظوری دی ہے جس پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور یقین کیجئے کہ وہاں اس وقت ان چیزوں کی ضرورت تھی۔

جناب چیئرمین! میں تھوڑا سا اگر یہاں بتاؤں کہ ہمارا جو پچھلے سال کا ADP تھا اس سے اس سال کے ADP میں کیا فرق کیا ہے۔ ہم اپنے ADP کی بات کر رہے ہیں اور آپ کی بات نہیں کر رہے۔ صحت میں پچھلے ADP سے 30 فیصد زیادہ دیا گیا ہے۔ ایجوکیشن میں 12.9 فیصد زیادہ ہے۔ کنسٹرکشن میں 57.9 فیصد زیادہ ہے۔ آپ دیکھیں کہ rural economy میں 57 فیصد زیادہ ہے۔ لوکل گورنمنٹ 15.6 فیصد پچھلے ADP سے increase کیا ہے جس کی میں مبارکباد دینا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! آخر میں صرف میں چند تجاویز پیش کرنا چاہوں گا کہ ہمارے جتنے بھی سرکاری سکولز ہیں، اس دن آپ بھی شاید وہاں پر ہوں گے، سارے دوست تھے اور چودھری پرویز الٰہی صاحب نے بھی یہی بات کی تھی کہ تمام سکولز کو ہائر سیکنڈری کا درجہ automatically دیا جائے جو کہ وقت کی ضرورت ہے۔ آپ نے ایک اچھا بجٹ پیش کیا ہے جو کہ بہت متوازن بھی ہے لیکن ضرورت اس چیز کی ہے کہ آپ اس کی implementation,

utilization of fundsاس کا جو stipulated time frameہے اس میں اسے مکمل کیا جائے۔

تیسری گزارش یہ کروں گا کہ ہماری اسمبلی کے رولز آف پروسیجرز میں serious amendmentکی ضرورت ہے۔ انہیں بھی amendکیا جائے کیونکہ پوری دنیا بلکہ اپنے ہمسایہ ملک بھارت کو دیکھ لیں کہ وہاں پر جب بجٹ پیش کیا جاتا ہے تو اس کے بعد تقریباً ایک مہینہ کے لئے وہ کمیٹیوں کے پاس جاتا ہے جہاں پر کمیٹیوں میں discussہوتا ہے اور پھر deliberationsکے بعد ہاؤس میں آتا ہے۔ ہم یہاں پر دو چار دن بحث کے لئے دیتے ہیں اور پھر سیدھا کام آگے چلا جاتا ہے اور I don't know why ماضی کی روایات ہیں اور شاید ماضی کی حکومتیں ڈرتی تھیں کہ جس کی وجہ سے یہ ایک with in time frame Rules of Proceduresبنائے گئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ ہمیں پولیس ریفارمز کی بہت اشد ضرورت ہے جس پر ہمیںfocusکرنا چاہئے۔Finallyآپ نے دیکھا ہو گا کہ تمام ایم پی ایز میری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ جب ہم کسی بھی وفاقی محکمہ میں کسی مسئلہ کے حل کے لئے جاتے ہیں تو وہاں پر ہماری سننے والا کوئی نہیں ہوتا اور یقین کریں کہ ایم این ایز صوبائی محکموں میں کسی کام کے لئے جب آتے ہیں اور وہ ایسے آتے ہیں کہ جیسے ان کے آنے کا حق ہے تو میری یہ گزارش ہے چونکہ لاء منسٹر صاحب یہاں بیٹھے ہیں تو میں ان کی وساطت سے اپنی حکومت کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایم پی ایز کو بھی Federal Departmentsمیں shareکیا جائے۔ یقین کیجئے اس دن اگر یہاں راجہ صاحب نہ ہوتے، راجہ صاحب اور چودھری ظہیر صاحب دو ہی ہمارے seasonedاور پرانے پارلیمنٹیریز ہیں جو یہاں پر بیٹھے ہیں جن کی وجہ سے اس دن ماحول خراب ہونے سے بچ گیا۔ انہی الفاظ کے ساتھ میں آپ تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور specially Chairکا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید کرتا ہوں کہ آپ کی زیادہ سماع خراشی نہیں ہو گی۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ابتدا ہے رب جلیل کے بابرکت نام سے جو میرا، آپ کا اور ہم سب کا خالق ومالک ہے۔ لاکھوں کروڑوں درود و سلام اس پاک ہستی پر جو وجہ تخلیق کائنات ہیں۔ خاتم النبیین ﷺ ہیں اور اپنی، اپنے بچوں کی اور اپنے آباؤ اجداد کی جان سے بھی پیارے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کروں گا اس کے بعد چودھری پرویز الٰہی صاحب، ان کی ٹیم اور راجہ بشارت صاحب کو اس نئے ہال کی تعمیر مکمل ہونے پر مبارکباد پیش کروں گا کہ دیر آید درست آید بہرحال بہت مبارک ہو۔

جناب چیئرمین! میں تو سوچ رہا تھا کہ ہال نیا ہے اور یہاں پر ماحول بھی نیا ہو گا، گفتگو بھی نئی ہو گی اور کوئی creative بات چیت ہو گی لیکن اپوزیشن کے میرے جو بھائی ہیں اور حکومتی بنچز کے جو میرے بھائی ہیں، میں criticize نہیں کروں گا کیونکہ صرف 2 سے 5 منٹ آپ سے لوں گا۔ تھوڑی facts & figures پر بات کی جائے گی کہ 2013 میں جب پاکستان مسلم لیگ(ن) کو حکومت ملی تھی تو اس وقت اس ملک کا GDP تھا وہ میرے پاس 3.5 فیصد کے نزدیک تھا یہ میں 2013 کی بات کر رہا ہوں۔ جب 2018 میں پی ٹی آئی کو حکومت ملی تو اس وقت پاکستان کا GDP 5.8 فیصد تھا۔ 2018 سے لے کر آج تین سال ہو گئے اور پی ٹی آئی کی حکومت اپنا چوتھا بجٹ پیش کر رہی ہے۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! چوتھا بجٹ نہیں بلکہ یہ تیسرا بجٹ ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: بھئی اپنے ریکارڈ کو درست کریں کیونکہ یہ چوتھا بجٹ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، Order in the House، چھچھر صاحب! آپ صحیح فرما رہے ہیں کہ چوتھا بجٹ ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! ریکارڈ کی درستی کے لئے یہاں پر لکھے پڑھے facts & figures کو اُلٹ کر کے یہاں بیان کیا گیا۔ 18-2017 کے بجٹ میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی مد میں پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے 53 ارب روپے رکھے تھے۔ پی ٹی آئی کے سربراہ کنٹینر پر تھے یا کنٹینر سے نیچے تھے، آج اپنے second last بجٹ میں ایجوکیشن

ڈیپارٹمنٹ کے بجٹ میں 35-ارب روپے ہیں جو اس وقت کے (ن) لیگ کے بجٹ سے کم ہے۔ میرے بھائی یہاں پر twist کر رہے تھے سپیشل ایجوکیشن جو کہ بہت اہم subject ہے اس کے لئے 18-2017 میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے اس مد میں ایک ارب روپے اس وقت رکھے تھے جو موجودہ حکومت نے کم کر کے 22-2021 میں 75 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کے لئے 18-2017 میں 25-ارب روپے تھے جبکہ آج موجودہ حکومت کے دور میں 17 ارب روپے رکھے ہیں۔ یہ کچھ ریکارڈ کی درستی کے لئے۔ اب کیا ہی مناسب ہوتا کہ اپوزیشن اور حکومتی بنچز پر میرے بھائی آج مل کر یہ بات کرتے کہ جو چینی 55 روپے فی کلوگرام سے 105 روپے فی کلوگرام ہو گئی ہے، آٹا 35 روپے فی کلوگرام سے بڑھ کر 75 روپے فی کلوگرام ہو گیا ہے، دال چنا 90 روپے فی کلوگرام سے 160 روپے فی کلوگرام ہو گئی ہے، گھی 188 روپے فی کلوگرام سے 260 روپے فی کلوگرام پر چلا گیا ہے، کوکنگ آئل 192 روپے فی کلوگرام سے 270 روپے فی کلوگرام پر چلا گیا ہے، چاول 85 روپے فی کلوگرام سے 170 روپے فی کلوگرام پر چلا گیا ہے، دال ماش 140 روپے فی کلوگرام سے 230 روپے فی کلوگرام پر چلی گئی ہے۔ مسور کی دال 130 روپے کلوگرام سے 160 روپے کلوگرام پر چلی گئی ہے، گوشت 850 سے 1500 روپے کلو پر چلا گیا ہے، بجلی کا ٹیرف 10 روپے سے بڑھ کر 22 روپے پر چلا گیا ہے، گیس کے بل ڈبل ہو گئے ہیں، تیل کے ریٹ بڑھ گئے اور ادویات کی قیمتیں ڈبل ہو گئی ہیں۔ مناسب ہوتا کہ ہم اس بجٹ میں مہنگائی کے اس issue کو address کرتے لیکن تین سال سے ایک ہی واویلا ہے کہ معیشت خراب، چور چور اور ڈاکو ڈاکو۔ میرے بھائی نے بات کی تو مجھے ایک بات یاد آ گئی۔ ایک خان صاحب کی شادی ہو گئی، شادی کے کچھ عرصہ بعد اس کی ٹانگ نیلی ہو گئی وہ ایک حکیم صاحب کے پاس چلا گیا اور کہا کہ میری ٹانگ نیلی ہو گئی۔ حکیم صاحب نے کہا کہ یہ خراب ہو گئی ہے اس کو کاٹنا پڑے گا۔ اس کی وہ ٹانگ کاٹ دی گئی اور کچھ عرصہ کے بعد اس کی دوسری ٹانگ نیلی ہونا شروع ہو گئی۔ وہ پھر دوبارہ حکیم صاحب کے پاس گیا تو حکیم صاحب نے کہا کہ یہ ٹانگ بھی کاٹنی پڑے گی لہذا وہ ٹانگ بھی کاٹ دی گئی اور اس کو عارضی ٹانگیں لگا دی گئیں۔ وہ عارضی ٹانگیں بھی نیلی ہونا شروع ہو گئیں وہ پھر حکیم صاحب کے پاس گیا تو حکیم صاحب نے کہا کہ آپ نے گھبرانا نہیں ہے۔ بس آپ نے گھبرانا نہیں ہے مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ آپ کو اصل مرض کیا ہے۔ آپ کی دھوتی کا نیلا

رنگ اتر تا ہے۔ تین سال بعد پرائم منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں جبکہ انہوں نے ملک کا بیڑہ غرق کر دیا ہے، غریب مر گیا ہے، مہنگائی نے آدمی کو دفن کر دیا ہے اور تین سال بعد وہ کہہ رہے ہیں کہ مجھے اب economy کی سمجھ آگئی ہے۔ میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے کہوں گا یہاں صمصام بخاری صاحب تشریف فرما ہیں یہ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں میں سمجھتا تھا کہ ہمارے بڑے ہونے کے ناتے یہ ہمارے ڈسٹرکٹ کی نمائندگی کریں گے۔ پرائمری ایجوکیشن میں ڈسٹرکٹ اوکاڑہ کے لئے ایک بھی نئی سکیم نہیں ہے جبکہ وہ 26 لاکھ آبادی کا ضلع ہے۔ یہ ایک سکیم ثابت کر دیں میں ابھی resign دے دوں گا۔ میں کتاب لے کر آجاتا ہوں اس میں اوکاڑہ کے لئے ایک بھی نئی سکیم نہیں ہے۔ پرائمری ہیلتھ میں ایک بھی نئی سکیم شامل نہیں ہے، روڈ سیکٹر میں دو حلقے نکال کر کسی جگہ کوئی سکیم شامل نہیں ہے۔ 26 لاکھ آبادی کے ضلع کو totally ignore کیا گیا ہے۔ میں اس بجٹ کے بارے میں کیا بات کروں کہ جب ڈسٹرکٹ اوکاڑہ کے دو حلقوں کو چھوڑ کر اس میں کوئی سکیم نہیں رکھی گئی۔ ڈسٹرکٹ اوکاڑہ کا قصور صرف یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ اوکاڑہ میں PML(N) نے clean sweep دی ہے۔ آج میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یہ کچھ دیں یا نہ دیں next time بھی انشاءاللہ PML(N) ڈسٹرکٹ اوکاڑہ سے clean sweep کرے گی۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ میرے حلقے میں PTI کو 41 ہزار ووٹ ملا ہے اگر آپ نے ہمیں فنڈز نہیں دینے تو میں پوچھتا ہوں کہ ان 41 ہزار ووٹروں کا کیا قصور ہے جنہوں نے آپ پر اعتماد کیا ہے؟ اگر ڈویلپمنٹ کے فنڈز لینے کی شرط بے وفائی ہے، دغا ہے، دھوکا ہے اور اپنی پارٹی کے ساتھ cheating ہے جو کہ ہماری پارٹی کے چھ بندوں نے کیا ہے ان کو فنڈز دیئے گئے ہیں تو ایسے فنڈز پر میں لعنت بھیجتا ہوں۔ میں resign دینا accept کر لوں گا لیکن پارٹی کو cheat نہیں کروں گا۔

محترمہ عائشہ نواز: آپ resign کر دیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: محترمہ! آپ دو منٹ حوصلہ کر لیں۔

جناب چیئرمین: آپ چیئر سے مخاطب ہوں۔ Order in the House

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! موجودہ حکومت لوٹا فیکٹری بنانے کی بجائے ان issues پر دھیان دے۔ یہاں پر 2018 میں موجودہ حکومت کے سربراہ نے کیا وعدے کئے تھے۔ میں اپنے پاس سے کچھ نہیں کہوں گا انہوں نے کہا تھا کہ ہم 550 ڈیم بنائیں گے۔۔

جناب چیئرمین: پلیز، آپ wind up کیجئے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! انہوں نے کہا تھا کہ ایک کروڑ نوکریاں دیں گے، پچاس لاکھ نئے گھر بنائیں گے، پولیس اصلاحات کریں گے، 90 دنوں میں کرپشن ختم کریں گے، یکساں نظام تعلیم کریں گے، انصاف نظر آئے گا، وزیراعظم ہاؤس یونیورسٹی بنے گی، گورنر ہاؤس کی دیواریں گریں گی یہ بھی یونیورسٹی بنیں گی، جنوبی پنجاب کو صوبہ بنایا جائے گا اور ہم قرضہ نہیں لیں گے میں خودکشی کرلوں گا۔ اگر انہوں نے عوام پر ٹیکس لگا کر پیسا خرچ کرنا ہے تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ دعوے موجودہ حکومت کے سربراہ کے تھے۔ ان کا کوئی ایک وعدہ جو تین سال میں مکمل کیا ہو سوائے اس کے کہ political victimization، سیاسی مخالفین پر جھوٹے مقدمے، جھوٹ اور چور چور کے نعرے۔ میں اپنی بات کو wind up کرتے ہوئے آپ کے ذریعے اپنے بڑے بھائی پیر صمصام بخاری اور منسٹر اعجاز صاحب کو درخواست کروں گا کہ ضلع اوکاڑہ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ خدارا اس پر رحم کریں آپ کا یہ آخری financial year ہے اس کے بعد آپ ایک بجٹ پیش کریں گے پھر election year آجائے گا۔ آپ کو وہاں سے ووٹ ملے ہیں لہٰذا ان کا خیال کریں۔ بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب احسان الحق!

جناب احسان الحق: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے چودھری پرویز الٰہی صاحب کو اس grand and prestigious اسمبلی کا آئیڈیا، اس کی ڈیزائننگ، سنگ بنیاد اور پھر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے انہی کے ہاتھوں اس کی تکمیل پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ کی خاص سلیکشن بھی چودھری صاحب کی اسلام دوستی اور خاتم النبیین حضور پاک ﷺ سے عقیدت اور محبت کا خاص مظہر ہے۔ میں اس موقع پر وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان بزدار اور ان کی پوری ٹیم کو مبارک باد پیش کرتا ہوں

کہ انہوں نے بھی کمال مہربانی سے اپنے تمام تر وسائل مہیا کئے جس سے یہ اسمبلی پایہ تکمیل تک پہنچی۔

جناب چیئرمین! موجودہ بجٹ میں ہمارے وزیر خزانہ نے وسائل کا رخ جنوبی پنجاب کی طرف موڑنے کی کامیاب کوشش کی ہے لیکن ماضی کی طرح اس مرتبہ بھی بہاولپور کی تاریخی اہمیت کو پس پشت ڈالتے ہوئے اس کو بری طرح نظر انداز کیا گیا ہے۔ بہاولپور تاریخی طور پر ایک خود مختار ریاست تھی بلکہ اس کو 1950 کی دہائی میں مکمل آئینی صوبے کی حیثیت حاصل تھی۔ قیام پاکستان کے وقت عزت مآب سر صادق محمد خان عباسی صاحب نے پنجاب اور سندھ کو connectivity فراہم کی اور پاکستان کی تکمیل کرتے ہوئے ریاست بہاولپور کو پاکستان کے ساتھ الحاق کرنے کا فیصلہ کیا لیکن اس ملک کو connectivity فراہم کرنے والے شہر کو گزشتہ دور حکومت میں بری طرح نظر انداز کیا گیا۔ اس کو موٹروے کے ساتھ منسلک نہ کرکے ہمیں main stream سے نکال دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پچھلی حکومت کی ہمارے ساتھ نہ صرف نا انصافی بلکہ ایک مجرمانہ غفلت تھی۔ موجودہ فیڈرل گورنمنٹ نے بہاولپور کو موٹروے کے ساتھ منسلک کرنے کے لئے ایک روڈ کی تجویز دی ہے میں اس کے لئے انتہائی مشکور ہوں لیکن ہمیں چاہئے کہ بہاولپور کو ایکسپریس وے بنایا جائے تاکہ بہاولپور اس ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنا پورا کردار ادا کر سکے۔

جناب چیئرمین! اسی طرح ہیلتھ سیکٹر بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال ایک تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ عرصہ دراز تک نا صرف بہاولپور ڈویژن بلکہ سندھ کے دوردراز علاقوں کو بھی بہترین میڈیکل سہولیات مہیا کرتا رہا ہے لیکن اس بجٹ میں اس کو بھی بُری طرح نظر اندار کیا گیا ہے اور ایک بھی نیا پراجیکٹ بہاولپور وکٹوریا ہسپتال کے لئے نہیں شامل کیا گیا۔ 1122 کی سروسز ماشاءاللہ نہایت ایک اعلیٰ منصوبہ ہے جو انسانیت کی خدمت میں پیش پیش ہے لیکن کل بھی جو آپ کے سامنے حالات رہے ہیں اس کے لئے بھی فنڈز کا مختص نہ کیا جانا میرا خیال ہے کہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔ THQ ہسپتال یزمان پورے چولستان کے ایریا کو بھی cover کرتا ہے۔ یزمان رقبہ کے اعتبار سے ایک بہت بڑی وسیع و عریض تحصیل ہے اور آبادی کے لحاظ سے تقریباً پنجاب کی سب سے بڑی

تحصیل ہے اس میں یہ ایک ہی ہسپتال ہے تو میں اپنے فنانس منسٹر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ revamping اور re-modeling کی سکیم میں بزمان THQ ہسپتال کو بھی شامل کیا جائے۔

جناب چیئرمین! ہمارا اسی طرح بہت بڑا بزنس activities کا سنٹر ٹیل والا ہے جہاں پر health facilities نہ ہونے کے برابر ہیں وہاں جو موجودہ health facilities ہیں ان کو اپ گریڈ کیا جائے۔ اس موقع پر میں انصاف ہیلتھ کارڈ فراہم کرنے پر وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ہیلتھ سیکٹر کی اتنی بڑی facility جدید ترقی یافتہ ممالک اور ویلفیئر اسٹیٹ میں بھی میسر نہیں ہے۔ اس پر میں عمران خان صاحب، ان کی ٹیم اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو خاص مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! کسی بھی علاقے کی ترقی اور نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے لئے انڈسٹری کا کردار نہایت اہم ہے۔ بہاولپور میں بھی ایک انڈسٹریل اسٹیٹ قائم ہو چکی ہے لیکن اب اس کا ترقیاتی کام تقریباً بند ہے اور اس بجٹ میں بھی کوئی فنڈز نہیں رکھے گئے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب سردار عثمان احمد خان بزدار، انڈسٹری منسٹر اور فنانس منسٹر سے درخواست ہے کہ اسے جلد مکمل کروایا جائے تاکہ بہاولپور میں بھی نئی نئی انڈسٹری لگے اور یہ ملک کی تعمیر اور ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکے۔ Meat and milk production کے حوالے سے لائیوسٹاک کا شعبہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اللہ کے فضل سے چولستان میں اس کا بے حد potential ہے اور بہاولپور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک Veterinary University قائم ہو چکی ہے۔ انشاءاللہ یہ یونیورسٹی لائیوسٹاک کے شعبہ میں جنوبی پنجاب کے لئے یقیناً ایک game changer ہو گی لیکن اس کے مالی حالات انتہائی مخدوش ہیں۔ پچھلی دفعہ 300 ملین روپے سے اس کی لیبارٹری کے لئے equipment لینا تھا وہ گورنمنٹ نے واپس لے لئے جو کہ ابھی تک واپس نہیں کئے اور نہ ہی اس بجٹ میں کوئی خاطر خواہ فنڈز اس کے لئے رکھے گئے ہیں۔ میں چونکہ اس وقت اس کے Syndicate کا ممبر بھی ہوں تو وہاں سٹاف کی تنخواہوں تک کے لئے فنڈز نہیں ہیں۔ اس کے لئے خاص اصلاح احوال کی درخواست ہے۔ ہم یہ بات بخوبی سمجھتے ہیں کہ اس دفعہ پانی کی شدید کمی ہے لیکن اس کمی کا رخ بہاولپور کی طرف موڑ دینا یہ بھی ہمارے ساتھ سراسر زیادتی ہے۔ تقریباً اس وقت جو faulty gauges ہیں اس کی وجہ سے ہمیں 1500 کیوسک پانی کی

shortages کا سامنا ہے۔ اس سلسلے میں آپ سے خصوصی درخواست ہے کہ آبپاشی منسٹر اور ہمارے فنانس منسٹر اس میں اپنا کردار ادا کریں۔

جناب چیئرمین! اس بجٹ میں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ سکیم کا متعلقہ ضلع کے منتخب نمائندوں کی مشاورت سے شامل کئے جانا انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور ہماری حکومت کی جمہوریت پسند سوچ کا بھی مظہر ہے لیکن اس شعبے میں بھی ہمیں جو فنڈز دیئے گئے تھے اور خاص طور پر میری ایک BVH بہاولپور کے لئے 6 کروڑ روپے کی سکیم تھی اس میں E&T وارڈ میں علیحدہ شعبہ بنایا جانا تھا لیکن وہ missing ہے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کو بھی شامل کیا جائے۔ اسی طرح پنجاب بیت المال کے لئے گزشتہ کئی سالوں سے فنڈز میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ میں نے اسمبلی میں ایک resolution بھی پیش کی تھی۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس مد میں بھی خاطر خواہ فنڈز کا اضافہ کیا جائے تاکہ اضلاع اور تحصیل لیول پر زیادہ سے زیادہ مستحقین کی معاونت اور مدد ہو سکے۔ انہی گزارشات پر آپ سے اجازت چاہتا ہوں اس توقع کے ساتھ کہ ان شاءاللہ تعالیٰ ہمارے منسٹر فنانس جو یہاں موجود ہیں ان گزارشات پر غور فرمائیں گے۔

آخر میں وزیر اعلیٰ پنجاب، فنانس منسٹر اور ان کی ٹیم کو اپنے وعدہ کی تکمیل کرتے ہوئے جنوبی پنجاب کے لئے علیحدہ ترقیاتی پیکج کا اعلان کرنے اور ایک خوبصورت ٹیکس فری بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس خواہش کا بھی اظہار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس ٹیم کو مزید خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ پاکستان پائندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: سید صمصام علی بخاری!

وزیر اشتمال املاک / جنگلی حیات وماہی پروری (سید صمصام علی شاہ بخاری): بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ میں نیا ہاؤس inaugurate ہونے پر سب سے پہلے پورے ایوان اور خصوصاً چودھری پرویز الٰہی کو مبارکباد دیتا ہوں۔ آج میرا ارادہ تھا کہ میں بجٹ related تقریر کروں اور سیاسی تقریر نہ کروں مگر شاید ہماری روایات کچھ اس قسم کی ہیں کہ میرے عزیز اور برخوردار نے ابھی دو تین دفعہ میرا نام لے کر کچھ سوالات کا جواب چاہا تو پھر بجٹ بجٹ بھی کریں گے، سیاسی تقریر بھی کریں اور mix and match کریں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ چھچھر صاحب آپ کو مایوسی نہیں ہوگی۔

جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں اور سب سے پہلے وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان مشکل حالات میں اتنا متوازن بجٹ دینا ایک جوئے شیر کا لانا تھا مگر انہوں نے وہ گزارے لائق نہیں دیا بلکہ زبردست کیا ہے اور جتنا ڈویلپمنٹ بجٹ enhance ہوا ہے اگر آپ year to year جائیں تو اتنی enhancement کبھی بجٹ میں ایک سال کے وقفے سے نہیں ہوئی۔ اس سے پہلے ایک چیز جو میرے بھائیوں کو اچھی نہیں لگی حالانکہ ان میں سے بھی زیادہ تر زمیندار ہیں مگر جب کسان کا نام آتا ہے تو ان کو بڑے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کا پارٹی میں جو ایک معاملہ ہے وہ کسان ان سے برداشت نہیں ہوتا اور ان کے معاملات ان سے برداشت نہیں ہوتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس دفعہ زراعت ہو، لائیوسٹاک ہو، جنگلات ہو، C&W ہو آپ دیکھیں تو آپ کو development کی اس طرح hike نظر آئے گی جن کے ثمرات سے انشاءاللہ تعالیٰ پورا پنجاب مستفید ہو گا۔ میں بڑے ادب اور احترام سے دو تین چیزیں بتانا چاہوں گا تاکہ میرے بھائی اپنے ووٹرز کو بھی بتا سکیں۔ تقریباً ساڑھے آٹھ ہزار سکول پنجاب میں اپ گریڈ ہو رہے ہیں اور میں آپ کو گارنٹی کرتا ہوں کہ اوکاڑہ میں 500 سے زیادہ سکولز ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک بھی نہیں تو میں استعفیٰ کا مطالبہ نہیں کروں گا مگر انشاءاللہ تعالیٰ 500 کے قریب سکولز ہیں جو وہاں پر اپ گریڈ ہو رہے ہیں۔ میرا specific ایک حلقہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ آپ کے تحفظات تھے تو میں اس لئے آپ کو عرض کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے سڑکوں کی بات کی تو یہ یقیناً صحیح کہتے ہیں کہ ہم وہاں سے قومی اسمبلی کا ٹکٹ نہیں دے سکے۔ مگر صوبائی اسمبلی کے وہاں ٹکٹس تھے جہاں کی میرے عزیز بات کر رہے تھے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جہاں بصیر پور میں ان کا درِ دولت ہے وہاں ایک اتنی بڑی سڑک نکل رہی ہے کہ جس سے ان کا حویلی جانا اتنا آسان ہو گا وہ already approved ہے پتا نہیں ان کی نظر سے کیوں نہیں گزری؟ بہرحال میں ان کو بھجوا دوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں دوسری گزارش اور کرنا چاہوں گا کہ ایک اور proposal جو اوکاڑہ ضلع کے اندر سے ہے اس کے بعد میں اوکاڑہ کی جان چھوڑ دوں گا کیونکہ مجھے as a minister پنجاب کی بات کرنی چاہئے اوکاڑہ کی نہیں کرنی چاہئے۔ مگر میں نے سوچا کہ میں اپنے بھائی کے تحفظات ذرا address کر لوں۔ اس میں ایک سی پیک کا منصوبہ ہے جو بہاولنگر کی طرف سے نکلے گا

اس سے ضلع پاکپتن شریف، بہاولنگر اور اوکاڑہ مستفید ہوں گے۔ وہ سید والا آکر پھر اُوچ شریف جائے گا تو ہم چونکہ اُوچ شریف کے ماننے والے ہیں تو ہمارے لئے اور خوشی کیا ہے کیونکہ ہم ذرا رائیونڈ کم جاتے ہیں اور اُوچ شریف زیادہ جاتے ہیں تو وہ انشاء اللہ تعالیٰ اُوچ شریف تک ایک سڑک جائے گی تو اس سڑک کا بہت زیادہ فائدہ بھی ان کو ملے گا۔ باقی میں گزارش کروں کہ وزیر اعظم پاکستان کا جو وژن ہے میں generally بات کر رہا ہوں اور میں بڑے عزت اور احترام کا روادار ہوں this side of the divide اور یہ والی سائیڈ ہو میرے لئے تمام ایک ایک ممبر قابل احترام ہے، معزز، محترم اور محتشم ہے۔ میرا یقین کیجئے میں کسی کی ذات پر بات نہیں کرتا مگر آپ کو event سے تو بات کرنی پڑتی ہے۔ پھر تاریخ ایسی ظالم چیز ہے کہ کچھ نہ کچھ تو تاریخ کے اوراق پلٹنے پڑتے ہیں آپ جب تاریخ کا اوراق پلٹتے ہیں تو وہ ہمیشہ سنہری حروف میں نہیں ہوتی کہیں نہ کہیں کوئی چھینٹا ہوتا ہے، کہیں نہ کہیں کوئی problem ہوتی ہے تو ہمارے کچھ فاضل دوست اس طرح بات کرتے ہیں تو میں ان کی نذر ایک شعر کر سکتا ہوں کہ وہ کہتے ہیں:

اتنی نہ بڑھا پاکی داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

جناب چیئرمین! جس وقت کی میرے فاضل دوست بات کر رہے ہیں ہم بھی ادھر ہی تھے، ہم بھی اُس وقت دیکھتے تھے کہ کسان کے ساتھ کیا حال ہوتا تھا، ہم بھی دیکھتے تھے اُس وقت چھوٹے ملازمین کے ساتھ کیا حال ہوتا تھا، ہم بھی دیکھتے تھے کہ ان کے وزیروں کے طرف سے ان کو آدھا ہاتھ ملایا جاتا تھا اور پھر ہاتھ دھویا جاتا تھا یہ ہم بھی دیکھتے تھے۔ ہم اُس طرح کی بات نہیں کرنا چاہتے، ہم اُس طرف نہیں جانا چاہتے کہ کیا ہے۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج کے دور میں اس کے علاوہ اگر میرے معزز دوست افتخار حسین صاحب کی کوئی اور بات ہو گی تو میں اور یہ بیٹھ جائیں گے میں انہیں پورے اوکاڑہ کی briefing دے دوں گا اب میں ذرا اور بات کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ COVID کی situation تھی بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ جس پر پوری قوم ، پورے ملک کو تمام شہریوں کو ناز ہونا

چاہئے، پوری دنیا نے COVID پر آپ کے وزیر اعظم کی تعریف کی، پاکستان کی پالیسیز کی تعریف کی، lockdown کی صورت حال آپ کے سامنے ہے، انڈیا میں جو ہوا آپ کے سامنے ہوا لوگ بھوکے مرے، لوگ بیماری سے مرے، مولا کریم نے نبی رحمت کے صدقے ہمیں محفوظ رکھا، نبی پاک ﷺ کی آل کے صدقے ہمیں محفوظ رکھا اور ہمارا اُتنا نقصان نہیں ہوا جتنا نقصان مہذب دنیا کا یا first world کا بھی ہوا تو اس بات پر کوئی دو لفظ اچھے بھی کہہ دیتے۔ پاکستان کا ہی نام لے لیتے عمران خان صاحب کا نام مشکل ہے پاکستان کا نام لے کر کہتے اچھا کیا ہے۔ اس کے بعد کوئی بات کرتا ہے تو وزیر اعلیٰ کی کر دیتا ہے کہ وزیر اعلیٰ کو تجربہ نہیں ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ جن لوگوں نے کام کیا ہے یا وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ جو لوگ کام کر رہے ہیں کبھی اُن سے بھی پوچھ لیں کہ اُن کا بھی کوئی اعتراض ہے یا وہ کچھ اور کہہ رہے ہیں، کم از کم accessible تو ہیں۔ ہم اُن کے ساتھ جا کر اپنی بات تو کر سکتے ہیں۔

جناب چیئر مین! دوسری انہوں نے ایک اور بات کی یہ کہتے ہیں کہ لوٹا کریسی تو بھائی اوکاڑہ میں تو یہ قرعہ میرے تے ہی پئے سکدا اسی کہ کسے نوں دعوت دیاں، تے اَجے تک تے دعوت نیں دِتی شروع تہاڈے تو ہی ہواں گا جس دن کسے نوں دعوت دتی۔ ابھی تک تو میں نے کسی کو دعوت نہیں دی کہ بھائی آپ کسی دوسری سائڈ پر آئیں اور اگر میں نے یہ دعوت کسی کو دی تو پھر میں نے اپنے گھروں میں ہی جانا ہے اب افتخار حسین صاحب یہ تو نہیں کہیں گے کہ ان کا گھر میرا اپنا گھر نہیں ہے اس لئے آج تک تو وہاں کچھ ہوا نہیں۔ ہاں ہماری پالیسی کو دیکھ کر ہم سے کوئی دوست کام کرتا ہے آپ اوکاڑہ میں ماسوائے دو آدمیوں کے کسی مسلم لیگ (ن) والے کو کہہ دیں کہ وہ میرے پاس کبھی آیا ہو یا فون کیا ہو باقی تو دوست میرے پاس آئے ہی نہیں ہیں۔ وہ میرے مہربان ہیں اگر کوئی آیا ہے تو میں نے صرف look after کیا ہے۔ ہم بالکل اس طرح نہیں کرتے کہ ہم کام نہ کریں ان کہ حلقے ہیں یہ وہاں سے members elected ہیں یہ کیوں نہ آئیں اور ہم کیوں نہ ان کے معاملات دیکھیں جو جائز ہیں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ یہ جو بجٹ آیا ہے یہ COVID کے بعد نہیں آیا یہ enhance کیسے ہوا؟ آپ کی kitty میں کچھ ہو گا تو آپ بجٹ بڑا دیں گے اگر kitty میں کچھ ہے تو اس کا مطلب ہے پھر چوری نہیں ہوئی، پھر ڈاکا نہیں پڑا، پھر وہ پیسے ہمارے پاس تھے تو اُس کو بڑھا کر دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین !اب ایگری کلچر میں جائیں ابھی ہمارے دوست دال، گوشت کا بھاؤ گنوا رہے تھے ہم زمیندار لوگ ہیں اور بھی زیادہ تر دوست زمیندار لوگ ہیں گندم کا ریٹ اُس وقت کیا تھا اور آج کیا ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں ؟ چینی کے ریٹ کی بات ہوئی تو کماد کا شوگر کین کا ریٹ اُس وقت کیا تھا؟ میرے بھائی میرے بارے میں جانتے ہیں میں sugarcane کا grower ہوں اور اگر میرے جیسا آدمی جس کی چلو کوئی بات سن لیتا ہے وہ منتیں کرتا تھا تین تین سال ہمارے اوکاڑہ میں دو شوگر ملیں ہیں کہ میرے اپنے ہی پیسے ہی دے دو تو کیا حال تھا؟ ہمارے جو کین کمشنر رہے ہیں وہ ہمارے ہی ضلع کے فرد ہیں یہ میرے فاضل دوست بھی جانتے ہیں بلکہ وہ ان کی قربت والے ہیں، آپ آج اُن سے پوچھ لیں کہ کس مل نے کتنے پیسے دینے تھے اور آج جو ہمارے بقایا جات پڑے ہوئے ہیں کیا وہ پانچ پانچ، چھ چھ، سات سات سال کے ہیں یا نہیں ہیں ؟ میں نام نہیں لوں گا آپ کین کمشنر سے یہ detail منگوائیں اور منگوا کر یہاں پر اس ہاؤس کی سکرین کے اوپر چلوا دیں کہ کون کون سی مل نے کیا کیا واجبات دینے ہیں اور کب سے دینے ہیں اور اُس مل کا owner یا CO owner کون ہے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین !وہاں ہمارے شیر گڑھ میں گودام ہیں وہاں پر گندم کی بوریاں جل جاتی تھیں ہزاروں کے حساب سے گندم کی بوریاں بالکل مٹی بن جاتیں تھیں آج آپ جا کر دیکھیں آپ کو فوڈ کے محکمے کی ایک شکایت نہیں ملے گی۔ میں نے سکولز کی بات کی، اب میں لائیوسٹاک کی بات کروں گا میں آج اپنی تقریر اُسی بات پر رکھتا ہوں جو ہمارے پینڈووں کے کام ہیں۔ مجھے پینڈو ہونے پر فخر ہے دیسی لوگوں پر فخر، میں بات ہی وہاں پر رکھتا ہوں باقی تو چلیں اور بڑی باتیں دیگر دوست کر لیں گے۔ میں بات ہی اُن ministries کی کروں گا جو agriculture related ہوں گی۔ میں گزارش کرتا ہوں جو لائیوسٹاک related ہوں گی آپ لائیوسٹاک میں دیکھیں تو لائیوسٹاک میں ہمیشہ لائیوسٹاک کا محکمہ صرف ایک وباء کے تدارک کا محکمہ بن کر رہے گیا تھا کبھی اُس میں research نہیں ہوتی تھی، اب جو ہم باہر سے semen's کی dosage import کرتے ہیں وہ کبھی نہیں ہوتی تھیں insemination کے لئے اب آپ غور کریں کہ وہ 1 لاکھ سے enhance کر کے 5 لاکھ کر دی گئی ہیں اور اُس میں Brazil کا نام زیادہ تر لوگوں نے نہیں سُنا ہو گا کیوں وہ South America میں ہے اور South America سے ہمارا واسطہ بڑا کم پڑتا ہے۔ وہاں پر ایک

breed ہے جس کو گیر یا GIR کہتے ہیں وہ پوری دنیا میں کیٹل کی hardiest breed ہے۔ یہ واحد حکومت ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جنہوں نے اُن کے ساتھ بھی MOU sign کر لیا ہے اور وہاں سے بھی ہم semen's import کر رہے ہیں وہ کس کے لئے ہے۔ دیکھیں وہ کوئی میرے جیسا زمیندار ہو گا، کوئی آپ جیساز میندار ہو گا، کوئی اِن جیساز میندار ہو گا تو وہ کوئی دو چار Friesian بھی لے سکتا ہے ،وہ کوئی اور بھی لے سکتا ہے ۔ آپ کسی سے پوچھ لیں کہ یہ دنیا کی hardiest breed ہے۔ ہمارا اور آپ کا علاقہ وہ ہے آپ خود دیکھیں کہ جو چولستانی ہیں اُس سے بھی یہ hardy ہے یہ صرف غریب لوگوں کے لئے 1 لاکھ dosage منگوائی جائیں گی جو اُن کو مفت دی جا ئیں گی اور ہم اُن کے لئے کیا کریں؟ جس گھر میں دو گائے بھی ایک غریب کے پاس ہو گی وہ کہاں سے کہاں جائے گا۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہم موٹرویز کی بات کرتے ہیں تو موٹرویز ہونی چاہئیں مگر واٹرویز کی بات بھی تو ہونی چاہئے ،ڈیمز کی بات بھی تو ہونی چاہئیں ، we are a water stopped nation اور اس سیکٹر میں unfortunately خاکم بدہن، صد بار خاکم بدہن we are going down south پانی کے معاملے میں آپ ڈیمز دیکھیں، آپ کو پرائم منسٹر کی priority نظر آئے گی تو ڈیمز پر نظر آئے گی ۔ ہمارا irrigation minister بولے گا تو پانی پر بولے گا۔ آپ کو وزیراعلیٰ صاحب کی بات نظر آئے گی تو ان چیزوں پر نظر آئے گی۔ پھر ایک تھوڑی سی اگلی situation create ہوئی تو پنجاب نے ہی یہ بتایا کہ ہمارا 32 فیصد شیئر کم ہوا اور باقی صوبوں، سندھ کا 17 فیصد شیئر کم ہوا۔ اس کے باوجود ہم نے پاکستان کو لے کر چلنا ہے، ہمیں تو صوبائیت کی لسانیت کی بات ہی نہیں کرنی، پاکستان ہے تو سب ہے۔ پہلی دفعہ وزیراعظم پاکستان کی کوشش اور کاوش کے ساتھ صوفی ازم کا پروان چڑھ رہا ہے soft image of Pakistan آگے آرہا ہے, hardliner اور Kalashnikov armed لوگ اُن کا اسلام اب نہیں پھیل رہا، اب الحمد اللہ ایک soft image of Islam آگے آرہا ہے۔ آپ دیکھیں پہلی دفعہ پاکستان کو جو مقام ملا کس لئے ملا ہے کہ آپ نے اولیائے کاملین کی بات کی ہے، آپ نے رواداری کی بات کی ہے، آپ نے مذہبی رواداری کی بات کی ہے، آپ نے ترکی کے ساتھ مل کر، سعودیہ عرب کے ساتھ چل کر جہاں بالکل پاکستان backbencher ہوتا تھا آج ہمارے

وزیر اعظم کی وجہ سے فرنٹ میں مسلم اُمہ میں آگیا ہے۔ جو آپ کا stand فلسطین اور کشمیر پر ہے اگر پچھلے 70 سالوں میں کبھی رہا ہے تو قائد کا وقت نکال کر مجھے بتا دیں؟ I am open to discussion جو stand آپ نے کشمیر پر لیا ہے یا جو stand آپ نے فلسطین پر لیا ہے۔ کون سی باتیں کرتے ہیں صرف بات یہ ہے کہ یہ جو نمبرز کی game ہے اور اُن کا جو figures کا اُتار چڑھاؤ ہے اُس سے بات نہیں چلتی ویسے یہ ماہر ہیں پھر مجھے ایک شعر یاد آگیا کہ:۔

دامن پہ کوئی چھینٹ نہ خنجر پہ کوئی داغ
تم قتل کرو ہو کہ کرامات کرو ہو

اُس میں یہ ضرور ماہر ہیں ماشاءاللہ مگر بات یہ ہے کہ یہ زبانی جمع خرچ کی بات نہیں ہے بات تو یہ ہے کہ یہاں پر کیا ہو رہا ہے۔ ایگری کلچر سیکٹر میں آپ جائیں تو ایگری کلچر منسٹر یہاں بیٹھے ہیں آپ ان سے پوچھیں research پچھلے 40 سال سے نہیں ہو رہی ابھی ان کا focus research پر ہے اور research ہو گی، اچھا بیج آئے گا اچھی ادویات ملیں گی اور ادویات کے حوالے سے آپ حضرات خود اس کے شکار رہتے ہیں کہ ہم دُوائی کوئی ڈالتے ہیں اثر کوئی ہوتا ہے۔ اُس چیز کو اگر ہم deal کریں گے تو آپ کی yield بڑھے گی۔ آپ دیکھیں چائنہ کی آبادی جب بہت بڑھی تو انہوں نے اپنی آبادی کو اپنی طاقت کے لئے استعمال کیا۔ آپ کو پالیسیز تبدیل کرنی پڑتی ہیں ہماری آبادی بھی ہمارے رقبے کے حجم کے حساب سے اور جو ہمارے وسائل ہیں اُس کے حساب سے بہت زیادہ ہیں ۔ مگر یہ پہلی حکومت ہے کہ ہم اپنی آبادی کو اور اپنے HR کو promote کر رہے ہیں اور یہی آبادی آپ پر بوجھ نہیں رہے گی۔ میں خدانخواستہ آبادی بڑھانے کو promote نہیں کر رہا بلکہ یہ کہہ رہا ہوں کہ آبادی کے مسائل کو سمجھنا چاہئے۔ آپ دیکھیں گے کہ جو آپ کی آبادی ہے وہ آپ کے لئے انشاءاللہ تعالیٰ سود مند ثابت ہو گی اور آپ کو اقوام عالم میں دنیا میں اس کا فائدہ ہو گا۔ یہ جو یونیورسل ہیلتھ کارڈ ہے کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ مسلم لیگ (ن) کے ووٹر کو نہیں مل رہا یا کسی اور جماعت کے ووٹر سپورٹر کو یہ کارڈ نہیں مل رہا تو ہر شخص کو یہ ہیلتھ کارڈ ملنا ہے۔ اچھا بھلا سفید پوش آدمی اگر اس کے گھر میں بیماری آجائے تو اس کے گھر کا پورا بجٹ اڑ جاتا ہے اور یہ پوری دنیا میں

ہوتا ہے اور امریکہ میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ آپ کا ہیلتھ کارڈ blessing ہے کیا یہ ہمیں اوپر سے کسی نے بتایا تھا نہیں بلکہ یہ پرائم منسٹر کا vision ہے کہ سب سے پہلے انہوں نے ہیلتھ کا سوچا ہے۔

جناب چیئرمین! ابھی سکولز کی بات ہو رہی تھی تو ہمارا ایک remote area ہے اس remote area میں اب وزیر اعلیٰ صاحب کی مہربانی سے ہم ڈگری کالج بنانے جا رہے ہیں، افتخار صاحب جانتے ہیں اور باقی بھی جو ساتھی اوکاڑہ سے تعلق رکھتے ہیں وہ جانتے ہوں گے کہ دریا پر ڈگری کالج بنایا جا رہا ہے تو یہ ڈگری کالج وہاں پر کیوں بن رہا ہے وہ اس لئے بن رہا ہے کہ وہاں پر 100 دیہات ہیں جن کی بچیاں رینالہ خورد تک یا اوکاڑہ تک آنے جانے کی وجہ سے تعلیم ہی چھوڑ دیتی تھیں لہٰذا ہم تعلیم کو لوگوں کی دہلیز تک پہنچا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میری بات تھوڑی لمبی ہو گئی کیونکہ کچھ باتیں ایسی تھیں جو کہ میں کہنا نہیں چاہتا تھا مگر میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ یہ حکومت وہ کام کرے گی جو عوام کے فائدہ کے لئے ہوں گے، جو عوام کے لئے روزگار کے وسائل پیدا کرے گی۔ ہم وہ پراجیکٹ لے کر آئیں گے جو کہ عوام کے فائدے کے لئے ہوں گے ہم وہ پراجیکٹ نہیں لے کر آئیں گے جس میں چند مخصوص لوگوں کی جیب میں کمیشن جائے گا۔ اب کمیشن والی سیاست نہیں ہو گی بلکہ اب خدمت کی سیاست ہو گی۔ میں آپ کا، اس ایوان کا اور اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میری بات انہوں نے اطمینان کے ساتھ سن لی۔ میں اپنے تمام بھائیوں کے اور اپنے ضلع کے مسائل کے حل کے لئے حاضر ہوں یہ جو حکم کریں گے انشاءاللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بیٹھ کر طے کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، محمد کاظم پیرزادہ اپنی بات کریں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: چھچھر صاحب! آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔ مہربانی۔ جی، کاظم پیرزادہ!

جناب محمد کاظم پیرزادہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے بہت اچھی اور خوبصورت باتیں کی ہیں۔ منسٹر صاحب کی طرح میرا تعلق بھی زراعت سے ہے۔ میں زراعت سے منسلک حلقے کو ہی represent کرتا ہوں۔ الحمدللہ بہاولپور بہت زرخیز جگہ ہے۔ میں آپ

کی وساطت سے منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اس وقت مکئی کی فصل تیار ہے۔ جس طرح پہلے شوگر اور بعد میں گندم سکینڈل آیا ہے یہ ایک اور سکینڈل بننے جا رہا ہے۔ الحمد للہ پاکستان کی مکئی اس وقت 5 سے 6 ممالک کو ایکسپورٹ ہو رہی ہے لیکن جیسے ہی فصل آئی ہے اور کاشتکار کی بات آئی ہے تو ہمارے مقامی ملز مالکان اور فیڈ ملز مالکان نے اس کے cartons بنا کر اس کا ریٹ گرا دیا ہے۔ اس کی ایکسپورٹ میں ایک نیا رخنہ یہ ڈالا گیا ہے کہ پنجاب سے جو لوگ ایکسپورٹر تھے ان پر ایک شرط عائد کر دی گئی ہے کہ وہ اس کا NOC لیں گے۔ جس طرح شوگر ملز مالکان ہمیشہ گنے کے کاشتکار کا استحصال کرتے ہیں اسی طرح cartel بنا کر مکئی کے کاشتکار کے ساتھ خدانخواستہ وہی سلوک کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ اگر اس پر آج نوٹس نہیں لیا جائے گا تو شوگر کمیشن اور گندم کمیشن کی طرح آپ آنے والے دنوں میں دیکھیں گے کہ مکئی کمیشن بھی بنایا جائے گا۔ کاشتکار کا دل بہت بڑا ہوتا ہے اور الحمد للہ genetically کاشتکار کے رزق میں خداوند کریم نے اللہ کی تمام مخلوق کا رزق رکھا ہوا ہے۔ جہاں پر پرندوں اور کیڑے مکوڑوں ہر چیز کا رزق ہے۔ کاشتکار اپنی دھرتی ماں سے محبت رکھتا ہے لیکن اگر اس طرح سے اس کا استحصال کیا جائے تو یہ مناسب نہیں ہے۔ آپ نے دیکھا ہے کہ کچھ دیر پہلے حکومت نے گندم پر پابندی لگائی اور کہا کہ جو لوگ گندم ذخیرہ کر رہے ہیں ہم ان کے گوداموں پر چھاپے ماریں گے اور گندم حکومت قبضے میں لے کر غریب کو سستی گندم فراہم کرے گی۔ ہمیشہ غریب کے نام پر یہ سارے فراڈ ہوتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ کسی بڑے آدمی کی گندم پکڑی گئی ہے جو کاشتکار اپنی ضرورت کے لئے گندم رکھتا تھا وہ گندم پکڑی گئی، اس کاشتکار کی پگڑی اچھالی گئی، اس کی توہین کی گئی اور اس کا image خراب کیا گیا۔ مکئی کا جو internationally rate بنتا ہے وہ ریٹ اگر حکومت کاشتکار کو نہیں دلوا سکتی تو پھر یہ حکومت کی ناکامی ہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری چیز پانی کی بات کی گئی تو میں نے پہلے بھی ہاؤس میں بات کی تھی کہ پانی کے لئے ہماری پچھلی گورنمنٹ کے دور میں میلسی سائفن کے مقام پر ہمارے دریاؤں کے بک جانے کے بعد SMB Link Canal سے ہمارے بہاولپور کو پانی دینے کے لئے ایک ٹیوب ڈال کر انتظام کیا گیا اور وہاں پر 1000 کیوسک پانی غالباً بڑھایا گیا۔ وہ پوری نہر تقریباً 70 فیصد ہمارے حلقے سے گزرتی ہے۔ میں نے پہلے بھی منسٹر صاحب سے گزارش کی کہ وہاں پر 70 کیوسک ٹوٹل پانی بنتا ہے جو کہ الٹا بہاول کینال جو کہ پرانا نواب صاحب کا تیار کردہ نہری نظام تھا اس میں

جاتا ہے لیکن اس پانی کو سختی سے بند کر دیا گیا ہے اور وہاں لوگوں کو وہ پانی نہیں دیا جارہا۔ یہ بات نہیں کہ لوگ وہاں سے 70 کیوسک پانی لیتے تھے بات صرف ان لوگوں کی نہیں بلکہ ہماری زندگی اور موت کی بات ہے۔ ہمارے پاس sweet water zone اسی وجہ سے ہے کہ وہاں پر نہروں میں پانی رواں دواں ہے لیکن اب ہماراوہاں پر پانی کڑواہورہاہے۔ اگر اس پانی کو کہیں پر manage کیا جائے اس وقت جو urbanization ہوئی ہے اس کے تحت ہمارے پاس water excess بھی ہے اور کہیں پر پانی کی کمی بھی ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ جو urbanization بننے کی وجہ، کالونیز بننے کی وجہ سے یا دوسری economic activities یعنی دکانیں، گھر اور انڈسٹریاں لگی ہیں ان کے لئے جو پانی چاہئے ہے وہ کہاں ہے لہٰذا 70 کیوسک پانی کافی نہیں ہے لیکن یہ اس خطے کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین! جب یہ گورنمنٹ آئی تو سب سے پہلے سونامی جو کہ ایک تباہی تھی انہو ں نے کہا کہ ہم درختوں کا سونامی لائیں گے۔ بہاولپور کے اندر 66 لاکھ ایکڑ چولستان موجود ہے اس کے اندر 45 ہزار ایکڑ ایسا رقبہ ہے جہاں پر زیر زمین پانی میٹھا ہے تو وہاں پر یہ جنگلات لگائے جائیں۔ خدارا ایسے نہ کیا جائے کہ جیسے beautification کے نام پر ہمارے اے سی صاحبان اور ڈی سی صاحبان شہروں کا حال کرتے ہیں۔ وہاں پر وہاں کے indigenous plants لگائے جائیں جو کہ قدرت نے وہاں پر اُگائے تھے وہ پلانٹس قدرت نے کسی حکمت کی وجہ سے اُگائے تھے۔ خداوند کریم کہتا ہے کہ میں نے اس کائنات کو 6 ساعتوں میں حکمت کے ساتھ خلق کیا تو جو وہاں کے indigenous plant ہیں اس میں بھی کوئی حکمت پنہاں ہے۔ کم از کم ان درختوں کو ہی وہاں پر لگایا جائے۔ اگر conocarpus یا سفیدا لگایا جائے جو کہ پانی زیادہ consume کرتے ہیں ان کی بجائے وہ پلانٹس جو کہ قدرتی طور پر وہاں اگتے ہیں ان کو لگایا جائے گا کیونکہ وہ زیر زمین پانی کو صاف بھی کرتے ہیں۔ آپ کو بھی پتا ہے کہ اس وقت وہاں پر global warming ہے اگر 40 ڈگری سینٹی گریڈ سے آدھا سینٹی گریڈ بھی درجہ حرارت بڑھتا ہے تو وہ انسانوں اور ہر ذی روح کو محسوس کرواتا ہے۔ اس وقت آپ دیکھیں کہ تین چار دن پہلے بارشوں سے پہلے گرمی سے ہماری کتنی بری حالت تھی۔ اگر ہم وہاں پر درخت لگاتے ہیں اور وہاں پر ہم گرمی کی شدت کو کم کرسکتے ہیں جیسا کہ پوری دنیا کی مثالیں دی جاتی ہیں کہ پوری دنیا میں ایسا ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین !دوسرا ہمارے وہاں پرfarm to market سڑکیں بنناتھیں اور ان کا earthwork ہو چکا ہے وہاں پر پتھر وغیرہ سب کچھ ڈل چکے ہیں اب صرف blacktop ہونا ہے اب اس کے لئے اس مرتبہ بجٹ میں فنڈز رکھے گئے ہیں تو میں اس کے لئے وزیر خزانہ صاحب کا شکر گزار ہوں کہ ان کی توجہ اس طرف گئی لیکن جو مہنگائی کا سونامی آیا ہے مجھے نہیں لگتا کہ ان فنڈز سے وہ تمام سڑکیں مکمل ہو جائیں گی۔ میں آپ کے توسط سے جناب وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ کم از کم ان کو مکمل کرنے کے لئے جو فنڈز درکار ہیں وہ فنڈز اس کے لئے مختص کئے جائیں۔

آخر میں، میں یہ بھی تجویز دوں گا کہ ہمارے وزیر اعظم نے کہا تھا کہ right person for right job لگاؤں گا۔ آپ دیکھیں کہ قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر کو جتنے دن آپ نے تقریر کروانے میں ضائع کروا دیئے ہیں اتنے دنوں میں تو وہ ایک انڈر پاس بنا دیتا تھالہذا آپ اس کی قابلیت کو استعمال کریں نہ کہ آپ اس کی قابلیت کو روکیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، جناب شہباز احمد اپنی بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! میں سردار عثمان بُزدار صاحب، وزیر خزانہ ہاشم جواں بخت، وزیر قانون راجہ بشارت اور وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کی تمام ٹیم کو اس محسن کسان کے ساتھ رحم کرنے والا اور ایم پی ایز کے لئے جو گرانٹس تھیں، جو حلقوں کی حالت تھی یہ ایسا بہترین بجٹ بنانے پر میں ان سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

سپیکر پنجاب اسمبلی چودھری پرویز الٰہی صاحب کا خواب، صوبہ پنجاب کی پنجاب اسمبلی جو کہ ایشیاء کی سب سے اچھی اسمبلی بنی ہے میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب سردار عثمان احمد خان بُزدار جنہوں نے اس اسمبلی کو مکمل کرانے کے لئے فنڈز دیئے ہیں اگر یہ وزیر اعلیٰ نہ ہوتے تو اتنے فنڈز کوئی نہ دیتا میں اس کا credit جناب سردار عثمان احمد خان بُزدار کو بھی اتنا ہی دوں گا۔

جناب چیئرمین! قائد حزب اختلاف نے اپنی تقریر میں کہا کہ سنا ہے کہ پنجاب کی بیوروکریسی آفیسرز کی پوسٹنگ کے لئے پیسے لیتی ہے، میں انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اسی اسمبلی میں

پڑ(میدان) لگالیں وہ استعفیٰ دے دیں یا پھر میں استعفیٰ دے دوں گا۔ ادھر پڑ لگ جائے گا تو پتا لگ جائے گا کہ کتنا دودھ اور کتنا پانی ہے۔ باتیں کرنی بڑی آسان ہیں، انہوں نے تو سنا ہے لیکن جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ پوری دنیا نے دیکھا ہے۔

نواز شریف صاحب پنجاب کے وزیر اعلیٰ رہے، وزیر اعظم پاکستان رہے، شہباز شریف صاحب وزیر اعلیٰ رہے لیکن ان کا علاج کرنے کے لئے ایک ہسپتال تک نہ بنوا سکے۔

میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب سردار عثمان احمد خان بُزدار کو ایک اور بات پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ تین دن اسلام آباد رہ کر محنت کر کے پنجاب کا جو حصہ لیا ہے وہ پچھلے سال سے 102 فی صد زیادہ ہے جس سے 73 ارب روپے کی لاگت سے روڈ سیکٹرز میں پنجاب میں ترقی آئے گی اس کے لئے انہوں نے 39.5 ارب روپے مختص کر دیئے ہیں۔ یہاں سیالکوٹ سے بھائی بیٹھے ہیں انہوں نے سعودی عرب کے ارب دیکھے ہوں گے لیکن سیالکوٹ میں جو 17 ارب روپے سے یونیورسٹی بننے جا رہی ہے انہوں نے پہلی دفعہ یہ سنا ہے۔ فیصل آباد سے میرے بھائی بیٹھے ہیں جو فیصل آباد میں انڈسٹریل سٹی کا قیام ہے جو کہ معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے وہ بھی 3 ارب 78 کروڑ روپے کی لاگت سے تیار ہو رہا ہے۔ (قطع کلامیاں)

حوصلہ بھائی جان حوصلہ! کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب شہباز احمد! Address to the Chair

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! میرا تعلق ایک زمیندار گھرانے سے ہے آپ کو بخوبی علم ہے کہ زراعت اور لائیوسٹاک پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس کی دو تہائی آبادی بالواسطہ یا بلاواسطہ زراعت سے منسلک ہے زراعت کا کل GDP میں تقریباً 23 فی صد اشتراک ہے اس میں 230 فی صد اضافہ کیا گیا ہے۔

زراعت میں جدت لانے کے لئے 64۔ ارب روپے کی لاگت سے نئے پروگرام کا آغاز کیا گیا ہے، ماڈل مارکیٹس کا قیام کیا گیا ہے، فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے زرعی مشینری کا فروغ کیا گیا ہے۔ گریٹر تھل کینال شروع کر دی گئی ہے۔ میرے بھائی گنے چاول گندم اور مکئی کی بات کر رہے تھے میں اس سلسلے میں بتاتا چلوں (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: No crosstalk please.جی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد):جناب چیئرمین! اس دفعہ پنجاب میں جو گندم، چاول اور گنے کی فصل ہوئی ہے اس کی پچھلے بیس سالوں میں مثال نہیں ملتی اور یہ بات ریکارڈ پر ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: سمجھ نہیں آ رہی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد):میں تسانوں سمجھاناں۔

جناب چیئرمین: جی راناصاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد):جناب چیئرمین! لائیو سٹاک میں 9 سول ویٹرنری ہسپتال upgrade ہونے جا رہے ہیں، مویشیوں کی جنیاتی بہتری کے لئے باہر سے semens منگوائے جا رہے ہیں- قائد حزب اختلاف نے دعویٰ کیا ہے کہ سابقہ دور میں جنوبی پنجاب کے اضلاع کو پسماندہ نہیں چھوڑا میں آج ان سے گزارش کرتا ہوں کہ ایک وفد جنوبی پنجاب کے اضلاع میں بھیجیں اور ان کا موازنہ وسطی اور بالائی پنجاب سے کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ وہاں کی عوام میں کس قدر احساس محرومی ہے۔

جناب چیئرمین! پی ٹی آئی نے جنوبی پنجاب کے سیکرٹریٹ کو functional کیا اور اس کے بجٹ میں 189 ارب روپے مختص کر دیئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

ملک محمد وحید: راناصاحب غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں-

جناب چیئرمین: No crosstalk please . This is not the way. No:جی، رانا صاحب! آپ continue کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد):جناب چیئرمین!ان کی تو کوئی زرعی پالیسی ہی نہیں تھی، کپاس، گندم، گنے اور چاول کے لئے بیج بھی نہیں

تھے لیکن یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے دور میں فصلیں اچھی ہوئیں اگر اچھی ہوئی ہیں تو یہ خدا کا کرم ہے اس میں حکومت کا کوئی کمال نہیں ہے ہم اس نعمت خداوندی اور اس کرم کے شکر گزار ہیں۔ ہم جناب عمران خان صاحب اور سردار عثمان بُزدار صاحب کے نظریہ جدوجہد کو عملی جامہ پہنانے پر کسان بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ سابقاادوار میں تو کسان کو اپنی فصل کی مناسب قیمت نہیں ملتی تھی جس وجہ سے کسان اپنے کھیتوں میں تیار فصلوں کو جلا دیا کرتے تھے لیکن آج گنا، گندم، کپاس اور چاول کی بہترین فصل اور ان کی مناسب قیمت کی وجہ سے کسانوں میں خوشحالی اور اعتماد کی لہر دوڑی ہے۔ فصلوں کی پیداوار میں اضافے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اپوزیشن سے تعلق رکھنے والوں کے جو کارندے جعلی ادویات اور جعلی کھاد بیچ رہے تھے موجودہ حکومت نے ان کا ناطقہ بند کر دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین کہ رانا صاحب چھا گئے ہو)

جناب چیئرمین! ہماری حکومت نے مواصلات کا نظام بہتر بنانے کے لئے صوبہ بھر کی سڑکوں کی تعمیر و بحالی کے لئے 64.3 ارب روپے مختص کئے ہیں۔ ضلعی ترقیاتی پروگرام کے تحت 32 ارب روپے مختص کئے ہیں اور 168 ارب روپے کی لاگت سے 1117 نئی سکیموں کا آغاز کر دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ان کی کسمپرسی کا یہ مقام ہے کہ تین تین باریاں لینے والی شخصیات کے شایان شان یہاں کوئی ایک ایسا ہسپتال نہیں ہے جہاں وہ اپنا علاج کروا سکیں۔ آج دنیا نے تسلیم کیا ہے کہ وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کی حکمت عملی نے کورونا جیسی وبا پر قابو پانے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں وہ قابل ستائش ہیں اور بل گیٹس جیسی شخصیت نے پوری دنیا کو کورونا کے خلاف حکمت عملی پاکستان سے سیکھنے کا مشورہ دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! حکومت نے صحت کی مد میں 183 فی صد اضافہ کر کے 54 ارب روپے مختص کئے ہیں۔ میرے اپوزیشن والے دوست جو صحت کے حوالے سے باتیں کر رہے تھے کہ علاج کے لئے پیسے نہیں اور غریب کدھر جائے گا۔ آپ اپنا فکر کرو تم نے تو انگلینڈ چلے جانا ہے

لیکن یہاں غریب کا علاج مفت ہو گا، گیارہ کروڑ عوام کی ہیلتھ انشورنس ہو گی، تقریباً تین دہائیوں کے بعد لاہور میں ایک ہزار بیڈ کا ہسپتال بن رہا ہے تیس سالوں میں کوئی بڑا ہسپتال نہیں بن سکا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس حکومت نے شعبہ تعلیم کے بجٹ میں 285 فیصد اضافہ کیا ہے جس کی وجہ سے صوبہ بھر کے تمام نوجوانوں کو بہترین تعلیم حاصل کرنے کے مواقع میسر ہوں گے۔ کوہسار یونیورسٹی مری میں باقاعدہ کلاسوں کا اجراء 10 مارچ 2021 کو ہو چکا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: رانا شہباز احمد صاحب! مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

ملک محمد وحید: جناب چیئرمین! رانا شہباز احمد دیکھ کر پڑھ رہے ہیں اور اس کی اجازت نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! صرف دو صفحے رہ گئے ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی آف بھکر، یونیورسٹی آف چکوال، بابا گورونانک یونیورسٹی ننکانہ صاحب اسی سال functional ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ چار نئی یونیورسٹیاں بھی بنائی جا رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: رانا شہباز احمد صاحب! آپ پڑھ کر تقریر نہیں کر سکتے۔ ان کاغذات کو نیچے رکھ دیں۔ آپ نے لکھا ہوا ہے کہ پانچ منٹ سے زیادہ بات نہیں کروں گا جبکہ اب آپ کو بات کرتے ہوئے 12 منٹ ہو چکے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! اگر کل قائد حزب اختلاف نے آنکھیں بند کر کے پڑھا ہے تو پھر میں بھی آنکھیں بند کر کے پڑھ دیتا ہوں۔ ایسی باتیں کرنے والوں کو شرم آنی چاہئے۔ میں امن و امان کا بھاشن دینے والوں کو بتاتا چلوں کہ آج پاکستان کا ہر شہری اپنے آپ کو سابقادور کی نسبت زیادہ محفوظ سمجھ رہا ہے۔ دہشت گردی کے واقعات میں واضح کمی آئی ہے۔ شاید وہ بُھول گئے ہیں کہ ماڈل ٹاؤن کا سانحہ انہی کے دور حکومت میں رونما ہوا تھا جہاں پر حاملہ عورتوں کے منہ میں گولیاں ماری گئی تھیں۔ قصور سے اغواء ہونے والی زینب کو انہی کے دور حکومت میں درندگی کا نشانہ بنایا گیا اور پھر اس کے بوڑھے باپ کو میڈیا کے سامنے جس طرح سے رُسوا کیا گیا اسے ساری دُنیا نے دیکھا ہے۔ ہماری حکومت امن و امان

کی صورت حال کو بہتر کرنے کے لئے پنجاب کے تمام اضلاع اور تحصیلوں میں ماڈل پولیس سٹیشن بنائے گی۔ پورے پنجاب میں تقریباً تمام تھانوں کو نئی گاڑیاں دی جائیں گی جس سے ملزمان کو پکڑنے میں آسانی ہو گی۔

جناب چیئرمین: راناصاحب! اب آپ بس کریں اور wind up کرلیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! میں آخر میں زمینداروں کے حوالے سے بات کروں گا۔

ملک محمد وحید: جناب چیئرمین! ان کے دو صفحے کب پورے ہوں گے؟ یہ ساری تقریر پڑھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ مہربانی کرکے بیٹھ جائیں اور راناصاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! میں اب جو بات کرنے لگا ہوں اس سے انہیں بڑی تکلیف ہو گی۔ ہماری حکومت نے اری گیشن کے بجٹ میں 176 فیصد اضافہ کیا ہے۔ آبپاشی زمینداروں کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ مسلم لیگ (ن) کی سابق حکومت میں لاہور کا کوڑا اُٹھانے والی کمپنی LWMC کے لئے زیادہ بجٹ مختص کیا گیا جبکہ محکمہ اری گیشن کے لئے کم بجٹ رکھا گیا تھا۔ انہوں نے یہ زیادتی زمینداروں کے ساتھ کی تھی۔

جناب چیئرمین! میں وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ضلع جھنگ میں 25 کروڑ روپے کی لاگت سے Protection بند بنانے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے funds جاری کر دیئے گئے ہیں۔ پچھلے 20 سالوں میں یہ کام نہیں ہو سکا جو کہ ہماری حکومت کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: راناشہباز احمد صاحب! wind up کرلیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! ابھی تو میں نے سید حسن مرتضیٰ صاحب اور سردار اویس لغاری کے بارے میں بھی دو دو کلمات کہنے ہیں۔ سردار اویس لغاری صاحب اب بھی اپنے آپ کو صدر پاکستان کا بیٹا اور ایم این اے سمجھتے ہیں حالانکہ اب وہ ایم پی اے ہیں۔ وہ جب بھی بات کرتے ہیں تو وفاق کی بات کرتے ہیں

جبکہ ایم پی اے ہونے کی حیثیت سے انہیں صوبے کی بات کرنی چاہئے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ اب چونکہ ہماری نئی اسمبلی بن گئی ہے، یہ ہاؤس قومی اسمبلی کی طرز پر بنایا گیا ہے اور یہ ایشیا کی سب سے اچھی اسمبلی بن گئی ہے لہذا اب میں ایم پی اے رہ کر مطمئن ہوں۔ اسی طرح سید حسن مرتضیٰ کہہ رہے تھے کہ چنیوٹ میں کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا تو میں انہیں بتاتا چلوں کہ چنیوٹ سے فیصل آباد کی سڑک 115۔ارب روپے کی لاگت سے تعمیر ہو رہی ہے۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ Districts Development Fund میں چنیوٹ کو 7۔ارب روپے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ تقریباً 125 کلو میٹر لمبائی کی کھیت سے منڈی تک کارپٹ روڈز بنانے کا پروگرام ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: رانا شہباز صاحب! یہ تو اے۔ڈی۔پی کی سکیمیں ہیں۔ آپ یہ ہمیں کیوں پڑھ کر سُنا رہے ہیں؟ اب مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! سید حسن مرتضیٰ صاحب اپنی بجٹ تقریر میں کہہ رہے تھے کہ موجودہ بجٹ میں چنیوٹ کو کچھ نہیں دیا گیا تو میں یہ انہیں بتا رہا ہوں۔

اب میں آخر میں کچھ تجاویز دینا چاہتا ہوں۔ میں وزیر اعلیٰ اور محکمہ سی اینڈ ڈبلیو سے گزارش کروں گا کہ احمد پور سیال کی ایک مظفر گڑھ روڈ جو کہ بلوچستان اور خیبر پختونخواہ کو ملاتی ہے۔ وہاں پر تین شوگر ملیں ہیں۔ اس سڑک کو اے۔ڈی۔پی میں شامل کر کے فوری طور پر بنایا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! میں وزیر اعلیٰ پنجاب سے کہوں گا کہ محکمہ بلڈنگز میں لوٹ مار کا جو نظام رائج ہے اس کو ختم کریں۔ پچھلے 20 سالوں میں انہوں نے بہت زیادہ لوٹ مار کی ہے۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ اس سسٹم کو تبدیل کریں۔ سابقہ حکومت کے دور میں ایک کمرہ 20 لاکھ روپے میں بن رہا تھا اور آج بھی وہ ایک کمرہ 15 لاکھ روپے میں بن رہا ہے تو میں گزارش کروں گا کہ اس لوٹ مار کی روک تھام کی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب محترمہ مہوش سلطانہ صاحب تقریر کریں گی۔

محترمہ مہوش سلطانہ: اعوذباللہ من الشیطن الرجیمOبسم اللہ الرحمٰن الرحیمOجناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ موجودہ حکومت نے اپنا یہ fourth budget پیش کیا ہے جس میں development کے لئے 560 ارب روپے کے رکھے گئے ہیں۔ شعبہ تعلیم کے ترقیاتی بجٹ میں 54 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ سکولز ایجوکیشن کے لئے 36 بلین روپے اور ہائر ایجوکیشن کے لئے 15 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس بجٹ میں بہت بڑے بڑے دعوے کئے گئے ہیں۔ اس میں کہا گیا کہ ہے 8 ہزار 360 پرائمری سکولوں کو upgrade کر کے ایلیمنٹری سکول کا درجہ دیا جائے گا۔ میں یہاں پر یہ کہنا چاہوں گی کہ گزشتہ سال جو سکول upgrade کئے گئے تھے ان میں سے کسی بھی سکول کو کوئی infrastructure دیا گیا اور نہ ہی کوئی SNE دی گئی ہے۔ میرے اپنے گاؤں چوآ سیدن شاہ میں ایلیمنٹری سکول کو upgrade کر کے ہائی سکول کا درجہ دیا گیا تھا لیکن وہاں پر جو بچے 9th کلاس سے 10th کلاس میں گئے ہیں ان کے بیٹھنے کے لئے کلاس روم نہیں ہے اور وہ باہر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس بجٹ میں مزید 19 یونیورسٹیاں بنانے کا کہا گیا ہے جو کہ آنے والے سال اور اس سے اگلے سال میں بنائی جائیں گی لیکن گزشتہ سال میں جو چھ یونیورسٹیاں بنائی گئی تھیں ان میں سے کسی بھی یونیورسٹی کی بلڈنگ یا infrastructure ابھی تک نہیں بنایا گیا۔ یہ یونیورسٹیاں کالجز میں بنائی گئی تھیں اور اس علاقے کو اُس کالج سے بھی محروم کر دیا گیا اور ابھی تک اس یونیورسٹی کا اپنا infrastructure بھی نہیں بنا ہے۔ گزشتہ سال میں سکول ٹیچرز کی کوئی بھرتی نہیں کی گئی جس کی وجہ سے SNEs کا بہت serious problem ہے اور جو 30 ہزار ٹیچرز ریٹائرڈ ہو گئے تھے ان کی اسامیاں بھی خالی پڑی ہوئی ہیں۔ ابھی میں بجٹ کی کتاب میں پڑھ رہی تھی کہ پورے پنجاب میں 86 نئے کالجز قائم کرنے کی تجویز ہے۔ میں یہ تجویز پیش کروں گی کہ اگر یہ کالج 4-years B.S(Honours) Programs کے تحت بنائے جائیں تو وہ ایچ۔ای۔سی کی requirement کو بھی پورا کریں تب بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کی اچھی opportunity ملے گی۔

جناب چیئرمین! میں اپنے حلقہ کے مسائل کے بارے میں بھی کچھ چیزیں highlight کرنا چاہوں گی۔ تحصیل چوآسیدن شاہ کے گاؤں وہالی کے گرلز اور بوائز سکول کو upgrade کیا جائے تاکہ وہاں کے بچوں کو تعلیم کی بہتر سہولتیں میسر آ سکے لیکن تمام infrastructure and SNE کے ساتھ یہ سکول upgrade کیا جائے۔ ہمارے چوآسیدن شاہ میں ایک کیڈٹ کالج ہے جس کے لئے ڈیڑھ سو کینال جگہ چوآسیدن شاہ کے مقامی لوگوں نے free of cost دی تھی۔ میں یہ درخواست کروں گی اس کیڈٹ کالج میں مقامی لوگوں کے لئے jobs and admission میں کوٹہ مختص کیا جائے تاکہ وہ لوگ جنہوں نے کالج کے لئے contribute کیا ہے انہیں اس کا کچھ فائدہ ہو سکے۔

جناب چیئرمین! اسی طرح میرے حلقہ تحصیل چوآسیدن شاہ میں پانی کا بہت serious مسئلہ ہمیشہ سے رہا ہے۔ میں نے اسمبلی کے فلور پر پہلے بھی یہ issue raise کیا تھا کہ وہاں پر منی ڈیمز بنائے جائیں۔ وہ ایک بارانی علاقہ ہے۔ چوآسیدن شاہ میں، تحصیل آفس کے سامنے، گدھالا گارڈنز، کوہان ویلی، منہالہ اور بٹلی گاؤں میں بہت ساری ایسی sides ہیں کہ جہاں پر منی ڈیمز بنائے جاسکتے ہیں اگر وہاں پر یہ منی ڈیمز بنائے جائیں گے تو اس سے agriculture کو بھی فائدہ ہو گا اور water table up ہو گا تو لوگوں کو پینے کا پانی بھی میسر ہو گا۔ میرے علاقے چوآسیدن شاہ میں Rest House کے سامنے ایک پرانا باغ ہے اس کے علاوہ گدھالا گارڈن ایک historical جگہ ہے وہ سو سال پرانے 100 ایکڑ پر مشتمل باغات تھے۔ میں اس کے حوالے سے پہلے بھی on the floor of the House تجویز دے چکی ہوں کہ ان باغات کو renovate کیا جائے اور گدھالا گارڈن کو Botanic Garden بنایا جائے۔ پچھلی حکومت میں اس کی feasibility بن چکی ہے اُس کو مکمل کیا جائے تو یہ tourism کی ایک جگہ destination بن سکتی ہے۔ گزشتہ دور حکومت میں میاں محمد شہباز شریف صاحب نے چوآسیدن شاہ کے زمینداروں کے لئے provision of water کا ایک منصوبہ approve کیا تھا یہ منصوبہ لوکل زمینداروں کے لئے compensation تھا اور یہ Public Health Engineering کا منصوبہ تھا اس کے تحت سولر پینل کے ساتھ ٹربائنز لگائی گئی تھیں اور water channels بنائے گئے تھے تاکہ جن لوگوں کو پانی کی کمی کا مسئلہ ہے اُن تک پانی پہنچایا جا سکے لیکن وہ منصوبہ مکمل نہیں

ہو سکا ہے اور وہ water channels پورے نہیں ہوئے جس کی وجہ سے تمام زمین داروں کو پانی پہنچ نہیں پا رہا تو اس منصوبے کو بھی جلد سے جلد مکمل کیا جائے تاکہ تمام لوگ اس سے فائدہ اُٹھا سکیں اور اس سے تمام زمینداروں کی زراعت بہتر ہو۔

جناب چیئرمین! میرا تعلق راولپنڈی ڈویژن سے ہے وہ بارانی علاقہ ہے اور بارانی علاقوں میں agriculture کو organize کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اُس کے لئے ضروری ہے کہ local small markets کو organize کر کے بہتر کیا جائے تاکہ اس سے چھوٹے زمینداروں کا فائدہ ہو سکے۔ یہاں پر میں یہ تجویز بھی دینا چاہوں گی کہ بارانی علاقوں میں چھوٹے زمینداروں کے لئے agriculture insurance policy لائی جائے تاکہ جو فصل خشک سالی یا بیماری کی وجہ سے خراب ہو جاتی ہے تو چھوٹے زمین داروں کی کچھ compensation ہو سکے۔ بارانی علاقوں میں ضلع راولپنڈی، ضلع اٹک، جہلم اور چکوال کے علاقے شامل ہیں یہاں پر زیادہ تر لوگوں کا پیشہ کاشت کاری ہے اور وہ زیادہ تر چھوٹے کاشتکار ہیں۔ حکومت اگر اُن کی تھوڑی سی رہنمائی کرے اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے اُن کی مدد کی جائے تو وہاں پر آڑو، لوکاٹ اور بہت ساری سبزیاں بھی اُگائی جا سکتی ہیں۔ اس کے لئے تمام چھوٹے کاشت کاروں کی لسٹ بنالی جائے اور اُن کو اگر پانچ سال تک مفت بیج، کھاد اور ادویات مہیا کی جائیں گی تو وہ نہ صرف مضبوط ہوں گے بلکہ انشاءاللہ تعالیٰ پنجاب کے revenue کے لئے بھی contribute کریں گے۔

جناب چیئرمین! اگر ہم مونگ پھلی کی فصل کی بات کریں تو چکوال اور تلہ گنگ کی سب سے اہم فصل مونگ پھلی ہے اور زمین داروں کے پورے سال کا دارومدار اُس ایک فصل پر ہوتا ہے لیکن اگر کسی وجہ سے خشک سالی ہو یا کوئی بیماری آجائے یا فصل کا ریٹ ٹھیک نہ ملے تو اُس کا پورا سال برباد ہو جاتا ہے۔ تو ان چھوٹے زمینداروں کو ہمارے محکمہ زراعت کی طرف جدید بنیادوں پر راہنمائی، تربیت اور ریسرچ کی ضرورت ہے تاکہ زمیندار بہتر طریقے سے اپنی فصل کی پیداوار بڑھا کر اپنا اور حکومت کا revenue بہتر کر سکیں۔

جناب چیئرمین! یہاں پر محترم وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں نندنا فورٹ کا ذکر بھی کیا تھا لیکن میں نے بجٹ کے اندر tourism کا پورا portion دیکھا ہے اُس میں مجھے نندنا فورٹ کا کوئی بجٹ نظر نہیں آیا تو I would want کہ اگر وہ تھوڑا سا explain کر دیں گے کہ اُس کے

لئے کیا plan ہے اور اُس کو کس طرح سے develop کرنا ہے۔ ضلع جہلم اور چکوال میں بہت ساری historical sites ہیں جن میں املوٹ فورٹ، کٹاس راج، گندھالا گارڈن، چاہ ابدال، کھیالا فورٹ اور بہت ساری آبشاریں ہیں تو اگر ان کو بھی loop میں ڈال لیا جائے تو یہ ایک اچھی tourist destination بن سکتا ہے اور اس کا ایک پورا circle بن جائے گا اور اس سے بہت سارے tourists destinations develop ہو پائیں گے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں ایک اور تجویز دینا چاہوں گی۔ ہم اس نئی بلڈنگ میں shift ہو چکے ہیں تو جناب سپیکر اور اُن کی پوری ٹیم کا بہت شکریہ۔ ہماری اسمبلی کی جو پرانی بلڈنگ ہے وہ ایک بہت اچھی اور historical بلڈنگ ہے اور ایک history بھی ہے تو اگر ہم اُس کو پنجاب کا political history museum بنا دیں گے تو وہ preserve بھی ہو جائے گی اور انشاء اللہ اس نئی بلڈنگ کے ساتھ ایک اچھا addition ہو گا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ صاحبزادہ محمد گزین عباسی!

صاحبزادہ محمد گزین عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ I will try to make it short. کیونکہ میں کوئی چیز repeat نہیں کرنا چاہوں گا جو چیزیں میرے سے پہلے فاضل ممبران discuss کر چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرا تعلق جنوبی پنجاب کے ضلع بہاولپور سے ہے، تحصیل احمد پور شرقیہ میرا گھر ہے اور میرا حلقہ تحصیل احمد پور شرقیہ شہر ہے۔ میں اس ایوان میں دوسری دفعہ منتخب ہو کر آیا ہوں۔ میرے سے پہلے میرے والد صاحب اس ایوان کے چار دفعہ ممبر رہے ہیں۔ اس بجٹ میں ہم لوگوں کو جو ترقیاتی پیکج دیا گیا ہے اُس کی مثال نہیں ملتی۔ میرے حلقے کے اندر 1.7 ارب روپے کے منصوبے دیئے گئے ہیں۔ آج تک اتنا پیسا ایک پسماندہ حلقہ میں کبھی نہیں لگا۔ میں کچھ باتیں یہاں پر کرنا چاہوں گا کہ پنجاب حکومت کے سرکاری ملازمین کوئی دس لاکھ کے قریب ہیں۔ حزب اختلاف تو کہتی ہے کہ ملازمین کی صرف 10٪ تنخواہ بڑھائی گئی ہے۔ میں اُنہیں تھوڑی سی details بتانا چاہوں گا۔ دس لاکھ ملازمین میں سے اڑھائی لاکھ ملازمین کا pay structure بہت اچھا ہے لیکن باقی ساڑھے سات لاکھ ملازمین کو اس بجٹ میں مزید allowance 25٪ دیا گیا ہے

تو اب وہ 10٪ اور اس 25٪ کو plus کیا جاتا ہے تو اُن کی تنخواہ میں 35٪ کا اضافہ ہو گیا ہے۔
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! اس بجٹ میں Universal Health Insurance Program شروع کیا گیا جس کے اوپر بہت بات کی گئی اور دوسرا District Development Program شروع کیا جارہا ہے جس کے بارے میں آج تک کسی حکومت نے نہیں سوچا۔ جنوبی پنجاب کو پہلے بھی فنڈز دیئے جاتے تھے لیکن وہ فنڈز کبھی اورنج ٹرین اور کبھی میٹرو بس پر خرچ کرنے کے لئے واپس لے لئے جاتے تھے۔ اس سال کا ہمارا ترقیاتی بجٹ 560 ارب روپے کا ہے اور یہ 3rd year/4th year budget ہے تو اگر آپ اس کا موازنہ سابقہ حکومت کے 3rd year/4th year budget کے ساتھ کریں تو ان کا 400 ارب روپے تھا اور ہمارا 560 ارب روپے کا بجٹ ہے جو 160 ارب روپے کا اضافہ ہے۔ ان لوگوں کا آخری بجٹ 640 ارب روپے کا تھا اور جب ہم اپنی حکومت چھوڑ کر جائیں گے تو انشاء اللہ ہم 1000 ارب روپے کا بجٹ دے کر جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! میں یہاں پر اریگیشن کے حوالے سے ایک بہت اہم بات کرنا چاہوں گا۔ میرا ضلع ایک زرعی ضلع ہے اور پورے پنجاب کا ٹیل میرے حلقے میں آکر ختم ہوتا ہے۔ کل میرے فاضل بھائی ڈاکٹر افضل صاحب نے تقریر کی۔ ہمارے ضلع میں نہری نظام کے دو سسٹم ہیں۔ ایک احمد پور سسٹم ہے اور ایک Desert Branch System ہے۔ جب اس ملک کے غداروں نے ہمارا دریا انڈیا کو بیچ دیا تو ہمارے لئے CJ لنک بنائی گئی تھی، CJ لنک سے پانی ہمارا SMD لنک میں آتا تھا، SMD لنک سے ہمارا پانی میلسی سائفن سے ہوتا ہوا لال سوہانرا پر ہمارا پانی آتا تھا وہاں سے دو نہروں میں divide ہوتا ہے۔ اس بجٹ کے اندر remodeling of SMD لنک اینڈ میلسی سائفن دی گئی ہے یہ 4 ارب روپے کا منصوبہ ہے۔ آپ کے توسط سے میں فنانس منسٹر سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جی اس پراجیکٹ کے لئے پیسے بہت کم رکھے گئے ہیں اگر ہو سکے تو اس میں پیسے بڑھائے جائیں کیونکہ یہ ہمارے ضلع کے لوگوں کا پانی کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئر مین! ایگریکلچرل منسٹر یہاں پر تشریف فرما ہیں ہمارا ضلع پنجاب میں سب سے زیادہ کپاس کی پیداوار دیتا ہے، سب سے زیادہ گندم کی پیداوار دیتا ہے آپ کو چاہئے کہ کاٹن ریسرچ کے اوپر ایمرجنسی نافذ کر دیں۔ Because cotton is the backbone of our country and

the highest foreign exchange you get from the export of cotton made products۔ کل میں اپوزیشن لیڈر صاحب کی تقریر سن رہا تھا انہوں نے ہر بات کے بعد ہر دو جملوں کے بعد ہماری حکومت کو جھوٹا کہا کہ ہم بار بار جھوٹ بولتے ہیں۔ میں یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ نے اپنی تقریر میں سچ تو کوئی بولا نہیں لیکن میں نے آپ کا بہت بڑا جھوٹ پکڑ لیا ہے کل یہ بات آن ریکارڈ ہے اور یہ میں چیلنج بھی کر سکتا ہوں وہ یہ کہ کل انہوں نے بولا کہ ہمارے دور حکومت میں ہم کپاس کا بیج مفت فراہم کرتے تھے ادھر ہم سارے زمیندار بیٹھے ہیں آدھے سے زیادہ اسمبلی ممبرز کا تعلق کاشتکار گھرانوں سے ہے اور ہمیں کوئی بتائے کہ کپاس کا بیج کب مفت ملا ہے؟ کبھی بھی نہیں ملا۔ فلور آف دی ہاؤس پر جھوٹ بول کر چلے گئے۔ صرف تقریریں کرنا، شور شرابہ کرنا یہ تو ہر کوئی کر سکتا ہے لیکن صحیح بات پر عمل کرنا بہت کم لوگ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں اپنے وزیراعلیٰ صاحب کا، فنانس منسٹر صاحب کا اور ان کی پوری ٹیم کا انتہائی دل سے مشکور ہوں کہ جنہوں نے ہمارے جنوبی پنجاب کا ڈویلپمنٹ کے لحاظ سے خصوصی خیال رکھا ہے اور آج تک اس طریقے کا بجٹ ہم لوگوں کو نہیں ملا۔ بہت مہربانی شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ بشریٰ بٹ! آپ بات کریں۔

محترمہ بشریٰ انجم بٹ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ Thank you Mr. Speaker! for giving me this opportunity to address this honourable house. ہر سال کی طرح کوشش یہی ہوگی کہ میری تقریر مختصر رہے۔ I will be focusing basically on Education and the budget allocated for Education. If I look at the numbers they look pretty impressive the problem is not with the numbers but with the policies recently we face a global pandemic and the whole world has realized that the life will never be the same again. We have to focus on online education unfortunately I am unable to see a policy regarding online education اگر ہم بات کریں online education کی اور پتا لگے کہ ہمارے internet کی

prices بھی increase کر گئی ہیں تو how supportive are we towards this plan again I have some reservations when it comes to single national curriculum. We are facing a situation where out of school children have increased immensely. پچھلے دور حکومت میں ہمیں یہ بہت بڑی مشکل تھی to increase the enrollment rate اگر آج ہم single national curriculum کی بات کرتے ہیں تو it is an experiment in fact it's a failed experiment which was adopted by India our neighbour and then they decided that it is failed اگر آج ہم ان کی کتابوں کو دیکھیں تو the textbook boards have increased the prices of the books جو بچے پہلے ہیں سکول نہیں جا سکتے وہ جب یہ نئی کتابیں ہی نہیں خرید سکتے تو ان پر کیا بیتے گی having said that time, money and resources is being spent on this experiment جس کو impose کیا جا رہا ہے اور having said that even after the 18th amendment Punjab being independent is being forced to imposed this single national curriculum اگر آج ہم بات کرتے ہیں upgradation کی تو پرائمری سکول سے ایلیمنٹری سکول upgradation is not ہمارے سکولوں میں toilets نہیں ہیں، ہمارے سکولوں میں دیواریں نہیں ہیں اور ہمارے سکول میں basic facilities نہیں ہے that is upgradation تو بات میں یہ کرنا چاہتی ہوں کہ I have no issue with the increase numbers in the budget to allocated for education. I have my reservations when it comes to educational policies اگر آگے بات کریں تو پچھلے بجٹ میں 6 universities were announced in the money bill اور اس بار سات کی گئی ہیں Universities are not made overnight ان چھ universities کی بھی ابھی کوئی foundation نظر نہیں آ رہی and we are looking at another one. I hope there is some serious planning going on اگر ہم بھٹے کے سکولوں کے بچوں کی بات کریں تو پچھلے اجلاس during the proceedings I asked a question

Pakistan is being criticize فنڈز موجود نہیں ہیں why they are not funded? for bonded labor internationally آپ کسی بھی conference میں چلے جائیں تو پاکستان کو bonded labor کے لئے majorly criticize کیا جاتا ہے اور ہمارے دور حکومت میں شہباز شریف صاحب نے ان بچوں کو نہ صرف bonded labor سے free کروایا بلکہ ان کو سکولوں میں بھی ڈالا ان کو stipend and due to non-availability of funds ان بچوں کو واپس ان بھٹوں پر جانا پڑا اس حکومت نے ان بچوں کو bonded labor سے نکالنے کے لئے کوئی planning نہیں کی ہے moving forward I would say if we look at PEF and PEMA آج تو number vise بتا رہے ہیں کہ اس کو بہت زیادہ fund دیا جا رہا ہے but having said that it was made controversial وہاں بھی funding روک دی گئی ہے So, what I am trying to says the numbers shows a different story altogether policies are controversial and depicts another story altogether. I am in a position where I am not criticizing I am just trying to tell the government that the intension may be at the right place but the policies do not match them so, my suggestion would be please match the policies to the numbers. Thank you very much.

جناب چیئرمین: جی، محترمہ سبین گل خان! آپ بات کریں۔

محترمہ سبین گل خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں جناب سپیکر چودھری پرویزالٰہی صاحب کا شکریہ ادا کروں گی اور مبارکباد پیش کروں گی کہ اتنی خوبصورت اسمبلی کو مکمل کروایا اور اس میں بیٹھنے کا موقعہ دیا اور اس کے بعد میں چیف منسٹر جناب عثمان بزدار صاحب کا اور ہمارے وزیر قانون اور ہمارے فنانس منسٹر ہیں ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنا اچھا عوام دوست اور ٹیکس فری بجٹ پیش کیا۔

جناب چیئرمین! میرا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے اور مجھے اس پر فخر ہے۔ میرا خیال ہے کہ پچھلے تین سالوں سے جنوبی پنجاب کے لوگوں کو پہلی بار فخر محسوس ہوا ہے اور پہلی بار ہمیں یہ محسوس ہوا ہے کہ جنوبی پنجاب کی عوام تیسری دنیا کی عوام نہیں ہے۔ میں شکریہ ادا کرتی ہوں عثمان بُزدار صاحب کا، فنانس منسٹر کا کہ انہوں نے جنوبی پنجاب کا ایک علیحدہ ترقیاتی بجٹ اور پروگرام مرتب کیا اور اس کی ایک علیحدہ کتاب بھی ہمیں دی ہے۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ سبین گل خان: جناب چیئرمین! اس بات پر بھی شکریہ ادا کروں گی کہ ان کی باتیں صرف باتیں ہی نہیں تھیں کل میں نے اپوزیشن لیڈر کی بات سنی وہ جنوبی پنجاب کا درد دکھا رہے تھے کہ ان کے دل میں کتنا درد تھا اور وہ بات کر رہے تھے کہ پی ٹی آئی نے جنوبی پنجاب صوبے کی بات کی اور وہ سیکرٹریٹ تک رہ گیا تو میں ان کو یہ یاد دلانا چاہوں گی کہ جب ان کی جماعت اکثریت میں تھی تو اس وقت انہوں نے جنوبی پنجاب کے صوبہ کی آواز اٹھائی اور نہ اس کی حق میں بولے۔ آج ان کو جنوبی پنجاب کے صوبے کا درد نظر آ گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہماری گورنمنٹ نے جو وعدہ کیا ہے تو یہ انشاء اللہ وعدہ نبھائے گی۔ ہماری گورنمنٹ نے جنوبی پنجاب کے لوگوں کو علیٰحدہ شناخت دی ہے۔

جناب چیئرمین! ایک خواہش تھی کہ religious tourism کو promote کیا جائے۔ اس حوالے سے میں نے اس بجٹ میں دیکھا ہے کہ فنانس منسٹر صاحب نے اس کا علیحدہ بجٹ رکھا ہے۔ اس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین! ابھی میرے محترم ممبر جن کا تعلق اپوزیشن کی طرف سے ہے وہ ہمارے ایک ممبر کی بات کو اُلٹا رنگ دے رہے تھے اور ماڈل ٹاؤن کے واقعے کو راجن پور سے ملا رہے تھے۔ میں یہاں وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ آپ کے دور میں جنوبی پنجاب میں ڈیرہ غازی خان میں راجن پور کے علاقے کے لوگوں کو انسان نہیں سمجھا جاتا تھا اور اندھیر نگری تھی جہاں قانون نہیں پہنچتا تھا۔ ماڈل ٹاؤن جہاں آپ کا اپنا گھر بھی تھا جہاں ہر چیز بھی میسر تھی وہاں بھی آپ انصاف نہیں کر سکے۔ آج ان کی بات کو اُلٹا رنگ دینے کی کوشش کی جا رہی

تھی۔ خدارا! اپنے ضمیر کو جھنجھوڑیں اور سچ بولنا سیکھیں۔ آپ اگر کسی بات کا جواب نہیں دے سکتے تو اس کا غلط مطلب نہ نکالیں۔

جناب چیئرمین! سکولوں کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے۔ یہ بہت اچھی کاوش ہے۔ میری ایک تجویز ہے کہ پرائمری سکولوں کو جو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے تو اس کو forever کر دیا جائے اور یہ announce کر دیا جائے کیونکہ وہاں بچیوں کی تعلیم کا بہت issue رہتا ہے۔ سکول بہت دور دور ہیں جس کی وجہ سے بچیاں اپنی تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکتیں۔ ہماری حکومت کی یہ اچھی کاوش ہے کہ ہم ان سکولوں کو اپ گریڈ کر لیں لیکن ان کو مستقل بنیادوں پر کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میری وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بُزدار، فنانس منسٹر اور لاء منسٹر سے آپ کے اور اس پلیٹ فارم کے توسط سے گزارش اور تجویز ہے کہ (ن) لیگ کے دور میں گورنمنٹ ڈگری کالج کچہری روڈ ملتان کو یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا، بچیوں کا تعلیم کے حوالے سے پہلے ہی بُرا حال ہے اور جب سے اس کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا ہے تو سستی تعلیم وہاں سے ختم ہو گئی ہے جس کی وجہ سے بچیوں کا drop out ratio بہت زیادہ بڑھ گیا۔ یونیورسٹی کی علیحدہ نئی عمارت بھی بن گئی ہے اس لئے آپ کے توسط سے میری وزیر اعلیٰ پنجاب، فنانس منسٹر اور لاء منسٹر سے درخواست ہو گی کہ گورنمنٹ ڈگری کالج کچہری روڈ ملتان کی پرانی شناخت کو بحال کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی وومن یونیورسٹی ملتان کو نئے کیمپس کے لئے زمین کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے بھی اس بجٹ میں فنڈ رکھا جائے تاکہ ہماری بچیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں ایک بار پھر اپنے وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بُزدار جن کا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے ہمیں اس پر فخر ہے، ہمارے وزیر خزانہ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے ہمیں اس پر بھی فخر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عمران خان اور سردار عثمان بُزدار کی سربراہی میں ہمارا جنوبی پنجاب کا صوبہ ضرور بنے گا۔ اس کے سیکرٹریٹ کا آغاز ہو چکا ہے اور جنوبی پنجاب کے عوام کو سانس لینے کا موقع ملا ہے۔ انہیں احساس ہوا ہے کہ وہ تیسری دنیا کے باسی نہیں ہیں بلکہ اب ان کی بات سنی جاتی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ہم اپنے تمام وعدے پورے کریں گے۔ میں ایک مرتبہ پھر سردار عثمان بُزدار صاحب کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ صبا صادق!

محترمہ صبا صادق: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں بھی دیگر معزز ممبران کی طرح سب سے پہلے میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کو مبارکباد دوں گی کہ انہوں نے پنجاب اسمبلی کا خوبصورت ہاؤس بنوا کر پنجاب کی تاریخ میں اضافہ کیا۔ ان کی محنت اور dedication آج مکمل ہوئی اس پر میں انہیں مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! بجٹ کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ ہمارے فنانس منسٹر بھی یہاں بیٹھے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ توجہ کے ساتھ point note کر رہے ہیں۔ میں ان کے اس gesture کو appreciate کرتی ہوں کہ انہوں نے ہمارے کچھ ممبران کے points کو note کیا۔ میری خواہش ہوگی کہ اس ایوان میں جو اچھی باتیں کی جا رہی ہیں، کاش حکومت ان پر اسی طرح من و عن عملدرآمد کرنے کے لئے کوشش کرے۔ اس کے لئے بجٹ مختص کرے اور اس بجٹ کو آگے استعمال بھی کیا جائے۔

جناب چیئرمین! الحمدللہ، اللہ کی مہربانی کے بعد میری پارٹی لیڈرشپ کی وجہ سے میری اس اسمبلی میں چوتھی ٹرم ہے۔ ہم نے بہت بجٹ دیکھے ہیں۔ یہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کا تیسرا بجٹ ہے۔ میں ان سے گزارش کروں گی کہ ابھی PTI کی جانب سے ممبر بات کر رہے تھے کہ کل ہمارے لیڈر آف اپوزیشن نے جو بجٹ پر تقریر کی اس پر انہوں نے جو remarks دیئے مجھے اس پر بالکل اعتراض بھی ہے۔ میں گزارش کروں گی کہ ہمیں اس ایوان میں وہ بات کرنی چاہئے جس کا ہم آگے جا کر جواب بھی دے سکیں۔ اگر لیڈر آف اپوزیشن نے بہت ساری چیزیں point out کی ہیں تو ان کو انہیں note کرنا چاہئے اور ان کی تصحیح کرنی چاہئے نا کہ بعد میں ممبران ان کو criticize کریں۔ میں اس لئے آپ سے گزارش کروں گی کہ ابھی دو تین دن بجٹ پر بحث کے ہیں۔ اگر آپ چیئر کر رہے ہوں یا جناب سپیکر یا جناب ڈپٹی سپیکر ہاؤس کو چیئر کر رہے ہوں تو جو کوئی ایسے الفاظ ہمارے لیڈر آف اپوزیشن کے لئے استعمال کرے تو ان کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین! اس ایوان کا بہت تقدس ہے اور تقدس اس حوالے سے ہے کہ ہم عوام کی امیدوں اور ان کے مسائل کے حل کے لئے ان سے وعدہ کر کے یہاں تک پہنچے ہیں۔ ہمیں اللہ

تعالیٰ دیکھ رہا ہے کہ ہم یہاں آکر کیا perform کر رہے ہیں۔ ہمیں کچھ چیزوں کا حساب تو یہیں دینا پڑے گا اور بہت ساری چیزوں کا حساب ہمیں اللہ تعالیٰ کو بھی دینا پڑے گا۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب نے کل یہاں برملا ناراضگی کا اظہار کیا کہ وہ چیزیں جو مفاد عامہ کی ہیں ان پر فوری طور پر عملدرآمد کرایا جائے جیسے ریسکیو 1122 کی قانون سازی ہوئی تھی اور اس کے رولز بننے تھے۔ جناب سپیکر نے اس پر گورنمنٹ کو بار بار یاددہانی کرائی اور کل اس معاملہ کو سپیشل کمیٹی کے حوالے کیا۔ ہمارے دور حکومت میں بے شمار مفاد عامہ کے قوانین بنے جس سے غریبوں کا فائدہ ہوا۔ میری معزز ممبر ساتھی محترمہ بشریٰ بات کر رہی تھیں کہ ہمارے دور میں بھٹہ مزدور کے بچے کو سکول کا راستہ دکھایا گیا۔ اس پر نہ صرف قانون سازی کی گئی، قانون بن جاتے ہیں اور قوانین پر عملدرآمد کرانا بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس کو پورا کرنے کے لئے میں خود ان میٹنگز کا حصہ رہی ہوں۔ اس سے کسی elite class کو فائدہ نہیں ہوا، کسی حکمران کو فائدہ نہیں ہوا فائدہ اس بچے کو ہوا ہے جو سردی گرمی میں ننگی کھال کے ساتھ محنت کرتا تھا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے ان بچوں کو سردی کی ٹھنڈ اور گرمیوں کی تپتی دھوپ میں دیکھا ہے۔ آپ یقین کریں ان کی کھال لکڑی بن گئی ہے کہ ان کو ٹھنڈ لگتی ہے اور نہ گرمی لگتی ہے۔ ان کو نا صرف سکول کا راستہ دکھایا بلکہ ان کو کتابیں، بستے، وظائف اور ہر چیز دی۔ آپ نے اس کو آج کسی قسم کے بجٹ سے بھی محروم رکھا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے صوبے کی آنے والی نسل کے ساتھ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین! اسی طرح میں نے ایک واقعہ ایسا دیکھا۔ میں خود اس پروگرام میں وزیر اعلیٰ کے ساتھ شریک تھی کہ راجن پور کے ایک نان بائی کا بچہ تھا۔ ہمارے فنانس منسٹر کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے وہاں نان بائی کے بچے نے top کیا جو وہاں تندور پر نان اور روٹی لگاتا تھا۔ اس بچے کو میں نے خود لاہور ایئرپورٹ سے ایک وفد کے ساتھ روانہ کیا اور اس کو جرمنی، انگلینڈ اور ترکی کی یونیورسٹیوں کا دورہ کرایا گیا کیونکہ اس کا حق بنتا تھا وہ topper تھا۔ وہ پروگرام کسی elite class کے بچے کے لئے نہیں تھا۔ وہ ان بچوں کے لئے تھا جو اپنی محنت سے بورڈ اور یونیورسٹیوں میں top کرتے تھے اور ہمارے خادم اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے ان کو یہ مواقع فراہم کئے لہٰذا ان چیزوں کو ہمیں آگے لے جا کر مزید پھیلانا چاہئے تھا لیکن آج وہ سب پروگرام بند ہیں۔ ہم کب تک سیاست کی نذر کر کے ایک دوسرے کو انتقامی کارروائیوں کا ذمہ دار ٹھہراتے رہیں گے؟ میں

خاموشی سے ایوان کی کارروائی ہمیشہ سے دیکھ رہی ہوں اور مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ ہم ایک دوسرے پر طعنہ زنی کیوں کر رہے ہیں اور ہمیں اورنج ٹرین کے اوپر طعنہ زنی کر کے کیا ملے گا؟ خدا کی قسم میں اُن pillars کو دیکھتی ہوں جس پر ہماری قوم کا پیسا لگا ہے۔ آج اگر اورنج ٹرین چل رہی ہے تو اُس پر آپ نے اور میں نے بھی سفر کرنا ہے۔ ہم criticize ضرور کرتے ہیں لیکن اگر آپ انگلینڈ اور ترکی جاتے ہیں تو وہاں کوئی گاڑی استعمال نہیں کرتا بلکہ ہم بڑے شوق سے underground سفر کرتے ہیں یا over ground جاتے ہیں۔ اگر یہ سسٹم ہمارے ملک میں آیا تھا تو اس کو rollback کیوں کر دیا گیا؟

جناب چیئرمین! آپ بھی گواہ ہیں اور ہم سب یہاں پر گواہ ہیں کہ رات کے دو یا تین بجے لاہور کی سڑکیں پانی کے ساتھ wash ہو رہی ہوتی تھیں۔ اب آپ دیکھیں کہ لاہور میں کوڑا تعفن کے کیا حالات ہو گئے ہیں کیونکہ کوڑا اٹھانے والا کوئی نہیں ہے۔ آپ نے تمام ترکش کمپنیوں کو واپس بھیج دیا اور ساتھ بین الاقوامی سطح پر اُن کی ناراضگی علیحدہ سے لی۔ Likewise Chinese projects تھے جن کو آپ نے ختم کر دیا۔ میں آپ سے گزارش کروں گی کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ فنانس منسٹر صاحب مفاد عامہ کے تمام projects اور پروگرام کو جاری کریں جس میں ایک عام بندے کی سہولت ہو اور ہمارے صوبے کا بھی فائدہ ہو لہٰذا خدا کے لئے ان چیزوں میں سے باہر نکلئے۔ اب ہمیں اوپر جانا ہے اور ہمیں اپنی چیزوں کو بہتر کرنا ہے۔ آج آپ کی term ہے اور الیکشن میں کتنا ٹائم رہ گیا ہے اس کا اللہ کو بہتر پتا ہے لیکن کل اِنشاء اللہ وہی آئے گا جس نے عوام کی خدمت کی ہے اور وہی ووٹ لے گا جو عوام کی pulse پر ہاتھ رکھے گا۔

(اذانِ مغرب)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ صبا صادق: جناب چیئرمین! میں بات کر رہی تھی کہ COVID-19 کی pandemic نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے اور یقیناً پاکستان کی economy بھی بہت بُری طرح سے متاثر ہوئی ہے اور بے روزگاری بھی بڑھی ہے۔ آپ برسرِ اقتدار ہیں اس لئے میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ لوگوں کو روزگار ملے گا۔ اس pandemic کی وجہ سے لوگ ویسے ہی بے

روزگار ہو گئے ہیں لیکن اوپر سے مہنگائی کا طوفان برپا ہو گیا ہے۔ پنجاب کے شہری اور ایک خاتونِ خانہ ہونے کے ناتے میرا یہ سوال ہے کہ آٹا، چینی، بجلی اور پٹرول جیسی چار چیزوں کی قیمتیں جس صوبے اور ملک میں بڑھ جائیں تو سوچیں وہاں مہنگائی کا کیا حال ہو گا حالانکہ لوگوں کی استطاعت ہی نہیں ہے؟ میرے پاس کل ایک سیکیورٹی گارڈ آیا جو ہمارے علاقے کا یا کسی دوسرے علاقے کا تھا اور اسی طرح سب کے پاس غریب بے روزگار لوگ آتے ہیں۔ وہ آدمی اپنے بیٹے کے کاغذ میرے پاس لے کر آیا اور جب میں نے اُس کی ڈگری دیکھی تو اُس نے صحافت میں ماسٹر کیا ہوا تھا نیز وہ اپنی یونیورسٹی کا silver medalist بھی تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ کوئی بھی نوکری دلوا دیں چاہے سیکیورٹی گارڈ ہی کی ہو یا کسی بنک میں چپڑاسی کی نوکری لے دیں، اُس وقت میری آنکھوں میں پانی آ گیا اور کہا کہ یا اللہ اس بچے کا نصیب اچھا کرنا اور اس حکومت کو اتنی توفیق دینا کہ جس نے ایک کروڑ نوکریوں کا وعدہ کیا تھا وہ پورا کر سکے تاکہ لوگوں کو روزگار ملے۔ افسوس اس چیز کا ہے کہ ہم نے وعدہ کر کے لوگوں کو سہانے خواب دکھائے اور لوگوں سے ووٹ لینے کے لئے 100 دن کا وعدہ کیا لیکن اُن میں سے ایک بھی وعدہ پورا نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین! چونکہ تمام ممبران کا ٹائم ہے اور باقی ممبران نے بھی بات کرنی ہے اس لئے میں خواتین اور بچوں کے حوالے سے دو منٹ کے لئے تھوڑا emphasis کروں گی۔ ہمارے دورِ حکومت میں ملتان میں Women Crisis Centre بنا، خواتین کے لئے کمیشن بنا اور اسی طرح بچوں کے لئے دن رات کام ہوئے لہٰذا میں فنانس منسٹر سے درخواست کروں گی کہ ہمارے دَور میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی ڈویلپمنٹ کی سات سکیمیں پوری ہو چکی تھیں اُن کی طرف توجہ دیجئے کیونکہ آج ان Bureaus پر کوئی کام نہیں ہو رہا حالانکہ بچوں کا معاملہ ایسا معاملہ ہے جو ہمارا future ہیں۔ آپ کسی سڑک، گلی، جگہ یا چوراہے پر چلے جائیں تو آپ کو ایسے معصوم بچے بھیک مانگتے ہوئے نظر آئیں گے حالانکہ اِن کی protection کے لئے وہ ادارے بنے تھے۔ اس کے علاوہ میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ درخواست کروں گی کہ ہمارے دَور میں چیف منسٹر پنجاب شہباز شریف نے Annual Development Budget میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹس ہر ضلع میں allocate کروائے تھے جس کے بعد اُن کا کوئی پتا نہیں کہ وہ کدھر گئے؟ ان یونٹس کی وجہ سے ہونا یہ تھا کہ کسی بچے کے ساتھ اگر جنسی یا جسمانی تشدد ہوتا یا کسی اور قسم کا

violence ہوتا تو اس یونٹ نے فوری طور پر اس بچے کو relief پہنچانا تھا لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ مخالفت برائے مخالفت کرنے کی بجائے ہم اُن معصوم لوگوں کو مدد فراہم کریں جو ہماری مدد کے منتظر ہیں، نہ کہ ہم پچھلی حکومت کے اوپر سارا ملبہ ڈال دیں اور ملبہ ڈال کر بھی کہیں کہ پچھلی حکومت میں کام نہیں ہوا حالانکہ بے انتہا کام ہوا ہے۔ مجھے پنجاب کی ایک سڑک بتا دیں جو ان تین سالوں میں نئی بنی ہوئی ہو لیکن ہم الحمدللہ بڑے فخر سے کہہ سکتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: پلیز wind up کر دیں۔

محترمہ صبا صادق: جناب چیئرمین! ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہماری قیادت نے صوبہ پنجاب کے لئے دن رات کام کیا اور اللہ کا شکر ہے کہ ہم اللہ کے ہاں سرخرو ہیں، ہماری قیادت سرخرو ہے اور اِنشاءاللہ ہم اسی طرح سے دن رات محنت کریں گے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ ساجدہ بیگم!

محترمہ ساجدہ بیگم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اس بجٹ سیشن میں بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے سپیکر پنجاب اسمبلی چودھری پرویز الٰہی صاحب کو مبارکباد دینا چاہتی ہوں کہ اُن کی بدولت آج ہم اتنی خوبصورت اسمبلی میں موجود ہیں۔ میں نے جتنا سپیکر صاحب کو سمجھا ہے میرے خیال میں سب لوگوں نے یہاں پر اسمبلی بلڈنگ اور ایوان بننے پر اُن کو مبارکباد دی ہے لیکن اُن کی سوچ کو دیکھا جائے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ وہ تمام پارلیمنٹیرین جب اسمبلی کی سیڑھیوں پر چڑھتے ہیں تب اگر یہ ارادہ کر لیں کہ وہ غریب عوام جن سے ووٹ لے کر آتے ہیں، اُن کے اور اپنے علاقوں کے مسائل اپنے دِل میں رکھ کر ایوان میں آئیں اور اُن پر بات کریں تو بہت بہتر ہو گا، بجائے اس کے کہ ہم اپنے اپنے لیڈر کے گُن گائیں۔ میرے خیال میں اس کی ہمیں ضرورت نہیں ہے لہٰذا ہمیں اپنے لیڈر کے وژن کو آگے بڑھانے اور اپنے حلقوں کے مسائل کو حل کروانے کی ضرورت ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں اپنے وزیر اعلیٰ پنجاب عثمان بُزدار صاحب، وزیر خزانہ اور معاشی ٹیم کو پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ تعلیم، صحت، زراعت یا جتنے بھی figures یہاں discuss کئے گئے ہیں اُن پر نہیں جانا چاہتی لیکن اگر وزیر

خزانہ یہاں پر موجود ہیں تو میں صرف دو باتیں کرنا چاہتی ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ پہلے ہمارا بجٹ 360۔ارب روپے کا تھا لیکن only 26 percent utilize ہوا۔ اگر وہ 100 فیصد utilize ہو جاتا تو اس سال ہمارے کام کافی حد تک complete ہو چکے ہوتے اور ہمارا پنجاب ترقی کی منزلوں پر بہت آگے جا چکا ہوتا۔ اس وقت ہمارا جتنا بھی بجٹ ہے اگر ensure کریں کہ آپ نے 100 فیصد utilize کروانا ہے تو پنجاب ترقی کی بلندیوں پر جا سکتا ہے لہٰذا وقت پورا ہونے سے پہلے یہ پورا 100 فیصد بجٹ ضرور استعمال ہونا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! دوسری بات یہ کہ ہمارے ایم پی ایز کو ترقیاتی سکیمیں دی جاتی ہیں جن کے حوالے سے میری observation ہے کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ جس دن ان کی سکیم announce ہوتی ہے تب ایک فوٹو سیشن میڈیا پر آ جاتا ہے لیکن اُس کے بعد کسی کو نہیں پتا ہوتا کہ روڈ پر کیا ہو رہا ہے۔ ترقیاتی کاموں میں مٹیریل اور کوالٹی پر بالکل compromise نہیں ہونا چاہئے کیونکہ پاکستان ایک غریب ملک ہے اور ان کے ٹیکسوں کے پیسوں سے یہ roads بنائے جاتے ہیں۔ حالیہ میرے ضلع میں ایک روڈ بنا تو یقین کریں کہ ایک ہفتے کے اندر سڑک سے بجری اڑ اڑ کر گاڑی کو لگنے لگ گئی۔ عوام کا پیسا حرام کا نہیں ہوتا لہٰذا تمام ایم پی ایز کو چاہئے کہ اُن کو جو بھی بجٹ دیا جاتا ہے اُس کو انتہائی ایمانداری کے ساتھ خرچ کیا جائے اور عوام کا پیسا عوام پر ہی خرچ کیا جائے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین: محترمہ سنبل ملک حسین!

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئر مین! اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے اس بجٹ پر بولنے کا موقع دیا۔ میں اپنی بات کا آغاز اس شعر سے کروں گی۔

میر کیا سادہ ہے بیمار ہوئے جس کے سبب
اُسی عطار کے لڑکے سے دوا لیتے ہیں

بجٹ پر بات تو بہت ہو چکی لیکن میں یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ جو پنجاب کا بجٹ ہے یہ وفاق کے بجٹ کی طرح الفاظ کا گورکھ دھندا ہے۔ اس بجٹ میں جیسے وفاق میں figures کو ادھر اُدھر کر کے بجٹ

پیش کیا گیا صوبائی اسمبلی پنجاب میں بھی یہی کچھ کیا گیا اور یہی مذاق عوام کے ساتھ کیا گیا۔ آج حکومت کو تین سال ہو چکے ہیں لیکن یہ حکومت کا تیسرا بجٹ ہے۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج میرا ملک اور میرا صوبہ پنجاب وہاں پر بھی مجھے کھڑا نظر نہیں آتا جہاں پر اسے میرے قائدین اور ہر دلعزیز لیڈر میاں محمد نواز شریف صاحب اور میاں شہباز شریف صاحب چھوڑ کر گئے تھے۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پنجاب کے صوبے کے ساتھ انتہائی مذاق کیا گیا ہے۔ ایک ذرخیز صوبہ 10 کروڑ عوام کا صوبہ جس کے ساتھ بجٹ کی صورت میں یہ بہت گھناؤنا مذاق کیا گیا ہے۔ 2013 میں جب ہمارے قائدین میاں محمد نواز شریف صاحب کو الیکشن کے بعد حکومت ملی تھی تو تب 18,12 گھنٹے کی لوڈشیڈنگ تھی اور دہشت گردی کا بازار گرم تھا۔ دہشت گردی عروج پر تھی اور GDP انہیں 2.8 پر ملی تھی لیکن پھر بھی انہوں نے ان باتوں کا واویلا نہیں مچایا تھا انہیں صرف ملک کی ترقی کی ضرورت تھی اور انہوں نے اپنے ملک کی ترقی کے لئے دن رات کام کیا اور ہمارے ملک پاکستان کی GDP کو وہ پانچ سالوں کے عرصے میں 5.8 پر لے کر آئے جس کا آج اتنا بُرا حال ہے کہ GDP growth وہ منفی پر آچکی ہے۔ جب ہمارے Prime Minister کو 2013 میں یہ صوبہ ملا تھا تو انہوں نے آکر یہ نہیں کہا تھا کہ میں Prime Minister House اور Governor's House کو یونیورسٹی بناؤں گا اور نہ ہی انہوں نے عوام سے کوئی ایسا وعدہ کیا تھا۔ عوام سے انہوں نے بڑے اچھے وعدے کئے تھے اور وہ ان وعدوں کے بل بوتے پر اور اپنے ملک کی ترقی پر اس بات کو لے کر چلے تھے، نہ کہ انہوں نے کٹے، وچھے، مرغیاں اور انڈوں کے اوپر سیاست کی تھی بس ان کے ذہن میں یہی تھا کہ اپنے ملک پاکستان کو ترقی کی راہ پر لے کر جانا ہے۔ ہماری حکومت نے لوڈشیڈنگ کا خاتمہ کیا، دہشت گردی کا خاتمہ کیا، منفی GDP کو 5.8 فی صد پر لے کر گئے۔ ملک کے اندر ترقی کی سڑکوں کا جال بچھایا، اورنج ٹرین اور میٹرو بس کی سہولت غریب عوام کو فراہم کی۔ جس کے لئے حکومت طعنے دیتی ہے آج اس پر جب غریب آدمی سفر کرتا ہے تو وہ دعائیں دیتا ہے۔ اگر یہ منصوبے تحریک انصاف کی گورنمنٹ بھی لے کر آئے تو یہ پاکستان کے لئے ہے صوبہ پنجاب کے لئے ہے۔ ہم ان صوبوں پر تنقید نہیں کریں گے بلکہ اس کو appreciate کریں گے، کیونکہ یہ پاکستان کے لئے اور پنجاب کی ترقی کا ایک حصہ ہے کیونکہ سڑکوں سے ہی قومیں ترقی کرتی ہیں، یہ کہا جاتا تھا کہ جی سڑکوں سے کون سی ترقی ہوتی

ہے۔ آج آپ پنجاب کی سڑکوں کا حال دیکھیں جو ایک گھنٹے کا سفر تھا وہ پانچ پانچ گھنٹوں کا ہو گیا ہے۔ کوئی بھی سڑک پاکستان کی یا لاہور کی نظر نہیں آتی جہاں کھڈے نہ کھودے گئے ہوں۔ اس کے بعد باتیں تو سب نے بہت کی ہیں۔ اب میں صحت کی طرف آؤں گی صحت کا یہ حال ہے کہ میاں شہباز شریف کے دور حکومت میں صوبہ پنجاب میں کینسر کے مریضوں کو کینسر کی دوائیں مفت ملتی تھیں، تھیلیسمیا کی دوائیں مفت ملتی تھیں، بلڈ پریشر کی دوائیں مفت ملتی تھیں، شوگر کی دوائیں مفت ملتی تھیں اب یہ دوائیں موجود نہیں ہیں۔ میں recently یہاں پر ایک چھوٹا سا واقعہ شیئر کرنا چاہوں گی یہ میرا خود کا ایک واقعہ ہے تھیلیسمیا کی دوائی چاہیے تھی ایک بچہ میرے پاس آیا جو چلڈرن ہسپتال سے اس کو نہیں ملی اور بازار میں سے مجھے اس کو پرچیز کر کے لانا پڑی یہ پاکستانیوں کا حال ہے۔

جناب چیئرمین: please wind-up کریں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئرمین! سب نے بات کی ہے کم از کم مجھے بھی 10 منٹ بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب چیئرمین: 12 منٹ ہو گئے ہیں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئرمین! 12 منٹ ابھی نہیں ہوئے میں ٹائم دیکھ رہی ہوں مجھے پلیز بات کرنے کا موقع دیں۔ اس کے علاوہ یہ کہا جاتا ہے جی کہ صحت کارڈ دیا گیا لوگوں کو۔ جس کے اوپر ساڑھے سات لاکھ روپے کا علاج ہو گا۔ لیکن افسوس کے ساتھ میں کہتی ہوں اس کی میں eye witness ہوں کہ لوگ صحت کارڈ ہسپتال میں لے کر جاتے ہیں تو علاج نہیں ہوتا، لوگ ہمارے پاس پوچھنے آتے ہیں کہ اس کو کیسے utilizes کرنا ہے۔ میں ایک بات یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ یہ جو صحت کارڈ دیئے گئے ہیں اس کا data collect کیا جائے اور پتہ کیا جائے کہ یہ کتنے کارڈ زندہ لوگوں کو دیئے گئے اور کتنے کارڈ مرے ہوئے لوگوں کو دیئے گئے۔ اس میں خود eye witness ہوں اس کا ثبوت میں خود دوں گی۔ اس کے بعد بجٹ میں یہ کہا گیا گندم وافر مقدار میں موجود ہے، زراعت کی فصل بہت اچھی ہوئی ہے، اگر گندم، چینی، گنا سب کچھ وافر مقدار میں پاکستان کو ملا ہے تو پھر آٹا مہنگا کیوں ہے، چینی گھی مہنگا کیوں ہے، پٹرول مہنگا کیوں ہے؟

اگر یہ سب چیزیں اتنی آسانی سے available ہیں حکومت کے پاس تو عوام کو ریلیف چاہئے۔ عام بندے کو ریلیف چاہئے کھانے پینے کی چیزوں پر اشیاء خوردونوش پر نہ کہ انہیں دوسری چیزوں پر سبسڈی چاہئے۔ تعلیم کے لئے جو بجٹ رکھا گیا ہے وہ انتہائی نامناسب ہے۔ ہم پڑھا لکھا پاکستان دیکھنا چاہتے ہیں، ایجوکیشن اور صحت پر بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے اس لئے ان دونوں شعبوں کو بہتر سے بہتر بجٹ فراہم کیا جائے۔

آخر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ عمران خان صاحب کا یہ وژن تھا کہ خوشحال پاکستان۔ لاء اینڈ آرڈر کی جو صورتحال ہے وہ انتہائی تشویشناک ہے جبکہ ان کی تمام policies جو ہیں وہ ملک کی ترقی کے لئے نہیں ہیں۔ پاکستان مسلم لیگ کی تمام policies عوام دوست policies تھی مزدور خوش تھا، کسان خوش تھا اور عام آدمی بھی خوش تھا۔ حکومت کا دعویٰ تھا free تعلیم، free علاج، پٹرول 40 روپے فی لٹر، گیس، بجلی سستی، ایک کروڑ نوکریاں، 50 لاکھ مفت گھر، 22 وزرا پر مشتمل کابینہ، ایمنسٹی نہیں دوں گا، امریکہ کی غلامی نہیں کروں گا، پروٹوکول ختم، سائیکل عام ہو گی، بھیک نہیں مانگوں گا جیسے دعوے کئے گئے تھے اور اقتدار میں آنے سے پہلے یہ سب خواب عوام کو دکھائے گئے جس پر میں یہ کہنے پر مجبور ہوں:

شرم آتی نہیں ایسے حکمرانوں کو
اقتدار میں آتے ہی عوام کو بھلا دیتے ہیں

جناب چیئرمین! میں یہ کہتی ہوں کہ جیسے میرے قائد میاں محمد شہباز شریف نے وفاق میں اپنی بجٹ تقریر کے دوران کہا کہ "عوام کی جیب خالی ہے تو سمجھیں یہ بجٹ جعلی ہے"۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) زندہ باد، میاں محمد نواز شریف زندہ باد۔

جناب چیئرمین: محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ شکریہ، جناب چیئرمین کہ آپ نے مجھے بجٹ 22-2021 پر بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں اپنے وزیراعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر خزانہ جناب ہاشم جواں بخت کا شکریہ ادا

کرتی ہوں اور انہیں مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ایسے مشکل حالات میں بہترین بجٹ پیش کیا۔

جناب چیئرمین! شکریہ ادا کرتی ہوں اور مبارکباد دیتی ہوں جناب سپیکر چودھری پرویز الہیٰ صاحب کو جنہوں نے ہمیں اس بہترین اسمبلی ہال میں بیٹھنے کا موقع فراہم کیا اور ساتھ میں RESCUE 1122 کے سروس سٹرکچر کی طرف وہ جارہے ہیں جس پر میں انہیں بہت مبارکباد پیش کرتی ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جس وقت پاکستان تحریک انصاف نے اس ملک کی باگ ڈور سنبھالی تو اس وقت یہ ملک بہت زیادہ خسارے میں جارہا تھا اور پوری دنیا کی طرح اس غریب ملک میں بھی "کورونا" کی وباء آئی تو اس وباء کو سنبھالنا ایک دلیر لیڈر کا ہی کام تھا۔ پوری دنیا کی نظر پاکستان پر تھی کہ پاکستان ایسے حالات میں کیا کرے گا۔ اللہ کا شکر ہے کہ ایسے مشکل وقت میں ہمارے لیڈر جناب عمران خان صاحب نے اس ملک کی باگ ڈور کو سنبھالا اور ان مشکل حالات سے پاکستان کو نکالا جس کی مثال پوری دنیا دیتی ہے۔

جناب چیئرمین! ان حالات میں "احساس پروگرام" کے تحت پنجاب کے ہر گھر میں 12 ہزار روپے کی امداد دینا، صحت کارڈ کا اجراء اور اب سب سے بڑھ کر "کسان کارڈ" ہے۔ یہ کسان کارڈ ہمارے اس کسان کو بہت فائدہ دے گا جس کو ہم ایک غریب کسان کہتے ہیں۔ اس کسان کو اس سے سبسڈی ملے گی اور آپ دیکھیں گے کہ پاکستان کا دبا ہوا کسان کس طریقے سے خود کو اوپر اٹھائے گا۔

جناب چیئرمین! "سارا پنجاب ہمارا پنجاب" کے وژن کو لے کر 36 اضلاع کے لئے یہ بجٹ بنایا گیا ہے جس میں ہماری یہ کامیابی ہے کہ پنجاب کے کسی بھی ضلع کو بھی ignore نہیں کیا گیا۔ میرا تعلق خانیوال سے ہے اور میرا حلقہ PP-209 ہے جو کہ خانیوال ضلع کا نہایت ہی پسماندہ ترین علاقہ ہے۔ آج میں اس کی آواز بنوں گی کیونکہ سابقاً کسی بھی حکومت نے آج تک اس علاقے کو کوئی فائدہ نہیں دیا اور بدقسمتی سے اس دفعہ بھی اس حلقے کو ignore کیا گیا۔

جناب چیئرمین! وہاں سے منتخب ہونے والے لوگ تو یہ کہہ کر نکل جائیں گے کہ ہم اپوزیشن میں تھے اور ہمیں کوئی فنڈز نہیں ملے لیکن میں اپنے اس حلقے میں پاکستان تحریک انصاف کا

وہ ترانہ لے کر نہیں جا سکوں گی "روک سکو تو روک لو تبدیلی آئی رے" ۔ اگر ہم نے اس حلقے کو اب بھی ignore کیا تو میں اس جگہ پر دوبارہ جانے کے قابل نہیں رہوں گی۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مہربانی کر کے PP-209 جہانیاں کے حلقے پر نظر ثانی کیجئے کیونکہ وہاں پر پکی پکی سے لے کر نواں چوک تک 11 کلو میٹر کی ایک سڑک نہایت خراب ہو چکی ہے اور اس سڑک کو اگر دوبارہ نہیں بنا سکتے تو کم از کم اسے repair کروا دیجئے تاکہ وہاں کی عوام یہ کہہ سکے کہ پاکستان تحریک انصاف نے ان کے ساتھ انصاف کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آج اس پلیٹ فارم سے آپ کے سامنے اس عورت کی بات کروں گی جو ہماری پسی ہوئی عورت ہے یعنی جو ہمارے کھیتوں میں کام کرتی ہے اور جو سڑکوں پر روڑی کوٹتی ہے۔ ہم نے اس بجٹ میں اس عورت کے لئے کوئی ایسی نئی چیز نہیں پیش کی جس سے وہ عورت خود کو secure سمجھے۔ بھارت میں اس عورت کو رجسٹرڈ کیا گیا ہے اور اس کے بعد اسے کام provide کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ میں request کروں گی کہ اس طرف دیکھا جائے اور اس پسی ہوئی مضبوط عورت کو اوپر اٹھانے اور انہیں ہمت دلوانے کے لئے ہمیں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے جو ہمارے معاشرے میں 40 فیصد آبادی کا حصہ ہے اور وہ کھیتوں میں کام کرتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی کہ آپ نے مجھے یہاں پر آج بولنے کا موقع دیا۔ میں ایک بہت ہی اہم issue کو point out کروں گی کہ خانیوال میں "صنعت زار" کے لئے میں نے آج request کی تھی جہاں پر ایک display center بنا ہوا ہے جس کا مقصد یہ تھا کہ وہاں پر صنعت زار کی مصنوعات ہی کو رکھا جائے گا تاکہ لوگ انہیں خرید سکیں لیکن بدقسمتی سے 2/3 سال پہلے یہ صنعت زار ایک پرائیویٹ فرم کو دے دیا گیا جو کہ اپنی پرائیویٹ چیزوں کو فروخت کر رہے ہیں اور وہاں پر قبضہ کر کے بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین! حکومت کی اس جگہ کو خالی کروانا ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے کیونکہ میں اس کی چیئرپرسن ہوں اور میں اپنے ضلع میں اس مقصد کے لئے جتنی لڑائی لڑ سکتی تھی وہ لڑی ہے لیکن میں آج مجبور ہو کر اسمبلی کے پلیٹ فارم سے آواز اٹھا رہی ہوں کہ اس جگہ کو بازیاب کروانا ہمارے لئے بہت بڑا چیلنج ہے لہذا میری request ہو گی کہ خانیوال میں صنعت زار کے display center کو جلد از جلد پرائیویٹ لوگوں پر مشتمل مافیا سے آزاد کروایا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ ذکیہ خان!

محترمہ ذکیہ خان: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! COVID-19 دنیا کے لئے ایک shock تھا، وہ بھی بہت بڑا shock تھا جو کہ فلسطین میں ہوا اور کشمیر میں بھی ہونے والا ظلم بہت بڑا shock تھا۔ جیسے کہتے ہیں کہ یہ دو سال بہت تکلیف دہ گزرے ہیں خاص طور پر COVID-19 کے دوران ہمارے کشمیری بھائیوں کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے اور انہیں جو "لاک ڈاؤن کیا گیا ہے، جو فلسطین میں ہوا ہے اور غزہ میں ہمارے جو بچے بے گھر ہوئے ہیں ان کے متعلق سوچ کر ہم سب کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور ہم اس مشکل وقت میں ان کے ساتھ ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اس اسمبلی ہال کی تعمیر مکمل ہونے پر میں مبارکباد دیتی ہوں it's a very beautiful Hall and very specious and I am great full to the Speaker and to his team for having made it possible for us to shift in at this budget period. Secondly I would like to say کہ اس COVID میں آپ کو اور ہم سب کو احساس ہوا کہ ہم نے sustain کیا۔ ہمیں Agriculture سے food security ملی جبکہ ہماری agriculture ہماری econom کی backbone ہے اور ہماری food security بھی ہے جسے آگے بڑھانا ہمارا priority No 1 ہونا چاہئے۔ اس کو بڑھانے کے لئے ہمیں basic چیزوں کے اوپر نظر رکھنی پڑے گی۔ Basics چیزیں یہ ہیں کہ جیسے آپ کی Universities ہیں جن میں agriculture Universities میں ابھی تک گندم اور کاٹن پر کوئی seriously research نہیں ہو رہی اور جتنے بھی ہمارے seeds ہیں انہیں fungus لگ چکا ہے اور rust لگ چکا ہے۔ ہماری yields کمزور ہیں کیونکہ high yield seed ہمارے پاس نہیں ہیں تو ہمیں اس کے اوپر توجہ دینی چاہئے اور Universities کو بھی we should give them proper funding, enough funding to do research on the seed, the quality of the seeds so that we can move forward in agriculture. Until and unless we don't do that تو فرٹیلائزر اور دوسری چیزیں دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا جب تک ہماری quality of seed ہی

ٹھیک نہیں ہو گی۔ ہم Import seeds کرتے ہیں جس پر بہت foreign exchange ضائع ہوتا ہے۔ اب بہت وقت گزر گیا ہے اور اب ہم لوگوں کو self sufficient ہونا چاہئے، اپنا seed ہونا چاہئے، اپنا سب کچھ ہم پیدا کریں، پیداوار بڑھائیں اور بجائے ہم dependent ہوں کبھی ایک international company پر کبھی دوسری پر۔ I think it's time we should pull up our socks as they say and start working seriously on the agriculture department and on its variety of seeds

دوسرا میں آپ سے یہ کہوں گی کہ آپ کے Sugar Mill Act 2021 میں ایک amendment آئی ہے وہ It is not pro amendment for the farmers. It is more for the Sugar mill. پہلے sugarcane کی کرشنگ 10 نومبر کو شروع ہوتی تھی اب وہ کہہ رہے ہیں کہ کرشنگ 30 نومبر کو شروع ہو گی۔ اس سے grower کو بہت نقصان ہو گا۔

دوسرا وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ grower کو پیسا فوراً نہیں ملے گا بلکہ جون تک ملے گا۔ چھوٹا کسان ہو یا بڑا کسان ہو انہوں نے اپنی فصل پر پیسا لگایا ہوتا ہے اگر ان کو پیسا وقت پر نہیں دیا جائے گا تو They will be deprived of the money that they really deserve to get on time

تیسری بات یہ ہے کہ شوگر کین کمشنر ایسے ہوتے تھے جو مل مالکان اور کسان کی صلح صفائی کروا کر کام کرواتے تھے لیکن اب وہ بھی ختم ہو گیا ہے۔ So there are not going to be anymore Commissioners who will settled the dispute between the grower and the mill owners. So that is also gone off پاکستان میں ایک انٹرنیشنل سوسائٹی GAP ہے جو کسانوں کو سرٹیفکیٹ دیتی ہے کہ ان کے فروٹ اچھے ہیں۔ they certify that this is good quality and it can be exported. So we can export our fruits all our Goods outside Pakistan and get a certificate from this international group of people وہ یہ سرٹیفکیٹ دیتے ہیں کہ آپ اپنے fruits کو ایکسپورٹ کر سکتے ہیں۔ اس طریقے سے آپ کے فروٹ کی قیمتیں اچھی رہیں گی، آپ فروٹ کو ایکسپورٹ کر سکیں گے اور کچھ ضائع بھی نہیں ہو گا۔

MR. CHAIRMAN: Madam! What is the name of that group?

MRS. ZAKIA KHAN: Mr. Chairman! That group is called GAP which means (Good Agriculture Practice). They give certificate to farmers where they can export the goods outside the country.

ایک قسم کا ٹھپہ لگ جاتا ہے کہ یہ اچھی کوالٹی کی اشیاء ہیں، خراب چیزیں باہر نہیں جا رہی ہیں بلکہ اچھی کوالٹی کی چیزیں باہر جا رہی ہیں۔ میں یہ بھی کہوں گی کہ Bhutan is a small country. It is not a big country انہوں نے بہت چھوٹے چھوٹے ڈیمز بنائے ہیں اس لئے ان کو کبھی بھی پانی کی کمی محسوس نہیں ہوئی۔ وہ اپنا پانی استعمال بھی کرتے ہیں and that small country also provides electricity to India. So you can imagine if you are well organized how much you can do yourself be self-sufficient and even export میں آج بھی کہوں گی اور کہتی رہوں گی ہم تو اس دنیا سے چلے جائیں گے کیونکہ ہم عمر کے اس حصے میں آ گئے ہیں کہ کالا باغ ڈیم ایک حسرت بن کر رہ گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اگر آپ کے پاس کالا باغ ڈیم ہوتا تو آج آپ کو پانی کی تکلیف تھی نہ بجلی کی تکلیف تھی۔ آپ کی گندم کی پیداوار اتنی زیادہ ہوتی تھی کہ آپ ایکسپورٹ کر سکتے تھے اور کسی کے محتاج نہ ہوتے۔ تمام صوبوں کو مل کر یہ فیصلہ کرنا چاہئے تھا مگر ایسا نہیں ہو رہا ہے۔ میں پھر بھی دعا کرتی رہوں گی کہ کالا باغ ڈیم بنے تا کہ اس ملک کی بچت ہو سکے اور یہ کامیابی اور ترقی کی طرف جائے۔

جناب چیئرمین! میں population پر بات کروں گی It is the main issue اس پر وہاں سے بھی بہت بات ہوئی ہم نے بھی بہت باتیں کی ہیں all the ladies sitting here they all very concerned those sitting across وہ بھی ہماری بیٹیاں، بہنیں ہیں اور ہم بھی اسی پاکستان کے ہیں وہ علیحدہ ہیں نہ ہم علیحدہ ہیں۔ اس issue پر all together علماء اور سکالرز بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ spacing ہونی چاہئے اور وقفے کے بعد بچہ ہونا چاہئے کیونکہ یہ ماں کی صحت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس سے child mortality rate بھی بہت بڑھتا ہے and even the mothers die in child birth if they have children one after the other and if they don't have that spacing. میں یہ کہوں گی کہ پاپولیشن

پر بہت زیادہ فنڈنگ ہونی چاہئے لیکن جو اس وقت فنڈنگ ہے وہ فی کس آدھا ڈالر بھی نہیں بنتا۔ اس کے اوپر ہمیں بہت توجہ دینی چاہئے۔ چیف منسٹر پنجاب نے ابھی تک کسی ٹاسک فورس کی میٹنگ نہیں کی۔ He should have more meetings, he should focus on population and control because this is something اگر آپ اس پر کنٹرول نہیں کریں گے تو آپ کی سب چیزیں کم ہو جائیں گی۔ آپ ہسپتال پورے نہیں کر پائیں گے، ایجوکیشن پوری نہیں ہوگی، food shortage ہوگی and everything you will be lagging behind. They have Countries like Turkey, Indonesia, Iran and Bangladesh. gone far ahead اگر آپ ان کو چیک کریں تو وہ پاپولیشن اور بہت سی دوسری چیزوں میں ہم سے بہت آگے نکل چکے ہیں اور ہم پیچھے رہ گئے ہیں۔ اگر ہم بھی اس طرف توجہ دیں تو ہم بھی یہ کر سکتے ہیں اور یہ women empowerment کے ساتھ ہوگا when a girl child is educated when there is education for all and this women empowerment then you will able to face this issue کیونکہ آپ اکیلے ایسا نہیں کر سکتے۔ میں ہیلتھ منسٹر یاسمین راشد صاحبہ کو کہوں گی کہ آپ اپنے ہسپتالوں میں بھی اس کی تھوڑی responsibility لیں۔ آپ کے پاس LHVs ہیں ہمارے وقت میں ان کی تعداد 48000 تھی اب تو اس سے بھی بڑھ گئی ہوگی۔ اگر وہ بھی حصہ لیں اور اس پر کام کریں تو پاپولیشن پر بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ I think it is high time that we should focus on it and the Chief Minister Punjab and your Government should take a lot of attention to this big issue that we are facing.

جناب چیئرمین! اب میں environment پر بات کرنا چاہوں گی۔ جب ہماری گورنمنٹ کا آخری دن تھا It was the last day of our government and I remember ہماری میٹنگ ہو رہی تھی میاں شہباز شریف نے مجھے بھی بلایا تھا because at that time I was Minister for environment تو انہوں نے کہا کہ ہمیں environment کے لئے 275 ملین ڈالرز کا loan ملا ہے۔ میرے خیال میں ہمیں وہ قرضہ one percent or two percent مارک اپ پر دیا گیا تھا۔ Environment is

to monitor the اس ڈیپارٹمنٹ کا بنیادی کام یہ ہے کہ very important department air quality and the water pollution that is the main duty but it is a very جیسے کہتے ہیں کہ connected with all departments environment. It is آپ کے پاس پیسا ہے۔ ایک اور باڈی بنی ہے vast issue which can be resolved تین سال called SPIU (Special Planning and Implementation Unit) گزر گئے لیکن وہ پیسا استعمال نہیں ہوا۔ اب بھی ٹائم ہے اس پیسے کو استعمال کریں، اس باڈی کو form کریں اور hiring کریں۔ وہ loan پانچ سال کے لئے تھا اور اب تین سال گزر گئے ہیں۔ ورلڈ بنک نے مزید دو سال آپ کو دے دیئے کہ It should go to 2025. Use that money utilize it because you have the money یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ہمارے پاس پیسا نہیں ہے اب پیسا بھی ہے لیکن اس کو استعمال نہیں کیا جا رہا ہے لہٰذا اس کو استعمال کریں۔ وزیر اعلیٰ صاحب population اور environment پر زیادہ توجہ دیں because these are very serious issue with the country plus Punjab basically.

MR CHAIRMAN: Madam, It is request to wind up please.

MRS ZAKIA KHAN: I will just wind up please I am requesting you give me just a minute or two more and then I am winding up

جناب چیئرمین! میں دوسری بات یہ کہوں گی کہ یہ بہت ہو چکا نواز شریف، شہباز شریف، پچھلی حکومت نے یہ کر دیا اور پچھلی حکومت نے وہ کر دیا۔ I am seriously saying اب تو آپ تین سال آگے ہو گئے ہیں اور ابھی بھی آپ پچھلی حکومت کا ہی کہتے رہتے ہیں leave this and move forward. آپ سپیڈ دکھائیں اور اپنے کاموں میں سپیڈ رکھیں۔ اپنے issues کو seriously لیں۔ میں مثال کے طور پر کہتی ہوں بقول آپ کے کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ بالکل فضول تھی مگر وہ عوام سے پوچھیں کہ ہم فضول تھے یا نہیں تھے۔ مگر بات یہ ہے کہ آپ اس کو چھوڑیں اور اپنے کاموں میں جائیں آگے move forward, take the country into a progressive state and secondly آپ کا بجٹ اچھا یا بُرا میں نہیں کہوں گی whether it is good or bad but یہ ضرور کہوں گی کہ even you

I am اتنی مہنگائی ہو گئی ہے کہ آپ غریب کو ایک طرف رکھیں۔ میرے جیسے غریب بھی know affected with it. I tell you ہم جو سودا ایک ہزار کا منگواتے تھے اب وہی چیز دو ہزار روپے کی آتی ہے اور جو چیز ایک سو کی ہوتی تھی وہی چیز تین سو روپے کی ہو گئی۔ آپ کی جو بنیادی ضروریات ہیں جیسے چینی، آٹا اور پٹرول مہنگا ہو گیا ہے۔ بجٹ میں حکومت غریب عوام کی نبض پر ہاتھ رکھتی ہے اور دیکھتی ہے کہ میری عوام جس نے مجھے ووٹ دیا، جس نے آپ کو یہ حکومت دی، آپ کے سر پر اتنی عزت دی تو اس کا ہم کیا کریں گے۔ اس حوالے سے میں یہ کہوں گی کہ بہت بُرے حالات ہیں۔ انڈیا میں farmers نے protest کیا ہے، خدا کے واسطے آپ بھی farmers کا خیال کریں کیونکہ وہ آپ کی ریڑھ کی ہڈی ہیں rural areas 70٪ of those people آپ کی spine ہیں اس spine کا خیال کریں۔ خدانخواستہ آپ کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹی تو کتنا نقصان ہو گا؟ اللہ نہ کرے ایسا ہو۔ مہنگائی اتنی زیادہ ہے کہ غریب اب کیا کر سکتا ہے۔ مگر Tell your Government they have to take care of the poor man and move forward and once again I would say there is a lull before the storm. Be very careful Chairman Sahib! یہ نواز شریف اور شہباز شریف فوبیا چھوڑ دیں۔ Personal seductiveness کو چھوڑیں آگے بڑھیں، پاکستان کو آگے لے کر چلنا ہے ہم نے پیچھے لے کر نہیں جانا۔ Thank you so much.

جناب چیئرمین: جی، ملک ندیم عباس!

ملک ندیم عباس: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! حسب معمول جب پہلے اسمبلی میں آیا، اس میں داخل ہونے سے پہلے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے قائد عمران خان اور اپنے حلقے کی عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے پی ٹی آئی کے ایک ورکر کو اس ایوان میں پہنچایا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اسی طرح حسب معمول جب میں اس اسمبلی میں داخل ہوا تو اسی جذبے کے ساتھ اسمبلی میں آیا تو یہاں آکر میں نے کچھ منفرد دیکھا، جیسے ہی میں اسمبلی کے دروازے سے اندر جانا چاہا تو اوپر دیکھا لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا جب اسمبلی کے اندر آیا تو میں نے چھت کی طرف دیکھا تھا

تو اللہ لا الٰہ الا ہو یعنی اللہ کا نام دیکھا اس اسمبلی کو اللہ کے سپرد کیا گیا اور اس کے بعد جب میں نے اپنی سیٹ پر بیٹھ کر سامنے دیکھا تو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اِنا خاتم النبیین لا نبی بعدی اور یہ پڑھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور دل بہت خوش ہوا۔ اس کے لئے میں جناب سپیکر اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے عمران خان کے ریاست مدینہ کے وژن کو پروان چڑھایا، یہ اسمبلی ایشیاء کی سب سے خوبصورت ترین اسمبلی ہے اور آپ نے یہ نام لکھ کر پوری دنیا کی خوبصورت ترین اسمبلی بنا دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اعزاز چودھری پرویز الٰہی صاحب کو جاتا ہے، یہ جناب عمران خان کو جاتا ہے اور یہ جناب سردار عثمان احمد خان بُزدار کو جاتا ہے۔ اب چلیں آگے چلتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، میں تھوڑی سی correction کروں گا کہ جب آپ نے حدشت مبارکہ پڑھی تو اس میں اِنا خاتم النبیین نہیں ہے بلکہ اَنا خاتم النبیین ہے لہذا اس کی correction کر لی جائے۔

ملک ندیم عباس: اَنا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

ملک ندیم عباس: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اور اس کے بعد جب یہاں بات کرتے ہیں، میں اصل میں جاتی امرا کا ہمسایہ ہوں اور ان کے بڑے چہیتے کو ہرا کر یہاں تک پہنچا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ بار بار باتیں کرتے ہیں۔ آج پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر نے جو بات کی تو یہ پیپلز پارٹی وہ پارٹی ہے جو ہمیشہ غریب اور مزارعوں کی بات کرتی ہے آج انہوں نے کچھ برادریوں کے نام لئے جیسا کہ انہوں نے موچی اور اسی طرح میراثی کے نام لے کر ان کو کمی کمین کہہ کر پکارا تو انہوں نے اسمبلی کی توہین کی ہے جس سے یہاں سے واک آوٹ کر کے بھی ہمارے بھائی گئے ہیں لیکن ان چیزوں پر ہمیشہ زور رہتا ہے جیسے آج میں ان کی گفتگو سے ہی ایک واقعہ سنانا چاہتا ہوں کہ سردار محمود غزنوی جو افغانستان کے بادشاہ تھے۔ انہوں نے اپنی رعایا کے تمام صوفی کرام، تمام اولیاء اور تمام مکاتب فکر بلائے اور ان کو کہا کہ کوئی ایسا شخص ہے جو حضرت خضر علیہ سلام کا مجھے دیدار کرا سکے تو وہاں پر ایک غریب آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا کہ بادشاہ سلامت میں آپ کو دیدار کروا سکتا ہوں لیکن اس کے لئے مجھے کچھ وقت چاہئے۔ میں نے دریا کے کنارے چالیس دن کا چلہ کرنا ہے جب بادشاہ

محمود غزنوی نے کہا کہ آپ کے انتظامات کر دیئے جاتے ہیں تو آپ جائیں تو انہوں نے وہاں جا کر چلہ شروع کیا اور جب چالیس دن گزر گئے اس کے بعد دوبارہ پھر واپس آیا۔ جب واپس آیا تو ساری رعایا اسی طرح اکٹھی تھی تو کہا گیا کہ بتاؤ تو اس نے کہا کہ میرا کلام الٹا پڑ گیا ہے اور مجھے چالیس دن اور چاہئیں۔ اسی طرح اس کو چالیس دن اور دیئے گئے جب دوبارہ چالیس دن گزرنے کے بعد واپس آیا تو جواب نہ میں تھا تو محمود غزنوی نے اپنے ایک وزیر سے کہا کہ بتاؤ اس کا کیا علاج کرنا چاہئے تو اس نے کہا کہ بادشاہ سلامت اس نے آپ کے سامنے جھوٹ بولا ہے اس کی گردن اتار کر اس کے جسم کے ٹکرے ٹکرے کر کے آبادیوں بانٹ دینے چاہئیں۔ اس کے بعد ایک اور وزیر سے پوچھا کہ آپ بتائیں کہ اس کی کیا سزا ہونی چاہئے تو اس نے کہا کہ اس کی گردن پر پھندہ ڈال کر اس کو لٹکا دینا چاہئے۔ اس کے بعد محمود غزنوی نے اپنے ایک خاص مشیر ایاز سے پوچھا کہ بتاؤ ایاز اس کی کیا سزا ہونی چاہئے تو ایاز نے کہا کہ اسے معاف کر دیا جائے، اسی دوران ایک بزرگ جو نہایت ہی نورانی چہرے والے تھے جب پہلے نے کہا تو اس وقت بھی انہوں نے کہا کہ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے جب دوسرے نے گردن لٹکانے کا کہا تو اس وقت بھی اس نے کہا کہ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے جب ایاز کی باری آئی تو ایاز نے کہا کہ اس کو معاف کر دینا چاہئے یہ غریب آدمی ہے اس نے جھوٹ اس لئے بولا ہے کہ اس کے گھر میں فاقہ تھا اس کے بعد وہی بزرگ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایاز نے ٹھیک کہا تو سردار محمود غزنوی نے اس بزرگ سے کہا کہ آپ بتائیں کہ آپ نے سب کو ٹھیک کہا تو آپ نے ایسا کیوں کہا؟ اس بزرگ نے کہا کہ پہلے جس نے اس کی گردن کاٹ کر اس کا گوشت بانٹنے کا کہا تھا کہ اس کا خاندان اور آباؤاجداد قصائی تھے اس نے اپنی خاندانی روایت دکھائی اور دوسرا جس نے گردن پر پھندہ ڈالنے کا کہا تو وہ جیل میں پھانسی دینے والے جلاد کا بیٹا ہے اس لئے اس نے یہ بات کہی ہے تیسرا جب ایاز نے کہا کہ اس کو معاف کر دینا چاہئے تو اس نے اپنی خاندانی اصلیت دکھائی یہ ایک سید زادہ ہے اس لئے اس نے وہی بات کی جو سید زادہ کر سکتا ہے (نعرہ ہائے تحسین)

ہمارے یہاں پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر سید مرتضیٰ شاہ صاحب ہیں وہ سید ہیں ہم تو اس کی بہت عزت کرتے ہیں لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے جب بھی انہوں نے کوئی بات کی تو یا انہوں نے ہمیشہ جس طرح دوسروں کو بلایا یا دوسروں کے بارے میں بات کی تو انہوں نے اپنی اس

عزت کو غلط استعمال کیا ہے۔ میں سید زادے کے بارے میں ایسے کوئی لفظ نہیں کہنا چاہتا لیکن ان کو اس پر سوچنا پڑے گا۔۔۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا ٹائم آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

ملک ندیم عباس: آج انہوں نے اسی طرح کچھ خاندانوں کے نام لے کر اُن کے لئے کہا۔ دوسری طرف یہ کرونا کہ اتنے سخت حالات میں جس طرح میرے قائد عمران خان نے فوری طور پر 1 کروڑ 25 لاکھ خاندانوں کو 12,12 ہزار روپیہ فوری دے کر اُن کی دادرسی کی یہ بہت قابل تحسین ہے۔ اُس کے علاوہ اگر ہیلتھ کی بات کریں تو یہ ہیلتھ کے حوالے سے بڑی بڑی باتیں کرنے والے آج تک کوئی ایسا ہسپتال نہیں بنا سکے جہاں سے یہ اپنا علاج کروا سکیں یا جو ایک انہوں نے چھوٹی سی سرجری کروانی ہے وہ بھی یہاں نہیں کروا سکتے۔

جناب چیئرمین: جی، please windup کیجئے گا۔

ملک ندیم عباس: جناب چیئرمین! میں آخر میں اب بجٹ پر بات کرنا چاہوں گا کہ صحت کا شعبہ ہماری اہم ترین ترجیح ہے۔ حکومت پنجاب ایک طرف تو کرونا سے پیدا ہیلتھ ایمرجنسی کا بخوبی مقابلہ کر رہی ہے تو دوسری طرف شعبہ صحت میں جامع اصلاحات اور بہتری کے لئے اہم اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ موجودہ مالی سال میں شعبہ صحت کے ترقیاتی پروگرام کا مجموعی بجٹ 96 ارب روپے ہے آئندہ مالی سال میں صحت کے شعبہ کے لئے مجموعی طور پر 370 ارب روپے کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کے مقابلے میں 182 فیصد زائد ہیں۔ ہماری حکومت نے صحت کے لئے بہت بڑے initiative لئے ہیں اس کے لئے ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

آخر میں بس وہی کہ جو آج بھی اپنے آپ کو بیمار سمجھ کے راتوں رات ملک سے باہر بھاگنا چاہتا تھا جب پچھلے دونوں قومی اسمبلی کے ایوان میں دو گھنٹے کھڑے ہو کر تقریر کی اُس وقت وہ بالکل صحت یاب تھے اور انہوں نے پاکستان کو لوٹنے کے لئے ایک ذریعہ بنایا ہوا ہے اور یہ لوٹو اور پھوٹو کی سیاست کرتے ہیں۔ آج الحمدللہ پاکستان میں 22 سال کی محنت کے بعد ایک حقیقی لیڈر عمران خان کی صورت میں پاکستان میں ہے جو عوام اور ہمیشہ نچلے طبقے کے لوگوں کے بارے میں

سوچتا ہے، ہم ایک سال کے اندر اندر پنجاب کے تمام خاندانوں کو ہیلتھ کارڈ مہیا کر دیں گے۔ اور آخر میں ایک شعر:

فضائل کے سمندر کو نبی کہتے ہیں
کمالات کے دریا کو علیؓ کہتے ہیں
جس نے صبر کی ڈال سے ظلم کی نبضیں توڑیں
ایسی ہستی کو حسین ابن علیؑ کہتے ہیں

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! عشرت اشرف!

جناب ممتاز علی: جناب چیئرمین! ہمیں بھی بات کرنے کا موقع دیں جس طرح کچھ ممبران پی ایم ایل(ن) سے ہوئے ہیں، کچھ ممبران پی ٹی آئی سے بات کر رہے ہیں ہماری پارٹی سے صرف آٹھ دس ممبران ہیں۔ ایک بندے کو تو کم از کم موقع دیں۔

جناب چیئرمین: جی، sequence سے چل رہے ہیں۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں زیادہ بات نہیں کروں گی میرے اور بھائی بات کرنا چاہ رہے ہیں اور وقت بھی کم ہے۔ میں سب سے پہلے ہمارے سپیکر چودھری پرویز الٰہی صاحب کو مبارکباد دیتی ہوں کہ انہوں نے یہ خوبصورت ہال بنا کر سب کو comfortable کر کے بڑی داد وصول کی ہے۔ میں اُن سے گزارش کروں گی کہ آپ کی ایک اور مثال 1122 کی بھی اچھی تھی کل جو انہوں نے رولنگ دی میں سمجھتی ہوں کہ اُس کے اوپر بھی اُن کو مبارکباد دینی چاہیئے۔ تیسری بات کہ انہوں نے اپوزیشن اور حکومت کو پابند کیا یہ اچھا عمل ہے اُس کے علاوہ ایک جو بات رہ گئی ہے میں اُس کی طرف بھی آپ کی وساطت سے توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ جو ہماری کمیٹیاں ہیں اپوزیشن کو بھی اُس میں رُول ادا کرنے کا موقع دیں صرف ایک پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے پیچھے سارا نظام بند ہوا ہوا ہے آج تین سال ہونے والے ہیں میاں حمزہ شہباز صاحب سے یہ اتنے خوف زدہ ہیں حالانکہ یہ ہمیشہ سے ہی اپوزیشن کا حق رہا ہے اور یہ کمیٹی ہمیشہ اپوزیشن ہی چلاتی رہی ہے اب کون سا ایسا خوف آ گیا ہے کہ جس کو یہ کمیٹی کا چیئرمین نہیں بنانے دے رہے۔ تو میں آپ سے گزارش کروں گی کہ اس کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے تاکہ یہ قانون کمیٹیوں سے ہو کر ہاؤس میں جائیں جب اپوزیشن کا اُس کے اندر ووٹ نہیں

ہو گا تو پھر کل کو اس کے اندر بہت ساری چیزوں کے سوال اُٹھیں گے۔ اس کے بعد میں خوبصورت بجٹ کی طرف آتی ہوں کہ ہمارے نوجوان وزیر خزانہ جناب ہاشم جواں بخت نے جو بجٹ پیش کیا اور پچھلے سال بھی انہوں نے بڑا خوبصورت بجٹ پیش کیا، بڑی اچھی اچھی باتیں کیں ہم جو سمجھ رہے تھے کہ جو وہ کہہ رہے ہیں سارا کچھ عمل ہو جائے گا۔ انہوں نے فنڈز بھی دیئے اللہ جانے وہ فنڈز کدھر گئے؟ بہت ساری ایسی چیزیں ہیں اُن کے لئے معزز ممبران کی ایک کمیٹی بنائیں جس کے اندر جو فنڈز implement نہیں ہوئے تا کہ ہم وہ mention کر سکیں، ہم ان کو بتا سکیں کہ یہ فنڈز کدھر گئے یا کس جگہ پر کیوں استعمال نہیں ہوئے۔ سننے کو تو بہت یونیورسٹیاں، کالجز، میڈیکل کالجز اور پتہ نہیں کیا کیا ہے تو یہ سب ہیں کدھر؟ ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی ہیں اس لئے میں سمجھتی ہو کہ اس ایوان کے معزز ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنائیں، ہم کچھ کہیں نہ آپ کچھ کہیں جیسے میری بہن ذکیہ خان صاحبہ نے ابھی تھوڑی دیر پہلے کہا کہ اب look forward کریں تو اُس کے فوراً بعد ہی look back ہو گیا میاں نواز شریف یاد آ گیا۔ میں سمجھتی ہوں ہمیں کام کرنے کی ضرورت ہے ہمارے پاس بہت تھوڑا ٹائم رہ گیا ہے اور If we look backward تو کیا ہوا اُن گھروں کا جو ہم نے اتنے بڑے اعلانات کئے تھے، کیا ہوا اُن نوکریوں کا جو ہم نے اعلانات کئے تھے اور کیا ہوا اُن نوجوانوں کا جن کو ہم نے روزگار دینے کے لئے وعدہ کیا تھا؟ میں سمجھتی تھی کہ اس بجٹ کے اندر ہمارا نوجوان وزیر، نوجوانوں کے لئے ایک ایسا پروگرام لے کر آئیں گے جو اُن کو روزگار مہیا کرے گا، ہمارے پڑھے لکھے نوجوان سڑکوں پر مارے مارے پھر رہے ہیں۔ خدارا اُس طرف توجہ کریں۔ آپ لوگ تو اپنے آپ کو بہت وژن رکھنے والے لوگ claim کرتے ہیں تو پھر ابھی تک کچھ کیوں نہیں ہوا؟ کچھ تو ہو جانا چاہئے اپوزیشن نے بھی آپ کو اتنے پروگرام mention کئے ہیں تو آپ لوگ کچھ نوٹ کریں کچھ اس کی طرف دیکھیں جو آپ نے خود اعلانات کئے ہیں اگر وہ کر نہیں سکے تو قوم سے معافی ہی مانگ لیں اور کہیں کہ ہم سے یہ نہیں ہو سکا ہم نے غلط اعلانات کئے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گی اور یہ ہی کہوں گی کہ جو ملاوٹ ہے چاہے وہ زراعت ہے، ہماری کھادیں صحیح نہیں ہیں، ہمارے seeds صحیح نہیں ہیں، ہماری ادویات صحیح نہیں ہیں، چاہے وہ کھانے کی چیزیں ہی کیوں نہ ہوں۔ تو اس کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اس

طرح کی بہت ساری چیزیں اور بھی ہیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ طلعت فاطمہ نقوی!

MS TALAT FATEMEH NAQVI: I don't have speech for today. Assalamualaikum Mr. Chairman! I am sorry but I had requested it for tomorrow. I have a small suggestion and many things that we have discussed today. There are many issues that have been repeated. One of them just came from a lady sitting here and she kept saying that the committees have not been formed yet and yes this Assembly needs its committees to perform. I totally agree with her as I do with the number of Opposition Leaders because the women particularly have spoken exceedingly well.

MR. CHAIRMAN: Madam! If you want to speak in English then you have to take permission from the Chair.

MS TALAT FATEMEH NAQVI: Would you please grant me that permission?

MR. KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Chairman! She is not sitting on her chair.

MR CHAIRMAN: Please go to your chair, Madam.

MS TALAT FATEMEH NAQVI: I don't have one. Now, are you happy with me here to continue?

Sir, we've been held hostage for the past three years for one man who is convicted or at least even if isn't, he still here because of Production Orders but there are people in the Opposition whom I think, every member in this House, respects and honors. If it is suggestion that

I can make I would ask and request the Opposition to make Mrs. Zakia Shah Nawaz Khan, PAC Chairperson. She deserves it; she is honorable; and, she is the one person that every one of us honors and respects and there are many people in this House who would agree with me (Applause). Her suggestions at every session are exceedingly well balanced totally professional and very adorable. Every word that she says we all honor. There is also another thing that she is a woman. So, let's start a new trend. Let's have not a family but the person who is from the Opposition, a Party Leader. A Party Leader who has given her whole life and that is one thing that all of us respects in this House, particularly in PTI.

The other thing that I would like to say that there are so many issues that have been talked about and I have asked even a number of ladies that there are issues regarding children. The issues of children have become immense in our province. They are totally neglected and yes we have societies. Yes we have the Children Protection Bills also but we need a budget. A budget which comes into the ambit of a ministry where the issues can be dealt with in a manner which is more conducive as well as which would be much more productive way of looking at the issues that are related to children and the problems that they are facing. We talked about it everybody and me are onboard on this issue which I think needs to be addressed. We all know that there are many issues regarding women and nobody steps backward from that. A lot more has to be done and hopefully our Government will perform and do a lot more for women. Ms. Shahida Ahmed said something that there are some areas for women that have been left in a

grey shade. They haven't been addressed completely. I would suggest that we take this on. This is a concern for us. Home based work is a concern. Women working on the farms and in areas, rural as well as urban, need to be addressed. They need to be addressed very seriously. If this country has to grow forward they cannot be marginalized. I would like to end my speech by saying thank you to everybody who has participated in this Assembly and it's a wonderful Assembly to be a part of. I'm proud to say that I took oath in the old and beautifully historic building in next row and now I'm continuing in a new building with the new budget and a new Pakistan. Thank you.

جناب چیئرمین: جی، اب محترمہ زینب عمیر اپنی بات کریں۔

محترمہ زینب عمیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! جب رات کے ساڑھے آٹھ بجے کا وقت ہو اس کو کہہ دیا جائے کہ اب آپ بات کریں تو اس وقت تک سامعین بھی اکتا چکے ہوتے ہیں۔ ایک میری بہن سنبل یہاں سے چلی گئی ہیں اور دوسری میری بہن یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ میری بہن سنبل نے نواز شریف اور شہباز شریف صاحب کے کافی قصیدے پڑھے۔ ایک میری بہن نے کہا کہ مجھے نواز شریف یاد آگئے تو میں بھی ان کو تھوڑا سا یاد دلا دینا چاہتی ہوں۔ ان کی اس بات پر میری حس لطافت جاگ اٹھی ہے تو میں چاہتی ہوں کہ ہم سب بھی تھوڑا سا جاگ جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

[*********************]

(نعرہ ہائے تحسین)

[*********************]

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! یہ contempt of court کر رہی ہیں۔

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر 242 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین!

[*********************]

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ بجٹ پر بات کریں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! مجھے بات تو کرنے دیں میں بجٹ پر ہی بات کرنے لگی ہوں۔

[*********************]

MR CHAIRMAN: stick to the budget speech

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین!

[*********************]

MR CHAIRMAN: stick to the budget speech

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! شرم ہے اور نہ ہی غیرت پدری

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کی ایسی باتوں سے ماحول خراب ہو رہا ہے۔ please stick to the budget speech

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! میرا مقصد یہی تھا کہ تمام لوگ جاگ جائیں تو میرا خیال ہے کہ وہ جاگ گئے ہیں۔ ابھی یہاں پر ایک محترمہ نے بات کی کیونکہ یہاں پر اب وہ محترمہ موجود نہیں ہیں۔ میں اب بجٹ پر بات کر رہی ہوں اور ان محترمہ کی بات کا جواب دے رہی ہوں۔ ابھی انہوں نے ایک بات کی ہیلتھ کارڈ ان لوگوں کو دیئے جا رہے ہیں جن کی death ہو چکی ہے تو میں یہاں پر اس ایوان میں ان کو چیلنج کرتی ہوں کہ وہ ثبوت لے کر اس ہاؤس میں آئیں اور پھر بات کریں اگر وہ یہاں پر ثبوت پیش نہ کر سکیں تو ان کو اپنی membership کو یہاں پر surrender کرنا پڑے گا کیونکہ الزامات لگانا بہت اچھی بات نہیں ہوتی۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ابھی ہم ان سے پوچھ لیتے ہیں ابھی ہم ثبوت دے دیتے ہیں تو کیا یہ محترمہ resign کر دیں گی۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! ان سے کہیں کہ مجھے بات کرنے دیں درمیان میں interrupt نہ کریں۔ انہوں نے میٹرو بس پر بات کی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میرے پاس وہ کارڈ بھی موجود ہے میں ابھی ان کو دکھا دیتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر نے اپنی جیب سے کارڈ نکال کر ہاؤس کو دکھایا)

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! ان سے کہیں کہ یہ بات کر لیں میں پھر بیٹھ جاتی ہوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! Stick to the budget speech please آپ بجٹ پر بات کریں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! ان سے کہیں کہ یہ cross talk نہ کریں۔ آپ ان کو بٹھائیں تاکہ میں اپنی بات کر سکوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! اس طرح تو وہ بھی آپ کی لیڈرشپ پر شعر و شاعری شروع کر سکتے ہیں تو اس طرح اچھی بات نہیں ہے۔ This is not fair.

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! آج اور کل بھی بہت کچھ ہوا ہے۔ انہوں نے میٹرو بس کی بات کی ان کے بہت سارے کارنامے ہیں ان میں سے انہوں نے میٹرو بس کی بات کی ہے۔ میٹرو بس ایک سفید ہاتھی ہے جو کہ ابھی تک ہم نے دیکھا ہے ابھی بھی دوبارہ وہی بات کی جا رہی ہے کہ میٹرو بس کا ٹریک اگر اور بڑا بنا دیتے اور سڑکیں بھی مزید بنا دیتے تو بہتر تھا یعنی ابھی بھی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ human resource، انسان، تعلیم اور ایجوکیشن آج بھی ان کی preference میں نہیں ہیں۔ جس میٹرو بس کی ہم بات کر رہے ہیں last time جو بجٹ پیش کیا گیا اس میں اس کے کرایہ پر بڑی لمبی بحث ہوئی اور اس کا کرایہ 40روپے رکھا گیا جبکہ اس کی cost 280 rupees per person آتی ہے۔ گورنمنٹ کو اس پر 240روپے فی کس مسافر پر سبسڈی دینی پڑ رہی ہے اور ہمیں اس پر نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے تو کیا یہ لوگ surrender کرتے ہیں کہ وہ تمام لوگ جو اس

پراجیکٹ کی favor میں ہیں کہ وہ 280 روپے کرایہ دے کر اس میٹرو بس میں سفر کریں۔ اگر وہ یہ کرنے کو تیار ہیں تو پھر میرے خیال میں یہ پراجیکٹ بہت اچھا ہے۔ جیسا کہ میں نے بجٹ 22-2021 دیکھا تو آپ یقین کریں کہ جب میں نے جب ایجوکیشن کا بجٹ دیکھا تو میرا دل کیا کہ میں ایجوکیشن پر بات کروں، جب میں نے جب ہیلتھ کا بجٹ دیکھا تو میرا دل کیا کہ میں ہیلتھ پر بات کروں، جب ایگریکلچر کی بات ہوئی تو میں نے سوچا کہ میں value addition اور ریسرچ پر بات کروں۔ میں ماڈرن ٹیکنالوجی پر بات کروں اور جو ہماری market demands ہیں ان پر بات کروں۔ ہماری گورنمنٹ میں بہت کچھ بات کرنے کے لئے ہیں۔ ہماری گورنمنٹ اس وقت تمام چیزیں provide کر رہی ہے۔ آپ جب انڈسٹری کی بات کر رہے ہیں تو انڈسٹری میں بھی you never know کہ آپ کی انڈسٹری اتنی shady ہے اور خاص طور پر جب آپ third world country کی بات کرتے ہیں تو انڈسٹری کے حوالے سے it is really difficult کہ ہم نے کس طرح اس کو handle کرنا ہے کیونکہ مارکیٹ کا up and down بہت زیادہ وقتی طور پر آتا رہتا ہے۔ So similarly agriculture بہت ہی important ہے لیکن اس گورنمنٹ میں جس طریقے سے ان تمام چیزوں کی سپورٹ کی گئی ہے میں اس پر انہیں بہت مبارکباد دیتی ہوں اور میں وزیراعلیٰ سردار عثمان بُزدار کو بہت مبارکباد بھی دیتی ہوں۔ مجھے اندازہ ہے کہ فنانس منسٹر نے کتنی مشکل سے اس بجٹ کو بنایا ہوگا آپ کی پوری کی پوری ٹیم، آپ کا پورا ڈیپارٹمنٹ اس مبارک کے مستحق ہیں۔ میں یہاں پر ایک بات کرنا چاہ رہی ہوں میں سمجھتی ہوں کہ تین چیزیں ہمارے وزیر اعظم صاحب کے بہت قریب رہی ہیں اور وہ بارہا ان کا تذکرہ کرتے رہے ہیں۔ پہلے نمبر پر تعلیم، دوسرے نمبر پر صحت اور تیسرے نمبر پر انصاف ہے۔ ایجوکیشن اور ہیلتھ پر بہت زور دیکھنے میں آرہا ہے اور یہ بہت اچھی بات ہے۔ I really appreciate. لیکن جہاں تک انصاف کی بات ہے شاید اس پر ابھی بھی اتنی زیادہ توجہ نہیں ہے۔ میں یہاں پر دو چیزیں بتاتی چلوں جو شاید کبھی بھی اس ایوان میں discuss ہوئی ہوں اور نہ ہی ہوں گی۔ جب پچھلے دنوں Covid-19 کی وجہ سے بہت زیادہ لاک ڈاؤن ہو رہا تھا تو اس میں احساس پروگرام کے تحت بہت سارے فنڈز کی distribution ہوئی وہاں بار ایسوسی ایشنز کو بھی فنڈز دیئے گئے مجھے یاد پڑتا ہے کہ تقریباً 13 کروڑ روپے بار ایسوسی ایشنز کو دیئے گئے اور یہ بلا تخصیص دیئے گئے۔ پی ٹی آئی، پیپلز پارٹی اور نہ ہی

(ن) لیگ کی تخصیص کی گئی بلکہ تمام مستحق لوگوں کو 13 کروڑ روپے کی funding کی گئی ہے۔ میں بنیادی طور پر اس issue پر بات کرنا چاہتی ہوں کہ recently اسی طرح سے بار ایسوسی ایشنز کو فنڈز کی distribution کی گئی۔ اگر آپ بجٹ پر میری پہلی تقریر اٹھا کر دیکھیں تو میں نے گزارش کی تھی کہ جب ہم انصاف، ایڈمنسٹریشن آف جسٹس اور بار ایسوسی ایشنز کی بات کرتے ہیں تو اس کو بھی اپنے بجٹ کا حصہ بنایا جائے۔ بار ایسوسی ایشنز کو اس لئے بجٹ کا حصہ بنایا جائے چونکہ تمام حکومتیں ان کو خرید و فروخت کا مال سمجھتی ہیں۔ ان کی اس disrespect کو ختم کرکے بجٹ کا کچھ share مختص کیا جائے اور بار ایسوسی ایشنز کی بحالی کا یہ کام ضرور کیا جائے چونکہ سائلین اس سے directly effect ہوتے ہیں۔ تمام وہ لوگ جو انصاف کے حصول کے لئے آتے ہیں وہاں کی سہولیات اور فنڈنگ کی کمی کے باعث اس چیز کا بہت زیادہ سامنا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کیجئے۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! ابھی recently funds distribution ہوئی جس میں 8 کروڑ 50 لاکھ روپے کے قریب بار ایسوسی ایشنز کو funds distribution ہوئی۔ میں اس بات کو بہت appreciate کرتی ہوں اور میں بار ہا کہہ رہی ہوں کہ یہ پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پی ٹی آئی سب لوگوں کے لئے یہ pride ہے کہ یہاں بلا تخصیص distribution کی گئی تقریباً 51 بار ایسوسی ایشنز کو فنڈز دیئے گئے میں اس پر عثمان بزدار صاحب کو خاص طور پر appreciate کرنا چاہتی ہوں۔ اس سے پہلے ہم نے کسی بھی پارٹی، کسی بھی وزیر اعلیٰ، کسی بھی وزیر اعظم کو یہ کرتے نہیں دیکھا لیکن میری ایک چھوٹی سی reservation ہے کہ ہم جب بھی کسی علاقے کی بات کرتے ہیں یا کسی جگہ کی بات کرتے ہیں تو ہم وہاں کے لئے proposals دیتے ہیں ہم وہاں کی ضرورت کے مطابق بات کرتے ہیں کہ فلاں علاقے میں سڑک کا ہونا ضروری ہے فلاں علاقے میں یونیورسٹی کی preference ہونی چاہئے اسی طرح جب فنڈز کی distribution کی گئی تو شاید اس چیز کا خیال نہیں رکھا گیا۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کیجئے۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! میرا یہ last sentence ہے شاید اس چیز کا خیال نہیں رکھا گیا کہ جیسے ایک چھوٹی سی تحصیل بار ہے جس میں شاید ٹوٹل 35 ممبر بھی نہ ہوں ان کے لئے دس لاکھ روپے کا چیک رکھا گیا، میں نام نہیں لیتی اور بھی چھوٹی چھوٹی بارز کو 60/60 لاکھ روپے کی تقسیم ہوئی لیکن لاہور ہائی کورٹ جیسی بہت بڑی بار جہاں پر ڈیڑھ لاکھ کیسز pending ہیں جہاں روز لاکھوں کی تعداد میں لوگ آتے ہیں اس لئے ان کے expenses اور ضروریات بہت زیادہ ہیں لیکن اس کے لئے صرف 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے۔میری بہت اہم گزارش کہ ہے کہ جب اگلی دفعہ بجٹ بنانے لگیں تو میری ان گزارشات کو ضرور مد نظر رکھا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! میں یہاں پر ایک اور بات highlight کرنا چاہتی ہوں کہ دس سال پہلے ہائی کورٹ میں لفٹس لگائی گئی تھیں وہ working condition میں نہیں ہیں انہیں functional کیا جائے۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ، محترمہ زینب عمیر صاحبہ کی تقریر میں جو نظم ہے اسے کارروائی سے expunge کرتے ہیں۔اب جناب یوسف کسیلیا صاحب بات کریں گے۔جی!

جناب محمد یوسف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔بہت شکریہ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے تو اپنے ساتھیوں کو مبارکباد دینا چاہوں گا اور خصوصی طور پر جناب سپیکر صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ذاتی دلچسپی لے کر یہ ہال تعمیر کرایا جو بہت اچھی تزئین و آرائش کے ساتھ براعظم ایشیا کا بہترین ہال ہے۔ابھی میری بہن جو تقریر کر رہی تھیں انہوں نے جو ہیلتھ کارڈ والی بات کی ہے میں ان سے کہنا چاہوں گا کہ اپوزیشن کی طرف سے میری بہن نے جو بات کی ہے اگر وہ بات پوری کر دیں اور مرے ہوئے لوگوں کو جو ہیلتھ کارڈ جاری ہوئے ہیں وہ دکھا دیں تو کیا آپ بھی استعفیٰ دیں گی؟

جناب چیئرمین: کسیلیا صاحب! آپ بجٹ تقریر تک رہیں۔انہوں نے جو الفاظ کہے ہیں میں نے وہ حذف کر دیئے ہیں۔پلیز آپ اپنی بجٹ تقریر کریں۔

جناب محمد یوسف: جناب چیئرمین! حکومت کی طرف سے بجٹ کے متعلق راگ الاپا جا رہا ہے کہ انہوں نے تین سالوں میں بڑی ترقی کی ہے، بڑی ڈویلپمنٹ کی ہے اور ملک کو درست سمت میں لے

کر جا رہے ہیں۔مجھے ایک چیز کی سمجھ نہی آتی اور میں یہ بات سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اگر یہ سارا کچھ ہو رہا ہے تو پھر غریب آدمی کے استعمال کی چیزیں آٹا، چینی، گھی، پٹرول اور بجلی روز بروز کیوں مہنگے ہوتے جا رہے ہیں اور غریب آدمی کی زندگی روز بروز مشکل میں کیوں ڈالی جا رہی ہے ؟اسی طرح پہلے سن رہے تھے کہ 90 دنوں میں ملک کی direction ٹھیک کر دیں گے جو کہ نہیں ہوئی۔ایک کروڑ نوکریاں دیں گے جو کہ نہیں کر سکے، پچاس لاکھ گھر بنائیں گے نہیں بنا سکے، پھر کٹے، بچھڑے مرغی اور انڈے سے اکانومی کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی گئی جو کہ نہ ہو سکی اور انہوں نے جو آج بجٹ دیا ہے اس کا والیم ہمارے 2018 والے بجٹ سے کم ہے۔

جناب چیئر مین! آپ دیکھیں کہ زراعت کے حوالے سے جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے 8 فی صد زیادہ گندم پیدا کی ہے تو مجھے یہ بتایا جائے کہ اگر انہوں نے 8 فی صد زیادہ گندم پیدا کی ہے تو پھر ان کو گندم import کرنے کی کیا ضرورت پڑی ؟اسی طرح جتنی مرضی فصلات بڑھی ہیں ان کو دیکھ لیں ان کی figures calculate کر لیں اگر آپ اکیلی کپاس کی figures کو calculate کریں تو آپ کے دور میں تقریباً 75 فی صد کم ہوئی ہے 2018 میں کپاس کی 1 کروڑ 7 لاکھ گانٹھیں تھیں اور آج 2021 میں صرف 56 لاکھ گانٹھیں ہیں۔اگر ان کا حساب کیا جائے تو دیکھیں کہ اکانومی کس جگہ پر آتی ہے ؟ آپ نے ایک ہاتھ سے کسان کو پیسے دیئے ہیں اور دوسرے ہاتھ سے اس کی جیب سے نکال لئے ہیں۔آج سے تین ماہ پہلے ڈی اے پی کھاد کی بوری 3800 روپے کی تھی جو ابھی 5600 روپے کی ہو گئی ہے یوریا کھاد کی بوری 1600 روپے کی تھی جو اب 1900 روپے کی ہو گئی ہے۔

جناب چیئر مین! میں آپ کی وساطت سے وزیر زراعت سے گزارش کروں گا کہ آپ نے جو کسان کارڈ دیا ہے یہ رشوت کا ایک نیا دھندا شروع ہو چکا ہے۔آپ نے جو بھی سبسڈی دینی ہے اسے کھادوں پر فلیٹ کر دیا جائے تاکہ زمیندار کو دو دو ماہ تک وہاں چکر نہ لگانے پڑیں اور لوگ جو اس میں رشوت بٹور رہے ہیں اس سے بھی ان کی جان چھوٹ سکے۔

جناب چیئر مین! ہیلتھ کی مد میں جو فنڈز رکھے گئے ہیں وہ 2018 کے مقابلے میں کم ہیں پچھلی گورنمنٹ میں BHUs تھے، THQs اور DHQs تھے جن میں آپ کو ڈاکٹر ملتا تھا ادویات ملتی تھیں، ڈائلسیز ہوتے نظر آتے تھے، کینسر کی ادویات ملتی تھیں۔اب ہسپتالوں کا تو برا حال ہے ہی

ہے لیکن ڈائلسیز اور کینسر کی ادویات آج مریضوں کو نہیں مل رہیں۔ مریضوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا ٹائم پانچ منٹ اور مزید بڑھاتے ہیں۔ جی، کسیلیا صاحب!

جناب محمد یوسف: جناب چیئرمین! موجودہ حکمران بتا رہے ہیں کہ صحت کارڈ ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ یہ میرے لیڈر کا دیکھا ہوا خواب ہے، اسی نے اس کو implement کیا تھا اور اسی دور میں لوگوں کو یہ کارڈ ملنا شروع ہو گئے تھے۔ آپ نے اسی کارڈ پر تحریک انصاف کی stamp لگا کر اس کو آگے چلایا ہے جو کہ میرے ہی قائد کا خواب تھا۔ میں شعبہ صحت کے حوالے سے ایک بات اور کرنی چاہوں گا کہ پچھلے دور حکومت میں سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اور پرائمری ہیلتھ کیئر کو الگ الگ کیا گیا تھا۔ میری موجودہ حکومت سے گزارش ہے کہ اس محکمہ کے کام میں بہتری لانے کے لئے Preventive Healthcare کو الگ کیا جائے تاکہ proper طریق کار کے تحت اس محکمہ کو چلایا جا سکے۔

جناب چیئرمین: آپ مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

جناب محمد یوسف: جناب چیئرمین! میں دو منٹ میں wind up کر لیتا ہوں۔ سکول ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن کے لئے جو funds دیئے گئے ہیں وہ سال 2018 کے مقابلے میں کم ہیں۔ ہماری حکومت میں qualify کرنے والے بچوں اور بچیوں کو Endowment Fund سے وظیفہ دیا جاتا تھا۔ اسی طرح missing facilities کو پورا کیا جاتا تھا اور اس مقصد کے لئے بے شمار funds مختص کئے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ PEEF کے ذریعے لاکھوں بچے تعلیم حاصل کر رہے تھے لیکن آج وہ سارے مارے مارے پھر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! کچھ دیر پہلے حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے ایک ایم پی اے اور میری ایک بہن تقریر کر رہی تھی۔ انہوں نے کہا ہے کہ funds کی proper utilization نہیں ہوتی۔ یہ بھی حکومت کی نالائقی ہے۔ آج جو بجٹ پیش کیا گیا ہے سال کے آخر میں پتا چلے گا کہ اس حوالے سے موجودہ حکمران کیا گُل کھلاتے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اب میں اپنے حلقہ نیابت سے متعلق دو باتیں کرنی چاہتا ہوں۔ گگو منڈی میرا حلقہ ہے۔ سال 2018 میں یہ تحصیل بن رہی تھی۔ عوامی امنگوں کی ترجمانی کرتے ہوئے میں کہوں گا کہ گگو منڈی کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔ اسی طرح گگو منڈی میں بائی پاس کی ایک سکیم بن رہی تھی جو کہ unfunded ہو گئی ہے۔ مہربانی کر کے اس کو شروع کروایا جائے۔ اسی طرح اڈا کوارٹر تا ڈھلن روڈ وایا سہوٹیل تقریباً 40 کلو میٹر لمبی سڑک ہے جس میں سے 22/23 کلو میٹر سڑک بن چکی ہے اور باقی سکیم unfunded ہو گئی ہے تو مہربانی فرما کر اس کے لئے funds مختص کئے جائیں۔ میں آخر میں ایک شعر پڑھنا چاہوں گا اور اس کے بعد اجازت لوں گا۔

[********************]

جناب چیئرمین: یہ شعر کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید یاور عباس بخاری): جناب چیئرمین! اس شعر کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔ یہ انتہائی نامناسب ہے۔

جناب چیئرمین: سید یاور عباس بخاری! میں نے یہ شعر پہلے ہی کارروائی سے حذف کر دیا ہے۔ اب محترمہ عائشہ اقبال تقریر کریں گی۔

محترمہ عائشہ اقبال: السلامُ علیکم۔ جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر تقریر کرنے کے لئے وقت دیا ہے۔ میں حکومت، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ایک ایسا بجٹ پیش کیا ہے جو کہ ملک کو ترقی کی راہ پر ڈالے گا اور لوگوں کی زندگیوں میں آسانیاں پیدا کرے گا۔ حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ہمارے بھائی اور بہنیں ابھی تک ہیلتھ کارڈ کی افادیت کو سمجھ نہیں سکے۔ ہیلتھ کارڈ کی وجہ سے لوگوں کو اپنے علاج میں آسانی ہو گی اور

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

انہیں اپنے گھر فروخت نہیں کرنے پڑیں گے اور اس کی وجہ سے پرائیویٹ ہسپتالوں کو بھی support مل سکے گی۔ڈاکٹروں،نرسوں اور دوسرے لوگوں کو نوکریاں ملیں گی۔جب زیادہ لوگوں کو یہ facility ملے گی تو اس سے معیشت کا پہیہ تیز ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین!ہمارے صوبہ پنجاب میں اس وقت نوجوان نسل نشے میں مبتلا ہو رہی ہے۔سرکاری سطح پر نشہ کرنے والوں کی بحالی کے لئے کوئی سنٹر نہیں ہے۔اس موجودہ بجٹ میں فیصل آباد اور ملتان میں نشہ کرنے والوں کی بحالی کے سنٹرز بنانے کا اعلان کیا گیا ہے۔میں جناب وزیر خزانہ سے درخواست کروں گی کہ مہربانی کر کے لاہور شہر میں بھی ایسا سنٹر بنایا جائے کیونکہ لاہور میں بہت زیادہ لوگ نشہ کے عادی ہو چکے ہیں۔فاؤنٹین ہاؤس کا بجٹ بڑھایا جائے۔وہاں پر نشہ کے عادی فی مریض سے روزانہ تین ہزار روپے وصول کئے جاتے ہیں اور ایک غریب انسان تین ہزار روپے afford نہیں کر سکتا تو میری درخواست ہے کہ فاؤنٹین ہاؤس کا بجٹ تھوڑا سا بڑھا دیں۔

جناب چیئرمین!اس بجٹ کی سب سے زیادہ خوبصورتی یہ ہے کہ اس میں صنعتی و زرعی ترقی کی طرف توجہ دی گئی ہے۔کسی بھی ملک کا جی۔ڈی۔پی اس وقت تک نہیں بڑھتا جب تک اس کی صنعتی اور زرعی ترقی نہ ہو۔پانچ نئے صنعتی زون بننے کی وجہ سے ملک کی صنعت بہت زیادہ ترقی کرے گی۔یہ بہت بڑی خوشخبری ہے کہ ملک میں 17 نئی آٹو موبائل کمپنیاں آ رہی ہیں۔اسی طرح ہمارے ملک میں اب موبائل فون بھی بننا شروع ہو جائیں گے۔جب ہمارے ملک کی صنعت ترقی کرے گی تو پھر ہی ملک کی حقیقی ترقی ہو گی۔میرے اکثر بہن بھائی بہن کہتے ہیں کہ مہنگائی کیوں ہے؟

جناب چیئرمین: ایوان کا وقت پانچ منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین!مہنگائی اس لئے ہے کہ ہم آبادی کے trickling bomb پر بیٹھے ہوئے ہیں اور پچھلے اڑھائی سالوں میں پاپولیشن پلاننگ کے حوالے سے کوئی سوال اسمبلی میں آیا ہے اور نہ ہی اس بارے میں کوئی کام ہوا ہے۔ہماری آبادی کا پھیلاؤ ہمارے سب وسائل کو کھا رہا ہے۔جب تک ہم آبادی کنٹرول کرنے پر focus نہیں کریں گے تو اس وقت تک ہمارا ملک ترقی نہیں کر سکتا۔میں امید کرتی ہوں کہ مہربانی کر کے اس چیز کو seriously take up کیا جائے کیونکہ آبادی کے پھیلاؤ کی وجہ سے ہمارے زرعی رقبے بھی ختم ہو رہے ہیں۔مہنگائی کی اہم

وجہ demand and supply ہوتی ہے۔ جب تک ہم آبادی کو کنٹرول نہیں کریں گے تو اس وقت تک ہمارا ملک کبھی ترقی نہیں کر سکے گا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اب اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 19-جون 2021 بوقت صبح 10:00 بجے تک adjourn کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

ہفتہ، 19-جون 2021

(یوم السبت، 8- ذیقعد 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: تینتیسواں اجلاس

جلد 33 : شمارہ 4

251

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ19-جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال22-2021پر عام بحث"

253

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

ہفتہ،19-جون2021

(یوم السبت،8-ذیقعد1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11بج کر11منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بسم اللہ الرحمن الرحیمo

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ
النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

سُورۃُ البَقَرۃ آیات 163 تا 164

اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ اس بڑے مہربان اور رحم والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں o بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں اور کشتیوں اور جہازوں میں جو سمندر میں لوگوں کے فائدے کے لئے رواں ہیں اور مینہ میں جس کو اللہ آسمان سے برساتا اور اس سے زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ یعنی خشک ہو جانے کے بد سرسبز کر دیتا ہے اور زمین پر ہر قسم کے جانور پھیلانے میں اور ہواؤں کے چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں عقلمندوں کے لئے اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے رسولِ امیں، خاتم المرسلیں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
ہے یہ اپنا عقیدہ بصدق و یقیں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے
جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں اے ابد کے حسیں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
بزمِ کونین پہلے سجائی گئی
پھر تیری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاوّلیں سید الآخریں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج تیسرے دن بھی بجٹ پر بحث جاری رہے گی۔ جو معزز اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور اپنے نام نہیں بھجوا سکے وہ اپنے نام تاریخ کے ساتھ سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔ اب میں جناب محمد معاویہ کو دعوت دیتا ہوں۔

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ بجٹ پر بات کرتے وقت وزیر خزانہ کا موجود ہونا ضروری ہے۔ اگر وہ تشریف لے آئے ہیں تو بہت اچھی بات ہے۔

الحمدللہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ واصحابہ ومن تبعھم اجمعینo اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًاo

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا خاتم النبیین لانبی بعدی او کما قال علیہ والصلوۃ والسلام صدق اللہ العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذلک لمن الشاھدین والشکرین والحمدللہ رب العلمینo

جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ تقریر میں آج کے دن گفتگو کرنے کا موقع دیا۔ میں باقاعدہ گفتگو شروع کرنے سے پہلے اس نئے ایوان میں تشریف فرما معزز اراکین کو اور آپ کی اس Chair کو نئے ایوان کے مکمل ہونے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جس دن افتتاح ہوا تو جناب پرویز الٰہی نے ہماری اسمبلی کی تعمیر ہونے والی مسجد میں جس شخص نے حصہ لیا تھا

جن کا نام غالباً رئیس صاحب تھا اُن کا نام بطورِ خاص لیا اور کہا کہ اس مسجد کے بنانے میں رئیس صاحب کا پورا حصہ ہے۔

جناب چیئرمین: اُن کا نام رئیس محبوب احمد ہے۔

جناب محمد معاویہ: جی، رئیس محبوب احمد کا باقاعدہ تذکرہ کیا گیا کہ اس اسمبلی اور مسجد کو بنانے میں اُن کا بڑا حصہ ہے جس کے لئے انہوں نے ایک کروڑ روپے سے زیادہ رقم ادا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ رئیس محبوب احمد کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں جن لوگوں نے اپنا پیسا شامل کیا ہے اُن کا بھی نام لوں۔ اس ایوان میں پیسا شامل کرنے والا وہ طبقہ جس کا عام طور پر نام نہیں لیا جاتا میں اُن کا نام لے کر اُن کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے اپنے منتخب نمائندوں کو بیٹھنے کے لئے بہترین جگہ دی تا کہ ہم اُن غریب لوگوں کے لئے یہاں بیٹھ کر سوچ بچار کر سکیں۔ اشرافیہ کے نام بہت سے لوگوں کی زبان پر آ جائیں گے لیکن میرے محلے میں رہنے والا وہ چاچا خان جو 30 سال سے دیگیں پکا کر گزارہ کرتا ہے یہ اُس کے پیسوں سے بننے والی اسمبلی ہے۔ میرے محلے میں رہنے والے رکشہ ڈرائیور رمضان کے پیسوں سے بننے والی اسمبلی ہے، میرے محلے میں رہنے والا شفیق جو سموسے بیچتا ہے یہ اُس کے پیسوں سے بننے والی اسمبلی ہے، میرے ہی شہر کے اندر حجام کا کام کرنے والے خالد کے پیسوں سے بننے والی اسمبلی ہے اور میرے ہی شہر اور پنجاب میں رہنے والا وہ شخص جو ٹوکری اٹھا کر محنت مزدوری کرتا ہے یہ اُس کے پیسوں سے بننے والی اسمبلی ہے۔ اس کے علاوہ جب ہم وضو کرنے کے لئے جاتے ہیں تو جو شخص وہاں پر ہمارے لئے tissue paper لے کر کھڑا ہوتا ہے یہ اس کے پیسوں سے بننے والی اسمبلی ہے۔ جب ہم باہر نماز کے لئے جاتے ہیں تو وہاں پر موجود خادم مسجد کو صاف کرتا اور اذان دیتا ہے، جب ہم یہاں پر واپس آتے ہیں تو ہماری خدمت میں کھڑے سکیورٹی کے ملازمین اور یہاں ایوان میں ویسکوٹ پہنے ہمارے بھائی جو یہاں ہمارے لئے دروازے کھولتے اور بند کرتے ہوئے اُن کی زندگیاں گزر گئی ہیں یہ ان سب کے پیسوں سے بننے والی اسمبلی ہے۔ پورے پنجاب کے اس نمائندہ ایوان کو جس طرح سے سجا ہوا دیکھ رہے ہیں یہ اسی طرح ہے جس طرح کسی غریب باپ کو اپنے بیٹے کا گھر بنانے کے لئے اپنی زندگی نچوڑ کر اُس کے حوالے کرنی پڑتی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ کوئی ایسا راستہ پیدا ہو جس سے میرے بیٹے

کو خوشیاں نصیب ہوں لیکن ہوتا یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں بڑا بد سلوک ہوتا ہے وہ بیٹا جو اپنے نئے گھر میں اپنے باپ کو بیڈ روم میں جگہ نہیں دیتا بلکہ گیٹ پر اُس کی چارپائی ڈال کر کہتا ہے کہ ابّا جی آپ آنے جانے والے لوگوں پر نظر رکھیں کیونکہ خوبصورت ڈرائنگ روم اور بیڈ روم تو میرے بیوی بچوں کے لئے ہیں۔ اگر ہم نے اس ایوان میں بیٹھ کر اپنے اُن غریب لوگ جس میں رمضان رکشے والا شامل ہے، شفیق سموسے والا شامل ہے، خالد نائی شامل ہے اور ہمارے علاقوں کے غریب لوگ شامل ہیں، اُن کے لئے اکٹھے بیٹھ کر بہتر فیصلے نہ کئے تو مجھ اور اُس نالائق بیٹے میں کوئی فرق نہیں ہے جو اپنے باپ کی کمائی سے اپنا گھر تو بنا لیتا ہے لیکن اپنے باپ کی چارپائی گیٹ پر ڈال دیتا ہے۔ وہ اپنے باپ سے کہتا ہے کہ تمہارے لئے وہ گیٹ ہے اور تمہیں وہاں پر بیٹھنا ہے۔ آج پورا پنجاب ہمیں دیکھ رہا ہے جنہوں نے اپنے خون پسینے کی کمائی سے اس ایوان کو بنایا ہے اور اس ایوان کو بنانے کے بعد وہ دیکھ رہے ہیں کہ کیا یہ ہمارے لئے کوئی اچھے فیصلے کر سکیں گے۔ انہوں نے پچھلے ہفتے دیکھا کہ قومی اسمبلی کے معزز ممبران گالم گلوچ ہوئے۔ جب قوم کے بننے والے پیسے سے ایوان میں جانے والے لوگوں نے ایک دوسرے پر blame game شروع کی تو ہمارے پاکستان کے غریبوں کے دِل ٹوٹ گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے تمہیں اسمبلی میں اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم بجٹ کی کتابیں اٹھا کر ایک دوسرے کے منہ پر مارو بلکہ بجٹ کی کتابوں سے دیکھ لیتے کہ ہمارے لئے ہسپتال کہاں رکھا ہے اور دیکھ لیتے کہ ہمارے لئے آپ نے روزگار کے مواقع کہاں رکھے ہیں۔ ہماری عوام کہتی ہے کہ یہ بجٹ کی کتابیں آپ کو لڑنے کے لئے نہیں تھمائی گئی تھیں۔ آج میں محترم عثمان احمد خان بُزدار اور چودھری پرویز الٰہی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس ایوان کے مکمل ہونے کے بعد پنجاب کے تمام لوگوں کو اس ایوان کے ذریعے دینی message بھی دیا کہ اس ایوان کے اندر بیٹھنے والے لوگ سیاسی مسائل کے محافظ بھی ہوں گے اور **"انا خاتم النبیین لا نبی بعدی"** پڑھ کر ختم نبوت کے بھی مجاہد ہوں گے۔ اس کا credit ہمیں چودھری پرویز الٰہی اور عثمان بزدار صاحب کو دینا ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کے ساتھ ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ اس ایوان کی پیشانی پر **"انا خاتم النبیین لا نبی بعدی"** لکھا گیا ہے اور یہ لکھ کر ہم نے بعد میں آنے والے لوگوں پر ایک مثال قائم کر دی ہے کہ اس ایوان میں جو آئے گا وہ سب سے پہلے جب حلف لے گا اور پتا نہیں کہ اگلی اسمبلیوں میں ہم ہوں گے یا نہیں

لیکن جو لوگ یہاں پر حلف لینے کے لئے آئیں گے تو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ ہم یہاں پر سب سے پہلے حضور ﷺ کے امتی اور ختم نبوت کے پہرے دار بن کر آئے ہیں۔ جب میں اوپر چھت کی طرف نظر دوڑاتا ہوں تو مجھے آیت الکرسی لکھی ہوئی نظر آتی ہے اور اس ایوان میں بیٹھنے والوں کو آیت الکرسی نے یہ message دیا ہے کہ تمہاریاں کرسیاں عارضی ہیں اور اگر صرف باقی رہنے والی کرسی ہے تو وہ صرف اللہ پاک کی کرسی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اسی ایوان میں جب میں دوبارہ اوپر دیکھتا ہوں تو مجھے قرآن مجید کی آیت کریمہ لکھی ہوئی نظر آتی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا۝

اللہ مومنین سے فرماتے ہیں کہ "اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اُس کے رسول کی اور تم میں جن لوگوں کو حکومت دے دی جائے تو تم اُن کی اطاعت کرو۔" آگے قرآن کہتا ہے کہ " فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ" اگر حکومت کا اور تم لوگوں کا آپس میں جھگڑا ہو جائے تو اُس جھگڑے کو حل کیسے کرنا ہے۔ کیا اُس جھگڑے کو حل یورپی یونین سے جا کر کروانا ہے یا کیا اس جھگڑے کا حل امریکہ نے کرنا ہے؟ اگر حکمرانوں اور عوام کا آپس میں اختلاف ہو گیا ہے تو کیا تم نے اس کے حل کے لئے نیٹو اور یورپ کو دیکھنا ہے؟ نہیں۔ ایوان کی چھت پر آیت لکھی ہے اور قرآن کہتا ہے کہ " فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ" جب کبھی حکومت اور عوام کا آپس میں جھگڑا ہو جائے تو اُس وقت تمہیں لوٹ کر امریکہ کی طرف نہیں جانا بلکہ تمہیں اپنے جھگڑے کو قرآن اور سنت کے مطابق حل کرنا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہمارے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ جب کسی جگہ پر کوئی مسئلہ پیدا ہوتا ہے یا ختم نبوت کی بات ہوتی ہے، جب کسی جگہ پر صحابہ کرام و اہل بیت کی بات ہوتی ہے، جب کسی جگہ پر نفاذِ اسلام کی بات ہوتی ہے، جب کسی جگہ پر مدارس و مساجد کی بات ہوتی ہے اور جب کسی جگہ پر 2020 میں آپ کے پاس کردہ Punjab Waqf Properties Act میں ترمیم کی بات ہوتی ہے تو اُس وقت وہ کہتے ہیں کہ "فردوہ الی الامریکہ" یعنی امریکہ سے مسئلہ حل کرواؤ جبکہ قرآن کی

یہ آیت ہمیں کہتی ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے مسئلہ حل کرو لہٰذا اس آیت کریمہ کے سائے میں ہمیں آج یہ فیصلہ کرنا ہو گا۔ ہم سے پورا مغرب اور امریکہ ناراض ہو جائے تو کوئی پرواہ نہیں لیکن ہم اپنے فیصلے قرآن اور سنت کے مطابق کریں گے۔ آگے قرآن مجید کیا کہتا ہے کہ یہ فیصلہ تم نے قرآن مجید کے مطابق کرنا ہے۔ "اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ" اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو" تو پھر تمہیں اپنے تنازعات کا حل قرآن و سنت سے تلاش کرنا چاہئے لیکن مغرب اور امریکہ کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کچھ باتیں جو اسمبلی کے اس خوبصورت ایوان میں میرے پیش نظر تھیں وہ میں نے آپ کے گوش گزار کی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اس سے آگے بڑھتے ہوئے یہ بات کروں گا کہ ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن محترم حمزہ شہباز شریف نے یہاں گفتگو کرتے ہوئے سانحہ ساہیوال کا ذکر کیا اور ہمارے منسٹر میاں اسلم اقبال صاحب نے ان کی جوابی گفتگو میں سانحہ ماڈل ٹاؤن کا ذکر کیا۔ مجھے نہیں سمجھ آتی کہ ایسا کیوں ہے؟ اس طرف اپوزیشن بیٹھتی ہے اور اُن کی لابی اور کیفے ٹیریا الگ ہے۔ یہاں ہم بیٹھتے ہیں، ہماری لابی اور کھانے پینے کی جگہ بھی الگ ہے لیکن اسی چار دیواری میں دو جگہیں ایسی ہیں جہاں اپوزیشن اور ہم ایک ہوتے ہیں۔ ایک یہ ایوان اور سامنے مسجد ہے اور ان دونوں جگہ پر ہم اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی لابی میں بیٹھتے ہیں اور ہم اپنی لابی میں بیٹھتے ہیں لیکن اذان کے جواب میں مسلم لیگ (ن)، پی ٹی آئی، پاکستان راہِ حق پارٹی اور مسلم لیگ (ق) والے ممبران بھی سب مسجد میں جاکر نماز پڑھتے ہیں۔ اگر سانحہ ماڈل ٹاؤن ہو تب بھی شہید تو میری بہنیں ہی ہوئی ہیں، سانحہ ساہیوال ہو تب بھی شہید تو میرے بچے ہوئے ہیں۔ ہم اس ایوان میں ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ہم سانحہ ساہیوال اور ماڈل ٹاؤن کی کھلے دِل سے تحقیقات کروائیں۔ وہ مسلم لیگ (ن) اور پاکستان تحریک انصاف کے بچے نہیں تھے بلکہ وہ محمد کریم ﷺ کے امتی تھے اور پنجاب کے بیٹے بیٹیاں تھیں لہٰذا ہمیں ماڈل ٹاؤن اور سانحہ ساہیوال کے شہدا کے لئے ہمیں کھلے دِل سے تحقیقات کرنی چاہئیں اور ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچانے میں ہمیں ایک نمائندہ کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس سے آگے اپنے وزیر خزانہ محترم ہاشم جواں بخت کی توجہ اس طرف دلوانا چاہتا ہوں کہ ہم نے حکومت ریاست مدینہ کا نعرہ لگا کر حاصل کی ہے۔ مجھے آپ بتائیں

کہ ریاستِ مدینہ کا نعرہ لگانے کے بعد آج ہم چوتھا بجٹ پیش کرنے جا رہے ہیں تو کیا ہم سُود فری بجٹ لانے میں کامیاب ہوئے، کیا ریاستِ مدینہ میں سُود والے بجٹ پیش کئے جاتے ہیں، ریاستِ مدینہ کا نعرہ لگانے کے بعد میں نے پارلیمانی میٹنگ میں بھی سردار عثمان بزدار صاحب سے کہا تھا اور پچھلی اسمبلی کی تقریر میں بھی کہا تھا اور آج دوبارہ اس مطالبے کو دہراتا ہوں کہ آپ نے خیبر پختونخوا اسمبلی میں جماعتِ اسلامی کے امیر سینیٹر سراج الحق صاحب سے خدمات لی تھیں اور انہوں نے بطورِ وزیر خزانہ کے سُود فری بجٹ وہاں پر لا کر دیا تھا لہٰذا میرا سب سے پہلا مطالبہ بجٹ کے حوالے سے یہ ہوگا کہ آپ سُود فری بجٹ لے کر آئیں تا کہ ریاستِ مدینہ کے نعرے کا عملی آغاز ہو سکے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جب ہم سُود کی بات کرتے ہیں تو قرآن کہتا ہے کہ جو سُود کھاتا ہے وہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے اعلانِ جنگ کرتا ہے۔ ہم اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے اعلانِ جنگ کئے ہوئے ہیں جبکہ ہم ریاستِ مدینہ بنانا چاہتے ہیں۔ ہمیں فی الفور سُود فری بجٹ کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کرنا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلے اور اس بجٹ میں بہت سے ایسے مواقع لوگوں کو دیئے گئے مثال کے طور پر جس کی عمر 63 برس سے زیادہ ہے اُس کو سرکار دو ہزار روپے دیتی ہے، بیوہ اور یتیم کو دو ہزار روپے دیتی ہے۔ ریاستِ مدینہ یتیم کے ساتھ ایک محبت بھرا ہاتھ بڑھانا چاہتی ہے لیکن یہ خیر کے کام کرنے کے باوجود اگر حکومتی اور عوام کی سطح پر بے چینی کا ماحول ہے تو اُس کی بہت بڑی وجہ مہنگائی، بے روزگاری اور عمران خان صاحب کے کئے گئے وہ وعدے ہیں جس میں انہوں نے ایک کروڑ نوکریاں اور پچاس لاکھ گھر بتائے تھے لیکن آج تک لوگ ان کو حاصل نہ کر سکے۔ جب ہم GDP growth کی بات کرتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ پچھلے چند مہینوں میں کپاس کی فصل ٹھیک نہیں رہی لیکن ہمیں گندم اور دیگر دو تین فصلوں نے سہارا دیا ہے اور ہمارے معاشی اعداد و شمار بہتر ہو گئے ہیں۔ میں نے پچھلے بجٹ میں یہ کہا تھا کہ ہمیں ٹیکس کی شرح کو کم کرنا چاہئے لیکن ہم شرح اتنی بڑھا دیتے ہیں کہ لوگ بھاگ جاتے ہیں اور چور راستے تلاش کرتے ہیں۔ ہم ٹیکس اتنا کم نہ کریں کہ لوگ بے وقعت سمجھیں بلکہ درمیانہ کر دیں جس سے لوگ ٹیکس دینے میں بوجھ محسوس نہ کریں۔ اس سال کے بجٹ میں میرے پاس جو اعداد و شمار ہیں اُس کے مطابق ہمارے پاس ریکارڈ ٹیکس اکٹھا ہوا ہے اور اس کا credit میں وزیر

خزانہ کو دینا چاہتا ہوں جنہوں نے بہترین پالیسیاں ترتیب دیں جس کے نتیجے میں زیادہ ٹیکس اکٹھا ہوا۔ آپ نے صرف 25 شعبوں میں ٹیکس کی چھوٹ دی ہے لہٰذا میرا مطالبہ ہو گا کہ ہمیں تمام شعبوں میں اسی طرح کا درمیانہ ٹیکس رائج کرنا چاہئے جس کو لوگ آسانی سے دے سکیں۔
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں دوسری طرف سے یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ جب یہاں اسمبلی سے ہماری غریب عوام تک یہ message جاتا ہے کہ اس دفعہ ہم نے ٹیکس اکٹھا کر لیا، ہماری فلاں فلاں فصل کی وجہ سے بڑی support ہو گئی اور نمبر بہت بہتر نظر آرہا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ مجھے چینی تو سستی نہیں مل رہی، آٹا سستا نہیں ملا اور اشیائے خورد و نوش بھی سستی نہیں مل رہیں لہٰذا ہمیں اس حوالے سے ایسی حکمتِ عملی ترتیب دینی چاہئے کہ اعداد و شمار میں اپنے آپ کو اور تقریروں کے ذریعے ایک خاص طبقے کو حوصلہ دینے کی بجائے ایسے بہترین اقدامات اٹھانے چاہئیں جس سے عام غریب عوام تک اس کا فائدہ پہنچے اور لوگ محسوس کر سکیں کہ اس بجٹ میں عام غریب لوگوں کے لئے بھی بہت سی چیزوں کو رکھا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اپنے ضلع جھنگ جس کی تاریخ پاکستان سے بھی پرانی ہے۔ سرگودھا اس سے نکلا، فیصل آباد اس سے نکلا، ٹوبہ اس سے نکلا اور آج میرا جھنگ ضلع سے آگے نہیں بڑھ رہا ہے۔ میرا آج اس ایوان میں یہ مطالبہ ہے کہ میرے ضلع جھنگ کو ڈویژن کا درجہ دے کر اس کو جنوبی پنجاب میں شامل کیا جائے۔ میرے جھنگ کی عوام اس کے لئے تیار ہے۔ آپ اگر میرے ضلع کو دیکھیں تو ثقافتی اعتبار سے، زبان کے اعتبار سے ہم جنوبی پنجاب کے قریب تر ہیں لیکن ہم ضلع کی حیثیت میں وہاں جانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم ضلع کی حیثیت میں اس پنجاب کے ساتھ بھی اپنے آپ کو زیادہ آسان محسوس نہیں کرتے۔ ہمارے جھنگ کے تمام ایم پی ایز کا یہ متفقہ مطالبہ ہے رانا شہباز صاحب ہوں، مہر اسلم بھروانہ ہوں، تیمور صاحب ہوں یا ہمارے دیگر ایم پی اے صاحب ہوں ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ ہمیں ڈویژن کا درجہ دیا جائے اور ہمیں جنوبی پنجاب میں شامل کیا جائے۔
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! صحت کے حوالے سے بہت اچھے اقدامات اٹھائے گئے ہیں لیکن میرے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کے "غلام نبی ہسپتال" کے لئے صرف سات کروڑ روپے رکھے گئے

ہیں جو کہ ناکافی ہیں۔ صحت کے حوالے سے اس حکومت کی حکمت عملی بڑی نمایاں طور پر سامنے آئی تھی لیکن میرے شہر کے مریض ابھی بھی انتظار میں ہیں اور میرا مطالبہ ہو گا کہ اس سکیم کو سات کروڑ روپے سے بڑھا کر fully funded کیا جائے۔

جناب چیئرمین! جھنگ سے فیصل آباد روڈ، ہمارے جھنگ کو پرانے سیاسی جرائم پیشہ لوگوں نے اپنی چودھراہٹ قائم رکھنے کے لئے موٹروے سے 45 کلومیٹر دور پھینک دیا۔ سردار عثمان بزدار صاحب نے جھنگ کے تمام ایم پی ایز سے یہ commitment کی تھی کہ ہم "چراغ آباد انٹر چینج" سے لے کر جھنگ تک اور جھنگ سے لے کر شور کوٹ تک آپ کو" ایکسپریس وے" بنا کر دیں گے تاکہ آپ کا ڈسٹرکٹ موٹروے کے ساتھ منسلک ہو لیکن اس بجٹ کے اندر اس حوالے سے ہمیں کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ میں حیران ہوں کہ جھنگ کے تمام ایم پی ایز کے ساتھ اگر چیف منسٹر صاحب نے commitment کی تھی لیکن وہ commitment ہمیں اس Budget Book میں نظر کیوں نہیں آرہی؟ میرا مطالبہ ہو گا کہ "چراغ آباد انٹر چینج" سے لے کر جھنگ اور جھنگ سے لے کر شور کوٹ تک کے اس "ایکسپریس وے" بنانے کے کئے گئے وعدے اور منصوبے کو نا صرف سامنے لایا جائے بلکہ اسی دور حکومت میں اسے مکمل کیا جائے۔

جناب چیئرمین! ہمارے جھنگ کا سب سے بڑا مسئلہ سیوریج کا ہے اور ہمارے سیوریج کے فیز 1 کے لئے رکھے گئے پیسے انتہائی کم ہیں۔ میرا مطالبہ ہو گا کہ اس کے لئے ہمیں کم از کم 50 کروڑ روپے دیئے جائیں۔ میں اپنے جھنگ کے لوگوں میں جاتا ہوں تو وہ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم سیوریج کے پانیوں میں ڈوبے رہے لیکن تمہیں اچھا ایوان دے دیا۔ ہم سیوریج کے پانیوں میں ڈوبے رہے لیکن تمہیں بیٹھنے کے لئے خوب صورت کُرسیاں ہم نے دے دیں تو میں بھی چاہتا ہوں کہ اس ایوان سے کم از کم اُن کے لئے سیوریج جیسے بنیادی مسئلے کے حل کے لئے 50 کروڑ روپے ہمیں دیئے جائیں تاکہ اس سے ہمارا سیوریج کا مسئلہ حل ہو۔

جناب چیئرمین! سمال انڈسٹری زون، ہمارے والد مولانا اعظم طارق شہید جب اپنے دور میں ایم این اے تھے، اُن کے زمانے میں یہ جگہ انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے منظور ہوئی۔ میاں اسلم اقبال وزیر موصوف موجود ہوتے تو اچھا ہوتا لیکن یہاں note کرنے والے ہمارے دوست موجود ہیں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے شہر کی بے روزگاری کا خاتمہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کی

آبادکاری کے ذریعے ہی ممکن ہے لہذا اس کے راستے میں جو تعطل ہے، اس کو فی الفور دُور کر کے ہماری اس انڈسٹریل اسٹیٹ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جائے۔

جناب چیئرمین! اِسی طریقے سے اِس بجٹ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ٹرانسپورٹ اتھارٹی بنائی گئی ہے۔ میں نے پچھلے بجٹ کے موقع پر بھی اپنی speech میں اِس طرف توجہ دلائی تھی۔ میں ایک مرتبہ پھر وزیر خزانہ اور سیکرٹری خزانہ کا شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے میری اِس توجہ دلانے کو صرف لکھنے تک محدود نہیں رکھا بلکہ "ٹرانسپورٹ اتھارٹی" بنا کر پنجاب کے عام عوام کو جو ریلیف دینے کی کوشش کی ہے، اس پر یہ لوگ خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ میرے ضلع میں چلنے والی "شالیمار ٹرانسپورٹ" جسے "قاتل ٹرانسپورٹ" کہا جا سکتا ہے۔ آپ FIRs نکلوائیں، محترم راجہ بشارت صاحب تشریف فرما ہیں، خانیوال میں رواں مہینے میں 25 لوگوں کو کچل دیا گیا، میرے ضلع جھنگ کے اندر پچھلے ہفتے 7 لوگوں کو کچل دیا گیا۔ ہمارے ضلع میں اور قریب کے اضلاع میں اس سال میں "کورونا" سے اتنے لوگ نہیں مرے جتنے اس "قاتل ٹرانسپورٹ" نے نیچے کُچل کر مار دیئے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان کے ہاتھ لمبے ہیں اور ان کے تانے بانے کہیں نہ کہیں جا کر لاہور تک پہنچ کر اپنے مسئلے حل کروا لیتے ہیں۔ میرا مطالبہ ہو گا کہ اس "قاتل ٹرانسپورٹ" پر فی الفور پابندی لگائی جائے اور شہید ہونے والے لوگوں کو شرعی دیعت دینے کا فی الفور فیصلہ اس ایوان سے کروایا جائے۔ میں بطور خاص راجہ بشارت صاحب کی توجہ اس طرف اِس لئے دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے علاقوں میں اللہ کا شکر ہے کہ امن کا ماحول ہے لیکن اگر آپ اِن علاقوں کی FIRs نکلوا لیں تو ہمارے سب سے زیادہ اجتماعی قتل ہونے والے واقعات اگر ہوئے ہیں تو اِسی "شالیمار ٹرانسپورٹ" کے ذریعے ہوئے ہیں جنہوں نے ہمارے وہاں کے لوگوں کا road پر چلنا محال کر دیا ہے لہذا ان کے بارے میں ہمیں کچھ سوچنا ہو گا اور ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ذریعے نئی کمپنیوں کو وہاں پر لانے میں ہمیں مدد دی جائے۔ چونکہ یہ طبقہ بڑا طاقتور اور عرصہ دراز سے براجمان ہے اور وہاں پر کسی نئی کمپنی کو پاؤں نہیں لگانے دیتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہمارے جھنگ کو "Punjab Cities Programme" میں شامل کیا گیا جس پر میں وزیر اعلیٰ عثمان بزدار صاحب کا شکر گزار ہوں لیکن اس میں ہمارے لئے سیوریج اور دیگر مسائل کے حل کے لئے وہاں پر ہم سے اس طرح سے مشاورت نہیں کی گئی جس طرح

سیاسی نمائندوں سے کی جانی چاہئے تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو سود مند بنانے کے لئے فی الفور چیف منسٹر کے دفتر یا حکومت کی طرف سے کوئی اقدامات اٹھانے چاہئیں۔

جناب چیئرمین! آپ کی توجہ چاہوں گا کہ ہمارے جھنگ کا ایک بہت بڑا مسئلہ "یونیورسٹی آف جھنگ" کا ہے۔ "یونیورسٹی آف جھنگ" کے لئے زمین موجود ہے۔ ہمارے پاس 25 Ph.Ds ہیں اور اسی طریقے سے ہمارے پاس دو ہزار طلباء و طالبات ہیں لیکن نئی بلڈنگ بنانے کے لئے فنڈز بہت کم ہیں۔ میرا مطالبہ ہو گا کہ ہمیں مزید فنڈز دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین! اب ایک بات میرا درد دل ہے کہ جب میں سامنے "انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" دیکھتا ہوں، جب میں اپنے سر کے اوپر "آیت الکُرسی" اور قُرآنی آیات کو دیکھتا ہوں تو پھر میرا دل مجھ سے پوچھتا ہے اور میرے مسلمان بھائی مجھ سے پوچھتے ہیں کہ اِسی ایوان سے متفقہ طور پر پاس ہونے والے "تحفظ بنیاد اسلام بل" کا کیا ہوا، کیا وہ بل گورنر پنجاب کی میز پر ہے اور کیا وہ چیف منسٹر سیکرٹریٹ میں ہے؟ اگر اس پر یہ بات کی گئی کہ حضور محمد ﷺ کے صحابہ اور اہل بیت کے ساتھ "علیہ السلام" کا احترام بھی لایا جائے۔ میں ہاؤس میں کہتا ہوں کہ صحابہ کے ساتھ "رضی اللہ" لکھیں، اہل بیت کے ساتھ "علیہ السلام" لکھیں۔ سید یاور عباس بخاری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میری ان سے بھی بات ہوئی، اس پر کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ "تحفظ بنیاد اسلام بل" صحابہؓ اور اہل بیت علیہ السلام کی عزت اور حرمت کو قائم کرنے کا ایک سرکاری بل تھا اور سرکاری طور پر اس احترام کو قائم کرنے کے لئے ہم نے اِس بل کو متفقہ طور پر منظور کیا تھا۔ میرا مطالبہ ہو گا کہ مقدس شخصیات کے تحفظ کے لئے جو بل ہم نے منظور کیا تھا، اس پر گورنر پنجاب چودھری سرور اپنے دستخط کریں اور عند اللہ سرخرو ہوں۔

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس ملک کے اندر بڑھتے ہوئے جو واقعات ہیں، ان کی روک تھام کے لئے ہمیں قانون سازی کرنی چاہئے۔ مجھ سے بہت سی میری بہنوں اور بھائیوں نے پوچھا، ذہن میں رکھئے گا کہ کوئی شخص داڑھی ٹوپی رکھ کر گناہ کرتا ہے تو وہ بدترین ہے۔ کوئی شخص بغیر داڑھی ٹوپی کے گناہ کرتا ہے تو وہ بدترین ہے۔ اسلام میں میرے اللہ کے نبی محمد ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی چوری کرے گی تو اس کا بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اگر کوئی مدرسے کے لبادے میں گناہ کرے، کوئی پنجاب یونیورسٹی میں افتخار

بلوچ کی شکل میں گناہ کرے، کوئی کسی تعلیمی ادارے کا سربراہ عورتوں اور بچوں کی عزتوں سے کھیلے تو پورا ہاؤس یہی چاہتا ہے کہ "یادگار چوک" میں انہیں لٹکا دینا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ایسے بدقماشوں کی کسی طور پر بھی support نہیں کی جا سکتی اور ہمیں اس سے نکلنا ہوگا۔ اگر پینٹ کوٹ ٹائی والا گناہ کرے تو داڑھی ٹوپی والا طبقہ اس پر الزام لگانے میدان میں آجاتا ہے اور اگر داڑھی ٹوپی والا گناہ کرے تو ٹائی والا طبقہ اس کے خلاف آجاتا ہے۔ ہمیں اس تقسیم سے نکلنا ہوگا۔ ہم ایک نبی محمد ﷺ کے اُمتی ہیں اور ایک آدم کی اولاد ہیں تو جو کسی برے فعل کا ارتکاب کرتا ہے اور اس طرح کے دینی لبادے میں جو بدقماش ہیں، ہمیں شرعی سزائیں نافذ کرنی چاہئیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اُنہیں قرآن کی سزا کے مطابق لاہور کے بازار میں پتھروں سے رجم کر دینا چاہئے۔ ایسے لوگوں کے لئے کوئی رعایت نہیں ہو سکتی جو لوگ استاد کے لبادے میں، پروفیسر کے لبادے میں، ڈاکٹر کے لبادے میں، لیکن اس کے ساتھ میں یہ کہوں گا کہ اگر ڈاکٹر نے آپ کی بیٹی کا آپریشن ٹھیک نہیں کیا اور وہ مر گئی تو کیا آپ دوبارہ ہسپتال جانا چھوڑ دیتے ہیں؟ اگر کسی پروفیسر نے کوئی بُرا کام کیا تو کیا آپ دوبارہ اپنے بچوں کو یونیورسٹی میں بھیجنا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ فرد واحد کا ہمیشہ جُرم ہوتا ہے اس لئے اداروں کو تنقید کا نشانہ کبھی نہیں بنایا جاتا۔ سیاسی جماعتوں میں بھی کالی بھیڑیں ہوتی ہیں، مذہبی جماعتوں میں بھی کالی بھیڑیں ہوتی ہیں، مدارس، مساجد میں بھی کالی بھیڑیں ہوتی ہیں، یونیورسٹی، سکول اور کالجوں میں بھی کالی بھیڑیں ہوتی ہیں تو ہمیں ان بُرے لوگوں کا سدباب کرنا چاہئے لیکن فرد واحد کے بُرے عمل کو موضوع بحث بنا کر ہمیں مساجد کے خلاف، یونیورسٹیوں کے خلاف، مدارس کے خلاف اور کالجوں کے خلاف مہم جوئی نہیں کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین! آخر میں اتنا کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ میرے اس پنجاب کو، پاکستان کو آباد رکھے، اسلام زندہ باد، ختم نبوت زندہ باد، صحابہ زندہ باد، اہل بیت زندہ باد اور پنجاب زندہ باد۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اپنی معروضات پیش کرنے کا موقع فراہم کیا۔ مولانا صاحب کی تقریر کے بعد تقریر کرنا تو مغل اعظم کی جانشینی کے مترادف ہے لیکن میں اپنی گزارشات پیش کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو مجھے جناب سپیکر اور پورے ایوان کے معزز ممبران کو مبارکباد پیش کرنی ہے جنہوں نے اس مقدس ایوان کی شان میں اضافہ کیا اور اتنی شاندار بلڈنگ بنائی اور ہمیں اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے پہلے دن بڑا احساس ہوا ہے کہ ہم قومی اسمبلی سے کم ممبر نہیں ہیں۔ میں نے اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے بڑے ادب کے ساتھ ایک گزارش کرنی ہے کہ یہ جو تھوڑا سا ماحول خراب ہوا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ بڑے بڑے مقدس ایوانوں میں کیا منظر پیش کیا جا رہا ہے۔ میں اپنے تمام فاضل ممبران اسمبلی سے بڑے ادب کے ساتھ یہ گزارش کروں گا کہ سب سے زیادہ damaging ہمیں ہو گی اور ہماری community کو ہو گی تو سب معزز ممبران سے میری بڑی مودبانہ اپیل ہے کہ ہم اپنے گھر، اپنے ماحول کو بہترین اور role model کے طور پر پیش کریں۔

جناب چیئرمین! شاعر نے کہا تھا کہ:

تُندیِ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اُڑانے کے لئے

شاعر کا مطلب یہ تھا کہ عقاب اپنی توجہ اُڑان کی طرف رکھے، تنقید کی طرف نہ رکھے۔ اگر وہ تنقید کی طرف توجہ رکھے گا تو اس کی اُڑان کمزور پڑ جائے گی۔ میری بھی بڑی مودبانہ اپیل ہے کہ آپ اپنی اڑان کو جاری و ساری رکھیں۔ تنقید سے گھبرائیں نہیں، یہ تنقید سے گھبرانے کا ہی نتیجہ ہے جس کی وجہ سے یہ سارا تعفن، confusion اور ساری خرابیاں پیدا ہوئی ہیں۔ ہمارے بہت ہی نوجوان خوش فہم اور خوش شکل وزیر خزانہ نے جو کاوش کی ہے میں اس کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ جس طرح انہوں نے اعداد و شمار توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے وہ بھی ہدیہ تبریک کے قابل ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں آپ کو کچھ حقائق پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس بجٹ کی تدوین میں جس طرح وزیراعظم کی راہنمائی کے اوپر روشنی ڈالی گئی یہ اچھی بات ہے لیکن بہتر تھا کہ پنجاب کابینہ اور حکومتی ٹیم کی بھی input کی بات کی جاتی کہ انہوں نے اس میں کیا شامل کروایا ہے۔ یہ کوئی کالونی تو نہیں ہے بلکہ یہ independent صوبہ ہے۔ اگر اس کو اسلام آباد سے چلانا ہے جیسا کہ چلایا جا رہا ہے تو یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے۔ ہم سب نے مل کر پنجاب کی حفاظت کرنی ہے، پنجاب کو independent صوبہ ثابت کرنا ہے اور پنجاب کی independent سوچ کو آگے بڑھانا ہے۔ اگر ہماری قسمت کے فیصلے اسلام آباد سے ہی ہونے ہیں تو پھر پنجاب کیا کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے سامنے اس بجٹ کی figures کے بارے میں تھوڑا عرض کروں گا۔ بجٹ میں بڑا فخریہ پیشکش کے طور پر یہ بتایا گیا کہ ہم معاشی ترقی کی نئی راہوں پر گامزن ہیں اور ہمارا بجٹ نئی امنگوں کا ترجمان ہے۔ اس میں ہم ناقص پالیسیوں کو وسائل کے ضائع ہونے سے بچانے کی پوری کاوش کر رہے ہیں اور معاشی ترقی کی نئی راہیں کھول رہے ہیں۔ میں سمجھنا چاہوں گا کہ یہ ناقص منصوبے کون کون سے ختم کئے گئے ہیں اور ان کے کون کون سے وسائل بچائے گئے ہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور اس میں کسی قسم کی کوئی ملاوٹ شامل نہ ہو۔ اس قسم کی کاوشیں پیش کی گئی ہیں مثلاً کاروباری طبقے کو بتایا گیا ہے کہ روزگار کی بحالی کے لئے 56۔ ارب روپے کا ریلیف دیا گیا ہے اور یہ عوام پر احسان کیا ہے۔ آپ بتائیں کہ اس میں سے عوام کو کیا ملا ہے؟ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ جو سبسڈی کسان کے لئے دی جاتی ہے وہ اس تک پہنچتی نہیں ہے وہ مافیا کی نذر ہو جاتی ہے۔ جو حکومت مافیا سے گھبراتی ہے وہ کیا حکومت ہے۔ حکمران کہہ رہے ہیں کہ چینی مافیا بھی ہے اور آٹا مافیا بھی ہے۔ اس مافیا کو کس نے روکنا ہے، مافیا کو کس نے لگام ڈالنی ہے؟ جو حکومت یہ کام نہیں کر رہی ہے اس نے پھر باقی کیا بجٹ دینا ہے اور باقی کیا اعداد و شمار دینے ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ رواں مالی سال میں محصولات کے ہدف میں 13.01 فیصد اضافہ کیا ہے اور رواں مالی سال میں تاریخ کا سب سے بڑا ٹیکس اکٹھا کیا جائے گا۔ میں سمجھنا چاہوں گا کہ 42 فیصد کہا گیا ہے کہ زیادہ ٹیکس اکٹھا ہو گا۔ کون سی ایسی جادو کی چھڑی ہے جو 14۔ جون کو پیش کئے گئے بجٹ کے بعد اتنا بڑا اضافہ اتنے چھوٹے عرصے میں ہو جائے گا میں بھی سمجھنا چاہوں گا کہ وہ کون سی ایسی جادو کی چھڑی ہے جس کے ذریعے اتنا اضافہ ہو گا؟

جناب چیئرمین! بڑے فخریہ انداز میں بڑا خوشی کا اعلان کیا گیا کہ ترقیاتی بجٹ میں ایک سال میں 66 فیصد کا غیر معمولی اضافہ ہماری ترقیاتی ترجیحات کا آئینہ دار ہے۔ نہایت ہی عقلمندی یا چالاکی سے آپ کہہ لیں کہ یہ گول کر گئے ہیں کہ یہ غیر معمولی اضافہ پچھلے سال کا کتنا بجٹ کم کر کے حاصل کیا گیا، اس کے متعلق ذکر نہیں کیا گیا۔ پچھلے سال کے ترقیاتی بجٹ میں 30 فیصد کمی کر کے رواں سال کے base کے طور پر آئندہ سال کے لئے غیر معمولی اضافہ اس طرح کا استدلال موجودہ حکومت ہی پیش کر سکتی ہے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اس سے آگے آئیں کہ اہم ترین منصوبہ یونیورسل ہیلتھ انشورنس پروگرام ہے جس کے تحت ہر شخص کو صوبے کے سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتال میں ہیلتھ کارڈ کے ذریعے مفت معیاری علاج کی سہولت حاصل ہو گی۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو لیکن حالت یہ ہے کہ یہ حکومت مرکزی ہسپتالوں میں سلنڈر تک مہیا نہیں کر سکی تو باقی کون سا اس کا اعلیٰ قسم کا پروگرام ہو گا۔ اتنے اچھے اچھے ہسپتالوں میں ہوا کیا ہے کہ وہاں سکیورٹی گارڈز اور چھوٹے ملازمین بڑے بڑے کام کر رہے ہیں، وہ وہاں آپریشن کر رہے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ ایک ہیلتھ کارڈ کے ذریعے سارا نظام چل جائے لوگوں کی جانیں بچ جائیں گی اور لوگوں کو معیاری health services مل جائے۔ مجھے اس کی سمجھ نہیں آئی جب وزیر خزانہ جواب دیں تو اس کو ذرا سمجھا دیں۔

جناب چیئرمین! انہوں نے کہا کہ تعلیم ہماری ترجیحات میں ایک ہے۔ عالم یہ ہے کہ HEC کا سربراہ ایک عرصہ سے نہیں لگایا گیا۔ اس کی کیا وجوہات ہیں؟ اگر ہائر ایجوکیشن کا یہ حال ہے کہ وہاں پر سربراہ ہی نہیں لگایا گیا تو پھر موجودہ حکومت تعلیم میں کیا دلچسپی لے رہی ہے۔ میں ایک اور بھی مثال پیش کروں گا میری آپ سے مودبانہ درخواست ہو گی میں نے پہلے بھی ایک دفعہ اسمبلی میں عرض کی تھی تو میرے سارے دوستوں نے اس کو support کیا تھا۔ گوجرانوالہ میں ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے وہاں پر full-fledged یونیورسٹی نہیں ہے لہٰذا میری بڑی مودبانہ اپیل ہو گی کہ کم از کم وہاں کوئی یونیورسٹی ضرور ہو۔ نارووال، گجرات اور چھوٹے چھوٹے اضلاع میں یونیورسٹی بن گئی ہے تو گوجرانوالہ میں بھی ایک full-fledged یونیورسٹی ہونی چاہئے جہاں ساری faculties ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ایک اور بات انہوں نے کی ہے کہ ڈویلپمنٹ پروگرام شروع کیا جارہا ہے جو ہر ضلع میں ترقیاتی سکیموں کا جال پھیلا دیا جائے گا۔ ہمیں "جائے گا، جائے گی اور ہو جائے گا" اسی کے اوپر گھمایا گیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ لوکل گورنمنٹ کے لئے بھی direction کورٹ ہی کی ہے۔ اس کورٹ کی direction کو بھی divert کر دیا گیا ہے اور اس کے اوپر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ ساری بنیادی حکومتیں ختم کر دی گئی ہیں تو ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام کا کیا ہو گا، کون کرے گا اور یہ کس طرح ہو گا؟ یہ ساری باتیں جواب میں ہمیں سمجھائی جائیں۔ اس کے علاوہ ہوٹلز، گیسٹ ہاؤسز، شادی ہال، جمز، پراپرٹی ڈیلرز پر سیلز ٹیکس کی شرح 16 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کر دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بیوٹی پارلرز، فیشن ڈیزائنرز، ڈرائی کلینرز اور پتا نہیں کیا کیا کہ ان پر بھی ٹیکس ڈیوٹی کو کم کیا گیا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس سے غریب عوام کو کیا فائدہ پہنچے گا؟ جتنی بھی حکومتی پالیسیاں ہیں دیکھنا یہ ہے کہ اس سے غریب کو کیا ملے گا۔ کام وہ ہوتا ہے جو بولتا ہے۔ قائد پاکستان، قائد جمہوریت، قائد مسلم لیگ میاں محمد نواز شریف نے پاکستان میں موٹرویز بنائی ہیں۔ وہاں سے سارا پاکستان گزرتا ہے اور اگر مخالف بھی گزرتا ہے تو وہ بھی دعا دیتا ہے کہ یہ نواز شریف نے کام کیا ہے۔ میاں شہباز شریف قائد پنجاب نے جب سڑکیں بنائیں تو یہاں پر احمد خان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ایک وفد چائینا میں بھیجا۔ وہاں سے input لے کر پنجاب میں خادم اعلیٰ رورل روڈ پروگرام پنجاب کے اندر بنایا گیا۔ آپ دیکھیں کہ یہ state of the art سڑکیں بنی ہوئی ہیں۔ آپ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ گاؤں اور دیہات میں ایسی سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ یہ تین سالوں میں اس طرح کا کوئی visible کام کر کے دکھائیں تاکہ ہمیں بھی نظر آئے کہ آگے بھی کچھ ہو گا۔ میری ان سے بڑی مودبانہ التماس ہے کہ یہ کچھ کر کے بھی دکھائیں پچھلی حکومت کو کوستے رہنا کہ انہوں نے یہ کیا، وہ کیا اور کچھ نہیں کیا۔ پچھلی حکومت نے جو نہیں کیا وہ آپ کر دیں، یہ کچھ کر کے تو دکھائیں۔ میرے حلقے میں کوئی اینٹ نہیں لگی، کوئی سڑک نہیں بنی، کوئی سکول نہیں بنا، کوئی کالج نہیں بنا، کوئی یونیورسٹی نہیں بنی تو باقی پنجاب میں بھی ایسا ہی حال ہو گا۔ کہتے ہیں کہ تہذیب سڑک کے ساتھ ساتھ چلتی ہے جب سڑکیں ہی نہیں بنے گیں تو پھر کیا پاکستان اور پنجاب میں ترقی ہو گی۔ میری بڑی مودبانہ اپیل ہے کہ جو "رورل روڈ پروگرام" بنا تھا اگر اس کو

cap کر دیا گیا ہے تو اس کو دوبارہ کھولا جائے اور پنجاب کے اندر وہ سڑکیں بنائی جائیں تاکہ لوگ آپ کو دعا دیں۔

جناب چیئرمین! میں زراعت کے بارے میں بات کرنا چاہوں گا۔ یہاں پر اعلیٰ طریقے سے وزیر خزانہ نے اپنا مؤقف پیش کیا کہ فلاں فصل بھی بڑھ گئی ہے، فلاں فصل کی پیداوار بھی بڑھ گئی ہے۔ اس کا بڑا خوبصورت جواب مولانا معاویہ صاحب نے دیا ہے کہ اگر گندم بہت زیادہ پیدا ہوئی تو پھر آٹا سستا کیوں نہیں ہوا، اگر سبزیات بہت پیدا ہوئیں تو سبزیاں سستی کیوں نہیں ہوئیں، اگر گنا بہت پیدا ہوا تو چینی سستی کیوں نہیں ہوئی؟ اس کا جواب انہوں نے دے دیا ہے۔ میں ایک بات پوچھنا چاہوں گا کہ جناب وزیر خزانہ کا اس علاقے سے تعلق ہے جہاں کاٹن ہوتی بھی ہے۔ کاٹن کی پیداوار میری اطلاع کے مطابق اور میرے figures کے مطابق پہلے جتنی پیدا ہوتی تھی اس سے آدھی رہ گئی ہے اس کے لئے سدباب کیا گیا ہے اور اس کے لئے اس بجٹ میں کیا رکھا گیا ہے؟ جب وزیر خزانہ اپنی تقریر Wind up کرے تو اس کا ضرور جواب دے۔

جناب چیئرمین! یہ کاٹن آپ کے علاقے میں بھی ہوتی ہے اور اسے آپ بھی جانتے ہیں اس کو وائٹ گولڈ کہتے تھے تو اس کے لئے کیا کیا جا رہا ہے ہمیں ساری ان باتوں کا جواب چاہئے۔ اگر یہ کچھ کر جائیں گے تو لوگ ان کو دعا دیں گے اگر یہ نہیں کریں گے اور اگر اس طرح چلتا رہا تو پھر صوبے کا بُرا حال ہو گا۔ اگر ہم اپنی فصلوں میں خود کفیل نہیں ہوں گے، ہم ایگریکلچر ملک ہوتے ہوئے باہر سے گندم منگواتے ہیں، چینی منگواتے ہیں اور باہر سے سبزیات آتی ہیں تو پھر ہماری کارکردگی کیا ہے؟ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔ .Thank you very much

جناب چیئرمین: جی، جناب فیاض الحسن چوہان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ شعوانہ بشیر!

محترمہ شعوانہ بشیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ آپ نے مجھے اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی کی بہترین کاوشوں کی وجہ سے اور ہمارے وزیر اعلیٰ سردار عثمان احمد خان بُزدار کی کوشش سے آج ہم اس پروقار اور خوبصورت ایوان میں بیٹھے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے ان شخصیات کو وسیلہ بناتے ہوئے ہمیں عزت افزائی کا موقع دیا۔ یہاں میرے بھائی جناب معاویہ اعظم نے بہت

اچھی بات کی کہ اس ایوان کو اللہ تعالیٰ کے قرآن پاک کی آیات سے سجایا گیا ہے اور ہمارے سر پر جو آیت الکرسی لکھی گئی ہے وہ ہمیں اس بات کا احساس دلاتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کرسی سب سے عظیم ہے، اللہ تعالیٰ کی کرسی ہی لازوال ہے اور وہی دائمی ہے۔ انسان کی یہ کرسیاں جو اس ایوان میں ہیں یہ وقتی اور عارضی ہیں۔ ہمیں ایوان میں بیٹھے ہوئے اپنے تمام مسائل اور اپنی ذمہ داریوں کو نہایت عاجزی سے ادا کرنا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ عمارت ایک قومی اثاثہ ہے جو ہمارے سپیکر چودھری پرویز الٰہی نے قوم کو ایک تحفہ دیا ہے۔ یہ قوم کی ایک امانت ہے اور انہوں نے ہمارے ملکی قومی اثاثے میں اضافہ کیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہم نے کوئی اپنی ذاتی جائیدادیں نہیں بنائیں، ہم نے کوئی اپنی ملیں یا فیکٹریاں نہیں بنائیں، ہم نے قوم کو یہ ایک عظیم اور خوبصورت تحفہ دیا ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر بات ہو رہی ہے کہ اس ملک میں یہ ترقی نہیں ہوئی، وہ نہیں ہوئی اور کچھ کر کے دکھایا نہیں ہے۔ سب سے پہلے تو ہمیں اس حقیقت کو دیکھنا چاہئے کہ جب ہم نے حکومت سنبھالی تو یہ ملک بدترین گردشی قرضوں میں مبتلا تھا اور خسارے میں گھرا ہوا تھا۔ اس ملک کا قومی خزانہ لوٹنے کے بعد منی لانڈرنگ سے باہر پیسے بھیجنے کے بعد پچھلی حکومتوں نے جس طرح اپنی ذاتی جائیدادیں بنائیں اس سے ملک کو اور ملک کی ساکھ کو سخت نقصان پہنچا۔ ہمیں حکومت میں آتے ہی سب سے بڑا چیلنج ہمارے لئے یہی تھا کہ پندرہ سال تک اس ملک پر حاوی رہنے کے بعد اس ملک کو اس نہج پر پہنچایا ہوا تھا کہ دیوالیہ ہونے کی حد تک تھا اور سب سے بڑا چیلنج اس حکومت کے لئے یہی تھا اس کے قرضے ادا کئے جائیں اور ملک کو دیوالیہ پن سے بچایا جائے جو کہ ہمارے وزیراعظم عمران خان صاحب نے اپنی بہترین حکمت عملی اور دانشمندی سے پوری دنیا میں پھر کر ان قرضوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے شب و روز سر توڑ کوشش کی اور ملک کو دیوالیہ ہونے سے بچایا۔ ہماری ان تمام کوششوں سے ملک کو ایک ڈگر پر چلایا گیا اور سب سے پہلے ہماری حکومت نے سہولتیں فراہم کیں اور حکومت میں آتے ہی ہم نے یہ دیکھا کہ غریب عوام کے لئے ان محلوں میں رہنے والوں نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ سڑکوں پر رہنے والے مزدور اور غریب عوام کے لئے آج تک کبھی ان حکومتوں نے کوئی آسرا نہیں کیا اور سب سے پہلے پناہ گاہیں بنائی گئیں تاکہ غریب عوام کو ایک سہولت میسر ہو سکے جو روز کمانے کے لئے دیہاتوں سے اُٹھ کر شہروں میں

آتے ہیں اور یہاں گرین بیلٹس اور سڑکوں پر سوئے ہوئے ہوتے تھے۔ وزیر اعظم عمران خان صاحب نے سب سے پہلے پناہ گاہیں بنا کر غریب کو ایک سہارا دیا۔ اس کے بعد ہم نے یہ دیکھا کہ ہمارے قرضے جو یہ حکومتیں چھوڑ کر گئی ہیں۔ ہم نے ان قرضوں کے لئے، وزیر اعظم عمران خان صاحب نے اپنے دوست ملکوں سے مدد حاصل کی اور اپنے قرضوں میں ریلیف حاصل کیا۔ ملک کو بدترین قرضوں سے بچانے کے لئے انہوں نے سر توڑ کوشش کی۔ انہوں نے اپنی دانشمندی اور اپنی حکمت عملی سے اپنی ذہانت سے ان قرضوں میں گھرے ہوئے ملک کو ترقی کے راستے پر گامزان کیا۔ جس تیزی سے ڈیمز پر کام ہو رہا ہے اس سے ہم ہائیڈورپاور الیکٹرک سٹی حاصل کرنے میں انشاءاللہ تعالیٰ اگلے چند سالوں میں کامیاب ہوں گے جس سے بجلی کے بلوں میں آسانی پیدا ہو گی اور مہنگائی کا زور کم ہو گا۔ ہمارے بجلی کے بلوں میں کمی آئے گی۔ ان ڈیمز پر آج تک کسی نے توجہ نہیں کی کہ ہائیڈروپاور سے الیکٹرک سٹی حاصل کرنے سے عوام کو ایک بہت بڑا ریلیف مل سکتا ہے۔ آج تک صرف نندی پور پراجیکٹ اور رینٹل پاور انرجی حاصل کی گئی۔ کسی نے یہ نہیں سوچا کہ سستی بجلی حاصل کرنے کے لئے ہائیڈروپاور پراجیکٹس پر کام کرنا چاہئے اور ڈیمز بنانے چاہئیں جو کہ آج وزیر اعظم جناب عمران خان ڈیمز کی تعمیر پر بہت توجہ سے کام کر رہے ہیں۔ ان ڈیمز میں سب سے زیادہ جو تیزی سے مکمل ہو رہا ہے اس میں مہمند ڈیم، داسو ہائیڈرو پراجیکٹ اور دیامیر بھاشا ڈیم ہے۔ وارسک ڈیم کو extend کیا جا رہا ہے، منگلا ڈیم کو extend کیا جا رہا ہے اور تربیلا ڈیم کو extend کیا جا رہا ہے۔ یہ تمام ڈیمز پاکستان کے لئے ایک سستی بجلی فراہم کرنے کا بہترین موقع مہیا کریں گے اور آئندہ 5 سے 9 سال کے عرصے میں یہ ڈیمز پایہ تکمیل تک پہنچ جائیں گے۔ ہمارے وزیر اعظم نے جس طرح tourism کو develop کیا ہے آج تک کسی نے اس پر بھی توجہ نہیں دی۔ جس طرح tourism کے لئے نارتھ ایئر لائن بنائی گئی لیکن ہماری پچھلی حکومتوں نے اپنی بلیو ایئر لائن اور شاہین ایئر لائن تو بنا دی لیکن پی آئی اے کو ڈبو کر رکھ دیا۔ ہمارے وزیر اعظم نے ایک نارتھ ایئر لائن بنائی ہے جو کہ باہر کے tourists کو اور باہر سے آنے والے سیاحوں کو پاکستان کے خوبصورت مقامات کی سیر کرائے گی اور ہمیں اس سے ریونیو حاصل ہو گا اور پاکستان ترقی کرے گا اور دنیا میں پہنچایا جائے گا کہ یہ کتنا خوبصورت اور حسین ملک ہے جس کو آج تک کبھی ظاہر نہیں کیا گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! سڑکوں کے بارے میں ابھی میرے ایک بھائی نے کہا کہ سڑکیں نہیں بنائی جا رہیں اور سڑکیں ہمارے گاؤں میں نہیں بنیں۔ ان کے خود اپنے بیان میں یہ تضاد ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیڈر نے سڑکیں بہت بنائی اور اپنے علاقے کا ذکر کرتے ہیں کہ میرے علاقے میں سڑکیں ہیں، سکول ہیں اور نہ کچھ ہیں تو آپ پندرہ سالوں میں یہ احتجاج اپنی حکومت سے ضرور کرتے اور اگر آج احتجاج کیا ہے تو ہم اس پر ضرور نظر ثانی کریں گے۔ اس کے علاوہ جس طرح ہماری حکومت نے ٹیکسٹائل کو فروغ دیا آج پورا پاکستان اس حقیقت کو تسلیم کر رہا ہے کہ وہ ملیں جو فیصل آباد میں بند پڑی تھیں آج وہ اپنی بہترین performance دے رہی ہیں۔ ہمارے وزیراعظم نے Malaysia سے textile computerized machines منگوائی ہیں جو کہ ایسا کپڑا تیار کر رہی ہیں جو جاپان کے کپڑے کو مات دے رہی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! آج ہماری ٹیکسٹائل ملز اور اس کے مزدور ہماری حکومت کو دعائیں دے رہے ہیں۔ جس طریقے سے ساؤتھ پنجاب میں ترقی کا آغاز کیا، ساؤتھ پنجاب کی محرومیاں بھی آج تک کسی نے نہیں دیکھیں اور آج ساؤتھ پنجاب کو بھی ہسپتال، یونیورسٹیاں اور Mother and Child Care Centers کو بہترین سہولیات سے مزّین کیا جا رہا ہے جس کے لئے ہم عثمان احمد خان بُزدار کی کوششوں پر اُن کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے شب و روز محنت سے اپنے اس محروم علاقے کی ترقی کے لئے کام کیا ہے۔ ہماری حکومت نے اقلیتوں کے لئے بھی کام کئے ہیں اُن کو بھی نظر انداز نہیں کیا اور بابا گرونانک یونیورسٹی اور کرتارپور میں جس طرح سے راہداری بنائی گئی ہے اور اُن کا آنا جانا آسان کیا گیا ہے اُس کے لئے آپ اُن سے پوچھیں کہ وہ پاکستان کی حکومت کے کتنے ممنون اور شکر گزار ہیں۔ اب جو یونیورسٹی بنائی جا رہی ہے یہ اقلیتوں کی ترقی کے لئے ایک اور اہم قدم ہے اس کے لئے میں یہ سمجھتی ہوں کہ جس طرح کہا جا رہا ہے کہ کوئی کام تو بتائیں یہ سب وہ کام ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: محترمہ! Please wind up کریں۔

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب چیئرمین! یہ سب وہ کام ہیں جن سے ہمیں پاکستان کی عوام کو یہ حوصلہ پیدا ہو رہا ہے کہ پاکستان ترقی کی راہ پر گامزن ہو چلا ہے اور ایک صحیح سمت میں جا رہا ہے۔ باقی جو

بات مہنگائی کی جا رہی ہے کل میرے بھائیوں نے ساری چیزوں کے ریٹ بتائے دال، سبزیوں، چینی، اور آٹے کے لیکن مرغی کا ریٹ کسی نے نہیں بتایا۔ مرغی کا ریٹ اس لئے نہیں بتایا کہ ان کو پتا ہے کہ پولٹری فارمز کس کے قبضے میں ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! Please wind up کریں۔

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب چیئرمین! جس کا قبضہ ہے انہوں نے اپنے فارمز بند کر دیئے اور قوم کو یہ مہنگائی کا تحفہ دے دیا۔ اُس پر کسی نے غور نہیں کیا۔ جو ریٹ نکالتا تھا وہ اب اپنے فارمز بند کر کے بیٹھا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، Order in the House, please

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب چیئرمین! اس کے علاوہ بے شمار سکیمیں ہیں کہ ہمارے وزیراعظم نے جس طرح کشمیر اور فلسطین کی آواز کو پوری دنیا کے international forum پر جس بہادری دلیری اور شجاعت کے ساتھ پیش کیا پوری دنیا میں اس کی مثال نہیں ملتی تمام ملکوں کے سربراہان نے اس کو بے حد سراہا۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ wind up کریں آپ کو بات کرتے ہوئے دس سے بارہ منٹ ہو گئے ہیں۔

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب چیئرمین! میں آخر میں دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو اس مشکل حالات سے نکالے اور جس طرح اللہ کا فرمان ہے: (فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا) ہر مشکل کے بعد آسانی ہے اور یقیناً ہر مشکل کے بعد آسانی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس مشکل سے نکال کر آسانیوں کی طرف چلائے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شیخ علاؤالدین! اگر آپ آگے تشریف لانا چاہتے ہیں تو آگے آ کر بات کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں اپنی بات شروع کرنے سے پہلے آپ کی توجہ اور محترم سیکرٹری صاحب کی توجہ اس طرف چاہتا ہوں کہ اس وقت ہاؤس میں آنے کے لئے ایک عام رکن اسمبلی کو باقاعدہ جناتی خصلات کا حامل ہونا چاہیئے تب وہ آرام سے یہاں پہنچ سکتا ہے۔ آج بیک

سائیڈ سے روڈ کو بند کیا ہوا ہے، کُوپر روڈ سے، ڈیوٹی فری شاپ سے سب بند کیا ہوا ہے۔ یہ ہمارے لئے insulting ہے جس طریقے سے آج ہم اسمبلی میں پہنچے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں چاہوں گا کہ آپ اس پر توجہ دیں اور اس پر رولنگ دیں۔ اب میں بجٹ پر ہی بات کرنا چاہتا ہوں اور میں irrelevant نہیں ہوں گا انشاءاللہ۔ ایک عجیب حقیقت ہے ، ایک تلخ حقیقت ہے اگر فنانس منسٹر سن رہے ہیں کہ Indian Income Tax Act غالباً 22-1921 ہے بنیادی طور پر جو آدمی 100 کیا، 50 روپے انکم ٹیکس دیتا تھا اُس کو تھانہ میں، کچہری میں کرسی پیش ہوتی تھی اور یہ ریکارڈ پر موجود ہے کہ کس طرح British Government اُس کو respect دیتی تھی۔ ہمارے جتنے معزز ممبران ہیں بجٹ پر بات کرتے ہیں کوئی یہ نہیں سوچتا کہ اس ملک میں، اس صوبہ میں جتنے کروڑوں روپے کا ٹیکس دینے والے لوگ ہیں اُن کو کیا ریلیف ہے ؟ خدا کی قسم وہ اپنی سڑک نہیں ٹھیک کرواسکتے، وہ اپنا سیوریج نہیں ٹھیک کرواسکتے ہیں، وہ کچھ نہیں کرواسکتے کروڑوں روپیہ ٹیکس دیتے ہیں اور پھر باتیں بھی سنتے ہیں کہ کھا گئے، پی گئے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس بات پر توجہ دی جائے کہ وہ ادارے جہاں سرکار کا ایک گریڈ 17,18 کا کوئی آفیسر رہتا ہے اُن کے حالات دیکھیں اُن کی سڑکوں کے حالات دیکھیں۔

جناب چیئرمین! کیٹیگری اے کے اندر جہاں پر گلبرگ میں ایف سی سی کا علاقہ آتا ہے جہاں پر سپیکر پنجاب اسمبلی کا بھی گھر ہے، نجم سیٹھی کا بھی گھر ہے اُس کی سڑکوں کی حالت دیکھ لیں کیا ہے جو corporate payment کر رہے ہیں۔ وزیر خزانہ کو پتا ہے کہ میں کیا بات کرنے لگا ہوں میں companies کی بات نہیں کرتا، companies الگ سے کروڑوں روپیہ دے رہی ہیں individual جو ٹیکس دے رہا اُس کے لئے گورنمنٹ کیا سہولت دیتی ہے؟ اس ملک میں ایک ٹیکس گزار کے لئے کوئی سہولت نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہاں ہمدردی پیدا نہیں ہو رہی کہ ٹیکس دیا جائے تاکہ ملک چلے جس ایوان میں ہم آج بیٹھے ہیں یہ بھی ٹیکس گزار کی payment کا نتیجہ ہے۔

جناب چیئرمین! اب میں main بات شروع کرتا ہوں foreign remittances کا بہت ذکر ہو رہا ہے کہ foreign remittances آگئی ہیں، بہت آرہی ہیں digital account میں پیسا آرہا ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ میں نے resolution move کیا تھا اور

اُس resolution میں، میں نے یہ کہا تھا کہ جو non-resident پاکستانی ہیں اُن کو 7 فیصد Pak rupees میں اور 11 فیصد dollar پر دیا جا رہا ہے۔ میں پوچھتا ہوں جو پاکستان میں resident پاکستانی ہیں جن کا گناہ یہ ہے کہ انہوں نے آج تک ایک ڈالر باہر نہیں بھیجا اُن کو وہ پیسا کیوں نہیں مل رہا، اُن سے 35 فیصد corporate tax لیا جا رہا ہے اور جو foreign سے digital account میں آ رہا ہے یہ hot money ہے یہ کل کو بھگتا جائے گا اُن سے 10 فیصد ٹیکس لیا جا رہا ہے آج تک گورنمنٹ کی طرف سے اس کا جواب نہیں آ رہا ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ کاروباری لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ آپ ٹیکس نیٹ میں آئیں یہ کریں وہ کریں۔ Believe me گورنمنٹ کے 20 محکمے ہیں جو صبح سے رات تک کاروباری لوگوں کو تنگ کرنے میں مصروف ہیں اُن اداروں میں EOBI, Social Security, Property Tax, Income Tax, Punjab Revenue Authority یہاں تک کہ Board Tax لیکن عجیب حقیقت ہے کہ مزارات کی آمدنیوں پر کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ آپ صبح سے رات تک کسی دن میرے دفتر میں بیٹھیں اور آ کر دیکھیں کہ کتنے محکمے پھرتے ہیں اور ٹیکس گزار کو کس طرح تنگ کرتے ہیں، پراپرٹی ٹیکس کے اندر اپیلیں سننا بند ہیں، میں پوچھتا ہوں کہ اپیل جو کہ کسی بھی property owner کا legal right ہے اُس کی اپیل کیوں نہیں سنتے اور Income Tax Law کے تحت یہاں بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر 1 کروڑ کی demand میں سے 1 روپیہ ٹوٹ جائے تو penalty نہیں لگ سکتی۔ یہ British Law ہے یہ complete ہے اور آج تک یہی نافذ ہے لیکن یہاں پر دھڑلے سے پیسا لیا جا رہا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ حکومت بار بار ترقیاتی پروگرامز کا ذکر تو کر رہی ہے لیکن پورے بجٹ میں کہیں بے تحاشا بڑھتی ہوئی آبادی کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ اس کا کیا بنے گا عام طور پر بچوں کی تعداد ہر گھر میں بڑھ رہی ہے اور یہ جو آبادی بڑھ رہی ہے اس کے لئے بہترین زرعی زمینوں کو تباہ کیا جا رہا لاہور کے ارد گرد 100 میل تک تمام سوسائٹیز اور گھر بن چکے ہیں اور دھڑا دھڑ بن رہے ہیں کوئی land use نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! ایک عجیب بات ہے یہ آپ کے علم میں بھی ہے یہ معاملہ میں نے اُٹھایا تھا کہ ان علاقوں کو Urban Property Tax کے ضمن میں لے آیا گیا ہے تاکہ کل کو اگر کوئی

گھر بنائے اور ان سے پوچھا جائے کہ تم نے گھر کیوں بنایا وہ اُٹھا کر 1 ہزار یا 2 ہزار روپے کا urban tax دِکھا دے کہ میرا تو اربن علاقہ ہے مجھے کون پوچھ سکتا ہے تو یہ حالات ہیں۔

جناب چیئرمین! دوسرا یہ کہ اگر آپ پورے بجٹ میں کہیں دِکھا دیں کہ ایک بھی diagnostic laboratory کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ Diagnostic laboratories جو کچھ عوام کے ساتھ کر رہی ہیں وہ ایک المیہ ہے ایک عام ٹیسٹ کے جو پیسا لئے جا رہے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔ بہت یونیورسٹیاں بنائی جا رہی ہیں اور بہت یونیورسٹیاں مانگی جا رہی ہیں کہ ہر جگہ یونیورسٹی بن جائے لیکن میں یہ ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ ان یونیورسٹیوں میں جو پڑھے لکھے بے روزگار پیدا ہو رہے ہیں، وہ بہت بڑا مسئلہ ہیں۔ وہ بے چارے جن مسائل میں دوچار ہیں منشیات، جوئے میں وہ دیکھنے کی بات ہے۔ یونیورسٹیاں بنانے کے بعد دیکھنا یہ ہے کہ اُن کو جاپان کی طرز پر جب تک اُن کی کھپت نہ ہو کہ جو تعلیم وہ حاصل کر رہے ہیں اُن کی کہیں ڈیمانڈ بھی ہو، آپ کو میں ایک تلخ حقیقت بتاتا ہوں لیکن یہ حقیقت ہے ایک اچھا الیکٹریشن، ایک اچھا کارپینٹر، ایک اچھا پلمبر کس ریٹ پر ملتا ہے یہ آپ اور ایوان میں بیٹھے ہوئے بہت سے لوگوں کو پتا ہے کہ وہ کس ریٹ پر ملتا ہے اور اس کے کیا ریٹس ہیں؟ ایک اچھا ٹائل لگانے والا لاکھوں روپے ماہانہ کماتا ہے لیکن ہمارے ہاں جو لوگ یونیورسٹی سے فارغ ہو کر نکل رہے ہیں میں یہ بات ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ ہمارا ایک عام الیکٹریشن جو ہماری کمپنی میں کام کرتا ہے وہ ان سے زیادہ کماتا ہے تو یہ کیا ہے؟ میں آپ کا شکر گزار ہوں لیکن ایک بات میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ 570 ارب روپے کا ڈویلپمنٹ فنڈ رکھا گیا ہے اور یہ سب کا سب ہمارے پی ٹی آئی کے دوستوں کے لئے ہے اور اپوزیشن کے کسی ممبر کو ایک روپیہ نہیں دیا جائے گا۔ میرا حلقہ پی پی-178 پچھلے تین سال سے کیا بُھگت رہا ہے وہ ایک المیہ ہے اس کا میں ذکر نہیں کروں گا لیکن انشاءاللہ وقت آئے گا تو ضرور بتائیں گے کہ ہمارے ساتھ کتنی زیادتی کی گئی ہے۔ لاہور اور اربن ایریاز میں 15، 15 اور 20، 20 منزلہ عمارتیں بنائی جائیں گی لیکن آپ مجھے خود بتائیں کیونکہ آپ خود بھی بھگت رہے ہیں اور باقی تمام لوگ بھی جانتے ہیں کہ اس وقت لاہور میں ٹریفک کا ازدھام ہے۔ کیڑی کی چال سے ٹریفک چل رہی ہے۔ میں آج ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ لاہور میں جو مناسب ایریاز میں فلیٹ مل رہے ہیں، کہیں کوئی فلیٹ اڑھائی، تین اور چار کروڑ روپے سے کم کا نہیں مل رہا۔ یہ فلیٹ پھر کون خریدے گا؟ جو لوگ یہ فلیٹ خریدیں گے ان کے پاس گاڑیاں

بھی ہوں گی اور جب گاڑیاں ہوں گی تو پھر ٹریفک کا رش بڑھ جائے گا۔ ان کی کوئی پلاننگ نہیں ہے۔ یہ وہی انفراسٹرکچر ہے جو کہ پاکستان بننے کے بعد 50 کی دہائی میں بنایا گیا اسی کے تحت آج 15، 15 اور 20، 20 منزلہ عمارتیں بنائی جارہی ہیں تو اس کا پھر حشر کیا ہوگا؟ تلخ حقیقت یہ ہے کہ آج سے صرف 25,20 سال پہلے لاہور میں 40 سے 50 فٹ گہرائی پر پینے کے لئے پانی مل جاتا تھا لیکن آج یہ 400 فٹ گہرائی سے نیچے جاچکا ہے۔ جب تک underground water میٹھا نہیں ہوگا اس وقت تک کچھ نہیں ہوسکتا۔ ہماری زمینوں کو غلط پلاننگ اور سفیدے کے درختوں نے تباہ کرکے رکھ دیا ہے۔

جناب چیئرمین! آخر میں، میں آپ کے توسط سے اپنی بات کو wind up کرتے ہوئے اپنے بھائیوں سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر کہا جاتا ہے کہ سنٹرل پنجاب اور اپر پنجاب نے جنوبی پنجاب کا نقصان کردیا۔ مشتاق گرمانی سے لے کر نواب صادق حسن، مصطفیٰ کھر اور بھی بہت سے لوگ آئے ہیں جن کا تعلق جنوبی پنجاب سے تھا۔ یوسف رضا گیلانی صاحب کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے تھا اور انہوں نے حکومت کی ہے لیکن اب فیشن بن چکا ہے کہ سنٹرل پنجاب اور اپر پنجاب کو برا بھلا کہا جائے تو یہ بہت زیادتی ہے۔ میں صرف ریکارڈ پر ایک بات لانا چاہتا ہوں جب جنوبی پنجاب علیحدہ ہوجائے گا تو عوام کو کچھ نہیں ملے گا۔ آپ یہ بات یاد رکھئے گا کہ لاہور نے جنوبی پنجاب بلکہ پورے ملک کو بہت کچھ دیا ہے لیکن لاہور، سنٹرل پنجاب اور اپر پنجاب کو بُرا کہا جاتا ہے۔ آپ ذرا اپر پنجاب کی قربانیاں جنگوں میں بھی دیکھ لیں تو ایسا نہ کریں۔ جنوبی پنجاب کے ساتھی بھی ہمارے بھائی ہیں اور وہ ہمارا ہی حصہ ہیں لیکن ایک فیشن سے نکل جائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: اب محترمہ عظمیٰ کاردار اپنی بات کریں۔

جناب عبدالرحمٰن خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب عبدالرحمٰن خان!

جناب عبدالرحمٰن خان: جناب چیئرمین! میں آپ کی اور پورے ہاؤس کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ماشاءاللہ آپ نے یہ اسمبلی ہال بہت ہی خوبصورت بنایا ہے لیکن افسوس کہ جتنے بھی ڈرائیور حضرات ہیں ان کے لئے باہر کوئی sheds نہیں بنائے گئے اور ان کے لئے پینے کے

پانی تک کا بندوبست نہیں کیا گیا۔ وہ ڈرائیور جو آپ کے ساتھ دھوپ میں جل رہے ہیں وہ جو آپ کی خدمت کرتے ہیں ان کو آپ کہتے ہیں کہ ہم ائرکنڈیشن ہال میں جا رہے ہیں اور آپ دھوپ میں بیٹھ کر کوئلہ بنیں۔

جناب چیئرمین: جناب عبدالرحمٰن خان! جی، انشاءاللہ کچھ کرتے ہیں۔

جناب عبدالرحمٰن خان: جناب چیئرمین! دوسری بات مجھے یہ بتائیں کہ جتنے ممبران اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں are they honourable or not? If they are not honourable just let us now we will walkout and we should be treated honourably. یہ نہیں کہ ہمیں ایک گیٹ سے کہا جائے کہ اِدھر سے اور دوسروں سے کہا جائے کہ اُدھر سے جاؤ اور پھر گاڑی کھڑی کرنے کے بعد ہمیں کہیں کہ آپ پچھلے گیٹ سے چلے جائیں this is no way. If the Minister can come from this way we will also come from this gate and if we can't then we will see no minister enters from this side. یہ سارے ہم یہاں پر بیٹھے ہیں۔ We all have collectively decided that all members should be given equal respect.

جناب چیئرمین: جناب عبدالرحمٰن خان! بہت شکریہ۔ آپ نے ایک چیز point out کر دی ہے لہٰذا انشاءاللہ اس مسئلے کو حل کرتے ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے اس ایوان کو بہت مبارک باد کہ یہ واحد ایوان ہے کہ جہاں ہمارے سامنے حضرت محمد ﷺ کے نام کے ساتھ خاتم النبیّن آویزاں ہے جس کو ہم روزانہ آکر دیکھتے ہیں۔ یہ سعادت کسی اور ایوان کو حاصل نہیں ہے۔ دوسرا میں اپنے معزز سپیکر چودھری پرویز الٰہی کو مبارکباد دوں گی کہ ان کے ہاتھوں سے یہ پراجیکٹ شروع ہوا اور انہی کے ہاتھوں سے یہ اختتام پذیر ہوا کیونکہ نیت بالاعمال ہے لہٰذا ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ بہت بڑا ایک اعزاز بخشا ہے۔ اب ہم اپنے لیڈر آف دی اپوزیشن کی تقریر کی طرف آتے ہیں۔ ہم نے ان کو سنا تو ان کی الف لیلا کی کہانی ان کے اپنے ممبران کو بھی سمجھ نہیں آئی وہ بھی اپنے ہونٹوں میں انگلیاں دبا کر اِدھر اُدھر دیکھتے رہے کہ یہ بات کیا کر رہے ہیں؟ اصل

میں بات یہ ہے کہ ان کے پاس سوائے بغلیں بجانے کے اور کچھ باقی نہیں بچا ہے اس لئے کیونکہ پنجاب کا ہر بچہ، بوڑھا اور جوان خوشیاں منا رہا ہے کیونکہ یہ وہ بجٹ ہے جس سے اُن سب کا ہاتھ تھاما گیا ہے۔ اس بجٹ میں کسان، مزدور، نوجوان، چھوٹے بزنس مین، بڑے بزنس مین، تاجر، خواتین اور دہاڑی دار کا بھی ہاتھ تھاما گیا ہے تو اس لئے ان کو سمجھ نہیں آ رہی کیونکہ ان کا لوٹ مار کا پروگرام بند ہو گیا ہے۔ ان کی دکانیں بند ہو گئی ہیں تو اب ان کو بغلیں بجانے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہے لہٰذا میری ان کے ساتھ بہت ہمدردی ہے۔ ان کے اپنے لیڈر مفتاح اسماعیل سے جا کر اگر مشورہ کر لیتے تو بہت اچھا ہوتا اور بھی ان کے بہت بڑے فنانس کے لیڈر ہیں جنہوں نے تو خود ہمارے بجٹ کی تعریف کی ہے۔ میں یہ بھی بتاتی چلوں کہ ان کو اپنے کاروبار میں ریکارڈ منافع ہوا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ان کو ہماری policies کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ہماری policies کی وجہ سے انہوں نے اتنا زیادہ منافع کمایا ہے۔ ہمارے ایک فاضل ممبر کہتے ہیں کہ کیسے ایک دم سے growth rate 3.94 فیصد ہو گیا۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں لیکن آپ کو بھی کچھ سمجھ بوجھ ہونی چاہئے یہ جو آپ نے بات کی تھی کہ سروسز sector میں Beauticians کا sales tax کم کر دیا اور شیف کا سیلز ٹیکس کم کر دیا ہے لہٰذا آپ سمجھا کریں اور تھوڑا سا آپ اکانومی کو پڑھ کر آیا کریں۔ پچھلے سال 25 سروس سنٹرز کے سیلز ٹیکس 16 فیصد سے 5 فیصد پر لائے تھے یہ اسی پالیسی کا نتیجہ ہے اس مرتبہ بھی 10 سروس سنٹرز جن کا سیلز ٹیکس 16 فیصد سے 5 فیصد پر لے کر آئے ہیں اور مزید بھی سروس سنٹرز کا growth rate 4.3 فیصد ہو گیا ہے۔ West کا SDGs کا ایجنڈا ان کو آج سمجھ آیا ہے لیکن ہمارے حضرت محمد ﷺ چودہ سو سال پہلے سکھا کر چلے گئے تھے۔ SDGs کے سارے اصول ریاست مدینہ کے تھے، مساوی حقوق، rule of law and justice for all تو یہ ریاست مدینہ تھی اور یہی وہ ریاست مدینہ تھی جس کا خواب پرائم منسٹر عمران خان دیکھتے ہیں اور نیت بالاعمال انشاءاللہ یہ خواب اب پورا ہونے جا رہا ہے۔ اب ہم آتے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! اب ہم بجٹ پر آتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جی، اب ہم بجٹ پر آتے ہیں، 560 ۔ارب روپے کا جو ڈویلپمنٹ بجٹ ہے یہ growth oriented budget ہے-میرے خیال میں فنانس منسٹر صاحب ابھی ایوان سے باہر نکلے ہیں میں ان کی excellent effort پر بہت appreciate کرنا چاہوں گی اور انشاء اللہ تعالیٰ یہی بجٹ 2023 میں ایک trillion پر چلا جائے گا-ڈاکٹر اشفاق احمد ماہر معیشت ہیں وہ پچھلے تین سال سے ہمارے بجٹ سے بڑے خائف تھے اور ہمارے بہت ناقد تھے لیکن اس دفعہ انہوں نے میڈیا پر کیا سٹیٹمنٹ دی ؟ انہوں نے کہا کہ بھائی میں تو بڑا حیران ہوا ہوں چونکہ یہ بہت budget well received ہے-ان سے پوچھا گیا کہ وہ کیسے ؟ وہ کہتے ہیں کہ میں اسلام آباد چیمبر گیا وہاں سارے خوش تھے، میں لاہور چیمبر آف کامرس آیا وہاں سارے بہت خوش تھے، میں کراچی چیمبر آف کامرس گیا وہاں سارے بہت خوش تھے-اسے کہتے ہیں انڈسٹری کو بڑھاوا دینا، اب انڈسٹری کی growth 3 percent بڑھ گئی ہے یہ وہ پالیسیاں ہیں جن کی وجہ سے ہمارا Growth rate 3.94 فیصد ہو گیا ہے اس لئے آپ غم اور فکر نہ کریں کیونکہ ہم نے ہر طبقہ فکر کا ہاتھ تھاما ہے۔

جناب چیئرمین! Growth oriented budget کب آتا ہے ؟ تب آتا ہے جب آپ کے لیڈر کا کوئی personal agenda نہ ہو، جب آپ کے لیڈر کا صرف ایک national interest ہو- ہم نے اور آپ نے وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کو صادق اور امین declare نہیں کیا بلکہ انہیں سپریم کورٹ آف پاکستان نے صادق اور امین declare کیا ہے اور ان کا ایجنڈا صرف پاکستان کے عوام ہیں اس کے علاوہ ان کا کوئی ایجنڈا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کیجئے ۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! باقی لوگوں کو دس دس، بارہ بارہ منٹ ملے ہیں تو مجھے بھی تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔اب میں زراعت کے حوالے سے عرض کرتی ہوں کہ یہ زراعت پر zero percent growth چھوڑ کر گئے تھے لیکن اب ہم زراعت پر 100۔ارب روپے لگا رہے ہیں جس سے وہ growth 2.5 percent ہو چکی ہے۔ہمارے کسانوں کی انکم 32 percent increase ہو گئی ہے۔یہ گنے کی قیمت 130 روپے فی من پر چھوڑ کر گئے تھے اب کسان کو گنے کی قیمت فی من 250 سے 300 روپے تک مل رہی ہے، بلا تفریق تمام کسانوں کو کسان کارڈ مل رہا ہے۔اویس لغاری

صاحب نے Preventive Care کی بات کی کہ ہم نے کوئی Preventive Care نہیں کی ذرا میں ان کو بتاتی چلوں کہ ان کا جو صاف پانی کا پراجیکٹ تھا پاکستان مسلم لیگ (ن) نے ساڑھے سات ارب روپے میں کتنے پلانٹ لگائے؟ انہوں نے صرف 160 پلانٹ لگائے لیکن پی ٹی آئی کی حکومت نے پانچ ارب روپے میں کتنے پلانٹ لگائے؟ ہم نے 1600 پلانٹ لگائے۔وہ سارا پیسا کدھر گیا؟ ایم ایم عالم روڈ پر پلازے میں آگ لگا کر علی باہر بھاگ گیا۔سب کو پتا ہے کہ علی کون تھا؟

جناب چیئرمین! گریڈ 1 سے گریڈ 19 تک کے سرکاری ملازمین کو 25 percent extra allowances مل رہے ہیں اس میں 10 فیصد add کریں تو یہ اضافہ 35 فیصد بنتا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کیجئے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! اپوزیشن لیڈر نے اپنی تقریر میں بڑے فخریہ انداز سے کہا کہ 635۔ارب روپے مختص کیا یہ بھی بتا دیتے کہ اس میں utilize کتنا کیا تھا؟ انہوں نے صرف 411۔ارب روپے utilize کیا تھا۔پھر انہوں نے بڑے فخریہ انداز میں بولا کہ ہمارے دور میں جنوبی پنجاب کے لئے 228۔ارب روپے بجٹ تھا۔ارے بھائی یہ بتانا کیوں بھول گئے کہ اس میں سے 165۔ارب روپے واپس اورنج ٹرین میں جھونک دیئے۔

جناب چیئرمین: چلیں اب جلسے سے خطاب ہو گیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! قائد حزب اختلاف نے کہا کہ میں کوئی sweeping statement نہیں دے رہا، بالکل آپ sweeping statement نہیں دے رہے بلکہ آپ تو sweep کر کے سارا قومی خزانہ ہی باہر لے گئے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: آپ تو منی لانڈرنگ کر کے سب کچھ ٹی ٹی کے ذریعے لے گئے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! بہت شکریہ۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میرا آخری پوائنٹ home-based worker کے ساتھ منسلک ہے یہ بہت ہی اہم ہے اس لئے میں صرف ایک منٹ مزید لوں گی۔الحمدللہ home- based worker کا بل introduce ہو چکا ہے پنجاب میں دس سے بارہ ملین خواتین ہیں اس وقت یہ دس سال

پیچھے جاچکی ہیں چونکہ Covid میں ان کے سارے بزنس بہت بری طرح effect ہوئے ہیں اور بہت کے تو بزنس بالکل بند ہو گئے، تھوڑی تھوڑی اجرت تھی وہ بھی بالکل بند ہو گئی ہے۔انشاءاللہ یہ بل پاس بھی ہو جائے گا لہذا میں وزیر خزانہ سے استدعا کرتی ہوں کہ انہوں نے جو 40 ارب روپے پر مشتمل Covid Rehabilitation Fund رکھا ہے اس میں سے ان کے لئے علیحدہ soft loans رکھیں تاکہ ان کی income generation دوبارہ revive ہو یہ ابھی poverty scorecard میں نہیں آتیں، یہ ابھی احساس پروگرام میں بھی نہیں آتیں کیونکہ یہ کمار ہی تھیں لیکن اب بالکل نیچے جاچکی ہیں لہذا ہم نے ان کا ہاتھ تھامنا ہے، ہم نے ان کی ٹریننگ کروانی ہے اور ہم نے ان کو مارکیٹنگ کے display centers دینے ہیں۔ہمارا جو اگلا ADP آنا ہے اس میں ان کے لئے خصوصی فنڈز مختص کریں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سید علی حیدر گیلانی!

سید علی حیدر گیلانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، الحمد للہ وحدہ الصلوٰۃ والسلام علیٰ ملا نبی بعد ۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے تقریر کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے تو آپ ،اس ایوان کو اس نئے اسمبلی ہال میں بجٹ سیشن کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح ہمارا یہ ہال خوبصورت ہے اسی طرح یہاں پر ہماری جو debate ہو گی اس کا معیار بھی اتنا ہی خوبصورت اور بلند ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! قومی اسمبلی اور بلوچستان اسمبلی میں بجٹ کے دوران جو کچھ دنیا نے دیکھا اس سے پوری دنیا میں تمام پاکستانیوں کے سر شرم سے جھک گئے ہیں۔ہمیں اس بات کا اندازہ نہیں ہے کہ اگر ہم ان august Houses میں آکر یہ تماشا کریں گے تو باہر کی دنیا میں ہمارا image کس طرح reflect ہو گا۔

جناب چیئرمین: گیلانی صاحب! سپیکر صاحب کی مہربانی سے پنجاب خبروں میں ہے کہ ماشاءاللہ ہمارا اجلاس بڑا پرامن رہا ہے۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئرمین! جی، بالکل اور میں نے اسی لئے پنجاب کا ذکر نہیں کیا بلکہ قومی اسمبلی اور بلوچستان اسمبلی کا ذکر کیا ہے۔

جناب چیئرمین: پنجاب میں دونوں بنچز نے سپیکر صاحب کی بات مانی ہے۔

سید علی حیدر گیلانی: جی بالکل درست بات ہے اور اس بات کا credit جناب سپیکر اور پورے ایوان کو جاتا ہے Both sides of the aisle سب نے اس بجٹ اجلاس میں بڑا responsibly act کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! موجودہ حکومت نے پچھلے تین سالوں میں پنجاب کے 165 حلقوں کو ترقیاتی فنڈز سے محروم رکھا ہے۔پنجاب کی 50 فیصد عوام کو صحت کی سہولیات، تعلیم کی سہولیات، سینی ٹیشن اور انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سے محروم رکھا گیا ہے۔ میں فنانس منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا میرا پنجاب ان کا پنجاب نہیں ہے، کیا میرے پنجاب اور ان کے پنجاب میں فرق ہے اور کیا میرے پنجاب اور 165 حلقوں کے عوام ٹیکس نہیں دیتے؟ اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی order in the House.!

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئرمین! میرے حلقے کی عوام کا صرف یہ قصور ہے کہ انہوں نے اپنے ضمیر کو ووٹ دیا ہے- یہاں پر جنوبی پنجاب کا issue raise ہوا جو بہت important issue ہے، میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعظم نے جنوبی پنجاب کے عوام سے یہ وعدہ کیا کہ وہ 100 دنوں میں تمام رکاوٹیں عبور کر کے جنوبی پنجاب کے صوبہ کو عملی جامہ پہنائیں گے لیکن تین سال گزر جانے کے باوجود ہم وہ وعدہ وفا نہیں کر سکے۔میں آج آپ کے توسط سے on the floor of the House عمران خان صاحب کو ان کا وعدہ یاد کرانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! وزیر خزانہ نے فرمایا کہ سارا پنجاب ہمارا پنجاب، انہوں نے بالکل درست فرمایا میں تو کہتا ہوں کہ سارا پاکستان ہمارا پاکستان، سارا عالم اسلام ہمارا عالم اسلام لیکن میری مجبوری اور میرے ساتھ یہاں پر حکومتی بنچز پر جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران کی مجبوری ہے کہ ہم عوام سے صوبہ کا وعدہ کر کے آئے ہیں۔ہم نے پھر عوام کے پاس جانا ہے، ہم تین سال تک ان سے کئے گئے وعدے کو وفا نہیں کر سکے۔عمارتیں کبھی بھی حقوق کا متبادل ہوا کرتی ہیں اور نہ ہی کبھی نوکر شاہی عوامی ترجمانی کا اختیار حاصل کر سکی ہے۔ہمیں صوبہ دے دیں سیکرٹریٹ ہم خود بنالیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پی ٹی آئی کے ساتھ لاکھ اختلاف ، اس حکومت کے ساتھ ، وفاقی حکومت کے ساتھ لاکھ اختلاف لیکن میں آج آپ کے توسط سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ میں اپنے چار کروڑ سرائیکی وسیب کو حقوق دلانے کی خاطر پاکستان پیپلز پارٹی پنجاب اسمبلی، قومی اسمبلی اور سینیٹ میں تحریک انصاف کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہے۔

جناب چیئرمین! Federal Divisible Pool میں پنجاب کا حصہ 1432 بلین روپے بنتا ہے۔ پنجاب حکومت یہ claim کرتی ہے کہ وہ 1354 بلین روپے وصول کر چکی ہے۔

This is a blatant lie because the actual picture is reflected in the civil document of the Province which says there is a shortfall of two hundred and fifty five billion.

اس 255 ارب روپے کا حساب کون دے گا؟ یہ پنجاب کی عوام کا پیسا ہے لہٰذا ہمیں اس کا حساب چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں اس ایوان کی توجہ ایک بہت ہی اہم issue کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ میرے ہاتھ میں یہ Budget Document Statement 2021-22 ہے۔ پنجاب کی عوام بُھوک سے مر رہی ہے لیکن اس حکومت کی شاہ خرچیاں دیکھنے کے قابل ہیں۔ موجودہ حکومت نے VIP Flight Maintenance and Operation کی مد میں رواں مالی سال کے لئے 183 ملین روپے رکھے تھے اور اب اس رقم کو بڑھا کر اگلے مالی سال کے لئے 640 ملین روپے مختص کر دیئے گئے ہیں جو کہ 390 فیصد اضافہ ہے۔ اس کے باوجود یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ غریب عوام سے محبت کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! غازی بروتھا ہائیڈل پاور پلانٹ سے پنجاب کے حصے کا سالانہ منافع 50۔ارب روپے بنتا ہے جو کہ ایک طے شُدہ فارمولا کے تحت تمام صوبوں کو دیا جاتا ہے۔ پنجاب کو اس مد میں اس سال 7.5۔ارب روپے دیئے گئے ہیں اور اس مد میں اگلے سال کے لئے پنجاب کے حصے میں 40۔ارب روپے آتے ہیں جو کہ کہیں پر درج نہیں ہیں تو میں اس تضاد اور ناانصافی کا سہرا کس کے سر پر ڈالوں؟

جناب چیئرمین ! جناب وزیر خزانہ ایوان میں تشریف فرما ہیں۔انہوں نے اپنی پوسٹ بجٹ پریس کانفرنس میں Provincial Revenue Authority(PRA) کی بڑی تعریف کی ہے۔انہوں نے کہا کہ Provincial Revenue Authority کو 125 بلین روپے کا target ملا تھا جبکہ انہوں نے 141 بلین روپے کی recovery کر لی ہے یعنی ٹارگٹ سے زیادہ recovery کی گئی ہے۔یہ بھی ایک بہت بڑا جھوٹ ہے۔یہ بجٹ کی ساری کتابیں جھوٹ بول رہی ہیں۔میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ جھوٹ کیسے ہے۔جناب والا! input adjustment of sale tax کی مد میں پنجاب کے 55-ارب روپے بنتے ہیں۔اس میں سے PRA کو FBR نے 16.5-ارب روپے صرف اپنا کھاتہ ٹھیک کرنے کے لئے دیئے ہیں۔ This figure is not reflected in any Budget Document. صوبہ پنجاب کی economy ایک agro-based economy ہے۔یہاں پر بیٹھے ہوئے 65 فیصد سے زیادہ معزز ممبران agriculture پر depend کرتے ہیں۔وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ یہ ایک Tax Free Budget ہے۔یہ بھی جھوٹ ہے۔اس سال زرعی انکم ٹیکس میں 2.5-ارب روپے collect کئے گئے اور اگلے مالی سال کا ٹارگٹ 5.25-ارب روپے رکھا گیا ہے یعنی اس میں 110 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ پہلے سے پسے ہوئے کسانوں کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہے۔

جناب چیئرمین!اب میں ADP کے حوالے سے بات کروں گا۔ Budget Estimate-2021 کے مطابق حکومت یہ claim کرتی ہے کہ:

They have spent 375 billion, which is again a lie. I challenge this figure. This is a lie.

بے شک اس کی پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور سول اکاؤنٹس سے تصدیق کروالی جائے کہ 15-جون 2021 تک صرف 255-ارب روپے خرچ کئے گئے ہیں اور یہ 100-ارب روپے کا جھوٹ ہے۔

جناب چیئرمین! Annual Development Programme for South Punjab کے حوالے سے انہوں نے الگ سے کتاب چھاپی ہے۔یہ کتاب میرے ہاتھ میں ہے۔(معزز رکن نے کتاب لہرا کر دکھائی)اس کتاب کے صفحہ 281 پر Special Programms کی مد میں 35.70-ارب روپے رکھے گئے ہیں اور اس میں سے 28.2-ارب

روپے earmarked کئے گئے ہیں۔ یہ کن سکیموں کے لئے earmarked کیا گیا ہے؟ یہ ایسی سکیمیں ہیں جو کہ ابھی تک identify ہوئی ہیں اور نہ ہی approved ہوئی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ رقم پی ٹی آئی کے ہارے ہوئے ایم پی اے اور ایم این اے کو نوازنے کے لئے اپنے صوابدیدی اختیار میں رکھی ہوئی ہے۔ اسی طرح ساؤتھ پنجاب کے ADP میں 198 بلین روپے رکھے گئے ہیں جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ بڑا اچھا step ہے۔ اب اس میں سے خرچ کتنے ہوتے ہیں یہ ہمیں اگلے سال معلوم ہو گا۔ جناب وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ:

This budget is a human development budget and not a visible budget.

اب اس کی کہانی بھی سُن لیں کیونکہ یہ بھی ایک بہت بڑا جھوٹ ہے۔ میں آپ کی توجہ صفحہ نمبر 250 کی طرف مبذول کرواتا ہوں۔ یہاں پر Labour and Human Resource Development کی مد میں 147 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ اس رقم کا ساؤتھ پنجاب کی آبادی کے حساب سے فی کس نکالا جائے تو یہ صرف 3 روپے 96 پیسے فی کس بنتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ساؤتھ پنجاب کی عوام کے ساتھ اس سے بڑھ کر کوئی اور مذاق نہیں ہو سکتا۔ کیا ہم 3 روپے 96 پیسے فی کس کے حساب سے human development کریں گے؟ وزیر اعلیٰ صاحب کا ڈویژن ڈیرہ غازی خان ہے اور اس کے دو اہم اضلاع راجن پور اور مظفر گڑھ ہیں جن میں کوئی یونیورسٹی نہیں ہے۔ کیا ان پیسوں سے ہم ادھر یونیورسٹی بنائیں گے؟

جناب چیئرمین! میں اپنی تقریر کا اختتام ایک شعر سے کروں گا۔ میں یہ شعر حکومتی بنچوں، اپوزیشن بنچوں سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران اور رانا مشہود احمد خان کی نذر کرتا ہوں۔

سرفروشی کا جنوں تم میں جگا جس دن
ظلم کے ہاتھ سے تلوار بھی گر جائے گی
یہ بات ہم نے بزرگوں سے سُنی ہے منظر
ظلم ڈھائے گی تو سرکار بھی گر جائے گی

جناب چیئرمین: اب جناب عمار صدیق تقریر کریں گے۔

جناب عمار صدیق خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب چیئرمین! میں انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے ایک اہم بحث میں مجھے بولنے کا موقع دیا ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ تحریک انصاف کی حکومت کو پہلے دن سے ہی غیر معمولی حالات درپیش رہے ہیں۔ معاشی بدامنی اور انتظامی امور تحریک انصاف کی حکومت کے لئے ایک بہت بڑا challenge تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس ایوان میں ہم نے گزشتہ تین سالوں میں جو بجٹ پیش کئے ہیں وہ گرتی ہوئی معیشت کو کندھا دینے اور عام آدمی کی ضروریات زندگی کو بحال رکھنے کے لئے تھے۔ مجھے فخر ہے کہ اب economic indicators اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ ہم pro-development and pro-progress budget پیش کریں۔ ہمیشہ third world countries میں یہی ہوا ہے کہ جب معیشت کا پہیہ چلانا ہو، economic growth بڑھانی ہو، employment بڑھانی ہو تو حکومت اور محکمہ خزانہ کے پاس ایک ہی tool ہوتا ہے کہ وہ حکومتی expenditure کو بڑھائے۔ یہی وجہ ہے کہ 2600۔ارب روپے کا مثالی بجٹ پیش کیا گیا ہے جس کی پچھلے 15 سالوں میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں تحریک انصاف کی حکومت اور عمران خان صاحب کے منشور کے حوالے سے یہی کہتا ہوں کہ ہمیشہ انہوں نے soft investment کو promote کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس بجٹ میں محکمہ تعلیم اور محکمہ صحت کے لئے مثالی funds مختص کئے گئے ہیں۔ شعبہ صحت کے لئے 370۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں اور اس میں 98 ارب روپے کے ترقیاتی منصوبے بھی شامل ہیں۔

جناب چیئرمین! میں حکومت کے ایک احسن قدم کے حوالے سے بات کرنی چاہتا ہوں جو کہ یونیورسل انشورنس ہیلتھ پروگرام ہے۔ اس پروگرام پر عملدرآمد صحت انصاف کارڈ کی بدولت یقینی بنایا جائے گا۔ بڑی بڑی معیشت میں اس اقدام کو پورا کرنے کے لئے بہت زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے لیکن ہماری وزیر صاحبہ نے پنجاب کی عوام کے لئے 11 کروڑ روپے کا جو target دیا میرے خیال سے یہ وزیراعظم پاکستان عمران کے vision اور پاکستان تحریک انصاف کے منشور کا بہترین عکاس ہے۔ میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ تعلیم کے شعبے میں 442 ارب روپے کی رقم جس میں 55 ارب کے قریب ترقیاتی بجٹ ہے میں اس پر پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کو مبارکباد بھی پیش

کرنا چاہتا ہوں۔ پچھلے دو سالوں کے دوران upgradation بھی ہوئی لیکن بد قسمتی سے new infrastructure develop نہیں ہوا۔ میں یہ بھی request کرتا ہوں کہ اُس کی SNE بنائی جائے۔ یہاں پر missing facilities کی بھی بات ہوئی تو اُنہیں بھی پورا کرنا چاہئے اور پنجاب کے بچوں کے لئے تعلیم تک رسائی یقینی بھی بنانی چاہئے۔ میں اپنے حلقے کی بات کروں تو دو نئے کالجوں کا قیام اور 8 کالجوں و سکولوں کی upgradation کا صلہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اور عمران خان کے vision کو جاتا ہے۔ اس بجٹ میں جو silent features تھے جن میں -pro development budget and regional equalization کے حوالے سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اور جنوبی پنجاب کے اتحاد کو داد دیتا ہوں کہ پہلی بار جنوبی پنجاب کے development budget کو bifurcate کر کے ایک مثالی بجٹ دیا اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ بجٹ جنوبی پنجاب کے لوگوں کی امنگوں کے مطابق ہے اور اُن کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک بہترین بجٹ ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی کہتا ہوں کہ پاکستان کے road network میں M&R کے فنڈز نہ لگیں اور routine maintenance نہ ہو تو یہ کھنڈرات کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ بد قسمتی سے بدترین معاشی بدامنی اور بدترین معاشی مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر ہم پیسے نہ لگا سکے لیکن اس بار road network کی مد میں 154 نئی سکیموں کا اضافہ ہوا، 13 ہزار کلو میٹر roads کی maintenance اور اُس میں اضافہ میں سمجھتا ہوں کہ connectivity and communication کے شعبے میں جب آپ خرچ کریں گے تو economic growth میں وہ بھی ایک اہم کردار ادا کرے گا۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں پاکستان تحریک انصاف کے سابقہ منصوبوں پر نظر ڈالنا چاہتا ہوں۔ صحت، زراعت اور دیگر شعبوں کے حوالے سے ہمارے حلقوں میں انصاف کارڈ اور چیک تقسیم کئے جا رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے ادوار میں ایک term use ہوئی کہ trickle down affect ہے کہ آپ economic indicators بہتر کر دیں تو اُس کا impact نچلی سطح پر بھی آ جائے گا لیکن عمران خان صاحب کے ان اقدامات کی وجہ سے bottom up approach اپنائی گئی جس کے تحت اس بجٹ میں اس معاشرے کا کوئی ایسا طبقہ نہیں ہے جو اس

سے فائدہ نہ اُٹھا سکے۔ یہ اقدام ملک پاکستان کو ترقی کی راہوں پر ڈالے گا اور پاکستان تحریک انصاف اس ملک کے ایک روشن مستقبل دے کر جائے گی۔

جناب چیئرمین! میں یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے صوبوں اور بالخصوص پنجاب کا ہمیشہ surplus budget جاتا ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے محکموں کے capacity issues ہیں کہ ہم اپنی allocations کو پورا نہیں کر سکتے لیکن اگر اس بار بھی allocation پوری نہ ہوئی تو ہم اپنی عوام کے بھی مجرم ہیں اور ہم اپنے حلقوں میں بھی اگلی بار اُس طرح سے development بھی نہیں کر سکیں گے اور اُن سے ووٹ بھی نہیں مانگ سکیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت کو capacity issues حل کرنے چاہئیں اور ہم خود بھی کوشش کریں گے کہ اپنی سکیموں کو execute کرنے میں محکموں اور انتظامیہ کا بھی بھرپور ساتھ دیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، میاں عبدالرؤف!

میاں عبدالرؤف: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ اس نئی بلڈنگ کو شروع کرنے اور تکمیل تک پہنچانے پر چودھری پرویز الٰہی کا مشکور ہوں اور اس ایوان میں " انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" کے الفاظ لکھوانے پر میں چودھری پرویز الٰہی کا قیامت تک مشکور ہوں۔

جناب چیئرمین! بجٹ کسی بھی حکمران جماعت کے منشور کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ وہ وعدے اور وہ باتیں جو الیکشن سے پہلے عوام سے کرتے ہیں جب وہ اقتدار میں آتے ہیں تو اُن کا بجٹ اُن وعدوں اور منشور کا عکس ہوتا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف نے یہ تیسرا بجٹ پیش کیا انہوں نے عوام سے جو وعدے کئے جب میں ان کے منشور کو دیکھتا ہوں کہ تو مجھے اُن سب وعدوں کی نفی ملتی ہے۔ وعدہ تو یہ تھا کہ ہم status quo کو توڑیں گے، وعدہ تو یہ تھا کہ ہم روزگار دیں گے، وعدہ تو یہ تھا کہ ہم گورنر ہاؤس میں یونیورسٹی بنائیں گے، ہم ایوان میں نہیں رہیں گے، ہم وزیراعظم ہاؤس میں نہیں رہیں گے۔ میں سیاسی کارکن کی حیثیت سے آج پوچھ رہا ہوں کہ اُن میں سے کوئی ایک وعدہ بھی وفا ہوا؟

جناب چیئرمین! مہنگائی آسمانوں تک پہنچ گئی، امن وامان تباہ ہو گیا، معیشت برباد ہو گئی، غریب عوام کی چیخیں اور اُن کی سسکیاں اب حکمران جماعت کو سنائی نہیں دیتیں۔ پچھلے دور میں پٹرول کی دو روپے قیمت بڑھتی تھی میں عینی شاہد ہوں کہ میرے بہت سے انتہائی قابل احترام دوست ہاتھوں میں play cards پکڑ کر جلسے جلوس کرتے ہوئے سڑکوں پر آجاتے تھے لیکن آج اُن کو یہ مہنگائی نظر نہیں آتی؟

جناب چیئرمین! پاکستان کو بنے ہوئے 74 سال ہو گئے ہیں اُن 74 سالوں میں اُتنی مہنگائی نہیں ہوئی جتنی مہنگائی ان تین سالوں میں ہوئی ہے۔ یہ کسی ایک چیز کا موازنہ کر کے بتا دیں کہ کون سی چیز سستی ہوئی ہے اگر کوئی چیز سستی ہوئی ہے تو وہ صرف انسان کی جان ہے۔ میں ان کے بجٹ پر ایک شعر کہنا چاہوں گا کہ:

کیوں سناتے ہو ہم کو جہنم کے افسانے
اس دور میں جینے کی سزا کم تو نہیں

جناب چیئرمین! اس ہاؤس سے 50 کلو میٹر دور منڈی فیض آباد جہاں کے ایک مزدور اس کو روزگار نہیں ملتا وہ ایک ہفتہ یا دو ہفتے کے پیسے جو اس نے جمع کئے ہوتے ہیں اس سے گزارہ کرتا تھا اور جب وہ پیسے ختم ہو جاتے ہیں اور اس کو کام نہیں ملتا مزدوری نہیں ملتی اس کو روزگار نہیں ملتا اور جب وہ گھر جاتا ہے تو اس کے بچے اس سے دودھ مانگتے ہیں، کھانا مانگتے ہیں اس سے اپنے بچوں کی بے بسی نہیں دیکھی جاتی وہ اپنے بچوں کو لیتا ہے ان کو پیار کرتا ہے اپنی بیوی کو لیتا ہے اور اپنے گھر کے پاس QB link میں اپنے آپ کو، اپنی بیوی کو، اپنے بچوں کو دریا برد کر دیتا ہے۔ میرا آج آپ سے یہ سوال ہے کہ کیا کوئی حکمران جماعت کا ممبر اس کے گھر اس کے خاندان والوں کے ساتھ فاتحہ کہنے گیا ہے؟ اسی طرح ظفروال میں ایک مزدور بھوک سے تنگ آتا ہے تو وہ اپنے بچوں کو اور اپنے آپ کو زہر دے دیتا ہے کیا وہ چیخیں کیا وہ سسکیاں اب حکومت وقت کو سنائی نہیں دیتیں۔

جناب چیئرمین! میں برملا کہوں گا کہ مرکز میں میاں شہباز شریف نے جس طریقے سے اس بجٹ کا postmortem کیا عوام کے سامنے حقائق رکھے اور بالکل ایسے ہی پنجاب میں میرے قائد میاں حمزہ شہباز شریف نے کیا ہے۔ کوئی ایک بھی figure اپنے پاس سے نہیں لیا ہے، کوئی

اعدادوشمار اپنے پاس سے نہیں نئے ہیں، آپ کے بجٹ کی دستاویزات Survey of Pakistan اور State Bank of Pakistan کی ویب سائٹ سے لی ہیں یہ سارے اعدادو شمار وہاں سے لئے گئے ہیں آپ ان سب کو کیسے جھٹلا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اب میں احتساب کی بات کروں تو بڑا شور ہوتا ہے کہ لوٹ گئے، کھا گئے لیکن NRO نہیں دیں گے۔ تین سال ہوگئے ہیں ادارے آپ کے، حکومت آپ کی، ساری قوت آپ نے لگادی ہماری کرپشن ڈھونڈنے میں مگر اللہ کا فضل ہے کہ عزت دینے والی وہی ذات ہے۔ میری قیادت آج سرخرو ہے اور مجھے فخر ہے احتساب کے اس عمل کو ننگا کس نے کیا میں بتاتا ہوں کہ کس نے کیا اس کو ننگا ندیم بابر نے کیا ہے، اس کو ننگا خسرو بختیار نے کیا ہے عامر کیانی نے کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سائیں بزدار اینڈ کمپنی نے کیا ہے، Ring Road نے اور RUDA نے کیا ہے، ہم نے تو آپ کا سامنا کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، میاں صاحب! براہ مہربانی صرف بجٹ پر بات کریں۔ یہی بات تو پھر وہ کرتے ہیں کہ آپ اس ملک کو برباد کرتے رہے ہیں پھر آپ بھی یہی بات repeat کر رہے ہیں۔

میاں عبدالرؤف: جناب چیئرمین! جی، میں بجٹ پر ہی آرہا ہوں ہم نے ان کا ہر حال میں سامنا کیا۔ آپ پنجاب کی PAC کو establish نہیں کر سکے۔

جناب چیئرمین: جی، میاں صاحب! اس کو wind up کریں۔

میاں عبدالرؤف: جناب چیئرمین! مرکز میں PAC موجود ہے اور میرے قائد رانا تنویر حسین اس کے چیئرمین ہیں میں یہ بات on the record کہہ رہا ہوں کہ چیئرمین PAC نے 470۔ارب روپے کی recovery کی ہے اور جو آپ نے NAB بنایا ہے اس نے ابھی تک صرف 700۔ارب روپے کی recovery کی ہے اور ان تین سالوں میں PAC نے صرف 400۔ارب روپے کی ہے اگر پنجاب میں بھی establish ہوتی تو ہم آپ کی ignore کی کرپشن کو پکڑتے۔

جناب چیئرمین: جی، میاں صاحب! اسے wind up کریں۔

میاں عبدالرؤف: جناب چیئرمین! میں اب بجٹ کی طرف آرہا ہوں اور اپنے حلقے کی بات کروں گا۔

جناب چیئر مین: میاں صاحب! آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے آپ بجٹ پر بات کریں۔

میاں عبدالرؤف: جناب چیئر مین! میں آپ کے لئے اور پاکستان کے کسان کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ جس belt کو RUDA میں شامل کیا گیا ہے یہ وہ زمین ہے جس نے قیامت تک ہمیں اناج دینا ہے ہمیں سبزی دینی ہے اور اس پر زمیندار کے ساتھ کیا ظلم کیا جارہا ہے کہ وہ زمین جس کا ریٹ 20 لاکھ 25 لاکھ روپے فی ایکڑ ہے اس کا ریٹ 1300 روپے فی مرلہ کر دیا ہے یہ حکومت ان کے حق پر ڈاکا ڈال رہی ہے۔ 1300 روپے فی مرلے کے اوپر وہ acquire کی جارہی ہے میں آپ کو ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ بے شک آپ route نہ بدلیں لیکن ان میں 2 کلو میٹر کا جو area دریا میں بہہ رہا ہے اس میں جو آدھا کلو میٹر کا حصہ ہے اس پر جھیل بنا دیں اور جو باقی 1.5 کلو میٹر ہے اس پر high-rise buildings بنالیں لیکن خدارا لاہور کے قریب کا جو علاقہ ہے اس کو بالکل ختم نہ کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، میاں صاحب! اس کو wind up کریں۔

میاں عبدالرؤف: جناب چیئر مین! میرے حلقے میں سید پور انٹر چینج جو کہ لاہور اسلام آباد موٹروے، لاہور کراچی موٹروے، لاہور فیصل آباد موٹر وے اور لاہور شیخوپورہ موٹروے سے منسلک ہے جس سے اتنی بڑی آبادی اس route کو استعمال کرتی ہے اور عرصہ دو سال سے اس میں کھڈے پڑے ہوئے ہیں۔ میں نے اس کا سوال بھی دیا تھا اور سمیع اللہ صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر بھی اس پر بات کی تھی لیکن وہ تعمیر نہیں ہو رہی اور اس میں ٹریفک بھی بند ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ PTI کے دو بڑے راہنماؤں کی آپس میں لڑائی ہے ایک کہتا ہے کہ میں نے تختی لگانی ہے اور دوسرا کہتا ہے میں نے تختی لگانی ہے میں ان کو تختیاں بنوا کر دیتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ میاں صاحب! اب محترمہ نیلم حیات! آپ بات کریں۔ رانا صاحب! Order in the House!

محترمہ نیلم حیات ملک: أعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب چیئر مین! سب سے پہلے میں اس ایوان کی طرف سے اور اپنی طرف سے جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی کو

اتنا خوبصورت ایوان شروع کروانے اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کو اتنا خوبصورت ایوان تکمیل تک پہنچانے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اس بجٹ کا حجم 2653۔ارب روپے ہے اور ہمارے وزیر خزانہ جناب مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب اور ان کی پوری ٹیم نے جس محنت سے یہ خوبصورت بجٹ تیار کیا ہے میں اس پر انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔اپوزیشن کچھ بھی کہے مگر یہ ایک بہت خوبصورت بجٹ ہے اور پنجاب کے لئے ایک نئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ بجٹ بہت اچھا ہے مگر ہم کیا کریں کہ ہمارے اپوزیشن ممبران پڑھے بغیر ہی اس بجٹ پر تقاریر کئے جا رہے ہیں۔میں حیران ہوں کہ کم از کم بجٹ کی book پڑھ کر ہی اسمبلی میں آجائیں۔کل اپوزیشن لیڈر حمزہ شہباز شریف صاحب کی آپ تقریر سن لیں انہوں نے بہت سے figures غلط کہے ہیں تو میری ان سے استدعا ہے کہ بجٹ پڑھ کر اسمبلی میں آئیں۔یہ ایک پڑھا لکھا ایوان ہے تو خدارا اسے پڑھا لکھا تصور کیا جائے۔اپوزیشن کہتی ہے کہ بجٹ بہت برا ہے کسی چیز کو مانتے نہیں اور کل تو ایک ممبر نے یہاں فرمایا کہ اگلے الیکشن میں ہم clean sweep کریں گے میں ان کے جواب میں انا للہ وانا الیہ راجعون ہی پڑھ سکتی ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ان لوگوں کو ہر وقت الیکشن کی ہی فکر رہتی ہے کہ ہم اگلے الیکشن میں یہ اور ہم اگلے الیکشن میں وہ اور جب کہ ہمارے وزیر اعظم عمران خان صاحب اگلی generation کے بارے میں سوچتے ہیں نوجوانوں کے بارے میں سوچتے ہیں یہ ملک اب نوجوانوں نے چلانا ہے ، دس بارہ سال کے بعد نہ وزیر اعظم عمران خان نے ملک چلانا ہے اور نہ آپ کی بادشاہت نے ملک چلانا ہے۔یہ ملک نوجوانوں نے چلانا ہے۔آپ generation کے متعلق سوچئے۔آپ پچھلے 35 سال میں کیا generation پیدا کر کے گئے ہیں؟ نشئی۔آپ اپنی generation کو نشے پر لگا کر گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ بجٹ پر بات کریں۔اس طرح بات نہ کریں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! یہ ملک بیچ کر کھا گئے ہیں اور ہم سے روز یہاں بیٹھ کر آٹے، دال اور چینی کا بھاؤ پوچھتے ہیں۔یہ مافیا کو مضبوط کر کے گئے ہیں۔میری ایک بہن کل کہہ رہی تھیں کہ ایم اے پاس چوکیدار کی نوکری مانگ رہا ہے اور میں رو پڑی تو ان کے زمانے میں

ایم۔بی۔اے پاس پکوڑوں کی ریڑھیاں لگاتے تھے یہ کیا وہ بھول گئی ہیں؟ یہ سب کچھ یاد رکھا کریں۔

جناب چیئرمین! یہاں کسانوں کی بات ہوئی تو الحمد للہ ہماری فصل بڑی اچھی ہوئی۔ ہمیں بجٹ بتاتا ہے کہ کسانوں کو بڑا ریلیف ملا کیونکہ ان کو initiative دیا گیا کہ اگر آپ کام کرو گے تو آپ کو یہ initiative دیا جائے گا۔ اس پر کسانوں نے محنت کی اور فصل اچھی ہوئی۔ یہ فرماتے ہیں کہ عمران خان کا اس میں کیا کمال ہے اور ہمارے لیڈر کا کیا کمال ہے۔ یہ تو ملک کا موسم اچھا ہونے کی وجہ سے ہوا ہے اور اللہ کا فضل ہے۔ ہم اللہ کا فضل مانتے ہیں مگر اللہ کا فضل وہاں ہوتا ہے جہاں لیڈر ایماندار ہوتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! کسانوں کو ملک کی تاریخ میں پہلی دفعہ وزیر اعظم آفس میں بلا کر عزت دی گئی۔ یہ عزت عمران خان نے دی۔ جہاں تک بجٹ کی بات ہے انسان بڑی بڑی بڑھکیں نہ مارے، نہیں تو انسان کی اپنی تذلیل ہی ہوتی ہے۔ ان کے ارسطو نے کہا کہ پرویز مشرف اگر باہر گیا تو میں استعفیٰ دے دوں گا اور ان کی اپنی حکومت میں ہی پرویز مشرف باہر گیا۔ کیا انہوں نے استعفیٰ دیا؟

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ بجٹ پر بات کریں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! پورا بجٹ ایک گلدستہ ہے۔ کسی بھی ملک کے لئے ٹورازم ریڑھ کی ہڈی کا کام دیتی ہے۔ عمران خان صاحب نے دیکھا کہ ہمارا ملک اتنا خوبصورت ہے وہ اپنی چھٹیاں گزارنے ملک سے باہر نہیں جاتے بلکہ شمالی علاقہ جات میں جاتے ہیں اور اپنے ملک میں ہی رہتے ہیں۔ انہوں نے جب شمالی علاقہ جات کو explore کیا تو یہاں کی بہت پیاری پیاری چیزوں کو نکال کر سامنے لائے۔ یہ ان کی سوچ ہے کہ ہمارے پنجاب کے بجٹ میں ٹورازم یا سیاحت کو بہت فروغ دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر اس کا ترقیاتی بجٹ 2۔ارب روپے کا ہے۔ اس میں سے 5 کروڑ روپے کی لاگت سے ہرن مینار میں landscaping بہت اچھا پروگرام ہے۔ 10 کروڑ روپے کی لاگت سے تونسہ بیراج پر eco tourism culture کا افتتاح کیا جانے لگا ہے۔ 10 کروڑ روپے سے وادی سون میں ایڈوینچر پارک بنے گا جس کا انہوں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔

میرے بھائی ابھی یہاں کھڑے ہو کر تقریر کر رہے تھے کہ جب کوئی غریب گھر جاتا ہے تو بچے کہتے ہیں کہ روٹی دو تو کیا آپ کے زمانے میں دودھ کی نہریں مانگتے تھے۔ آپ کے زمانے میں بھی بچے روٹی ہی مانگتے تھے۔ اس وقت بات یہ ہے کہ ہم تین سال میں دودھ کی نہریں نہیں بہا سکتے لیکن ہم کام کر رہے ہیں۔ آثار قدیمہ جس کو سالوں پہلے محفوظ کرنا چاہئے تھا لیکن نہیں کیا گیا تو ہماری حکومت نے پنجاب کے بجٹ میں 21 کروڑ کا روپے بجٹ اس کے لئے رکھا ہے جس سے شالامار باغ اور جتنے مقبرہ جات ہیں سب کی تزئین و آرائش کی جائے گی۔ 8 کروڑ روپے کی لاگت سے ہڑپہ میوزیم تیار ہونے جا رہا ہے اور ایک کروڑ روپے کی لاگت سے میانوالی اور واں بھچراں میں شیر شاہ سوری کی باولی کی بحالی کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کا اور اس ایوان کا زیادہ وقت نہیں لوں گی بس آخر میں یہ کہوں گی کہ دوسروں پر انگلی اٹھانے سے پہلے اپنے گریبان میں بھی جھانک لیا کریں تو یہ بہت اچھا ہوگا۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب محمد صفدر شاکر!

(اذان ظہر)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد صفدر شاکر!

جناب محمد صفدر شاکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

رشتہ مہر و وفا کا اور بھی مضبوط کرو
تاکہ انسان کسی انسان سے نفرت نہ کرے
اس کے سجدوں میں تڑپ ہو سکتی نہیں پیدا
جس کا دل جھوم کر خلق خدا سے محبت نہ کرے

جناب چیئرمین! میں اپنی بجٹ تقریر شروع کرنے سے پہلے قابل احترام جناب چودھری پرویز الٰہی، سپیکر پنجاب اسمبلی کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایشیاء کی ایک خوبصورت اسمبلی بنا کر ہمیں تحفہ میں دی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں

نے جو حدیث شریف ہمارے سامنے لکھی ہے، چودھری پرویزالٰہی صاحب کے اس اقدام کو پوری دنیا کے مسلمانوں نے اور خصوصاً پاکستان کے مسلمانوں نے بہت سراہا ہے۔ چودھری پرویزالٰہی نے اس ایوان میں یہ حدیث شریف لکھوا کر سچا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ میں چودھری پرویزالٰہی کی خدمت میں ایک شعر پیش کرتا ہوں کہ:

عروج زمانے میں تجھے اتنا نصیب ہو
کہ تیری بلندیوں پر آسماں بھی ناز کرے

جناب چیئرمین! پنجاب کا بجٹ پیش ہوا۔ اس بجٹ کو زندگی کے ہر شعبہ نے الفاظ کا گورکھ دھندہ قرار دیا ہے۔ یہ بجٹ جو آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے یہ صرف الفاظ کا ہیر پھیر ہے۔ پچھلے تین سال گزر گئے ہیں مہنگائی نے عوام کی چیخیں نکال دی ہیں اور اُن چیخوں سے ایک ہی آواز آ رہی ہے کہ۔

جن پتھروں کو عطا کی تھیں ہم نے دھڑکنیں
انہیں جب زباں ملی تو ہم ہی پہ برس پڑے

جناب چیئرمین! یہ پنجاب کا بجٹ ہے۔ ہم نے سب سے پہلے یہ چیز دیکھنی ہے کہ اس ملک کے مسائل کو کس طرح حل کرنا ہے؟ ہمارے سامنے مہنگائی اور بے روزگاری کے یہ دو مسائل ہیں۔ بے روزگاری کے حل کے لئے ہمیں دو شعبوں کو ترقی دینی ہوگی۔ ایک شعبہ زراعت اور دوسرا شعبہ صنعت ہے۔ یہ دونوں شعبے گاڑی کے دو پہیے ہیں، اگر یہ دونوں پہیے مل کر چلیں گے تو ہماری معیشت کو مضبوطی ملے گی۔ کہا جاتا ہے کہ ہم مرغیاں پالیں، انڈے بیچیں، بیریوں کے درخت لگائیں اور شہد بیچیں لیکن ان چیزوں سے پاکستان یا صوبہ پنجاب ترقی نہیں کرے گا لٰہذا اس کے لئے ہمیں سب سے پہلے زراعت کو ترقی دینی ہوگی، ہمیں اپنے زمیندار کو مضبوط کرنا ہوگا اور اپنے صنعتکار کے اعتماد کو بحال کرنا ہوگا۔ میں بتاتا ہوں کہ زمیندار مضبوط کیسے ہوگا؟ اس کے لئے ہمیں کھادوں اور بجلی کے ریٹ کم کرنے ہوں گے، اچھے زرعی بیج فراہم کرنے ہوں گے، ریسرچ سنٹروں کو فعال کرنا ہوگا اور سب سے بڑھ کر ہمیں زمیندار کو اُس کی فصلوں کی اچھی قیمتیں دینی چاہئیں۔ جب فصلوں کی قیمتیں لگائی جاتی ہیں تو اس کے لئے بنائی جانے والی کمیٹی کو سب سے پہلے یہ

دیکھنا چاہئے کہ اس فصل کی cost of production کیا ہے کیونکہ کمیٹی میں بیٹھے جو لوگ قیمتوں کا تعین کرتے ہیں اُن کو الف ب کا ہی نہیں پتا کہ زمیندارہ کیا ہوتا ہے لہٰذا جب فصل کی قیمت لگائی جاتی ہے تب زمیندار کے چھوٹے نمائندوں کو بھی اس میں شامل کرنا چاہئے۔ ہمیں زمیندار کی گندم، گنا اور دوسری فصلوں کا صحیح ریٹ لگانا چاہئے۔ یہاں پوری اسمبلی نے قرارداد پاس کی اور چودھری پرویز الٰہی نے بھی پورا زور لگایا لیکن ہماری قرارداد ردّی کی ٹوکری میں پھینک دی گئی اور گندم کا ریٹ 2 ہزار کی بجائے 1800 روپے لگایا گیا۔ گورنمنٹ کے صرف دعوے ہیں کہ ہمارا گندم کا ٹارگٹ پورا ہو گیا ہے لیکن یہ بات بالکل غلط ہے۔ میں نے محکمہ خوراک کے ایک افسر سے پوچھا کہ کیا آپ کا ٹارگٹ پورا ہو گیا ہے تو انہوں نے کہا بالکل جھوٹ ہے۔ میں افسر کا نام نہیں بتانا چاہتا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کل اُس بے چارے کی نوکری جاتی رہے۔ ہماری سب سے پہلی priority یہ ہونی چاہئے کہ ہم اپنے کسان کو مضبوط کریں کیونکہ کسان مضبوط ہو گا تو ہماری معیشت مضبوط ہو گی۔ اس کے بعد ہماری صنعتی ترقی آتی ہے اور صنعتی ترقی اس وقت ہی ممکن ہے جب ہمارے صنعتکار کا اعتماد بحال ہو گا لہٰذا ہم اپنے ٹیکسوں کے نظام کو صحیح کریں۔ ہمارے پاکستان کے جتنے بھی چیمبر آف کامرس ہیں اُن کے نمائندوں کو بلانا چاہئے اور اُن کے ساتھ بیٹھ کر پالیسی بنانی چاہئے۔ کراچی کے چیمبر آف کامرس نے ایک تجویز دی ہے کہ پاکستان میں fixed income tax رائج کر دیا جائے جس پر کراچی والوں نے کہا کہ پورے پاکستان کی جتنی tax collection ہے اُس کو چار سے ضرب دے لیں تو جتنا ٹیکس بنے گا وہ پورا ٹیکس ہم ادا کریں گے اس لئے ہمیں اِن باتوں کو سوچنا ہو گا کہ ہم اپنی صنعتی اور زرعی ترقی کو مضبوط کریں کیونکہ یہ دونوں شعبے مضبوط ہوں گے تو پاکستان کی معیشت مضبوط ہو گی۔ مقامِ افسوس ہے کہ ہم نے پچھلے تین سال انتقامی کارروائی میں ضائع کر دیئے۔ ہم نے مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف، میاں شہباز شریف، میاں حمزہ شہباز، بی بی مریم، خواجہ سعد رفیق، خاقان عباسی اور احسن اقبال جیسے سب لیڈروں کو جیل میں ڈال کر دیکھ لیا ہے لیکن کارروائی زیرو ہے۔ کیا ان سب کو جیلوں میں ڈالنے سے معیشت مضبوط ہو گئی ہے؟ میں اپنے لیڈروں کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس جبر کے سامنے کھڑے ہو کر پورا مقابلہ کیا۔

جناب چیئرمین: پلیز wind up کریں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! بس ایک منٹ۔ میری بات ختم ہونے والی ہے۔ میں اپنے لیڈروں کی خدمت میں یہ شعر عرض کرتا ہوں کہ:

مسکراتے ہیں جو حوادث میں منزلیں اُن کو راہ دیتی ہیں
اہل ہمت کے آشیانوں کو بجلیاں خود پناہ دیتی ہیں

جناب چیئرمین! میں آخر میں اپنی بات ختم کرتے وقت یہی کہوں گا کہ ترقیاتی بجٹ کسی کی جاگیر نہیں ہے بلکہ یہ پنجاب کا حق ہے۔ ہمارے حلقوں کے عوام ٹیکس، آبیانہ اور مالیہ بھی دیتے ہیں لہٰذا اُن کے بچوں کو سڑکیں اور ہسپتال چاہئیں لیکن یہ ناانصافی ہے۔ اگر کوئی یہ سوچے کہ ہم کسی کے سامنے جاکر بھیک مانگیں گے تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس بجٹ میں اپوزیشن کا بھی حق ہے لیکن ہم اس حکومت کو صرف یہی بات کہہ سکتے ہیں کہ:

کبھی ہم لَو چراغوں کی ہواؤں سے مانگ لیتے ہیں
کبھی لمحات جیون کے صدا سے مانگ لیتے ہیں
نہیں کئے سجدے ہم نے کبھی شاہوں کی چوکھٹ پر
ہمیں جتنی ضرورت ہو اپنے رب سے مانگ لیتے ہیں

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: محترمہ عائشہ نواز!۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اُن کی جگہ پر سید یاور عباس بخاری بات کریں گے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید یاور عباس بخاری): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ **اللھم صل علیٰ محمد و آل محمد وعجل فرجھم۔** جناب چیئرمین! مجھے اپوزیشن کے اراکین کی طرف سے جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی کو مبارکباد دیتے ہوئے اور تعریفی کلمات کی بوچھاڑ کرنے پر خوشی بھی ہو رہی ہے اور حیرت بھی ہو رہی ہے لیکن یہ کم از کم اپنے گریبانوں میں جھانکیں کہ دس سال جس چیز کو روکا گیا اور توجہ تک نہیں دی گئی اُس پر یہ آج مبارکباد دے رہے ہیں۔ اسی طرح رونا ہر جگہ یہی ہے چاہے انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی وزیر آباد، سرجیکل ٹاور میو ہسپتال کو دیکھ لیں چاہے 1122 چاہے ہائی وے پٹرولنگ کو دیکھ لیں یعنی جو کام چودھری پرویز الٰہی کی طرف سے شروع کئے گئے وہ جاری

نہیں کئے گئے کیونکہ ان پر ہماری تختی نہیں ہے لیکن افسوس کے ساتھ ساتھ اس بات پر خوشی بھی ہے کہ انہی کے منہ سے حق کی صدا بلند ہوئی۔

جناب چیئرمین! حکومتِ پنجاب نے ڈویلپمنٹ کا جو بجٹ دیا ہے اس کے پیچھے سوچ صرف یہ تبدیل ہوئی ہے کہ تختِ لاہور سے ہٹا کر ایک یکساں تقسیم ہوئی ہے جس کے اندر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے کچھ نہیں ملا اور کوئی میری طرح یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اٹک میں میرا آدھا ہسپتال تباہ ہو گیا جو سوا200 بستروں سے 100 بستروں پر آ گیا۔ جب اِن کی حکومت کے تین سال رہتے تھے تب ایک بستر کا بھی اضافہ نہیں کیا گیا اور وہاں ٹاور جو شاید 30/25 کروڑ روپے کا بن جاتا اُس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ یہ اِن کی انسانی ہمدردی کی سوچ ہے۔ وہاں پر Infrastructure Development Authority Punjab (IDAP) سے ٹائلیں لگوا لیں، face-lifting کروالی لیکن ایک بستر بھی increase نہیں ہوا۔ اگر کسی کو شک ہے تو میرے ساتھ اٹک میں آجائیں، میں اِن کو دکھاؤں گا کہ کیا ہوا ہے؟ اس بجٹ کی خوبصورتی یہ ہے کہ top down کی بجائے bottom up ہوا ہے اور بجٹ کی strategy یہ ہے کہ علاقائی نمائندوں سے رائے اور projects لیں پھر projects کی feasibility بنے اور وہ priorities set ہوں جو عوام کے حق میں ہوں لیکن یہ نہیں کہ میرا دِل کرتا ہے تو میں کر دوں۔ اس بجٹ سے دِل والی بات نکال دی گئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہاں پر عوام کے حق میں جو بات کی جاتی ہے یا سوچی جاتی ہے اُس کو عمل میں لایا جاتا ہے۔ ڈویلپمنٹ کا بجٹ پچھلے اور اس سال کے مقابلے میں پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ اتنا بڑا jump ہے یعنی 335 سے 560۔ ارب روپے کا jump ہے لہٰذا اپوزیشن والے ہمیں اپنا موازنہ بھی دکھا دیں۔ اِن کی بدقسمتی یہ ہے کہ بغیر پڑھے اور بغیر دیکھے بات کر دی کیونکہ شاہ کو دکھانا ہے اور شاہ سے کہنا ہے کہ شاہ میں تیرا تجھ سے زیادہ وفادار ہوں۔ اِن کی شاہ کے سامنے بولتی بند ہوتی ہے لیکن دکھانا صرف یہ ہے کہ شاہ ہم تیرے تجھ سے زیادہ وفادار اور جاں نثار ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم کہہ کیا رہے ہیں اور صرف یہ دیکھتے ہیں کہ شاہ کس بات پر خوش ہو گا چاہے ایک طرف کھڑے ہو کر اُن کو نکتہ چینی کا نشانہ بنائیں پھر اُدھر کھڑے ہو کر اُن کو نکتہ چینی کا نشانہ بنائیں۔ اِن کی یہی اوقات ہے اور اس سے زیادہ نہیں کہ سوائے glorified boot polishes ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم لوگ جس طریقے سے انسانوں کی فلاح کی سوچ رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم عمران خان اور ہم human development کی سوچ رکھتے ہیں اس میں صرف صنعت اور ہیلتھ نہیں بلکہ تعلیم اور skill development بھی ہے۔ اگر پوری بات کا علم نہیں تو بولنا بے سود ہے لیکن ان لوگوں کو یہ سمجھ ہونی چاہئے کہ انسان کی ترقی میں ہمارے پاک نبی خاتم الانبیاءﷺ نے فرمایا علم حاصل کرو ماں کی کوکھ سے لے کر لحد تک۔ علم سب سے پہلی منزل ہے اگر کسی قوم کو ترقی یافتہ بنانا ہے۔ تو انسان کی نشو ونما کے لئے اس کا کھانا اور صحت دو چیزیں بہت ضروری۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ یہ چیزیں نہیں ہوں گی تو کوئی صعنت نہیں چل سکتی کسی سڑک پر کوئی گاڑی نہیں چل سکتی، یہ جتنے بھی دکھلاوے کے منصوبے جو صرف نظر آتے ہیں یہ narrative build کرتے ہیں۔ اس سے بہتر یہ ہوتا کہ آج ہماری قوم پڑھی لکھی ہوتی۔ شعور اور literacy level کو بہتر کیا ہوتا تو آج یہ خمیازہ نہ بھگتنا پڑتا۔

جناب چیئرمین! حزب اختلاف کی بہنوں اور بھائیوں سے میں نے بہت سی باتیں سنی ہیں جن میں 50 لاکھ گھر اور ایک کروڑ نوکریاں اور جس قسم کی glorified ڈینگی کیمپین قومی اسمبلی میں کی گئی وہ صرف اپنے منہ میاں مٹھو ہے۔ پاکستان نے جس طرح خود کو Corona pandemic سے نکالا ہے دنیا اس کی تعریف کرتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پاکستان دنیا کے ان سات ملکوں میں سے ایک ہے جس کی معیشت کے بارے میں World Bank, IMF, United States Government, United Nations یہ سب یہی کہتے ہیں کہ ہم نے معیشت کو ڈوبنے سے بچایا۔ اس حکمت عملی کی وجہ سے انڈیا ہمارے مقابلہ میں 30 فیصد shrink ہو گیا ہے۔ یہاں بات کرتے ہیں negative figures کی اور negative growth تو ان کو پتا ہی نہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور کسی بھی ایک figure کو اٹھا لینا کافی نہیں ہوتا۔ میں بھی ایسے ہی رائیونڈ روڈ اور جاتی امراء پر بہت باتیں کر سکتا ہوں لیکن فائدہ کوئی نہیں ہے۔ ان کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بجٹ کا جواب ان کے پاس نہیں ہے کیونکہ ہم لوگوں نے انسان دوست بجٹ دیا ہے۔ اس انسان دوست بجٹ میں پہلی چیز education ہے اس کے اندر ان لوگوں نے اپنے پانچ سالوں میں 12 سو schools upgrade کئے تھے جبکہ ہم لوگوں نے پچھلے 1 سال میں 12 سو schools upgrade کئے۔ اس سال ہم تقریباً 9 ہزار schools upgrade کرنے جا رہے۔ ان کو تو علم ہی نہیں ہے یہ تو لاہور

میں رہتے ہیں ۔ان کے بچے بڑے بڑے سکولوں میں جاتے ہیں ۔ان کو یہ علم نہیں ہے وہاں دیہات میں ایک کسان کی بیٹی جب سکول جاتی ہے تو اس کے ماں باپ کے دماغ میں کیا گزرتا ہے ا ن کو یہ نہیں پتا یہ معاشرہ جس طریق سے مادہ پرستی اور حوس کا شکار ہے وہ اپنی بچی اور بچوں کو کیسے بچاتے ہیں ۔2 کلومیٹر سے زیادہ سفر نہیں کرواتے ۔ہم لوگوں نے ہر دیہات میں جہاں جہاں پر سکولز ہیں ان سکولز کو upgrade کرنے کا 2 کلومیٹر سے زیادہ فاصلہ نہیں رکھا تاکہ بچوں کو 2 کلومیٹر سے زیادہ سفر نہ کرنا پڑے۔ مجھ سے پوچھئے جو ایک دیہاتی علاقے سے آتے ہیں ہماری بچیاں جب راولپنڈی یا اسلام آباد پڑھنے جاتی ہیں مائیں پریشان مصلوں پر بیٹھی رہتی ہیں کہ اللہ پاک ان کو society کا شکار نہ کرے ہم لوگوں نے ان ماؤں کے لئے اور ان بچیوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کے لئے یہ اقدام اٹھائے ہیں تاکہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ ہم لوگ ہر ضلع میں universities بنا رہے ہیں۔ 19 Universities بنا رہے ہیں اس کو انسانی ہمدردی اور انسان دوست بجٹ کہتے ہیں۔ ہم جو 8 سے 9 ہزار سکول upgrade کرنے جارہے ہیں اس سے 30 لاکھ بچے سکولوں میں واپس آئیں گے ۔یہاں پر میرے ایک دوست نے کل یا پرسوں کہا کہ PEF کوئی پیسا نہیں دیا گیا ہے خدا کا واسطہ ہے Budget Document پڑھو اس میں صاف لکھا ہے کہ پچھلے سال سے زیادہ پیسے رکھے گئے ہیں۔ مجھے حیرانی اس بات کی ہے کہ ہم کہہ کیا رہے ہیں ان کو تو اس بات کا بھی علم نہیں ہوتا ہے ۔ہم جس ترقی کی راہ پر گامزن ہیں اس میں specialized education and demand related education شامل ہیں ۔ان سے پوچھئے کہ demand related education ہے کیا؟

جناب چیئرمین: جی، شاہ صاحب! اس کو wind up کریں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید یاور عباس بخاری): جناب چیئرمین! ہم اس بجٹ میں جس بھی محکمہ کو دیکھیں ہمارا کم از کم 64 فیصد سے لے کر 350 فیصد تک کا اس بجٹ میں increase ہے۔ میں سب کی بات تو نہیں کروں گا لیکن آپ ہیلتھ کی ہی مثال لے لیں اس میں سب سے زیادہ شکر گزار ہوں کہ ہم ایک underdeveloped area میں آتے ہیں اور پچھلی حکومت نے underdeveloped areas کا نام ہی ختم کر دیا تھا وہ تقسیم ہی ختم کر دی کہ ہم جیسے لوگوں کو کوئی چیز ہی نہ مل جائے سب کچھ

صرف لاہور میں ہی خرچ ہو لیکن اس دفعہ جو تبدیلی آئی ہے اور میں یہاں خاص طور پر اٹک کے حوالے سے بات کروں گا کہ ہمیں university ملی ہے، 200 بیڈ کا ہسپتال ملا ہے اور میری ایک بہن نے کہا کہ ہم اپنے حلقے میں جا کر شکل نہیں دیکھا سکتے تو میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں ہمارے حلقہ میں 200 بیڈ پر مشتمل 6۔ارب روپے کی لاگت سے بننے والا ہسپتال، ہمارے District Headquarter Hospital میں 60 کروڑ روپے کی لاگت سے 150 بیڈ کا اضافہ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شاہ صاحب! اس کو wind up کریں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید یاور عباس بخاری): جناب چیئرمین! ہمارے ٹراما سنٹرز، ہماری university، ہماری سڑکیں، ہمارے سکولز کی upgradation، ہمارے ہر BHQ میں ایک ڈاکٹر موجود ہے۔ یہ مجھے دیکھا دیں کہ ان کے دور حکومت میں یہ کب تھا؟ جہاں تک بات رہی میرے محکمے کی میں کہوں گا کہ پہلی بار اس حکوت نے ہمارے بجٹ کو 100 فیصد increase کیا ہے جس میں ہم اس معاشرے کے پسے ترین طبقے کے لوگوں کا، یتیموں کا، بیواؤں کا اور ان بہنوں اور بیٹیوں کا کہ جن کو معاشرہ نہیں پوچھتا ان کو ہم پناہ دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! آخر میں میری آپ لوگوں سے درخواست ہے کہ یہ ملک آپ کا بھی ہے اور ہمارا بھی ہے ہم یہاں سے جو سخت بات کریں وہ برداشت کے قابل ہے لیکن ہم لوگوں نے آخر میں قبر میں جا کر اپنا جواب خود دینا ہے اس ملک کے لئے اور اپنے کردار کے لئے ہم لوگ جب تک اپنی پرورشوں کو صحیح نہیں کریں گے ہم دوست اور دشمن کے درمیان تمیز نہیں رکھ سکتے۔ ہمارا دشمن صرف انڈیا نہیں ہے دشمن ہمارے اندر وہ چور ہیں جو اس ملک کو کھوکھلا کرتے ہیں اور ادھر سے پیسا چوری کر کے باہر لے جاتے ہیں اس ملک کے اداروں کو مادہ پرست بناتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا بہت شکریہ بخاری صاحب! محترمہ ثانیہ عاشق آپ بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سندھو صاحب! فرمائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! Minority کو بھی ٹائم دیا جائے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! وزیر خزانہ ہیں نہیں تو کیا ہم دیواروں سے باتیں کریں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ہم نے Minority Members کے نام شروع میں دیئے ہوئے ہیں لیکن ابھی تک کسی ایک کا بھی نام تقریر کے لئے نہیں پکارا گیا۔

جناب چیئرمین: اب میں نے محترمہ ثانیہ کو floor دے دیا ہے اس لئے اب آپ تشریف رکھیں اور ان کے بعد آپ کو وقت دیا جائے گا۔ جی، محترمہ ثانیہ! اپنی بات شروع کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! Minority ممبران کو بھی بولنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! اس کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا اور آپ کا پوائنٹ آف آرڈر بھی سنا جائے گا۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ! Continue please.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں آپ کے رویّے کے خلاف واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب خلیل طاہر سندھو اور جناب رمیش سنگھ اروڑا
احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب چیئرمین: سید صمصام بخاری صاحب اور جناب شہباز احمد! جناب خلیل طاہر سندھو اور جناب رمیش سنگھ اروڑا کو منا کر ایوان میں واپس لائیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر اشتمال اراضی، جنگلی حیات و ماہی پروری (سید صمصام علی شاہ بخاری اور پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد) واک آؤٹ کرنے والے جناب خلیل طاہر سندھو اور جناب رمیش سنگھ اروڑا کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ہمارے ٹریژری بنچز کے ممبران نے ابھی کچھ باتیں ہمیں بتائیں کہ شاید ہم بجٹ کی books پڑھ کر نہیں آتے یا ہم نے بجٹ کی books دیکھی نہیں ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ حکومتی ممبران بجٹ کی کتابیں کچھ زیادہ ہی پڑھ آئے ہیں کہ انہیں وہ بھی چیزیں نظر آتی ہیں جو بجٹ میں ہمیں کہیں نظر نہیں آتیں۔

جناب چیئرمین! وزیر خزانہ کی بجٹ speech میں جھوٹ سننے کو ملا تو مجھے ان کے ووٹرز یاد آ گئے جو آج کل کہتے پھرتے ہیں:

وہ جھوٹ بول رہا تھا بڑے سلیقے سے
میں اعتبار نہ کرتا تو اور کیا کرتا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! وزیر موصوف کے "جھوٹوں" سے ان کے لیڈر کے "جھوٹوں" کی یاد تازہ ہو گئی۔ وزیر خزانہ ابھی موجود نہیں ہیں تو میں انہیں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ دو دن پہلے جب ان کی تقریر سُنی تو اُن کے مطابق "منفی سے یک دم GDP growth rate 3.94 percent پر پہنچ جاتا ہے لیکن پتا نہیں غریب مزید غریب تر کیوں ہو جاتا ہے۔ اتنے بڑے success کا غریب کی زندگی پر کسی قسم کا کوئی اثر تو ہمیں نظر نہیں آیا۔ GDP 3.94percent growth rate کی حقیقت یہ ہے کہ ورلڈ بنک کی رپورٹ ہے، یہ میری رپورٹ نہیں ہے جو کہ کل آئی ہے جس کے مطابق real GDP growth rate at constant market prices is 1.3percent جو کہ اگلے سال ورلڈ بنک کی رپورٹ کے مطابق 2 فیصد ہو گا تو 3.94 فیصد کہاں ہے؟ (شیم شیم)

جناب چیئرمین! یہ صرف اِس سال کی بات نہیں ہے بلکہ پچھلے تین سالوں میں اِس نکمے اور نالائق ٹولے کو یہی نہیں پتا کہ ان کی GDP growth rate ہے کیا؟ آئی ایم ایف کہتا ہے کہ 1.5 فیصد ہے، ورلڈ بنک کہتا ہے کہ 1.3 فیصد ہے اور یہ کہتے ہیں کہ 3.94 فیصد ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے" یہ غلط کہہ رہی ہیں " کی آوازیں)

جناب چیئرمین: Order in the House, please آپ انہیں بات کرنے دیں کیونکہ آپ نے بھی بات کی ہے جو کہ انہوں نے خاموشی سے سُنی ہے اس لئے آپ انہیں بات کرنے دیں اور اپنی باری پر بات کریں۔ جی، محترمہ!

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے اگر ہم ان کا جھوٹ مان بھی لیتے کہ GDP growth rate 3.94 percent ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ 2018 میں جب آپ کو GDP

growth rate 5.8percent ملا، ترقی کرتا ہوا اور آگے بڑھتا ہوا ملک ملا تو آپ نے اس ملک کو کھڈے میں کیوں پھینکا؟ (شیم شیم)

سوال یہ ہے کہ پہلے ہی سال GDP 1.9 percent پر کیوں لے کر گئے۔ اپنی ہی نالائقی کا پچھلے سال کی نالائقی سے آپ comparison کرتے ہیں، آپ عوام کو اور اس معزز ایوان کے ممبران کو بے وقوف سمجھتے ہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جھوٹ، جھوٹ" کی آوازیں)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! اگر یہ بات ہے تو ہم بھی اُدھر سے کسی کو بات نہیں کرنے دیں گی۔

جناب چیئرمین: Order in the House please کوئی بھی cross talk نہ کرے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! حکومتی ممبران بار بار interrupt کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، محترمہ! آپ تشریف رکھیں اور کوئی بھی اِدھر سے نہیں بول رہا۔ جی، ثانیہ صاحبہ!

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب چیئرمین! آپ انہیں چُپ کروائیں تو میں بات کروں گی۔

جناب چیئرمین: معزز خواتین ممبران خاموشی سے اُن کی بات سُنیں۔ No cross talk please. No cross talk. آپ اپنی باری پر بات کر لیں۔

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب چیئرمین! ہم نے بھی اُن کی تقریریں خاموشی سے سُنی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب چیئرمین! یہ میرا ٹائم جو درمیان میں ضائع کروا رہی ہیں تو میں مزید extra time لُوں گی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب چیئرمین! میں آج یہاں ایک مزدور، ایک عام آدمی اور ایک گھریلو عورت کے نمائندے کے طور پر کھڑی ہوں۔ میں آج آپ سے وہ سوال پوچھوں گی جو ہر

عام آدمی کی زبان پر ہے۔ آج ایک عام آدمی سوال کرتا ہے کہ تاریخ کے سب سے بڑے چینی کے سکینڈل میں ملوث چہروں پر سے نقاب کب اُٹھے گا؟(شیم شیم)

آج ایک عام آدمی سوال کرتا ہے کہ عوام کی جیبوں پر300 ۔ارب روپے کا ڈاکا ڈالنے والے مجرموں کو سزا کب دی جائے گی؟ آج ایک عام آدمی سوال کرتا ہے کہ 55 روپے فی کلو گرام چینی کو 120 روپے فی کلو گرام تک پہنچانے والوں کی پکڑ کب ہو گی؟ آج ایک عام آدمی سوال کرتا ہے کہ جب مُلک میں چینی کا بحران تھا تو اس وقت import کی اجازت کیوں دی گئی؟

(نعرہ ہائے تحسین)

(اِس مرحلہ پر وزیر اِشتمال اراضی، جنگلی حیات و ماہی پروری (سید صمصام علی شاہ بخاری) اور پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد) واک آؤٹ کرنے والے جناب خلیل طاہر سندھو اور جناب رمیش سنگھ اروڑا کو منا کر واپس ایوان میں لے آئے)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب چیئرمین! عام آدمی سوال کرتا ہے کہ پاکستان وافر مقدار میں گندم پیدا کرنے والا مُلک تھا لیکن اس نکمے اور نالائق ٹولے کے آنے کے بعد ملک میں پچھلے سال سب نے گندم کا بحران دیکھا اور یہاں تک کہ ہمیں گندم import کرنی پڑی۔ 35 روپے فی کلو گرام والا آٹا غریب آدمی کو80روپے فی کلو گرام ملا۔(شیم شیم)

جناب چیئرمین! آج یہ ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ ہماری bumper crop ہے لیکن عام آدمی سوال پوچھتا ہے کہ اگر bumper crop ہے تو پھر آٹا کی قیمت 70 سے 80روپے فی کلو گرام سے نیچے کیوں نہیں آرہی اگر bumper crop ہے تو ان لوگوں کو گندم کی import کرنے کی ضرورت کیوں پیش آرہی ہے؟ عام آدمی سوال کرتا ہے کہ اس تبدیلی حکومت کے آنے کے بعد، انہوں نے بہت ڈھنڈورا پیٹا اور تین چار دن تک ہم ساری تقریریں سُن رہے تھے کہ بہت ترقی کی، بہت ترقی کی، ٹھیک ہے۔ہاں، ایک جگہ پر اُنہوں نے ترقی کی ہے جہاں پر credit دینا چاہئے وہاں پر دینا چاہئے اور وہ ترقی کی ہے Transparency International کی رپورٹ میں 117 سے

124 ویں نمبر پر corruption index کو لے کر گئے تو یہ ترقی انہوں نے کی ہے جس کا انہیں credit ملنا چاہئے۔(شیم شیم)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! خواتین کو زیادہ time دیا جارہا ہے۔

ملک محمد وحید: جناب چیئرمین! انہیں چُپ کروایا جائے۔

جناب چیئرمین: No cross talk. Order in the House, please جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔ No cross talk please محترمہ کو بات کرنے دیں۔

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب چیئرمین! عام آدمی سوال کرتا ہے کہ لوڈشیڈنگ ختم ہونے کے بعد ایک بار پھر سے کیوں سر اٹھارہی ہے جبکہ بجلی کے بلوں میں کئی فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ ان کے اپنے ممبران اسی floor of the House پر کھڑے ہو کر بتاتے ہیں کہ ان کے حلقے میں 18، 18 گھنٹے بجلی کی لوڈشیڈنگ ہوتی ہے جبکہ شہروں میں 6، 6 گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوتی ہے، آخر کیوں؟ 2018 میں (ن) لیگ کی حکومت 12 ہزار میگاواٹ اضافی بجلی دے کر گئی تھی۔ بجلی کے نئے منصوبے لگانا تو بہت دُور کی بات ہے ان سے تو لگے لگائے منصوبے ہی نہیں چلتے۔(شیم شیم)

جناب چیئرمین! ہمارے دور حکومت میں ہر شعبے میں growth ہو رہی تھی، کارخانے چل رہے تھے، انڈسٹریز چل رہی تھی، معیشت بڑھ رہی تھی اور energy consumption بھی زیادہ تھی لیکن پھر بھی ہم نے نہ صرف لوڈشیڈنگ کا خاتمہ کیا بلکہ اسے کنٹرول کیا۔ انہوں نے کارخانے بند کر دیئے، معیشت تباہ کر دی اور غریبوں سے نوکری چھین لی لیکن اس کے باوجود بھی ان سے لوڈشیڈنگ کنٹرول نہیں ہوئی اور اُوپر سے بجلی کے بلوں میں بھی بہت زیادہ اضافہ کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین! پوری دنیا میں کئی ایسے مُمالک ہیں جہاں پر COVID کی ویکسین مُلک بھر کے تمام لوگوں کو لگ چکی ہے لیکن یہاں کچھ ایسے حالات ہیں کہ 22 کروڑ عوام میں سے صرف 28 لاکھ لوگوں کو ویکسین لگی ہے اور اب ختم ہو چکی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ جس رفتار سے یہ چل رہے ہیں تو پوری دنیا سے تو COVID کا خاتمہ ہو جائے گا لیکن یہاں پر ہم نے ویکسین ہی لگواتے رہ جانا ہے۔

جناب چیئرمین! غریب سے روٹی چھینی اور بیمار سے دوائی بھی چھین لی۔ تمام مقامی اور importedادویات پر اس نالائق حکومت نے 262فیصد اضافہ کیا۔ اس کے پیچھے کوئی logic سمجھ نہیں آتی اور صرف ایک logic سمجھ آتی ہے کہ خان صاحب کہتے تھے کہ "سکون صرف قبر میں ہے" تو مجھے لگتا ہے کہ وہ شاید تیاری کر رہے ہیں کہ سب آہستہ آہستہ "سکون" کی طرف جائیں۔ میں خان صاحب کو کہنا چاہتی ہوں کہ آپ بسم اللہ کریں ناں۔ آپ بسم اللہ کریں تو ہم بھی آپ کے پیچھے پیچھے آتے ہیں اور پہلے سکون آپ لے لیں پھر ہم لے لیتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ فرح آغا: جناب چیئرمین! یہ تمیز سے بات کریں۔

جناب چیئرمین: معزز خواتین ممبران خاموش رہیں کیونکہ انہوں نے بھی آپ کی باتیں سنی ہیں۔ محترمہ فرح آغا! اب آپ خاموش رہیں Please let her finish and no cross talk pleaseاور ادھر سے بھی کوئیcross talking نہیں ہونی چاہئے۔ خاموشی سے ان کی بات سُنیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب چیئرمین! جنوبی پنجاب کی عوام پوچھتی ہے کہ آپ نے جنوبی پنجاب کو صوبہ بنانے کا وعدہ کیا۔ صوبہ تو بہت دُور کی بات ہے یہ تو ایک سیکرٹریٹ تک نہ بنا سکے صرف چند دفاتر کھول دیئے اور چند افسران بٹھا دیئے۔ جنوبی پنجاب کا عام آدمی پوچھتا ہے کہ اِن دفاتر اور اِن افسران کا اِس عوام کو کیا فائدہ ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ نے اضافی ٹائم کا کہا تھا تو ایک منٹ کا extra timeپورا ہو گیا ہے لہٰذا جلدی سے wind upکر لیں۔

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب چیئرمین! ابھی یہ further electionsمیں جو ہمیں کہہ رہے تھے کہ "اناللہ" پڑھیں گے تو میں کہتی ہوں کہ انہیں یاد کروائیں کہ پچھلے اتنے ضمنی انتخابات ہوئے تو ان کی جو "اناللہ" پڑھی جا رہی ہے اس کا کیا ہے۔(شیم شیم)

(اس مرحلہ پر معزز ایوان میں محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری وڈیو بنا رہی تھیں)

جناب چیئرمین! جتنی محنت یہ نکما اور نالائق ٹولہ مخالفین پر جھوٹے مقدمے بنانے پر لگاتا ہے، جتنی محنت یہ مخالفین کو جیلوں میں ڈالنے پر کرتا ہے تو اس سے آدھی محنت حکومت چلانے کے لئے کی ہوتی تو ملک کا یہ حال ہوتا اور نہ ہی آنے والے کوئی شرمندہ ہوتے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! آپ اس معزز ایوان میں وڈیو بنا رہی ہیں تو please this is not allowed اور آپ ہاؤس میں وڈیو نہ بنائیں۔ محترمہ ثانیہ! بس 10 سیکنڈ میں اپنی بات مکمل کر لیں۔

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب چیئرمین! اگر انہیں یہ لگتا ہے کہ مخالفین کے خلاف مقدمات بنانے اور اُنہیں جیلوں میں بھیجنے سے یہ عوام کے حق میں اٹھنے والی آواز روک سکتے ہیں تو یہ ان کی خام خیالی ہے بلکہ ایسا کبھی نہیں ہو گا کیونکہ ہم عوام کے حق میں آواز اٹھاتے رہیں گے چاہے اس کے لئے ان کے جو بھی ناجائز اور جھوٹے مقدمے اور ظلم برداشت کرنے پڑیں۔

جناب چیئرمین: چلیں، شکریہ۔ محترمہ عائشہ نواز!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ لسٹ کے مطابق چلیں میرا نام پانچویں نمبر پر ہے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں، ایک ممبر اپوزیشن کی طرف سے بات کر رہا ہے اور ایک ممبر حکومت کی طرف سے بات کر رہا ہے یہ اس طرح سے sequence ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! یہ آپ زیادتی کر رہے ہیں پانچویں نمبر پر میرا نام ہے۔

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! یہ آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ اس لسٹ کو دیکھیں جو ہمیں دی ہوئی ہے اس کے مطابق ہمارا نمبر بنتا ہے۔ آپ ہم اقلیتوں کو بولنے کا موقع نہیں دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: چلیں، آپ مجھے یہ لسٹ دکھا دیں میرے پاس جو لسٹ ہے اس میں آپ کا پانچواں نمبر نہیں ہے۔ آپ یہ لسٹ دیکھ لیں میں آپ کی لسٹ کے مطابق ہی چل رہا ہوں۔ ایک ممبر اپوزیشن کی طرف سے ہوتا ہے اور دوسرا حکومت کی طرف سے ہوتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ دو دو کو بھی بولنے کا موقع دے رہے ہیں۔ یہ آپ زیادتی کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: چلیں، رمیش سنگھ اروڑا صاحب بات کر لیں یا اگر سندھو صاحب بات کرنا چاہیں تو وہ کر لیں مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ کر لیں بات۔

جناب خلیل طاہر سندھو: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین!

میں تو اس واسطے خاموش ہوں کہ تماشا نہ بنے
اور تُو سمجھتا ہے مجھے تجھ سے گلہ کچھ بھی نہیں

(نعرہ ہائے تحسین)

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ 11۔ اگست 1947 کو جب partition of Punjab ہو رہی تھی جن جماعتوں نے مخالفت کی تھی اس کا آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے۔ ہم پانچ جس میں ایک سکھ، ایک ہندو اور تین کرسچئن تھے جنہوں نے 23 جولائی 1947 کو ووٹ دیا۔ پھر 11۔ اگست 1947 کو جب first Constituent Assembly تھی جس کی صدارت جگندر ناتھ منڈل فرما رہے تھے اور اس میں محترم Quaid e Azam Muhammad Ali Jinnah said that you are free to go to your Mosques; you are free to go to your Temples; you are free to go to your Churches. State has no concern with it.

لیکن بد قسمتی کہ قائد اعظم محمد علی جناح کی وہ تقریر 12۔ اگست کو نہ چھاپی گئی کیونکہ منع کیا گیا تھا۔ جب 13 تاریخ کو قائد اعظم محمد علی جناح نے فرمایا کہ اگر میری وہ تقریر نہیں چھاپی جائے گی تو I will leave the country پھر 13۔ اگست کو قائد اعظم محمد علی جناح کی تقریر چھاپی گئی۔ اگر بانی پاکستان کے ساتھ ایسا ہو سکتا ہے تو ہم تو marginalized community ہیں۔ ہم تو ویسے ہی second, third, fourth class citizens ہیں۔ ہمیں ایسے ہی یقین دلاتے رہتے ہیں کہ تم پاکستانی ہو لیکن جو ہمارے ساتھ یہاں پر ہو رہا ہے اور جو آج آپ نے کیا ہے۔ میں نے

زندگی بھر آپ کی بہت عزت کی ہے .but as a Chair I will not bear this attitude

I will not accept this attitude and this is not fair in your point.

آپ نے قومی اسمبلی میں بھی تماشا لگوایا اسی طرح آپ یہاں پر بھی تماشا لگوانا چاہتے ہیں۔ میں آپ کی اتنی عزت کرتا تھا اور اب بھی کرتا ہوں کیونکہ آپ ممبر ہیں اور اب بھی کروں گا لیکن آپ لک صاحب سے پوچھیں جو میں نے لسٹ دی ہے۔ لک صاحب بھی بیٹھ جائیں اور میں بھی بیٹھ جاتا ہوں میں نے اپنا نام دوسرے نمبر سے کاٹ کر چودھری محمد اقبال کا نام لکھا اور اپنا نام پانچویں نمبر پر لکھا ہے۔ ان سے پوچھیں کہ کیا میں نے ایسا کیا یا نہیں؟ چلیں چھوڑیں کوئی بات نہیں یہ کون سا پہلی دفعہ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! آپ کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوئی۔ آپ اس لسٹ کو خود دیکھ لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! یہ زیادتی میرے ساتھ نہیں ہوئی بلکہ پوری کمیونٹی کے ساتھ ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اس لسٹ کو ابھی چیک کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: دیکھ لیں اس میں خلیل طاہر سندھو کا نام پانچویں نمبر پر ہے۔

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! آپ نے Monday کا لکھا ہوا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: میں نے Monday نہیں لکھا یہ نیچے نام بلال یٰسین کا نام Monday کا لکھا ہے۔

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! پلیز، آپ چیئر کو address کریں اور اپنی بات continue کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ نے لک صاحب کو بھیجا ہے تو پھر میں آپ سے کیسے address کر لوں؟

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! پلیز، اپنی بات جاری کریں۔

ملک ندیم کامران: چلیں، ٹھنڈے ہو جائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: ملک صاحب! ٹھنڈے ہونے کی بات نہیں ہے جس کی عزت نفس مجروح ہوتی ہے اس کو پتا ہوتا ہے۔ اگر اس جگہ پر کوئی جاگیر دار ہوتا تو میں دیکھتا ہوں کہ وہ کیسے ٹھنڈا ہوتا ہم چونکہ ماڑے لوگ ہیں یہاں پر کمی کمین ہیں ہمارے ساتھ تو ایسا ہی ہونا ہے۔

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! پلیز، آپ continue کریں اور اب چھوڑیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! اس بجٹ کے جو اعداد و شمار ہیں ان پر میں بعد میں آؤں گا۔ میں سب سے پہلے منسٹر فنانس چونکہ یہاں منسٹر لاء نہیں بیٹھے but Article 35 of Constitution of Pakistan says: "The state shall protect the marriage, the family, the mother and the child." Then again: The State shall safeguard the legitimate rights and interests of minorities, including their due representation in the Federal and Provincial services."

میں بڑے ادب کے ساتھ یہ بات کرنا چاہتا ہوں یہاں راجہ بشارت صاحب تشریف فرما نہیں ہیں۔ Early Marriage Protection Act, Child Protection, Law exist کرتا ہے Court of Wards Act یہ تینوں پنجاب کے قوانین ہیں۔ ان ڈیڑھ سالوں میں 29 جس میں دو سکھ بچیاں ہیں، میں نام نہیں لینا چاہتا وہ ہماری بہنیں ہیں 27 میں سے 16 یا 17 بچیاں کرسچئن اور باقی ہندو ہیں جن کی عمریں گیارہ گیارہ سال ہے۔ میں اس لئے بات کر رہا ہوں کہ بجٹ آئینی طور پر اور رولز کے مطابق زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ بجٹ پر جو بھی بات ہو انسان کر سکتا ہے۔ I understand the Constitution and legally what is the Budget. جب یہ زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کرے گا مجھے نہیں پتا کہ آپ نے کتنی رقم بڑھائی ہے یا کتنی نہیں بڑھائی اس پر تو میں بعد میں آؤں گا لیکن گیارہ سال کی بچی کا ایک ہی دن میں conversion ہونا، ایک ہی دن میں شادی ہونا اور ایک ہی دن میں فیصلہ ہونا افسوس ناک ہے۔ مجھے نہایت دکھ ہو رہا ہے اور مجھے with heavy heart یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے لوگوں نے ایک تحریک "بیٹی بچاؤ" چلائی ہے۔ آج تک کسی نے کسی بچی کو یہ نہیں کہا کہ یہ میری بہن ہے میں اس کو بہن بناتا ہوں یا

اسے بیٹی بناتا ہوں۔ گیارہ سال کی بچی کس طرح بیوی بن سکتی ہے؟ اٹھارہ سال کی عمر تک تو اس کا شناختی کارڈ نہیں بن سکتا وہ contract نہیں کر سکتی because marriage is a social contract اس کا ووٹ نہیں بن سکتا۔ اس کے علاوہ ہمارے biblically اور رسم و رواج میں بہت فرق ہے۔ Banns یعنی پکاریں چرچ میں تین اتوار پکاریں ہوتی ہیں۔ کیا کریں، پھر ہم چپ ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ابھی انہوں نے بجٹ کی بات کی 1988 میں میاں محمد نواز شریف نے financial assistance, scholarships اور ترقیاتی فنڈز کا اجراء کیا تھا جو سپیکر صاحب چودھری پرویز الہیٰ کے دور میں بھی جاری رہا۔ اسی کا سلسلہ آج بھی انہوں نے آگے بڑھایا لیکن آپ دیکھیں کہ اس میں بجٹ کی utilization کتنی ہے اور allocation کتنی ہے۔ جو MDF انہوں نے رکھا جس میں، جب 16-2015، 18-2017 اور اس سے آگے کا بجٹ جو ہم نے رکھا اس کی 84 فیصد اور 89 فیصد تک allocation کروائی اور ہم نے خرچ کیا۔ اب میں صرف ایک مثال دیتا ہوں کہ انہوں نے جتنا بھی بجٹ رکھا ہے جو پچھلے سال کا بجٹ تھا وہ ابھی عید کے بعد release ہوا ہے، ابھی تک اس کی utilization zero فیصد ہوئی ہے اور وہ lapse ہو گیا ہے۔ اب وہ next year میں جائے گا۔ اس طرح سے ہمارے بجٹ کی utilization پہلے 71 فیصد پھر 80 فیصد پھر 96 فیصد تھی۔ میں وزیر خزانہ سے request کروں گا کہ اس وقت ان خوبصورت الفاظوں کے ساتھ اس بجٹ کا کوئی فائدہ نہیں ہے جب تک اس کی utilization نہیں ہوتی۔ ہمیں یہاں بار بار بھاشن دیا جاتا ہے کہ GDP گروتھ بڑھ گئی ہے تو کیا جب بچہ ماں سے روٹی مانگے گا تو کہے گی کہ GDP کھالو، پانی مانگے گا تو کیا کہے گی کہ GDP پی لو، دودھ مانگے تو GDP پی لو، دوائی مانگے تو GDP کھالو، کوئی انصاف مانگے تو GDP کھالو، چاول مانگے تو GDP کھالو اور عام آدمی کو کیا پتا کہ GDP کیا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ اس کو رزق ملے، اس کو عزت کے ساتھ روٹی ملے۔ Recently آپ کے بہت بڑے لیڈر ایک پناہ گاہ میں گئے تو وہاں پوچھا کہ بابا جی آپ یہاں اچھی زندگی بسر کر رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ پُتر تیری وجہ نال گھروں پناہ گاہ وچ آنا پیا اے، (قہقہے)

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ وزیر خزانہ کی طرف سے جو allocations رکھی گئی ہیں اس وقت تک اس بجٹ کا کوئی فائدہ نہیں ہے جب تک اس کا استعمال نہیں ہوتا۔ میں چھوٹی چھوٹی

دو گزارشات کرنا چاہتا ہوں اور بہت تھوڑا ٹائم لوں گا۔ سید یاور عباس بخاری صاحب جو اٹک سے ہیں ان کی طرح 24 منٹ اور 29 سیکنڈ نہیں لوں گا۔ ہمارے کچھ چکوک ہیں جس میں میرا اپنا گاؤں بھی ہے جو سارے Christian villages ہیں 424 منٹگمری والا، خوش پور اور شانتی نگر، امرت نگر، سٹونز آباد، طارق آباد، چھوٹا اور بڑا مارٹن پور، فاطمہ پور، فرانسس آباد، اس طرح اور بہت سارے سکولز بھی ہیں تو میری گزارش ہوگی کہ یہ سارے زمیندار لوگ ہیں میرا اپنا گاؤں بھی وہاں ہے۔ ہم سب چھوٹے چھوٹے زمیندار ہیں ان کی جو شاملات ہوتی ہیں وہ اسی گاؤں کا حصہ ہوتی ہے آپ کے توسط سے وزیر خزانہ سے اور ان کے ذریعے concerned department سے گزارش ہے کہ یہ جو شاملات ہیں یہ انہی لوگوں کو دی جائیں جن کا وہ گاؤں ہے یا جن کا وہاں پر رقبہ ہے یا زمینیں ہیں اور وہاں پر جو کاشتکاری کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ میری آپ سے گزارش ہے کہ قائد اعظم محمد علی جناحؒ بانی پاکستان کی جو 11۔ اگست 1947 کی speech ہے اس پر میں نے پہلے بھی قرارداد منظور کروائی تھی اور سندھ اسمبلی نے نصاب کا حصہ بنالیا ہے لیکن ہم نے اب تک اس کو نصاب کو حصہ نہیں بنایا تو میری through concerned Minister جناب ہاشم جواں بخت کے ذریعے سے گزارش ہوگی کہ ان کو کہیں کہ کچھ نہیں ہوتا اگر ہم قائداعظم محمد علی جناحؒ جو بانی پاکستان ہیں جنہوں نے پاکستان بنایا جن کی وجہ سے ہم یہاں پر تشریف فرما ہیں اور بیٹھے ہیں اگر اس speech کو جو پہلی speech تھی ہم اس کو اس کا حصہ بنالیں گے تو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا بلکہ بہتری ہوگی۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہم 1947 سے لے کر آج تک پاکستان میں، 1898 سے before the Pakistan یہاں پر رہتے ہیں۔ ہم ذمی ہیں، مفتوح ہیں اور نہ ہی ہم جزیہ دینے والے لوگ ہیں ہمارا ملک ہے اور انتہائی ادب کے ساتھ آج کے دن تک پاکستان میں کوئی minorities کا بندہ، کوئی بھی کسی بھی community کا، ہماری سکھ برادری کے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں رمیش سنگھ اروڑا اور طارق صاحب بیٹھے ہیں آج تک کسی نے اپنی مٹی ماں سے غداری نہیں کی اور ہم میں سے کسی نے نہیں کی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چونکہ Justice Cornelius، سیسل چودھری، رانا بھگوان داس، جنرل پیٹر، سر گنگارام، General Martin جس نے شہید ذوالفقار کے کہنے پر، آپ کو گھنٹی بڑی جلدی یاد آجاتی ہے سید یاور عباس بخاری صاحب کے وقت 25 منٹ تک نہیں بجائی۔۔۔

جناب چیئرمین: Please.

جناب خلیل طاہر سندھو: General Martin جو ذوالفقار علی کے کہنے پر اس وقت یورنیم لائے تھے، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں آپ اہل وطن بھی سمجھیں، بازو وطن بھی سمجھیں اور ہم سے ایسا پنشنز والا سلوک نہ کریں جیسے پنشنز دی جاتی ہیں وہ جی سکتا ہے اور نہ مر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے GSP-Plus Status کے حوالے اس پر بڑی محنت کی اور اس کا TT سیل جو کہ آج بھی چل رہا ہے تو جس کی وجہ سے ہم فری ٹریڈ کی طرف جا رہے تھے اس پر توجہ دیں۔ میں ایک بات بڑی ضروری کہنا چاہتا ہوں جو کہ سب نے کی، میں اپنی بہنیں جو اپوزیشن میں ہیں میں نے اپوزیشن کہہ دیا یعنی آنے والی اپوزیشن جو کہ ٹریژری بنچوں پر بیٹھی ہے ان کو کہنا چاہتا ہوں اور سب بھائیوں کو بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک یہ law ہے یہاں پر بہت ساری بہنیں لاء گریجوٹیس بیٹھی ہیں، جب تک سپریم کورٹ آف پاکستان کسی کو convict قرار نہیں دیتی تب تک یہ گردان جو ہے اور یہ جو سی ڈی اڑ گئی ہے اس کو نکالیں کہ فلاں مجرم ہے، فلاں ڈاکو ہے اور فلاں چور ہے۔ اس طرح۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، Thank you very much.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں آخری الفاظ کہنا چاہوں گا۔ آپ مجھے صرف ایک منٹ دے دیں۔ اس سے ہمارا internationally image بہت زیادہ متاثر ہوتا ہے تو ہمیں اس بات کی طرف نہیں جانا چاہئے۔ اب باتیں تو بہت تھی لیکن چونکہ سارا سلسلہ disturb ہوا ہے تو آخر میں میں میاں محمد بخش کا ایک شعر سنا کر بات ختم کرتا ہوں:

[*********************]

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

بہت شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین!۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: آپ ان کو بات کرنے دیں پھر میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ جی، Please no cross talk.

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں نے request کی تھی کہ ہمارے ایک ممبر نے واپس جانا تھا اگر ان کو آج ٹائم مل جائے تو بہتر ہوتا لیکن شاید اتنا ٹائم نہیں ہے کہ پانچ منٹ کسی کی request پر دیئے جاسکیں۔ ہم ٹوٹل سات ممبرز ہیں اور اگر ان میں سے بھی کوئی ممبر رہ جائے تو میرے خیال میں آپ کی دریا دلی کا تو پتا چل گیا۔ اگر ہمارے لئے ٹائم نہیں ہے تو ہم اس ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: شاہ جی، بات سنیں، بات یہ ہے کہ اُدھر سے بات ہو رہی ہے اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میرے خیال میں، مَیں ایک گھنٹہ کھڑا رہا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: میں پانچ سات منٹ کے بعد انہیں ٹائم دیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! ہمارے ممبر جناب ممتاز چانگ ہیں اگر آپ نے پانچ منٹ ٹائم دے دیا تو آپ کی مہربانی ہے لیکن اگر آپ ٹائم نہ بھی دیں تو ہمارا آپ سے جھگڑا کوئی نہیں ہے اور آپ honourable ہیں۔

جناب چیئرمین: شاہ جی، آپ بھی قابل احترام ہیں اور وہ بھی قابل احترام ہیں آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ عائشہ نواز!

محترمہ عائشہ نواز: جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آپ نے دوبارہ سے ٹائم دیا۔ یہاں پر minorities کا چونکہ specifically ذکر ہوا تھا اس لئے I had let go own my slot کہ سندھو صاحب کو دے دیا جائے اگر ناراضگی ختم اور ہاؤس کا ماحول بہتر ہو سکے تو اس سے اچھی کیا بات ہوگی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ایک دفعہ پھر congratulations to the Speaker کہ اس نئی اسمبلی کے اندر ہمیں بجٹ پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے اور ہم اس پر گفتگو کر پا رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ جناب ہاشم جواں بخت اور اس گورنمنٹ کو بہت بہت مبارکباد جنہوں نے اتنا عوام دوست بجٹ دیا اور اُن چیزوں پر خاص طور پر توجہ دی گئی جو کہ بہت عرصے سے neglected تھیں۔ یہاں پر speeches بہت ساری ہوئی ہیں چونکہ تمام ڈیپارٹمنٹس کو cover کر رہی ہیں تو اس لئے میں نے سوچا کہ specifically ایک ڈیپارٹمنٹ پر گفتگو کر لی جائے تاکہ احساس ہو کہ جب کسی ایک چیز کو تفصیل میں دیکھا جاتا ہے اور کوئی منسٹری یا گورنمنٹ اس پر توجہ دیتی ہے تو کیا ہوتا ہے۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ ہمارے ہاں بہت important department ہے جس کو شاید ماضی میں پچھلے 25,30 سال سے وہ importance نہیں ملی جو کہ ملنی چاہئے تھی بہت سارے tail end کے علاقے ایسے ہیں جن کو پچھلے 25 سال میں پانی نہیں ملا اور اس بار وزیر آبپاشی جناب محسن لغاری کی لیڈرشپ کے تحت ---(قطع کلامیاں)

محترمہ عائشہ نواز: جناب چیئرمین! اگر House in order کا کہہ دیں تو اچھا ہو جائے گا، چیئرمین صاحب! اگر آپ کی توجہ مل جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! House in order ہے۔ آپ بات کریں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب چیئرمین! وزیر آبپاشی جناب محسن لغاری نے بہت ساری چیزوں پر کام کیا جیسے کہ tail end کے وہ علاقے جن کو 25 سال سے پانی نہیں ملا اُن علاقوں تک نہروں کی maintenance کر کے اُنہیں دوبارہ سے کھول کر پانی کو پہنچایا گیا۔ اگر اس کو نمبرز کی صورت میں دیکھا جائے تو 56 فیصد علاقوں میں delivery increase ہوئی ہے tail end کے وہ علاقے جہاں پانی نہیں ہوتا تھا وہ اب water shortage والے علاقوں میں تو ضرور آتے ہیں لیکن وہ ایسے نہیں ہیں کہ اُدھر کی نہریں سوکھی پڑی ہے۔ اب اس چیز کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جب irrigation میں صحیح کام نہیں ہوتا اور پانی tail end پر نہیں پہنچتا جو کہ پچھلے کافی عرصے سے نہیں پہنچتا تھا تو اُس علاقے میں ٹیوب ویل لگتے ہیں جب ٹیوب ویل لگتے ہیں تو کاشتکار کافی ایکڑ دس

پندرہ ہزار روپے کا خرچہ نا صرف زیادہ ہوتا ہے بلکہ اُس کے علاوہ اُس علاقے کا water table کا level بھی نیچے جانے لگ پڑتا ہے اور اس کے علاوہ بجلی بھی ضائع ہوتی ہے، تیل بھی خرچ ہوتا ہے اور multiple levels کے اوپر بھی problems ہوتی ہیں جبکہ پانی آخر تک نہیں پہنچتا ہے۔

جناب چیئرمین! پانی کے حوالے سے جو دوسری بڑی چیز ہے وہ پانی چوری ہے اور جو پانی کے disbursement کے لئے اُس کا سائز ہوتا ہے اُس کو ٹھیک کرنے کے لئے جو کیسز ہوتے ہیں اگر اُس کے اوپر توجہ دلائی جائے Irrigation Department نے 28 ہزار کیسز رپورٹ کئے ہیں، پولیس نے Irrigation Department کے ساتھ بہت cooperate کیا اور بہت important بات یہ ہے پچھلے کئی سالوں سے صرف 39 لوگ per year گرفتار ہوتے تھے، اس سال 2800 گرفتاریاں ہوئی ہیں صرف اس لئے کہ پانی کو tail end تک پہنچایا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پاکستان کے اندر پانی کے اوپر ایک اور کام جو باقی حکومتوں میں نہیں ہوا جس کو کہا جا سکتا ہے water conservation جو ڈیمز بننے تھے پچھلے 51 سال میں کوئی بڑا ڈیم نہیں بنا، تربیلا ڈیم آخری ڈیم تھا جو 1970 کے اندر sanction ہوا تھا اُس کے بعد سے اب تک کوئی بڑا ڈیم sanction نہیں ہوا، فیڈرل گورنمنٹ نے چند پراجیکٹس شروع کئے ہیں جس سے تقریباً 13 ملین ایکڑ فٹ کے اندر پانی کی رسائی بڑھ رہی ہے۔ پنجاب نے خاص طور پر 13 سال ڈیمز پوٹھوہار ریجن اور کوہ سلیمان ریجن کے اندر بنانے شروع کئے ہیں جس کے لئے 4 بلین سے زیادہ رقم مختص کی گئی ہے اور سب سے important بات یہ ہے کہ ہم ایک ایسی قوم ہیں کہ جس کا پانی کو بہانے کے اوپر agreement ہو جاتا ہے لیکن پانی کو سنبھالنے کے اوپر ہماری لڑائی ہو جاتی ہے۔ لیکن اس حکومت نے بہت عرصہ بعد پہلی دفعہ ڈیمز بنانا شروع کئے ہیں اس کے اندر بہت سارے ڈیمز ہیں خاص طور پر میں Dadhocha Dam کا ذکر کرنا چاہوں گی جس سے ہمارے راولپنڈی کے لوگ بہت خوش ہیں کیونکہ راولپنڈی کے اندر water drainage کا ایک بہت بڑا مسئلہ تھا جس کے لئے خاص طور پر یہ ڈیم بنایا جا رہا ہے جو صرف راولپنڈی کے لوگوں کو سپورٹ کرے گا 6.5 billion rupees اس کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ Mujahid Dam ہے، Mora Dam ہے Sora Dam ہے---

جناب چیئرمین: محترمہ! please wind up کریں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب چیئرمین! دو سے تین ملین ایکڑ فٹ پانی اس کے اندر ذخیرہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد جو construction کے بڑے بڑے projects ہوتے ہیں اُن سے آگے بڑھ کر پالیسز کے اوپر کام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پنجاب میں پہلی پانی کی پالیسی بنائی گئی ہے جس میں 1873 کے ایکٹ کو finally redo کر کے نئی پالیسی بنائی جا رہی ہے جس کے تحت جدید دور کے تقاضوں کو پورا کر پائیں گے۔ Canals کے اوپر بہت ساری بات کرنے کے لئے بہت ساری چیزیں ہیں لیکن آپ مجھے wind up کرنے کا کہہ رہے ہیں تو I would like to say کہ پنجاب ایک agriculture-based economy ہے اور ایگری کلچر کے لئے irrigation بہت important ہوتا ہے اگر پانی گاؤں کے کونوں تک نہیں پہنچے گا تو پیداوار میں اضافہ نہیں ہو گا جس سے پنجاب کی دو تہائی آبادی کو cater کیا جا سکتا ہے تو economy میں فرق آئے گا اور جیسے کہ ہمارے فاضل دوست ہمیشہ کہتے ہیں کہ فصل اچھی ہوتی ہے تو شہروں میں رونقیں آتی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! please wind up کریں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب چیئرمین! جب شہروں میں رونقیں آتی ہیں تو انار کلی میں شاپنگ بھی ہوتی ہے، مال روڈ پر گاڑیاں بھی بکتی ہیں اور ہمارے دوستوں کے ہاں activity بھی نظر آتی ہے بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، جناب رمیش سنگھ اروڑا!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب رمیش سنگھ اروڑا! ایک منٹ۔ جو جناب خلیل طاہر سندھو نے اپنی speech کے آخر میں شعر پڑھا تھا تو اس کو expunge کر دیا جائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں نے کیا غلط کہا ہے۔ وہ میاں محمد بخش کا شعر ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! انہوں نے حق اور سچ کی بات کی ہے۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: سمیع اللہ خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔جناب رمیش سنگھ اروڑا کو بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: رمیش سنگھ اروڑا صاحب! آپ please continue کریں۔جی، اروڑا صاحب آپ نے بات کرنی ہے یا؟

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! آپ تو ڈانٹنا شروع ہو گئے ہیں آپ ڈانٹ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب رمیش سنگھ اروڑا! آپ معزز ممبر ہیں please continue کریں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! میں اپنی بات کا آغاز کرنے سے پہلے خلیل طاہر سندھو صاحب ہمارے former minister بھی ہیں اور تین دفعہ parliamentarian رہے ہیں۔یہ بڑے seasoned parliamentarian ہیں اگر minority کے ممبر کی طرف سے ایک بات آئی ہے تو موجودہ حکومت کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ اگر former minister کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ minorities کے ساتھ discrimination ہو رہی ہے اور یہی وہ رویے ہیں جو پھر یورپی یونین میں جا کر پاکستان کی بدنامی ہوتی ہے اور پاکستان کے خلاف resolution پاس ہوتی ہے اور وہاں پر کہا جاتا ہے کہ پاکستان کے اندر minorities safe نہیں ہیں،اس کے علاوہ ہماری گورنمنٹ نے minorities کے لئے اتنا کام کیا اور موجودہ حکومت یورپی یونین میں جا کر پاکستان کے خلاف resolution پاس کرواتی ہے۔ میری request ہو گی کہ ان رویوں کو دیکھنے کی ضرورت ہے ۔ سیکرٹریٹ کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔چیئر سے بھی request ہے کہ kindly اس کو دیکھیں اور خاص کر یہ کہ کیوں minorities یہ feel کرتی ہیں کہ وہ یہاں پر safe نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ اب میں سب سے پہلے اس august House میں موجود ہر معزز ممبر کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خاص کر میں چودھری پرویز الٰہی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے 2005 میں اس بلڈنگ کا آغاز کیا جو کہ آج بڑا august House بن کر ہمارے سامنے ہے آج ان تمام معزز ممبران جو یہاں موجود ہیں میری طرف سے معزز parliamentarian کو مبارکباد لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ expect کرتا ہوں کہ جس

طرح یہ عمارت بہت کشادہ ہے، یہاں پر بیٹھے ہوئے ہر معزز ممبر کا دل بھی کشادہ ہو، اُس کے اندر دوسرے ممبر کو سننے کی سکت بھی ہو کہ وہ دوسرے ممبر کو تحمل کے ساتھ سن سکے۔

جناب چیئرمین! مجھ سے پہلے شیخ علاؤ الدین نے بھی بات کی تھی میں بھی آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ بھی اسی معزز ہاؤس کے ممبر ہیں اور آپ بھی آج جس مشکل سے گزر کر آئے ہوں گے اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ یہاں پر بیٹھنے والے تمام ممبران بڑے honourable ہیں اور خاص کر جو ہمارے مہمان ہمارے ساتھ آتے ہیں تو وہ یہ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ اسمبلی کے اندر ہمیں کس طریقے سے deal کیا جاتا ہے تو میری گزارش ہو گی کہ تھوڑا سا اس کو ease out کیا جائے۔ ہم یہاں پر پیپر لے کر کبھی ایک شخص کا ترلہ ڈال رہے ہیں کبھی دوسرے کا کہ kindly ان کو allow کر دیں کہ ہمارے مہمان آسکیں اور پھر یہاں پر ہمارے پاس کوئی ایسا بندہ نہیں ہوتا جو ہمیں facilitate کر سکے تو یہ بڑی شرمندگی کی بات ہے اور میں اس پر یہ request کرتا ہوں کہ اس کو دیکھا جائے۔

جناب چیئرمین! میں جو بجٹ کی speech کرنے جا رہا ہوں اس کے آغاز پر یہ کہوں کہ اس بجٹ پر اپوزیشن لیڈر نے بڑی تفصیل سے بڑے مدبرانہ طریقے سے ایک ایک پہلو کا جائزہ لیا اور ہر ایک پہلو پر بڑی دلیل کے ساتھ بات کی چاہے وہ ایجوکیشن، ہیلتھ، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ اور minorities کی بات ہو یا ہمارے تمام شعبہ ہائے زندگی سے جن کا تعلق ہے ان تمام سیکٹرز پر with fact and figures کے ساتھ بات کی ہے۔ جس کو آج آپ عوام دوست بجٹ بول رہے ہیں کہ وہ کس طرح سے عوام دشمن بجٹ ہے۔ ایک طرف آپ کرپشن فری پاکستان کا نعرہ لگا کر آئے تھے کہ کرپٹ حکومت اور بہت بڑے اس طرح کے slogans لگائے تو آج آپ کو انٹرنیشنل ٹرانسپرنسی کہہ رہی ہے کہ پاکستان کرپشن میں دو درجے مزید آگے بڑھ گیا ہے۔ جب مسلم لیگ نواز کی حکومت تھی اس وقت GDP Rate 5.8 فیصد تھا۔ مجھ سے پہلے یہاں پر ایک معزز ممبر بات کر رہے تھے کہ آپ ذرا facts and figures کو دیکھیں تو بھائی یہ ہم نہیں بلکہ ورلڈ بنک کہہ رہا ہے کہ آپ کا GDP rate negative گیا ہے لہٰذا ان سے بات کریں اور پوچھیں کہ کہاں ورلڈ بنک میں ہمارا growth rate نیچے گیا ہے۔ اس کے ساتھ ایجوکیشن اور ہیلتھ کی باتیں کی گئیں۔ آج کینسر کا مریض دربدر ہے وہ آپ سے دوائی مانگ رہا ہے۔ آج کوالٹی ایجوکیشن کی بات کی جا رہی ہے تو جو رپورٹس آ رہی

ہیں ان کے مطابق کوالٹی ایجوکیشن بہت worst ہو گئی ہے۔ آج غریب آدمی آپ سے آٹا، چینی، بجلی اور گیس مانگ رہا ہے یہ وہ چیزیں ہیں جن کے بارے میں آپ کنٹینر پر کھڑے ہو کر بڑے بڑے نعرے لگاتے تھے اور آپ چور، چور لوٹ کر کھا گئے کے نعرے لگاتے تھے۔ آج آپ کی حکومت میں چینی 110 روپے اور آٹا 85 روپے کلو میں مل رہا ہے۔ آج صبح میں ٹی وی پر دیکھ رہا تھا کہ گیس کی قیمت میں 5 روپے فی کلوگرام اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بجلی کا ہر آنے والے دنوں میں ریٹ بڑھ رہا ہے۔ پہلے ایک ماہ بعد پٹرول کی قیمت بڑھتی تھی لیکن آج آپ ہر 15 دن بعد پٹرول کی قیمت بڑھا رہے ہیں تو آپ کس طرح سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ عوام دوست بجٹ ہے۔ وزیر خزانہ میرے بھائی اور دوست ہیں اور یہ ہمارے ساتھ سابقہ حکومت میں تھے وہ بہت ہی knowledge والے آدمی ہیں لیکن جناب وزیر خزانہ بھی کیا کریں ان کو پتا ہے کہ ریونیو نہیں ہے۔ ان کو پتا کہ عمران خان صاحب جو نعرہ لگا کر آئے ہیں وہ نعرہ پٹ چکا ہے۔ آج پیسا نہیں ہے آج ساڑھے پانچ ہزار روپے کی revenue generate کرنے کی بات کرتے ہیں تو چار ہزار پر جا کر آپ کی بریکیں لگ جاتی ہیں تو یہ وہ چیزیں ہیں اور یہ وہ بجٹ ہے جس بجٹ کی آپ باتیں کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اب میں اپنے specific issue of minorities کی طرف آتا ہوں۔ اسی ہاؤس نے مارچ 2018 میں سکھ میرج ایکٹ پاس کیا اور میں اس وقت کی اپوزیشن کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ میں میاں محمود الرشید کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جب سکھ میرج ایکٹ پاس ہوا تو انہوں نے کھڑے ہو کر مبارکباد پیش کی لیکن کیا ہوا کیوں موجودہ حکومت کو سانپ سونگھ گیا ہے پھر ہم ٹھیک ہی کہتے ہیں کہ یہ نااہل اور نالائق ہیں کیونکہ تین سال گزر چکے ہیں ان سے رولز آف بزنس نہیں بن سکے دنیا بھر میں آپ نے پاکستان کی سبکی کروائی۔ جب سکھ میرج ایکٹ بن گیا تو ہم نے بڑا نعرہ لگایا کہ پاکستان دنیا کا پہلا ملک ہے جہاں پر سکھ میرج ایکٹ بن گیا۔ دنیا بھر میں ہماری خبریں لگیں دنیا بھر نے پاکستان کو appreciate کیا۔ دنیا بھر نے بھارت کو کہا کہ بھارت میں سکھ میرج ایکٹ نہیں اور پاکستان اس سے lead لے گیا۔ پاکستان میں 25 ہزار سکھ کمیونٹی کے ہوتے ہوئے وہاں پر سکھ میرج ایکٹ پاس ہوتا ہے لیکن کیا ہوتا ہے کہ آپ bylaws نہیں بنا سکتے اس وقت کے منسٹر صاحبان خلیل طاہر سندھو، راجہ اشفاق سرور اور رانا ثناء اللہ کھڑے ہو کر مجھے مبارکباد دیتے ہیں اور تینوں محمود الرشید کے ساتھ مل کر جاتے ہیں اور ہماری سکھ کمیونٹی کو بل کے

پاس ہونے پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ تین سال گزر جانے کے باوجود اس کے رولز آف بزنس نہیں بنے۔ ہندو میرج ایکٹ کے حوالے سے تمام اسمبلیوں نے نیشنل اسمبلی کو مینڈیٹ دیا کہ آپ اس ایکٹ کو پاس کریں اس کے رولز آف بزنس نہیں بن رہے۔ Christian Persons Law پر آج کوئی بات نہیں ہو رہی۔ آج ہمارے مسیحی بھائی ہر دروازے پر جا کر دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں کہ ہمیں ہمارے personal laws دیں۔ موجودہ حکومت جو بہت بڑے بڑے نعرے اور دعوٰے کرتی ہے وہ آج لوگوں کو ان کے حقوق دینے میں ناکام اور نااہل ہے۔ جاب کوٹہ 5 فیصد کی بات کی جاتی ہے۔ میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف کا vision تھا اور انہوں نے mandatory کیا کہ اگر کوئی job minority کو نہیں ملتی تو آپ اس کو carry forward کریں گے لیکن ہمیں دیکھنا چاہئے کہ وہاں پر 5 فیصد جاب کوٹا صرف اور صرف minority کو ملے۔ آج مجھے دکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ کہیں پر سینٹری ورکر کی janitorial job کی vacancy آتی ہے تو وہاں پر لکھا جاتا ہے کہ مسیحی قوم یا غیر مسلم کے لئے یہ سینٹری ورکر کی جاب موجود ہے تو یہ شرم کی بات ہے۔ آپ دنیا کو کیا پیغام دیتے ہیں کہ پاکستان میں بسنے والی اقلیتوں کے لئے آپ کے پاس صرف سینٹری ورکرز کی جاب ہے مجھے یہ بات کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ MDF کا بہت رولا ڈالا گیا اور کہا گیا کہ ہم نے 400 فیصد فنڈ بڑھا دیا ہے۔ آپ ذرا اپنی کارکردگی تو دیکھیں کہ نواز شریف صاحب کی حکومت میں MDF میں 600 ملین ہم نے رکھا اور 78 فیصد سے زیادہ ہماری utilization ہے۔ آج آپ 100 ملین MDF میں رکھتے ہیں اور آپ اقلیت کو کہتے ہیں کہ ہم آپ کو (MDF) Minority Development Fund دے رہے ہیں اور اس کی utilization zero ہے جس طرح اس حکومت کی اور اس کے وزراء کی کارکردگی زیرو ہے اسی طرح آپ نے MDF میں minorities کو زیرو دیا ہے۔ آج شنیہ روتھ صاحبہ پی ٹی آئی کی ایم این اے ہیں وہ شہباز شریف کے پاس جا کر request کرتی ہیں کہ ہمیں بھی MDF دیں اور اس وقت شہباز شریف نے منسٹر کو حکم دیا کہ آپ ان کو فنڈ دیں اور ان کو فنڈ ملتا بھی ہے۔ آج تک آپ کے Minority Minister نے کسی minority کے ایم پی اے کو اپنے آفس میں بلا کر نہیں پوچھا کہ آپ کے کیا مسائل ہیں؟ وہ کم از کم ان ایم پی اے صاحبان کو بلا کر یہ ہی پوچھ لیں کہ آپ کے کیا کیا مسائل ہیں اور کس طرح سے minorities کے مسائل کو ہم نے address کرنا ہے، ہم نے اپنے حقوق کو کس طرح سے

protect کرنا ہے؟ یہ نواز شریف صاحب کا vision تھا کہ گرانتھی صاحبان جو کہ گردوارہ کے اندر اپنا مذہبی فریضہ ادا کرتے ہیں ان کا گریڈ 7 تھا اور وہ یہ محسوس کرتے تھے کہ ہم یہاں پر depressed اور suppressed ہیں تو ان کو گریڈ 7 سے گریڈ 14 دیا گیا۔ اس کے ساتھ ان کا career plan دیا گیا کہ گریڈ 14 سے گریڈ 16 اور گریڈ 17 کیا جائے۔ گریڈ 14 کے بعد ہماری حکومت ختم ہو جاتی ہے اور وہ جو اگلا career plan تھا وہ روک دیا گیا۔ آج بھی وہ فائل اسی طرح سے پڑی ہے۔ میری ایک معزز ممبر نے احسن اقبال کے بارے میں کچھ کلمات ادا کئے تو میں چاہوں گا کہ۔۔

جناب چیئرمین: رمیش صاحب! آپ اپنی تقریر کو wind up کریں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! یہ minority کی بات ہے لہذا یہ بات آپ کو سننا پڑے گی۔

جناب چیئرمین: رمیش صاحب! Minority کی بات ضرور سنیں گے لیکن آپ جلدی جلدی wind up کریں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! میں اپنی بات کو دو منٹ میں wind up کرتا ہوں ابھی احسن اقبال صاحب کے بارے میں بات کی گئی ہے اس کو آپ نے حذف کروانا ہے احسن اقبال صاحب ایک visionary leader ہیں انہوں نے پاکستان کو سی پیک کا منصوبہ دیا، انہوں نے Vision 2025 دیا، انہوں نے پاکستان کے اندر سب سے بڑا PSDP بھی چلایا، انہوں نے کرتارپور کے اندر development کی اور یہاں پر کھڑے ہو کر ان کے خلاف باتیں کی جا رہی ہیں یہ وہی احسن اقبال ہیں جن کو UN Global Champion کہا گیا۔

جناب چیئرمین: رمیش صاحب! بس بہت شکریہ کیونکہ آپ کو بات کرتے ہوئے تین چار منٹ زیادہ ہو گئے ہیں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! مجھے دو چار منٹ مزید وقت دے دیں کیونکہ آپ نے یہاں پر لوگوں کو 25،25 منٹ کا وقت دیا ہے۔ میں اپنی بات کو دو منٹ میں wind up کرتا ہوں۔ کرتارپور راہداری کے حوالے سے میں جنرل قمر جاوید باجوہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے محبت کا

پیغام جھپی ڈال کر سندھو صاحب کے باہر بھیجا۔ میں پرویز الٰہی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کرتاپور راہداری کی سب سے پہلی سڑک کی بنیاد رکھی۔ ہم ہر اس شخص کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو میرے گرو کو اور میرے گردوارے کو respect دے گا۔ آج وہی کرتارپور صاحب آپ سے سڑک مانگ رہا ہے۔ چودھری پرویز الٰہی نے DO letter لکھا لیکن سڑک نہیں ملی۔ آج اس سڑک کے لئے ہمیں 9.5 بلین دے رہے ہیں اور 5 کروڑ روپے پہلے سال کے لئے رکھ رہے ہیں اور ہمیں پیغام یہ دے رہے ہیں کہ ہم یہ سڑک مکمل نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! میری بس تین چار تجاویز ہیں اس کے بعد میں اپنی speech wind up کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جلدی کریں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! جناب وزیر خزانہ بھی سن رہے ہیں تو کرتارپور کی سڑک جو کہ لاہور سیالکوٹ موٹروے لنک روڈ سے اس کو اسی سال کے financial year کے بجٹ میں ڈالا جائے۔ لاہور شمشان گھاٹ کو روڈ دیا جائے۔ سکھ میرج laws کو جلد سے جلد مکمل کیا جائے اور ان پر عملدرآمد کیا جائے۔ ساہیوال چک نمبر 116 میں ہمارا گردوارہ نائنل اس کو rehabilitate کیا جائے۔ منڈی بہاؤالدین جہاں سے ہماری بہن بھی بیٹھی ہوئی ہے وہاں پر گردوارہ کو rehabilitate کیا جائے۔ Fourth conversion کو روکا جائے۔ میں ایک بات آخر میں، میں بڑے دکھ کے ساتھ conclude کرتے ہوئے request کروں کہ پچھلے دنوں اخبار میں ایک خبر لگی ہے آپ کے منسٹر کھچی صاحب جو کہ میلسی کے ہیں انہوں نے کسی گردوارے پر قبضہ کر لیا ہے یہ خبر international گئی ہے۔ میری درخواست ہے کہ کھچی صاحب اس حوالے سے اپنی پوزیشن واضح کریں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! اس گردوارے کو واگزار کروائیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شمیم آفتاب اپنی بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: محترمہ ! آپ اپنی بات continue کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین ! شکریہ میں سب سے پہلے اس نئے ہال کی تعمیر پر سپیکر صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے سروں پر خاتم النبیین کا نام لکھا ہوا ہے۔مجھے امید ہے کہ ہم اس نام کی لاج رکھیں گے اور یہاں پر جو بھی قوانین بنیں گے وہ ان لوگوں کے لئے بنیں گے جن کے خون پسینے کی کمائی سے یہ ایوان بنا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین ! میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار، وزیر قانون راجہ بشارت اور وزیر خزانہ ہاشم جواں بخت کو ایک کامیاب اور عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ آج مجھے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ میں اس مقدس ایوان کا حصہ ہوں جو کہ ایک تاریخی لمحہ سے گزر رہا ہے۔پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت اور ہماری حکومت کا چوتھا عوام دوست بجٹ اور کسان دوست بجٹ ہماری حکومت کی کارکردگی کا مظہر ہے۔میں بجٹ پر بات کرنے سے پہلے دو چیزوں پر ضرور بات کرنا چاہوں گی کہ قائد حزب اختلاف اور اویس لغاری صاحب نے دو دفعہ بات کی لہذا میں پہلے ان کی باتوں کا ضرور جواب دینا چاہوں گی۔ایک تو انہوں نے لوکل گورنمنٹ سسٹم پر بات کی کہ ہم نے تباہ کر دیا ہے۔میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ 2008 سے پہلے جو لوکل گورنمنٹ کا اتنا مضبوط سسٹم تھا اسے 2008 سے لے کر 2018 تک جس طرح تباہ کیا گیا۔جب ہمیں حکومت ملی تو یہ حال تھا کہ تین تین یونین کونسلوں پر گورنمنٹ کا ایک نمائندہ بیٹھا ہوا تھا جو دو دن ایک یونین کونسل، دو دن دوسری یونین کونسل اور دو دن تیسری یونین کونسل میں بیٹھتا تھا تب جا کر لوگوں کے کچھ مسائل حل کرتا تھا۔ مسائل اتنے تھے کہ لوگ لائنوں میں کھڑے رہتے ۔پچھلے دس سالوں میں عوامی نمائندے تو دور کی بات وہاں پر تو گورنمنٹ کے نمائندے بھی نہیں ہوتے تھے۔جب 2015 میں لوکل گورنمنٹ کے الیکشن ہوئے جس میں عوامی نمائندے آئے وہ سارے کے سارے (ن) لیگ کے تھے آپ نے ان نمائندوں کو کتنا empower کیا؟ آپ نے تو سارے کے سارے فنڈز ایم این ایز اور ایم پی ایز کو دیئے جنہوں نے سڑکیں بنائیں لیکن لوکل

گورنمنٹ نے جو صاف پانی دینا تھا یا دوسرے کام کرنے تھے وہ پیسے آپ نے بڑے بڑے پراجیکٹس پر لگائے اور عام لوگوں کو گندی نالیاں اور گندا پانی دیا۔ کیا آپ اس لوکل گورنمنٹ سسٹم کی بات کر رہے تھے کہ جسے ہم نے خراب کیا ہے؟ اب اس پر کام ہو رہا ہے اس پر قانون سازی ہو گئی ہے اور انشاء اللہ ہم جو لوکل گورنمنٹ سسٹم لے کر آئیں گے وہ آپ دیکھیں گے کہ وہی مضبوط سسٹم ہو گا جو 2008 سے پہلے تھا۔

جناب چیئرمین! اویس لغاری صاحب نے دو دفعہ population growth کی بات کی ہے، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ 2008 سے پہلے اس ادارے میں جو کام ہو رہا تھا وہ پچھلے دس سالوں میں کیوں نہیں ہوا۔ یہ وہ ادارہ ہے جس میں ہر گاؤں میں گورنمنٹ کا ایک نمائندہ بیٹھا ہے۔ میرے خیال میں اس سے زیادہ انفراسٹرکچر کسی اور شعبے میں نہیں ہے جتنا اس ادارے میں ہے۔ آپ نے دس سالوں میں اس ادارے کو کہاں پہنچایا؟ آپ تین سال کے بعد حساب مانگنے آ گئے ہیں لیکن پچھلے دس سالوں میں آپ نے population growth کے لئے کیا کام کیا؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ population growth بہت بڑا جن ہے، ہم اسے کنٹرول کئے بغیر کوئی بھی پلاننگ نہیں کر سکتے۔ جس طرح سے ہماری population growth بڑھ رہی ہے اس سے ہمارے مسائل بڑھ رہے ہیں ہم انہیں کبھی بھی قابو میں نہیں لا سکتے جب تک ہم فیملی پلاننگ کی طرف نہیں آئیں گے اور بیٹھ کر اس پر بات نہیں کریں گے مجھے جناب کی توجہ درکار ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی بات کریں میں سن رہا ہوں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! میری تجویز ہے کہ اس پر ایک پورا اجلاس رکھیں جس میں ہم سب debate کریں اور ایک ایسا سسٹم بنائیں کہ اس پر بہت زیادہ کام کر سکیں چونکہ اس سیکٹر میں بہت زیادہ کام کی ضرورت ہے۔ اب میں بجٹ کی طرف آتی ہوں، آج سے تین سال پہلے جب ہماری حکومت آئی تو سابقہ حکومت کی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے مالی خسارہ اور گردشی قرضے ہماری معیشت کو تباہی کے دہانے پر لے گئے تھے۔ وسائل کا استعمال نمائشی منصوبوں کی نذر ہو چکا تھا، ہماری حکومت کو تعلیم، صحت اور زراعت جیسے اہم شعبوں میں بدحالی ورثے میں ملی۔ اس سے پہلے کہ ہم ان مسائل سے نمٹتے Covid جیسی موذی مرض نے آ لیا لیکن اللہ کا شکر ہے کہ ان تمام

مسائل کے باوجود ہماری حکومت کی بہتر معاشی اصلاحات، اخراجات پر کنٹرول اور وسائل کے اضافے کی تدابیر سے آج ہم ایک متوازن عوام دوست بجٹ پیش کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ Covid میں جہاں ترقی یافتہ ممالک نے اس وبا کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے وہاں ہماری حکومت نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

جناب چیئرمین! پوری دنیا آج پاکستان کے اقدامات کی تعریف کر رہی ہے، غریب عوام کو مفت راشن، خصوصی رقم اور کاروباری طبقے کو تاریخی ٹیکس relief دیا گیا۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! یہ ان لوگوں کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ ہماری معیشت بہتری کی طرف رواں دواں ہے اور GDP growth میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ملک پائیدار معاشی ترقی کی طرف جا رہا ہے۔ صوبائی محصولات میں اضافہ ہوا ہے اور پچھلے سال کی نسبت بجٹ میں 18 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! صوبے کی ترقی کے لئے ایک تاریخ ساز پروگرام کا اعلان کیا گیا ہے پہلی دفعہ ہر ضلع کے لئے خصوصی پیکیج کا اعلان کیا گیا ہے جس میں سیوریج سسٹم اور سڑکوں کی بحالی شامل ہے۔ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام، ہیلتھ کارڈ، کسان کارڈ، سکولوں کی upgradation، نئے Mother and Child Hospital یہ سب ایسے منصوبے ہیں جو عام عوام کی زندگی آسان بنائیں گے اور انشاء اللہ ملک ترقی کرے گا۔ میں یہاں پر وزیر خزانہ سے استدعا کرنا چاہتی ہوں کہ جہاں نئے ہسپتال بن رہے ہیں وہیں BHUs کی بہت کمی ہے اور ہماری آبادی بڑھنے کی وجہ سے BHUs پر بہت زیادہ pressure ہے اس لئے اگلے بجٹ میں BHUs ضرور ہونے چاہئیں تاکہ لوگوں کو ان کے doorstep پر صحت کی سہولیات فراہم کی جائیں۔

جناب چیئرمین! جو بچے out of school ہیں ان پر بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے اور اس Covid کی وجہ سے بہت زیادہ پرائیویٹ سکول بند ہو گئے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ جو پہلے out of school بچے تھے اب ہمیں اس سے بھی زیادہ مقابلہ کرنا ہے لہٰذا اس کے لئے ایک تجویز

ہے کہ اگر ہم پرائیویٹ سکولوں سے کہیں کہ وہ 30 فیصد بچوں کو مفت تعلیم دیں چونکہ یہ والا پروگرام ہمارے آرمی پبلک سکول میں بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔اگر میری اس تجویز پر عمل کیا جائے تو ہمارے out of school بچوں کے لئے بڑا اچھا کام ہو سکتا ہے۔اس کے علاوہ نئی یونیورسٹیوں کا قیام حکومت پنجاب کا ایک اہم قدم ہے جہاں نئے سکول و کالج بنائے جا رہے ہیں وہیں پہلے سے موجود missing facilities اور سٹاف کی جو کمی ہے اسے بہت جلدی پورا کیا جا رہا ہے۔میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت بڑا قدم ہے کیونکہ جہاں بھی جائیں میرے خیال میں پچھلے بیس پچیس سال سے تعلیم کے شعبے میں ٹیچرز نہیں ہیں، دوسرا عملہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کیجئے۔

محترمہ شمیم آفتاب: صوبہ پنجاب ہمیشہ غیر متوازن تقسیم کا شکار رہا ہے۔اس دفعہ جو جنوبی پنجاب کے لئے الگ بجٹ مختص کیا گیا ہے یہ وہاں کے باسیوں کی محرومیوں کو دور کرے گا۔خاص طور پر لڑکوں کے سکول ہیں لیکن ساتھ لڑکیوں کے سکول نہیں ہیں، مجھے پالیسی بنانے والے لوگوں پر افسوس ہے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! جب ان لوگوں نے ایجوکیشن کے متعلق یہ پالیسیز بنائیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جہاں لڑکے پڑھ رہے ہیں اور لڑکیاں گھروں میں بیٹھی ہیں تو آپ سوچیں کہ گھر کے اندر ہی آپ دو قسم کے لوگوں کی پرورش کر رہے ہیں ایک جاہل اور ایک پڑھے لکھے ہیں تو آپ کیسے معاشرے میں انصاف کر سکتے ہیں۔اس دفعہ ہمارے بجٹ میں رکھا گیا ہے کہ ہر جگہ جہاں لڑکوں کے سکول ہیں وہاں لڑکیوں کے سکول بھی ہوں گے یہ ایک بہت بڑا قدم ہے جسے ہمیں appreciate کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! صنعت و تجارت کے شعبے میں ترقی کے لئے جو چار گنا بجٹ رکھا گیا ہے۔ اس سے بھی ہمارے نئے انڈسٹریل زون بنیں گے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میں ایک اور چیز point out کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے ہاں skills development کے ادارے تو بہت ہیں لیکن وہاں سے ہمارے جو نوجوان ہنر سیکھ

کر نکلتے ہیں خاص طور پر جو لڑکیاں یا خواتین ہنر سیکھ کر نکلتی ہیں تو ان کے لئے آگے روزگار کے مواقع میسر نہیں ہیں لہٰذا اس کے لئے مزید کام کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم ہوم انڈسٹریز، کاٹج انڈسٹریز کی طرف جائیں اور چھوٹے چھوٹے نئے انڈسٹریل زون بنائے جائیں تا کہ یہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں وہاں پر جا کر کام کر سکیں۔ میری اس تجویز کو جناب وزیر خزانہ ضرور نوٹ فرمالیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! جس طرح بنگلہ دیش اور چائینا میں کاٹج انڈسٹریز کام کر رہی ہیں اسی طرز پر ہمارے ہاں بھی کاٹج انڈسٹریز قائم کی جائیں۔ خواتین کو پانچ لاکھ روپے تک بلا سود قرضہ دیا جا رہا ہے یہ بھی بہت اچھا کام ہے۔ حکومت پنجاب کے اس بجٹ میں جس طرح عام آدمی کی زندگی کو مدنظر رکھا گیا ہے انشاءاللہ ان اقدامات سے مملکت پاکستان ایک نیا ترقی یافتہ، پائیدار اور پُرامن ملک بن کر اُبھرے گا۔ یہ ملک اسلامی اقدار کا محافظ ہو گا اور ختم نبوت کا پاسبان ہو گا۔ میری دُعا ہے کہ خُدا اس ملک کا حامی و ناصر ہو۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، مہربانی۔ اب جناب خالد محمود بابر تقریر کریں گے۔

جناب خالد محمود بابر: **نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO** جناب چیئرمین! میں تُساں کولوں اجازت چاہساں کہ حسب روایت میں اپنی مادری زبان سرائیکی اچ بجٹ دے اُتے تقریر کرنی چاہندا آں تے میکوں اجازت ڈتی ونجے۔

جناب چیئرمین: جی، اجازت ہے۔

جناب خالد محمود بابر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ دی وڈی مہربانی کہ تُساں میکوں اجازت ڈتی اے۔ سب کینوں پہلے تاں میں اپنے پنجاب اسمبلی دے سپیکر چودھری پرویز الٰہی دا انتہائی ممنون و مشکور ہاں کہ اُوہناں نے اپنی انتھک کوششاں کر کے اساں کوں وی ایں ایوان دے وچ باہن دا موقع فراہم کیتا نیں۔ میں چوتھی دفعہ اسمبلی وچ پہنچ دا پیاں۔ جہڑی حالت پچھلی اسمبلی وچ ہوندی ہئی تے پورے ایم پی ای صاحبان دے باہن دی جاہ کینا ہوندی ہئی۔ اساں چودھری پرویز الٰہی دے انتہائی مشکور آں کہ اُوہناں نے ایہہ نویں اسمبلی بناون واسطے کاوشاں کیتیاں نیں تے تمام

ممبران کوں اُوہناں دے باہمن دی جاہ فراہم کیتی اے تے عزت آلی جاہ فراہم کیتی اے۔ میں خصوصاً حکومت تے اپوزیشن دے تمام اراکین کو مبارکباد پیش کریناں آں۔

جناب چیئرمین! ساڈے علاقے تے وسیب دے سونہڑے تے من موہنڑے وزیر نے بوہوں وڈی ٹک پڑھ کے ساکوں سُنوائی اے۔ تے اُوہندے وچ اُوہناں نے ایہہ فرمایا اے کہ ایہہ بجٹ عوام دے واسطے، پنجاب دے واسطے اور پاکستان دے واسطے بہتری دا بجٹ اے۔ میں پوری ٹک پڑھی اے تے اپنے علاقے دے حصے داوی غور نال جائزہ گھدا اے لیکن میکوں ایہہ لگیا اے کہ ایہہ عوام دشمن بجٹ اے کیونکہ اہناں نے جنوبی پنجاب دے اندر ایہہ وعدہ کیتا سی کہ جنوبی پنجاب کوں وی صوبہ بنیسُوں۔ میں ہمیشہ ہر سال یاد ڈیوائندہ آں۔ ترائے سال گزر گئے نیں تے ساڈا جنوبی پنجاب سرائیکیاں دا صوبہ نہ بنیا۔ پر ایس بجٹ ٹک دے اندر میں ایہہ ضرور پڑھیا اے کہ جنوبی پنجاب دے بجٹ واسطے علیحدہ ٹک بنائی گئی اے۔ اوندا علیحدہ ناں ڈتا گیا اے۔ چلو ساڈا وزیر خزانہ تے وزیر اعلیٰ جنوبی پنجاب توں آیا اے تے اہناں نے اساں کوں اے ناں ڈتا اے، ایہہ دسیا اے کہ ساؤتھ پنجاب دا بجٹ اساں 34 فیصد ودھا ڈتا اے۔ میں ایں ٹک دے اندر غور نال ڈِٹھا اے۔ میڈے حلقے دے واسطے انہاں نے کوئی ایو جئی سکیم نئیں ڈتی کہ میکوں اے لگے کہ ایہہ حکومت تحریک انصاف دی حکومت اے۔ انہاں ایہہ آکھیا سی کہ اساں ایں ملک دے اندر انصاف گھن کے آسُوں۔ انہاں نے ایہہ آکھیا کہ اساں ایں پنجاب دے اندر انصاف گھن کے آسُوں۔ پر میکوں نئیں لگدا کہ انہاں نیں ایں ٹک دے اندر انصاف کیتا ہووے۔ ادھی آبادی تے ادھے ایم پی اے ایس اسمبلی دے اندر ایں funds توں محروم ہن۔ میں بجٹ ٹک دے اندر غور نال ڈِٹھا اے کہ حکومتی ایم پی اے دی طرفوں تاں سکیماں already ٹک دے اندر موجود ہن پر اپوزیشن جہڑی ایں side تے بیٹھی اے تے انہاں دی کوئی سکیم ایں ٹک دے اندر موجود کہنی۔ ایں واسطے میں اکھینداں آں کہ ایہہ بجٹ انصاف تے مبنی کائی نئیں بلکہ ایہہ بجٹ اقرباء پروری یعنی اپنے حکومتی بندیاں کوں نوازن لئی، اپنی حکومت بچاون واسطے، اپنے لوکاں کو oblige کرن واسطے بنایا گیا اے نہ کہ پنجاب دی عوام واسطے بنایا گیا اے۔ جنوبی پنجاب توں جہڑے اساں ایم پی اے آں، جہڑے پاکستان مسلم لیگ (ن) نال تعلق رکھیدن آں اساں وی تاں پنجاب دے رہائشی ہسے۔ اساں وی

ساؤتھ پنجاب دے رہائشی ہسے۔ اساں وی انہاں وانگوں عوام دا ووٹ گھن تے پنجاب اسمبلی وچ آئے آں۔ پر انہاں نے اساں اپوزیشن دے ممبران واسطے کوئی بجٹ نہیں رکھیا۔

جناب چیئرمین! جناب وزیر خزانہ ایں بجٹ دی کتاب کوں غور نال پڑھن۔ میں بہاولپور ضلع نال تعلق رکھیندا آں تے جناب دا ہمسایہ آں۔ پی پی۔ 251 دے اندر شاید انہاں کوں اے روڈ وی نہ نظر آئی ہوسی جیہڑی نوشہرہ توں کوٹلہ موسیٰ خان ویندی پئی اے تے ایہہ سڑک ٹُرٹ پُھرٹ دا شکار اے۔ میں ڈُھم کہ ایں بُک دے ہر صفحے دے اُتے یاڈی۔ جی۔ خاں لکھیا کھڑے یا رحیم یار خان لکھیا کھڑے۔ پر جتھاں بہاولپور لکھیا کھڑے اُتھاں پی پی۔ 251 دا کوئی ذکر کہنی۔

جناب چیئرمین: ماشاءاللہ آکھوں۔ ماشاءاللہ آکھوں۔

جناب خالد محمود بابر: جناب چیئرمین! مہربانی۔ حلقہ پی پی۔ 251 دے اندر نوشہرہ توں کوٹلہ موسیٰ ونجو تاں چنگا بھلا بندہ وی بیمار تھی ویندا اے۔ اوتھے اکثر بندے کمر دے مریض تھی گے نیں۔ مخدوم صاحب! انہاں وچ میں وی شامل آں۔ تُساں کم از کم ایس روڈ دی repair واسطے اپنے کول نوٹ تاں کرو۔ ڈیوو تے بھاویں نہ ڈیوو۔ غور تے کرو۔ انہاں نیں ایویں آکھیا سی کہ ساؤتھ پنجاب دے وزیر اعلیٰ تے وزیر خزانہ نے ساؤتھ پنجاب دے واسطے بوہوں وڈا بجٹ ڈتا اے۔ میں تاں اکھیندا ہاں کہ لاہور دے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے اساکوں روڈاں ڈتیاں سن۔ اوہ روڈ جیہڑی سی پیک جھانگڑہ توں بہاولپور تک ونجھنی ہئی۔ اوہ روڈ بہاولپور توں connect کرنی ہئی۔ میاں محمد شہباز شریف دے دور وچ اوہ روڈ one way ہائی۔ اساں ہن ترقی کیتی اے کیونکہ منسٹر وی ساڈے جنوبی پنجاب دا اے تے وزیر اعلیٰ وی ساڈے جنوبی پنجاب دا اے۔ پر اوہ روڈ one way دی بجائے single تھی گئی اے۔ پچھلے ترائے سالاں دے بجٹ وچ اوہ سڑک نئیں آئی۔ نہ اوہندے fund release تھئے۔ میکوں ایہہ پتا لگیا اے کہ پچھلے ترائے سالاں وچ اساکوں کوئی fund نہیں ملیا کیونکہ وزیر اعلیٰ ساڈے جنوبی پنجاب دا بن گیا اے۔ اوہ ہن ساڈی روڈ مرکز وچ چلی گئی اے۔ تے ہن ایہہ سڑک 30 فٹ چوڑائی والی تے 42 کلومیٹر لمبائی والی ہوسی۔ اللہ کرے قومی اسمبلی والے ایہو fund release کر ڈیون۔ پچھلے ترائے سالاں وچ تے پنجاب حکومت نے کوئی fund release نئیں کیتا۔ حکومت پنجاب نے بہاولپور دے ایں غریب خطے دے واسطے کجھ نئیں کیتا۔ اگر

مرکزایہہ fund release کریسن تاں اساں وی ڈیکھسوں کہ بہاولپور وی موٹر وے نال connect تھی گیااے۔

جناب چیئرمین! ایویں میاں محمد شہباز شریف نے ساڈے علاقے دے اندر روڈاں ڈتیاں۔ اوہناں نے خانیوال توں لودھراں تک روڈ ڈتی۔ اوہ one way روڈ ہئی۔ ایویں بہاولپور توں حاصل پور والے پاسے one way روڈ ڈتی۔ میں پچھلے ترائے سالاں وچ اجھی کوئی روڈ نئیں ڈٹھی جہڑی مخدوم صاحب دے گھر کو اساڈے گھر نال ملا دیوے یا اس روڈ نے تہاں کوں تے ساکوں ملا ڈتا ہووے۔ ایں side توں میرے ممبران اُٹھدے نیں تے اوہ کہندے نیں کہ ایہہ موٹروے دا کوئی فائدہ کائی نئیں۔ میاں محمد نواز شریف نے سکھر تک موٹروے پہنچایا اے تے اس 3 سال دی حکومت وچ موٹروے اگوں تے نئیں ٹُریا کیونکہ حکومت ای جنوبی پنجاب پی پی-251 دے اندر ہسپتال دیاں دیواراں ترٹیاں پئیاں نیں، بنیادی سنٹر دے اندر ڈاکٹر کوئی نئیں، دوائی نئیں ملدی۔ میں بجٹ دی پوری کتاب پڑھی اے اوہندے اِچ میرے وزیر صاحب نے بہوں بجٹ رکھیا اے۔ اُس کتاب دے اندر اوہ ہسپتال موجود کائی نئیں جہڑا RHC ہسپتال میں پاکستان مسلم لیگ (ن) دی حکومت اِچ بنوایا ہائی۔ اُس ہسپتال نُوں اَج تک چلایا نئیں گیا۔ میں وزیر صاحب نُوں آکھیا اے ایس ہسپتال نُوں چالو کیتا جاندا تے ساڈے جئے غریب لوکاں نُوں کوئی گولی ٹکی مل پوندی۔ اوہ ہسپتال ایں واسطے چالو نئیں تھیا کہ اوہ میاں محمد شہباز شریف دی حکومت اِچ بنیا ہائی۔ کئی بنیادی ہیلتھ سنٹر ہن، اوہ ایویں ویران پئے ہن تے بُھوت بنگلہ بنیا پیا ہن۔ جہندے وچ حیدر پور ہسپتال اے، نوناری ہسپتال اے تے نوشہرہ ہسپتال اے۔

جناب چیئرمین! جناب وزیر خزانہ نے بجٹ تقریر اِچ کیا ہائی کہ پنجاب دی عوام کوں بہوں وڈی فلاح و بہبود دیندے پئے آں، جہڑا عوام کوں بڑا relief ملسیں۔ پر بجٹ دے بعد پٹرول مہنگا تھی گیا اے۔ اہناں کساناں واسطے بہوں بجٹ دتا اے، پر اوتھے ونج کے کسان دی حالت ڈیکھو کہ پہلے کھاد دی بوری کیویں ملدی ہائی تے ہن کیویں ملدی پئی اے۔ سانوں پہلے جنا پانی ملدا ہائی، ہن اُس توں گھٹ پانی ملدا پیا اے۔ وزیر صاحب اگر اوہ نوٹ فرما گھنن کہ ساڈے جنوبی پنجاب دا پانی پورا کر کے دتا ونجے۔

جناب چیئر مین! میرے حلقے دے اندر کوئی ڈگری کالج کائی نئیں۔ اہناں تعلیم دے اُتے بڑا focus کیتا اے۔ میرے حلقے اچ کوئی سکول up grade کائی نئیں تھیا، کوئی نواں کالج عنایت نئیں کیتا، کوئی نوی روڈ عنایت نئیں کیتی، اس کتاب دے اندر اہناں سستا انصاف دا آکھیا اے ایہہ سستا انصاف فراہم تھیندا پیا اے جو پٹواری دی تے تھانیدار دی چٹی ودھ گئی اے، غریب آدمی پسدا پیا ہے۔ بغیر چٹی دے پرچہ نئیں ہوندا تے بغیر پیسے تے چٹی دے پرچہ خارج نئیں تھیندا۔ غریب آدمی اُتھاں بے حال اے تے بجٹ دی کتاب ایہہ فرمیندی اے وزیر صاحب نے سہنے سہنے الفاظ اِچ ایہہ آکھیا اے کے اساں عوام نوں بڑا relief دے دتا اے۔ وَل اہناں نے آکھیا اے کے اساں لوگاں نُوں بڑی مراعات دیندے پئے آں۔ اہناں تنخواہ دار طبقے دی حالت بُری کر دتی اے۔ مزدور خود کشیاں کرن تے آ گئے ہن۔ اوہناں نُوں مزدوری واسطے لبھدا کجھ نئیں پیا۔ بجٹ دی کتاب دے اندر مینوں ایہہ محسوس تھیندا پیا اے کے ایہہ مخالفت آلا بجٹ ہے، عوام دوست بجٹ کائی نئیں۔

جناب چیئر مین! میں آخر اچ چودھری پرویز الٰہی تے ہاؤس دے باقی لوگاں دی کاوش نوں خراج تحسین پیش کرنا جنہاں نے اس ہاؤس اچ حضور پاک ﷺ دی شان اِچ "انا ختم النبیین لا نبی بعدی" لکھوا تے ہمیشہ واسطے ایہہ مہر دتی اے۔ جنہاں ایہہ الفاظ لکھوائے نیں، جنہاں ایہہ الفاظ لکھے نیں اہناں ساریاں نوں میں خراج تحسین پیش کرنا آں۔ تے اس ہاؤس دی چھت دے اُتے آیت الکرسی لکھ کے ایہہ باور کرایا گیا اے کے اللہ پاک دی حاکمیت اے، صدا کرسی اللہ دی اے، کئیں والے ایڈوں کرسی یا اُڈوں کرسی، اللہ پاک دی ہکا کرسی اے جہڑی سامنے اے۔

جناب چیئر مین! میں اپنی گل wind up کرن توں پہلے جناب محمد معاویہ کوں خراج تحسین پیش کرینا آں کے جہڑا اوہناں نے بل دے بارے ذکر کیتا اے میں اہندی مکمل حمایت کریندا آں کہ اساڈے نبی حضرت محمد ﷺ تے اوہندی آل تے اوہندے اصحاب واسطے اساڈی جاناں حاضر ہن تے اسمبلی دے اندر جہڑا بل پاس کیتا گیا اے، گورنر نوں ایس بل تے دستخط کرنے تھیندے ہن، نئیں تے آون آلے وقت اِچ اللہ معاف کریسی تے نہ ایہہ قوم معاف کریسی اُوں گورنر کوں، اُوں وزیر اعلیٰ کوں، وزیر اعظم کوں جہڑا اس بل کوں پاس کراون اچ رکاوٹ

بنسیں اللہ پاک قیامت آلے دیہاڑے حضور پاکﷺ اوہندی آل شفاعت وی کائی ناں کریسی۔ جناب محمد معاویہ نے تہاکوں ایہہ یاد دہانی کرائی، جنے دوستاں اس بل دی حمایت کیتی اہناں کوں وی میں خراج تحسین پیش کریندا آں کہ ایہہ بل متفقہ پاس تھیا ہویا گورنر کوں دستخط کرنے چاہی دے نیں۔ میں جناب دا شکر گزار آں کہ جناب نے ٹائم ڈتا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ اُم البنین علی!

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ، وزیر صحت اور اسمبلی کے notice میں ایک بہت ہی ضروری بات لانا چاہتا ہوں کہ COVID Vaccine کے حوالے سے across the country بہت زیادہ shortage ہو گئی ہے اور اب یہ حالات ہیں کہ سارے vaccination centers پر لوگوں کو واپس بھیجا جا رہا ہے۔ پرسوں تک حکومت claim کر رہی تھی کہ We have received the highest rate of population of vaccine. وہ suspend ہو گیا ہے اور میں حیران ہوں کہ فیصل حیات صاحب Advisor to Health of Federation نے پرسوں بیان دیا تھا کہ We have almost 2 million dozes are available. اس کا یکدم ختم ہونا بڑا alarming ہے۔ میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا point آ گیا ہے اور جناب وزیر خزانہ نے note بھی کر لیا ہے۔ جی، محترمہ اُم البنین علی!

محترمہ اُم البنین علی: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں تمام parliamentarians اور خصوصی طور پر چودھری پرویز الہیٰ صاحب کو اس نئے ایوان کی مبارک باد دیتی ہوں جن کی کاوشوں سے یہ اسمبلی پایہ تکمیل کو پہنچی۔

جناب چیئرمین! میں اس ایوان کی وساطت سے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرتی ہوں جنہوں نے 2653۔ارب

روپے کا بجٹ پیش کیا جبکہ انہیں مسائل میں گھری ہوئی معیشت ملی جس کو ٹھیک کرنا مشکل ہی نہیں، ناممکن تھا۔ الحمدللہ وزیر اعظم جناب عمران خان کی قیادت میں ہم اس مشکل وقت سے نکل آئے ہیں۔ جناب عمران خان واحد وزیر اعظم ہیں جو اس کرپٹ نظام کو ٹھیک کرنے کی سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں۔ کوئی بھی ترقی یافتہ معاشرہ کرپشن کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ ہماری GDP growth میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! اُس دن میاں محمد شہباز شریف نے علیل ہونے کے باوجود دو اڑھائی گھنٹے کی تقریر کی اور اتنی دیر کھڑے ہو کر تقریر کرنا کسی بھی بیمار آدمی کے لئے ناممکن ہے اور یہ ہمارے وزیر اعظم اور ہماری حکومت کے لئے بار بار جھوٹ کا لفظ استعمال کرتے تھے اس کا مطلب ہے کہ یہ خود سب سے بڑے جھوٹے ہیں۔ یہ سب لوگ rejected ہیں جبکہ یہ ہمارے وزیر اعظم صاحب کو selected کہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! جناب عمران خان نے اسلام اور کشمیر کی سربلندی کے لئے UN میں آواز بلند کی۔ اسلام کا distorted image بحال کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ فلسطین وار میں ہمارے وزیر اعظم صاحب کا کتنا حصہ ہے یہ سب کو معلوم ہے۔ بیرون ملک میں مقیم پاکستانیوں نے 11 ماہ میں 26۔ ارب 7 کروڑ ڈالر بھیجے۔ ایک ارب روپے سے زیادہ tax revenue وصول کیا۔ جولائی 2020 تا مئی 2021 میں سعودی عرب سے پاکستانیوں نے ایک کھرب ڈالر وطن بھیجے۔ سعودی عرب سے گیارہ ماہ میں IMF سے زیادہ ڈالر وطن بھیجے گئے اس کو ایماندار قیادت پر پورا بھروسہ کہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس بجٹ میں عوام کے لئے آسانیاں پیدا کی گئی ہیں، رکاوٹیں کھڑی نہیں کی گئیں۔ اس بجٹ سے انڈسٹری کو فروغ ملے گا، jobs generate ہوں گی، money circulate کرے گا اور اس سے ہی معیشت مضبوط ہوتی ہے۔ یہ کوئی short term policy budget نہیں ہے یہ long term policy budget ہے۔

جناب چیئرمین! پچھلے ادوار میں irrigation کو totally ignore کیا گیا تھا لیکن یہ کسی بھی ملک کی back bone ہوتی ہے۔ اس کے لئے 7۔ ارب روپے سے 31۔ ارب 50 کروڑ روپے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ آج سے پہلے درخت کاٹے گئے تھے لیکن درخت لگائے نہیں گئے تھے۔

جناب چیئرمین: جی، اجلاس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ اُم البنین علی: جناب چیئرمین! لاہور کو baring city بنا دیا گیا تھا جو کہ اپنی greenery کے لئے مشہور تھا۔ اس کو concrete city بنانے کی کوشش کی گئی ہے جس میں وہ کافی کامیاب بھی ہو گئے ہیں۔ ہماری حکومت نے 56 کروڑ روپے کا بجٹ environment کے لئے مختص کیا ہے۔ Green Technology کو فروغ دینے کے لئے 5۔ارب روپے کا Environment Fund قائم کر دیا گیا ہے۔ ڈیمز بنائے جا رہے ہیں آئندہ سالوں میں بجلی سستی ہو گی اور پھر سب بجلی کا بل بھی دے سکیں گے۔ کوئی بھی معاشرہ تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا لہٰذا اس بجٹ میں تعلیم کے لئے 442۔ارب جو کہ موجودہ سال سے 51۔ارب روپے سے زیادہ ہیں اس کے لئے رکھے گئے ہیں۔ سیاحت کے شعبے کو فروغ دیا گیا ہے اس سے ریونیو generate ہو گا اور اس سے ہماری GDP growth بھی ہو گی۔ اس ایوان کی وساطت سے میں یہ تجویز پیش کرتی ہوں کہ جس دن سے میں نے یہ بجٹ سنا ہے کیونکہ اس وقت ہمارے وزیر خزانہ موجود نہیں ہے لیکن براہ مہربانی میری یہ تجویز ان تک پہنچا دی جائے کہ پنجاب کے بجٹ میں سرکاری ملازمین کی تنخواہیں میں 20 سے 25 فیصد تک اضافہ کر دیا جائے کیونکہ اس مہنگائی کے دور میں 10 فیصد کچھ بھی نہیں ہے ۔سندھ اسمبلی نے بھی اور بلوچستان اسمبلی نے بھی 20 فیصد اضافہ کیا ہے تو kindly اس کو مد نظر رکھا جائے اور ان کی تنخواہیں بڑھائی جائیں۔ پنجاب میں کووڈ ویکسین کی فراہمی اور اس کے انتظام کے لئے میں ڈاکٹر یاسمین راشد کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں باوجود اس کے کہ ڈاکٹر صاحبہ شدید علیل رہی ہیں انہوں نے اپنی ذمہ داریاں نہایت احسن طریقے سے نبھائیں ہیں۔ ہم جہاں بھی گئے ہیں اپنے Vaccination Centers کی تعریف ہی سنی ہے اور لوگوں نے ان کو بے حد سراہا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ندیم قریشی! آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں بھی حسب دستور تمام دوستوں کی طرح سب سے پہلے چودھری پرویز الٰہی کو اس خوبصورت اسمبلی کی تعمیر اور اس مقدس ایوان کے

ماتھے پر " قال رسول اللہ ﷺ " کا یہ جھومر آراستہ کرنے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یقیناً چودھری پرویز الٰہی اوران کی پوری ٹیم اوروزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار اور ان کی پوری ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے۔ ایک تو اس عظیم الشان بلڈنگ کی تعمیر اور پھر اس بلڈنگ سے جانے والے اس میسج پر جو پوری دنیا کو یہ بتائے گا کہ ہم لوگوں نے حضور پاک ﷺ کی محبتوں کا جھنڈا بلند کیا ہوا ہے۔ کوئی گھناؤنی سازش پہلے کامیاب ہوئی نہ آئندہ کامیاب ہو گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک ایسا بجٹ جس میں ساؤتھ پنجاب کے لئے special funds رکھے گئے ہوں کیونکہ میں بھی ساؤتھ پنجاب سے ہوں اور آپ بھی ساؤتھ پنجاب کے بیٹے ہیں۔ میرے لئے بھی اور آپ کے لئے بھی یہ اعزاز کی بات ہے اور یہاں اس ہال میں بھی اس وقت سردار محسن لغاری، حسین جہانیاں گردیزی، علی عباس شاہ اور ابھی وزیر خزانہ ہاشم جواں بخت بھی موجود ہیں یہ بھی ساؤتھ پنجاب کے ہیں اور یہ ہم سب کے لئے اعزاز کی بات ہے کیونکہ پچھلے چار روز سے جتنی debate بجٹ پر جاری ہیں اس میں ایک word ساؤتھ پنجاب بڑا کہا جارہا ہے اپوزیشن کی طرف سے بھی اور حکومتی بنچوں کی طرف سے بھی۔ میں صرف یہ سمجھتے ہوئے کہ ایوان میں کی جانے والی یہ گفتگو ہمیشہ ریکارڈ کا حصہ بنتی ہے اگرچہ اپوزیشن کے لوگوں کی حاضری کم ہے لیکن یہ بات ضرور دُہرانا چاہوں گا کہ کچھ لوگ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ساؤتھ پنجاب کے ساتھ انہوں نے ماضی میں بڑا اچھا سلوک کیا میں انہیں صرف شہر ملتان جو جنوبی پنجاب کے ماتھے کا جھومر ہے اس شہر ملتان جس کی چار ہزار سال سے بھی پرانی ہسٹری ہے، شہر ملتان جو جنوبی پنجاب میں ایک geographical اور economical حیثیت رکھتا ہے۔ آپ کی موجودگی میں تمام ایوان کو اور ان تک جو اس ایوان میں موجود نہیں ہیں لیکن میری آواز ان تک پہنچے گی کہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 25 جولائی 2018 کو جب عام انتخابات ہوئے اس وقت شہر ملتان میں، جو ملتان کی سب سے بڑی یونیورسٹی بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ہے اس کا کوئی وائس چانسلر نہیں تھا، اس یونیورسٹی کا چارج راولپنڈی کے ایک صاحب کو دیا گیا تھا۔ ملتان کی خواتین یونیورسٹی جو وومن یونیورسٹی کے نام سے موجود ہے اس کا چارج لاہور کی ایک پروفیسر صاحبہ کے پاس تھا۔ میں اس لئے یہ عرض کر رہا ہوں کہ میرے وہ دوست جو اپر پنجاب میں رہتے ہیں جنہیں صرف ٹی وی اور تقریروں سے پتا چلتا ہے کہ ساؤتھ پنجاب کے لوگوں کی محرومیوں کے لئے کچھ کیا گیا ہے۔ ان کے ریکارڈ کی درستی کے

لئے عرض کر رہا ہوں کہ ملتان میں میونسپل سروسز کے تین ادارے تھے ایم ڈی اے، ویسٹ مینجمنٹ اور میونسپل کارپوریشن۔ ان کا چارج ملتان کے کسی شخص کے پاس نہیں تھا۔ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ اگر شہر ملتان جو کہ جنوبی پنجاب کا دل ہے اور جنوبی پنجاب کا کیپٹل ہو سکتا ہے اگر اس شہر کا یہ حال تھا تو باقی جنوبی پنجاب کا کیا حال ہو گا وہ آپ کے سامنے ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ وہ شخص جس کا نام سردار عثمان احمد خان بُزدار ہے وہ اور ان کی حکومت کو جس طرح سے بے جا تنقید اور بدترین سازشوں کا شکار کئے جانے کی کوشش کی جاتی رہی لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے کوئی کام لے۔ آج سردار عثمان بزدار، پرائم منسٹر عمران خان صاحب سے میرے رب نے جو کام لیا وہ جنوبی پنجاب کے ساڑھے 4 کروڑ لوگوں کی احساس محرومی کے لئے ایسی چیز تھی جسے تاریخ سنہری حروف میں یاد رکھے گی۔ ساؤتھ پنجاب سول سیکرٹریٹ کا قیام پاکستان کی 72 سالہ ہسٹری میں 73 کے آئین کے بعد ایک ایسا قدم ہے جو قوم کو یہ بتائے گا کہ عمران خان صاحب نے اور سردار عثمان بزدار صاحب نے جو وعدہ ساؤتھ پنجاب کے لوگوں کے ساتھ کیا اسے پورا کیا اور نہ کہ ان لوگوں کی طرح جو جھوٹ بولتے رہے اور سرائیکی وسیب کے لوگوں کو چکر دیتے رہے ہیں۔ ابھی میرے بھائی یہاں موجود سرائیکی زبان میں تقریر کر رہے تھے ۔ میں سمجھنا آں کہ سرائیکی میٹھی زبان اے، مِٹھے لوکاں دی زبان اے ایہہ ایسے بھولے لوگ ہن انہاں نوں 72 سال دھوکا دتا گیا، ہن انہاں نو 72 سال توں بے وقوف بنایا گیا اے ملتان، لیہ، ڈی جی خان، بہاولپور دے مٹھے لوکاں نے ہمیشہ ایک ایسی جماعت نوں ووٹ دِتے جیہڑی 35 سال اقتدار وچ رہ گئی اے۔ میرے واسطے ایہہ حیرانی دی گل اے کہ اَج ساڈے بھرا، ساڈے اراکین اسمبلی جیہڑے اپوزیشن بنچاں تے موجود ہن، اوہ ایس حکومت توں مطالبہ کریندے پئے ہن کہ میں ٹاٹاں دے سکولاں تے پڑھ کے ایتھاں پہنچاہاں اوہناں کوں کیں نیں پتا آئی کہ جنہاں دے نال اوہ لگے رہئے ہن اوہناں نے ساؤتھ پنجاب واسطے کی کیتا۔ وہ کسی شاعر نے کہا:

وہ جھوٹ بول رہا تھا بڑے سلیقے سے
میں اعتبار نہ کرتا تو اور کیا کرتا

جناب چیئرمین! ایک طرف ظلِ سبحانی نیشنل اسمبلی میں اڑھائی گھنٹے کا خطاب فرمار ہے تھے اور دوسری طرف ولی عہد اول اس اسمبلی میں اڑھائی گھنٹے اپنے کارنامے بتارہے تھے لیکن وہاں بھی جھوٹ تھا یہاں بھی جھوٹ ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اللہ جس سے چاہتا ہے کام لیتا ہے اور اللہ نے وہ کام عمران خان سے ، سردار عثمان احمد خان بُزدار سے لیا، پاکستان تحریک انصاف سے لیا ہے۔ آج چناب کے دریاؤں کی وہ زمین، چولستان کی وادیاں، ڈی جی خان کے وہ پہاڑ یہ کہہ رہے ہیں کہ ساکوں اگر حق دتا ائے تے عثمان بزدار نے دتے ائے، ساکوں حق دتا اے عمران خان نے دتا اے۔

جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں اس بجٹ کے ہر حصے کو ہم دیکھیں وہ ہیلتھ کارڈ ہو، وہ کسان کارڈ ہو، وہ سارا پنجاب ہمارا پنجاب کے نام سے پنجاب کے 36 اضلاع کے لئے 360۔ارب روپے کا پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام ہو مگر ہماری حکومت نے الحمدللہ کسی ضلع کو کسی سیاسی تعصب کا نشانہ نہیں بنایا۔ آج اس بلڈنگ کی مبارکبادیں لوگ چودھری پرویز الٰہی کو دے رہے ہیں یہ بہت بڑی گواہی ہے کہ جس کو صرف سیاسی victimization کا نشانہ بنایا گیا کیونکہ 6۔جون 2006 کو جس بلڈنگ کا افتتاح ہوا 12 سال ایک تعصب کے ساتھ اس بلڈنگ کو مکمل نہیں ہونے دیا گیا لیکن اللہ جس سے چاہے کام لے اللہ کی طاقت پھر ظہور میں آئی اور پھر کام چودھری پرویز الٰہی سے ہوا۔ آج اس بلڈنگ میں بیٹھے ہوئے لوگ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ عمران خان کو، پاکستان تحریک انصاف کو سلیکٹڈ کہہ کر، نیازی کہہ کے، مختلف طعنوں تشنیع کرکے خوش ہورہے ہیں میں ان کو بتانا چاہتا ہوں پاکستان کی عوام بڑی باشعور ہے، پاکستان کے عوام اگر ان کے جو یہ کارنامے، اسمبلی کے اس حصے پر کھڑے ہوکر اپوزیشن لیڈر ہمیں سناتے تھے اگر ان کی ساری باتیں ٹھیک تھیں تو پھر صوبہ بلوچستان اور سندھ جیسے صوبوں نے ان کو کیوں reject کیا۔ پنجاب اور مرکز میں ان کی rejection کیوں ہوئی۔

وہ ادائے دل بھری ہو یا نوائے آشقانہ
جو دلوں کو فتح کرلے وہی فاتحانہ زمانہ

جناب چیئرمین: جی، قریشی صاحب! اسے wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ عمران خان نے ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے کہ ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر جو شخص کمٹمنٹ کے ساتھ پاکستان کی عوام سے پیار کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوتی ہے۔ میں یہاں دو چیزیں عرض کرنے کی اجازت چاہوں گا یہ تاریخی بجٹ جس نے ہر شعبہ زندگی کو ایک موقع دیا کہ وہ آگے بڑھے۔

جناب چیئرمین: جی، قریشی صاحب! اسے wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب چیئرمین! میرے شہر ملتان، مدینۃ الاولیاء شاکر شجاع آبادی کی دھرتی ہے وہ کہتے ہیں کہ:

توں محنت کرتے محنت دا صلہ جانے خدا جانے
تو ڈیوا بال کے رکھ چا، ہوا جانے خدا جانے
خزاں دا خوف تاں مالی کوں بزدل کر نہیں سگدا
چمن آباد رکھ ، بادِ صبا جانے خدا جانے

جناب چیئرمین! دو چیزوں کے بارے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ جس طرح اس لاہور اورنج ٹرین کے ذریعے پورے پنجاب کو دبا دیا گیا۔ ملتان میں بھی ایک جنگلہ میٹرو بس 62۔ارب روپے سے بنائی گئی۔ میں اسی حلقہ سے منتخب رکن اسمبلی ہوں۔ اس میٹرو بس نے نا صرف ملتان کی economy کو تباہ کیا بلکہ قوم کے بجٹ کا نقصان بھی کیا۔ آج جب میں یہاں کھڑے ہو کر آپ سے گفتگو کر رہا ہوں اس بس کے آس پاس گردو نواح کے تمام علاقے گزشتہ تین سال سے جوہڑ کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ ملتان کا پورا سیوریج سسٹم تباہ کر دیا گیا ہے صرف اس لئے کہ cosmetic development کی جائے، صرف اس لئے کہ لوگوں کو نظر آئے کہ یہ شہباز شریف نے بنائی ہے بجائے اس کے کہ شہر اولیاء کی ڈویلپمنٹ کو مستقل بنیادوں پر کیا جاتا۔ میرے شہر کو گٹر کا جوہڑ بنانے والے آج جب یہاں بھاشن دیتے ہیں تو شریف پورہ، منظور آباد اور دیگر علاقوں کے لوگ پوچھتے ہیں کہ ایسا کیوں کیا گیا؟

جناب چیئرمین: قریشی صاحب! wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب چیئرمین! میں آخر میں عرض کروں گا کہ میرا تعلق شہر ملتان کے اس حصہ سے ہے جسے اندرون شہر کہتے ہیں۔ شہر کے چھ دروازوں کے درمیان فصیل ہے جہاں دو لاکھ سے زیادہ لوگ بستے ہیں، جہاں آج بھی جنوبی پنجاب کی سب سے بڑی commercial activity ہوتی ہے۔ وہ activity اس ایوان، جناب وزیر خزانہ، جناب عثمان بزدار اور یہاں بیٹھے دونوں وزراء سے درخواست کرتی ہے کہ ملتان شہر کے اندرون حصے پر بھی باقی شہروں کی طرح توجہ دیں کیونکہ یہ شہر بھی آپ کا اپنا شہر بنے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ میری مودبانہ گزارش ہے کہ صبح سینئر وزراء نے یہاں pinpoint کیا تھا کہ ہر ممبر اپنی نشست سے بولے گا۔ آپ کی جو allocated seat ہے اس سے بولیں۔ میاں عرفان دولتانہ! کیا آپ اپنی seat پر ہیں---

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف میاں عرفان عقیل دولتانہ نے بیٹھے ہوئے کہا کہ پہلے بھی ممبران نے یہاں سے بات کی ہے)

صبح سینئر وزراء صاحبان نے یہ pinpoint کیا ہے اس لئے you have to go to your seat.

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف میاں عرفان عقیل دولتانہ نے بیٹھے ہوئے کہا کہ صبح سے یہ روایت چل رہی ہے)

میاں عرفان دولتانہ! آپ اِدھر دیکھیں سب اپنی seats پر بیٹھے ہیں۔ If you want to speak, you have to go to your seat.

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف میاں عرفان عقیل دولتانہ نے بیٹھے ہوئے دوبارہ کہا کہ صبح سے یہ روایت چل رہی ہے کہ ممبران دوسروں کی seat سے بول رہے ہیں۔

Sorry Sir. You have to go to your seat. صبح سینئر وزراء نے یہ pinpoint کیا ہے۔ انہوں نے ابھی بھی message بھیجا ہے اس لئے تمام ممبران کو اپنی

نشستوں پر بیٹھنا چاہئے۔ ہمارے Treasury Benches کے لوگ بھی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہیں۔ جناب جاوید اختر!

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف میاں عرفان عقیل دولتانہ ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب جاوید اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے ہیں جو تمام خزانوں کا مالک ہے۔ بے شمار درود و سلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر جنہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔

جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے 16 سال بعد اس اسمبلی کو بنانے کی جدوجہد کی۔ ان لوگوں نے اس کی مخالفت کی لیکن آج ان کو منہ کی کھانی پڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چودھری پرویز الٰہی کو عزت دی۔ ان کی کوشش اور محنت سے اللہ کا شکر ہے کہ آج ہم اس خوبصورت اسمبلی میں بیٹھے ہیں۔ میں اس کے ساتھ اپنے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس اسمبلی کے لئے فنڈز دیئے اور اسے مکمل کرایا۔

جناب چیئرمین! میں وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو بجٹ پیش کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے جس طرح بجٹ پیش کیا اور ہمارے جنوبی پنجاب کے لئے 189۔ارب روپے کا جو منصوبہ دیا اس سے پہلے جو بجٹ پیش کئے جاتے تھے، رقم مختص کی جاتی تھی مگر وہ جنوبی پنجاب میں نہیں جاتی تھی۔ وہ سب فراڈ تھا، دھوکا تھا مگر اللہ کا شکر ہے کہ یہ بجٹ جو پیش کیا گیا ہے اس کا ایک ایک پیسا انشاء اللہ تعالیٰ جنوبی پنجاب کو بھی ملے گا، اپر پنجاب کو بھی ملے گا اور جو جس کا حق بنتا ہو گا وہ اسے ملے گا۔ یہاں ایوان میں پرسوں حمزہ شہباز صاحب نے میٹرو بس کا ذکر کیا، میرے بھائی ندیم قریشی صاحب نے بھی میٹرو بس کا ذکر کیا ہے۔ جب یہ میٹرو بس شروع ہوئی تھی تو اس وقت یہ NA-195 اور PP-150 تھا ہم نے ان کو بہت سمجھایا کہ خدا کے واسطے ان علاقوں کو میٹرو بس کی ضرورت نہیں ہے ان علاقوں کے لوگوں کو پینے کے لئے صاف پانی چاہئے کیونکہ گندے پانی کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس میں مبتلا ہیں اور بیمار ہیں۔ اس میٹرو بس کی وجہ سے لوگوں پر عذاب آ گیا جیسے قریشی صاحب نے بھی کہا ہے۔ آپ یقین کریں کہ اِن کے اُس دور اور اُس سے پہلے کے دور میں ہم جنازے بھی گندے پانی سے لے کر گزرے ہیں۔ حمزہ صاحب کہتے ہیں

کہ ان لوگوں کی سڑکیں تباہ و برباد ہو گئی ہیں تو میں یہ کہوں گا کہ ان لوگوں نے بیس سالوں میں وہ کام نہیں کیا جو اللہ کی رحمت سے اللہ نے ہم سے دو سال میں لے لیا ہے۔ ان میں ہماری انصار کالونی کا انصاری چوک ہے، بیوہ کالونی ہے اور عزیز کالونی ہے۔ اس سے پہلے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی کا حلقہ مجھے ملا جس میں سمیجا آباد، پیر آباد اور شاہ ٹاؤن ہیں آپ اب وہاں جاکر دیکھیں، یہاں یوسف رضا گیلانی کے نمائندے شاہ صاحب مرثیے پڑھنے آجاتے ہیں۔ ان کو اس کے سوا کچھ نہیں آتا۔ ان لوگوں نے جس طرح اس ملک کو لُوٹا اور نوچا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

جناب چیئرمین: آپ بجٹ پر focus کریں۔

جناب جاوید اختر: جناب حمزہ شہباز اور سید یوسف رضا گیلانی! اب آپ ہمارے علاقوں میں آئیں اور دیکھیں۔ ان کے سابق وفاقی وزیر سکندر بوسن صاحب رہے ہیں وہ بھی دیکھیں کہ یہ علاقے گٹر بنے ہوئے تھے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہم ان علاقوں میں گئے اور ہر کام اور ہر سسٹم کو ٹھیک کیا انہوں نے جو کام بیس سالوں میں نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے وہ کام ہم سے دو سالوں میں لے لیا ہے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا؟ 2013 سے 2018 تک ہم ووٹ لے کر آئے تھے، منتخب ہو کر آئے تھے ان ظالموں نے ایک روپیہ فنڈ نہیں دیا۔ آج سندھو صاحب چیختے چلاتے ہیں اس وقت یہ ہماری بات سنتے تھے لیکن دھیان نہیں دیتے تھے۔ آج یہ مسکین بنے ہوئے ہیں اور یتیم بنے ہوئے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ یہ اللہ کی شان ہے۔

جناب چیئرمین: آپ بجٹ پر بات کریں۔

جناب جاوید اختر: جناب چیئرمین! شکر الحمدللہ 560۔ارب روپے کا جو بجٹ دیا گیا ہے۔ وزیر اعظم عمران خان، وزیر اعلیٰ جناب عثمان بزدار، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور ہماری حکومت نے جو بجٹ دیا ہے اس سے پہلے کسی نے نہیں دیا۔ میرے اللہ نے چاہا تو اس بجٹ کا ایک ایک پیسا لگے گا اور لوگوں کو معلوم ہو گا کہ یہ حکومت جو کام کر رہی ہے۔ وہ کام اللہ تعالیٰ ہم سے لے رہا ہے اور لے گا۔ ہم سچے لوگ ہیں اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں انہیں پتا نہیں ہے۔ یہ پانچ سال کا وقت یاد کریں اور دیکھیں کہ یہ وہی شخص ہے جو آپ کے سامنے چیختا تھا اور آپ ہنستے تھے کہ یہ پاگل ہے۔ آج وہ وقت آپ پر آگیا ہے۔ آپ روئیں، آپ چلائیں اور آپ

مسکین بنیں۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ باشاہی ہمیشہ اللہ کے گھر کی ہے۔ آپ لوگ اور آپ کے لیڈر کارکنوں کو غلام بنا کر رکھتے ہیں۔ ہم غلام بنا کر نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم ملتان میں نشتر-II ہسپتال بنا رہے ہیں بلکہ بن گیا ہے۔ ہمارے حلقہ NA-156 اور PP-215 میں 72 کروڑ کا فلائی اوور بن رہا ہے۔ ہمیں آپ کی کوتاہیوں اور آپ کی جنگلہ بس کی وجہ سے یہ 72 کروڑ روپیہ فلائی اوور کے اوپر لگانا پڑ گیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)
آپ کی ناقص پالیسیاں تھیں۔ آپ کے پلے کیا ہے۔۔ کچھ نہیں ہے۔ آج ہمیں کہتے ہو کہ ہمیں فنڈز دو تو کیا آپ کو وہ وقت یاد نہیں۔ آپ اس وقت کو یاد کریں۔ آپ نے 2013 سے 2018 تک کیا کیا ہے۔ آج تم بھگت رہے ہو۔

جناب چیئرمین! اگر اللہ نے چاہا تو آنے والا ٹائم بھی تحریک انصاف کا ہی ہو گا، اللہ پاک ہمیں کامیابی دے گا کیونکہ اللہ ہم سے کام لے رہا ہے اور اِن شاء اللہ تعالیٰ کام لیتا رہے گا۔ اس کے ساتھ میں یہ کہوں گا کہ جس طرح انہوں نے 30 سال جنوبی پنجاب کو محروم رکھا ہے لیکن ہم اُن کو محروم نہیں رکھیں گے اور انشاء اللہ پورا پاکستان ہمارا ہے۔ ہمیں ایک محبِ وطن لیڈر عمران خان ملا ہے اور اللہ نے چاہا تو اس کی قیادت میں پاکستان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ پلیز wind up کریں۔

جناب جاوید اختر: جناب چیئرمین! پاکستان اپنے پاؤں پر ضرور کھڑا ہو گا لیکن اِن کی طرح نہیں جنہوں نے یہاں کا پیسا لوٹ لوٹ کر باہر فلیٹ بنائے ہوئے ہیں اور یہ پیسے کہاں سے آئے تھے؟ ابھی شہباز شریف کی عدالت سے ضمانت ہوئی تو صبح کے وقت ائرپورٹ پر پہنچ گیا اور وہاں کہتا کہ خدا کے لئے مجھے جانے دو، مجھے جانے دو۔ [*************************]

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! یہ غلط لفظ استعمال کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جاوید اختر کے غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ اب طارق مسیح گِل بات کریں گے۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب جاوید اختر: محب وطن وہ لوگ نہیں جو لوٹ مار کرنے والے تھے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ طارق مسیح گل بات کریں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید یاور عباس بخاری): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ کل حکومتی بنچوں کے ممبران کو بھی principles کو follow کرتے ہوئے اپنی سیٹوں پر بٹھایا گیا لیکن اپوزیشن کے ممبران اپنی سیٹوں پر نہیں بیٹھے ہوئے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! ایک منٹ۔ No cross talks and order in the House please. تمام ممبران میری بات سنیں۔

A Member desiring to speak on any matter before the Assembly or to raise a Point of Order or a Point of Privilege shall speak only when called upon by the Speaker or to do so, shall speak from his place.

ہم نے اس اصول کو follow کرنا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میری بات سن لیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید یاور عباس بخاری): جناب چیئرمین! کل ہماری ایک خاتون ممبر کو بھی اپنی سیٹ پر بھیجا گیا تھا۔

جناب چیئرمین: جی، معزز ممبران اپنی اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھیں۔ کل حکومتی بنچوں سے بھی ایک خاتون ممبر کو پیچھے اپنی سیٹ پر بھیجا تھا۔ طارق مسیح گل صاحب! آپ بھی پیچھے اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ہمارے لئے سب ممبران محترم ہیں۔ آپ نے بالکل درست فرمایا ہے اور آپ کے کہنے پر ہمارے تمام ممبران اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے ہیں۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ سب کے لئے یہ equal law ہونا چاہئے۔ میں کہنا نہیں چاہتا کیونکہ اچھا نہیں لگتا اور میرا ندیم قریشی صاحب سے بہت زیادہ تعلق ہے۔ اُن کی سیٹ نمبر 218 ہے لیکن وہ یہیں سے بولے ہیں اور DG صاحب کو بھی پتا ہے کہ اُن کی سیٹ نمبر 218 ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ندیم قریشی آپ نے غلط کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت(جناب محمد ندیم قریشی): جناب چیئرمین! میں معافی چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: سندھو صاحب اور قریشی صاحب! آپ کا شکریہ۔ طارق مسیح گِل صاحب! اب آپ غلط کام نہ کریں اور پیچھے اپنی سیٹ پر جائیں۔

جناب طارق مسیح گِل: جناب چیئرمین! میری وہاں سیٹ ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: گِل صاحب! میں نے آپ سے request کی ہے۔ Please go to your seat اور کل میں نے محترمہ طلعت کو بھی اپنی سیٹ پر بھیجا تھا۔

جناب طارق مسیح گِل: جناب چیئرمین! پیچھے میری سیٹ ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ اس کے ساتھ والی کرسی پر کھڑے ہو جائیں کیونکہ آپ نے اب تقریر کرنی ہے۔

جناب طارق مسیح گِل: جناب چیئرمین! نئی اسمبلی میں کرسیاں ہی ٹوٹی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آج ہی بنوا دیتے ہیں۔ آپ بے شک میری کرسی لے لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب چیئرمین! میں اب اپنی سیٹ پر آ گیا ہوں اور آپ سے معافی چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: قریشی صاحب! بہت مہربانی۔ جی، طارق مسیح گِل صاحب!

جناب طارق مسیح گِل: جناب چیئرمین! میں اپنی بات شروع کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: کیا یہ آپ کی اپنی سیٹ ہے جہاں سے بول رہے ہیں؟

جناب طارق مسیح گِل: جی، یہ میری سیٹ ہے اور اس پر 371 لکھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کی سیٹ نمبر 402 ہے۔

جناب طارق مسیح گِل: 400 تو یہاں پر سیٹیں ہی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: گِل صاحب! آپ اپنی سیٹ پر جائیں۔

جناب طارق مسیح گِل: جناب چیئرمین! انہوں نے وہاں سے میری سیٹ اٹھائی ہے۔ میں وہاں پر نہیں بیٹھوں گا اس لئے مجھے کرسی دی جائے۔

جناب چیئرمین: گِل صاحب! آپ کی سیٹ وہی ہے اور آپ کو assist کرنے کے لئے ہمارا سٹاف موجود ہے۔

جناب طارق مسیح گِل: جناب چیئرمین! مجھے ٹوٹی ہوئی کرسی دی گئی ہے اور اس کا wheel ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: گِل صاحب! آپ نے کھڑے ہو کر بولنا ہے لہٰذا یہیں کھڑے ہو کر بول لیں۔

جناب طارق مسیح گِل: ٹھیک ہے۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹوٹی ہوئی سیٹ دی ہے اس لئے کہ میرا تعلق minorities سے ہے۔

جناب چیئرمین: آپ میری chair لے لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (سید عباس علی شاہ): جناب چیئرمین! یہ سیٹ والی بات پر اِن کو روکیں کیونکہ ایسی بات نہیں ہے۔ یہ بار بار کہہ رہے ہیں۔

جناب طارق مسیح گِل: جناب چیئرمین! میں جھوٹ نہیں بول رہا۔

جناب چیئرمین: چلیں، آپ بولیں۔ آپ کا ٹائم ضائع ہو رہا ہے۔

جناب طارق مسیح گِل: جناب چیئرمین! آپ ٹائم اب سے شروع کریں۔

جناب چیئرمین: ہمارا اسٹاف سیٹ چیک کر لیتا ہے۔

جناب طارق مسیح گِل: جی، اب سیٹ صحیح ہو گئی ہے لیکن اب سے میرا ٹائم شروع کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی، بات کریں۔

جناب طارق مسیح گِل: جناب چیئرمین! میں شروع کرتا ہوں اُس نام سے جس نے کہا کہ خبردار اپنے آپ کو ہر طرح کے لالچ سے بچائے رکھو کیونکہ کسی کی زندگی اس کے مال کی طرف کثرت پر موقوف نہیں۔

جناب چیئرمین: volume تھوڑا کم کریں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! اینا ای volume رہن دیو، بڑی مشکل نال آواز نکلی جے۔

جناب چیئرمین: .Order in the House معزز ممبر کو بولنے دیں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! یہ نااہل، جاہل اور جہالت پر مالیت سے بھری ہوئی حکومت کا یہ چوتھا بجٹ ہے اور انہوں نے اپنے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے یہ بجٹ 14 جون 2021 کو پیش کیا۔ جناب وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت نے بڑی جرات اور بلند و بالا دعوؤں کے ساتھ اپنی آواز کو بلند کرتے ہوئے اس بجٹ کو مقدس ایوان میں پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ بجٹ عوام دوست بجٹ ہے لیکن میں نے اس بجٹ میں یہ دیکھا ہے کہ بجٹ میں کہا کچھ اور گیا ہے لیکن ہوا کچھ اور ہے۔ اسی طرح میں پچھلے سال کے بجٹ کو دیکھ رہا ہوں تو اُس میں بھی کہا کچھ گیا ہے اور ہوا کچھ اور ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم اتنا بجٹ فلاں ڈیپارٹمنٹ کو دیتے ہیں لیکن وہ بجٹ پورے سال کے بعد lapse ہو جاتا ہے میں اپنے بھائی جس کو اقلیتی امور و انسانی حقوق کا قلمدان سونپا گیا ہے اس کی مثال دیتا ہوں کہ کروڑوں کا بجٹ وظائف اور ترقیاتی کاموں کی شکل میں آیا لیکن وہ بجٹ 95 فیصد lapse ہو چکا ہے۔ اب یہ بجٹ پتا نہیں کس جگہ پر جائے گا، کسی گٹر کی زینت بنے گا، کسی گندی نالی کی زینت بنے گا یا پھر اس حکومت کی کم عقلیوں کی زینت بنے گا؟

جناب چیئرمین! ہماری حکومت نے یہ کہا کہ جو پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی جو 2013 سے لے کر 2018 تک آئی اس میں ہم نے کام نہیں کیا۔ ہاں جی ہم نے کام نہیں کیا۔ اس لئے تو آپ لوگ جب لاہور آتے تھے تو آپ لوگ یہ کہنے پر مجبور تھے کہ لاہور پیرس بن چکا ہے۔ آپ کی آواز میں ہم نے یہ سنا کہ جی لاہور ایک خوبصورت شہر بن گیا، سرگودھا ایک خوبصورت ضلع بن گیا، ملتان ایک خوب صورت ضلع کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ رحیم یار خان میں میاں شہباز شریف نے بجٹ لگا کر اپنی پبلک کا دل جیت لیا ہے۔ آج یہ حال ہے کہ جب ہم لاہور کی گلیوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو ہر گلی کے چوک، ہر گلی کے موڑ پر گندگی کا ڈھیر نظر آتا ہے۔ لوگ میرے لیڈر، میرے ببر شیر میاں شہباز شریف کو یاد کرتے ہیں، جو دن کو اور نہ رات کو سوتے تھے، کام اور صرف کام کی بات کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی کابینہ کے تمام لوگوں کو یہ تنبیہہ کر رکھی

تھی کہ سونے والا وزیر نہیں رہے گا، جاگو، بھاگو، لوگوں کے مسائل حل کرو اور ادھر یہ بات ہے کہ آج یہ تلاش کرنے پر بھی نہیں ملتے۔ اقلیتوں کا یہ حال ہے کہ یہاں پر یونیورسٹی کی بات کی جاتی ہے کہ ہم انہیں یہ یونیورسٹیاں دے رہے ہیں اور یہ یونیورسٹیاں جن کا ذکر کرتے ہیں کہ جناب ہم ٹوبہ ٹیک سنگھ، بہاولنگر، مظفر گڑھ، ڈی جی خان، قصور اور شیخوپورہ میں یونیورسٹیاں بنا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! ابھی گورنر ہاؤس وہیں ہے وہ یونیورسٹی نہیں بنا، پرائم منسٹر ہاؤس وہیں ہے وہ یونیورسٹی نہیں بنا۔ تین سال پہلے آپ نے یہ وعدے کئے یہ نعرے لگائے کہ گورنر ہاؤس گورنر ہاؤس نہیں رہے گا۔ ہم اپنے گھروں میں بیٹھیں گے اور گورنر ہاؤس اور پرائم منسٹر ہاؤس کو یونیورسٹی بنادے گے۔ گورنر ہاؤس وہیں پر قائم ہے، پرائم منسٹر ہاؤس وہیں پر قائم ہیں، ایوان صدر وہیں پر قائم ہے۔ یونیورسٹی نہیں بنی۔

جناب چیئرمین: بجٹ پر تو آپ بول نہیں رہے اسلام آباد پہنچے ہوئے ہیں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! یہ کہتے تھے یونیورسٹی کا قیام پذیر ہونے والا ہے اور آج تک وہ complete نہیں ہوئی۔ خدا کے لئے جھوٹی باتیں چھوڑیں، یوٹرن لینا چھوڑ دیں۔ ملک کو ملک سمجھیں، مسائل کو حل کرنے کی بات کریں۔

جناب چیئرمین: جی please wind up کرے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کہتے ہیں کہ امن بہت ہے یہاں پر یہ خاک امن ہے قلعہ دیدار سنگھ میں سکول سے گھر جاتے ہوئے زیادتی کا شکار ہونے والی بچی کو دیکھیں۔ مسکان صابر کو دیکھیں جو اجتماعی زیادتی کا نشانہ ہوئی، کومل پطرس کو دیکھیں جو گونگی اور بہری ہے اس کے ساتھ اجتماعی زیادتی ہوئی۔ ایک سال گزر جانے کے باوجود اس کے ملزمان ابھی تک دندناتے پھر رہے ہیں کوئی ان کو پکڑنے والا نہیں ہے۔ دس بارہ سال کی بچیوں کو زبردستی convert کرکے شادی کا ڈرامہ رچایا جاتا ہے۔ یہ مذاق یہ ڈرامہ جو رچایا جاتا ہے اس کو بند کیا جائے۔ بیٹی یا بہن بنانا ان کو پسند نہیں، یہ کہتے ہیں کہ جی 11 سال کی بچی جو ہے یہ شادی کرسکتی ہے۔ ندیم مسیح کو محمد ندیم بنایا گیا اس کے بعد اس کی بہن کے ساتھ کس نے زیادتی کی ہے

اس کے اڑھائی ماہ کے بچے کو، ندیم کے بہنوئی کے بہنوئی کو ،ندیم کے بھائی کو، ندیم کی والدہ کو اور،ندیم کے باپ کو آج تک یہ نہیں پتہ چلا کہ یہ زیادتی کس نے کی ہے۔

جناب چیئرمین : جی بہت شکریہ۔ جناب محمد مامون تارڑ!موجود ہیں۔

جناب چیئرمین : جی محترمہ شمسہ علی! آپ بات کرلیں۔

محترمہ شمسہ علی: جناب چیئرمین!سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اس کے محبوب رسول اللہ ﷺ اور ان کی آل کا شکریہ ادا کرتے ہیں شکرانہ کہ ان کی شفاعت سے ہمیں ماشاءاللہ اتنا خوبصورت یہ ہال ملا ہے اور اس کا وسیلہ کوئی شک نہیں کہ پرویزالٰہی صاحب بنے اور ساتھ ہمارے چیف منسٹر بزدار صاحب بنے اور ہم سب ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم جس مقصد کے لئے یہاں آئے ہیں اور جن لوگوں کے خون پسینے سے جن لوگوں کے ٹیکسز سے یہ شاندار بلڈنگ بنی ہے اللہ کرے کہ ہم کچھ اس کا حق ادا کرسکیں میں یہی دعا کرسکتی ہوں۔ آمین۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو تھوڑا سا بتانا چاہتی ہوں کہ کس طرح اس وقت بدحواسی اور سکتہ میں اول فول باتیں ہو رہی ہیں۔ ہماری اپوزیشن کی طرف سے چاہے وہ ہماری نیشنل اسمبلی ہو یا وہ ہماری پنجاب اسمبلی ہو تو مجھے ان سے کوئی گلہ نہیں ہے ان سے مجھے کوئی حیرت نہیں ہے اصل میں ان سے ہوئی بہت بری ہے۔ آپ دیکھیں کہ جب ہم یہاں پر آئے تھے تو ہماری جو یہاں پر معاشی بدحالی تھی جس طرح سے ہمارے یہاں کے Index تھے اچھی طرح سے ایک ایک بندے کے یہ finger tips پر ہیں کہ کس حالت میں ہمیں یہ معیشت ملی اوپر سے ہم FATF کی گرے لسٹ میں گئے ہوئے تھے ہر طرح کے Index میں پاکستان سب سے نیچے جا رہا تھا لیکن اللہ نے اپنی رحمت کر دی کہ ہمیں وہ کپتان ملا، ہمیں وہ لیڈر ملا جس نے پاکستان کو ان مشکل حالات سے بچایا اور اوپر سے Covid آگیا۔ ہمارے اپوزیشن لیڈر اوپر سے لڈیاں ڈالتے ہوئے واپس آئے یہ سوچ کر کہ انہیں تو یہ معلوم تھا کہ یہ ہیلتھ کے کیا indicators چھوڑ کر گئے یہاں پر یہ ہیلتھ کے کیا حالات ہیں۔ تو وہ جانتے تھے کہ یہ تو ایک دن کے لئے بھی شاید Cope نہ کرسکیں گے اتنی بڑی وباء سے جہاں پر دنیا کے بڑے بڑے ممالک ہیں وہ بھی کچھ نہیں کرسکے لیکن ہوا یہ کہ اللہ کی رحمت سے ان کے ساتھ وہی ہوا جو کہ 1992 میں ورلڈ کپ کرکٹ میں ہوا تھا۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے جو

ٹیم ممبر ہیں وہ خود بتاتے ہیں کہ پاکستان کا تو آگے پہنچنے کا کسی قسم کا کوئی چانس ہی نظر نہیں آ یا رہا تھا۔ لیکن ایک اللہ کا بندہ، اس کو اللہ پر یقین تھا اس طرح سے وہ ڈٹا ہوا تھا کہ نہیں میں نے انشاءاللہ یہ ورلڈ کپ اپنے ملک کے لئے حاصل کرنا ہے اور آپ دیکھیں کہ آخر کیا ہوا ہمیں وہ ورلڈ کپ ملا اور دنیائے کرکٹ ششدر رہ گئی کہ پاکستان تو ہار رہا تھا ان کے ساتھ بھی وہی ہوا ہے۔ ان کو نظر آ رہا تھا کہ Covid آ گیا ہے اور ہمارا حال بھی دوسرے ممالک کی طرح کا ہو جائے گا اور سب کچھ تہس نہس ہو جائے گا۔ جب انہوں نے ایٹمی دھماکا کیا تو ہمارے جتنے بھی foreign exchange تھے وہ سارے ضبط کر لئے، پھر "ملک سنوارو قرض اتارو" کے تحت سب کچھ ضبط کر لیا۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! بجٹ پر بات کریں please بجٹ پر آ جائیں۔

محترمہ شمسہ علی: جناب چیئرمین! یہ انہی خساروں کا حصہ ہے جو ہمارے اس بجٹ کے حصہ میں آیا ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ بجٹ اتنا foolproof ہے کہ کسی کے لئے بھی اسے سمجھنا، پڑھنا اور یقین کرنا مشکل نہیں ہے لیکن جن لوگوں نے اپنے کانوں، آنکھوں اور اپنے ذہن پر غُلاف چڑھا لیا ہوتا ہے جسے آپ "صُم بُکم" کہہ لیں تو وہ ظاہری بات ہے کہ سوائے دُہائی دینے کے کچھ نہیں کریں گے۔ وہی میں نے آپ کو بتایا کہ ان کے ساتھ وہی ہوا اور ان کا خیال تھا کہ Covid آیا تو اب سارا کچھ تہس نہس ہو جائے گا۔ اِس وقت آپ دیکھیں کہ میں آپ کو پاکستان کے بارے میں پڑھ کر بتانا چاہتی ہوں کہ ہماری صحت اور ہماری تعلیم کے لئے کتنا فنڈ رکھا ہے، مجھے تھوڑا سا وقت دیں تاکہ میں اس کی تفصیل بتا سکوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: نہیں، محترمہ! آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ میاں عرفان دولتانہ صاحب!

میاں عرفان عقیل دولتانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! یہ حکومت اچھی ہے کہ جب سے آئی روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم اور نہ صحت ماشاءاللہ آفرین ہے اس حکومت پر اور صرف یو ٹرن پہ یوٹرن نظر آتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ کرکٹ میچ تو ہے نہیں کہ آج ہم ہار گئے تو اگلا میچ جیت جائیں گے۔ یہ پاکستانی ہیں اور یہ 22 کروڑ لوگوں کا ملک ہے جس میں کھلواڑ نہیں ہو سکتا اور اس میں بار بار میچ نہیں

کھیلے جاسکتے۔ اس مُلک کی economy کے ساتھ مذاق نہیں ہو سکتا، اس مُلک میں budgets کے ساتھ مذاق نہیں ہو سکتا، اس مُلک میں لوگوں کی صحت کے ساتھ مذاق نہیں ہو سکتا۔ ابھی ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ویکسین نہیں ہے تو کتنے ترقی یافتہ مُلک ہیں جنہوں نے ویکسین لگوا کر اپنی ساری population کو complete کر لیا ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم نے ایسا کیا؟

جناب چیئرمین 2019 سے یہ Covid ہم پر مسلط ہے تو کیا ہم نے آج 2021 تک دو سال ہو گئے کتنے لوگوں کو ویکسین لگائی، جو خیرات میں ملی وہی لگائی اور اس کے لئے کچھ بجٹ میں رکھا؟ ہم تین سالوں میں کیا کرتے رہے "نواز شریف کو پکڑو، شہباز شریف کو پکڑو، حمزہ شہباز کو پکڑو، ان کی اولادوں کو پکڑو، ان کے ایم این ایز اور ایم پی ایز کو پکڑو" یہی کیا ناں، کیا یہی بجٹ ہے، یہی 2021 کا بجٹ ہے اور کیا یہی پی ٹی آئی کا ایجنڈا ہے؟ یہی ایجنڈا ہے کہ بس ہم اور صرف ہم، پی ٹی آئی اور صرف پی ٹی آئی۔

جناب چیئرمین! اس بجٹ کے بعد اگلے سال آخری بجٹ دینا ہے اور اس کے بعد الیکشن لڑنا ہے۔ عوام آپ کا انتظار کر رہی ہے اور جس طرح 8 ضمنی الیکشن کے نتائج آئے ہیں تو اسی طرح ان شاء اللہ تعالیٰ باقی کے بھی نتائج آئیں گے۔ یہاں پر اگر 20 سیٹیں بھی پی ٹی آئی کی آئیں تو میں یہ دعویٰ کرتا ہوں، میں 20 سیٹیں بھی زیادہ کہہ رہا ہوں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ 20 سیٹیں بھی نہیں آئیں گی کیونکہ جو آپ کے حالات جا رہے ہیں اور جس طرح کے الیکشن کے نتائج آ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے health میں کیا کیا، میں آپ کی اور اپنی بات کرتا ہوں کہ آپ رحیم یار خان سے ہیں اور میرے ضلع وہاڑی کے DHQ ہسپتال میں ادویات نہیں ہیں۔ انڈسٹریل اسٹیٹ ہم نے بنائی لیکن اب تک ایک انڈسٹری نہیں لگی یہ کیا کر رہے ہیں، 2018 سے 2021 تک کا تین سال کا سفر گزر چکا ہے۔ اب نواز شریف، شہباز شریف اور حمزہ شہباز کو چور کہنا بس کر دیں اور کام کر کے دکھائیں کیونکہ سب لوگ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ سال بھی گزر رہا ہے اور آخری سال الیکشن کا سال ہوتا ہے۔ بیوروکریسی نے آپ کی طرف دیکھنا چھوڑ دینا ہے اور اگلے الیکشن میں لوگوں نے بھرپور طریقے سے

"شیر" پر مُہریں لگا کر بتانا ہے کہ کون بجٹ دیتے تھے، کون ملک کے خیر خواہ تھے، کون پنجاب کے خیر خواہ تھے اور کن لوگوں نے پنجاب کے عوام کی خدمت کی۔

جناب چیئر مین! میری یہ گزارش ہو گی کہ اپوزیشن کو فنڈز دے نہیں رہے کیونکہ ہم تو اچھوت ہیں ناں کہ مسلم لیگ(ن) سے آ گئے 6 کروڑ لوگ جو کہ پاکستان مسلم لیگ(ن) کو represent کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر 12 کروڑ کی آبادی ہے تو 6 کروڑ کو ہم represent کر رہے ہیں تو ہمیں فنڈز نہیں مل رہے؟ آپ بڑے انصاف کی باتیں کرتے تھے، پی ٹی آئی کی باتیں کرتے تھے اور برابری کی باتیں کرتے تھے تو کہاں گئیں وہ برابریاں؟ مہربانی کر کے Education, Health and, Agriculture جیسے تمام سیکٹرز کے بارے properly سوچا جائے و گرنہ ہم آئیں گے اور ہم آ کر جس طرح پہلے پنجاب کو چلا رہے تھے انشاءاللہ تعالیٰ اسی طرح چلا کر دکھائیں گے۔

جناب چیئر مین! میرا ساؤتھ پنجاب سے تعلق ہے اور آپ کا بھی ساؤتھ پنجاب سے تعلق ہے تو agricultural کے لئے کچھ کام کریں۔ میرا link چونکہ tourism سے ہے تو Covid جب سے آیا ہے دو سالوں سے لوگ گھروں میں بیٹھے ہیں اور بے روزگار ہیں اور کسی نے ان کا نہیں سوچا۔ Marriage Halls بند پڑے ہیں اور یہاں چار چار، پانچ پانچ سو لوگ آ کر بیٹھ جاتے ہیں تو کیا یہاں Covid نہیں آتا؟ Hotels، Restaurants، Marriage Halls میں Covid آ جاتا ہے۔ یہ کیسا "کورونا" ہے ہمیں بھی بتائیں جو یہاں نہیں آتا۔ غریب آدمی غریب سے غریب تر ہوتا جا رہا ہے اور دو کروڑ لوگ غربت کی لکیر سے نیچے آ چکے ہیں۔ عمران خان صاحب کہتے ہیں کہ 43 فیصد بچوں کو proper nourishment نہیں مل رہی، ان کے دماغ کمزور ہیں تو کیوں نہیں خوراک کے لئے پیسے رکھے جا رہے؟ آپ نے تو دودھ پر بھی 17 فیصد ٹیکس لگا دیا کہ بچے دودھ بھی نہ پی سکیں آپ nourishment کیا دیں گے؟ میں حیران ہوں کہ dairy products پر 17 فیصد ٹیکس لگا دیا ہے۔ ہم سارے پارلیمنٹیرینز بیٹھے تو خدا کے واسطے اس ٹیکس کو ختم کریں کیونکہ 17 فیصد dairy products پر ٹیکس بڑا ظلم ہے کیونکہ وہ بچے ہیں جن کی growth ہونی ہے۔ ڈاکٹر صاحب سامنے بیٹھے ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: دولتانہ صاحب! Wind up کریں please

میاں عرفان عقیل دولتانہ: جناب چیئرمین! آخر میں یہی کہوں گا کہ پہلے ہم اُدھر بیٹھتے تھے اور آپ اپوزیشن بنچز پر بیٹھتے تھے۔ یہ وقت آنے جانے والی چیز ہوتی ہے اور مہربانی کر کے اپنے کام صحیح کریں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ

میاں عرفان عقیل دولتانہ: اور اپنے سیاسی مخالفین کو اتنا victimize کریں کہ بعد میں آپ بھی برداشت کر سکیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: ملک واصف مظہر!

ملک واصف مظہر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی کو مبارکباد دیتا ہوں نا صرف اس نئی اسمبلی کے لئے بلکہ یہ جو عبارت میرے سامنے لکھی ہوئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ اپنی سیٹ پر بات کر رہے ہیں؟

ملک واصف مظہر: جناب چیئرمین! میں اپنی سیٹ پر چلا جاتا ہوں۔ (ایوان میں قہقہے)

(اس مرحلہ پر ملک واصف مظہر پچھلی row میں اپنی نشست پر بات کرنے کے لئے گئے)

جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے 2006 میں جس اسمبلی بلڈنگ کا سنگ بنیاد رکھا آج الحمد للہ نا صرف ہم سب دوست اس اسمبلی میں موجود ہیں بلکہ میں specially انہیں اس عبارت پر مبارکباد دیتا ہوں جو کہ ختم نبوت کی تصدیق کے لئے ہمارے سامنے لکھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم جب بھی اسمبلی میں داخل ہوں گے تو اس عبارت پر نگاہ پڑے گی اور ہم اس عبارت کو پڑھیں گے تو نا صرف ہماری دنیا بلکہ انشاءاللہ تعالیٰ ہماری آخرت بھی سنورے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں سردار عثمان احمد خان بزدار اور مخدوم ہاشم جواں بخت کو 2600 ارب روپے کا ٹیکس فری بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں جس میں نا صرف 560 بلین روپے کا ڈویلپمنٹ بجٹ رکھا گیا ہے بلکہ یہ پنجاب کی تاریخ کا surplus بجٹ ہے۔ میں اپنے سیدھے

ہاتھ بیٹھے ہوئے دوستوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ جو ترقی کی باتیں کرتے ہیں، یہ جو شہباز سپیڈ کی باتیں کرتے ہیں شاید ان کو یاد ہو کہ جب چودھری پرویز الٰہی صاحب نے اس پنجاب کی حکومت چھوڑی تھی تو اس وقت سوا سو ارب روپے کا surplus budget تھا اور جب شہباز شریف نے حکومت چھوڑی تو اس وقت 1200 ارب کا deficit budget تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! 2021-22 کے اس بجٹ میں ہمارے قائد جناب عمران خان کے وژن کے مطابق سوشل سیکٹر پر spending کی گئی ہے جس میں تعلیم اور صحت کو خصوصی توجہ دی گئی ہے تقریباً 2500 سکولوں کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے۔ میں یہاں وزیر خزانہ کی توجہ اور ایجوکیشن منسٹر صاحب کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہ رہا ہوں کہ نئے سکولوں پر پابندی حیران کن ہے۔ مہربانی کر کے نئے سکول کے حوالے سے ہم نے proposals اور suggestions دی ہیں خاص طور پر ساؤتھ پنجاب میں بچیوں کے سکولوں کی بہت کمی ہے تو مہربانی کر کے نئے سکولوں پر پابندی ہٹالی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پنجاب کی گورنمنٹ نے صحت پر خصوصی توجہ دی ہے۔ ابھی ہمارے دوست کہہ رہے تھے کہ لاہور کو پیرس بنا دیا گیا۔ یہ مان لیتے ہیں کہ یہ پیرس بن گیا مگر کیا آپ نے سوچا کہ آپ کے لیڈر اپنا چیک اپ کروانے کے لئے لندن کیوں جاتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ کو بخار یا نزلہ ہو آپ تو چلے جائیں لندن اور پنجاب کی جس گیارہ کروڑ عوام نے آپ کو منتخب کیا اس عوام کا کیا قصور ہے جس کے لئے آج تک آپ نے ایک ہسپتال تک نہ بنایا۔ میں بات کروں گا لاہور کی جس کی ترقی کی آپ مثالیں دیتے ہیں۔ آپ نے 200 ارب روپے کی اورنج ٹرین تو بنا دی لیکن لاہور میں کوئی نیا ہسپتال نہیں بنایا۔ میں مبارکباد دیتا ہوں جناب عثمان احمد خان بُزدار صاحب کو الحمدللہ ہم لاہور میں one thousand bedded hospital بنانے جا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: پلیز! wind up کریں۔

ملک واصف مظہر: جناب چیئرمین! ابھی تو دو صفحے رہتے ہیں مہربانی فرمائیں ہم نے پانچ گھنٹے انتظار کیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ ٹائم دیکھیں باقی ممبران نے بھی بات کرنی ہے۔

ملک واصف مظہر: جناب چیئرمین! productive sector پر یہ گورنمنٹ spending کر رہی ہے۔ میں ایگریکلچر کی بات کروں گا ابھی کل یہاں پر دعوے کئے جا رہے تھے، پرسوں لیڈر آف دی اپوزیشن فرما رہے تھے کہ ہم نے زراعت کو بہت ترقی دی اور ہم نے مفت بیج دیئے۔ پتا نہیں وہ بیج انہوں نے لندن کے روڈ پر بانٹیں ہوں گے ہمارے ساؤتھ پنجاب میں تو کسی کو نہیں ملے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں گندم کی بات کروں گا الحمدللہ مجھے فخر ہے کہ اس ایوان کے ممبر ہونے کے ناتے میں نے بھی 2000 روپے قیمت کرنے کے لئے ایک قرارداد پیش کی ہے۔ میں مبارک باد دیتا ہوں چودھری پرویز الٰہی کو کہ ان کی effort سے اور سردار عثمان احمد خان بُزدار کی محنت سے 1800 روپے فی من گندم کی قیمت رکھی گئی جس سے پنجاب کا کسان جینے لگا۔ پنجاب کی pumper crop ہوئی۔

جناب چیئرمین: بس ٹھیک، جناب محسن عطاء کھوسہ!

ملک واصف مظہر: جناب چیئرمین! مہربانی کر کے مجھے دو منٹ اور دے دیں۔

جناب چیئرمین: چلیں، ایک منٹ لے لیں۔

ملک واصف مظہر: جناب چیئرمین! یہاں پر جو بھی اپوزیشن نے بات کی یہ بے چارے عمران فوبیا سے نکل نہیں پائے۔ بات کی جاتی ہے کہ عمران خان شرابی ہے لیکن گردے تو آپ کے لیڈروں کے فیل ہو رہے ہیں۔ یہاں پر بات کی جاتی ہے کہ عمران خان انڈیا کا یار ہے لیکن انڈین ایجنٹ تو آپ کی ملوں سے بغیر ویزے کے پکڑے جاتے ہیں۔ یہاں پر کہا گیا کہ عمران خان مودی کا یار ہے لیکن آپ کی بیٹی کی شادی پر تو مودی آیا تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: پلیز! بجٹ پر رہیں۔

ملک واصف مظہر: جناب چیئرمین! میں آخری بات کروں گا کہ مولانا معاویہ طارق نے بات کی میں ان کا تہہ دل سے مشکور ہوں یہاں رانا شہباز موجود ہیں اور میں ان کی بات کو سیکنڈ کروں گا۔

میں پنجاب اسمبلی کے ایوان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ جھنگ کو ڈویژن کا درجہ دے کر ساؤتھ پنجاب میں شامل کیا جائے تاکہ اس علاقے کی مشکلات بھی دور ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جناب محسن عطا خان کھوسہ!

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ہماری اس گورنمنٹ کا یہ چوتھا بجٹ ہے ہمیں اتفاق سے اس پر شکوہ عمارت کی اس خوبصورت چھت تلے پیش کرنے کا موقع ملا ہے۔ بجٹ کا جو میں مطلب سمجھتا ہوں کہ ایک گھرانہ چھ آٹھ افراد کا ہو یا دس بارہ کروڑ افراد کا ہو اس میں اپنے وسائل دیکھے جاتے ہیں، اخراجات دیکھے جاتے ہیں کہ اخراجات میں بچت کیسے کی جاتی ہے، آمدن کے ذرائع کو کیسے بڑھایا جاتا ہے، اس پر غور و خوض کیا جاتا ہے اور سال میں ایک دفعہ ہمیں یہ موقع ملتا ہے کہ ہم اس پر غور و خوض کر کے اس جگہ جہاں اس وقت ہم موجود ہیں تو اپنے آنے والے سال کے معاملات کو دیکھ رہے ہیں کہ اس کو کیسے چلایا جائے۔ جس کرسی پر آپ براجمان ہیں یہ سپیکر کی کرسی ہے اور میں اپنا ایک فرض سمجھتا ہوں بات تو بہت معمولی ہے لیکن اس ہاؤس کے اندر جو air-conditioning کا لیول ہے میرے خیال میں وہ 20 ڈگری سے بھی نیچے ہے۔ انسانی جسم کا optimum comfort level شاید وہ 25 یا 26 ڈگری ہونا چاہئے۔ جو آپریٹرز اس کو کنٹرول کر رہے ہیں میں آپ کی توسط سے ان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ اس کو 25 یا 26 ڈگری پر لے آئیں تو اس سے نہ صرف اس ایوان کے اندر کا ماحول بہتر ہو جائے گا بلکہ باہر نکل کر اگر ہمیں گرمی میں جانا پڑا تو انسانی جسم کے اوپر اس کا negative effect نہیں پڑے گا اور سب سے بڑھ کر austerity کی طرف یعنی ہم ایک مہینے میں شاید کئی لاکھ روپے بھی بچا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ بڑے بھائی ہیں آپ کی بات بجا ہیں لیکن اس ٹیمپریچر کا ایوان میں بہت فرق پڑا ہے یہ بڑے ٹھنڈے انداز سے چل رہا ہے۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب چیئرمین! چونکہ میں نے بجٹ پر بات کرنی ہے اور سمجھتا یہ ہوں کہ یہیں سے ہی جو ہمارا غور و خوض ہے اور جو محنت ہو گی اس کا ایک trickle-down effect ہو گا۔ یہ میرا ایک فرض تھا جو میں نے point out کیا۔

جناب چیئرمین! میں بجٹ میں اتنا ماہر نہیں ہوں اس ساری کتاب کو میں نے دیکھا اور پھرولا ہے۔ اس میں چند چیزیں، چند سیکٹرز ایسے ہیں جن کا ہماری سوسائٹی میں معاملات چلانے کا اور پبلک کو facilitate کرنے کا ایک vital role ہے اور میں ان میں سے چند کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ چیف منسٹر سردار عثمان احمد خان بُزدار نے ایک بہترین ٹیم اس بجٹ کی تیاری کے لئے منتخب کر کے یہ اہم ذمہ داری ان کو دی اور انہوں نے ان نامساعد حالات جو ہمیں درپیش ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بہتر بجٹ بنانے کی کوشش کی ہوگی۔ آنے والے دنوں میں ہمارے پنجاب کی 12 کروڑ عوام کی بہتری کے لئے کیا بندوبست کرنا چاہئے میری نظر میں وہ Population Welfare Department ہے۔ اس کے لئے شاید کوئی خاطر خواہ بجٹ نہیں رکھا گیا، ایسے measures نہیں لئے گئے جس سے ہم اپنی اس بے دریغ بڑھتی ہوئی population کو aware کریں اور آنے والے وقتوں میں اس کو کنٹرول کرنے کا کوئی بندوبست بھی اپنائیں۔ اس کے علاوہ تو آپ اس populations کے مختلف سیکٹر پر جتنا بھی پیسا خرچ کریں گے ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس کے ثمرات نہ ملیں جب تک ہم بے دریغ بڑھتی ہوئی population کی welfare اور اس کے کنٹرول کے لئے کوئی حتمی پالیسی نہ اپنائیں۔ دوسرا point یہ ہے کہ ہمارے اس صوبے میں جو policing ہے اس کی ریفارمز، اس کی ویلفیئر اور پالیسی کو restructure کرنے کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنا سرمایہ درکار ہے شاید ہم نے وہ نہیں رکھا۔۔۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: خاص طور پر ڈیرہ غازیخان کا ضلع اور خاص طور پر وہاں کا قبائلی علاقہ جس میں کچھ اندوہناک واقعات بھی پیش آئے ہیں وہاں کی پولیس کی restructuring کے لئے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، please wind up کیجئے گا۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب چیئرمین! میں wind up کرتا ہوں۔ میں بڑے important points کی طرف آرہا ہوں۔ بارڈر ملٹری پولیس وہاں کی پولیس ہے جس کی تعمیر نو کے لئے اس کی نئے سرے بھرتی کے لئے کوئی بندوبست نہیں کیا گیا ہے۔ میری ایک گزارش ہے

کہ اس اہم شعبہ کے لئے پالیسی اس بجٹ کے اندر ضرور واضح ہونی چاہئے۔ اس میں جو میرا تیسرا اہم پوائنٹ ہے وہ یہ ہے کہ ہماری جو پنجاب کی populations ہے اس کی صحت کے لئے بہت ضروری ہے کہ ہمارے بہت سارے سیکٹر میں انسانی consumptions کے لئے جو چیزیں پیک ہو کر آتی ہیں اور ہم ان کو consume کرتے ہیں تو فوڈ ڈیپارٹمنٹ اس کی کوالٹی چیک کرے کہ اس کی کولٹی up to the mark ہے اس ڈیپارٹمنٹ کو بھی revamp کیا جائے اور اس کی restructuring کی جائے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، wind up کیجئے گا باقی لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے بات بھی کرنی ہے۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب چیئرمین! میں اپنی بات wind up کر رہا ہوں۔ اس بجٹ میں پورے پنجاب کے لئے ہائی وے پر ریلوے کی level crossing کی مد کوئی 1556 ملین روپے بجٹ میں رکھے گئے ہیں۔ میرے حلقے میں دو ایک level crossing ہیں جو کہ بڑی busy ہیں ان پر کوئی protection کا بندوبست نہیں ہے۔ ان کو بھی اس میں شامل کیا جائے تو میں ان کے نام دے سکتا ہوں یا جو relevant quarters ہیں ان کو میں point out کروں گا اس میں کالا کالونی کا ایک ایریا ہے۔ میرے honorable member جناب جاوید اختر خان تشریف رکھتے ہیں یہ exclusively ان کے ایریا میں آتا ہے اور ہمارے بھی وہاں پر stakes ہیں۔ ایک اور level crossing شیخانی منڈھی والا میٹل روڈ ہے وہاں پر accident wetness کئے گئے ہیں اس پر اگر پیسے allocate کئے جائیں تو یہ بہت بڑی مہربانی ہوگی۔ میں آخر میں اپنی بات اس کو تیس سیکنڈ میں ختم کر رہا ہوں۔ ہمارے ہاں سلیمان مونٹین میں رود کوہیاں اور ان میں طغیانی آتی ہے کافی حد تک جا ئیکا نے یا پہلے ورلڈ بنک کے فنڈز سے ان کو کنٹرول کیا گیا لیکن particularly میری constituency ہے اور جس میں جناب جاوید اختر خان کے بھی stakes ہیں اس میں دو رود کوہیاں سوری کھوسہ اور بیلب ہیں ان پر آج تک کام نہیں ہوا۔ اس کا رزلٹ یہ نکلتا ہے کہ جب torrential rain آتی ہیں تو نیچے populated area اس سے بری طرح سے affect ہوتا ہے۔ CM پنجاب سردار عثمان احمد خان بُزدار سے several request کرنے کے باوجود اس کو

بھی بجٹ میں highlight نہیں کیا گیا اور منسٹر اریگیشن بھی اس ایریا سے ہیں اور ان کے بھی notice میں ہے اگر یہ include کی جائیں تو بہت مہربانی ہو گی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک! جی، اپنی سیٹ پر ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جی، الحمدللہ۔

جناب چیئرمین: جی، ان کا مائیک دیکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ **الھم صلی علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابرھیم وعلی ال ابرھیم انک حمید مجید۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ و سلم، انا خاتم النبیین لانبی بعدی۔**

جناب چیئرمین! میں آج اس august House میں خاتم النبیین کے صدقے، اپنے والدین کے توسط سے اور اپنے والد صاحب کی خصوصی محبت سے جن کی وجہ سے آج مجھے یہاں اس august House میں بات کرنے کا موقع ملا ہے اور میں شکر گزار ہوں۔ معاشی ترقی کا نیا باب بڑھتا ہوا پنجاب یہ جناب وزیر خزانہ کی تقریر جو 22-2021 میزانیہ میرے سامنے پڑا ہے، مجھے جو annual development program کی ساری بکس ملیں تو میں نے انہیں پڑھا اور دیکھا لیکن وہ جو پی ٹی آئی کا منشور تھا اور جو ان کے اعلانات تھے ان ساری کتابوں میں مجھے وہ کہیں نظر نہیں آئیں۔ اگر کسی کے پاس ہے تو میں on the Floor چیلنج کرتا ہوں کہ وہ مجھے دکھا دیں۔ ایک کروڑ نوکریاں، پچاس لاکھ گھر، ایک ہزار یونیورسٹیز، ایک ارب درخت، ساٹھ روپے کا ڈالر ہو جائے گا، 350 ڈیمز بنائے جائیں گے، بارہ موسم ہوں گے، مہنگائی کا خاتمہ ہو گا، وزیراعظم ہاؤس، گورنر ہاؤس اور مری کے ہاؤسز یونیورسٹیز بنا دی جائیں گی۔ 47 روپے لیٹر پٹرول اور ڈیزل ہو گا۔ مجھے یہ ساری باتیں ان کتابوں میں کہیں نظر نہیں آئیں اور میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ کاش مجھے بھی وہ حوروں والا انجکشن لگا دیں تاکہ مجھے یہ ساری چیز نظر آنی شروع ہو جائیں جس سے یہ پتا چلے کہ یہ سارے کام پی ٹی آئی نے کر دیئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں نے بجٹ کی جو بکس دیکھیں تو ان سے مجھے دلی دکھ ہوا کہ یہ جو حکومت صرف بلند و بانگ دعوے کر رہی ہے جس کے پاس صرف باتیں اور صرف باتیں ہیں میں ان کی باتوں پر ایک شعر ان کی نذر کرنا چاہتا ہوں کہ:

کتاب سادہ رہے گی کب تک کبھی تو آغاز باب ہو گا
بستی اجاڑ ڈالی جنہوں نے کبھی تو ان کا حساب ہو گا

جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ یہ جو ریاست مدینہ کے دعوے دار ہیں آج ان ریاست مدینہ کے دعوے داروں سے پوچھیں اور آج جا کر دیکھیں کہ ہسپتالوں میں دوائیاں ناپائید ہو چکی ہیں، سکولوں میں بچے اور بچیاں جانے سے قاصر ہیں۔ آج والدین بچوں کو پڑھانے کے لئے پریشان ہیں۔ آپ نہری نظام دیکھیں، میرا تعلق چونکہ ایک دیہی علاقے سے ہے، میں زمینداروں اور کسانوں کا نمائندہ ہوں تو نہری پانی کا بدترین نظام ہو چکا ہے، زراعت کا بدترین سسٹم ہے جو زرعی ادویات ہیں وہ جعلی مل رہی ہیں اور جو زرعی ادویات کی inputs ہیں وہ ساری مہنگی ترین ہو چکی ہیں۔ بجلی کا بل ہی سنبھالا نہیں جا رہا۔ یہاں پر گورنمنٹ نے دعویٰ کیا کہ bumper crop ہوئی لیکن bumper crop تو یہ ہوئی کہ 1800 روپے میں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، ملک صاحب! آپ wind up کیجئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ کی بڑی مہربانی، یہاں پر تو بڑا بڑا ٹائم دیا گیا ہے۔ ابھی تو میں نے بات شروع کی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ wind up کریں باقی مقرر بھی بیٹھے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں bumper crop میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، ایک منٹ میں wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ابھی تو ٹائم ہی نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: جی، آپ ایک منٹ میں wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ مہربانی کریں ابھی تو پہلا point ختم ہوا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ آپ بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! مہربانی۔ آپ bumper crop یہ دیکھ لیں کہ زمینداروں اور کسانوں سے 1800 روپے فی من گندم چھینی گئی اور اب 2200 روپے گندم کا ریٹ ہے اور آٹے کا کیا ریٹ ہے؟ آپ چونکہ بات نہیں کرنے دے رہے اور میرا وقت کم کر رہے ہیں، آپ کی مہربانی اگر تھوڑا سا وقت دے دیں یہی سال کے بعد آپ نے وقت دینا ہوتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: ارشد ملک صاحب! آپ وقت ضائع نہ کریں آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! کاروباری طبقہ انتہائی پریشان ہے۔ آپ دیکھیں PRA سے Social Security, Income tax, EOBI, Excise یہ سارے Department کاروباری طبقے کو اس طرح جھنجھوڑ رہے ہیں، نچوڑ رہے ہیں جس طرح جو نکیں لگی ہوئی ہیں ان کا کچھ نہیں کیا گیا اور باتیں ترقی کی کرتے ہیں۔ ساہیوال میں industrial zone بنایا جارہا ہے ہم اس پر خوش ہیں لیکن جو ہمارے چھوٹے چھوٹے زمیندار ہیں، ہمارے ساہیوال میں 5L/85 ایک گاؤں ہے جو میونسپل کارپوریشن کے 1 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے وہاں پر اُن کی زمین پر قبضہ کیا جارہا ہے۔ میں آپ کے توسط سے چاہوں گا کہ industrial zone ضرور بنیں لیکن وہاں پر دوردراز میں بنائیں جیسے لاہور میں سندر انڈسٹریل اسٹیٹ ہے اس طرح شہر کے دور کے علاقوں میں industrial zone بنائے جائیں اور سرکاری زمین پر بنائے جائیں۔

جناب چیئرمین! یہ آپ کا حکم ہے میں wind up کر رہا ہوں اس بجٹ کتاب میں دیکھ لیں میں صرف points پر آرہا ہوں۔ سکول ایجوکیشن کو دیکھ لیں میں on the floor of the House challenge کرتا ہوں ساہیوال میں ایک بھی سکول upgrade نہیں کیا گیا، کوئی primary school سے middle school، middle school سے high school اور نہ ہی high school سے higher education یہ سکول ایجوکیشن ان کی گورنمنٹ کا stance ہے کہ یہ پڑھانا ہی نہیں چاہتے۔ بچے، بچیاں تنگ ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، محمد ارشد ملک! شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! صرف دو منٹ بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ نے دس منٹ بات کر لی ہے۔ اب صرف آخری ایک منٹ بات کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! لوکل گورنمنٹ کا یہ حال ہے کہ جو میرے حلقے میں میونسپل کمیٹی کمیر تھی یہ ترقی کی بات کرتے ہیں اُس کو انہوں نے تحصیل کونسل میں شامل کر دیا اور اُس کا میونسپل کمیٹی کا درجہ ہی ختم کر دیا اور آج وہاں پر واٹر سپلائی کی کوئی سکیم نہیں دی گئی۔

جناب چیئرمین: ارشد ملک صاحب! شکریہ۔ جی، جناب جاوید اختر!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں wind up صرف اس ایک بات سے کروں گا صرف ایک بات عرض کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: ارشد ملک صاحب! شکریہ۔ جی، جاوید اختر!

جناب جاوید اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا ٹائم کی کمی کی وجہ سے چند ضروری پوائنٹس پر بات کروں گا۔ سب سے پہلے چودھری پرویز الٰہی صاحب کو اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو اس نئی اسمبلی کی شاندار عمارت بنانے پر مبارکباد دوں گا۔ اس کے بعد فنانس منسٹر مخدوم ہاشم جواں بخت اور چیف منسٹر پنجاب سردار عثمان خان بزدار اور اُن کی ٹیم کو مبارک باد پیش کروں گا کہ انہوں نے اس COVID کے نامساعد حالات کے باوجود اس قدر شاندار بجٹ پیش کیا۔ اس سے پہلے ایک دو باتیں ہیں جو نیشنل اسمبلی میں ہوا جو کچھ بلوچستان اسمبلی میں ہوا وہ ہمارے لئے بہت لمحہ فکریہ ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب جاوید اختر! please budget پر بات کریں۔

جناب جاوید اختر: جناب چیئرمین! یہ بہت ضروری ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں ہم آٹھ آٹھ لاکھ لوگوں کے نمائندے ہیں اور برداشت کا مادہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ ہم پبلک کے لئے ماڈل ہیں اگر ہم خود یہ کام کریں گے تو ہم پبلک کو کیا message دیں گے؟ میری دونوں طرف بیٹھے ہوئے بھائیوں سے یہ گزارش ہے کہ برداشت کا مادہ پیدا کریں ایک دوسرے کی عزت اور احترام ملحوظ خاطر رکھیں۔

جناب چیئرمین! یہ جو Covid کا دور گزرا آپ کو پتا ہے پچھلا بجٹ کس حال میں آیا تھا بہر حال یہ جو موجودہ بجٹ آیا ہے اس میں 560 ارب روپے کا development کا جو package ہے یہ بہت شاندار ہے لیکن اس کی utilization جو پچھلے ادوار میں ہم نے دیکھا ہے کہ بجٹ تو رکھ دیا جاتا ہے لیکن اُس کی صحیح اور پوری utilization نہیں ہو پاتی۔ چیف منسٹر نے کہا تھا کہ ہم ہر ڈسٹرکٹ لیول پر کمیٹی بنا دیں گے جو اس پر check and balance رکھے گی۔ اب جو ہمارے معاشرے کے اہم sectors ہیں اس میں ایجوکیشن ہے، ہیلتھ ہے، ایگری کلچر ہے ان کے لئے اس بجٹ میں پہلے سے کئی سو ارب روپے زیادہ رکھے گئے ہیں غالباً 1 سو فیصد پچھلے بجٹ سے موجودہ بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے۔ ایگری کلچر کو ہم سب لوگ کہتے ہیں کہ ہماری backbone ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اجلاس کا وقت مزید پانچ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

جناب جاوید اختر: جناب چیئرمین! ہم لوگوں میں majority کاشتکاروں کی ہے لیکن زراعت میں جو ہمارا Research Wing ہے وہ بالکل صحیح کام نہیں کر رہا ایگری کلچر کو ترقی دینے کے لئے Research Wing کو زیادہ active کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے فنڈز رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہماری cotton research نہ ہونے کی وجہ سے تباہی کے دہانے پر ہے کاشتکار cotton کی growing تقریباً ختم کر چکے ہیں۔ میرے خیال میں ہمارے area میں cotton کی growing پچاس فیصد بھی نہیں رہ گئی۔ Railway crossings ہمارے area کا بہت بڑا مسئلہ ہے آئے روز وہاں پر accident ہوتے رہتے ہیں تو میری آپ سے گزارش ہے کہ ہماری جو جو railway crossings ہیں کالا کالونی ہے، شیخانی یا دوسری crossings ہیں اُن سب پر railway crossings بنائی جائیں۔

جناب چیئرمین! جو ہمارے چھوٹے کاشت کار ہیں اُن کے لئے میری ایک submission ہے کہ 25 ایکڑ کا جو کاشتکار ہے اُس پر ٹیکس نہ لگایا جائے یہ ہمارے لئے بہت بہتر ہو گا اور ہم نے آگے الیکشن میں بھی جانا ہے۔

جناب چیئرمین! بارڈر ملٹری پولیس کے حوالے سے میں کچھ بات کرنا چاہوں گا ٹائم شارٹ ہے اس لئے میں ذرا جلدی جلدی بات کر رہا ہوں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کچھ عرصہ پہلے ایک ویڈیو آئی جو

ہمارے پورے ملک کے لئے پوری دُنیامیں بدنامی کا باعث بنی یقیناًاس کے پیچھے بھی کوئی سازشیں ہوں گی جو اس لیول تک یہ معاملہ گیا۔ ہمارے بارڈر ملٹری کا جو structure ہے وہ بہت پرانا ہو چکا ہے اور عرصہ دراز سے اُس میں بھرتیاں بھی نہیں ہوئیں۔ میری آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب سے جو کہ ہمارے tribal areas کے main stakeholders بھی ہیں گزارش ہو گی کہ نئی بھرتیاں کی جائیں، نیا blood لایا جائے۔ ان کی Elite Force training کے centers میں اُن سے کروائی جائیں۔

جناب چیئرمین: جی، جاوید اختر صاحب! please wind up کیجئے گا۔

جناب جاوید اختر: جناب چیئرمین! میں صرف ایک منٹ لوں گا۔ ہمارے rural areas میں گورنمنٹ ہر سال اربوں روپے کا بجٹ لگاتی ہے لیکن صفائی کا خاطر خواہ نظام نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے سارے projects ضائع ہو جاتے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے میں ہر دفعہ یہ کہتا ہوں اور ہر دفعہ یہ پسند بھی کیا جاتا ہے لیکن اُس پر عملدرآمد نہیں کیا جاتا میری گزارش ہے کہ ہر یونین کونسل کی سطح پر صفائی کا مربوط نظام نافذ کیا جائے جس میں ٹریکٹر ٹرالی، سینٹری ورکرز۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جاوید اختر صاحب! please windup کریں۔

جناب جاوید اختر: جناب چیئرمین! یہ بہت اہم ہے فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین: جاوید اختر صاحب! وقت بہت تھوڑا ہے ابھی کافی مقرر بیٹھے ہیں۔ جی، محترمہ کنول پرویز چودھری!

محترمہ کنول پرویز چودھری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ بے شک رسول ﷺ نے فرمایا میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ آج تین دن ہو گئے ہیں بجٹ کے متعلق تعریفیں سنتے ہوئے اور اس کا جواب میں اس شعر کے ساتھ دوں گی:

میں ڈھڈوں بھکا محرما،
میرے بھک نے کھچے ساہ
مینوں جنت حوراں دسنا ایں،
کوئی سچ دا لارا لا

جناب چیئرمین! حکومت کا پیش کردہ بجٹ یہ عوام دشمن بجٹ ہے، یہ امیروں کا بجٹ ہے اور امیروں کے لئے بجٹ ہے اور کہا جارہا ہے کہ معیشت میں بہتری آئی ہے۔ جہاں آٹا مہنگا، چینی مہنگی، گھی مہنگا، پٹرول مہنگا، ڈیزل مہنگا، جینا مہنگا اور مرنا مہنگا ہو وہاں کہا جاتا ہے کہ معیشت میں بہتری آرہی ہے۔ تو پچھلے تین سالوں سے اس ملک کا جس قدر بیڑا غرق کیا گیا اور جس قدر بدحالی کی گئی یہ نالائق اور نااہل حکمرانوں نے جتنا اس ملک کا بیڑا غرق کیا اُس کے بعد بھی کہتے ہیں کہ معیشت میں بہتر آرہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اجلاس کا وقت مزید پانچ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! تبدیلی کے دعودار کہتے تھے کہ تعلیم پر پیسا لائیں گے لیکن میرے پنجاب کی آج بھی لاکھوں بچیاں سکول کے دروازے تک نہیں پہنچ پا رہی ہیں اُن کے پاس ٹرانسپورٹ موجود نہیں ہے جو اُنہیں سکول تک لے جائے۔

جناب چیئرمین! میں مطالبہ کرتی ہوں کہ پنجاب کے فی کس بچے کے لئے تعلیمی بجٹ مختص کیا جائے۔ کبھی صحت کارڈ کا ڈرامہ رچایا جاتا ہے اور اُس کے اوپر لگایا گیا پیسہ ذاتی تشہیر کے اوپر لگا دیا جاتا ہے۔ جو بھوک سے نہیں مرتا وہ ادویات نہ ملنے سے مر جاتا ہے۔ کاش کہ کوئی لوٹا دے میرا وہ پنجاب جس میں امن واماں کی صورتحال اتنی خراب نہ تھی۔ آج یہاں پر نہ کسی کی جان محفوظ ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی بات کو windup کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! ابھی تو میرا ایک منٹ بھی نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ ٹائم بھی تو دیکھیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں نے سات گھنٹے لوگوں کو یہاں پر بیٹھ کر سنا ہے تو مجھے کم از کم 5 منٹ تو بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! بات کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! آج پورے پنجاب میں چوری، ڈکیتی اور قتل وغارت گری کا بازار گرم ہے اور کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ پورے پنجاب میں نشہ عام ہوتا جارہا ہے، ہاں اس

حکومت سے اگر کوئی خوش ہے تو صرف نشئی خوش ہیں اور ان کے علاوہ کوئی خوش نہیں ہے۔ اس صوبے کا روزانہ 1200 بچہ سگریٹ نوشی کا شکار ہو رہا ہے۔ لنگر خانے تو کھول دیئے گئے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! بہت شکریہ۔ جناب محمد عبداللہ وڑائچ اپنی بات کریں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آج اس بجٹ کے موقع پر اپنے جناب وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کروں گا کہ انہوں نے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا کیونکہ ترقی ہو رہی ہے اسی لئے پاکستان کا growth rate 3.94 ہو گیا ہے تو سب سے بڑا صوبہ پنجاب ہے۔ پنجاب کا پاکستان کی growth میں سب سے زیادہ شیئر ہے۔ میں صرف محترم وزیر خزانہ سے یہی گزارش کروں گا کہ مہنگائی پر کنٹرول کرنے کی کوشش کی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ نئی اسمبلی کی مبارکباد تو سب نے دی اور یہ ذکر بھی بہت ہوا کہ ہم کلمے کی چھاؤں سے خاتم النّبیین کے سامنے اور آیت الکرسی کے نیچے بیٹھتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ان تمام چیزوں کی برکات سے ہمیں اپنا مقصد اور منصب بھی سمجھ میں آ جائے ہم انسانوں کی بھلائی کے لئے اپنا کردار ادا کر سکیں جس کے لئے یہ ایوان سجایا گیا ہے۔ بجٹ 2021 کی بہت تعریفیں ہوئیں بہت قابل تعریف ہے اس حوالے سے فنانس منسٹر کی اور سی ایم صاحب کی کاوش قابل تعریف ہے۔ روایت ہے کہ حکومتی اراکین بجٹ کی تعریف میں اور اپوزیشن تنقید کرتے ہیں خواہ حکومت نے کتنا ہی دنیا کا بہترین بجٹ پیش کیا ہو۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہم اس روایت سے ہٹ کر دل پر ہاتھ رکھ کر آج مان لیں کہ حکومت نے ایک بہترین اور جامع بجٹ پیش کیا ہے۔ ہم نے قومی اسمبلی اور بلوچستان کی اسمبلی میں بھی عدم برداشت کی صورتحال دیکھی لیکن خوشی کی بات یہ ہے کہ ہر تحریک لاہور سے شروع ہوتی ہے اور لاہور کی سیاسی بلوغت کی تحریک بھی لاہور اسمبلی نے شروع کی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اس چیز کے لئے اپوزیشن، حکومتی ممبران اور سپیکر صاحب بھی مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے یہاں پر سیاسی بلوغت کی تحریک شروع کی۔ ہمارا بجٹ میں جو mostly focus رہا ہے وہ صحت، تعلیم، ماحولیات اور سیاحت پر رہا ہے۔ ماحولیات بہت بڑا

subject ہے آج internationally اس پر بات کی جارہی ہے اور اس حوالے سے پرائم منسٹر عمران خان صاحب کا vision بہت واضح تھا۔ جب ہماری KPK میں گورنمنٹ بنی اس وقت ہم نے جو سونامی trees کی مہم شروع کی اس کے عوض آپ پوری دنیا کی Environment Atmosphere Conference کی میزبانی کر رہے ہیں۔ میں جب اپوزیشن میں تھی اس وقت ہمارے ساتھ یہ ایشو تھا کہ کام تو ہر گورنمنٹ کرتی ہے کچھ اچھے کام سابقا گورنمنٹ نے بھی کئے ہیں لیکن ان کی ترجیحات غلط تھیں۔ ہم نے اورنج ٹرین بنادی جبکہ ہمیں ایک عام لوکل بس سسٹم بنانے کی ضرورت تھی۔ ہم نے عام انسان کو پینے کا صاف پانی تو نہ دیا لیکن ہم نے 200 ارب روپے کی اورنج ٹرین دے دی۔ اس کی ترجیحات میں غلط ترجیحات کے ساتھ جو ہمیں گورنمنٹ ملی تو اس میں حسب حال کے لئے ایک عدد شعر بیان کرنا چاہوں گی آپ کو پتا ہے کیونکہ آپ میرے پرانے ساتھی ہیں کہ شعر کے بغیر میری تقریر مکمل نہیں ہوتی:

کشتی چلانے والوں نے جب ہار کی دی پتوار ہمیں
لہر لہر طوفان ملے اور موج موج منددھار ہمیں
(نعرہ ہائے تحسین)
پھر بھی دکھایا ہے ہم نے اور پھر بھی دکھائیں گے ہم یہ
ان حالات میں بھی آتا ہے دریا کرنا پار ہمیں

جناب چیئرمین! ہمارے معزز ممبران نے کافی باتیں repeat کی ہیں لیکن میں repeat نہیں کروں گی لیکن پہلی بار اگر کسی نے transgender کے حقوق کی بات کی تو اس گورنمنٹ نے کی ہے۔ ان کو بھی عام انسانوں کے لیول پر لا کر ان کے حقوق کی بات کی اور اس حوالے سے قانون سازی کی گئی اس کا کریڈٹ ہماری حکومت کو جاتا ہے یہ وہ vision ہے۔ آج human development کی بات ہو رہی تھی کہ۔۔

MR CHAIRMAN: Thank you. The House is adjourned to meet on Monday, the 21st June 2021 at 2:00pm.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سوموار، 21-جون 2021

(یوم الاثنین، 10-ذیقعد 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: تینتیسواں اجلاس

جلد 33: شمارہ 5

373

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ21-جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال22-2021پر عام بحث"

375

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

سوموار، 21-جون 2021

(یوم الاثنین، 10-ذیقعد 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 2 بج کر 52 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ

اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ

سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِیْ يُصَلِّیْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ

لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾

سورۃ الاحزاب آیت نمبر 40 تا 44

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں لیکن اللہ کے پیغمبر اور نبیوں کی مہر یعنی سلسلہء نبوت کو ختم کر دینے والے ہیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے O اور اہل ایمان اللہ کا بہت بہت ذکر کیا کرو اور صبح و شام اُس کی پاکی بیان کرتے رہو وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اُس کے فرشتے بھی تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے O جس روز وہ اُس سے ملیں گے تو اُن کا تحفہ اللہ کی طرف سے سلام ہو گا اور اُس نے اُن کے لئے عمدہ ثواب تیار کر رکھا ہے O

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نبی خاتم الانبیاء کے برابر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا
محمد ﷺ کا ثانی محمد ﷺ کا ہمسر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا
اگر ہے تو اک ذات اللہ کی ہے جو ذات محمد ﷺ سے اعلیٰ ہے ورنہ
محمد ﷺ سے اعلیٰ محمد ﷺ سے بڑھ کر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا
جسے حق نے بلایا عرشِ علیٰ پر ہوئے فضل حق سے وہ مہمان داور
خدا کی خدائی میں ایسا پیامبر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب اہم بجٹ پر بحث شروع کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب امین اللہ خان!

معمر معزز ممبران کو ایوان کے قریب ڈراپ کرنے کا مطالبہ

جناب امین اللہ خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ آج تیسرا چوتھا دن ہے اور ہمارے سارے MPAs خواہ وہ اپوزیشن سے ہوں حکومتی بنچز کے ہوں ان کی گاڑیوں کو کافی دور رُوکا جاتا ہے اور ان کو وہاں سے پیدل اتنی دور سے یہاں آنا پڑتا ہے۔ اس میں میری عرض صرف اتنی ہے کہ ہمارے بہت سارے ساتھی ہیں جو بزرگ ہیں جو پیدل نہیں آسکتے سب یہ چاہتے ہیں کہ گاڑی صرف یہاں آکر drop کر دے اور پھر جہاں پر یہ کہیں وہاں پر park کر دیں لیکن گیٹ پر انہوں نے یہ ضد بنائی ہوئی ہے یا پھر پتا نہیں کیا مسئلہ ہے کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ کل ہم مل کر سپیکر صاحب سے ملیں گے اور اس پر ان سے request کریں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آڈر۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! جو honourable member نے بات کی ہے it's 44 to 45 degree temperature outside یہ توقع کرنا کہ آپ وہاں سے 3 تا 4 ایکڑ کا فاصلہ پیدل چل کر آئیں یہ صرف تذلیل کرنے کی بات ہے اور یہ بھی privilege ہے۔ آپ وہاں کی management ٹھیک کریں جو وہاں پر اسمبلی کا سٹاف اور ٹریفک کا سٹاف موجود ہے ان کو ٹھیک کریں یہ گاڑیوں کی parking اس lane میں نہ ہونے دیں جو کہ drop lane ہے۔ پیچھے sufficient parking space ہے جس میں ایک one-way route بنا دیں جن میں ہماری

گاڑیاں drop کر کے آ سکیں۔ آج بھی جب میں باہر آیا ہوں تو مجھے کچھ جلدی تھی کہیں جانے کے لئے 8to9 cars were parked over there اور ہمارے کافی senior members اسمبلی سٹاف کے ساتھ الجھ رہے تھے کہ یہ کوئی طریق کار ہے۔ اس سے پہلے security reason ہوتا تھا۔ Even being the member of the Cabinet آج تک کبھی خواہش کا اظہار نہیں کیا باہر اتر جایا کرتے تھے کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن کیونکہ اب facility موجود ہے تو اس پر براہ مہربانی فرما کر Ensure کریں اور Secretariat کو اس بات کی ہدایت کریں کہ جتنے بھی members ہیں as long as the member is sitting himself in the car تو ان کا privilege breach نہ کریں۔ اس اسمبلی میں آنے کا privilege صرف Minister کا اور Parliamentary Secretary کا زیادہ نہیں ہے بلکہ سب کا ہے۔ Yes, we have a regard for Speaker and Deputy Speaker but the members should also be treated equally as other members in the House.

جناب چیئرمین: جی، ملک صاحب! انشاءاللہ آپ اور میں سپیکر صاحب سے اس بارے میں بات کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہ جو بات ملک صاحب نے اور نیازی صاحب نے کی ہے وہ تو ٹھیک ہے اس پر بات ہو ہی جائے گی but the attitude of the people, those who were standing over there is very insulting. کہتے ہیں ہمیں اوپر سے ہدایت آئی ہے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اللہ کے سوا اوپر کون ہے؟ میرے خیال میں تو کوئی نہیں ہے۔ تو اس پر خصوصی شفقت فرمائیں اور جو خاص طور پر بزرگ ہیں ان کے لئے ہماری تو چلیں کوئی بات نہیں ہم تو دوڑ کر بھی پہنچ جائیں گے لیکن ان کے لئے کچھ کریں اور جو سٹاف کا attitude ہے وہ بہت insulting attitude ہے especially towards public

representativesاس پر مہربانی کریں آپ بھی ممبر ہیں آپ کا خاندان بھی ماشاءاللہ سیاسی ہے آپ کے بزرگ آپ کے داداسب ممبرز تھے ایسا تو کبھی نہیں ہوتا تھا جیسا اب ہو رہا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، انشاءاللہ سندھو صاحب! ہم سب مل کر سپیکر صاحب کو اس پر منالیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! مجھے سپیکر صاحب سے یہ بات نہیں کرنی ہے میری بس آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہ جو insulting attitude ہے اس کو تو روکیں یہ بہت غلط بات ہے اگر کل کو لڑائی ہو گئی تو کون ذمہ دار ہو گا۔ آپ کسی نہ کسی MPA کا ضمنی الیکشن کروا دیں گے۔

بحث

سالانہ بجٹ بابت سال 22-2021 پر بحث (۔۔۔جاری)

جناب چیئر مین: جی، سندھو صاحب! اس پر بھی میں دیکھ لیتا ہوں۔ جی، جناب خرم اعجاز!۔۔وہ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان!۔۔وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ جی، رانا محمد اقبال خان!۔۔وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ مسرت جمشید!

محترمہ مسرت جمشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئر مین! میں اپنی تقریر کا آغاز کرنے سے پہلے خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گی جناب سپیکر چودھری پرویزالٰہی صاحب کو کہ انہوں نے ہمیں یہ خوبصورت ایوان جس میں آیات کے سائے تلے اور سب سے زیادہ جو ہمارے ایمان کا حصہ ہے اس حدیث کے سامنے کھڑے ہونے کا شرف آج ہم parliamentarians کو حاصل ہوا ہے تو اس کا credit صرف اور صرف جناب سپیکر چودھری پرویزالٰہی صاحب کو جاتا ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ اتنا بڑا initiative تھا کہ بے شک ہم رہیں نہ رہیں جب تک پاکستان ہے I am sure یہ ایوان ایسے ہی قائم و دائم رہے گا اور ان کا نام اس ایوان میں ہمیشہ گونجتا رہے گا۔

جناب چیئر مین! میں Finance Minister اور Chief Minister Punjab کو پنجاب کی تاریخ کا سب سے کامیاب بجٹ پیش کرنے پر مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ اس بجٹ پر بہت ساری تقاریر ہوئیں اور ایک فقرہ ہمیں نیشنل اسمبلی میں اور پنجاب اسمبلی میں سننے کو ملا اور وہ یہ تھا کہ یہ بجٹ الفاظ کا گورکھ دھندہ ہے یہ digits کا گورکھ دھندہ ہے تو میں یہاں مشہور زمانہ

خادم اعلیٰ کی تعریف کرنا چاہوں گی کہ ایک بات انہوں نے بالکل بجا فرمائی تھی کہ پٹواری ایک کیفیت کا نام ہے اور یہ وہ مخلوق ہے جو ہر وقت state of denial میں رہتی ہے اور جن پر کسی بات کا اثر نہیں ہوتا۔ میرا اپوزیشن کو مشورہ ہے کہ اپنا script writer کو تبدیل کریں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ گورکھ دھندہ تھا جب ایک جماعت حکمرانی کر رہی ہوتی تھی اور دوسری اپوزیشن میں تھی تو واقعی جو بجٹ پیش کئے جاتے تھے وہ عوام دشمن ہوتے تھے اور غریب عوام کے ٹیکس کے پیسے سے کھلواڑ ہوتا رہا اور سب سے important چیز یہ ہے کہ عوام کو ان کے حق سے محروم رکھا جاتا رہا تھا۔ میں یہ بات کیوں کہہ رہی ہوں کہ اپنا script writer تبدیل کریں کیونکہ اگر آپ نیشنل اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر کی تقریر سنیں یا آپ صوبائی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر کی تقریر سنیں دونوں کا same content تھا۔ صبح جب میں نے ان کی تقریر سنی تو سننے کو ملا کہ "beggars can't be choosers" اور جب 2 بجے جب یہاں آئے تو same فقرہ "beggars can't be chooser" "Yes, beggars can never be choosers.- نہ کبھی یہ choosers تھے۔ ان کے ہاتھوں میں پرچی تھمادی جاتی تھی اور فیصلے کہیں اور سے ہوتے تھے اور اس پرچی کو بھی پڑھنے کے لئے تین گلاس پانی پینا پڑتا تھا۔ پھر زمانہ بدلا اور پاکستان تحریک انصاف کی 22 سالہ جدوجہد کے بعد ہماری حکومت آتی ہے اور تب جا کر وہ جو بیرونی ناخدا تھے انہیں پتا چلا کہ نہ تو اس ملک میں کوئی beggar ہے اور اب ملک میں رہنے والے مافیا کو "No NRO" کہنے والا موجود ہے اور جو بیرونی ناخدا تھے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر absolutely not کہنے والے موجود ہیں۔

جناب چیئرمین! اس ایوان اور نیشنل اسمبلی کا ٹائم بڑا قیمتی ہوتا ہے اور اس قیمتی ٹائم میں 20 منٹ انہوں نے اپنے بھی اور اس عوام کے بھی ڈینگی پر ضائع کر دیئے میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جس وقت پاکستان میں ڈینگی آیا اس سے کئی سال پہلے یہ بیماری اس دنیا میں موجود تھی اور اس کا treatment بھی موجود تھا اور اگر یہ same چیز کسی اور ملک میں ہوئی ہوتی تو جو culprits تھے انہیں الٹا لٹکایا جاتا کیونکہ سینکڑوں جانوں کا ضیاع ہوا اور لاکھوں جانیں اس میں متاثر ہوئیں لیکن ایک فرق ہمیں آج بھی ضرور نظر آیا کہ بڑی اچھی campaign تھی ایک طرف ڈینگی کا منہ اور ایک طرف خادم اعلیٰ کا منہ اور اتنے انہوں نے ڈینگی نہیں مارے جتنے انہوں نے

pamphletsلگا دیئے اور ہیلتھ کا بجٹ اپنی سستی شہرت کے لئے جھونک دیا۔ اگر میں یہ کہوں تو غلط نہیں ہوگا اور تاریخ نے نہ تو کبھی کسی کو معاف کیا ہے اور نہ ہی کبھی کرے گی کہ سب سے زیادہ فیل منصوبے جو کسی چیف منسٹر کے ذمہ آئیں گے وہ خادم اعلیٰ ہی ہیں سستا تندور، وہ روٹی کس نے لی پٹواریوں نے یا ان کے حواریوں نے عوام تو اس سے محتاج رہی ہے پھر اورنج ٹرین منصوبہ جو آج بھی سفید ہاتھی ہے اور پتا نہیں کتنے سالوں تک اربوں روپے جو اس پنجاب میں تعلیم، صحت اور صاف پانی پر لگنا تھے وہ اُدھر خسارے کی مد میں جھونکا جائے گا۔ اس کے بعد مشہور زمانہ غیر دانشمندانہ فیصلہ " دانش سکول" جس سے پورے پنجاب کے سکولوں کا انفراسٹرکچر تبدیل ہو سکتا تھا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! windup کریں۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! مجھے تھوڑا سا وقت دیا جائے۔ یہاں پر لوگوں نے آدھ آدھ گھنٹہ تقاریر کی ہیں۔

جناب چیئرمین: پچھلے دو دن سے یہی practice چل رہی ہے۔

محترمہ مسرت جمشید: جی، میں windup کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد میں نے یہاں کچھ جاگیر دار دیکھے جن کی سات پُشتیں اس ملک پر حکومت کر رہی ہیں جو جنوبی پنجاب کا نعرہ اس ایوان میں لگاتے ہیں۔ وہ اس ایوان میں تو نہیں لگاتے لیکن جب ووٹ لینے جاتے ہیں تو لوگوں کو جھانسہ دیتے ہیں۔ میں جنوبی پنجاب کے لوگوں کو کہتی ہوں کہ وہ ان نقالوں سے ہوشیار رہیں۔ میرے ایک بھائی کل یہاں تقریر کر رہے تھے جنوبی پنجاب کو صوبہ بنائیں تو ان کے بھائی نے اس ایوان کے اندر جنوبی پنجاب کو خیر آباد کہا تھا اور کہا تھا کہ جنوبی پنجاب میں دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں تو ہمیں یہ صوبہ نہیں چاہئے۔ میں یہ کہتی ہوں کہ جنوبی پنجاب بھی بنے گا، نیا بدلتا پاکستان بھی بنے گا لیکن میں ان کو آخر میں صرف ایک بات کہوں گی چونکہ آپ نے windup کرنے کا کہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخری بات کروں گی کہ ہمیں یہ بھی سننے میں آیا، ہم نے معجزے اور کرامات ہوتی دیکھیں کہ آج کے سائنسی دور میں ایک اور معجزہ ہوا جسے پنجاب اور پاکستان کی عوام نے

دیکھا کہ ایک مریض بستر مرض پر تھا، ایئر ایمبولینس آئی تو چلنا شروع ہو گیا اور جب لندن میں پہنچا تو پتا چلا کہ آرام تو صرف لندن میں ہے۔ میں ان کو بتانا چاہتی ہوں کہ یہ بمع اہل وعیال جو لندن میں بیٹھے ہیں یہ بتائیں کہ یہ کب واپس آئیں گے پھر یہ بجٹ کے گورکھ دھندے کی بات کریں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جی، سمیع اللہ خان!

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف جناب ممتاز علی ایوان میں نیچے بیٹھ گئے اور کہا کہ یہاں چار دن سے بجٹ تقاریر ہو رہی ہیں۔ مجھے موقع نہیں دیا جا رہا۔ میں نیچے بیٹھا ہوں۔ اگر یہ اللہ کے نام سے نہیں ڈرتے۔ میں یہاں عوام کی بات کرنے کے لئے آیا ہوں۔)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! ابھی میرا وقت شروع نہ کیجئے گا۔ معزز ممبر احتجاجاً نیچے بیٹھ گئے ہیں۔ ان کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی نشست پر بیٹھیں۔ انشاء اللہ آپ کا معاملہ حل کرتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! سید حسن مرتضیٰ صاحب اور مخدوم عثمان صاحب بھی ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ میری رائے ہے اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں ان کے بعد تقریر کر لوں گا یا میرے بعد ان کو وقت دے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف جناب ممتاز علی کو دیگر ممبران نے انہیں ان کی نشست پر بٹھایا)

جناب چیئرمین: جی، آپ جاری رکھیں۔ اس کا حل نکالتے ہیں۔ میری تمام معزز ممبران سے دوسری گزارش ہوگی کہ سپیکر صاحب کا حکم ہے اور ruling بھی ہے کہ ہر ممبر اپنی allocated seat سے ہی بولے گا۔ جی، سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ آج بجٹ پر بحث کا چوتھا یعنی آخری دن ہے۔ اس میں کچھ باتیں تو یقیناً بجٹ پر ہیں لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں جو گزشتہ تین دن سے اس ہاؤس میں کی جاتی رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اپنی بات کو نئی اسمبلی بلڈنگ کی مبارکباد سے شروع کروں گا اور یہ مبارکباد میں بجا طور پر چودھری پرویز الٰہی سپیکر پنجاب اسمبلی کو دوں گا کہ وہ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اس ہاؤس کی نہ صرف انہوں نے بنیاد رکھی بلکہ اس کو مکمل بھی کیا لیکن کل ایک صوبائی وزیر یا ور بخاری

نے اپنی تقریر میں یہ کہا کہ یہ اپوزیشن کس منہ سے پرویز الٰہی صاحب کو مبارکباد دے رہے ہیں۔ یہ اپنے گریبان میں جھانکیں اور ان کو شرم آنی چاہئے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہم اپنے گریبان میں بالکل جھانکیں گے لیکن اس سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ادھر والے دوست بھی اپنے گریبان میں جھانکیں یہ وہی پرویز الٰہی صاحب ہیں جن کو انہوں نے پنجاب کا سب سے بڑا ڈاکو کہا اور پھر ان کو اس Chair پر بٹھایا۔ اس وقت انہوں نے اپنے گریبان میں نہیں جھانکا۔ انہوں نے جس کو قاتل کہا، انہوں نے MQM کو قاتل کہا اور ان کو وزارتیں بھی دیں۔ اس وقت ان کو شرم نہیں آئی۔ انہوں نے شیخ رشید کو چپڑاسی نہیں رکھنا تھا لیکن اس کو وزیر داخلہ بنایا۔ اس وقت ان کو شرم نہیں آئی۔ اپوزیشن نے تو چودھری پرویز الٰہی صاحب کو اچھا کام کرنے پر ہاؤس میں کھڑا ہو کر مبارکباد دی ہے۔ یاور بخاری صاحب یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ان کو شرم آنی چاہئے۔ یہ شرم کا سلسلہ چلے گا تو پھر ایک لمبی لسٹ آئے گی کہ کس طرح PTI کو شرم آنی چاہئے۔ عمران خان پچھلے سات سالوں سے اس قوم کو جو فرمودات سناتے رہے ہیں آج ان سے U-turn لے کر ان کے برخلاف کھڑے ہیں تو ان سب کو پہلے اپنے گریبانوں میں بھی جھانکنا چاہئے اور شرم بھی آنی چاہئے۔

جناب چیئرمین! اب میں بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ روایتی طور پر بجٹ آمدن اور اخراجات کے اعدادوشمار کا ایک تخمینہ ہوتا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ عمران خان صاحب نے اعدادوشمار کے ساتھ mathematics کے ساتھ وہی ہاتھ اور وہی سلوک کیا ہے جو انہوں نے یہ کہہ کر کہ جرمنی اور جاپان کی سرحدیں ملتی ہیں جغرافیہ کے مضمون کے ساتھ کیا تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! عمران خان صاحب نے mathematics کے اعدادوشمار کے ساتھ وہی ہاتھ کیا ہے جو انہوں نے فزکس کے مضمون کے ساتھ یہ کہہ کر کیا تھا کہ چین میں لائٹ کی رفتار سے زیادہ تیز رفتار ٹرین چلتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین عمران خان صاحب نے تو باٹنی کو بھی نہیں چھوڑا تھا۔ انہوں نے یہ کہا کہ درخت رات کو آکسیجن دیتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

اور پھر معیشت کے بارے میں ان کا vision یہ ہے کہ جس ملک میں کٹے، انڈے اور مرغیاں زیادہ فروخت ہو رہی ہوں تو وہاں معیشت زیادہ ترقی کرتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ اس وقت وزیر خزانہ ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ اگر کسی بھی ممبر کی طرف سے کوئی تجویز آئے گی تو یہاں پر کون note کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین: یہاں پر لاء منسٹر بیٹھے ہیں۔ وہ note کر رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جی، یہ لاء منسٹر کا کام نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! وزیر زراعت note کر رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! مجھے نہیں لگتا کہ سیکرٹری خزانہ آفیشل گیلری میں موجود ہیں۔ وہ موجود نہیں ہیں تو یہ حال ہے۔ بہر حال میں اپنی بات کو جاری رکھوں گا۔ میں نے صرف یہ بتانا تھا کہ نہ وزیر خزانہ ایوان میں ہیں اور نہ سیکرٹری خزانہ یہاں موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں نے پہلے جو مضامین بتائے اور اب بجٹ کے اعداد و شمار اور ملک کی economy کے اعداد و شمار کو جس طرح انہوں نے اُلٹا لٹکا کر تجزیہ کیا ہے وہ آپ کے سامنے رکھوں گا۔

جناب چیئرمین! یہ کہتے ہیں کہ جب growth rate 5.8 percent ہو یعنی 2018 میں یہ تھا تو اس وقت پاکستان تباہ حال تھا اور جب گزشتہ ایک دو سال سے growth rate 1 or 2 percent ہے تو پاکستان ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ اِن کا mathematics کے ساتھ یہ سلوک ہے۔

جناب چیئرمین! اب آپ فی کس آمدنی کی طرف آجائیں تو 2018 میں فی کس آمدن 1652 ڈالر تھی اُس وقت اِن کے بقول لوگ غربت سے مرے جا رہے تھے اور اب جب پاکستان کی فی کس آمدنی 1100 اور 1200 ڈالر کے درمیان ہے تو یہ کہتے ہیں کہ عوام خوشی سے لڈیاں ڈال رہی ہے۔ یہ اِن کے mathematics کا vision ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اِن کا یہ منترہ تھا کہ جب حکمران چور ہوتا ہے تو لوگ ٹیکس نہیں دیتے لیکن میاں نواز شریف کی قیادت میں 2013 میں ہمیں ٹیکس کی آمدن 1900۔ارب روپے وصول ہوئی تھی اور

جب میاں نواز شریف صاحب اقتدار چھوڑ کر گئے تو exactly میں کہہ رہا ہوں کہ اُس آمدن کو double کیا یعنی 100 فیصد اضافہ ہوا اور سالانہ اضافہ 20 فیصد تھا۔ یہ تھے چور حکمران جنہوں نے آمدن کو double کیا اور اب آئیں صادق اور امین حکمرانوں کی طرف کہ اِن کی حکومت میں لوگوں نے لائنوں میں لگ کر ٹیکس دیا پھر بھی ٹیکس آمدن میں increase صرف چھ فیصد ہے۔ اب میں بار بار کہوں گا کہ بے شرمی کی انتہا ہے کہ چھ فیصد increase پر یہ مبارکبادیں دے رہے ہیں جبکہ 20 فیصد increase پر یہ کہہ رہے تھے کہ حکمران چور ہیں۔ ابھی اعداد و شمار کے ساتھ اِن کا کھلواڑ ختم نہیں ہوا۔ 2018 میں پنجاب کا ڈویلپمنٹ بجٹ 635۔ارب روپے تھے اور اُس وقت کی PTI کی اپوزیشن یہ کہہ رہی تھی کہ پنجاب تباہ حال صوبہ ہے حالانکہ 470۔ارب روپے کی utilization تھی۔ اب ذرا خوشحال پنجاب کی حالت اعداد و شمار کی روشنی میں دیکھ لیں کہ 238۔ارب روپے پہلے سال اور 350۔ارب روپے دوسرے سال جبکہ یہاں پر ڈھول بجائے جا رہے ہیں کہ پنجاب ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ یہ ہے اِن کے اعداد و شمار کے ساتھ کھلواڑ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! آخر پر مہنگائی کی بات ہے۔ جب inflation rate چار فیصد تھا تب یہ گلے میں روٹیاں ڈال کر سڑکوں پر احتجاج کرتے تھے لیکن آج 11 سے 17 فیصد inflation rate ہے تو یہ کہتے ہیں کہ مہنگائی ہے ہی نہیں۔ یہ ذرا غور کریں کہ اِن کے بقول جب آٹا 35 روپے کلو تھا تو بہت زیادہ مہنگائی تھی لیکن جب 80 / 70 روپے کلو پر پہنچا تو کہتے ہیں کہ مہنگائی ہے ہی نہیں۔ جب چینی پہلے 53 روپے کلو تھی تب مہنگائی تھی لیکن آج 100 سے 110 روپے کے درمیان ہے تو مہنگائی ہی نہیں ہے۔ عمران خان صاحب نے فزکس، جغرافیہ، باٹنی اور معیشت کے اعداد و شمار کے ساتھ جو vision دیا ہے وہ افسوس کے قابل نہیں ہے بلکہ افسوس کے قابل یہ بات ہے کہ پوری نسل تیار کی ہے جو اس بات پر یقین رکھتی ہے اور اس ہاؤس میں وہ وافر مقدار میں موجود بھی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں اِن کی کس کس صلاحیت کا اندازہ یا ذکر کروں کیونکہ یہ نااہل، نکمّے، کرپٹ اور جادوگر بھی ہیں۔ یہ اس طرح کے جادوگر ہیں کہ جادو سے surplus بجلی میں سے لوڈ شیڈنگ نکال لیتے ہیں۔ اسی طرح گندم کی bumper crop ہو تو اس میں سے آٹا مہنگا کر کے بھی دکھا سکتے ہیں اس لئے کہ یہ جادوگر ہیں۔ گنے کی فصل بھی bumper ہو تب بھی یہ جادو سے چینی

مہنگی کر کے 110 روپے پر پہنچا سکتے ہیں یعنی وافر چیزوں میں سے قلت پیدا کرنا کوئی ان سے سیکھے۔ میں مختصر دو تین باتیں عرض کروں گا کہ ادویات کی کرپشن، آٹے کی کرپشن، چینی کی کرپشن اور پٹرول کی کرپشن ہے اور میں چیلنج کرتا ہوں کہ جتنے بھی scandal ہیں اِن میں سے بتا دیں جو 100۔ارب روپے سے کم scandal ہو۔ ان کی کرپشن کا معیار 100۔ارب روپے سے زیادہ ہے کیونکہ یہ کرپشن میں بہت کاریگر ہیں۔ راولپنڈی رِنگ روڈ کی ایک اینٹ نہیں رکھی لیکن 131۔ارب روپے اپنی جیبوں میں ڈال چکے ہیں۔

جناب چیئر مین: خان صاحب! پلیز windup کریں کیونکہ آج آخری دن ہے اور بڑا pressure ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! بس آخری بات کرتا ہوں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے پرویز الٰہی صاحب کی تعریف کی ہے لیکن میری سخت تنقید کرنے کے بعد میرا یہ بھی حق بنتا ہے کہ اگر انہوں نے کوئی اچھا کام کیا ہے تو اُس کا ذکر بھی کروں۔ بجٹ تقریر کے صفحہ نمبر 14 کے پیراگراف نمبر 35 پر لکھا ہوا ہے کہ مالی سال 22-2021 میں نشے کے عادی افراد کی بحالی کے لئے فیصل آباد اور ملتان میں علاج اور بحالی سنٹر کی تعمیر ہماری ترجیحات میں شامل ہے۔

جناب چیئر مین: پلیز windup کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ ان بحالی سنٹرز میں سڑکوں پر بیٹھے غریب نشئی لوگوں کو لایا جاتا ہے۔ آپ نے پچھلے دو تین سال سے سنا ہو گا کہ یہ نشے کی لت اب ایلیٹ کلاس میں بھی آ گئی ہے جیسے اسلام آباد کے تعلیمی اداروں اور ہمارے ایوانِ اقتدار میں بیٹھے بڑے بڑے لوگوں تک بھی پہنچ گئی ہے۔[**************************]

جناب چیئر مین: جی، خان صاحب! شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ فردوس رعنا!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! میں نے بس ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب چیئر مین: خان صاحب! میں نے اب نام بول دیا ہے۔ شکریہ

---

* بحکم جناب چیئر مین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ فردوس رعنا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سمیع اللہ خان: صرف ایک منٹ چاہیئے۔

جناب چیئرمین: پلیز تشریف رکھیں۔ آپ نے14 منٹ بولا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! صرف آخری ایک منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پہلے ذرااِن کو ایک منٹ دے دیتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں بس60 سیکنڈ بولوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، بولیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پچھلے تین سال سے عوام کی غربت اور بے روزگاری کے اعداد و شمار سروے آف پاکستان میں نہیں ہیں لیکن گدھوں کی تعداد کے اعداد و شمار پوری ذمہ داری سے دیئے ہیں۔ کیا میں یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہوں کہ پاکستان [*******************]

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ فردوس رعنا!

محترمہ فردوس رعنا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے عمران خان صاحب، عثمان بزدار صاحب اور سپیکر صاحب کی شکرگزار ہوں کہ انہوں نے ایک بہترین بجٹ پیش کیا ہے اور ہمیں یہ ایوان provide کیا جس کے اندر ہم نے آیت الکُرسی کے نیچے کھڑے ہو کر بجٹ کو پیش کیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ PTI حکومت کی اس سے بڑی کامیابی ہو نہیں سکتی کہ اتنی عالی شان بلڈنگ کے اندر اپنا بجٹ پیش کیا ہے۔ میں اپنے آپ کو بھی خوش قسمت محسوس کرتی ہوں کہ میں اس ایوان میں کھڑی ہوں اور میرے اوپر آیت الکُرسی لکھی ہوئی ہے جس کے سائے میں بول رہی ہوں۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ ہماری حکومت نے جس شاندار طریقے سے بجٹ پیش کیاہے اس حوالے سے ہماری اپوزیشن کھسیانی ہو کر بار بار باتیں کر رہی ہے۔ مجھے ایک چیز کی سمجھ نہیں آرہی کہ وہ کس حوالے سے بار بار حکومت کو نااہل کہتی ہے جبکہ یہ لوگ خود certified نااہل ہیں۔ ان کے لیڈران جو یہاں سے بھاگ کر لندن جا چکے ہیں اس لئے یہ certified نااہل ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ بجٹ پر بات کریں کیونکہ آپ کا ٹائم ختم ہو جائے گا۔

محترمہ فردوس رعنا: جناب چیئرمین! میری ایک بہن یہاں آ کر چیخ چیخ کر بولیں کہ یہ نااہل حکومت ہے حالانکہ ہماری اس حکومت نے نہایت خوبصورت انداز میں شاندار بجٹ پیش کیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ بجٹ پیش کرنے میں عام آدمی کو دیکھا نہیں گیا لیکن یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ عام آدمی کو نہیں دیکھا گیا، کیا یہ صحت کارڈ میرے لئے بنایا گیا ہے؟ ہم نے یہ صحت کارڈ عام آدمی کے لئے بنایا ہے۔ ہم نے جو سکول upgrade کئے ہیں کیا یہ ہم نے اپنے لئے کئے ہیں؟ وہ سکول جن کی طرف انہوں نے آج تک سوچا نہیں تھا اُن سکولوں کو ہم پرائمری سے مڈل اور مڈل سے میٹرک تک لے گئے ہیں اور کیا یہ سکول ہم نے عام آدمی کے لئے نہیں بنائے؟ ہمارے عمران خان صاحب کی یہی سوچ ہے۔ یہ پناہ گاہیں ایک عام آدمی کے لئے بنائی گئی ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ عام آدمی کون ہوتا ہے، یہ وہی ہے جس کے پاس زندگی گزارنے کے لئے سہولیات میسر نہیں ہیں۔ کیا یہ پناہ گاہیں، روزگار اور SNE کے projects میرے لئے لگ رہے ہیں؟ یہ عام آدمی کے لئے لگ رہے ہیں اور وہ عام آدمی جس کے پاس اس وقت کوئی ہنر نہیں ہے اور وہ بے روزگار ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز windup کریں۔

محترمہ فردوس رعنا: جناب چیئرمین! یہ سیاسی بے روزگار ہر وقت یہ راگ الاپتے ہیں کہ حکومت کا بجٹ ٹھیک نہیں ہے۔ دیکھیں، یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے تھے کہ عمران خان کو وزیراعظم کی شیروانی کا ٹوٹا ہوا بٹن بھی نہیں دیا جائے گا لیکن اب اللہ کے حکم اور اُس کی رحمت سے تین سال سے ہم شیروانیاں پہن کر یہ بجٹ پیش کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، windup کریں۔

محترمہ فردوس رعنا: جناب چیئرمین! میں آپ کو ایک چھوٹی سی بات بتاتی جاؤں کہ یہ عام آدمی کی بات کرتے ہیں لیکن میں آپ کو عام آدمی کی بات بتاتی ہوں کہ جس دن عمران خان نے قومی اسمبلی میں بجٹ پیش کیا تھا خدا جانتا ہے کہ لوگوں نے میرے پاس آ کر کہا کہ آئندہ بھی تمام حکومتیں آپ کی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ سمیع اللہ خان کے جو آخری sentences تھے اُن کو میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ جی، بلال فاروق تارڑ!

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جناب بلال فاروق تارڑ صاحب! آپ بات کر لیں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم Honourable Sir آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے مجھے بجٹ پر اظہار خیال کا موقع دیا۔ پچھلے تین دنوں سے Treasury Benches کی تقریریں سن کر ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ پاکستان کے تمام مسائل حل ہو چکے ہیں دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں، نوجوانوں کو ایک کروڑ نوکریاں مل چکی ہیں، 50-لاکھ گھروں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور وہ جو سکون قبر میں ملنا تھا وہ زندگی میں ہی پاکستانیوں کو میسر ہو چکا ہے۔ ایک جشن کا ماحول ہے یہ جشن کا نہیں شرم کا مقام ہے۔ ایک ملک جس کی GDP growth rate 5.8٪ تھی یہاں inflation کم ہو کر 3 فی صد رہ گئی تھی جس کے بارے میں Bloomberg International Journals لکھ رہے تھے Pakistan's economy is a pleasant surprise اور آنے والے سالوں میں یہ GDP growth rate 7٪ تک بڑھ جائے گا ایسے حالات میں انہوں نے اپنی نااہلی، نالائقی اور کرپشن سے جس میں یہ سر سے پاؤں تک ڈوبے ہوئے ہیں اس economy کو cripple کر کے رکھ دیا ہے international Financial Institutions کے اعداد و شمار کے مطابق اس سال آپ کا growth rate 1.2٪ رہے گا کیونکہ ان کا طرہ امتیاز ہے گیٹے جوڑ کر جھوٹ بولنا۔ پاکستان کی عوام سے جھوٹ بولا جا رہا ہے کہ growth rate 3.9٪ ہے انہوں نے خود IMF کو مارچ کے مہینے میں لکھ کر دیا ہمارا growth rate 3٪ تک نہیں پہنچ سکے گا۔ inflation 10٪ پر پہنچ گئی ہے غربت 24 فیصد تھی

40 فیصد تک پہنچ گئی ہے 2 کروڑ لوگوں کو آپ نے غربت کی لکیر سے نیچے دھکیل دیا ہے۔ GDP ہوا میں تو نہیں ہوتا اس کے اثرات عوام تک travel کرتے ہیں۔ آپ کو ذرا ان سے پوچھنا چاہئے۔ ان کے حلقے میں عوام کی کیا حالت زار ہے، کسی تاجر سے پوچھو، کسی خاندان سے پوچھو ان کے کیا حالات ہیں۔ جب ہماری مائیں بہنیں اشیاء خورد و نوش خریدنے دکانوں پر آتی ہیں۔ جب ان کو پتا لگتا ہے آج چینی، آٹا اتنا مہنگا ہو گیا ہے۔ وہ کن القابات سے آپ کے وزیراعظم کو نوازتی ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں ہم new projects لگائیں گے آپ ذرا بتا دیں 3 سال میں کون سے projects لگائے ہیں۔ میرے ضلع گوجرانوالہ میں ایک اینٹ بھی نہیں لگی۔ مسلم لیگ (ن) نے گوجرانوالہ کو medical college دیا اور اس medical college کے ساتھ 500 bed کا ہسپتال بنایا جو پچھلے تین سال سے آپ کی نالائقی کی وجہ سے بند پڑا ہے۔ اگر اس کو operational کر دیا جائے تو وہ آدھے ضلع کو cater کر سکتا ہے۔ وزیر آباد، علی پور چٹھہ، گکھڑ، راہوالی، لدھیوالہ اور قلعہ دیدار سنگھ جن کو refer کیا جاتا civil hospital ان کو یہ ہسپتال زیادہ convenient ہے۔ راہوالی کے Children Hospital کے لئے ایک روپے بھی اس سال کی ADP میں مختص نہیں کیا گیا میری پرزور request ہے راہوالی اور گکھڑ عوام کے ساتھ یہ ظلم نہ کیا جائے اور جو Children Hospital شہباز شریف نے منظور کیا اس کے لئے فنڈز جاری کئے جائیں۔ میں wind up کر رہا ہوں۔ میں 30 سیکنڈ لوں گا۔ اگر آپ کا خیال ہے دو چار سکیم منظور نظر MNA اور MPAs کو دے کر آپ ووٹ خرید سکتے ہیں۔ تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ووٹر آپ کا وہ ہی حال کرے گا جو اس نے آپ کا وزیر آباد میں کیا۔ ادھر بھی آپ نے جھوٹے وعدے کئے تھے۔ یہ حال آپ کا ڈسکہ میں ہوا پھر نوشہرہ ہوا اور پھر نور پور تھل میں ہوا۔ اب سیالکوٹ میں آپ کو امیدوار نہیں مل رہا۔ جن گورنمنٹ پارٹیوں نے عوام کی خدمت کی ہوتی ہے۔ ان کے دروازے پر لین لگی ہوتی ہے ٹکٹ لینے والوں کی آپ کو تو ٹکٹ ہولڈر ہی نہیں مل رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ آپ کے 30 سیکنڈ ہو گئے ہیں۔ میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا!۔۔۔ موجود نہیں ہیں جناب اختر ملک! (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): شکریہ، جناب چیئرمین! میں اس نئی اسمبلی میں بجٹ پیش ہونے پر نئی اسمبلی میں بیٹھنے پر اور ساتھ ساتھ جو lobbies ہیں عزت سے اسمبلی میں بیٹھنے اور عزت سے deal کرانے پر جناب سپیکر چودھری پرویز الہیٰ، وزیر اعلیٰ عثمان بُزدار صاحب اور وزیر اعظم عمران خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ ایک قومی اثاثہ بنا ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ پہلے جو اسمبلی تھی اس کے متعلق آپ کے علم میں ہے کہ جس انداز سے معزز ممبران وہاں بیٹھتے تھے، بچپن میں پرائمری سکولوں میں بھی بچوں کی اس طرح کی پوزیشن نہیں ہوتی تھی تو میں اس پر جناب چیئرمین کو اور وزیر خزانہ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! آج بجٹ پر بحث جاری ہے یہ بجٹ ٹیکس فری، عوام دوست بجٹ ہے اور شاید پنجاب کی تاریخ میں اس طرح کا بجٹ پہلے پیش ہوا ہی نہ ہو۔ اس بجٹ کی یہ خصوصیت ہے کہ جو 560۔ارب روپے ڈویلپمنٹ کی مد میں allocate کئے گئے ہیں، محترم وزیر خزانہ نے اور جناب وزیر اعلیٰ نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ ڈویلپمنٹ کے لئے جو پیسے allocate کئے گئے ہیں یہ پوری طرح سے release ہوں گے۔ سابق حکومتوں میں figures کا ہیر پھیر ہوتا تھا کیونکہ گذشتہ حکومت کے آخری بجٹ میں ڈویلپمنٹ کے لئے 700۔ارب روپے کے قریب allocate کئے گئے تھے لیکن 300۔ارب روپے کے قریب release ہوئے تھے۔

جناب چیئرمین! وزیر خزانہ کے وژن کے مطابق یہ بجٹ پہلی دفعہ عوامی مفاد کے منصوبوں پر لگ رہا ہے اس بجٹ میں آپ کو کوئی "نیلی، پیلی ٹیکسی" نظر نہیں آئے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کوئی آپ کو "سستی روٹی فراڈ سکیم" اس بجٹ میں نظر نہیں آئے گی۔ کوئی آپ کو اس بجٹ میں "مالٹا ٹرین" نظر نہیں آئے گی۔ کوئی آپ کو "Metro Buses" جو اس قوم اور ملک پر بوجھ ہے، نظر نہیں آئیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دوں گا کہ جب ملتان کے منتخب پارلیمینٹیرینز نے کہا کہ ہمیں میٹرو نہیں بلکہ یہاں پر سیوریج کی سکیم چاہئے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو سریا دینا ہی دینا ہے اور وہ سریا ابھی تک ملتان کے لوگوں کے سر میں ہے۔ آج بھی بہت ساری جگہوں پر سیوریج کا پانی سڑکوں پر آیا ہوا ہے۔ انہوں نے وہ منصوبے لگائے جن میں میگا کرپشن، میگا کمیشن ہوتے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ آج عمران خان کے وژن کے مطابق پہلی دفعہ عوام کے فائدے کے لئے منصوبے بنائے جا رہے ہیں جیسے یونیورسل ہیلتھ انشورنس، جیسے آپ کے 9 مدر اینڈ چائلڈ ہسپتالوں پر on groundکام جاری ہے اور آپ کا "کسان کارڈ" ہے۔ تین اہم departmentsمیں صحت، تعلیم و زراعت شامل ہیں۔ خاص طور پر زراعت پچھلے 30 سالوں سے neglectہو رہا تھا اور کسانوں کا بُرا حال تھا۔ آج کسانوں کی کمر سیدھی ہوئی ہے اور ان کے جو آبیانے تھے اور زمینوں کی جو مستعدیاں تھیں وہ doubleہو گئیں۔ آج کسان شکر گزار ہے کہ انہیں سننے کے لئے کوئی آ گیا ہے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! جلدی سے wind up کریں۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! میں ایک آخر میں ایک مثال دے کر اجازت چاہوں گا اور زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ باتیں تو بہت کرنے والی ہیں لیکن میرے ڈیپارٹمنٹ میں ایک " قائد اعظم سولر پارک" بنایا گیا تھا۔ میں بتاؤں کہ ان کے سٹائل میں کیا فرق تھا اور ہم نے کیا کیا ہے۔ " قائد اعظم سولر پارک" 100 میگاواٹ کا پراجیکٹ بنایا جس کا ٹیرف 14.1 سینٹ پر دلوایا گیا جس میں یہ شرط لکھی تھی کہ ڈالروں میں ادائیگی ہو گی اور دبئی میں paymentپہنچا کر دیں گے۔

جناب چیئرمین! ہم نے وہی 100 میگاواٹ کا پراجیکٹ لیہ میں ابھی کیا ہے اور financial closeانشاء اللہ نومبر میں ہو گا جو کہ ہم نے 3.7 سینٹ پر دیا ہے۔ ان کی بجلی کا جو rate تھا تو آج اسی وجہ سے بجلی مہنگی ہو رہی ہے اور لوگ مہنگائی کی چکی میں پس رہے ہیں تو وہ ان کے capacity chargesزیادہ ہونے کی وجہ سے پس رہے ہیں۔ ان کے مہنگے منصوبوں کی وجہ سے پس رہے ہیں۔ آج جنوبی پنجاب کے Rules of Business finalہو جائیں گے اور اسی بجٹ اجلاس میں وزیر اعلیٰ صاحب Rules of Businessاور جنوبی پنجاب کے معاملات سے متعلق اسی ہاؤس میں آ کر بتائیں گے۔ جنوبی پنجاب کے لوگوں کے لئے ملازمتوں کے حوالے سے وزیر خزانہ بھی انشاء اللہ اعلان کریں گے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! windup کریں۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! صرف 30 سیکنڈ میں wind up کرتا ہوں۔ یہاں پر میرے دوست بیٹھے ہوئے ہیں جنہوں نے یہاں پر کھڑے ہو کر جنوبی پنجاب کے صوبے سے دستبردار ہونے کا اعلان کیا اور آج وہ جنوبی پنجاب پر بات کرتے ہیں تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان کا double standard کب ختم ہو گا۔ ہم اسمبلی میں جنوبی پنجاب کا بل لا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جو جماعتیں جنوبی پنجاب پر سیاست کرتی رہی ہیں، دو تہائی اکثریت صوبے میں ہونے کے باوجود، دو تہائی اکثریت مرکز میں ہونے کے باوجود اور دو تہائی اکثریت سینٹ میں ہونے کے باوجود جنوبی پنجاب کے لوگوں کو شناخت نہیں دی گئی اور انہیں دیکھا نہیں گیا۔ اس دفعہ انشاءاللہ جناب عمران خان کی قیادت میں اور وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں ہم بل لا رہے ہیں اور جو جنوبی پنجاب کا راگ الاپتے ہیں انہیں انشاءاللہ موقع ضرور دیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب! لاء منسٹر صاحب! اس وقت ہاؤس سے باہر گئے ہیں اور آپ کا پوائنٹ لاء منسٹر سے متعلق ہے اس لئے اگر آپ تھوڑا انتظار کر لیں۔ میں ان کی موجودگی میں آپ کو floor دے دوں گا۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میں ایک شعر کے ساتھ شروع کروں گا کہ:

میرے ہاتھ میں قلم میرے ذہن میں ہے اُجالا
مجھے کیا دبا سکے گا کوئی ظُلمتوں کا پالا
مجھے فِکر امنِ عالم تجھے اپنی ذات کا غم
میں طلوع ہو رہا ہوں اور انشاء اللہ تو غروب ہونے والا ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں ان اعداد و شمار کے چکر میں نہیں پڑوں گا کہ کتنا growth rate ہے، کس طرح کون جارہا ہے اور پنجاب کا بجٹ کیا بنایا گیا ہے؟ میں آج اس معزز ایوان میں جو بات کرنے آیا ہوں تو میں آج ایک غریب ماں کی بات کرنے آیا ہوں، میں آج اُس عورت کی بات کرنے آیا ہوں جو اپنی چار چار جوان بیٹیوں کی اِس مہنگائی کے دور میں ہاتھ پیلے نہیں کر سکتی۔ میں آج اِس ایوان میں اُس غریب باپ کی بات کرنے آیا ہوں جس کے چھوٹے چھوٹے بچے سکول نہیں جا سکتے، جو اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو دو وقت کی روٹی دینے سے بھی تنگ ہے۔ میں آج اس معزز ایوان میں اُس مزدور کی بات کرنے آیا ہوں اور میں اُس کسان کی بات کرنے آیا ہوں، میں اس نوجوان جس کے ہاتھ میں ڈگریاں ہیں، ایم اے، بی اے پاس نوجوانوں کی بات کرنے آیا ہوں۔ انہوں نے ہمیں یہ جو اعداد و شمار کا جو گورکھ دھندا بتایا ہے تو یہ وہی لوگ understand کر سکتے ہیں جو جرمنی اور جاپان کے بارڈر کو ملاتے ہیں اور پاکستان کے 12 موسم ملاتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ان کی اداکاریاں دیکھیں، اس نا اہل کپتان کی اداکاریاں دیکھیں کہ تین سال میں تین بجٹ اور تین وزیر خزانہ جبکہ ایف بی آر کے چیئرمینوں کی لائنیں لگ گئی ہیں تو ان کی اداکاری دیکھیں۔ میں تو اس اداکار پر حیران ہوں کہ اس طرح کے اداکار نہ لالی وڈ، نہ ہالی وڈ اور نہ بالی وڈ میں ہیں (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ ٹی وی پر آتے ہیں اور آکر کہتے ہیں کہ میں "این آر او" نہیں دوں گا، میں "این آر او نہیں دوں گا"۔ "اوہ توں اپنے این آر او دا خیال کر سانوں چھڈ دے"۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ پاکستان میں وہ نظام لا رہے ہیں جس میں ان کے NHA کا وزیر مُراد سعید جو کبھی بھی "مُراد" نہ پائے گا، فرماتا ہے کہ میں 100۔ارب ڈالر اس کے منہ پر ماروں گا۔ 100۔ارب ڈالر اس کے منہ پر ماروں گا اور حالت یہ ہے کہ آپ مہنگائی دیکھیں کہ ان کی وجہ سے لوگوں کے گھر اجڑ گئے ہیں۔ انہوں نے تجاوزات کے نام پر بھیرہ، میانی، بھلوال اور سرگودھا کی عوام کے گھر گرائے، غریب ریڑھی والوں کو اٹھایا اور بازار بند کرائے تو ہم اس بجٹ کو نہیں مانتے اور ہم اس نظام کو نہیں مانتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! کپتان نے کرپشن کا علم اٹھایا اور ایسا علم اٹھایا کہ جو چیزیں under the tableہوتی تھیں آج گلی گلی، محلے محلے وچ کپتان دی گلاں ہو رئیاں نیں تے over the tableساری کرپشن ہو رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ ہمارے ساتھ موازنہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نواز شریف اور شہباز شریف چور تھے۔ ہمیں پتا ہے کہ ہم نے ملک کا دفاع نہیں کھایا، ہم نے مریضوں کی دوائی میں کمیشن نہیں کھایا، ہم نے سی پیک نہیں کھایا، ہم نے کشمیر نہیں کھایا اور ہم نے قرضہ نہیں کھایا۔ الحمدللہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ "حاجیوں" کی حکومت ہے اور ملک بند گلی میں ہے اور نیا پاکستان کباڑ بن چکا ہے۔" Foreign Funding Case" وزیر اعظم لا پتہ، "Billion Tree"وزیر اعظم لا پتہ اور رحیم یار خان ٹرین حادثہ وزیر اعظم لا پتہ۔ دنیا میں بچے لا پتہ ہوتے ہیں اور یہ پہلا ملک ہے کہ جہاں ان کا وزیر اعظم ہی لا پتہ ہو گیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ان کے وزیر اعظم کو دیکھیں، ان کے میگا پراجیکٹ ایران جائیں گے تو ایران کا ماڈل، ترکی جائیں گے تو ترکی ماڈل اور چین جائیں گے تو چینی ماڈل جبکہ میگا پراجیکٹ آتے ہیں تو پہلے انڈے آتے ہیں یا مرغی آتی ہے اس کا فیصلہ انہوں نے خود کرنا ہے۔ ان کا ایک وزیر ٹی وی پر بیٹھ کر کہتا ہے کہ "کٹیاں دا دودھ چو کے وچ چھڈو"۔ "کٹیاں دا دودھ وی چو کے وچ چھڈنا"۔ کون سا انجکشن یہ لگاتے ہیں کہ انہیں حُوریں نظر آتی ہیں اور کون سی عینکیں پہنتے ہیں تو ہمیں بھی عینکیں دیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! windup کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میرے ابھی چار منٹ بھی نہیں ہوئے میں نے موبائل on کیا ہوا ہے۔ عوام ان سے پوچھ رہی ہے پنجاب کی عوام ان سے چیخ چیخ کر پوچھ رہی ہے کہ کہاں ہیں ایک کروڑ نوکریاں، کہاں ہیں پچاس لاکھ گھر، کہاں ہے PM Houseاور کہاں ہیں وہ دعوے کہ ہم جی او آر کے دروازے گرا دیں گے؟

جناب چیئرمین! میں آخر میں اپنے حلقے کی بات کرتے ہوئے یہ کہنا چاہوں گا کہ جو ADP کی سکیمیں آئی ہیں، ہمارے حلقے میں ایک نیا نظام شروع ہو گیا ہے پنجاب اور وفاق کے جو importedامیدوار ہیں انہوں نے دو دو بورڈ لگا دیئے کہ ہم نے یہ سکیمیں منظور کروائی ہیں۔ مجھے

بتائیں کہ یہ کتاب آپ کی چھپی ہوئی ہے اگر یہ سچ ہے تو وہ جھوٹے ہیں اگر وہ سچے ہیں تو یہ کتاب جھوٹی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

بھیرہ بھلوال روڈ 2016 میں منظور ہوئی تھی جس پر 70 فیصد کام ہوا۔ بھیرہ شاہ پور روڈ، شیر محمد والا تا ستار پور روڈ، وجیدی پُل تا گڈو والا، میلو وال رتو کالے والی، فتح پور تا دیوان پور، نور خانے والا تا کلیکہ روڈ۔ان تمام projects پر 70,70 فیصد کام ہو چکا ہے--

جناب چیئرمین: آپ کا ٹائم پورا ہو چکا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میں صرف دو منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین: آپ کے پاس بس آخری ایک منٹ ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! مجھے دو منٹ دیئے جائیں۔ یہ زیادتی ہے کیونکہ پورے سال بعد ایک بار بات کرنے کا موقع ملتا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کے چھ منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: بھیرہ بھلوال، بھیرہ ملک وال، سالم پور، سرگودھا روڈ یہ سکیمیں ہمارے وقت کی تھیں ان میں 5 کروڑ لکھے ہیں۔[***************]میں نے جو چیزیں لکھ کر دی تھیں--

جناب چیئرمین: شکریہ، بہت شکریہ---

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! صرف ایک منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ کو 20 سیکنڈ دیئے جاتے ہیں اس میں اپنی بات مکمل کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (سید عباس علی شاہ): جناب چیئرمین! انہوں نے غیر پارلیمانی الفاظ کہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، صہیب احمد ملک نے جو غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے وہ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! ضلع بھلوال کی بات کی گئی، مجھ سے ریسکیو 1122 والا وعدہ کیا گیا۔۔(قطع کلامیاں)

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! ضلع بھلوال کی بات کی گئی، مجھ سے ریسکیو 1122 والا وعدہ کیا گیا۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئر مین: جی، بہت شکریہ۔ آغا علی حیدر! آپ بات کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! مجھے ایک منٹ تو دیں، یہ آپ زیادتی کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب صہیب احمد ملک ڈائس کے سامنے آگئے اور احتجاج کرنا شروع کر دیا)

جناب چیئر مین: ملک صاحب! آپ اپنی سیٹ پر جائیں۔ میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں لیکن go back to your seat اپنی سیٹ پر جا کر بات کریں میں آپ کو بیس سیکنڈ دے رہا ہوں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں تین چار چیزوں کے بارے wrap up کروں گا کہ ضلع بھلوال کے لئے ریسکیو 1122، بھیرہ پھلروان کی واٹر سپلائی سکیمیں، ایم آر آئی اور سٹی سکین ہونی چاہئیں۔ میں نے ضلع بھلوال کے لئے جو قراردادیں پیش کی ہیں ان پر آپ کو عمل کرنا چاہئے۔ آگے بارشیں آرہی ہیں جو نئی کارپٹ روڈز بن رہے ہیں ان نااہلوں کو کہیں کہ وہاں پر نالیاں بنائیں۔ میں آخر میں counter violent extremism کے بارے میں SSDO محنت کر رہی ہے۔۔

جناب چیئر مین: اب بس کر دیں، بس کر دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! مجھے آخری شعر پڑھنے دیں۔

جناب چیئر مین: اچھا پڑھیں۔

جناب صہیب احمد ملک:

اے چاند یہاں نہ نکلا کر
بے نام سے سپنے دکھا کر
یہاں کی گنگا الٹی بہتی ہے
اس دیس میں اندھے حاکم ہیں
نہ ڈرتے ہیں نہ نادم ہیں
نہ لوگوں کے یہ خادم ہیں۔۔

جناب چیئرمین: بس، شکریہ۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! بجٹ نامنظور، نامنظور، نامنظور۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جناب سعید اکبر نوانی!

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میرا قصور کیا ہے۔۔؟

جناب چیئرمین: آغا صاحب! میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں اب میں نے ان کو floor دے دیا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس بجٹ پر بات کرنے کا موقع بخشا۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! آپ نے کہا تھا کہ میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

جناب چیئرمین: میں ابھی آپ کو ٹائم دیتا ہوں، نوانی صاحب سینئر ممبر ہیں انہیں بات کرنے دیں۔ جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ جب بجٹ پیش ہوتا ہے تو وہ نہایت اہم دن ہوتا ہے، اس میں بہت ہی اہم بحث ہوتی ہے جس میں تمام شرکاء، میرے عزیز اور میرے کولیگ حصہ لیتے ہیں۔ سال میں سارے ایم پی ایز کے لئے یہ واحد موقع ہوتا ہے کہ وہ ہر subject پر بات کر سکتے ہیں اور رولز میں کوئی پابندی نہیں ہے اس موقع پر آدمی ہر موضوع پر بات کر سکتا ہے۔ پورے سال میں کسی بھی جگہ کوئی ایسی

بات نہیں ہے جس پر ہر subject پر بات کی جاسکتی ہے صرف بجٹ ایسا موضوع ہے جس پر ہر issue پر بات کی جاسکتی ہے۔ مجھے افسوس سے یہ بات کرنی پڑتی ہے کہ پچھلے دنوں میں ڈپٹی سپیکر کے پاس گیا اور یہاں حسن مرتضیٰ صاحب نے بہت objectionable ریمارکس دیئے کیونکہ ابھی یہاں sound system install نہیں ہوا اس لئے میں بات نہیں کر سکا۔ میں ان کے خاندان کو جانتا ہوں میرا ان کے ساتھ بہت ہی قریبی واسطہ ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے اس بھنڈپُن کا کہاں سے کورس کیا ہے جو بھی ان کے سامنے سے گزرتا ہے وہ زخمی ہو کر گزرتا ہے۔ مجھے اس بات کا افسوس ہے اور میں توقع نہیں کر سکتا تھا کہ یہ ہر آدمی کے ساتھ اسی طرح کا behave کریں گے۔ میں نے دو تین دن یہ سوچا کہ میں اس بجٹ پر کیا تقریر کروں میں نے بجٹ کی تمام کتابیں دیکھیں۔ جو بھی حکومت آتی ہے وہ کوشش کرتی ہے کہ ہم اس صوبے اور عوام کی بہتری کے لئے بجٹ پیش کریں۔ میں نے عرصہ دراز سے یہ دیکھا ہے کہ اُس طرف میرے بیٹھے قابل احترام ممبران نے نقائص نکالنے ہیں، انہوں نے بجٹ پر خامیاں نکالنی ہیں چاہے بجٹ جس طرح کا بھی ہو اور میری طرف سے بیٹھے ہوئے تمام ایم پی ایز نے تعریفوں کے انبار لگا دینے ہیں۔ ہمیں آج ایک فکر کرنی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس بحث کا سٹائل بدلے۔ ہم نے چار بجٹ پیش کئے۔ ہم پچھلے تیس سال سے یہ دیکھ رہے ہیں لیکن آج ہم نے دیانتداری سے یہ تجزیہ کرنا ہے کہ کیا آنے والا بجٹ اس صوبے کی بہتری کا سبب بنتا ہے، کیا اس صوبے کی عوام کے لئے اس نے بہتری کا کوئی ذریعہ پیدا کیا ہے؟ اگر دیانتداری سے دیکھا جائے تو ہر آنے والا دن عوام کے لئے تکلیفیں بڑھا رہا ہے، ان کے لئے مہنگائی بڑھا رہا ہے اور ان کی مصیبتوں میں اضافہ کر رہا ہے۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم بہتر سے بہتر کام کریں اور بجٹ کو بہتر سے بہتر بنائیں لیکن سال کے آخر میں ہم اس کے وہ رزلٹ حاصل نہیں کر پاتے۔ آج ہمیں بحث اس بات پر کرنی چاہئے کہ ہم اس کے بہتر رزلٹ کس طرح سے لیں۔ یہاں اعداد و شمار پر جتنی بحث کی جائے وہ کم ہے لیکن ہمیں اپنی بحث کا سٹائل اور direction بدلنی پڑے گی۔ میں یہ دیکھتا ہوں کہ دو چیزیں۔۔

جناب چیئرمین: پلیز، wind up کریں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! میں آپ سے توقع کرتا ہوں کہ آپ ضرور مہربانی فرمائیں گے۔ ہمیں دو چیزیں سامنے نظر آتی ہیں۔ ایک کرپشن اس بجٹ کو کھا جاتی ہے اور دوسرا ہمارے صوبے اور ملک کی بے ہنگم آبادی ہے کہ بجٹ اس کی نذر ہو جاتا ہے۔ ہمیں اس پر بحث کرنی ہے کہ ہم اس کرپشن کو کیسے روک سکتے ہیں۔ جب تک یہ کرپشن نہیں رکتی اس وقت تک ہم اس بجٹ سے نتائج حاصل نہیں کر سکتے۔ میرے پاس تمام اعداد و شمار لکھے ہوئے ہیں اور میں تمام اعداد شمار پیش کر سکتا ہوں لیکن اس کا نتیجہ میں نے پچھلے اتنے ادوار میں دیکھا ہے کہ کوئی positive نہیں آیا۔ میری تمام ممبران سے یہ گزارش ہے چونکہ یہ سب سے بڑا ہاؤس ہے اسی ہاؤس میں پالیسیز بنتی ہیں ،اسی ہاؤس میں بجٹ پاس کرنا ہے اور اس ہاؤس میں ہی عوام کی بہتری کے منصوبے آتے ہیں۔ اگر وہ منصوبے نتائج نہیں دیتے تو ہمیں پھر فکر کرنی ہے کہ ہم ان نتائج کو حاصل کرنے کے لئے کیا اقدامات کریں تا کہ ہماری تمام efforts عام آدمی تک پہنچے جو آج تک نہیں پہنچ پا رہی۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سعید اکبر خان! please wind up کیجئے گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! اس بات کی بھی ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس ملک کے نظام کو بہتر کریں لیکن یہ نظام ہمارے سے بہتر نہیں ہو رہا۔ میں آخر میں آپ کی ٹائم کی مجبوری کو دیکھتے ہوئے کہوں گا کہ یہاں پر میرے مسلم لیگ (ن) کے دوست بیٹھے ہیں جنہوں نے ووٹ کو عزت دینے کا slogan دیا تو میں آج دو لفظوں میں ایک بات کرتے ہوئے جا رہا ہوں کہ یہ نظام اس وقت ٹھیک ہو گا جب سیاسی لیڈر establishment کی طرف اقتدار لینے کے لئے دیکھنا چھوڑ دیں گے تو اس دن یہ نظام ٹھیک ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جب وہ عوام کی طرف دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے کہ ہمیں اس نے عزت دینی ہے اور ہم نے عوام سے ووٹ لے کر اقتدار حاصل کرنا ہے جب یہ trend پیدا ہو گا تو اس دن یہ نظام ٹھیک ہو گا۔ دوسرا یہاں بیٹھے ہوئے بیوروکریٹس سے میری یہ گزارش ہے کہ وہ جس دن فیصلہ کریں کہ ہم نے posting اور transfer کے لئے سیاسی نمائندوں کی طرف نہیں دیکھنا تو اس وقت یہ نظام ٹھیک ہو گا۔ ان باتوں کا آج یہ لوگ سیاسی فیصلہ بھی کر لیں اور بیوروکریٹس بھی فیصلہ کر لیں تو مجھے یقین ہے کہ یہ نظام بہتر ہو سکتا ہے، یہ ملک صحیح ڈگر پر چل سکتا ہے اور عوام کی بہتری

ہو سکتی ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے میری request پر ٹائم دیا اور میں آپ کی مہربانی کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی تمام باتیں ختم کرتا ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب! آپ بول لیں۔ جس پوائنٹ پر کہا ہے اسی پر بولئے گا۔

آغا علی حیدر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں تقریباً دو ماہ سے ٹائم ہی لے رہا ہوں لیکن ٹائم مل نہیں رہا۔ جناب چیئرمین! میری بات سن لیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بولیں please.

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! تین دن پہلے میرے حلقے ننکانہ میں ایک ایسا واقعہ ہوا جو میں بیان نہیں کر سکتا۔ ایک سات سالہ بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی اور اس کے بعد اسے قتل کر دیا گیا۔ تین دن ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک حکومت کا کوئی بندہ ان کی دادرسی کے لئے وہاں نہیں گیا۔۔۔

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب! بات سن لیجئے گا۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! کوئی بندہ ان کو پوچھنے نہیں گیا۔ یہ کتنی بے حسی ہے اس حکومت میں ایک سات سالہ بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

آغا علی حیدر: اور اس کے بعد اس کو مار دیا گیا اور اس کو قتل کر دیا گیا ہے لیکن کوئی بندہ وہاں پر ان سے پوچھ نہیں سکا۔ یہ کتنی شرم والی بات ہے۔ میں اس حکومت کو request کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے کوئی ایک اچھا کام نہیں کیا لیکن جو یہ زیادتی ہوئی ہے اس کی دادرسی اس حکومت کا فرض ہے۔ میں لاء منسٹر صاحب سے درخواست کرتا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ Please windup کریں۔ جی آپ کا point آ گیا۔ چودھری اشرف وڑائچ!

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میری بات سنیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جواب لے لیتے ہیں۔ چودھری اشرف جاوید وڑائچ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب ملک محمد وحید!۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! مجھے جواب تو دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا point آ گیا ہے۔

ملک محمد وحید: جناب چیئرمین! آپ مہربانی کر کے ان کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: دیکھیں! میں نے out of turn Point of Order دیا ہے اور انہوں نے اپنی بات مکمل کی ہے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! مجھے جواب تو دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کو لاء منسٹر صاحب جواب دے دیں گے آپ بعد میں انہیں مل لیں۔ یہ بجٹ سیشن ہے (قطع کلامیاں)

جی، ملک محمد وحید! آپ بات شروع کریں۔

آغا علی حیدر: بھائی صاحب! آپ ایک منٹ ذرا ٹھہر جاؤ، لاء منسٹر صاحب مجھے جواب تو دیں۔۔

جناب چیئرمین: جی، This is not the way. ملک محمد وحید صاحب! آپ اپنی بات شروع کریں۔ آپ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! ایک سات سالہ بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ لاء منسٹر صاحب کے پاس آ جائیں وہ آپ کو بتاتے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! یہ کیسی بات ہے، سات سالہ بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ نے بات کرنی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے آوازیں "جواب تو لے لیں")

جناب چیئرمین: جی، جواب لے لیتے ہیں۔

آغا علی حیدر: ایک قتل ہو گیا ہے کوئی بندہ پوچھنے والا نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: میں نے آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دیا ہے۔ اب آپ زیادتی کر رہے ہیں۔ ملک محمد وحید صاحب! آپ اپنی بات شروع کریں اور اپنا وقت ضائع نہ کریں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو بعد میں ٹائم دیتا ہوں۔

آغا علی حیدر: یہ بڑا ظلم ہے آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، Don't dictate the Chair, please.

آغا علی حیدر: حکومت کے رویے سے عوام بیزار ہو چکے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد وحید صاحب!

ملک محمد وحید: جناب چیئرمین! میں بول رہا ہوں آپ میری بات تو سنیں۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی بات شروع کریں۔ آپ کیوں بات نہیں کر رہے۔

ملک محمد وحید: آپ ایسے نہ کریں۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں! آپ بولیں، شروع کریں اور وقت ضائع نہ کریں۔

ملک محمد وحید: جناب چیئرمین! میں کہہ رہا ہوں کہ اگر ان کو جواب دینا ہے تو بتائیں اور اگر نہیں دینا تو تب بھی بتائیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، آپ بولیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آغا صاحب کے حلقے میں کوئی واقعہ ہوا ہے اُس کے بارے میں یہ بات کرنا چاہتے ہیں ان کی بات ضرور سن لی جائے۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین!۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب! بات کر رہے ہیں ان کو بات کرنے دیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آپ ان کو دومنٹ دے دیں ان کے حلقے میں ایک سات سالہ بچی کے ساتھ زیادتی کا واقعہ ہوا ہے وہ آپ کو بتانا چاہتے ہیں اور لاء منسٹر صاحب ان کو سن لیں گے۔۔۔(شور وغل)۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر آغا علی حیدر سپیکر ڈائس کے سامنے آگئے)

جناب چیئرمین: جی، اس طرح نہیں، Don’t behave like this. دیکھیں! میں نے ان کو پوائنٹ آف آرڈر دیا اور یہ میرے ساتھ اب کیا کر رہے ہیں؟ یہ چیئر کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! پھر جواب تو دیں۔۔

جناب چیئرمین: آپ ادھر جائیں۔ لاء منسٹر صاحب نے جواب دینا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! یہ بڑی زیادتی ہے۔ ایک سات سالہ بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں Go back to your seat, please. آپ بیٹھیں۔ Please order in the House. جی، لاء منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں۔ آغا صاحب! آپ اپنی سیٹ پر جائیں۔ Go back to you seat, please. (شور وغل) سمیع اللہ خان صاحب! آپ House in order کروائیں۔ Please go back to your seat.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی،لاء منسٹر بات کر رہے ہیں۔ Order in the House. Please go back to your seat Agha Ali Haidar Sahib. آپ کی یہ سیٹ ہے جہاں آپ تشریف فرماہیں؟

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین!وہاں آواز نہیں آرہی تھی۔

جناب چیئرمین: لاء منسٹر مائیک پر بات کر رہے ہیں آپ تک آواز آجائے گی۔ Go back to your seat, please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بہت پہلے میں اس بات کا جواب دے دیتا لیکن جس انداز سے موصوف اس ہاؤس کو dictate کرنا چاہتے ہیں یا Rules of Procedure کو bulldoze کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں وہ کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے generally یہ اس ہاؤس کی practice ہے کہ اگر کوئی معزز ممبر یہاں پر بات کرتا ہے جس طرح ابھی سعید اکبر نوانی صاحب نے فرمایا کہ یہ بجٹ سیشن ہے general discussion on budget آرہی ہے اور آپ گورنمنٹ کے تمام شعبہ جات پر بات کر سکتے ہیں اُس کے بعد جب concerned minister اس کو windup کرے گا وہ اُس کا جواب دیں گے۔اب ان کا یہ استدلال کہ اس بات کا ابھی جواب دیا جائے۔میرے پاس اس وقت کوئی کمپیوٹر نہیں ہے کہ میں اُس سے نکال کر کہوں کہ فلاں جگہ واقعہ ہوا اس کا یہ ردعمل ہوا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین!معزز ممبر نے ایک بات کی ہم نے اُس کو register کیا، میں باقاعدہ اُس کی رپورٹ لے کر معزز ممبر کی خدمت میں پیش کروں گا اور میں اُنہیں یقین دلاتا ہوں انشاءاللہ تعالیٰ جو ملزمان ہیں اُن کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی اور مظلوم خاندان کو انصاف دلایا جائے گا۔ معزز ممبر نے یہ بھی فرمایا کہ وہاں پر کوئی نہیں گیا باقاعدہ لوکل administration کا اُن کے ساتھ رابطہ ہے حکومتی اراکین اُن کے پاس گئے ہیں اُن کی دادرسی۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! کوئی نہیں گیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ انہوں نے بات کی میں اُس کا جواب دے رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر بات کر رہے ہیں آپ اُن کی بات کو کاٹ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے اور سب سے آخر میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مظلوم خاندان کی دادرسی ہو گی اور اُن کو انصاف دلایا جائے گا کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد وحید!

ملک محمد وحید: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاَعُوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ تین سال کے بعد آج مجھے پہلی مرتبہ floor ملا ہے۔

جناب چیئرمین! میں کچھ یاد کروانا چاہتا ہوں کہ 2013 میں جب ہماری گورنمنٹ بنی تھی تو ہر طرف خوشحالی تھی اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے megaprojects میاں محمد نواز شریف کی بدولت رواں دواں تھے کہ ایک دھرنے نے اُس ترقی کو روکنے کی کوشش کی اور وہ دھرنا دھڑن تختہ ہوا لیکن پاکستان کے مزدوروں کے منہ سے روٹی چھیننے کی پوری کوشش کرتا رہا، وہ تماشہ سجاتا رہا اور کنٹینر پر چڑھ کر جھوٹ بولتا رہا جب کہ پاکستان کی ترقی کو پھر بھی جام نہ کر سکا اور سی پیک کے جو بہترین projects تھے وہ میاں محمد نواز شریف کی زیر قیادت پورے ہوتے رہے۔ اُس وقت کی دہشت گردی کو اگر یاد کریں تو بڑی بھیانک تھی گھر سے ماؤں کے لال ڈرتے باہر نکلتے تھے کہ کہیں bomb blast نہ ہو جائے اسی دہشت گردی کو ختم کرنے کے لئے میاں محمد نواز شریف نے قدم اُٹھایا تھا جو ضرب عضب کے ذریعے سے ہم نے اُس پر کنٹرول کیا۔ لوڈشیڈنگ کا خاتمہ بھی میرے قائد کے حصے میں آیا تھا، اُس وقت بھی ہمارا جی ڈی پی ریٹ 5.8 تھا اتنی مصیبتوں کے باوجود ان دھرنوں اور دھڑن تختوں کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ ہم پھر بھی ترقی پر تھے اور جس طرح یہاں پر ایک speech ہوئی تھی اور ماڈل ٹاؤن کے واقعے کا ذکر کیا گیا تھا میں یہ

سمجھتا ہوں کہ ماڈل ٹاؤن واقعہ آج بھی courts میں ہے لیکن [**************] یہ بجٹ کی بات کرتے ہیں کہ بڑا متوازن بجٹ ہے اس میں غریب کو بڑا کچھ دیا گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: ملک وحید صاحب! ایک منٹ لاء منسٹر کو ٹائم دیجئے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں صرف آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر جذبات میں آکر عدالتی فیصلے کو شرمناک قرار دے رہے ہیں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین: عدالتی فیصلے کے اوپر جو comments آئے ہیں اُس کو expunge کرتے ہیں۔

ملک محمد وحید: جناب چیئرمین! میں نے یہ کہا ہے کہ وہ باعزت بری ہو چکے ہیں تو پھر کس کے ہاتھ پر لہو تلاش کریں۔ مجھے بتائیں اُن معصوم بچوں کے والد کو، والدہ کو بے دردی سے قتل کیا گیا، مجھے بتائیں پھر یہ سوال کس سے کریں؟ اگر یہ بھی floor ہمارے لئے بند ہو جائے گا تو پھر انصاف کے لئے باہر جو کچھ ہو رہا ہے پھر جو گالیاں اس تحریک انصاف کو پڑھ رہی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک محمد وحید صاحب! آپ بجٹ پر آجائیں بجٹ کے حوالے سے بات کریں۔

ملک محمد وحید: جناب چیئرمین! پھر جو تحریک انصاف کو مار پڑھ چکی ہے مجھے بتائیں پھر انصاف کے لئے ہم کہاں جائیں گے۔ میں بجٹ پر آتا ہوں کون سا متوازن بجٹ ہے وہ مہنگائی جو منہ چڑھا کر اِن کی جان کو باہر عوام کی صورت میں رو رہی ہے، آج غریب آدمی نہ چینی خرید سکتا ہے، نہ آٹا خرید سکتا ہے، نہ اپنے بچوں کی فیس ادا کر سکتا ہے، نہ اپنے بچوں کی خوشیاں خرید سکتا ہے۔ میں اگر اس بات پر کہوں کہ جب وزیر اعظم کسی چیز کا نوٹس لیتے ہیں تو وہ چیز راتوں رات غائب ہو جاتی ہے اور ان کے اُن وزیروں، مشیروں اور اُن ترجمانوں کی گود میں چلی جاتی ہے جو راتوں رات ارب پتی بن جاتے ہیں۔ آج دیکھیں کہ چینی کا ریٹ کیا ہے، آٹے کا ریٹ کیا ہے، ملبوسات کے ریٹ کہاں پر پہنچ چکے ہیں ایک غریب آدمی اپنی بچی کی شادی نہیں کر سکتا۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر میٹرو بس کی بات کی گئی کہ میٹرو بس کیوں بنائی گئی اُس کو جنگلہ بس کہا گیا لیکن نقل کے لئے بھی عقل کی ضرورت ہوتی ہے اور انہوں نے وہ میٹرو بس بنائی جس کا ڈرائیور بھی اُس کا موڑ نہ کاٹ سکا تھا اور وہ اُس نے سیدھی دیوار میں جا ماری اور وہ میٹرو جو چھ مرتبہ جل چکی ہے۔

جناب چیئرمین: ملک محمد وحید صاحب! آپ please windup کریں۔

ملک محمد وحید: جناب چیئرمین! ابھی تو میں نے یہ کام شروع ہی کیا ہے اور گھنٹی بجائی جا رہی ہے میری بات کا ضرور جواب دیجئے گا جو ٹیکہ وزیراعظم کو لگا تھا تو حوریں نظر آئیں۔

جناب چیئرمین: ! آپ please windup کریں۔

ملک محمد وحید: جناب چیئرمین! وہ ٹیکہ جب وزیراعظم کو لگا تو حوریں نظر آئیں اور وہ ٹیکہ جو غریب نے لگوایا تو اُس کو قبر نظر آئی۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ آپ بجٹ پر بات نہیں کر رہے۔

ملک محمد وحید: جناب چیئرمین! میں بجٹ پر ہی بات کر رہا ہوں۔ آج آپ کا growth rate 3.9 فی صد جھوٹ پر مبنی ہے آپ 1.2 اور 1.5 کا قرار کر چکے ہیں لیکن جھوٹ کہاں تک چلے گا، کہاں تک آپ کے جھوٹ کی پکار چلے گی ایک دن انشاءاللہ سچ آئے گا۔ جب آپ کا گریبان ہوگا اور عوام کا ہاتھ ہوگا انشاءاللہ۔ احساس پروگرام کے ساتھ COVID میں انہوں نے جو مقابلہ کیا اُس میں شرم کی بات یہ ہے کہ عوام کو لائنوں میں لگا کر احساس پروگرام کی رقم تقسیم کی گئی جو ایزی پیسہ کے ذریعے ہم لوگوں کے گھروں تک پہنچاتے تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ آپ windup کریں۔ جی، ملک احمد بھچر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے آپ کی توجہ چاہوں گا اور میرا ٹائم بھی اُس وقت شروع ہوگا جب آپ کی توجہ میری طرف ہوگی۔ اس گورنمنٹ نے 2655۔ ارب روپے کا

جو بجٹ پیش کیا ہے میں اس کو جس تناظر میں دیکھ رہا ہوں تو یہ ایک regional equalization budget ہے جس میں ہر area کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! اگر میری طرف متوجہ ہوں گے تو میں بات کو جاری رکھوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، please continue کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اس میں دیہاتی، شہروں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: بھچر صاحب! time waste ہو رہا ہے آپ please بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! یہاں ہمارے سابق سپیکر صاحب بیٹھے ہیں میں پورے ہاؤس سے ایک request ضرور کروں گا۔ ہم بھی اپوزیشن میں رہے ہیں لیکن بجٹ کو اگر بجٹ تک ہی محدود رکھا جائے تو اپوزیشن کے پاس بہت ٹائم ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: بھچر صاحب اور لاء منسٹر صاحب آپ بھی توجہ فرمائیے گا کہ سپیکر صاحب کا بھی پیغام آیا ہے کہ بجٹ کے علاوہ کوئی ممبر کوئی اور بات کرے گا تو اس کا مائیک بند کر دیا جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ہم بھی تقریریں کرتے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: بھچر صاحب! آپ کی بات سپیکر صاحب تک پہنچ گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے ہیلتھ پر بات کروں گا کیونکہ آرٹیکل 140-A کے تحت یہ fundamental rights ہے کہ ریاست ہر شہری کو صحت، تعلیم اور انصاف دینے کی پابند

ہوتی ہے۔ صحت کے لئے بجٹ میں 370-ارب روپے رکھے گئے ہیں جو کہ سابقہ ہیلتھ بجٹ سے 182 فیصد زیادہ ہیں۔ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے لئے 78-ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ موجود ہے۔ اس کے علاوہ جو آئندہ ہمارے پروگرام آرہے ہیں ان میں DHQs کی upgradations جن میں انسٹیٹیوٹ آف ریڈیالوجی، انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹ راولپنڈی، نشتر ہسپتال اور رحیم یار خان ہسپتال شامل ہیں۔ میں ایک اور بات عرض کروں گا کہ 1984 سے آج تک جنرل ہسپتال کے بعد کوئی نیا ہسپتال نہیں بنایا گیا۔ پہلی مرتبہ ایک ہزار بیڈ پر مشتمل ہسپتال بنایا جارہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! راولپنڈی میں جو Institute of Urology بن رہا ہے اس کی capacity بڑھائی گئی ہے اور ہم وہاں پر capacity بڑھا رہے ہیں جن ہسپتالوں میں مریضوں کو آٹھ، آٹھ ماہ کے بعد کی تاریخ دی جاتی تھی۔ آپ House in order کروائیں۔

MR CHAIRMAN: Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ:(جناب احمد خان): جناب چیئرمین! پنجاب کے 119 DHQs کو upgrade کیا جارہا ہے۔ BHU کی upgradation ہو رہی ہے۔ موجودہ گورنمنٹ کا جو انتہائی اہم قدم ہے وہ یہ ہے کہ 24-ارب روپے کی لاگت سے مدر اینڈ چائلڈ 5 نئے ہسپتال بنائے جارہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میرے پاس وقت کم ہے لہٰذا میں صرف یہ عرض کروں گا کہ میں سابقہ گورنمنٹ کا بھی حصہ رہا ہوں تو ہمیشہ یہ ہوتا تھا کہ آپ کے پیسے allocation میں رکھے جاتے تھے لیکن وہ block allocation ہوتی تھی۔ آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں کہ اس کی utilization کتنی ہوتی تھی۔ ہمارے وزیر خزانہ صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں ہم کو پوری طرح سے awareness دی گئی ہے کہ آپ کی اتنے فیصد utilization اب ہو گی اور اتنے فیصد سپلیمنٹری بجٹ میں ہو گی تو ہمیں اس حوالے سے پوری طرح سے awareness ہے۔ جو گورنمنٹ 10 سال سے absolute majority میں تھی آپ خود دیکھ لیں کہ block allocation سے وہ پیسے اٹھا کر at the last time جس طرح ملک وحید صاحب نے میٹرو بس کی بات کی ہے تو اس قسم کے منصوبوں میں ہمارے بچوں کی صحت اور تعلیم کے پیسے ڈالے جاتے تھے۔ آئندہ سال ایجوکیشن میں ہم نے 442 -ارب

روپے رکھے ہیں جو کہ مجموعی بجٹ ہے جو کہ گزشتہ سال سے 51 فیصد زیادہ ہے اور اس میں آپ کے 8500 سکولز upgrade ہونے جا رہے ہیں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ اس پوائنٹ کی تصحیح کی جائے کہ جب ہم اپوزیشن میں تھے اور ان کے پاس absolute majority تھی تو ان دس سالوں میں کوئی نیا سکول نہیں بنایا گیا تھا۔ پنجاب کا rural based area بُری طرح نظر انداز کیا گیا تھا۔ ہمارے scattered and deprived areas ہیں تو وہاں پر 10 سالوں سے پرائمری سکولز کو upgrade نہیں کیا گیا جو کہ اب کئے جا رہے ہیں۔ میرا حلقہ اور میں خود ایک rural base area سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں جلدی جلدی ایگریکلچر کی طرف آؤں گا۔ میں چونکہ agriculture based man ہوں تو ایگریکلچر میں کسان کو واقعی ہی ان دو تین سالوں میں اپنی مرضی کے مطابق قیمت ملی ہے۔ آپ خود دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: بھچر صاحب! آپ اپنی بات کو windup کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں دو تین منٹ مزید بات کرنے کی گزارش کروں گا۔ آپ خود دیکھ لیں کہ جب پاکستان بنا تھا تو GDP میں ایگریکلچر 51 فیصد سے زیادہ تھی اب 20 فیصد سے کم ہو گئی ہے تو اس میں جتنی بھی حکومتیں آئی ہیں ان کی غلطیاں ہیں۔

جناب چیئرمین: بھچر صاحب! آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! مجھے آپ دو تین منٹ مزید دے دیں۔

جناب چیئرمین: بھچر صاحب! آپ بھائی ہیں تو مہربانی کریں آپ اپنی بات کو ایک منٹ میں wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میری آپ سے request ہے کہ میں نے ابھی بہت سے پوائنٹس پر بات کرنی ہے تو وہ ایک منٹ میں مکمل نہیں ہو سکیں گے۔ میں بجٹ پر بات کر رہا ہوں اور میرا خیال ہے کہ میں آج پہلا ممبر ہوں جو کہ throughout budget پر بات کر رہا ہوں نہ ہی میں کسی پر تنقید کرتا ہوں

اور نہ ہی میری ایسی عادت ہے۔ اب میں ایک چیز کا ذکر ضرور کروں گا کہ پورے پنجاب میں 1122 کی سروس شروع ہوئی اس مرتبہ جتنی ڈیمانڈ 1122 کی تھی وہ قابل تعریف ہے۔ یہ ایک بہت اچھا ادارہ ہے لہٰذا میں بھی اپیل کروں گا کہ اس کے سروس سٹرکچر کو بحال ہونا چاہئے اور جس طرح اس ہاؤس سے پاس ہوا اس کو اسی طرح as per rule ہونا چاہئے۔ آخر میں، میں ایک بات ضرور کروں گا کہ ہمارا ڈسٹرکٹ میانوالی، سرگودھا ڈویژن اور آپ کا ڈویژن بھی deprived areas میں آتے ہیں تو ہمیں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پیکج دیا گیا ہے جو کہ ایک نئی مثال ہے اس میں انشاءاللہ تعالیٰ پنجاب کی تاریخ بدلے گی۔ آپ دیکھیں گے کہ پنجاب کے جن جن علاقوں میں 70،70 سالوں سے کام نہیں ہوا ان علاقوں میں بھی کام ہوں گے۔ میں آخر میں، میں ہم جو نئی اسمبلی میں ہم بیٹھے ہیں اس کے لئے سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب اور اپنی گورنمنٹ کو مبارک باد دوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مقدس ہاؤس میں ہمیں بیٹھنے کی توفیق دی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان اپنی بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! بجٹ کا پیش کرنا وزیر خزانہ کا وہ استحقاق ہے جو ان کو عوام کی نمائندگی کرنے کے لئے تفویض کیا جاتا ہے ان کو یہ حق دیا جاتا ہے کہ وہ حکومت میں ہوتے ہوئے عوام کی نمائندگی کریں اگر کسی طرح سے Budget Document میں یہ لگے کہ یہ حق نمائندگی صحیح طرح سے ادا نہیں ہوا تو اس پر تنقید جائز ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وزیر خزانہ کی یہ حق نمائندگی جو کہ انہوں نے عوام کی ادا کرنی ہے تو اس کا ان سالوں کے ساتھ ایک تقابلی جائزہ لیا جا سکتا ہے جن سالوں میں وزیر خزانہ وہ خود تھے۔ میں آج آپ کی اجازت سے معزز فنانس منسٹر کو صرف تین occasions یاد کرواؤں گا۔ پہلی ان کی 2018 کی تقریر جب وہ بطور وزیر خزانہ اپنی پنجاب حکومت کا پہلا بجٹ پیش کر رہے تھے تب اس بجٹ میں انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ میری حکومت اور میں بطور وزیر خزانہ stabilizing factor کی طرف جائیں گے ایک طالب علم کی حیثیت سے ہم یہ جانتے اور سمجھتے بھی تھے کہ اکانومی کی دو ہی pursuits ہو سکتی ہیں، ایک pursuit ہو سکتی ہے کہ آپ growth کی طرف جائیں اور دوسری pursuit

ہو سکتی ہے کہ آپ stabilization کی طرف جائیں تو معزز فنانس منسٹر جب stability کی بات کر رہے تھے تو تب Growth Led Budget نہیں دے رہے تھے اور اس بات کا اظہار کرتے ہوئے بلا جھجک وہ بالکل reluctant نہیں تھے۔ وہ growth strategy کے اُوپر کھلے دل سے تنقید بھی کر رہے ہیں۔ اُس وقت یہ فرما رہے تھے کہ اس growth کی pursuit میں سابقہ حکومت نے بہت زیادہ اور مہنگے داموں قرضے لئے اور ہمیں ورثہ میں خزانہ خالی ملا تھا لیکن اب ہم stabilized budget پیش کریں گے، اپنی economy کو بہتر کریں گے اور اپنے وسائل میں رہتے ہوئے منصوبے دیں گے۔

جناب چیئرمین! ہم نے اس حکومت کا ایک سال دیکھا، دوسرا سال دیکھا اور اس قوم نے ان کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے مہنگائی، بے روزگاری اور غربت میں اضافے کی صورت میں سزا بھی بُھگتی ہے۔ حالت یہ ہو گئی ہے کہ اب لوگوں کو اپنے گھر کا بجٹ بنانا ناممکن نظر آ رہا ہے۔ انہوں نے تین سال تک ملازمین کی تنخواہیں نہیں بڑھائیں اور اب اگر بڑھائی ہیں تو وہ بھی بالکل تھوڑا سا اضافہ کیا گیا ہے کہ جس سے ان کی معاشی حالت میں کوئی خاطر خواہ فرق نہیں پڑ سکتا۔ یہ سب کچھ انہوں نے یہ کہہ کر کیا کہ ہم economy میں stability لائیں گے۔ اس کے بعد COVID-19 آ گیا۔ اب کسی حد تک COVID کم ہوا ہے لیکن یہ میرے پاس جو document پڑا ہے یہ stability کو indicate نہیں کرتا۔ پچھلے تین سالوں کی پالیسیوں کے نتیجے میں حاصل کی گئی stability کے بارے میں یہ Budget Document ایک لفظ نہیں بولتا۔ آج اسی growth policy پر صوبہ پنجاب کے قرضے کا حجم یعنی internal, domestic and external قرضے اس وقت 985- ارب روپے ہو گئے ہیں۔ پہلی حکومت کے قرضے کی نسبت اس میں کیا کمی آئی ہے؟ آج آپ کی زراعت قرضے کے اُوپر کھڑی ہے۔ آج آپ کی انڈسٹری قرضے کے اُوپر کھڑی ہے۔ اس حوالے سے میں تفصیل میں جا کر وقت ضائع نہیں کروں گا۔ میں صرف آپ کو substantiate کرنے کے لئے اور اس بات کو باور کرانے کے لئے صرف ایک figure بتانا چاہوں گا کہ آپ نے مہنگائی، افراط زر، بے روزگاری اور غربت کے ساتھ لوگوں کا جینا محال کر دیا ہے لیکن اس کے نتیجے میں ملکی معیشت میں بھی کوئی stability نہیں لا سکے۔ اس اخباری تراشے میں لکھا گیا ہے کہ Punjab Domestic External Debt stands at Rs.956 billion.

جناب چیئرمین! .I feel literally taken us back اگر آپ نے تین سال بعد بھی مجھے یہی debt figures دینے تھے، اگر آپ نے تین سال کے بعد اسی growth کی policy کو pursue کرنا تھا تو پھر یہ تین سال ضائع کیوں کئے گئے ہیں؟ یہ تین سال ضائع کرنے کا جرم آپ کے ہاتھوں پر ہے۔ موجودہ بجٹ میں آپ نے ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام کے لئے 360۔ارب روپے allocate کئے ہیں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم یہ فنڈز district wise parity کے ساتھ دیں گے اور یہ رقم Sustainable Development Goal(SDG) کے garb میں دی جائے گی۔ اس موقع پر میں آپ کو بتاتا چلوں کہ اگر آپ ان سکیموں کی نشاندہی اپنے اراکین اسمبلی سے کروائیں گے for Sustainable Development Goals تو پھر آپ کی پالیسی اور سابقہ حکومتوں کی پالیسی میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ موجودہ حکومت کے پہلے بھی یہی Sustainable Development Goals تھے، یہی Millennium Development Goals تھے اور یہی اسمبلی کے ممبران تھے اور تب ہم یہ کہتے تھے کہ وزیراعظم کا concept درست نہیں ہے۔ وہ پارلیمنٹ کے مطلب کو نہیں سمجھتے۔ وہ آج تک یہ سمجھتے ہیں کہ یہ Legislative Council ہے۔

جناب والا! Legislative Council تو 1900 میں abolish ہو چکی تھی۔ ہم پہلے بھی یہی کہتے تھے کہ اسمبلی کے اراکین کا اوّلین فرض اپنے حلقے کے problems کو address کرنا ہے۔ موجودہ حکومت کے دور حکومت میں سب سے بڑا یوٹرن یہی ہے کہ آپ اپنے تمام اراکین اسمبلی کے ساتھ وہی treatment کرنے جارہے ہیں جو کہ پچھلی حکومتیں کرتی رہی ہیں تو پھر آپ کون سی stability اور کون سی تبدیلی لے کر آئے ہیں؟ پہلے آپ کہتے تھے کہ یہ کام تو لوکل گورنمنٹ کا ہے۔ اراکین اسمبلی کو سیاسی رشوت کے طور پر سکیمیں مانگ کر پیسے دیئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! wind up کرلیں۔

ملک محمد احمد خان: جی، ٹھیک ہے۔ میں wind up کرتا ہوں۔ میں وزیراعظم کی کئی ایسی تقاریر یاد کرا سکتا ہوں جس میں انہوں نے کہا تھا کہ یہ کام تو لوکل گورنمنٹ کا ہے ممبران اسمبلی کا نہیں ہے۔ میں وزیر خزانہ سے یہ کہوں گا کہ اگر آپ نے growth achieve کرنی ہے، اسی قرضے کے ساتھ کرنی ہے، اسی Public Sector Stabilization and Development Programe(SDP) کو

Development Programme(PSDP) میں دے کر یا ADP کے ذریعے development کرنی ہے تو پھر کچھ عقل استعمال کر لیں کیونکہ نقل کے لئے بھی عقل چاہئے ہوتی ہے۔ آپ جس دھندے میں پڑنے لگے ہیں ہمیں پتا ہے کہ یہ آپ سے نہیں ہو گا کیونکہ پچھلے تین سالوں میں آپ نے صرف ایک mess create کیا ہے۔ آپ نے development کے نام پر تعمیرات کے قبرستان قائم کر دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! wind up کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! صرف ایک منٹ کا مزید وقت لوں گا۔ مجھے اپنے وقت کی قلت کا احساس ہے اسی لئے وہ باتیں جو کہ ان ضغیم کتابوں میں موجود ہیں میں تین تین لائنوں میں عرض کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش کر رہا ہوں تاکہ کسی طرح سے بھی وزیر خزانہ کو اس بات کا پتا لگ جائے کہ یہ سب تقریریں ریکارڈ کا حصہ ہیں۔ آج نہیں لیکن کبھی وقت آئے گا۔ آج ایک بڑی polarization ہے۔ آج prosecution کے نام پر persecutions ہو رہی ہیں۔ آج الفاظ کے معنی بدلے ہوئے ہیں۔ آج کرپشن صرف political victimization کے tool کے طور پر use ہو رہی ہے۔ آج نیب، ایف آئی اے اور انٹی کرپشن کو کسی اور مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے لیکن کبھی وقت بدلے گا۔ لوگ دیکھیں گے کہ پنجاب کا ایک وزیر خزانہ تھا جو سہانے خواب دِکھاتا تھا۔ کہتا تھا کہ ترقی کروں گا، کہتا تھا کہ معیشت کو مستحکم کروں گا لیکن نتیجہ کیا نکلا؟ تین سال تک اس نے وہ کہا جو کیا نہیں اور چوتھے سال میں وہ کہا جس پر پہلے خود ہی تنقید کرتے تھے۔

اندھیری رات، طوفانی ہوا، ٹوٹی ہوئی کشتی
یہی اسباب کیا کم تھے کہ ناخدا بھی اب تم ہو

بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت مہربانی۔ اب جناب ممتاز علی تقریر کریں گے۔

جناب ممتاز علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں معزز وزیر خزانہ اور وزیر قانون صاحب کی توجہ چاہوں گا۔ میں مڈل کلاس سے تعلق رکھنے والا اس ہاؤس کا سب سے پہلا وہ ممبر ہوں کہ جس کو اپنے حلقے کے مسائل اور بجٹ پر بات کرنے کے لئے اس ایوان میں بات

کرنے کا موقع ملا ہے۔ میرا تعلق مڈل کلاس سے ہے اور مڈل کلاس سے تعلق رکھنے والا کوئی دوسرا شخص شاید اس اسمبلی میں آنے کی جرات نہ کرے کیونکہ یہاں بڑے لوگ ہی آسکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ممتاز علی صاحب! آپ مہربانی کر کے بجٹ پر بات کریں۔

جناب ممتاز علی: جناب چیئرمین! میں بجٹ کی طرف ہی آرہا ہوں۔ ہمیں جنوبی پنجاب کے صوبے کا خواب دکھایا گیا۔ اس کے علاوہ جنوبی پنجاب سے تعلق والے شخص کو وزیر اعلیٰ بنا کر ہمیں لولی پاپ دیا گیا ہے۔ ہم بڑے خوش ہیں کہ ہمارا سرائیکی اور ہمارا بلوچ بھائی اس صوبے کا وزیر اعلیٰ بنا ہے۔ اس کا اپنا تعلق ایک پسماندہ تحصیل سے ہے اور ہمیں امید تھی کہ وہ ہماری پسماندہ تحصیل کو بھی اسی نظر سے دیکھے گا جس طرح وہ اپنی تحصیل کو دیکھ رہا ہے۔ تحصیل صادق آباد پنجاب کی سب سے زیادہ پسماندہ تحصیل ہے۔ میرے حلقہ کی آبادی چار لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ مجھے چالیس ہزار ووٹ ملے ہیں۔ اس تحصیل میں نہ بوائز کالج اور نہ ہی کوئی گرلز کالج ہے۔

جناب چیئرمین! ضلع رحیم یار خان کے لئے 9۔ارب روپے کا بجٹ دیا گیا جبکہ صادق آباد تحصیل کی نئی اور ongoing schemes کے لئے -/90 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس رقم سے صادق آباد سے منتخب ہونے والے ممبر کو کوئی fund نہیں دیا گیا۔ مجھ سے یہ کہا گیا کہ جب آپ وزیر اعلیٰ کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے، جب وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ تصویر بنوائیں گے تو تب ہی آپ کو funds دیئے جائیں گے۔ [*****************] کیونکہ مجھے غریبوں نے ووٹ کی طاقت دے کر اس اسمبلی میں پہنچایا کہ آپ ہمارا حق لے کر آئیں۔ تحصیل صادق آباد کی حدود صوبہ سندھ کے دو اضلاع کشمور و گھوٹکی اور صوبہ پنجاب کے ضلع راجن پور کے ساتھ ملتی ہیں۔ اس وقت پاکستان میں رحیم یار خان اور راجن پور میں law and order خراب ہے۔ ہمارا وزیر اعلیٰ بھی جنوبی پنجاب سے ہے اور وہ ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور رحیم یار خان کا law and order بھی ٹھیک نہیں کر سکتا؟

جناب چیئرمین: آپ نے غیر پارلیمانی الفاظ بولے ہیں میں ان الفاظ کو حذف کرتا ہوں That is very sad. میں نے آپ کو پہلے ہی request کی تھی کہ آپ بجٹ پر ہی بات کریں۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ممتاز علی: جناب چیئرمین! میں بتاتا ہوں کہ پرسوں رات میرے دوست اغواء ہو گئے۔ حکومت اگر ہمیں پیسا نہیں دیتی تو ہمیں امن تو دے دے۔ جن غریب لوگوں کے بیٹے اغواء ہوتے ہیں، عورتوں کے شوہر اغواء ہوتے ہیں وہ غریب لوگ ڈاکوؤں کو پیسے نہیں دے سکتے وہ اپنے سر پر قرآن شریف لے کر اور اپنی عورتیں لے کر کچے میں دَر دَر پھرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ اس پر Adjournment Motion لے کر آئیں اور ابھی صرف بجٹ پر بات کریں۔

جناب ممتاز علی: جناب چیئرمین! یہاں ہمارے اوپر آیت الکرسی لکھی ہوئی ہے اور میں کوئی جھوٹ بھی نہیں بول رہا۔ وہ غریب لوگ جب ڈاکوؤں کے پاس قرآن پاک لے کر جاتے ہیں تو وہ ڈاکو اُن کے بندے چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ وہ ڈاکو بھی اللہ کا خوف رکھتے ہیں لہذا اس اسمبلی میں جو لوگ بیٹھے ہیں جن کے پاس اختیار ہے وہ بھی اللہ کا خوف رکھیں اور ایک عام بندے کو بھی اُتنی ہی عزت دیں جتنی عزت حکومتی ممبران کے پاس ہے اور جیسے اُن کے کام کئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے علاقے میں سب سے بڑا agriculture issue کا ہے۔ پنجاب اس ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے جس کی زراعت سب سے زیادہ income دیتی ہے۔ جب ہماری گندم تیار ہوتی ہے تو ہم پر بین الصوبائی پابندی لگا دی جاتی ہے اور جب گنے کا season شروع ہوتا ہے تو ہم اپنے گنے کو سندھ نہیں لے کر جا سکتے۔ جب ہمارا گندم کا season ختم ہوتا ہے تو وہاں سے ہمیں گندم نہیں منگوانے دی جاتی یہ حکومت وقت کا کام ہے کہ وہ ان لوگوں کی مدد کرے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے میں آپ کو ایک منٹ اور دیتا ہوں۔ آپ windup کریں پلیز۔

جناب ممتاز علی: جناب چیئرمین! ان کے علاوہ بھی اتنے زیادہ issues ہیں کہ میں کیا بیان کروں کیونکہ آپ نے میری تقریر پر بھی وقت کی کڑی شرائط لگا دی ہیں تو میں کس طرح سے بات کروں؟

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں، شکریہ۔ جناب محمد مامون تارڑ ---- موجود نہیں ہیں۔ محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

جناب چیئر مین! آپ نے مجھے اظہار خیال کرنے کے لئے موقع دیا آپ کا بہت شکریہ۔ آج جناب سپیکر یہاں پر موجود نہیں ہیں میں اس ایوان کی تعمیر کی تکمیل اور اس کے functional ہونے پر اُنہیں مبارک باد پیش کرتی ہوں اور آپ کی وساطت سے میں تمام ایوان کو مبارک باد پیش کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ ہم سب اس ایوان کے ذریعے مفاد عامہ میں زیادہ سے زیادہ قانون سازی کر سکیں اور اس صوبے و ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کر سکیں۔

جناب چیئر مین! بجٹ کے اس تاریخی اجلاس کے موقع پر میں جناب سپیکر کو custodian of the House کی حیثیت سے بالخصوص دینی افکار اور شعائر اسلام کے تحفظ کے لئے ہر موقع پر اپنا شاندار دینی اور قومی کردار ادا کیا اور اس ایوان میں مسلمہ عقائد کے تحفظ کے لئے اراکین اسمبلی کو بحث اور اظہار خیال کا بھرپور موقع دیا اس پر میں اُنہیں مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے انہوں نے جو قابل فخر روایات قائم کیں میں اس کا یہاں پر ضرور ذکر کروں گی کیونکہ ختم نبوت ہر مسلمان کے ایمان کی بنیاد ہے اور اس پر ایمان لائے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئر مین! میں بجٹ پر بات کروں تو بہت مشکل حالات کے باوجود بڑا متوازن بجٹ پیش کیا گیا اور اس وقت کرونا کے حوالے سے بہت سی مشکلات کے باوجود اتنا شاندار بجٹ پیش کرنے پر میں وزیر خزانہ اور اُن کی پوری ٹیم کو مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ اس میں سب سے اہم چیز یہ ہے کہ اس وقت COVID اور باقی situations کی وجہ سے عوام بہت مشکلات کا سامنا کرتی رہی۔ اتنے بڑے حجم کا بجٹ پیش کیا گیا ہے تو اس میں اصل بات utilization of budget کی ہے کہ یہ بجٹ عوام کے لئے تب کارآمد ثابت ہو گا جب ہم اس کی utilization بروقت کر سکیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ ہم اس کو follow up کرنے کے لئے ہر تین مہینے بعد میٹنگ رکھیں کہ بجٹ کی utilization بہترین طریقے سے ہو رہی ہے یا نہیں۔ اس بجٹ میں جتنے فنڈز رکھے گئے ہیں اگر اُسی طرح سے یہ فنڈز utilize ہو جاتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اس سے

عوام کو بھرپور فائدہ بھی ہو گا اور صرف اس ایک سال میں مہنگائی، صحت اور تعلیم کا نقشہ تبدیل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ بھی ذکر کرنا چاہوں گی کہ اس بجٹ میں تمام منصوبے عوام کے فائدے کے لئے ہیں اُس میں beyond party line رہنا چاہئے کیونکہ ہمیں اُس کام کو ترجیح دینی چاہئے جس میں عوام کا فائدہ ہو کیونکہ یہ پیسا عوام کا ہے اور ہم نے اس پیسے کو اُن کے فائدے کے لئے ہی استعمال کرنا ہے۔ یہاں پر میں Rescue 1122 کے حوالے سے ضرور بات کرنا چاہوں گی کہ اس ادارے نے لاکھوں لوگوں کی جانیں بچائی ہیں تو جیسے ہر ضلع میں اس کا plan ہے تو جو بھی کوئی تاخیر ہے اُس کو دُور کر کے اس کو ہر ضلع میں implement کرنے کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس میں حکومت کی بہت بڑی نیک نامی ہو گی کہ جو لوگ حادثات کے بعد سڑکوں پر لاوارث پڑے رہتے ہیں اُن لوگوں کی دعائیں حکومت کو ملیں گی۔

جناب چیئرمین! میں یہاں صحت کے حوالے سے یہ بات کرنا چاہوں گی کہ حکومت کی طرف سے احساس پروگرام کے تحت انصاف صحت کارڈ لوگوں کو دیئے جا رہے ہیں یہ بہت خوش آئند بات ہے۔ میری ایک تجویز ہے اور یہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کے دور میں بھی یہ تھا کہ ہسپتالوں کی emergencies میں free medicine تھی تو اگر وہاں پر free medicine کر دی جائیں تو اس سے ہماری غریب عوام کو بہت فائدہ ہو گا۔ کسی بھی حکومت کے لئے بنیادی چیزیں انصاف، تعلیم اور صحت ہے تو ہمیں ان شعبوں پر سب سے زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے باقی چیزیں تو ساتھ ساتھ ہوتی رہیں گی۔ لیکن یہ basic necessity ہے جو ہمیں اپنی عوام کو دینی ہے۔ میری ایک تجویز ہے کہ جس طرح Wazirabad Institute of Cardiology بنا ہے اسی طرح عوام کو ہر ضلع میں ایک ایسی ہی نوعیت کا ہسپتال provide کرنا چاہئے کیونکہ ہمارے پاس cardiac hospitals کی تعداد بہت کم ہے اور پھر ایک یا دو ہسپتالوں پر burden بہت زیادہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو بہت لمبا لمبا انتظار کرنا پڑتا ہے اور آپ کو پتا ہے کہ heart patients اتنا لمبا انتظار نہیں کر سکتے اور نہ تو ان کے پاس اتنے اخراجات ہوتے ہیں پھر وہ مجبور ہو کر اپنی جانیں گنوا بیٹھتے ہیں۔ تو میری آپ سے گزارش ہے کہ جہاں انصاف اور احساس پروگرام چل رہے ہیں وہاں پر ہسپتالوں کا قیام بھی زیادہ سے زیادہ بڑھایا جائے تاکہ ہر مریض کو

اپنے ضلع میں ہی یہ سہولت میسر ہو اور اس کو دوسرے ضلع میں جا کر دھکے نہ کھانے پڑیں۔اس بجٹ میں جو architects, parlors اور جو چھوٹی چھوٹی چیزوں پر ٹیکس 16 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کیا گیا ہے اس کو میں appreciate کروں گی کیونکہ اس COVID کی وجہ سے جو economic condition متاثر ہوئی ہے اس سے relief ملے گا اور میں سمجھتی ہو کہ اس طرح کی opportunities سے business community encourage ہو گی اور خاص طور پر جو چھوٹے طبقے کے لوگ ہیں انہیں بہت فائدہ ملے گا۔ تعلیم کے حوالے سے میری گزارش ہے اور اس پر اور بھی لوگوں نے بات کی تھی کہ ہم ایجوکیشن کی promotion کی بات کرتے ہیں تو یکساں نظام کے ساتھ ساتھ transportation کو بھی provide کیا جائے اور جس طرح چودھری پرویزالٰہی کے دور حکومت میں stipend دیئے گئے تھے جس سے literacy rate میں بڑا واضح فرق نظر آیا تھا۔ آپ اس دور حکومت کا literacy rate نکلوا کر دیکھ لیں۔ مجھے پتا ہے اس پر کام ہو رہا ہے اور اس کو through proper channel لایا جا رہا ہے لیکن اس کو جلد از جلد کیا جائے تا کہ لوگ encourage ہوں، بچے اور بچیاں encourage ہوں اور اس سے ایجوکیشن کو فروغ ملے اور آخر میں تمام ایوان کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے بہت کم لوگوں کو یہ موقع دیا ہے اور ہم یہاں بیٹھے ہیں اور اس ایوان میں سب سے خوبصورت چیز وہ یہ حدیث شریف ہے "انا خاتم النبیین لا نبي بعدي" یہ ہم سب بہت خوش قسمت ہیں کہ ہمیں یہاں بیٹھنے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے۔ میں اس پر تمام ممبران کو مبارک باد پیش کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ ہم سب سے اچھے اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ جس کے لئے اللہ نے ہمیں یہ منصب دیا ہے۔ امین۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب محمد نعیم صفدر! آپ بات کریں۔

جناب محمد نعیم صفدر: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! آپ نے اس تاریخی موقع پر مجھے بجٹ کے حوالے سے بات کرنے کا موقع دیا اور میں ہاؤس کے تمام ممبرز کو اس ہاؤس کی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس دعا کے ساتھ کہ اس بلڈنگ اور اس قرانی آیات کے نیچے اللہ تعالیٰ ہمیں جو عہدے دے ان کو امانت سمجھتے ہوئے اچھے طریقے سے اپنی ڈیوٹی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب چیئرمین! وقت کی پابندی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے میں بجٹ کے حوالے سے پوائنٹ ٹو پوائنٹ ہی بات کروں گا یہاں پر road infrastructure کے حوالے سے میں دیکھ رہا تھا کہ اس بجٹ میں rehabilitation کی مد میں 7۔ارب روپے کی ایک خطیر رقم اپنی طرف سے رکھی گئی کہ شاید یہ ایک بہت بڑی رقم ہو گی لیکن میں بتاتا چلوں کہ ہمارے ادوار میں جن roads کو مثالی کہا جاتا تھا جو ماڈل روڈز کے نام سے declared تھیں اور خالی declared ہی نہیں موجود بھی تھیں اور آپ اور ہم سب پورے پنجاب کی عوام ان سے استفادہ بھی حاصل کر رہے تھے آج ان کی حالت آپ بھی بخوبی جانتے ہیں اور ہمارے یہ معزز ممبران بھی جانتے ہیں میں مختصر کرتے ہوئے بس فیروز پور روڈ کی مثال دوں گا یہ پنجاب کی مثالی روڈ تھی اور اسی کو آگے بڑھاتے ہوئے دیپالپور روڈ بھی تھی جہاں پر جنوبی پنجاب سے آنے والے لوگ ملتان روڈ کی بجائے اس روڈ کو prefer کرتے تھے لیکن آج اس کی حالت کسی گاؤں کی روڈ سے بھی بدتر ہو چکی ہے پچھلے تین سالوں میں rehabilitation تو دور کی بات ایک آنے کا بھی پیسہ وہاں نہیں لگ سکا وہاں نہ تو ہمارے کوئی farm houses ہیں اور نہ ہی ہماری کوئی factories ہیں وہاں صرف پنجاب کی وہ عوام جو toll plaza کی مد میں پیسے بھی دیتے ہیں اور جنہوں نے daily basis پر travel بھی کرنا ہوتا ہے وہ ہی ہیں اور آج حالت یہ ہے کہ جو وہاں سے گزرتے وقت پہلے دعائیں دیتے تھے آج بددعائیں دے رہے ہیں بس تبدیلی اسی کا نام تھا۔

جناب چیئرمین! اسی طرح آگے بڑھتے ہوئے صحت کی بات کروں گا کہ 2008 سے پہلے ہمارے قصور شہر کے DHQ ہسپتال کو ایک بچر خانہ کہتے تھے لیکن میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں میاں محمد شہباز شریف صاحب کو ان کی ذاتی کاوش اور ان کی خصوصی توجہ سے ہمارا DHQ ہسپتال اس لیول پر پہنچ گیا تھا۔ جو ایک روایت چل پڑی تھی کہ مریض کو لاہور refer کر دیں وہ انتہائی کم ہو گئی تھی اور وہاں پر ہی ہمارے مریضوں کو cater کیا جاتا تھا اور آج اس کی حالت یہ ہے کہ وہاں پر ایک Disprin کی گولی بھی نہیں ہے۔ مفت ادویات تو دور کی بات وہاں پر کوئی مریض کو attend کرنے والا بھی نہیں ہے اس کی وجہ شاید یہی ہے کہ وہ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ پہلے تو کوئی پوچھنے والا تھا اب یہاں پر کوئی نہیں ہے اب یہاں سارے لاوارث ہی ہیں اور ہم آگے دوسری طرف بڑھتے ہیں اور جب یہ حکومت آئی تو ان کا یہ کہنا تھا کہ ہم نوجوانوں کی نمائندگی

کریں گے sports کے حوالے سے بھی، youth کے حوالے سے بھی لیکن میں آپ کو بتاتا چلوں کہ جو 2013 اور 2018 کے دور حکومت کی بنی ہوئی grounds تھیں یہ ان کو ہی سنبھال لیتے تو بڑی بات تھی اور نئی ان سے کیا بنی ہے؟

جناب چیئرمین! ہمارے قصور کے حوالے سے جو ایک اہم issue University of Kasur کا ہے اور اس کو اس بجٹ میں purpose بھی کیا گیا ہے لیکن اس کے لئے ابھی کوئی جگہ تعین نہیں کی گئی۔

جناب چیئرمین: جی، نعیم صاحب! اس کو windup کریں۔

جناب محمد نعیم صفدر: جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ قصور تعلیمی حوالے سے بہت زیادہ اچھی حالت میں نہیں ہے وہاں پر university کی ضرورت یقینی طور پر ہے اور اگر یہ سکیم جو ابھی unapproved لکھی ہے ہماری request ہوگی کہ اس کو آپ ہی بنائیں لیکن بنا ضرور دیں یہ باقی وعدوں اور U-turns کی طرح صرف بجٹ کی نظر نہ رہ جائے اور اس کے لئے یہ اگر قصور کے ہیڈکوارٹر میں جو قصور کا اصل چہرہ ہے وہاں بنائیں تو اس کا فائدہ بھی ہو گا اور ہمارے آنے والی نسلیں بھی اس سے استفادہ حاصل کر سکیں گی۔

جناب چیئرمین: جی، نعیم صاحب! اس کو windup کریں۔

جناب محمد نعیم صفدر: جناب چیئرمین! آخر میں آپ کو یہ بات باور کرواتا چلوں کہ جو تجاویز تھیں وہ سب نے اپنے حوالے سے دیں لیکن جو ہمیں پہلے امید تھی، جو یقین تھا میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں یہ اس امید اس یقین پر پورا اترے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب نعیم صاحب! اب محترمہ ثانیہ کامران! آپ بات کریں۔

محترمہ ثانیہ کامران: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے سپیکر صاحب کو تین چار باتوں پر مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی۔ میں سب سے پہلے اس نئے ایوان کی مبارکباد پیش کرتی ہوں دوسرے نمبر پر 1122 کی reforms پر بھی وہ مبارکباد کے مستحق ہیں اور تیسرے نمبر پر اس ہاؤس میں جب بجٹ

پیش کیا جا رہا تھا تو اس ہاؤس کو in order رکھنے پر بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ پنجاب اسمبلی کے علاوہ دیگر اسمبلیوں اور پارلیمنٹ میں جو ہو رہا تھا وہ پوری قوم نے دیکھا۔

جناب چیئرمین! مبارکباد کے بعد میں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے تمام پارلیمنٹیرین کو vaccination کی سہولت دی۔

جناب چیئرمین! ہم جب بجٹ پر آتے ہیں تو میں وزیر اعلیٰ کی پہلی تقریر یاد کرتی ہوں کہ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ میں وزیر اعلیٰ تو ہوں لیکن اس اسمبلی میں اور اس ایوان میں ہر ایم۔پی۔اے وزیر اعلیٰ ہے۔ ان کی یہ بات بہت بڑی بات تھی کہ انہوں نے بڑا دل کر کے یہ بات کی۔ مجھے اسمبلی میں آئے ایک سال ہو گیا ہے اور میں نے ایک سال کے اندر الحمدللہ پنجاب کے 36 اضلاع کا visit کیا ہے۔ لاہور سے بھکر، اٹک سے ڈیرہ غازی راجن پور ہو یا سینٹرل پنجاب کے جتنے بھی اضلاع ہوں۔ میں بڑی حیران ہوئی کہ تین چار سال کے اندر PTI نے جو پالیسیاں تبدیل کی ہیں ان کے اندر انفراسٹرکچر ہو، سکول ہوں یا PEF کے سکول ہوں، ہسپتال ہوں یا صحت کارڈ کی utilization ہو یا آب پاک اتھارٹی کے فلٹریشن پلانٹس ہوں۔ میں نے دیکھا کہ وہ functional ہیں اور کام کر رہے ہیں۔ مجھے تمام اضلاع لاہور ہی لگے ہیں۔ میں ایک بات اور کرنا چاہوں گی کہ وزیر خزانہ نے Covid کے حالات میں جس طرح کا بجٹ پیش کیا ہے یہ قابل تعریف ہے۔ میں ان کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ Covid کے حالات کے باوجود ہماری سٹاک ایکسچینج اور economy بہتری کی طرف گئے ہیں۔ ہمارے ملک میں لوگ ٹیکس دیتے ہی نہیں اس میں آپ کو ٹیکس فری بجٹ مل گیا یہ بہت بڑی بات ہے۔ اس کے لئے ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اپوزیشن کی طرف سے جو پنجاب کا نقشہ کھینچا گیا ہے وہ سن کے ایسے لگ رہا ہے کہ یہ پاکستان کے پنجاب کی نہیں بھارت کے پنجاب کی بات کر رہے ہیں۔ آپ کا بجٹ ٹیکس فری بجٹ ہے۔ اس سال کے آخر تک پورے پنجاب کے ہر شہری کو universal health facility مل جائے گی۔ آپ کے تمام سکول اس سال upgrade ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے انفراسٹرکچر، وومن ڈویلپمنٹ اور ہیلتھ کا جتنا بجٹ آیا وہ قابل تعریف ہے۔ یہ بہت خوبصورت بجٹ ہے۔ یہ پہلی حکومت ہے اور میں جناب سمیع اللہ خان کو respond کرتے ہوئے

کہوں گی کہ انہوں نے کہا کہ یہ گورکھ دھندہ ہے، الفاظ کا ہیر پھیر ہے تو میں اس بجٹ کے بارے میں ان کو یہ بتادوں کہ ہم نے بہترین بجٹ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے جھوٹ بولا تو ہم نے کیسے جھوٹ بولا؟ ہم نے جو جھوٹ بولا اس بارے میں کچھ سچ میں آپ کو بتا دیتی ہوں کہ میٹرو بس کے پراجیکٹ کو پورے پنجاب کا بجٹ دے دیا۔ آپ نے صاف پانی میں کرپشن کی، دانش سکولز میں آپ نے کرپشن کی، ماڈل ٹاؤن کا واقعہ آپ کے دور میں ہوا، موٹروے کی لائنیں آپ لوگ کھا گئے، آپ کے قائدین convicted اشتہاری اور ملک سے باہر فرار ہیں۔ حقیقت اور سچ یہ ہے کہ جو کام آپ تیس سال میں نہیں کر سکے وہ عمران خان کی حکومت نے تین سال میں کر کے دکھایا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: آپ wind up کریں۔

محترمہ ثانیہ کامران: جناب چیئرمین! وقت کم ہے۔ I will keep it brief and short. میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کو صرف ایک تجویز دینا چاہتی ہوں کہ براہ مہربانی PEF کی طرف تھوڑی سی توجہ دیں کہ آپ نے جو بجٹ دیا ہے اس پر بہت شکریہ۔ ہم نے پچھلے واجبات بھی جمع کروا دیئے تھے۔ اب PEF بہترین functional ادارہ بن گیا ہے۔ ہمارا بجٹ 20 سے 24 بلین کر دیں تا کہ ہم ABS Programme کو continue رکھ سکیں اور ہمارے جو Master Trainers ہیں ان کو ہم gratuity کی سہولت دے سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی بہت شکریہ۔ جناب محمد ثاقب خورشید!

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئرمین! شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب ثاقب خورشید صاحب! آپ اپنی نشست پر جائیں۔ آپ کی نشست کا نمبر 345 ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف جناب ثاقب خورشید اپنی نشست پر چلے گئے)

جناب محمد ثاقب خورشید: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آج آپ نے مجھے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے سپیکر پنجاب اسمبلی اور ان کی ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنا خوبصورت

ہاؤس اپنی dedicated کاوشوں سے مکمل کر کے ہمیں تحفہ دیا۔ آج ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم 371 ممبران پنجاب اسمبلی کو یہ نصیب ہوا کہ ہم اس اسمبلی کے ممبر ہیں۔

جناب چیئرمین! بجٹ ہمیشہ عوام کی تعمیر وترقی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ عوام کے مسائل کا حل اس میں تلاش کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میرا تعلق ضلع وہاڑی سے ہے۔ اس بجٹ میں وہاڑی کو یکسر نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس بجٹ میں قومی اسمبلی کے ایک حلقہ کو 84 سڑکات کا بجٹ دیا گیا ہے اور باقی ضلع کی تمام صوبائی و قومی اسمبلی کے حلقوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سراسر ناانصافی ہے۔ اسی طرح ہمارے ضلع میں جو ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ہے اس میں جو ایم۔ایس تعینات ہے اس کی کرپشن کی عجب کہانیاں ہیں۔ اس نے ہر کام کمیشن سے کرنا ہوتا ہے۔ عوام کو یکسر مسترد کیا ہوا ہے اور وہاں عوام کو ڈسپرین کی گولی تک بھی دستیاب نہیں ہے۔ اس ہسپتال میں مریض کو میڈیکل سٹوروں کے ٹاؤٹس اپنے سٹوروں سے ادویات خریدنے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ جو سرکار کی طرف سے ادویات ملتی ہیں وہ کہاں جا رہی ہیں؟ میں پُرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ اس معاملہ کی اچھے طریقے سے تحقیقات کرائی جائیں۔ پچھلے بجٹ اجلاس میں جب کرونا کی pandemic صورتحال تھی تو میں نے وینٹی لیٹرز کی نشاندہی کی تھی کہ وہاں پانچ وینٹی لیٹرز decode نہیں کئے گئے۔ اس پر وزیر صحت نے وعدہ کیا تھا کہ ہم پانچ وینٹی لیٹرز جو ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کے برآمدوں میں بند پڑے ہیں ان کی تحقیق کر کے کھلوائیں گے۔ آج ایک سال ہونے کے باوجود وہ نہیں کھلے۔ اسی طرح ڈائیلاسز کی دس میں سے چار مشینیں خراب ہیں ان پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ میں خصوصی شفقت کا طالب ہوں۔ ہمارے دور میں بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی کا سب کیمپس تعمیر کیا گیا تھا اس میں ہم نے کلاسز کا اجراء کروایا تھا۔ اس وقت ہماری یونیورسٹی سے دوردراز علاقوں کے تقریباً 1500 طلبہ فارغ التحصیل ہو کر وکیل بنے ہیں اور ایم۔ایس۔سی کر کے عوام کی خدمت کر رہے ہیں۔ اس کے لئے پانچ سالوں سے سرکاری زمین الاٹ شدہ ہے۔ ہم نے اس کے لئے تین مربع زمین اس وقت مختص کروائی تھی لیکن بدقسمتی سے ایک روپے کا فنڈ اس ترقیاتی سکیم کے لئے نہیں دیا گیا۔ میں گزارش کروں گا کہ BZU کے لئے

حکومت دعوے کر رہی ہے کہ ہم ہائر ایجوکیشن کی طرف خصوصی توجہ دے رہے ہیں لیکن بدقسمتی سے BZU سب کیمپس وہاڑی unfunded ہے جس کے لئے فنڈز فراہم کئے جائیں۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز wind up کیجئے گا۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئرمین! اسی طرح میری گزارش ہے کہ ترقیاتی کاموں کے سلسلے میں وہاڑی شہر اور میرے حلقے کی سڑکات اور پارکس کھنڈرات کا ثبوت دے رہے ہیں لہٰذا ان کے لئے خصوصی فنڈز فراہم کئے جائیں۔ کرم پور میں گرلز کالج بنایا گیا تھا لیکن اس کے لئے SNE منظور نہیں کی گئی لہٰذا کرم پور کے گرلز کالج کے لئے فوری SNE منظور کر کے نئی بلڈنگ میں کلاسز کا اجراء کروایا جائے۔

جناب چیئرمین: خورشید صاحب! اب wind up کریں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئرمین! شرقی کالونی وہاڑی میں ایک ماڈل گرلز ہائی سکول بنایا گیا تھا اُس کی بھی SNE منظور نہیں کی گئی لہٰذا اسے بھی منظور کیا جائے۔ حکومت کے فرائض میں یہ شامل ہوتا ہے کہ وہ پوری عوام کے لئے یکساں انصاف پر مبنی کام کرے لہٰذا انصاف کے ساتھ فنڈز فراہم کئے جائیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترمہ شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ میں اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اُس نے اتنے پُر آسائش ماحول میں ہمیں بیٹھنے کا موقع فراہم کیا اور اس بات پر بھی اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ مجھ ناچیز کو اس historical event کا حصہ بنایا۔ میں جناب سپیکر اور اپنے عظیم قائد عثمان بزدار صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے جلد اس کے لئے فنڈز release کئے جس کی وجہ سے ہمیں جلدی بیٹھنے کی جگہ مل گئی۔

جناب چیئرمین! یہ لوگ بہت ناراض ہوتے ہیں اور ہمیں بھی اچھا نہیں لگتا کہ ہم پچھلی باتوں کا ذکر کریں لیکن جس دلدل اور مشکل میں یہ پنجاب کی معیشت چھوڑ کر گئے تھے میں اُس کا حوالہ دیتے ہوئے کہوں گی کہ 56۔ارب روپے کے واجب الادا cheques، 41۔ارب روپے کے overdrafts اور آٹھ ہزار سے زائد نامکمل سکیمیں دے کر گئے۔ ہم یہ چیزیں عوام اور اِن

کو بھی یاد دلائیں گے بلکہ آئندہ جب ہمارے حالات بہتر ہو جائیں گے تب بھی اِن شاء اللہ یاد دلاتے رہیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ ہم عوام کو بتانا چاہتے ہیں کہ ایک slow speed کے ساتھ آپ کو relief ملا تھا کیونکہ ہمیں مشکل حالات کی economy دی گئی تھی۔ الحمدللہ اب ہمارے معاشی اعشاریئے بتا رہے ہیں کہ ہم stable ہو چکے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

MR CHAIRMAN: Order in the House, please.

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئرمین! ہمارا 3.94 فیصد growth rate اِنشاء اللہ اس سال، 6 فیصد اگلے دو سال میں اور اِنشاء اللہ 20 فیصد اگلے سات سال میں بڑھے گا۔ میں اس بجٹ کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب اور فنانس منسٹر صاحب کو مبارکباد پیش کروں گی کہ انہوں نے بڑا balanced budget مشکل حالات، COVID اور پیچھے سے ملنے والی مشکل معیشت کے حالات میں پیش کیا ہے۔ 205۔ارب 50 کروڑ روپے تعلیم کے لئے، 145۔ارب 40 کروڑ انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کے لئے اور 99 بلین ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کے لئے رکھے گئے ہیں۔ South Punjab Equalization Programme کے لئے 4۔ارب 41 کروڑ مختص کئے گئے ہیں جس کے متعلق میں کہوں گی کہ یہ بجٹ محبتیں بڑھانے والا، امن و خیر خواہی کا پیغام دینے والا اور عصبیتوں کو ختم کرنے والا بجٹ ہے کیونکہ پنجاب کے تمام اضلاع کو ایک ہی level پر لانے والا بجٹ ہے۔

جناب چیئرمین! میں چونکہ میڈیکل ڈاکٹر ہوں اس لئے ہیلتھ کے حوالے سے میرا زیادہ concern تھا۔ مجھے خوشگوار حیرت یہ ہوئی کہ بجٹ میں ہیلتھ کے کسی بھی sub sector کو miss نہیں کیا گیا۔ 96 بلین کی رقم صحت کے ترقیاتی پروگراموں کے لئے رکھی گئی ہے جو پچھلے سال کی نسبت تین گنا زیادہ ہے۔ یونیورسل ہیلتھ انشورنس کارڈ کے لئے 80 بلین کی رقم ایک game changer ہے۔ نشتر-II ہسپتال ملتان کے لئے 8.8 بلین کی رقم اُس علاقے کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹ راولپنڈی کے لئے 6.8 بلین کی رقم رکھی گئی ہے جو اِس وقت اُس belt کے لئے need تھی۔ انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی ڈی جی خان کے لئے 4.2 بلین رکھے گئے ہیں لہٰذا عثمان بُزدار صاحب نے ہمیشہ کے لئے اپنے لئے دعائیں کمانے کا ایک ذریعہ بنایا ہے جیسے ملتان میں پرویز الٰہی صاحب نے انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی شروع کیا تھا جس سے وہ ابھی تک دعائیں سمیٹ رہے ہیں۔ ٹیچنگ ہسپتال شیخ زید-II رحیم یار خان کے لئے 6.8 بلین

کی رقم، مفت ادویات کے لئے 2.9 بلین کی رقم رکھی گئی ہے۔ میں فنانس منسٹر صاحب سے گزارش کروں گی کہ مفت ادویات کے بجٹ کو بڑھایا جائے تاکہ پورا سال عوام کو مفت ادویات مل سکیں۔

(اذانِ عصر)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (نوابزادہ وسیم خان بادوزئی) کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئرمین! چائلڈ ہسپتال پچھلے سال بھی پانچ بنائے گئے تھے اور اس سال جن پانچ علاقوں میں اشد ضرورت تھی وہ راجن پور، لیہ، بہاولنگر، میانوالی اور اٹک ہیں اور ان کے لئے 24 بلین روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز windup کریں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئرمین! ایک بہت important سیکٹر growth of child تھا جس کو ہمیشہ neglect کیا گیا ہے لیکن اس دفعہ Mother and Child Nutrition Programme کے لئے 6.7 بلین روپے رکھے گئے ہیں جو بڑی handsome amount ہے لہٰذا اس سے ہم mentally and physically صحت مند بچوں کو پاکستان میں آنے کا موقع دیں گے۔

جناب چیئرمین: بس اب آپ جلدی windup کریں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئرمین! میں کچھ تجاویز دینا چاہ رہی تھی کہ ہماری economy کو research based, knowledge based and value added کر لینا چاہئے۔ کالاباغ ڈیم ہماری آنے والی نسلوں کے لئے بہت ضرورت ہے بھلے اُس کا نام تبدیل کر دیا جائے لیکن اُس پر consensus build کیا جائے اور وفاق سے بھی اس کے لئے ضرور بات کرنی چاہئے۔ اس کے علاوہ ہماری پارلیمانی Sustainable Development Committee ہے اُس کو بھی activate کیا جائے۔ میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس ایوان سے وہ کام کروائے جو اللہ چاہتا ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اللہ جو چاہتا ہے وہی بہترین ہے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب اعجاز احمد!

جناب اعجاز احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حمد ہے رب جلیل کے پاک نام کی جس نے یہ کائنات بنائی ہے۔ بے شمار درود و سلام اُس ذات اقدس پر جو وجہ تخلیق کائنات بنی۔

ہم محمد سے پیار رکھتے ہیں زندگی باوقار رکھتے ہیں
خونِ مظلوم کربلا کی قسم ہم خزاں میں بہار رکھتے ہیں

جناب چیئرمین! وزیر خزانہ نے جو بجٹ پیش کیا ہے اُس میں بہتر منصوبہ بندی کا فقدان اور اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لئے سابقہ حکومتوں کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ تین سالہ کارکردگی میں اگر میں اُن سے سوال کروں تو کوئی قابلِ ذکر منصوبہ بتادیں تو یقیناً وہ نہ بتا پائیں گے۔

جناب چیئرمین! سرائیکی خطے کے ضلع لیہ سے میرا تعلق ہے جسے جنوبی پنجاب کہا جاتا ہے۔ میانوالی سے لے کر رحیم یار خان تک یعنی وزیراعظم، وزیراعلیٰ اور وزیر خزانہ پنجاب کا تعلق اسی خطے سے ہے۔ آنے والا مؤرخ لکھے گا کہ یہ اس خطے کی خوش قسمتی تھی یا بد قسمتی۔ وزیر خزانہ نے فرمایا کہ جنوبی پنجاب میں ناانصافی اور حق تلفی کے ازالہ کے لئے ہم نے اپنے وعدوں کے مطابق عملی اقدامات کئے ہیں۔ میں بتانا یہ چاہوں گا کہ انہوں نے کہا کہ جنوبی پنجاب کے ساتھ برسوں سے کی جانے والی نمبروں کی ہیرا پھیری کو ہمیشہ کے لئے دفن کیا گیا لیکن میں اُن کی ہیرا پھیری بتانا چاہوں گا۔ پلیز ہاؤس کو in order کریں۔

MR CHAIRMAN: Order in the House, please.

جناب اعجاز احمد: جناب چیئرمین! ساؤتھ پنجاب کے ساتھ بڑا وعدہ الگ صوبے کا کیا گیا تھا لہٰذا میں آج پوچھنا چاہوں گا کہ جنوبی پنجاب صوبہ کہاں ہے؟ صوبے کی بجائے انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے ساؤتھ پنجاب کے لئے South Punjab ADP کی الگ بجٹ دستاویز بنا دی ہے اس لئے میں چاہوں گا کہ وہ اتنی تعداد میں چھپوا دیں تاکہ کم از کم وزیراعظم کے ڈسٹرکٹ میانوالی اور وزیراعلیٰ کے ڈسٹرکٹ ڈی جی خان ڈویژن کو یہ کتاب پہنچ جائے اور انہیں کہہ دیا جائے کہ صوبہ کی بجائے ہم نے آپ کو یہ دستاویز دے دی ہے۔ جنوبی پنجاب تو کیا بلکہ آج پورے پنجاب کی حالت دیکھنے والی ہے جہاں سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ہسپتال میں ادویات نہیں ملتیں جبکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے یونیورسل ہیلتھ انشورنس کارڈ دے دیا ہے۔ یونیورسل ہیلتھ کارڈ ایک اچھی سکیم ہے جس کی

افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن ہر آدمی نے آپریشن نہیں کروانا کیونکہ غریب کو ادویات بھی چاہئیں۔ ڈاکٹر صاحبہ جس طرح ادویات کا کہہ رہی تھیں کہ اس ہیلتھ کارڈ میں دوائی کی provision رکھی جائے یا ادویات کے لئے مزید بجٹ مختص کیا جائے۔ اس کے علاوہ ملتان، بہاولپور اور لاہور تک انتظامی امور کے لئے لوگوں کو دربدر کر دیا گیا ہے۔ ماضی میں جو منصوبے ساؤتھ پنجاب میں مکمل ہوئے تھے اُن کا دوبارہ افتتاح کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: پلیز wind up کریں۔

جناب اعجاز احمد: جناب چیئرمین! میں اپنے ضلع کے متعلق کہوں گا کہ میرے ضلع لیہ میں دو mega projects کا اعلان کیا گیا ہے۔ دو سو بیڈ کا ایک Mother and Child Hospital اور دوسرا یونیورسٹی کا اعلان کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: please wind up کیجئے۔

جناب اعجاز احمد: جناب چیئرمین! South Punjab پر آپ کو بڑا ترس آتا ہے لیکن آپ South Punjab کی بات سننا بھی پسند نہیں کرتے۔ جو mother and child hospital ہم کو دیا گیا ہے۔۔ ADP 2018-2019 Serial No.1587 میں بھی یہی تھا 200-beds کا Hospital

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب اعجاز احمد! آپ نے زیادہ ٹائم لے لیا میں آپ کو بول رہا تھا wind up کر لیں۔ اچھا 20 سیکنڈ میں wind up کر لیں۔

جناب اعجاز احمد: جناب چیئرمین! ایک منٹ مجھے wind up تو کرنے دیں۔ وہی 200 بیڈ کا ہسپتال 2018 میں پھر 2019-2020 اور پھر 2021-2022 میں پھر دیا گیا ہے۔ اس طرح تو 800 بیڈ کا ہسپتال بنے گا۔

جناب چیئرمین: بہت، شکریہ۔ جناب نیاز حسین خان!۔۔۔ (موجود نہیں ہیں)۔

جناب اعجاز احمد: جناب چیئرمین! مجھے windup تو کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: جناب شجاعت نواز! آپ بات کر لیں۔

جناب شجاعت نواز: جناب چیئر مین ! بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم میں جناب چودھری پرویز الٰہی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے صوبائی اسمبلی کا نیا ایوان مکمل کروایا۔ اس کا سنگ بنیاد بھی آپ نے رکھا اور اس ایوان کو مکمل بھی آپ نے کیا 1122 کی بنیاد بھی چودھری پرویز الٰہی نے رکھی۔ جب وہ وزیر اعلیٰ پنجاب تھے 1122 ایک ایسی سروس ہے جس کا فائدہ ہر خاص و عام کو ہو رہا ہے۔ 1122 کو جتنا بھی فنڈ دیا جائے وہ کم ہے کیونکہ 1122 ایک واحد ادارہ ہے جس میں غریب اور امیر میں کوئی فرق نہیں ہے ہم پی ٹی آئی کے اتحادی ہیں اور رہیں گے ہم اچھے کام کی تعریف کریں گے اور اس کام کی تنقید کریں گے جس کا فائدہ غریب عوام کو نہ مل سکے میں بڑے افسوس کے ساتھ بات کرنے پر مجبور ہوں۔ دل خون کے آنسو روتا ہے جب میں یہ حالات دیکھتا ہوں کہ غریب آدمی مہنگائی کی چکی میں پس رہا ہے اور کھانے پینے کی اشیاء پہنچ سے دور ہو گئی بجلی مہنگی، آٹا مہنگا، دال مہنگی، سبزی مہنگی اور گوشت کا تو تصور بھی نہیں کر سکتا۔ وزیر اعظم عمران خان صاحب نے ایک کروڑ نوکریاں دینے اور 50 لاکھ گھر دینے کا وعدہ کیا تھا اس میں بھی ہم ناکام رہے اور روزگار دینے کے بجائے روزگار چھینا گیا ہے۔ جناب نئے پاکستان کا نعرہ لگایا کہ ہر خاص و عام کو انصاف ملے گا۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ شجاعت صاحب .Order in the House Please continue

جناب شجاعت نواز: جناب چیئر مین ! نئے پاکستان کا نعرہ لگایا کہ ہر خاص و عام کو انصاف ملے گا۔ انصاف غریب آدمی کی پہنچ سے دور ہو گیا۔ پرانے پاکستان میں جو ایک کام 10 ہزار میں ہوتا تھا۔ اور آج نئے پاکستان میں وہی کام 5 لاکھ روپے میں ہو رہا ہے۔ اتنا فرق ہے پرانے اور نئے پاکستان میں۔ ہم نے شہید جمہوریت چودھری ظہور الٰہی شہید کے منشور کو آگے لے کر جانا ہے۔ چودھری ظہور الٰہی شہید کے منشور میں جاگیرداروں سے غریب آدمی کو آزاد کروانا، لوگوں کو روزگار دینا، تعلیم کو عام کرنا، ہسپتال بنانا، مہنگائی کو کم کرنا، لوگوں کو انصاف دلانا، مظلوم کا ساتھ دینا اور ظالم کے آگے ڈٹ جانا ہے۔ جو ان کے منشور کے مطابق چلے گا ہم اس کا ساتھ دیں گے میں اچھا ساتھی ہو پی ٹی آئی کا جو نشاندہی کر رہا ہوں میں نے بڑے بڑے پھنے خانانوں دس دس ہزار ووٹاں تو ہرایا۔ جناب وزیر داخلہ شیخ رشید صاحب تواڈے سامنے مثال اے ریکارڈ چیک کروالو۔ اینیاں نے 10 ہزار ووٹ لیا سی تے ضمانت ضبط ہو گئی سی۔

جناب چیئرمین: جی بہت شکریہ۔جناب مجتبیٰ شجاع الرحمان!۔۔ موجود نہیں ہیں جناب بلال یٰسین! آپ نے بات کرنی ہے؟

جناب بلال یٰسین: جی میں نے بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب بلال یٰسین! please continue کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔میری گزارش ہو گی کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: Order in the House

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! جو سنہری حروف میں لکھا گیا ہے کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا"۔ان کی جو کاوش ہے تو یہاں پر اس کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا لیکن اخروی زندگی میں بھی اس کا بہت بڑا اجر ہے۔انہی کی بات کو میں آگے بڑھاؤں گا جب انہوں نے اپنی opening speech میں کہا تھا کہ اپوزیشن کا کام ہے کہ وہ تجاویز دے، ان کے پاس جو تھوڑا بہت تجربہ ہے، اس کی روشنی میں بات کرے۔ حکومت کا کام ہے کہ ان کی تجاویز اگر قابل عمل ہیں تو ان پر عمل کرے۔میں انہی کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے گزارش کروں گا کہ پچھلے 5 سے 10 سال جو food سے related جتنی بھی items تھیں، میں اس میں وزیر بھی رہا اور جب میں قومی اسمبلی کا ممبر تھا تب بھی میرے پاس ذمہ داری تھی کہ رمضان بازار اور price control mechanism جیسی تمام چیزوں کو دیکھا کرتا ہے تو میری تھوڑی بہت expertise ہے اس لئے میں نے پچھلے سال بھی بجٹ کے موقع پر جب اس معزز ہاؤس میں بات کی تھی تو میں ریکارڈ پر ہوں کہ میں نے اس وقت تھا کہ "آٹا اس وقت 30 سے 35 روپے فی کلو گرام مارکیٹ میں تھا اور یہ کہا تھا کہ خدانخواستہ حکومت کی جو پالیسیاں ہیں اور جس طرح ان کی release policies ہیں، جس طرح ان کی فلور ملز ایسوسی ایشنز کے sittings نہیں ہو رہیں، جو ان کے دوسرے managements کے issues ہیں، مجھے یہ لگتا ہے کہ آٹا double rate پر جائے گا۔ یہ بات میں نے پچھلے سال کی تھی۔اس کے بعد شوگر کے متعلق کہا تھا کہ جو چیزیں میں observe کر رہا ہوں کہ پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن انہیں کسی کھاتے میں نہیں رکھ

رہی۔ یہ ریکارڈ پر میں نے پچھلے سال کہا تھا کہ مجھے لگتا ہے کہ 50 سے 55 روپے فی کلوگرام والی چینی کے بارے لفظ استعمال کئے تھے کہ " خدانخواستہ " 100 روپے فی کلوگرام جائے گی۔

جناب چیئرمین! آج بد قسمتی کہہ لیں اس کو کہ ایسے ہی ہوا کہ ابھی ہماری بجٹ speech ہوئی ہے اور ابھی بجٹ پاس نہیں ہوا تو آج عام عوام کی اور عام لوگوں کی آواز یہ ہے کہ فلور ملز ایسوسی ایشن نے آٹا کی قیمتوں میں increase announce کر دی ہے کہ چار سے پانچ روپے اس کی increase ہو گی جبکہ شوگر کا بھی یہی حال ہے۔ یہ حالات اگر چلتے رہے تو مجھے یہ بتائیں کہ اس ہاؤس میں generally جو speeches ہوئیں اس میں یہ بات کہی گئی کہ bumper crop ہو گئی۔ بالکل bumper crop ہو گئی مگر میں آپ کے توسط سے یہ سوال پوچھنے کی جسارت کرتا ہوں کہ یوکرائن سے 11 لاکھ میٹرک ٹن گندم آئی۔ اس گندم کی کہانی یہ ہے کہ اس گندم کو رمضان بازاروں میں grind کر کے اس کے ساتھ فلور ملز ایسوسی ایشنز اور جو Food Department کے پاس جو اس سے بہتر گندم تھی، اس میں mix کر کے چلایا گیا۔ جب اس کی چپاتی بنتی تھی تو اس کا عالم یہ تھا کہ وہ جانوروں کو ڈالنے کے قابل تھی۔

(اس دوران معزز ممبران حزب اقتدار آپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے)

جناب چیئرمین: Order in the House, please آپ ان کی بات سُنیں کیونکہ انہوں نے بھی آپ کی بات سُنی ہے اس لئے آپ بھی ان کی بات سُنیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! مہربانی۔ میں عرض کر رہا تھا کہ یوکرائن سے جو گندم آئی وہ third grade گندم تھی، ان کے پاس surplus تھی اور امریکہ کے پاس بھی surplus تھی جبکہ امریکہ نے اِسی طرح کی گندم سمندر برد کر دی لیکن ہم نے یوکرائن سے خرید لی۔ اندازہ کریں کہ ہم یہاں پر ڈھول پیٹ رہے ہیں کہ ہماری bumper crop ہوئی ہے اور ہمیں 11 لاکھ میٹرک ٹن گندم import کرنا پڑی۔

جناب چیئرمین! بد قسمتی یہاں پر ختم نہیں ہوتی کہ آپ سب نے یہ دیکھا کہ شوگر کو 46 روپے فی کلوگرام ہم نے export کیا اور اِسی سال 96 روپے فی کلوگرام ہم نے import کیا تو اس چیز کا اندازہ کریں۔ اِس کے بعد عمران خان صاحب کی مشہور زمانہ جو statement سامنے آئی کہ

"میں چھوڑوں گا نہیں" اور "میں ہر صورت میں اس حوالے سے انصاف کروں گا"۔ جو اس کے basic principle سے میں ان سے سوال پوچھوں گا کہ ہمیں تو ایک ڈیڑھ سال میں صرف ایک ہی "بلی کا بکرا" بنتے ہوئے نظر آیا جو اس سے پہلے فوڈ منسٹر تھے، اس کے بعد تو ہم نے اس طرح کی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ کوئی action ہوا ہے۔ انہی کا یہ نعرہ تھا کہ "صاف چلی، شفاف چلی" لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ "صاف چلی شفاف چلی" تو نہیں ہے مگر "جہاز" ضرور چلا جسے پوری قوم نے دیکھا کہ قومی اسمبلی کے بجٹ سے چند گھنٹے پہلے NRO دے دیا گیا، یہ کیا چیز ہے اس سوال کا سب پوچھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: بلال صاحب! جلدی سے windup کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے رمضان بازاروں کی بات کرنا چاہوں گا کہ رمضان بازاروں کے جب ہم انچارج تھے تو یقین جانیئے کہ اِس وقت اندازہ نہیں تھا کہ شہباز شریف صاحب ہم سے کس طرح کا یہ کام لے رہے ہیں۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ یہ ہم نہیں کرتے تھے بلکہ آج آپ ہی کے درمیان جو بیوروکریٹس بیٹھے ہوئے ہیں، میں top بیوروکریٹ کی بات کرتا ہوں جو چیف سیکرٹری تھے، دن رات ہمارے ساتھ رمضان بازاروں کے visits پر ہوتے تھے اور سوال کیا کرتے تھے کہ یہاں پر Air Condition atmosphere کیوں دیا جاتا ہے؟ ہم نے بھی oppose کیا تو ہمیں فخر ہے کہ شہباز شریف صاحب کا یہ جواب آیا کہ جو controlled رمضان بازار ہیں جہاں پر prices control ہوتی ہیں، وہاں پر کسی پارلیمنٹیریز نے نہیں جانا، وہاں پر کسی elite class سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے نہیں جانا بلکہ وہاں پر تو وہ لوگ جائیں گے جن کے لئے 50,100 یا 500 روپے معنی رکھتے ہیں جس سے وہ اپنی بوڑھی ماں کی دوائی لے لے گا یا اپنے بچوں کی جوتی لے لے گا اس لئے ہمیں ہر صورت میں ensure کرنا ہے کہ ان کے لئے sitting arrangements بھی اچھے ہوں اور ان کے لئے best of the best quality کی چیز provide کی جائے۔

جناب چیئرمین: بلال صاحب! جلدی سے windup کر لیں پلیز!

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! میں نے تو ابھی اصل بات شروع بھی نہیں کی (قہقہہ)

میں نے گزارش کی کہ میں نے اپنے دوسرے colleague کے time کی بھی request کی ہے اور ریکارڈ پر ہے کہ میں آپ سے request بھی کر کے آیا ہوں۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین: بلال صاحب! میرے پاس بہت سارے معزز ممبران کے نام ہیں جو بات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کے دوستوں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! میں مختصراً کہتا ہوں کہ الحمدللہ ہمارے دور کے رمضان بازار تو شہباز شریف صاحب کی success stories ٹھہریں مگر آپ لوگوں کے flop shows پوری قوم نے دیکھے۔ جہاں پر میلوں لمبی لائنیں لگیں، ہاتھوں پر نشان لگا کر 20 سے 30 روپے کی خاطر بھکاری بنایا گیا۔ میں پرائس کنٹرول کی بات کرتا ہوں جو آج کا سب سے بڑا issue ہے۔ آپ پنجاب کے طول و عرض میں چلے جائیں اور کسی گلی محلے میں چلے جائیں تو سب سے بڑا issue price control کا ہے۔ یہاں پر price control mechanism نام کی چیز ہی کوئی نہیں ہے۔ میں شہباز شریف صاحب کے دور میں پرائس کنٹرول کو بھی Head کیا کرتا تھا جس میں چار ministries آتی تھیں۔ یہ basically Industries Department کی domain میں آتا ہے مگر افسوس صد افسوس مجھے وہاں پر کسی قسم کی کوئی جُنبش نظر نہیں آتی۔ میاں شہباز شریف صاحب کے دور میں DCOs, DPOs mandatory تھے کہ وہ منسٹر کو جواب دیں گے اور صبح فجر کے وقت اپنا pictorial بنائیں گے evidence کے ساتھ pictorial evidence دیں گے اور سبزی و فروٹ منڈیوں میں بھی monitoring کریں گے۔

جناب چیئرمین: بلال صاحب! بہت مہربانی جی، محترم واثق قیوم عباسی!

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں اور اپنے حلقہ PP-12 کی عوام کا جنہوں نے مجھے منتخب کیا اور بجٹ میں نمائندگی کے لئے اس اسمبلی میں بات کرنے کا مجھے موقع ملا۔ الحمدللہ اس طرف بھی اور اُس طرف بھی جتنے بھی ممبران ہیں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے ہیں کہ ہم ایسی اسمبلی کا حصہ ہیں جس میں لکھا ہے کہ " قال رسول اللہ انا خاتم النبیین لا نبی

بعدی" جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ﷺ ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا" تو ہم خوش قسمت ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بتاتا چلوں کہ جتنی تقاریر بھی ہمارے معزز اپوزیشن کے ساتھیوں نے کیں تو کہا کہ یہ کتاب محض نمبروں کا ہیر پھیر ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کتاب عکاس ہے ہمارے وعدوں کا جو ہم نے 2018 میں کئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ کتاب ہے جو وعدے ہم نے 2013 میں کئے، یہ کتاب کہتی ہے کہ جب سے ہماری movement شروع ہوئی ہے ہم آج تک اپنے لفظوں کے ہیر پھیر میں نہیں ہیں بلکہ ہم نے ایک عام آدمی کی زندگی بنانے کی بات کی تھی تو یہ کتاب اس کا منہ بولتا ثبوت ہے اور یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ ہماری پی ٹی آئی کی حکومت کے تین سال آپ کے 30 سالوں پر بھی بھاری ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہمارا وعدہ تھا کہ ہم ایک عام آدمی کی زندگی کو بہتر کریں گے۔ اگر پنجاب کے صوبہ کو دیکھا جائے تو یہاں 12 کروڑ کی آبادی ہے اور بیشتر لوگ زراعت سے منسلک ہیں جن کا پیشہ زراعت ہے۔ اس کتاب میں mention ہے کہ کسان کے لئے 2.4 بلین روپے کا loan رکھا ہے جو interest free loan ہو گا جو کہ کسان کو طاقت دے گا جس سے ہماری real growth بڑھے گی۔ جب آپ کی real growth بڑھے گی تو اس کا trickle-down effect آپ کے ہاں نیچے گلی محلے تک جاتا ہے۔ GDP کے اوپر 3.94٪ claim کیا جس پر انہوں نے واویلا مچایا اور کہا کہ ان کا GDP کم ہے اور ہمارا زیادہ تھا۔ ایک شخص اپنا گھر بنائے اور اس کے اکاؤنٹ میں پیسے نہ ہوں، اس کی جیب خالی ہو، اس کے گھر میں فرنیچر بھی آئے، گاڑی بھی آئے اور جب آپ اس سے پوچھیں گے کہ یہ کہاں سے آیا تو وہ کہے کہ میرے پاس پیسے نہیں اس کا مطلب ہے کہ وہ loan کا پیسہ ہے۔ آپ کا GDP real growth نہیں تھا وہ loan کے پیسوں کا تھا جبکہ ہمارا GDP production base ہے۔ ہمارا current account surplus میں ہے اور ہمارا current account minus میں نہیں ہے بلکہ ہم لوگوں کا current account surplus میں ہے جو کہ real growth ہے۔ کورونا کے بعد real growth کا آنا بڑا مشکل تھا۔ آپ کا کسان کے اوپر اور کسان کا آپ کے اوپر جب تک اعتماد نہ ہو یہ growth نہیں ہو سکتی تھی۔ ہم نے اس بجٹ book کے اندر اس growth کے علاوہ ڈویلپمنٹ کے sector کے لئے 560

بلین روپے رکھے۔ اس کا مطلب ہے کہ جو آپ کا infrastructure ہے جتنا بھی کام ہو گا اس کا 30، 40 یا 50 فیصد اس سے زائد factories grow کریں گی۔ ایک عام آدمی بھی کنسٹرکشن سے directly اور in directly منسلک ہوتا ہے ہمارا اس infrastructure کے اندر 560 بلین روپے میں سے 360 بلین روپے ڈسٹرکٹ ایوارڈ کے پیسے ہیں۔ اس سے پہلے ڈویلپمنٹ سیکٹر میں یہ ترتیب ہوا کرتی تھی کہ آپ محض دو ڈسٹرکٹ اٹھالیں اور پانچ سال کی پالیسی مرتب کریں تاکہ ہم الیکشن لڑ سکیں۔ آپ کی growth بڑھتی تب ہے جب آپ پورے صوبے کی بات کریں، پورے صوبے کو اٹھانے کی بات کریں اور ہر ڈسٹرکٹ کی بات کریں۔ For the first time in the history of Punjab ڈسٹرکٹ ایوارڈ کے تحت ہمارے صوبے کے ہر ڈسٹرکٹ کے پاس پیسے گئے ہیں تاکہ آپ اپنے علاقے میں ڈویلپمنٹ کے کام کرا کر اپنی life standard کو بڑھا سکیں۔ یہ ہماری achievement ہے، یہ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی achievement ہے، یہ ہمارے فنانس منسٹر کی achievement ہے اور یہ ہماری گورنمنٹ کی achievement ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ mention کروں گا کہ ہم نے ڈویلپمنٹ سیکٹر میں سارے فنڈز صرف روڈز کے لئے نہیں رکھے بلکہ ہم نے bridges and roads کے علاوہ two hundred plus billion کا بجٹ سوشل سیکٹر کی ڈویلپمنٹ کے لئے رکھا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

80۔ بلین روپے پنجاب کی ہسٹری میں پہلی دفعہ ہیلتھ کارڈ کی صورت میں رکھے گئے ہیں ہیلتھ انشورنس پورے پنجاب کے 12 کروڑ لوگوں کے لئے کی جائے گی۔ 2 کروڑ 90 لاکھ گھرانے ہیں جن کے لئے ہیلتھ انشورنس کی جائے گی۔ یہ ہیلتھ کیئر سسٹم کو enhance کرنے کے لئے ہے۔ ایک عام آدمی کو ایجوکیشن، ہیلتھ اور لاء اینڈ آرڈر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لئے آپ دیکھیں کہ ہماری ہیلتھ میں achievement ہے، ہم اس سال دس flagship project complete کرنے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: پلیز، wind up کریں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئرمین! میں اختتام کی طرف آرہا ہوں۔ ہمارے جو اس سال دس flagship projects ہیں ان میں سے 6 صرف ہیلتھ سیکٹر کے لئے ہیں۔ یہ show کرتا ہے کہ ہم نے جو ایک عام آدمی کی زندگی بہتر کرنے کے لئے کہا وہ ہم کر بھی رہے ہیں۔ جب تک قوم کی moral values نہ ہوں تو آپ کیا ڈویلپمنٹ کی بات کر سکتے ہیں۔ یہ بار بار ہم سے کبھی عمران خان نیازی اور کبھی مختلف وعدوں کی بات کرتے ہیں۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ ایک famous saying ہے کہ "We all are bound as an empty vessels which can be shared by moral values"

کدھر تھیں ہماری moral values جب پانامہ میں وزیراعظم کا نام آیا؟ جب "HARD talk" میں Stephen Sackur نے آپ کے فنانس منسٹر سے پوچھا کہ کیا آپ کی outside Pakistan پراپرٹی ہے؟ He was stumbling and shivering badly. The way they shaped us we are known as beggars. The way they shaped us we lost our dignity and honour. (نعرہ ہائے تحسین)

یہ ہم پر بات کرتے ہیں، یہ ہمیں سکھائیں گے کہ ہم نے کیسے بجٹ بنانا ہے؟

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئرمین! میں حلقے کی بات کر رہا ہوں پلیز، مجھے آدھا منٹ دے دیں۔ کہنے کو بہت کچھ تھا لیکن میں یہ کہوں گا کہ اب ہم beggars نہیں بنیں گے بلکہ اب ہم ایک قوم کے طور پر ابھریں گے۔ پی ٹی آئی کے دور میں یہ قوم پوری دنیا میں اپنا لوہا منوائے گی۔ میرے حلقے پی پی۔12 میں جو سکیمیں دی ہیں میں اس کے لئے اپنی گورنمنٹ کا بے حد مشکور ہوں لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ راولپنڈی میں water scarcity بہت high ہے اس کو resolve کرنے کے لئے ہمیں مزید فنڈ بھی چاہئے ہوں گے۔ میں پھر یہ کہوں گا کہ ہم نے مل کر آگے بڑھنا ہے اور انہوں نے ہمیں آگے بھی بہت برداشت کرنا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ محترم رانا اعجاز احمد نون! موجود نہیں ہیں۔ جناب ظہیر اقبال!

جناب ظہیر اقبال: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس بجٹ پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں سب سے پہلے اس ایشیاء کی سب سے خوبصورت ترین اسمبلی بننے پر اپنے تمام معزز اراکین اسمبلی اور بالخصوص اس اسمبلی کے بانی، اس اسمبلی کے روح رواں سپیکر پنجاب اسمبلی چودھری پرویزالٰہی صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں اس پنجاب کے اس عوام کے خون چوس بجٹ پر وزیراعلیٰ پنجاب، ان کی پوری کیبنٹ اور بالخصوص فنانس منسٹر کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

دیدہ وروں نے بنایا اسے امیر شہر
تھا جس کی چشم کُور میں پتھر جڑا ہوا
میں کس کس سے اپنی تعزیت کا فریضہ ادا کروں
ہر شخص کے سر پہ ہے کتبہ لگا ہوا
توڑے گا کون اس وقت کے ظالم ثمود کو
ہے اہل ہنر کے لب پہ تالا لگا ہوا

یہ کیسا بجٹ پیش کیا گیا ہے جس میں مہنگائی آسمان سے باتیں کرنے لگی ہے، یہ کیسا بجٹ پیش کیا گیا ہے جس میں کسان کا معاشی استحصال کیا جارہا ہے اور یہ کیسا بجٹ پیش کیا گیا ہے جس میں غریب کے منہ سے دو وقت کا نوالہ چھین لیا گیا ہے۔ میرے معزز اراکین اسمبلی ایسے بجٹ پر ڈھول بجاتے ہیں اور بھنگڑے ڈالتے ہیں۔ یہ کیسا بجٹ پیش کیا گیا ہے جس میں ادویات عام انسانوں کی پہنچ سے دور ہوگئی ہیں اور اس میں کسانوں کا معاشی قتل کیا گیا ہے۔ اس اسمبلی کے معزز اراکین کی اکثریت کا تعلق زراعت سے ہے اور زراعت اس ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے۔ اس میں تو انہوں نے کسان کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی ہے، اس بجٹ میں کسان کا معاشی استحصال کیا گیا ہے۔ انہوں نے جو بجٹ پیش کیا اس میں کسان کے لئے کیا پیکیج کا اعلان کیا؟ کیا کوئی کھاد سستی کی، کوئی زرعی آلات پر سبسڈی دی اور کوئی زرعی ادویات پر سبسڈی دی؟ ہمارے دور حکومت میں ڈیزل کا ریٹ 88 روپے تھا اور آج ڈیزل کا ریٹ آسمان سے باتیں کرنے لگا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے اور میں نے بہت ساری باتیں کرنی تھیں لیکن آج میں یہاں پر جنوبی پنجاب کے حوالے سے ضرور بات کروں گا۔ کوئی میرا معزز رکن اٹک سے اٹھتا ہے، کوئی راولپنڈی سے اٹھتا ہے، کوئی لاہور سے اٹھتا ہے وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے جنوبی پنجاب کو اربوں روپے دے دیئے، ہم نے جنوبی پنجاب کو کھربوں روپے دے دیئے اب انہیں کیا چاہئے؟

جناب چیئرمین: پلیز، wind up کر لیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب چیئرمین! میں اسی طرف آرہا ہوں۔ یہ مجھے بتائیں کہ وہ جنوبی پنجاب صوبہ کہاں گیا؟ انہوں نے جنوبی پنجاب کے عوام کو لالی پاپ دیا ہے۔ سوائے جنوبی پنجاب کے عوام کی تذلیل کے انہوں نے کچھ نہیں دیا۔ میں ان کو بتاتا چلوں کیونکہ میرا تعلق بہاولپور سے ہے مجھے بہت اچھی طرح پتا ہے کہ بہاولپور میں۔۔

جناب چیئرمین: اب آپ wind up کر لیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب چیئرمین! میں wind up کر رہا ہوں ابھی تو مجھے دو منٹ ہی ہوئے ہیں میں جنوبی پنجاب کی نمائندگی کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ دو منٹ نہیں ہوئے آپ کا ٹائم ختم ہو گیا۔ میں آپ کو 20 سیکنڈ دیتا ہوں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب! مہربانی کریں میں اتنی دور سے آیا ہوں۔ (قہقہہ)

جناب چیئرمین! انہوں نے پہلے جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ بہاولپور بنایا وہاں پر تختی لگا دی اس کے بعد وہاں نہ کوئی چیف سیکرٹری بیٹھا، نہ ایڈیشنل آئی جی بیٹھا اور نہ کوئی سیکرٹریز بیٹھے۔ اس کے بعد انہوں نے اسے de-notified کر دیا اور وہاں چیف منسٹر کیمپ آفس بنا دیا گیا۔

جناب چیئرمین: پلیز، اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ چھ منٹ سے زیادہ بات کر چکے ہیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب چیئرمین! ابھی تو میرا تیسرا منٹ ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ کی گھڑی خراب ہے۔ آپ کے دوسرے دوستوں نے بھی بات کرنی ہے ان کو بھی موقع دیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب چیئرمین! میں مختصر بات کروں گا۔ مجھے حکومت کی بے حسی پر حبیب جالب کا ایک شعر یاد آ گیا ہے:

اصول بیچ کر مسند خریدنے والوں
نگاہ اہل وفا میں بہت حقیر ہو تم
وطن کا پاس تمہیں تھا نہ ہو سکے گا کبھی
یہ اپنی حرص کے بندے ہو بے ضمیر ہو تم

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ محترم راجہ یاور کمال خان! موجود نہیں ہیں۔ محترمہ سبرینہ جاوید!

محترمہ سبرینہ جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آج آپ نے مجھے اس ایوان میں چوتھے بجٹ کے اوپر بات کرنے کا موقع دیا۔ عثمان بُزدار صاحب کی حکومت، ان کی صوبے میں دلچسپی دیکھتے ہوئے میں فنانس منسٹر اور ان کی پوری ٹیم کو تہہ دل سے خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنی بدحالی کے دور میں عوام دوست بجٹ پیش کیا جو کہ پی ٹی آئی کے منشور کی عکاسی کرتا ہے۔ تین سال پہلے جب پی ٹی آئی کی حکومت نے باگ ڈور سنبھالی تو ملک تاریخ کے بدترین مالی بحران سے دوچار تھا۔ پنجاب بہترین کارکردگی کا دعوے دار صوبہ 56ارب روپے کے واجب الاداchecks، جو 416-ارب روپے کے over drafts، 8ہزار سے زائد نامکمل سکیمیں پی ٹی آئی حکومت کو ورثے میں ملیں۔ یہاں میں تحریک انصاف کو خراج تحسین پیش کروں گی کہ عمران خان نےCovid 19 پر بہترین پالیسی اپنائی اور اس کا مقابلہ کیا۔ انہوں نے بہترین حکمت عملی اپنا کر الحمدللہ پاکستان کو سنبھالا۔ وہ خراج تحسین کے مستحق ہیں بلکہ پوری دنیا پاکستان کی مثالیں دے رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

پاکستان اکنامک سروے کی حالیہ رپورٹ کے مطابق GDP میں اضافے کا تخمینہ 3.94٪ ہے جو آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے لگائے گئے تخمینے سے کہیں زیادہ ہے۔ رواں سال کے اختتام پر foreign remittance 29-ارب ڈالر اور برآمدات 25-ارب ڈالر کو پہنچ چکی ہوں گی۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، Madam! Please wind up کریں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں سوشل سیکٹر یعنی تعلیم اور صحت پر کثیر رقم رکھی گئی ہے۔ Infrastructure development کے لئے 145۔ارب 40 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 87 فی صد زیادہ ہیں۔ صحت کا شعبہ پی ٹی آئی حکومت کی اہم ترین ترجیح ہے آئندہ مالی سال میں صحت کے شعبہ کے لئے 370۔ارب روپے کے فنڈز مختص کئے جا رہے ہیں۔ ہائر ایجوکیشن کی مد میں بھی 15۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب سردار عثمان احمد بُزدار کی خصوصی توجہ سے ذہین اور مستحق بچوں کے لئے رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم سکالرشپ کا اجرا کیا وہ خراج تحسین کا حامل ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، Windup, please.

محترمہ سبرینہ جاوید: ہماری حکومت نے سارا پنجاب ہمارا پنجاب کے نظریئے کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام اضلاع میں بہترین ترقیاتی کاموں کا آغاز کیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ آپ twenty second میں wind up کر لیں۔ Please جلدی کریں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! میں یہاں پر ذکر کرتی جاؤں کہ ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا اپنا ذاتی گھر ہو اس سلسلے میں پی ٹی آئی پری اربن ہاؤسنگ سکیم کا اجراء کر دیا ہے۔ میں آخر میں تہہ دل سے دعا کرتی ہوں کہ اس اسمبلی میں چودھری پرویز الٰہی کی قیادت میں بہترین قانون سازی کریں۔

جناب چیئرمین: جی، Thank you. محترم منیب الحق!

جناب منیب الحق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس بجٹ کے بارے میں بغور مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ ایک ہوائی بجٹ ہے یہ جو میں ہوائی بجٹ کہہ رہا ہوں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ایک ہوائی مخلوق ایک ہوائی بجٹ ہی بنا سکتی ہے۔ ہوائی اس طرح ہے کہ آپ اس بات کا اندازہ کر لیں کہ کم از کم اجرت جو اس بجٹ میں رکھی گئی ہے وہ 20 ہزار روپے رکھی گئی ہے۔ میرا اس نئے پاکستان کے تمام مستریوں کو یہ چیلنج ہے کہ 20 ہزار روپے میں ایک گھر کا بجٹ بنا کر دکھا دیں؟ کیا یہ

ممکن ہے کہ آج کے دور میں 20ہزار روپے میں ایک گھر کا بجٹ بن سکے؟ یہ ناممکن ہے۔ اس لئے یہ ہوائی مخلوق کا بنایا ہوا ایک ہوائی بجٹ ہے۔ اس پر شعر مجھے یاد آگیا ہے کہ:

جس دور میں لٹ جائے غریبوں کی کمائی

اس دور کے سلطان سے کوئی بھول ہوئی ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ حکومت لگڑ بگڑ کی طرح عوام کا خون پسینہ نوچ رہی ہے جس طرح وہ کھال اتارتے ہیں اور خون چوستے ہیں اس طرح یہ حکومت اس عوام کا خون پسینہ نوچ رہی ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، Please order in the House. Please let him complete.

جناب منیب الحق: نئے پاکستان کے مستریوں نے جب اقتدار سنبھالنا تھا تو کرپشن فری پنجاب کی بات کی، کرپشن فری پاکستان کی بات کی اور خرچوں کو کم کرنے کی بات کی۔ [*********************]* یہ ظلم ہے پنجاب کے چھ IGs اس بات پر تبدیل ہو جاتے ہیں کہ بہنوئی کے پلاٹ کا قبضہ نہیں چھڑوایا گیا۔ بہت اچھا ہوتا اگر ایک IG امن و امان کی صورتحال کی وجہ سے بھی ٹرانسفر ہوتا۔ خوشی ہوتی کہ واقعی انہیں پنجاب کی فکر ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

یہ حکومت بغض نواز میں اندھی ہو چکی ہے ان کا مین ایجنڈا ہے وہ یہ ہے کہ نواز شریف کو گرفتار کرلو، شہباز شریف کو گرفتار کرلو، حمزہ شہباز کو گرفتار کرلو اور مریم نواز شریف کو گرفتار کرلو۔ اس کے علاوہ ان کی کارکردگی کوئی کارکردگی نہیں ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جتنی ترقی نواز شریف اور شہباز شریف کے دور میں پنجاب نے کی اس کی مثال نہیں ملتی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: منیب الحق صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں تو میرے خیال میں بہتر ہے کیونکہ آپ بجٹ کے علاوہ غیر ضروری باتیں کر رہے ہیں۔ آپ بجٹ پر آئیں۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! میں بجٹ پر آرہا ہوں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، .Order in the House میں نے انہیں کہہ دیا ہے۔

جناب منیب الحق: ہمارے بنائے ہوئے منصوبوں پر یہ تختیاں اتارتے ہیں اور جا کر اپنی تختیاں لگاتے ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بجٹ پر آجائیں۔ آپ بجٹ پر بات کرلیں۔

جناب منیب الحق: میں اسی پر آرہا ہوں۔ انہوں نے developments کا ساڑھے پانچ ارب روپے کا بجٹ رکھا ہے اس کا بغور جائزہ لیا۔ مجھے اس میں اوکاڑہ کے لئے کوئی میگا پراجیکٹ نہیں نظر آیا۔ نہ اس میں میڈیکل کالج نظر آیا، نہ اس میں موٹروے لنک نظر آیا اور نہ اس میں سیوریج کے لئے پیسے نظر آئے اور نہ ہی اس میں صاف پانی کے پیسے نظر آئے تو میں نے سوچا کہ یہ نئے پاکستان کے نئے مستری ہیں ہو سکتا ہے کہ انہوں نے انڈسٹریل زون کے لئے پیسے رکھے ہوں لیکن وہ بھی نظر نہیں آئے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ please wind up کریں۔

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! آپ مجھے دو منٹ ٹائم دے دیں۔ مجھے بات مکمل کرنے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کے پاس دس سکینڈ ہیں آپ wind up کریں please thank you

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! آپ مجھے یہ بتائیں کہ کیا لنگر خانے اور مسافر خانے بنانے سے صوبہ پنجاب ترقی کر سکتا ہے؟ یہ ترقی اس وقت ہو سکتی ہے جب غریب کو روزگار ملے گا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، .Thank you محترمہ آسیہ امجد!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: دیکھیں! بجٹ پر بات ہو رہی ہے۔ چلیں! آپ بات کرلیں۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ ہمارے معزز رکن نے جو ابھی بات کی تو بہت ہی افسوس ناک بات ہے اور یہ ایک sweeping statement دے دینا کہ منسٹرز نے اپنے دفاتروں میں ریٹ لسٹ لگائے ہوئے ہیں یہ بالکل سمجھ سے بالاتر ہے کوئی ایسی چیز

ہے تو پابندہ avoidance سے بات کرے۔ یہ ایک ناجائز بات ہے اور میں آپ سے request کروں گا کہ اس کو expunge کریں۔

جناب چیئرمین: جی، الفاظ کو expunge کیا جاتا ہے۔ جی، محترمہ آسیہ امجد!

محترمہ آسیہ امجد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی صاحب کو اس ایشیاء کے سب سے بڑے ایوان کی تکمیل کی مبارک باد پیش کرتی ہوں (نعرہ ہائے تحسین)

میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گی کیونکہ تھوڑی دیر بعد آپ نے کہہ دینا ہے کہ wind up کریں تو میں پہلے خود ہی اپنی speech کو windup کر دیتی ہوں کیونکہ جتنے خوبصورت انداز میں اپوزیشن لیڈر کی بے تکی تقریر کا جواب میاں محمد اسلم اقبال، جناب واثق قیوم عباسی، جناب عمر بٹ، سید یاور عباس بخاری اور آپ جناب نے دیا ہے تو میرا خیال ہے اس کے بعد مزید کوئی بات کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ماشاءاللہ انہوں نے بڑے اچھے انداز میں حکومت کی ترجمانی کی ہے اور اس کے بعد اسی بات کو بار بار repeat کرنا میرا خیال ہے کہ وقت کا ضیاع ہے۔ میں اپنی بات کو wind up کرتی ہوں اور میں دوبارہ مائیک آپ کی طرف بھیجتی ہوں اور آپ مائیک اپوزیشن کے مزید کسی رکن کو دے دیں تاکہ وہ مزید بے تکی باتیں کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: اگر آپ نے بات کرنی ہے تو آپ بات کریں۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب چیئرمین! بات جو ہونی تھی ہمارے بھائی نے ماشاءاللہ خوبصورت انداز میں کی ہے اس کے بعد میرا خیال ہے کہ مزید بات کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں، Thank you very much. محترم جناب نور الامین وٹو!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ سلمٰی بٹ!

محترمہ سلمٰی بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آج بجٹ کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں جیسا کہ اس معزز ایوان میں حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہمارے معزز ممبران اسمبلی چند روز سے کہہ رہے ہیں میں نے بہت دفعہ سنا کہ پہلے بجٹ کی کتاب پڑھ کر آئیں اس ایوان میں اب تک

گزشتہ چار دنوں میں اس بات کا شور سننے کو ملا کہ ہماری جو کتاب لکھی گئی ہے اس کو پڑھ کر آؤ اور بات کرو میں ان کی لکھی ہوئی کتاب پڑھ کر آئی ہوں میں اُس پر بات کرنا چاہتی ہوں جب ان کی لکھی ہوئی کتاب پڑھی تو معلوم پڑا کہ آج بات غربت سے بڑھ کر بھوک پر چلی گئی ہے لوگ غربت کی لکیر سے نیچے نہیں بلکہ بھوک کی زنجیر میں جکڑ چکے ہیں اور یہ کہانی شروع ہوئی 2018 میں 2018 کے بعد پہلے دوسالوں میں صوبے کا جو ترقیاتی بجٹ دیا گیا پہلے سال 238۔ارب اور دوسرے سال 350۔ارب انہی کی کتاب میں سال کے آخر میں لکھا جاتا تھا کہ اس سے آدھا بھی خرچ نہ کر پائے تو بات سمجھ میں آتی تھی کیونکہ ترقیاتی منصوبے ٹویٹر پر لگتے تھے، اشتہارات میں لگتے تھے اور فیس بک پر لگتے تھے یا ہمارے لگائے ہوئے منصوبوں کی تختیاں بدل کر لہٰذا بجٹ بچ جاتا تھا۔ گزشتہ سال کا جو بجٹ ہے جس کو رواں سال بھی کہہ سکتے ہیں اس میں بجٹ کی کہانی یہ ہے لیکن انجام کی کہانی بہت مختلف ہوئی ترقیاتی بجٹ 337۔ارب روپے مختص ہوا لیکن ان کی بجٹ کی کتاب کا صفحہ نمبر 26 کہتا ہے کہ بجٹ خرچ ہوا 375۔ارب روپے ہوا، لیکن کارکردگی اشتہارات، بینرز اور تختیاں ہیں پھر ایسا کیا ہوا جس کی کھوج میں معلوم پڑا کہ سال کے پہلے دس ماہ میں صرف 181۔ارب روپیہ خرچ ہو سکے اور آخری دوماہ میں ایسی کون سی جادو کی چھڑی تھی جس کے ذریعے 194۔ارب روپے ترقیاتی بجٹ کی مد میں ہوائی ترقیاتی منصوبوں میں خرچ کر دیئے گئے اور اُڑا کر کہیں پہنچا دیئے گئے۔ ان کی لکھی کتاب تو پڑھ لیں پر اُس کتاب کو سمجھے کون وہ ایسی طرز پر لکھی جاتی ہے کہ لکھے حکومت اور پڑھے حواری جو اپنی جیبیں بھرتے ہیں ان کتابوں میں سے ہی میں چند مثالیں دینا چاہوں گی انہوں نے ایک کتاب لکھی جو Punjab Strategy Growth 2023 ہے جس کی بنیاد پر یہ سالانہ بجٹ بناتے ہیں جب میں نے یہ کتاب پڑھی تو مجھے معلوم پڑا اور مجھے خیال آیا کہ احساس احساس کا راگ الاپنے والے، احساس کے اشتہارات لگانے والے، احساس کی تختیاں بانٹنے والے تھوڑا سا احساس اپنے اندر بھی پیدا کر لیں۔ احساس پنجاب کے اُن نوجوانوں کا جن کے ساتھ آپ نے اس کتاب کے صفحہ نمبر 19 پر سالانہ 12 لاکھ نوکریاں دینے کا وعدہ کیا تھا مگر سالانہ 10 لاکھ نوکریاں پنجاب سے چلیں گئیں۔ احساس اُن غریبوں کا جن کے ساتھ آپ نے اس کتاب کے صفحہ نمبر 20 پر وعدہ کیا تھا کہ سالانہ 6 لاکھ 40 ہزار گھر دیں گے، مگر آپ نے ناجائز تجاوزات کے نام پر اُن سے جھونپڑیاں بھی چھین لیں، تین سال میں 19 لاکھ 20 ہزار گھر دینے

والوں نے دو چار پناہ گاہوں پر ہی اکتفا کر لیا۔ جن ماہرین معیشت نے، پروفیسرز نے اور academia کی مدد سے یہ کتاب لکھی تھی آج وہ سب بھی روتے ہوں گے کہ ان کی نااہلی نے اُن کو بھی نالائق ثابت کر دیا۔ ان کی ایک اور کتاب کا مطالعہ کیا تو خیال آیا یا مصنف بدل لیتے یا کتاب بدل لیتے کیوں کہ ان کی کتاب کا ایک ایک ورق چیخ چیخ کر کہتا ہے کہ صرف نااہلی اور کرپشن۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ please windup کریں۔

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب چیئرمین! ایک کتاب کی اور مثال دینا چاہوں گی جس کو Annual Development Program کہا جاتا ہے Annual Development Program 2019-20 کا ایک منصوبہ Page No. 92 Scheme No. 575 Children Hospital Gujranwala جس کے اوپر چند کروڑ روپے خرچ ہوئے اور اگلی کتاب 2020-21 کی آ گئی، اُس کتاب میں منصوبہ ہی غائب کر دیا گیا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، Thank you very much. Next جناب مہندر پال سنگھ! تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ عابدہ بی بی! تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتیں۔

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب چیئرمین! صرف دو منٹ اور دے دیں۔ اب بجٹ پر بات سنیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب شہاب الدین خان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں honourable سپیکر چودھری پرویز الٰہی صاحب کو خراج تحسین پیش کروں کہ جنہوں نے اس ایوان کو شروع کیا اور انجام تک پہنچایا اور آج ہم معزز ممبران صوبائی اسمبلی پنجاب اس ایوان میں بیٹھے ہیں اور فخر محسوس کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہو گی کہ جتنی جلدی آپ کہتے ہیں کہ windup کریں اگر تین دن کی بجائے چار دن یا پانچ دن discussion رکھ دی جاتی تو قیامت نہیں آ جانی تھی اس 371 کے ایوان میں تین دن کا اگر ٹائم لگائیں تو فی ممبر کو پانچ منٹ بھی نہیں آتے۔ سال میں ایک مرتبہ بجٹ آتا ہے چاہے اپوزیشن بنچز ہوں یا حکومتی بنچز ہوں اُن کو بولنے کا بھرپور موقع ملنا

چاہئے۔This is not a way میں اب پورا بجٹ کیا پڑھوں میں کچھ نہیں پڑھنا چاہتا۔ لیکن کچھ باتیں میں ضرور کروں گا2653۔ارب روپے کا بجٹ ہے اس بجٹ پر میں جناب وزیر اعظم پاکستان ،وزیر اعلیٰ عثمان بزدار اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کروں گا کہ بہت سی باتیں میں نے اپوزیشن بنچوں سے سنیں، پچھلے پانچ سال میں اپوزیشن بنچوں پر رہا ہوں ، شاید اُن کو اپنی باتیں بھول گئیں ہوں اس بجٹ میں وہ بہت سی باتیں کر رہے تھے کہ ہمیں یہ نہیں ملا وہ نہیں ملا، یہ ہوا وہ ہوا۔

جناب چیئر مین ! واقعی ہی ان کی بات ٹھیک تھی کہ پچھلے 18-2017 کے بجٹ میں ان کا ترقیاتی بجٹ 635۔ارب روپے تھا میں مانتا ہوں لیکن کیا ہوا کہ خرچ کتنا ہوا ؟ خرچ 290ارب روپے بھی نہیں ہوا اور دوسری بات جو ساؤتھ پنجاب سے زیادتی ہوئی کہ میرے حلقہ میں اب یہ چیئر کے توسط سے معزز ممبران اپوزیشن کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ 2002 کا الیکشن ہو ، 2008 کا الیکشن ہو ،2013 کا الیکشن ہو ،2018 کا الیکشن ہو، میرے حلقے میں پی ایم ایل(ن) کی گورنمنٹ نے اگر اینٹ لگائی ہو تو آج میں resign کرنے کو تیار ہوں۔

جناب چیئر مین ! یہ باتیں بہت کرتے ہیں کیوں کہ میری سیٹ چار الیکشن سے 20 سال پی ایم ایل(ن) کے ہاتھ نہیں آئی تو وہاں انہوں نے penny نہیں لگایا تو آج چیختے ہیں، چلاتے ہیں۔ اس بجٹ کو آپ دیکھ لیں یہاں ہر constituency کو touch کیا گیا ہے، چاہے وہ ہیلتھ ہو، چاہے وہ ایجوکیشن ہو، چاہے وہ سوشل سیکٹر میں ہو، چاہے وہ روڈ سیکٹر میں ہو۔ ایک بات میں ہیلتھ کارڈ کی کروں گا کہ آج اس دنیا میں ترقی یافتہ ممالک میں بھی ہیلتھ انشورنس کئی جگہوں پر نہیں ہے۔ یہ وزیر اعظم پاکستان کا پاکستان پر احسان ہے کہ ہیلتھ انشورنس کارڈ جس کا ہمارے ڈسٹرکٹ لیہ سے آغاز ہوا، ڈیرہ غازی خان ڈویژن اور ساہیوال ڈویژن سے آغاز ہوا اور دسمبر 2021 تک 11 کروڑ سے زائد عوام کے تمام گھرانوں کو ہیلتھ کارڈ کی سہولت میسر ہو گی اور 10 لاکھ روپیہ اُن کی جیب میں ہو گا۔ اِس کے علاوہ صرف موٹروے بننے سے سڑکیں بننے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک صحت پر تعلیم پر خرچ نہ ہو۔

جناب چیئر مین !صحت کی سہولتیں دیکھ لیں۔

جناب چیئر مین: خان صاحب ! آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان):جناب چیئرمین!میں نے آپ کو کہا تھا کہ آپ میری بات سنیں گے۔ آپ ایسے کہہ رہے ہیں کہ 10 سیکنڈ میں بات ختم کریں کیونکہ 10 سیکنڈ والی بات نہیں ہوتی۔ میں اپنی بات کو windup کر رہا ہوں۔

MR CHAIRMAN: Equal treatment with all members across the board that is what I have to ensure.

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان):جناب چیئرمین!ہیلتھ کے حوالے سے جنوبی پنجاب کو دیکھ لیں۔۔

جناب چیئرمین: خان صاحب! آپ اپنی بات کو 20 سیکنڈ میں wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان):جناب چیئرمین!جنوبی پنجاب میں ہیلتھ کے حوالے سے لیہ، ڈی جی خان، راجن پور میں مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال اور road sector کو دیکھ لیں تو میں آپ کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ میں اپنی constituency کی بات کروں تو میں چیف منسٹر پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے ڈویلپمنٹ بجٹ دے کر 15 سالوں کی محرومیوں کو دور کیا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! ان کو ٹائم زیادہ کیوں دیا جارہا ہے؟

MR CHAIRMAN: Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! ایجوکیشن کے حوالے سے 444 ۔ارب روپے کا بجٹ رکھا ہے۔ آپ پچھلے 10 سالوں کا بجٹ دیکھ لیں کہ کتنے schools upgrade ہوئے ہیں؟

MR CHAIRMAN: Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان):جناب چیئرمین! میں آخری بات کر کے اپنی speech wind up کر رہا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین!ہمیں آپ نے ایک منٹ بھی زیادہ نہیں دیا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! وہ آخری بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! اس بجٹ میں میری جنوبی پنجاب کے حوالے سے گزارش ہوگی کہ میانوالی سے لے کر راجن پور، رحیم یار خان تک river erosion کے حوالے سے جو زمینیں دریائے سندھ دریابرد کرتا ہے۔ وہ زمینیں اگر دریائے ستلج، دریائے چناب، دریائے جہلم کرے تو ان کو روزگار سکیم میں بیوروکریسی گزارہ الاؤنس میں 12 ایکڑ زمین اور رہنے کے لئے چھت دی جاتی ہے۔

MR CHAIRMAN: Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! تو وادی سندھ کا کیا قصور ہے؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ عنیزہ فاطمہ اپنی بات کریں، وہ موجود نہیں ہیں۔ اب محمد ارشد جاوید اپنی بات کریں۔

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب چیئرمین! مجھے تو آپ نے speech wind up بھی نہیں کرنے دی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ آپ ہی کے ساتھی ہیں ان کو دو منٹ بات کرنے دیں۔ جی، جناب محمد ارشد جاوید!

جناب محمد ارشد جاوید: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ **رب اشرح لي صدري ويسر لي أمري واحلل عقدة من لساني يفقهوا قولي**۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں چودھری پرویز الٰہی کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں ایک اچھا ہاؤس بیٹھنے کے لئے دیا۔ میرے پاس وقت بہت مختصر ہے لہٰذا میری بجٹ کے حوالے سے کچھ گزارشات ہیں کہ بجٹ میں آپ نے ہمیں کچھ دیا ہے یا نہیں وہ الگ چیز ہے لیکن خدارا غریب کی بھوک اور افلاس کے ساتھ کھلواڑ نہ کیا جائے۔ میں facts پر انشاءاللہ بات کروں گا اور میں لمبی بات بھی نہیں کروں گا۔ اگر میری بات لمبی ہو جائے تو مجھے تھوڑا سا وقت ضرور دے دیجئے گا۔ میرے انتہائی قابل احترام فنانس منسٹر صاحب نے بتایا کہ پنجاب کی قیمتی زمینوں نے خوب سونا اگلا اور فلاں فلاں فصل میں اتنی اتنی achievement کی اور فصل میں اضافہ ہوا ہے

اور کہا گیا کہ گندم کی پیداوار میں 8 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ 17-2016 اور 2018 میں جب پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت تھی اس وقت گندم سرپلس تھی اور اب جبکہ گندم میں 8 فیصد اضافہ ہوا ہے تو بھوک اور افلاس سڑکوں پر بھاگتا ہوا نظر آرہا ہے۔ یہ وہ 8 فیصد اضافہ ہے جو کہ زمیندار کے گھر سے زبردستی گندم اُٹھائی گئی ہے اور اس بات کا آپ انشاءاللہ آپ کو پتا چلے گا گندم پیدا کرنے والا زمیندار خود نومبر اور دسمبر میں لائنوں میں کھڑا ہو کر آٹا لے گا اور پھر اس کا بھاؤ گورنمنٹ کو پتا چلے گا۔ دوسری بات میں گنے پر آؤں گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ گنے کی فصل میں ریکارڈ 31 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ جو چینی 55 روپے کلو میں ملتی تھی وہ 110 روپے کلو پر چلی گئی اور یہ اضافہ ہے۔ گنے کی سپورٹ پرائس 200 روپے مقرر کی گئی جبکہ 180 روپے ریٹ دیا گیا اور ٹی وی چینلز پر بیٹھ کر بتایا گیا کہ ہم نے 300 روپے ریٹ گنے کے زمیندار کو دیا ہے۔ یہ میں تفصیل بتا دیتا ہوں میرے فنانس منسٹر اور ایگریکلچر منسٹر صاحب next time میری بات کو غلط ثابت کر دیں تو جو چور کی سزا وہ میری سزا ہو گی۔

جناب چیئرمین! 70 فیصد گنا 200 روپے میں خریدا گیا باقی 25 فیصد گنا مختلف قیمتوں میں جس میں 210، 220 اور 230 روپے میں خریدا گیا یعنی صرف 5 فیصد گنا 300 روپے میں خریدا گیا وہ اس لئے کہ آخری 5 یا 6 دن میں جب ملز بند ہونی تھیں اس وقت گورنمنٹ کو بتانے کے لئے کہ چینی کی قیمت بڑھے گی وہ اس لئے کیونکہ ہم نے 300 روپے میں گنا خریدا ہے۔ اگر 5 فیصد سے زیادہ گنا 300 روپے خریدا گیا ہو جو چور کی سزا وہ میری سزا ہو گی۔ اس کے بعد میں کپاس پر بات کروں گا۔ یہاں پر الٹی گنگا بہتی ہے آپ سب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ زراعت کی وجہ سے پاکستان کی GDP growth rate میں اضافہ ہوتا ہے۔ میں جو figures دے رہا ہوں ان کو نوٹ کر لیا جائے۔ 18-2017 میں ایک کروڑ 15 لاکھ 81 ہزار 9 سو 64 گانٹھ کپاس پیدا ہوئی تھی اور میں باقی سالوں کے بارے میں بتا کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا لیکن صرف اتنا بتاؤں گا کہ اگلے سال جب تحریک انصاف کی حکومت آئی تو صرف 7 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اس سے اگلا جب دوسرا سال آیا تو 26 فیصد کمی واقع ہوئی، یہاں پر تین سال بعد ریلوے ٹرین کا حادثہ ہو جاتا ہے تو وہ بھی میاں سعد رفیق صاحب کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ تیسرے سال میں 51 کسر 25 فیصد کمی ہوئی جو کہ ہمارے لئے شرم کا مقام ہے۔ ایک کروڑ 15 لاکھ گانٹھ کپاس سے ہم 56 لاکھ 45 ہزار

گانٹھ پر آگئے ہیں۔ اگر growth rate ان فصلوں کی پیداوار کم ہونے سے بڑھتا ہے تو پھر آپ کا حساب بہت درست ہے اور زمینداروں کو منع کر دیا جائے کہ کوئی گندم یا کوئی بھی فصل کاشت نہ کرے کیونکہ فصلوں کی پیداوار نیچے آنے سے growth rate بڑھتا ہے۔ مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔ اب میں کھادوں کی قیمتوں کا تقابلی جائزہ لوں گا۔

جناب چیئرمین: جاوید صاحب! آپ اپنی بات کو windup کریں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میں صرف مختصراً بات کرتا ہوں کہ جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ 2017 میں DAP کھاد کا ریٹ 2150 روپے تھا اب 2021 میں 5550 روپے ہے یعنی 110 فیصد اس کی قیمت میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ایک نہیں، دو نہیں، پانچ نہیں، دس نہیں بلکہ 110 فیصد کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح ڈیزل کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے۔ جو ظلم آپ نے زمیندار کسان کے ساتھ کیا ہے یہ آپ کو آنے والا الیکشن انشاءاللہ بتائے گا کیونکہ ایک پنجابی کی مثال ہے کہ:

ٹڈ نہ پیاں روٹیاں تے سبھے گلاں کھوٹیاں

جناب چیئرمین! یہ آپ کو ground reality بتائے گی کہ لوگ آپ کے ساتھ کیا کریں گے؟ آخر میں، میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے یہاں پر ٹریکٹر بنانے والی دو کمپنیاں ہیں۔ انہوں نے جو MOU sign کیا ہوا ہے اس کو دیکھا جائے میرے زمیندار بھائی اُس طرف بھی بیٹھے ہوئے ہیں کوئی ممبر اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہہ دے کہ وہ ٹریکٹر چلنے کے قابل ہیں یا نہیں؟

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اب محترم جناب مہندر پال سنگھ اپنی بات کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! ان کو بات کرنے دیں آپ نے شہاب الدین کو زیادہ وقت دیا ہے۔

MR CHAIRMAN: He has spoken more than six and half minutes. Please, Mahinder Pall Singh! Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: بات یہ ہے کہ دیکھیں گورنمنٹ بنچز سے زیادہ وقت اپوزیشن بنچز نے لیا ہے۔ پلیز۔جی، مہندر پال سنگھ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب چیئرمین: آپ کا بہت شکریہ آپ نے مجھے اس مقدس ایوان میں بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے آپ سے گزارش کروں گا کہ میں پنجابی میں تقریر کرنا چاہتا ہوں لہذا مجھے اجازت فراہم کی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اجازت ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب چیئرمین! سب توں پہلے میں چودھری پرویز الہیٰ صاحب نوں ایس خوبصورت ایوان بڑان تے شروع کرن تے فرپورا کرن تے مبارک باد پیش کراں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جنہاں نے سانوں انتہائی خوبصورت ایوان دتا لیکن ایندے نال نال مینوں حیرانگی ہورئی اے اور نال نال ہاسا وی آریا اے کہ جدو ساڈے نال دے بنچاں تے بیٹھے جیہڑے اپوزیشن دے ارکان نیں اوہ جدوں چودھری پرویز الہیٰ صاحب دا ایس ایوان واسطے شکریہ ادا کردے نیں تے کس منہ نال ادا کردے نیں جنہاں نے 10 سال ایہہ ایوان بنن نئیں دتا۔ ایہہ 10 سال اس پنجاب دی عوام نوں اور اونہاں دے ممبران نوں اس ایوان توں دور رکھیا۔ میں ایس توں بعد۔۔

جناب چیئرمین! میں ایس توں بعد وزیر اعلیٰ پنجاب جناب سردار عثمان احمد خان بُزدار دا، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت دا تے اہناں دی پوری ٹیم داوی شکر گزار آں کہ جنہاں نیں پنجاب دے واسطے سب توں بہترین بجٹ پیش کیتا اور خاص طور تے پاکستان دی تاریخ وچ پہلی واری ساڑھے دو ارب روپے دا بجٹ اقلیتاں واسطے مختص کیتا گیا اے۔ میں اہدے واسطے وی وزیر اعلیٰ پنجاب دا اور مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب دا انتہائی شکر گزار آں۔ مخدوم صاحب! میں تُہاڈا ایس کر کے وی زیادہ شکر گزار آں کہ دو سال پہلے میں تہانوں گزارش کیتی سی کہ ساڈا فنڈ اڑھائی ارب کر دتّا جاوے لیکن اُس وقت کرونا دی مشکلات توں نہ ہو سکیا۔اَج تُسیں direct ساڈا فنڈ اڑھائی ارب روپے کر دِتا اے۔ میں تہاڈا شکر گزار آں۔

جناب چیئرمین! میں minorities دے حوالے نال گل کراں گا۔ ساڈے اپوزیشن دے benches توں تعلق رکھن والے ممبر خلیل طاہر سندھو صاحب نے وی minorities دے حوالے نال گل کیتی اے، رمیش سنگھ آروڑا صاحب نے وی گل کیتی اے اور جناب حمزہ شہباز شریف نے وی minorities کے حوالے نال گل کیتی اے۔ میں سب توں پہلے اہناں نوں دساں گا کہ 2008 وچ minorities دا محکمہ بنیا سی۔ اہناں نیں پہلے سال پورے پنجاب دی minorities لئی صرف 100 ملین روپے دے funds دِتّے سن۔ اینی تے کوئی کسے نوں خیرات وی نئیں دیندا۔ ایہہ اقلیتاں دے نال بہت زیادہ تعصب رکھدے نیں۔ ایس واسطے اہناں نیں اقلیتاں دے لئی صرف 100 ملین روپے دا فنڈ دِتا سی۔ اوہدے وچوں 81 ملین روپے release ہوئے تے utilized صرف 71 ملین روپے ہوئے سَن۔ اہناں دی حکومت نیں دوسرے سال اقلیتاں واسطے 200 ملین روپے دِتے جدھے وچوں صرف 72 ملین روپے utilized ہوئے سَن۔ تیسرے سال اہناں نیں 215 ملین روپے دتے سَن تے اوہناں وچوں صرف 51 ملین روپے utilized ہوئے سَن۔ ایسے طرح چوتھے سال 220 ملین روپے دِتے سَن تے اودھے وچوں صرف 97 ملین روپے utilized ہوئے سَن۔ ایسے طرح پورے دس سالاں دے وچ اہناں نیں 2225 ملین روپے پنجاب دی اقلیتاں دے اُتے utilized کیتے سَن۔ ساڈی تحریک انصاف دی حکومت نیں، وزیر اعظم عمران خان دی حکومت نیں اک سال دے وچ اڑھائی ارب روپے دا بجٹ دِتا اے یعنی اہناں دے دس سالاں توں وی زیادہ بجٹ اقلیتاں واسطے پیش کیتا اے۔ میں اہدے نال ای گل کردا جاواں۔ اہدے وچ اک ہزار ملین روپے یعنی اک ارب روپے Minorities Development Fund واسطے مختص کیتا گیا اے جو کہ اہناں نیں سو ملین روپے توں شروع کیتا سی۔ ایس توں علاوہ تحریک انصاف دی حکومت نے Development of Model Locality دے واسطے 400 ملین روپے مختص کیتے نیں۔ ایسے طرح 400 ملین روپے گوردواروں، چرچاں، مندراں اور دوسری اقلیتاں دیاں عبادت گاہاں واسطے مختص کیتے نیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پاکستان تے پنجاب دی تاریخ وچ پہلی واری تحریک انصاف دی حکومت طرفوں minorities نوں economic support وی مل رہی اے۔ ایس دے واسطے موجودہ بجٹ دے وچ 50 ملین روپے مختص کیتے گئے نیں۔

جناب چیئرمین: سردار صاحب! مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب چیئرمین! ایسے طرح موجودہ حکومت نے اقلیتاں نوں combined marriages واسطے وی 50 ملین روپے دِتے نیں اور قبرستان واسطے 100 ملین روپے دِتے گئے نیں۔ حمزہ شہباز صاحب نے سکھ میرج ایکٹ تے گل کیتی اے۔ ایسے طرح رمیش سنگھ اروڑا صاحب نے وی سکھ میرج ایکٹ تے گل کیتی اے۔ اوہناں نے بہت سارے گوردواریاں دے اُتے گل کیتی اے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) دے دور حکومت وچ کسے وی گوردوارے وچ اک اِٹ وی نہیں لگی۔ میں حیران آں کہ ایس مقدس ایوان دے وچ کھڑے ہو کے یا تے اوہ خود جھوٹ بول رہ نیں یا جہڑی اوہناں نیں information collect کیتی اے اوہ غلط دِتی گئی اے۔ میں پاکستان تحریک انصاف دی حکومت دا کرتار پور راہداری واسطے اور بابا گورونانک یونیورسٹی واسطے شکرگزار آں کہ اوہناں نیں اقلیتاں نوں ایہہ سہولتاں مہیا کیتیاں نیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ محترم جناب افتخار احمد خان! وہ موجود نہیں ہیں۔ محترم جناب بیرسٹر معظم شیر کلو!

جناب محمد معظم شیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ I am grateful for the opportunity. جناب چیئرمین! مجھے پتا ہے کہ time constraint کی وجہ سے آپ balance کرنے کی بہت کوشش کر رہے ہیں تو میں بھی briefly بات کرنے کی کوشش کروں گا۔ وزیر خزانہ صاحب کی جو speech book ہے میں نے اس کا cover دیکھا ہے جس پر لکھا ہوا ہے کہ "معاشی ترقی کا نیا باب بڑھتا پنجاب"۔ پچھلے تین چار دنوں سے حکومتی بنچوں کی طرف سے جتنی بھی تقاریر ہو رہی ہیں ان سے generally مجھے یہ محسوس ہوا کہ شاید اس حکومت نے کوئی ایسے کام کئے ہیں جو کہ تعریف کے قابل ہیں لیکن political affiliation کی وجہ سے ہم biased ہیں اور اسی وجہ سے ہمیں نظر نہیں آ رہے۔ شاید کوئی ایسی exceptional decision making ہوئی ہو گی، کوئی ایسی development ہوئی ہو گی، کوئی ایسے initiatives لئے گئے ہوں گے لیکن وہ اپوزیشن کو نظر نہیں آ رہے۔ چنانچہ میں نے پھر اس بارے میں ایک عام آدمی کا perspective جاننے کے لئے اپنے حلقے

کے لوگوں اور یہاں لاہور کے عام لوگوں سے رابطے کئے۔ میں نے ان کے ساتھ جو discussion کی تھی اور اس کا جو analysis تھا اسے میں نے کچھ fields تک confine رکھا ہے۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں شعبہ زراعت کے حوالے سے بات کرتا ہوں کہ لوگوں کا اس گورنمنٹ کی performance کے بارے میں کیا perspective or opinion ہے۔ میری جس کسان سے بھی بات ہوئی ہے اس نے کہا کہ 2018 میں ڈی اے پی کھاد کی قیمت -/2500 روپے فی بوری تھی لیکن آج وہ -/6000 روپے میں مل رہی ہے۔ یوریا کی کھاد -/1500 روپے میں فی بوری ملتی تھی اور آج وہ دو ہزار روپے سے تجاوز کر چکی ہے۔ سپرے مہنگے ہو چکے ہیں۔ ڈیزل کی قیمتیں آسمان کو چُھو رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مالیہ بھی بڑھا کر double کر دیا گیا ہے۔ موجودہ حکومت پہلے تین بجٹ پیش کر چکی ہے اور اب یہ اس کا چوتھا بجٹ ہے۔ میں figures کی بات نہیں کروں گا۔ بات یہ ہے کہ عام کسان اس حکومت کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ زراعت ہماری معیشت کی backbone ہے۔ پچھلے تین سالوں میں موجودہ حکومت نے پاکستان کی economy کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ یہ بار بار وزیر خزانہ تبدیل کرتے رہے ہیں۔ موجودہ حکمران صرف زراعت پر توجہ دے لیتے تو شاید ملک کی economy بہتر ہو جاتی۔ اگر صوبہ پنجاب بہتر ہو گا تو پھر پورا ملک ترقی کرے گا۔ میں نے ہاؤس میں ایک issue raise کیا تھا کہ میری تحصیل نُور پور میں کسان چیخ رہا ہے۔ ان کی زمینوں کو نیلام کرنے کے لئے انہیں threat کیا جا رہا۔ زرعی ترقیاتی بنک ان سے اپنے قرضے کی واپسی کا تقاضا کر رہا ہے جبکہ وہ علاقہ آفت زدہ ہے۔ وزیر زراعت یہاں ایوان میں موجود ہیں۔ انہوں نے بڑی مہربانی کر کے میری بات سُنی اور وہ کوشش بھی کر رہے ہیں۔ چونکہ حکومت کی کسان دوست پالیسی نہیں ہے، کابینہ approve ہی نہیں کر رہی کہ اس جگہ کو آفت زدہ declare کیا جائے اور ان غریب کسانوں کے قرضے معاف کئے جائیں۔ ان کسانوں کو ہر روز ہراساں کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! اب میں شعبہ تعلیم کے حوالے سے بات کروں گا۔ اب PTI حکومت کا چوتھا بجٹ آ چکا ہے۔ موجودہ حکومت نے بہت سے سکولوں کو upgrade کیا ہے لیکن حالت یہ ہے کہ ہمارے دور حکومت میں upgrade ہونے والے سکولوں کی بھی آج تک SNEs جاری نہیں ہو سکیں۔ وہاں آئے روز بچیاں اور بچے اغواء ہو رہے ہیں کیونکہ سکول بہت دُور دراز علاقوں میں واقع

ہیں۔وہاں پر نئے کالجز بنائے گئے ہیں۔ گرلز کا روڈا کالج قائم ہوا ہے لیکن اس کی ابھی تک SNE منظور نہیں ہو سکی۔رنگ پور کالج میں کوئی ٹیچر موجود نہیں ہے۔پنجاب کے مختلف تعلیمی اداروں میں 7ہزار اساتذہ کی کمی ہے جبکہ یہ صرف 2600 اساتذہ کی بھرتی کر رہے ہیں۔یہ deficit کہاں سے پورا کریں گے؟ شعبہ تعلیم کے حوالے سے ان کی یہ priority اور دلچسپی ہے۔

جناب چیئرمین! اسی طرح آپ شعبہ صحت کو دیکھ لیں۔ہمارے دور میں پسماندہ علاقوں کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی تھی۔میری تحصیل نُور پور تھل بہت پسماندہ ہے۔وہاں پر ایک ماڈل ہسپتال بنایا گیا جس کا معیار لاہور اور اسلام آباد کے ہسپتالوں کے برابر تھا۔ آج وہ ہسپتال برباد کر کے رکھ دیا گیا ہے۔پہلے وہاں پر لاہور سے ڈاکٹرز جاتے تھے تاکہ غریب اور کمزور لوگوں کو ان کے اپنے علاقے میں صحت کی بہتر سہولتیں مل سکیں۔اب وہ ہسپتال تباہ و برباد کر دیا گیا ہے اور وہاں کے لوگ چیخ رہے ہیں لیکن ان کی کوئی شُنوائی نہیں ہو رہی۔

جناب چیئرمین: بیرسٹر معظم شیر صاحب! wind up کر لیں۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! میں دو منٹ میں wind up کر لیتا ہوں۔میں ابھی تازہ واقعہ آپ کو بتاتا ہوں کہ ہمارے DHQ ہسپتال کے وارڈز میں air-conditioners off تھے اور مریضوں کے ورثاء نے مجھے فون کیا۔انہوں نے کہا کہ ہم سے taxes وصول کئے جاتے ہیں لیکن ہمیں صحت کی کوئی سہولت مہیا نہیں کی جا رہی۔میں نے ہسپتال انتظامیہ کو رات کے وقت فون کیا اور کہا کہ کوئی الیکٹریشن بھجوائیں اور وارڈز کے air-conditioners چالو کئے جائیں۔اس وارڈ میں COVID کے مریض تھے۔موجودہ حکومت کے دور میں شعبہ صحت کی یہ حالت ہے۔

جناب چیئرمین! میرے حلقہ میں ایک علاقہ مٹھا ٹوانہ ہے۔وہاں پر ایک ڈرین ہے اور اسے صاف نہیں کیا جا رہا۔اب دوبارہ برسات کا موسم آنے والا ہے اور وہاں کے لوگ خوف زدہ ہیں کہ ہمارا علاقہ پھر زیر آب آ جائے گا۔وہاں پر پتھر سڑکوں پر پڑے ہوئے ہیں اور ٹھیکیدار بھاگ گیا ہے۔دریا کے کٹاؤ کی وجہ سے لوگ خوف زدہ ہیں کہ کسی بھی وقت ہمارے گھر اور زمینیں ڈوب جائیں گی۔

جناب چیئرمین: بیرسٹر صاحب! بہت شکریہ تشریف رکھیں آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ جناب شکیل شاہد!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی محنت (جناب شکیل شاہد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ہمیں اس نئی اسمبلی میں بٹھانے کے لئے دن رات ایک کیا۔ اس سے پہلے بھی یہاں پر بڑی تقریریں ہوئیں، کچھ لوگوں کو ایک سال کے بعد اپنا غبار نکالنے کا موقع ملا اور اُن لوگوں نے وہی کچھ کہا جو انہیں dictate کیا گیا تھا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ واحد اسمبلی ہے جو پاکستان میں کیا پوری دنیا میں اپنی مثال آپ ہے جس میں لکھا گیا ہے "انا خاتم النبیین لا نبیَّ بَعدِی" ہمارے لئے یہ ایک اعزاز کی بات ہے اور ہم اس پر فخر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جن سے کام لینا چاہتا ہے اُنہیں دوبارہ وہاں پر لے آتا ہے کہ اُن سے کام لیا جائے۔ کوئی جانور بھی کہیں بیٹھتا ہے تو وہ بھی اُس جگہ کو صاف کر لیتا ہے لیکن ہمیں اتنا بھی گوارا نہ ہوا کہ ہم دس سال تک اس ایوان کو مکمل نہ کر سکے کیونکہ ہماری ایسی نیت ہی نہیں تھی کیوں کہ اس کی بنیاد چودھری پرویز الٰہی صاحب نے رکھی تھی۔ انہوں نے وہ منصوبے شروع کئے گئے جو پاکستان کو ڈبونے کے مترادف تھے۔ آج بھی آپ دیکھ لیں کہ اُن منصوبوں کے لئے اربوں روپے کی سبسڈی دی جاتی ہے۔ یہ جنگلہ بس، یہ اورنج ٹرین اور اسی طرح کے بہت سے منصوبوں کو مکمل کیا جاتا تھا۔ (شیم، شیم)

جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ عمران خان صاحب کی یہ دیدہ دلیری ہے اور اُن کے ذہن کی وسعت ہے کہ یہاں پر جناب عثمان احمد خان بُزدار جیسا وزیر اعلیٰ بنا، نہیں تو ان کے گھر کے علاوہ یہاں پر کوئی آدمی نہیں آ سکتا تھا۔ اس پر ہم اپنے لیڈر اور اپنی پارٹی کو appreciate کرتے ہیں کہ یہاں پر ہم جیسے لوگ آئے جو چھوٹے گھروں سے تھے اور عام گھروں سے ہماری بہنیں بھی اس ایوان میں آئیں۔

جناب چیئرمین! ہماری حکومت نے اتنے مشکل حالات اور IMF کے دباؤ کے باوجود یہ بجٹ پیش کیا۔ ہمارا ملک قرضوں میں جکڑا ہوا ہے اس کے باوجود ہمارے قائد نے اُن کی ایک بات بھی نہیں مانی اور ہمیں tax free budget دیا جس پر ہمیں فخر ہے اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج

یہ لوگ جو حزب اختلاف میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ اگر 700 ۔ارب روپے کا بجٹ بھی دیں لیکن وہ خرچ ہی نہ ہو تو اُس کا کیا فائدہ ہے؟ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار تعلیم، صحت، زراعت اور باقی سب اداروں کو برابری کی بنیاد پر بجٹ ملا۔

جناب چیئر مین! یہاں پر آج شعر و شاعری کا دَور ہے لیکن وہ شعر تب کہتے ہیں جب اُن کا مائیک بند ہو جاتا ہے۔

ہر اک اولی الامر کو صدا دو کہ اپنی فردِ عمل سنبھالے
اُٹھے گا جب جمِ سر فروشاں پڑیں گے دارلرسل کے لالے

جناب چیئر مین! میں یہ کہتا ہوں کہ ان کی جو کارکردگی تھی اُسی کی وجہ سے تو ہم ان اسمبلیوں میں بیٹھے ہیں۔ اگر ان کی کارکردگی اچھی ہوتی، ان کی باتیں صحیح ہوتیں اوران کا سچ جھوٹ نہ ہوتا تو پھر ہم یہاں پر کب آنے والے تھے؟ میں یقین دلاتا ہوں کہ ہماری حکومت، ہمارے قائد، ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کی ٹیم اور ہمارے اتحادیوں نے جو وعدے کئے تھے وہ وعدے پورے بھی کریں گے اور صرف پاکستان کے لئے نہیں بلکہ ہم عالم اسلام کے لئے بھی ایک مثال بنیں گے۔ میں آخر میں ایک شعر پڑھ کر اجازت چاہوں گا:

کی محمد ﷺ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

جناب چیئر مین: شکریہ۔ جناب کاشف علی چشتی!

جناب کاشف علی چشتی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے اس عالی شان اور پُر وقار بلڈنگ کی تکمیل پر اور اس بجٹ اجلاس میں ہمیں دونوں اطراف کے معزز ممبران کی طرف سے جو مہذب رویہ نظر آیا ہے میں اُس کے لئے اس ایوان کو مبارک باد دینا چاہوں گا اور بالخصوص جناب سپیکر کو مبارک باد دینا چاہوں گا۔

جناب چیئر مین! پنجاب کے عوام ہم سے یہی توقع کرتے ہیں کہ ہم سنجیدگی کے ساتھ اُن کے مسائل کا حل نکالیں۔ 2018 کا جب الیکشن ہوا تو تبدیلی کے حوالے سے لوگوں کی بہت سی توقعات تھیں لیکن بدقسمتی سے آج تین سال گزرنے کے بعد جب ہم اس بجٹ پر نظر دوڑاتے ہیں

تو ہمیں کوئی خاطر خواہ تبدیلی نظر نہیں آتی۔2.6 Trillian کے بجٹ میں1.4 Trillian پیسا current expenditure پر صرف ہوگا۔اس میں سب سے بڑا حصہ 488 ۔ارب روپیہ one line transaction کے through ضلعی حکومتوں اور authorities کو transfer کیا جائے گا۔اسی طرح current expenditure میں دیگر محکمہ جات میں زراعت کے لئے صرف 21 ۔ارب روپے، ہاؤسنگ کے لئے 11۔ارب روپے شامل ہیں لیکن بہرحال current expenditure میں کچھ Heads تو ملازمین کی تنخواہوں جیسے ہیں وہ اس صوبے کو چلانے کے لئے اہم ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت سے Heads ایسے بھی ہیں جنہیں elaboration کی ضرورت ہے جو ہمیں ان دستاویزات میں نظر نہیں آتیں۔مثال کے طور پر Entertainment and Gifts, Purchase of Cars, Payment to Other Services Rendered اور others کے نام سے current expenditure میں بہت سے Heads موجود ہیں۔جب50 فی صد سے زیادہ current expenditure پر خرچ ہوگا تو یہ ایک بہت بڑا amount ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کی legislative scrutiny کی جائے۔فی الحال عوامی نمائندوں کو اس بجٹ میں کوئی input نظر نہیں آتی۔ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ Standing Committees ان demands کو vet کرتیں، ان پر properly deliberate کیا جاتا اور پھر ان کو بجٹ کی دستاویزات میں شامل کیا جاتا۔اسی طرح اس بجٹ کے audit function کے اوپر سوالیہ نشان اُٹھتا ہے کیونکہ اس وقت Public Accounts Committee تشکیل نہیں دی گئی۔بجٹ سازی کے حوالے سے Public Accounts Committee کا بھی بہت اہم کردار ہوتا ہے کیونکہ PAC, audit paras دیکھتی ہے تو وہ budgetary control میں بڑا نمایاں کردار ادا کر سکتی ہے۔Favourable and unfavourable variances کی نشاندہی کر سکتی ہے۔اسی طرح کون سے محکمہ جات ہیں جہاں پر سارا سال فنڈز ویسے پڑے رہے اور وہ کون سے areas ہیں جہاں پر misappropriations بہت زیادہ ہے تو اُنہیں کنٹرول کر کے کم کیا جا سکتا ہے لیکن یہاں پر ہمیں کچھ ایسا نظر نہیں آتا۔یہ 50 فیصد جو فنڈز دیئے گئے ہیں ان میں صحت کے لئے بھی ایک بڑی رقم رکھی گئی ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں نظر آتا ہے کہ BHU's میں ڈاکٹرز کی shortage ہے۔دوسری طرف طلبہ مارے مارے پھرتے ہیں کیونکہ میڈیکل سکولوں میں seats

shortage ہے۔ اسی طرح ہاؤسنگ سیکٹر کو فنڈز دیئے گئے ہیں لیکن وہ Real Estate کو regulate کرنے سے قاصر ہے۔ آج بھی 12 ہزار سے زیادہ Eden affectees سڑکوں پر مارے مارے پھر رہے ہیں اور سراپا احتجاج ہیں۔ اگر ہم زراعت کی بات کریں تو ہمیں زراعت میں بھی کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی۔ اس سیکٹر میں بھی wealth distribute ہو کر دوسرے سیکٹرز میں جارہی ہے۔ جہاں دوسرے سیکٹرز کو export finance کی مد میں انڈسٹری کے لئے 2فی صد سے 3 فی صد پر قرضہ جات دیئے جاتے ہیں اور construction industry کو 5 سے 9 فیصد پر دیے جاتے ہیں وہاں effectively زراعت کے شعبہ میں 12، 11 فیصد سے اوپر بلکہ 13 فیصد تک بھی قرض دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح relief کے حوالے سے اگر ہم بات کریں تو جب pandemic آیا تو services sector کو اور industrial sector کو تو relief دیا گیا لیکن locust اور hail storms جب آتے ہیں یا دیگر قدرتی آفات جب آتی ہیں تو loss carry overs زراعت کے شعبے کو نہیں دیئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، چشتی صاحب! اس کو windup کریں۔

جناب کاشف علی چشتی: جناب چیئرمین! شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب نذیر احمد خان! آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خصوصی تعلیم (جناب نذیر احمد خان): اَعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ سب سے پہلے میں چودھری پرویز الٰہی صاحب سپیکر پنجاب اسمبلی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور وزیر اعلیٰ عثمان بزدار کو مبارک باد پیش کرتا ہوں جن کی ان تھک محنت اور کوششوں سے یہ خوبصورت ایوان کی بلڈنگ مکمل ہوئی ہے۔ ہمیشہ سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ اپوزیشن صرف تنقید کرتی ہے ان روایات کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے آپ جتنا بھی اچھا کام کر لیں جتنا مرضی اچھا بجٹ پیش کر لیں لیکن حصہ میں تنقید ہی آتی ہے۔ جب چودھری پرویز الٰہی نے Rescue1122 کا قیام کیا تنقید کی گئی، جب وارڈن پولیس کا قیام کیا گیا تنقید کی گئی، جب Patrolling Police کی چوکیاں کا قیام کیا گیا تنقید کی گئی لیکن وقت اچھے کاموں کو خود منواتا ہے اور جب وقت گزرا آج چودہ سال بعد بھی وہی تنقید کرنے والے لوگ جو اس وقت

چودھری پرویزالٰہی صاحب کی ہر بات پر تنقید کرتے تھے آج تالیاں بجا بجا کر آپ کی قابلیت پر شاباش دے رہے ہیں انشاءاللہ اسی طریقے سے اس بجٹ کو اور عمران خان صاحب کی کوششوں سے ہمارا ملک ترقی کی راہ پر چل پڑا ہے اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کی ان تھک محنت، ان کی قابلیت، ان کی صلاحیت اور جس خاموشی سے وہ اس حکومت کو چلارہے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ آنے والا وقت یہ ثابت کرے گا جس طرح انہوں نے اس پنجاب کی خدمت کی اس کی مثال نہیں ملتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں بجٹ پر بات کروں گا اور سب سے پہلے زراعت کی بات کروں گا ہمارا ملک زرعی ہے آپ جس مرضی شعبہ میں کام کر لیں آپ industry کو ضرور ترقی کروائیں، آپ سڑکیں بھی ضرور بنائیں، آپ ہسپتال بھی ضرور بنائیں لیکن 75 فیصد کاشتکار کی آبادی ہے اور ان کی خوشحالی کے لئے مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔ بڑی خوشی ہوئی کہ پہلی دفعہ کسی حکومت نے کاشتکاروں کے لئے اربوں روپے کا بجٹ رکھا میں چند تجاویز دینا چاہتا ہوں میری تجویز یہ ہے کہ زراعت کے شعبہ کو مزید پیسے دیئے جائیں اور بلخصوص فاسفورس کھادوں کے لئے ان کو جتنی زیادہ سبسڈی دینی پڑے دیئے جائے اور 2500 روپے کھاد کی قیمت کی جائے اور اس کے علاوہ یوریا کھاد کی قیمت میں بھی کمی کرنے کے لئے ضروری اقدام کرنے چاہئیں۔ کپاس کے سیڈ کے لئے آج تک کسی حکومت نے کام نہیں کیا کپاس کے سیڈ کے لئے بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! مہربانی فرمائیں میرے حلقہ میں پانی کڑوا ہے اور میرے حلقے کی عوام کی استدعا ہے کہ water supply scheme کا ہمارے حلقے میں نفاذ کیا جائے اور میرے حلقے کی روڈز کو مرمت کی بہت اشد ضرورت ہے اس کے لئے بھی پیسے کی request کرتا ہوں اور اس کے علاوہ جو عثمان بُزدار صاحب نے development package میرے ضلع کو دیا ہے میں اس پر ان کا انتہائی شکر گزار ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب خان صاحب! اب جناب مرغوب احمد!۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب ظہیر اقبال! آپ بات کر چکے ہیں۔ جناب خالد محمود! آپ بات کریں۔

جناب خالد محمود: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا سب سے پہلے میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کو ایشیاء کی سب سے بڑی اسمبلی کی بلڈنگ تیار کروانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خصوصاً بلخصوص سامنے جو حدیث شریف لکھی ہوئی ہے "أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي" اس کو دیکھنے والے، پڑھنے والے، اس کے سامنے بیٹھنے والے اور اس پر یقین رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ آخرت میں ایمان کے ساتھ نوازے۔ امین۔

جناب چیئرمین! میں بجٹ کے حوالے سے بات کروں گا کہ آج جب میں نے Budget Book کو دیکھا آپ اندازہ کریں کہ جتنے بھی figures اس میں دیئے گئے ہیں اس کو comparison کرنے کے لئے جیسے سابقہ بجٹ بکس میں پچھلے دو سال کا record اس کے ساتھ دیا جاتا تھا اس بجٹ بک میں وہ موجود نہیں ہے۔ اس بک میں پچھلے دو سال کا ریکارڈ نکال دیا گیا ہے اس میں صرف 2021/2020 سے شروع کیا گیا ہے تاکہ ہم اس کا موازنہ نہ کر سکیں۔ اسی طرح اس بجٹ میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کے لئے جو 25 فیصد Disparity Allowance کا اعلان کیا گیا ہے وہ ہم اعداد و شمار کا گورکھ دھندہ اور الفاظوں کا ہیر پھیر اس لئے کہتے ہیں کہ اس حکومت نے سرکاری ملازمین کو جو Disparity Allowance دیا گیا اس کی وضاحت Finance Department کی طرف سے نہیں آئی کہ وہ اس Disparity Allowance کو کس سے calculate کریں کیا 25 فیصد والوں کو 50 فیصد سے calculate کریں، 100 فیصد والوں سے کریں یا 150 فیصد والوں سے کریں؟ اور ایک اور ظلم یہ کیا گیا کہ وہ Disparity Allowance 2017 کی basic pay پر دیا گیا ہے جب کہ چاہئے تو یہ تھا کہ current basic pay پر دیا جاتا۔ میں ایک اور تجویز دینا چاہتا ہوں کہ صحت کارڈ کی یہاں بات ہو رہی ہے میں Finance Minister کو یہ proposal دینا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں جتنے بھی سرکاری ملازمین ہیں خاص طور پر گریڈ 1 سے 19 تک کے ملازمین کو صحت کارڈ خصوصی طور پر دیا جائے تاکہ وہ اپنے بچوں کا علاج بہتر طریقے سے کروا سکیں۔

جناب سپیکر! اب میں اس بجٹ بک کو دیکھتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ غریب شہری، ایک عام شہری اور مزدور کے لئے اس بجٹ میں مہنگائی کے سوا مجھے کچھ نظر نہیں آیا۔ جہاں پر غریب کی پہلے بھی یہ بات سن چکے ہیں اور اس حکومت کے حکمرانوں سے یہ سنا کہ

2 کڑور سے اڑھائی کروڑ خاندان جو غربت کی لکیر سے بھی نیچے جا چکے ہیں اس کے باوجود غریب کی جیب کو خالی رکھا گیا ہے اسی وجہ سے ہمارے قائد نے چھوٹا بجٹ قرار دیا ہے۔ غریب کی حق رسائی تو اس میں تھی کہ کھانے والی چیزوں پر کوئی ایسا نظام بنایا جاتا کہ یہ سستی ہوتیں مگر جب 14 جون کو بجٹ پیش کیا گیا تو اس کے دوسرے دن ہی پٹرول مہنگا کر دیا گیا۔

جناب چیئرمین: جی، خالد صاحب! اس کو windup کریں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! ابھی تو ایک منٹ بھی نہیں ہوا مجھے بس دو منٹ اور ٹائم دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کر لیں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! دوسرے دن ہی پٹرول کا بم گرا دیا گیا۔ پٹرول 2 روپے 10 پیسے بجٹ کے دوسرے دن ہی بڑھا دیا گیا۔ اسی طرح بجلی کا ریٹ ڈیڑھ سے دو روپے فی یونٹ بڑھا دیا گیا۔ اسی طرح ایل۔ پی۔ جی ایک سو روپے کلو والی کو دس روپے فی کلو بڑھا کر 110 روپے کر دیا۔ یہ بجٹ کے دوسرے دن غریبوں کے لئے تحفہ ہے۔

جناب چیئرمین! PTI کے اس تین سالہ دور میں 35 سے 40 فیصد مہنگائی بڑھی ہے جس سے غریب کا جینا مشکل ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین! اب میں بات کرتا ہوں کہ جو ترقیاتی بجٹ کے گُن گائے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ wind up کریں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! میں ابھی 2 سے 3 منٹ میں wind up کرتا ہوں۔ میں اپنے شہر بورے والا کو اس بجٹ کے تناظر میں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں کہ یہ وہ شہر ہے جو City of Education کے نام سے پنجاب میں مشہور ہے۔ یہ وہ شہر ہے جو City of Sports کے حوالے سے مشہور ہے اور یہ جنوبی پنجاب کا gateway ہے۔ یہ تحصیل وسطی پنجاب سے لے کر جنوبی پنجاب کے آخر تک واحد تحصیل ہے جسے کارپوریشن declare کیا گیا۔ اسی گورنمنٹ نے اس کو کارپوریشن declare کیا جبکہ آج اس کی سڑکیں، اس کے کالجز، اس کی یونیورسٹی اور اس کے ہسپتال کھنڈرات کی شکل میں نظر آ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس بجٹ میں بدقسمتی سے جو جنوبی پنجاب کی gateway تحصیل کہلاتی ہے اس میں ایک روپیہ بھی نئی سکیم کے لئے بجٹ نہیں رکھا گیا اور کوئی نئی سکیم نہیں دی گئی۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ آپ کے points آ گئے ہیں۔ جناب سمیع اللہ چودھری ---موجود نہیں ہیں۔ملک تیمور مسعود---موجود نہیں ہیں۔ محترمہ سیمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور بے شک تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے تمام اراکین اسمبلی کو، خاص طور پر ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب عثمان بزدار صاحب اور جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی صاحب کو بہت بہت مبارک ہو۔ میں ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنی زبردست اسمبلی اپنے پارلیمنٹیرینز کے لئے بنائی جو کہ صوبہ پنجاب کے 11 کروڑ عوام کے نمائندے ہیں جو یہاں آ کر اپنی عوام کے لئے بات کر سکیں۔

ہر حال میں حق بات کا اعلان کریں گے
ہم پیروی حنبل و نعمان کریں گے
ہم اہل جنوں اور جھکیں موت کے آگے
ہم جب بھی مرے موت پہ احسان کریں گے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ایک متوازن بجٹ پیش کرنے پر میں وزیر خزانہ کو بہت مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ان کی ٹیم نے جس طرح دن رات محنت کر کے صوبہ پنجاب کے لئے بہترین اور عوام دوست بجٹ دیا ہے۔ اس بجٹ میں ہر طبقہ کو ملحوظ خاطر رکھا گیا کسی بھی طبقے کو اس میں پیچھے نہیں چھوڑا گیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ ہماری جماعت نے، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم نے ایک دفعہ پھر یہ ثابت کیا کہ وہ اپنی عوام کے لئے سوچتے ہیں اور اپنی جیبوں میں پیسہ بھرنے کے لئے نہیں سوچتے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر اپوزیشن کی جانب سے خصوصاً منیب الحق صاحب، بلال سعید صاحب اور ہماری بہنوں نے بار بار job opportunities کی بات کی کہ یہ opportunities

کہاں ہیں۔ وہ نوکریاں کہاں جن کی بات عمران خان صاحب یا عثمان بُزدار صاحب کرتے رہے ہیں تو میں چند opportunities کا انہیں بتانا چاہوں گی کہ وہ کون کون سی opportunities ہیں جو ہماری حکومت اپنے نوجوانوں کو دینے جا رہی ہے۔ اس میں سب سے پہلے پنجاب روزگار loans ہیں جس کے لئے 10۔ارب روپیہ رکھا گیا ہے لیکن امید ہے کہ 25۔ارب روپیہ نوجوانوں کو دیا جائے گا تاکہ وہ اپنا روزگار شروع کر سکیں۔ اس کے علاوہ قائداعظم بزنس پارک شیخوپورہ میں شروع ہو رہا ہے جس میں ایک لاکھ 50ہزار کے قریب نوکریاں ہمارے نوجوانوں کو دی جائیں گے۔اس کے بعد چونیاایکوابزنس پارک جہاں پر40ہزار کے قریب روزگار کے مواقع دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ساہیوال انڈسٹریل اسٹیٹ جہاں پر 60ہزار کے قریب ملازمتیں انشاء اللہ نوجوانوں کو دی جائیں گی۔اس کے ساتھ سیالکوٹ انڈسٹریل اسٹیٹ جہاں پر ایک لاکھ کے قریب jobs لوگوں کو دی جائیں گی۔ ان سب سے بڑھ کر مظفر گڑھ انڈسٹریل اسٹیٹ جہاں پر 50ہزار کے قریب روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! انہوں نے بات کی کہ کہاں پر لوگوں پر خرچ کیا گیا۔ یہاں پر ایک بہن نے بات کی کہ کون سا احساس پروگرام ہے اور کہا کہ آپ لوگوں کا احساس کر لیں تو ہم بالکل لوگوں کا احساس کرتے ہیں۔ ہم غریب لوگوں کا احساس کرتے ہیں نا کہ اپنی جیبیں بھرنے والوں کا احساس کرتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کا احساس کر رہے ہیں اور قصر بہبود مظفر گڑھ میں شروع کروا رہے ہیں جس کے لئے 7کروڑ86لاکھ دینے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کمیونٹی ویلفیئر سنٹر فار ٹرانس جینڈرز کے لئے ہم 16 کروڑ دینے جا رہے ہیں جو کہ لاہور میں بنے گا۔ اس کے علاوہ Violence against Women Centre جو کہ ڈیرہ غازی خان، فیصل آباد، لاہور اور راولپنڈی میں بننے جا رہے ہیں۔ جن کے لئے 42کروڑ55لاکھ روپے دیئے جا رہے ہیں۔ Disable persons Management Information System کے لئے 19کروڑ60لاکھ روپے ہم دینے جا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اپوزیشن کو تکلیف کیوں نہ ہو، ان کو تکلیف ہو گی کیونکہ ہم نے اپنے سرکاری ملازمین کو خاص طور پر گریڈ۔1 سے گریڈ۔19 تک کے لوگوں کی تنخواہ میں 10فیصد اضافہ کیا بلکہ انہیں 25فیصد سپیشل الاؤنس بھی دینے جا رہے ہیں جو اس سے پہلے کبھی نہیں دیا گیا تھا

یعنی کل 35 فیصد ان کی تنخواہ بڑھانے جا رہے ہیں۔ اس لئے ان کو تو تکلیف ہو گی جو اپنی جیبیں بھرتے تھے۔ یہ جب دیکھتے ہیں کہ صحت انصاف کارڈ لوگوں میں تقسیم کئے جا رہے ہیں اور عوام کی زبوں حالی کو دور کیا جا رہا ہے تو اس سے ان کو تو تکلیف ہو گی کیونکہ یہ تو وہ لوگ ہیں جو اپنے لئے بھی کوئی ایک ہسپتال نہیں بنا سکے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو باہر ممالک میں جا کر اپنا علاج کراتے ہیں۔ اس لئے ان کو تو تکلیف ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: آپ wind up کریں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! میں آخر میں کہوں گی کہ ہمارے وزیر اعظم پاکستان عمران خان صاحب hats off to him کہ جنہوں نے علی الاعلان امریکہ کو absolutely not کہہ کر بتا دیا کہ یہ پاکستان ہے اور اس کی قوم خود دار قوم ہے۔ یہ جانتی ہے کہ ہم نے کیسے اپنے لوگوں کے مسائل کو دور کرنا ہے اور ہم نے اپنی زمین کسی اور کو نہیں دینی کہ وہ ہماری زمین استعمال کرتے ہوئے دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچا سکیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بُزدار hats off to him کہ جن کو یہ ہمیشہ باتیں کرتے ہیں۔ انہوں نے پنجاب کے ہر سیکٹر کو track پر چڑھا دیا ہے اور وہ بہترین کام کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اسی کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتی ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں اپنی تقریر ایک سچے واقعے سے شروع کرنا چاہتی ہوں کہ حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ جب اسلام کی تبلیغ کے لئے لاہور تشریف لائے تو لاہور شہر میں ایک جادوگر کا راج تھا۔ اس نے حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ پر اپنی برتری دکھانے کے لئے جادو کے زور پر ہوا میں اُڑنا شروع کر دیا۔ حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ نے حق اور باطل میں فرق کرتے ہوئے اپنے جوتوں کو حکم دیا کہ جادوگر کو زمین پر واپس لے آؤ۔

جناب چیئرمین! یہ بجٹ جھوٹ اور جادوگری کے پلندے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ میں یہی کہوں گی کہ عوام بھی آپ کا یہی حال کرے گی جو حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ نے اس جادوگر کا کیا تھا۔

جناب چیئرمین !اس ہاؤس میں بہت سی تقاریر ہوئیں اور حکومتی بنچز کی طرف سے بجٹ کو بہت سراہا گیا۔ میں وزیر خزانہ اور حکومتی بنچوں کے اراکین کو چیلنج کرتی ہوں کہ نواز شریف صاحب کے دَور میں basic commodities کی جو prices تھیں اُن کی اگر دُگنی price بھی ہو تو میں دینے کو تیار ہوں۔ نواز شریف صاحب کے دَور میں آٹے اور کوکنگ آئل کی جو price تھی اُس کی دُگنی قیمت بھی میں دینے کو تیار ہوں۔ کیا اِن میں سے میرا یہ چیلنج قبول کرتے ہوئے میرے ساتھ چلنے کو تیار ہے؟

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! معیشت کو بہتر کرنے کے لئے میاں نواز شریف صاحب جیسا vision، شہباز شریف جیسی طاقت، حمزہ شہباز شریف جیسی commitment اور مریم نواز شریف جیسی بہادری کی ضرورت ہے۔ صوبہ پنجاب میں سب سے مہنگا ٹریننگ پروگرام جاری ہے، وہ ٹریننگ پروگرام عثمان بزدار صاحب کے لئے ہے اور ہمیں پتا ہے کہ اُن کو کہاں سے ٹریننگ مل رہی ہے جبکہ بیچارے عمران خان صاحب بھی اُن کو تبدیل نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین! میں اپنی بات اس چیز پر ختم کروں گی کہ حضرت داتا گنج بخشؒ نے جو جادوگر کے ساتھ سلوک کیا وہی عوام اس جھوٹی حکومت کے ساتھ کرے گی۔ میں یہ بھی کہوں گی کہ جب تک پنجاب اور غریب بھوکا ہے یہ بجٹ جھوٹا ہے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب عمر آفتاب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (جناب عمر آفتاب): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ کے موقع پر اظہارِ خیال کا موقع دیا۔ اس کے بعد میں جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی صاحب کو بھی اس خوبصورت ایوان کو پایہ تکمیل تک پہنچانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور عثمان بُزدار کو بھی مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس اسمبلی کی تکمیل کے لئے فنڈز مہیا کئے لہٰذا اُن کی کوششیں قابلِ تحسین ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پنجاب کا 22-2021 کا بجٹ 2653-ارب روپے پر مشتمل ہے جو ٹیکس فری اور عوام دوست بجٹ ہے۔ یہ پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ کا initiative ہے کہ آج 22-2021 کا بجٹ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے مختلف شعبہ جات کے لوگوں کی آراء اور inputs لے کر ترتیب دیا ہے اور اس میں محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور تمام عملہ کی دن رات کی محنت ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پنجاب کا ڈویلپمنٹ کا بجٹ 560-ارب روپے پر مشتمل ہے۔ اس سال ڈویلپمنٹ کی مد میں 560-ارب روپے کے بجٹ میں بہت بڑا حصہ Public Sector Development Programme (PSDP) کا ہے جو پچھلے سال سے 102 فیصد زیادہ ہے اور یہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان بزدار صاحب کی دن رات کوششوں سے وفاق کی طرف سے ممکن ہوا ہے یعنی 44-ارب سے 89-ارب روپے تک اس سال PSDP سے پنجاب کو حصہ ملا ہے۔ اس میں ایک قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ پہلی دفعہ جنوبی پنجاب کے حصے کو 35 فیصد ڈویلپمنٹ کے لئے متعین کیا گیا ہے اور علیٰحدہ ڈویلپمنٹ کی ایک book بھی چھاپی گئی ہے تاکہ ہمارے جنوبی پنجاب کی ترقی کے لئے اُس کا proper حصہ مل سکے۔ سابقہ حکومتوں کی طرح صرف بجٹ میں سے حصہ نہ رکھا جائے بلکہ عملی طور پر جنوبی پنجاب میں ترقی ہو سکے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اس سال 22-2021 میں ٹوٹل 7116 سکیمیں ADP book میں چھپی ہیں اور running year میں tax collection کے اہداف میں الحمدللہ بہت زیادہ بہتری آئی ہے۔ اس کی وجہ سے سال 21-2020 میں 337-ارب روپے کا بجٹ 402-ارب روپے پر ہم نے enhance کیا ہے اور اس کی وجہ سے تین ہزار سکیموں کو مکمل کیا گیا۔ 22-2021 کے بجٹ میں تعلیم، صحت، روزگار اور کم وسیلہ افراد کے تحفظ اور علاقائی ترقی جیسے منصوبے ہماری گورنمنٹ کی ترجیحات میں شامل رہے۔ اس میں سب سے ضروری اور اہم شعبہ صحت ہے جو ہر فرد کی ضرورت ہے۔ صحت کے حوالے سے ہماری گورنمنٹ نے 99-ارب روپے مختص کئے جو گزشتہ سال کے مقابلے میں خطیر رقم ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پنجاب میں BHUs کی تعداد بڑھاتے ہوئے تمام BHUs کو 7/24 پر لے جایا جا رہا ہے تاکہ ہماری یونین کونسل کی سطح پر لوگوں کو ہیلتھ کی facilities بہتر مل سکیں۔ مزید برآں اس سال پنجاب میں یونیورسل ہیلتھ کی مد

میں 80-ارب روپے کے ساتھ پنجاب کے ہر گھر میں ہیلتھ انشورنس کارڈ دیا جائے گا۔ آپ کو پتا ہے کہ COVID کی وجہ سے ہمیں یہاں پر بے شمار مشکلات رہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پنجاب میں کرونا کے پیش نظر عمران خان صاحب کی قائدانہ صلاحیتوں اور اُن کی لیڈر شپ کی وجہ سے ہم لوگوں کو روزگار دینے اور مشکل حالات میں پنجاب کی معیشت کی صورتحال کو بھی بہتر کرنے میں کامیاب ہوئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: پلیز windup کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (جناب عمر آفتاب): جناب چیئرمین! میں یہاں پر ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پیکج کا بھی اظہار کرنا چاہوں گا۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب عثمان بُزدار صاحب کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ ڈسٹرکٹ شیخوپورہ کو انہوں نے 8-ارب روپے سے زائد کی رقم دی جس میں بے شمار ایسے منصوبے ہیں جن میں شیخوپورہ میں یونیورسٹی، کیڈٹ کالج نارنگ منڈی اور آدیاں روڈ کی تکمیل شامل ہے۔

جناب چیئرمین: پلیز آپ wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (جناب عمر آفتاب): جناب چیئرمین! میں یہاں پر ایک قابل ذکر بات ضرور بتانا چاہتا ہوں کہ مرید کے نارروال روڈ پر کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کے نئے کیمپس کا انعقاد بھی ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور چیز بھی بڑی ضروری ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی ایک ایسا پراجیکٹ ہے جو پنجاب اور پاکستان کی ترقی کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ہمارے اپوزیشن کے معزز رکن پیر اشرف رسول صاحب نے گزشتہ دنوں اپنی بجٹ تقریر میں راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے متعلق بات کی جس میں انہوں نے تصویر کا ایک رُخ دکھایا ہے لہٰذا میں انہیں اور اس معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت نے راوی اربن ڈویلپمنٹ کا پراجیکٹ شروع کیا لیکن جب زمین acquire ہوئی تو اس حوالے سے پیر اشرف رسول صاحب نے کہا کہ زمینداروں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور انہیں دو لاکھ روپے فی ایکڑ دیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے میں آپ کو بتاتا چلوں کہ انہوں نے تصویر کا ایک رُخ یہاں پر دکھایا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ Land Acquisition Act کے تحت جو زمین

acquire ہوئی اُس کی proper اوسط بیچ کے مطابق رقم دی گئی ہے۔ چونکہ میرا حلقہ اور میرے لوگ وہاں موجود ہے۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ اپنی بات wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (جناب عمر آفتاب): جناب چیئرمین! عمران خان صاحب کو لوگوں سے پیار ہے۔ میں خود عمران خان صاحب کے پاس گیا اور اپنے علاقے کے لئے سپیشل پیکج لے کر آیا۔ وہ سپیشل پیکج یہ ہے کہ عمران خان صاحب نے ہر ایکڑ پر 10 مرلے کا پلاٹ دینے کی approval دی ہے اس لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تاریخی پیکج دیا گیا ہے۔ اب اِنشاء اللہ پاکستان اور پنجاب ترقی کرے گا اور پاکستان کی عوام خوشحالی کی طرف جائے گی۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آخر میں محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور محکمہ خزانہ کے تمام افسران و سٹاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بجٹ بنانے میں بڑی محنت کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں نے کچھ عرض کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری ظہیر الدین صاحب! کیا آپ نے بات کرنی ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! بس مختصر بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین صاحب بات کریں گے اور اِن کے بعد محترمہ حمیدہ میاں بات کریں گی۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ "**ایاک نعبد وایاک نستعین**۔" یا اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کیونکہ مجھے نئے ایوان میں پہلی دفعہ اپنی معروضات پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میں پہلے چودھری پرویز الٰہی صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے steadfast اور اپنے پکے ارادے کے ساتھ اسمبلی کا کام شروع کیا جس کو پچھلے 10 سال روکے رکھا۔ جب کام شروع ہوا تب اُن دنوں میں ان کا ادنیٰ ساتھی تھا کیونکہ میرے پاس محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کا charge تھا تو ڈیزائن کرنے میں بھی حصہ لیا۔ 10 سال بعد پھر چودھری پرویز الٰہی صاحب نے اس کام کو complete کیا۔

جناب چیئرمین! میں نے بجٹ پر مختصر بات کرنی ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے وزیر خزانہ ہاشم جواں بخت صاحب کو پہلے جو بجٹ inherit کیا گیا تھا اُس سے آگے انہوں نے لے کر چلنا تھا اور جو کچھ ہم نے انہیں inherit کیا تھا اس کے متعلق میں عرض کر دیتا ہوں۔ جب اِن کو یہ handover ہوا تب 100۔ارب روپے کا surplus بجٹ ملا تھا اور جب ہاشم جواں بخت صاحب نے take over کیا تو ہزاروں ارب روپے کا مقروض صوبہ انہوں نے take over کیا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کسی ملک کا وزیر خزانہ جیسا کہ اسحاق ڈار صاحب تھے۔ اپنی وزارت کو اور اپنی سینیٹر شپ کو چھوڑ کر ملک سے بھاگ جائے تو آپ اندازکریں اس ملک کا کیا حشر ہو گا۔ جس کا federating unit ایک پنجاب بھی ہے۔وزیر خزانہ فائلز بھی ساتھ لے گئے اور exile کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ جس نے اس معیشت کو take over کیا اور اس معیشت کو سنبھالا ہے وہ وزیر اعظم عمران خان کی معاشی ٹیم ہے اور اس economy کا successor کا بھی وزیر اعظم عمران خان کی ٹیم ہے۔ اس معیشت کی بربادی کا یہ عالم تھا۔10 سال کے اندر جو Road Empire تھی۔ جو پہلے چودھری پرویز الٰہی کی حکومت میں ہم بنا کر گئے تھے۔ اس کا TST Roads Triple Surface Treatment Road جو کہ built in ہوتا ہے۔

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین! 26۔سو ارب کا یہ بجٹ بہترین پیش کیا گیا ہے۔ جو کے tax free اور عوام دوست اور کسان دوست بجٹ ہے۔اس کو بنانے میں جو مشکلات تھیں۔ وہ میں گزارش کرنے لگا ہوں۔ پچھلے دس سال میں جو built in Roads Empire repairs ہوتا تھا۔TST Roads کو 50ہزار روپے per kilometer repairs پر لگانا اور carpeted roads پر ایک لاکھ روپے لگانا ہے۔ کسی جگہ دس سال میں کچھ نہیں لگایا گیا۔ جس کی وجہ سے تمام پنجاب کی جو سڑکیں ہیں وہ تمام Roads Empire تباہ ہو چکی ہیں۔وہ سارا پیسہ اورنج ٹرین پر لگا دیا گیا۔ہارون رشید کے بقول 35 کروڑ اورنج ٹرین کا بجلی کا بل آیا اور 37 لاکھ income ہوئی ہے۔ان hazards کی موجودگی میں یہ بجٹ بنایا گیا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صحت کارڈ یہاں تقسیم ہو گا ۔ welfare states کو promote کرنے کے لئے دو تین چیزوں کو promote کیا گیا جن میں health,education and law and order ہے۔اور agriculture promotion کے لیے کسان کارڈ فراہم کیا

جائے گا۔ کسان کارڈ کے لئے بہت سے incentive ہوں گے۔ subsidy directly man to man دی جائے گی۔ کپاس اور edible oil کے لئے subsidy per acre دی جائے گی۔ وہ کسان اپنی فصل بونے کے لئے زیور اور مال گروی رکھتا تھا۔ گائے اور بھینسیں بیچتا تھا۔ اب اس کو یہ نہیں کرنا پڑے گا۔ اس کو tax free loan ملے گا۔ اور subsidy کی صورت میں 20-25 ہزار روپے آئے گا اور اس سے خوشحالی آئے گی۔ یہاں پر نوکریوں کا ذکر ہوا میں challenge کے تور پر کہنا چاہتا ہوں 2018 میں اس حکومت کے آنے کے بعد فیصل آباد میں اور دوسری جتنی بھی Industrial Estates ہیں ان میں جتنی بھی نوکریاں دی گئی ہیں ان کو count کر لیا جائے وہ کروڑ سے زیادہ بڑھ چکی ہیں۔ یہ تین سال کے اندر جو نئی نوکریاں دی گئی ہیں۔ صرف سرکاری نوکروں کو نوکری نہ سمجھا جائے وہ نوکریاں جو صنعت کے اندر یا تجارت کے اندر مہیا کی گئی ہیں یہ حکومت کی طرف سے مہیا کی گئی ہیں۔ RODA project کا جو project ہے۔ وہ ایک نہایت ہی اعلیٰ project ہے۔ بستیاں بسانا حکومتوں کا کام ہے اور بستیاں اُجاڑنا بھی کئی حکومتوں کے نصیبت میں آیا ہے۔ اجاڑنے والے دوسرے ملکوں میں چلے گئے۔ بہادر شاہ ظفر کا شعر:

لگتا نہیں ہے جی مرا اُجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں

میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں پہلے چودھری پرویز الٰہی نے فیصل آباد میں industrial state بنائی تھی جو 43 سو ایکڑ پر محیط تھی اور اب 22 سو ایکڑ پر بنائی گی ہے۔ جس کے اندر دھڑا دھڑ factories لگ رہی ہیں اور لاکھوں نوکریاں مہیا ہو رہی ہیں۔ ہمارے وزیراعظم جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قوم کی ترقی کے لئے سوچ ایک ہے۔ their hand in glove تعمیراتی طور پر اور انہوں نے کرپشن کو ختم کرنے کا جو عزم کیا ہوا ہے، اس کے بجٹ پر اچھے اثرات پڑ رہے ہیں۔ کبھی یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کہ جو کہتے تھے کہ ہم "حکمران خاندان ہیں"۔ اللہ سے ڈرنا چاہئے ایک دن 41 گاڑیوں کا entourage لے کر نکل رہے تھے تو دو دن کے بعد آواز پڑ رہی تھی کہ " نواز شریف وغیرہ" یہ عدالتوں میں آواز ان کی کرپشن کی وجہ سے پڑھ رہی تھی۔ اللہ سے ڈرنا نہیں اور یہ لوگ ڈرتے نہیں۔ میں صرف ایک بات کر کے wind up کروں گا کہ چلی کے شاعر "Pablo Neruda " کا ترجمہ اعتزاز صاحب نے کیا ہے کہ:

ان سے کہو تم عدالت میں جانے سے پہلے
کہو تم سفارت میں جانے سے پہلے
کہو تم وزارت میں جانے سے پہلے
دکھاؤ ہمیں اپنے اعمال نامے
قیامت کے دن اور خدا پر نہ چھوڑو
قیامت سے یہ لوگ ڈرتے نہیں ہیں
اسی چوک میں خون بہتا رہا ہے
اسی چوک میں قاتلوں کو سزا دو

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: محترمہ حمیدہ میاں!

محترمہ حمیدہ میاں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! جس طرح ہمارے honourable colleagues نے بجٹ کے حوالے سے اپنی اپنی تقاریر کیں اسی طرح میں بھی ایک specific topic محکمہ صحت کے اوپر بات کرنا چاہوں گی۔ وزیر خزانہ نے جس وقت Budget Speech کی تو انہوں نے پنجاب حکومت کے وژن کا حوالہ دیتے ہوئے محکمہ صحت کے متعلق کہا کہ محکمہ صحت کو وہ عالمی معیار سے مطابقت رکھنے والی حکمت عملی دینا چاہتے ہیں لیکن جس وقت میں بجٹ book دیکھتی ہوں تو کہنے اور عملی طور پر کرنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

جناب چیئرمین! ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہر ضلع کا ایک basic necessity ہے جہاں غریب اور متوسط طبقہ اپنے علاج معالجہ کے لئے جاتا ہے۔ ڈسٹرکٹ منڈی بہاؤالدین میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے لئے ایک ارب 7 کروڑ روپے کا بجٹ منظور ہوا تھا litigation میں چار پانچ سال جانے کے بعد وقت تو ضائع ہوا لیکن الحمد للہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے 82 فیصد کام مکمل کیا اور 82 فیصد کام مکمل کر کے 2018 میں نئی حکومت کے حوالے کیا۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ انہوں نے پچھلے سال بھی صرف ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپے کی رقم مختص کی اور ظلم کی انتہا یہ ہے کہ ہسپتال کے لئے فنڈز جاری کرنے کی

بجائے شہر منڈی بہاؤالدین جو 10 یونین کونسلوں پر مشتمل ہے، وہاں 1985 سے ایک سول ہسپتال قائم تھا جہاں سے عملہ اور سامان اٹھا کر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لے گئے اور شہر منڈی بہاؤالدین کے ہسپتال کو ویران کر دیا۔ ایک نامکمل منصوبہ جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کا تھا وہاں ایک نامکمل set up قائم کر دیا۔

جناب چیئرمین! مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ جس وقت میں بجٹ Budget Book دیکھتی ہوں تو total پنجاب کے لئے انہوں نے 560 ۔ارب روپے ڈویلپمنٹ فنڈز کے لئے رکھا ہوا ہے تو کیا 560۔ ارب روپے میں سے 16 کروڑ روپے بھی یہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے لئے نہیں دے سکتے تھے۔ میری گزارش یہ ہو گی کہ یہ جو Budget Book ہے اس پر نظر ثانی کریں اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال منڈی بہاؤالدین کے لئے 16 کروڑ روپے جاری کریں کیونکہ اگر انہوں نے نظر ثانی نہیں کرنی، صرف یہاں پر سیاسی تقاریر ہی ہونی ہیں اور ہم لوگوں نے TA/DA وصول کرنا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ جو valid points ہیں، آپ سب سے گزارش ہے کہ اس پر نظر ثانی کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جناب امجد محمود چودھری!

جناب امجد محمود چودھری: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ۔ شکریہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کو اتنی خوبصورت اسمبلی جسے اتنا خوبصورت interior decorate کیا گیا جس پر میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور پورے ایوان کو، تمام ایم پی ایز اور خاص طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب عثمان بُزدار صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! کتنی اچھی اسمبلی ہے، ایک چیز میں ضرور کہوں گا کہ میں پہلی دفعہ ایم پی اے بنا ہوں اور آج پہلی دفعہ مجھے نئی اسمبلی میں بجٹ پر بحث کرنے کے لئے موقع ملا ہے۔ میں جب ایوان میں آیا تو نماز کا وقت تھا، اذان ہوئی تو میں نماز پڑھنے کے لئے جا رہا تھا کہ میں نے پوچھا کہ یہاں جماعت ہو گی تو بتایا گیا کہ جماعت ہو گی۔ کدھر ہو گی کہنے لگے کہ نیچے ہو گی۔ میں نیچے گیا ہوں تو اپوزیشن لیڈر کے چیمبر سے باہر نکل گیا تو وہاں دیکھا کہ شامیانے لگے ہوئے ہیں اور

شامیانوں کے نیچے جماعت ہو رہی ہے۔ 72 سال سے پنجاب کی یہ اسمبلی ہے اور پاکستان بننے سے پہلے کی یہ اسمبلی ہے لیکن اس میں اللہ کا گھر نہیں تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، چودھری صاحب! بڑی خوبصورت مسجد ہے اور آپ اگر چند قدم آگے چلے جاتے تو آپ کو مسجد نظر آجاتی۔

جناب امجد محمود چودھری: نہیں، جناب چیئرمین! اب نہیں ہے ناں۔ پھر پتا چلا کہ بارش ہو گئی اور ہال میں نماز پڑھتے ہیں کیونکہ اندر مسجد نہیں ہے۔ میں چودھری صاحب کے پاس گیا ہوں اور انہوں نے کہا کہ انشاءاللہ جلد مسجد بن جائے گی۔ دیکھیں، یہ تبدیلی ہے کہ اللہ کا گھر اسمبلی کے اندر بنا ہے۔ یہ تبدیلی ہے کہ نئی اسمبلی بنی ہے۔ پنجاب کا پورا فنڈ لاہور کے اندر لگا مگر مسجد اسمبلی کے اندر نہیں بنا سکے اور 15 سالوں کے دوران بھی یہ ہال مکمل نہیں کر سکے۔ اب میں چودھری پرویز الہیٰ صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں بجٹ کے متعلق بات کروں گا کہ وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم نے یہ بجٹ بہت اچھا بنایا ہے جس پر میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ راولپنڈی کے لئے 15 کروڑ روپے کا فنڈ جاری کیا گیا ہے لیکن اس حوالے سے میں یہ ضرور کہوں گا کہ راولپنڈی میں زیر زمین پانی کا level اتنا نیچے چلا گیا ہے کہ 800 فٹ تک پانی نیچے چلا گیا ہے۔ ہمارے راولپنڈی کے لئے ڈیم بڑے ضروری ہیں کیونکہ وہاں پر Dadhocha Dam, Chahan Dam, Papin Dam زیر تعمیر ہیں تو ان کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز جاری کئے جائیں کیونکہ راولپنڈی میں سب سے بڑا مسئلہ پانی کا ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ کہ راولپنڈی میں رنگ روڈ کے Phase-1 کا ذکر نہیں کیا گیا۔ رنگ روڈ میں جو بھی کوئی مسئلہ ہے اسے ضرور چیک ہونا چاہئے اور ذمہ داران کا احتساب ہونا چاہئے۔ پنجاب کے سارے بڑے شہروں میں رنگ روڈ ہیں جبکہ چھوٹے چھوٹے شہروں میں بائی پاس ہیں مگر راولپنڈی اور اسلام آباد پاکستان کا رنگ روڈ ہے لیکن وہ رنگ روڈ نہیں بن رہا۔ میں وزیر اعظم پاکستان عمران خان صاحب، وزیر اعلیٰ پنجاب عثمان بزدار صاحب اور وزیر خزانہ صاحب سے کہوں گا کہ مہربانی کر کے اس رنگ روڈ کا جلد از جلد افتتاح کیا جائے۔ یہ پاکستان کا رنگ روڈ ہے جو کہ پوٹھوہار کے لئے ایک تحفہ ہے اور اسلام آباد راولپنڈی کے لئے بھی ایک تحفہ ہے۔

جناب چیئرمین! راولپنڈی کے لئے ایک " پوٹھوہار " یونیورسٹی کا بھی مطالبہ کروں گا کہ وہاں پر پوٹھوہار یونیورسٹی دی جائے اور اس کے لئے جتنی بھی زمین درکار ہو گی وہ میں اپنی طرف سے عطیہ کروں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جب میں ایم پی اے بنا، وزیر اعلیٰ صاحب کو میں نے اپنے پاس سے 25 لاکھ روپے کا بھاشا ڈیم کے لئے چیک دیا، اپنی ساری تنخواہ اور TA.DA وغیرہ، میرے حلقے میں لوگوں کے لئے جتنے پانی کی ضرورت ہے وہاں پر ہر مہینے دو ٹیوب ویلوں کے بور کرواتا ہوں۔ یہ سارے باتیں کرتے ہیں سرکاری پیسے پر، میں سرکاری پیسے کی بات نہیں کرتا بلکہ اللہ نے جو مجھے دیا ہے میں اس میں سے کروں گا۔ میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ میں بحریہ ٹاؤن کی طرف سے وائس چیف ایگزیکٹو ہوں اور الحمد للہ تین سالوں میں بیوہ عورتوں کی بچیوں کے جہیز، dialysis کے لئے، بائی پاس کے لئے، کڈنی ٹرانسپلانٹ کے لئے، جگر ٹرانسپلانٹ کے لئے میں نے 10 کروڑ روپے دیا ہے جبکہ الحمد للہ بحریہ ٹاؤن کی طرف سے میں نے خود اللہ کے کرم سے راولپنڈی میں ہر سال کے لئے 6۔کروڑ روپے دیا ہے اور Phase-8 میں الحمد للہ جو اللہ نے ہمیں دیا ہے اس میں سے مریضوں کی ویلفیئر کے لئے 18 کروڑ روپے ہر سال دے رہا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ میں نے ڈیم کے فنڈز کے لئے کہا ہے اور خاص طور پر اس بجٹ میں غریب آدمی کے لئے جو کہ دیہاڑی دار ہے، 20 ہزار روپے ماہانہ تنخواہ رکھی گئی ہے جس سے اس کے گھر کا بجٹ نہیں بنتا اس لئے میں request کروں گا کہ 25 ہزار روپے ان کی تنخواہ مقرر کی جائے کیونکہ سرکاری ملازم کو بچوں کا الاؤنس ملتا ہے، تعلیم کے لئے سکالرشپ ملتا ہے اور انہیں سالانہ چھٹیاں ملتی ہیں لہذا جو غریب لوگ ہیں ان کا 20 ہزار روپے ماہانہ میں گھر کا بجٹ نہیں بن سکتا اس لئے میں کہتا ہوں کہ ان کے لئے کم از کم 25 ہزار روپے تنخواہ ہونی چاہئے کیونکہ اس غریب دیہاڑی دار سے 12 گھنٹے ڈیوٹی لی جاتی ہے تو میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب مناظر حسین رانجھا!

جناب مناظر حسین رانجھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا انتہائی ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے تو چوہدری پرویز الٰہی اور ان کی تمام ٹیم کو مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے پنجاب اسمبلی کی اتنی خوبصورت عمارت خصوصی توجہ سے قائم کرکے ایک تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میرے خیال میں آنے والے وقتوں میں ان کا یہ تاریخی کام تاریخ میں ہمیشہ قائم اور دائم رہے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! بجٹ پیش ہو گیا ہے اور یہ پاس بھی ہو جائے گا۔اصل میں بجٹ کا پتا اُس وقت چلے گا جس وقت اِس پر عملدرآمد ہو گا کہ اس بجٹ سے ایک غریب آدمی کو اور کم تنخواہ دار طبقہ کو کیا فائدہ ہوا۔ اس بجٹ سے کیا غریب آدمی کا چولہا ٹھنڈا ہو جائے گا یا اس کو سکون ملے گا؟ یہاں مبارک بادیں دی جا رہی ہیں اچھی بات ہے مبارک بادیں ہونی چاہئیں لیکن اصل چیز یہ دیکھنے والی ہے کہ اس بجٹ سے عوام کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ایک غریب کارکن، ایک سرکاری ملازم اور اس غریب طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اس سے کیا فائدہ پہنچتا ہے اصل میں اس بجٹ کا امتحان تو اس وقت آئے گا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت لاء اینڈ آرڈر کے جو مسائل ہیں میرا تعلق دیہاتی علاقے سے ہے، پولیس پر بے پناہ رقم خرچ کی جا رہی ہے لیکن جو حکومت کے مخالف لوگ ہیں ان کا جینا تھانوں میں دُوبھر ہو چکا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ آپ براہ کرم یہ direction جاری کریں کہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو۔ جھوٹے مقدمات میں لوگوں کو پھنسایا جا رہا ہے اور سچے مقدمات میں غریبوں کی آواز سننے والا کوئی نہیں ہے۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ جب تک ایک عام آدمی کو انصاف نہیں ملے گا وہ کسی بھی حکومت کی تعریف کرنے کے قابل نہیں ہو گا۔ اگر غریبوں کو انصاف ملے گا، ان کی دادرسی ہو گی، ہر دفتر میں ان کو عزت و آبرو ملے گی تو انشاءاللہ تعالیٰ جو بھی حکومت ہو گی اس کو نیک نامی ملے گی۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق ضلع سرگودھا سے ہے۔ گزشتہ الیکشن میں کافی بھاری اکثریت سے مسلم لیگ الیکشن میں جیتی تھی لیکن ضلع سرگودھا کی آدھی آبادی اس حالیہ بجٹ میں ترقیاتی کاموں سے محروم ہے۔ کیا ان کو اس بات کی سزا دی جا رہی ہے کہ وہاں پر مسلم لیگ کے لوگ کیوں منتخب ہوئے ہیں؟ وہ پاکستان کے لوگ ہیں، وہ پنجاب کے لوگ ہیں ان کا بھی اس ملک کے سرمایہ اور وسائل پر اتنا ہی حق ہے جتنا کسی اور کا ہے۔ میری یہ درخواست ہو گی کہ انصاف کو

بر قرار رکھنا چاہئے۔ میں ایک اور گزارش کرنا چاہوں گا کہ پی ٹی آئی کی حکومت غریبوں کو مکان دے رہی ہے۔ ایسے لوگ جو بے گھر ہیں ان کے لئے بھی مکانات بنانے کا اعلان کیا جا چکا ہے لیکن میرے حلقہ میں خاص طور پر جو غریب آباد ہیں، 25,40 گھر آباد ہیں ان کو گرانے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ پی ٹی آئی کے اقتدار رکھنے والے لوگ ان مکانوں کو گرا کر وہاں پر اپنے ٹاؤن بنانا چاہتے ہیں۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ اس ظلم اور بربریت کا ازالہ ہونا چاہئے۔ غریبوں کو انصاف ملنا چاہئے وہاں پر لوگ ایک ایک کمرے کے چھوٹے چھوٹے گھر بنا کر بیٹھے ہیں ان کو وہاں سے ہٹانا نہیں چاہئے۔ اگر ان کو وہاں سے ہٹایا جائے گا تو وہ بے گھر ہو جائیں گے اور ان کا اللہ کے سوا کوئی آسرا نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین! میں زراعت کے حوالے سے بات کروں گا۔ جیسا کہ کہا جا رہا ہے کہ گندم، کپاس، مکئی، کماد اور چاول کی بے پناہ فصلیں ہوئی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے زمینداروں نے محنت کی ہے، مشقت کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس مقام تک پہنچایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ زراعت کے لئے جو توجہ دینی چاہئے وہ نہیں دی جا رہی ہے۔ جب تک زرعی طبقہ خوشحال نہیں ہو گا، اس کو سہولتیں نہیں ملیں گی تو زراعت کے اندر جو خوشحال انقلاب کا تصور ہے وہ کبھی بھی پورا نہیں ہو سکے گا۔ اس وقت زیادہ تر لوگ ذاتی ٹیوب ویلوں پر اپنا کام کر رہے ہیں خاص طور پر بجلی پر چلنے والے ٹیوب ویلوں کو ماضی میں کافی ریلیف دیا جاتا تھا لیکن اس وقت ٹیکسوں کی اتنی بھرمار کر دی گئی ہے کہ ایک عام زمیندار اپنے ٹیوب ویل کا بل دینے سے قاصر ہے۔ میری آپ کی وساطت سے وزراء کرام سے درخواست ہو گی کہ وہ اس بارے میں سوچیں، زمیندار کو سبسڈی دیں تاکہ وہ آسانی کے ساتھ آبپاشی کر سکے اور زراعت کو ترقی کی بلند ترین مقام پر لے جا سکے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع میں ایسے زمیندار ہیں جنہوں نے ایگریکلچر انکم ٹیکس ادا کیا ہے لیکن بعد میں ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے ایف بی آر کا بہانہ بنا کر ان کو دوبارہ لاکھوں روپے ٹیکس دینے کا نوٹس دے دیا ہے۔ لوگ عدالتوں میں چلے گئے ہیں اور litigation کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اس سلسلے میں بھی گورنمنٹ کو سوچنا چاہئے کہ جب ایک آدمی تمام ٹیکسز ادا کر رہا ہے تو اس پر اضافی ٹیکس مسلط نہیں کرنا چاہئے۔ اگر ایک زمیندار اچھا کام کر رہا ہے تو اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے اس پر ظلم نہیں کرنا چاہئے۔ میں آخر میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے حلقہ کے چند شہر ایسے ہیں خاص طور

پر میں کوٹ مومن کا حوالہ دوں گا، مجھے فنڈ نہیں مل رہا ہے اور نہ مجھے چاہئے لیکن جو وہاں کی عوام ہے اس کا تو اس حکومت پر حق ہے۔ کوٹ مومن میں سیوریج کا نظام تباہ و برباد ہو چکا ہے، تحصیل ہیڈ کوارٹر میں گلیاں پانی سے بھری ہوئی ہیں اور گزرنے والوں کے لئے راستے اتنے خراب ہو چکے ہیں کہ انہیں انتہائی مشکل ہو رہی ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ کوٹ مومن، بھابڑا، مڈھ رانجھا، للیانی، معظم آباد اور مٹیلہ جو اس حلقے کے بڑے گاؤں ہیں ان کے لئے سیوریج کا نظام بہتر بنانے کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ بے شک جو ہارے ہوئے ایم پی ایز ہیں ان کی وساطت سے فنڈز دے دیں لیکن ان لوگوں کو فائدہ پہنچنا چاہئے تاکہ مشکل وقت میں اللہ تعالیٰ ان کے لئے بہتری لا سکے۔ حکومت کا وقت تھوڑا رہ گیا ہے صرف دو اڑھائی سال رہ گئے ہیں تو اس بجٹ میں تو ان کے لئے پیسا نہیں رکھا گیا لیکن آنے والے وقت میں ان کے لئے کوئی پیسا مختص کیا جائے تاکہ وہ لوگ سکھ کا سانس لے سکیں۔ میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ نے مجھے وقت دیا اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے، پنجاب اسمبلی کو مزید ترقی دے، پنجاب کے لوگوں کو زیادہ ترقی دے اور پنجاب میں بسنے والے لوگوں کی مشکلیں، تکلیفوں کو دور فرمائے۔ بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ سید سبطین رضا! موجود نہیں ہیں۔ محترمہ نسرین طارق! وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ جناب شہاب الدین خان! موجود نہیں ہیں۔ جناب امین اللہ خان!

جناب امین اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میرا گلہ کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ میں نے ایسے دوست بھی دیکھے ہیں جب میں نے اپنا نام آپ کے پاس پیش کیا تو وہ میرے بعد آئے تھے لیکن وہ مجھ سے پہلے تقریر کر کے گئے ہیں۔ یہ زیادتی ہے جو نہیں ہونی چاہئے۔ جس شخص کا نام لسٹ میں لکھا جاتا ہے تو اس کے مطابق ہی اس کا نام پکارنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے وقت سے پہلے بھی بولا اور راضی بھی نہیں ہوئے۔

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! بس اس کو نوٹ کر لیں۔ میں جناب سپیکر کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنی خوبصورت اسمبلی بنائی ہے۔ انہوں نے اس کو بنانے میں بڑا زور لگایا ہے اور آخر کار 16 سال بعد اس میں کامیاب ہوئے۔ اس کے بعد میں اپنے وزیر خزانہ کو مبارکباد

پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنا شاندار بجٹ پیش کر کے پنجاب کی عوام کے دل جیت لئے ہیں۔ یہاں ایک اور بات ہوئی کہ اپوزیشن کا رونا پہلے تھوڑا کم تھا لیکن اب اس سے زیادہ ہو گیا ہے۔ ہمارے ایک دوست اپوزیشن کے تھے جو یہاں پر بات کرتے ہوئے تنقید کر رہے تھے۔۔

جناب چیئرمین: خان صاحب! آپ اپنی بات continue کریں۔

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! انہوں نے بات کی کہ بجٹ اِس طرح ہے، اُس طرح ہے لیکن جب وہ خود منسٹر تھے اس وقت جب وہ سستے بازار میں جاتے تھے تو موصوف ہیلی کاپٹر پر جاتے تھے۔ وہ جاتے سستے بازار میں تھے لیکن عوام کے پیسے سے ہیلی کاپٹر استعمال کرتے تھے تو اس طرح کی حکومت اور اس طرح کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے جو کہ عوام کا نہیں سوچتے بلکہ وہ اپنا سوچتے ہیں۔ ان کے کھانے بھی مری میں ہیلی کاپٹر پر جاتے تھے اور بات وہ عوام کی کرتے ہیں اور عوام کی بھلائی کرتے اگر کوئی حکومت اپنی عوام کے لئے بہتری کا سوچ رہی ہے اور اگر ایک اچھا بجٹ آگیا ہے تو آپ اس پر تنقید ضرور کریں لیکن تنقید برائے تنقید نہ کریں بلکہ تعمیری تنقید کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مجھے اس بات پر بھی خوشی ہوئی ہے کہ جو پنجاب گورنمنٹ نے بجٹ پیش کیا ہے اس میں سب سے اچھی بات یہ ہے کہ عام آدمی کے مسائل پر بات کی گئی ہے، عام آدمی کو اوپر اٹھانے کی بات کی گئی ہے عام آدمی کی روزمرہ کی مشکلات کو حل کرنے کی بات کی گئی ہے۔ میں اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان احمد بُزدار صاحب اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اچھا بجٹ پیش کر کے پنجاب کے لوگوں کے دل جیتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پنجاب کے تمام اضلاع میں ریسکیو 1122 کے مراکز کھول کر اور ان کو وہاں پر launch کر کے عام آدمی کے لئے سہولت پیدا کی گئی ہے آپ دیکھیں کہ ہمارے ہاں روزانہ کتنے حادثات ہوتے ہیں اور سب لوگ چاہے وہ elite class ہو یا عام بندہ ہو یہ 1122 کی سروس سے مستفید ہوتے ہیں۔ میں اس بات پر بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ میرے حلقے میں بھی دو سنٹرز تھے اور الحمد اللہ اس دفعہ انہوں مہربانی کر کے ان دونوں سنٹرز کو منظور کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین!ٹرانسپورٹ،اس دفعہ ٹرانسپورٹ کے لئے 16-ارب روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے لیکن بد قسمتی سے Orange Train پر ہمارے بجٹ کی تقریباًساڑھے پندرہ ارب روپے کی لاگت آرہی ہے جو کہ باقی 50 کروڑ روپے کی رقم بچتی ہے جس سے میرے خیال میں شور تو بہت کریں گے ٹرانسپورٹ کے لئے پیسے نہیں دیئے گئے لیکن حکومت نے 16-ارب روپے دیئے ہیں اس میں سے ساڑھے پندرہ ارب روپےOrange Trainاور میٹروبسوں پر سبسڈی کی صورت میں دینے پڑتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین!معذور افراد کے لئےManagement Information System کا قیام،یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ معذوروں کو بھی اس بجٹ میں شامل کیا گیا ہے اور انہیں یہ بتایا گیا ہے کہ آپ لوگ بے آسرا نہیں حکومت آپ کے ساتھ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین!دوسرا ایک اور احسن اقدام جو پنجاب گورنمنٹ نے اٹھایا ہے وہ پنجاب میں موٹر بائیک ایمبولینس سروس کا قیام ہے اس سے عام آدمی کو بہت زیادہ سہولت ہو گی اور جو مریض critical condition میں ہوں گے تو یہ ایمبولینس وہاں پہنچ کر ان کو ریسکیو کرے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین!سکولوں میں سولر سسٹم لایا جارہا ہے تو اس سے کم از کم آپ کی گورنمنٹ پر ایک تو اضافی بوجھ نہیں آئے گا،دوسرا بچوں کی تعلیم میں اور خاص طور گرمیوں میں وہاں پر پنکھوں کی سہولت مہیا ہو گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین!انشورنس ہیلتھ کارڈ اس حکومت کی بہت بڑیachievementہے اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کو انہوں نے جس کامیابی کے ساتھ شروع کیا ہے تو آگے بھی اس کو کامیابی کے ساتھ چلائیں۔ پنجاب میں چار زچہ بچہ ہسپتال قائم کئے جارہے ہیں جو میانوالی،بہاولپور،اٹک اور راجن پور میں بنائے جائیں گے۔میں اپنے حلقے کی بات کروں گا کہ میانوالی اتنا پسماندہ علاقہ ہے اس کو اتنا پسماندہ رکھا گیا تھا کہ آپ یقین کریں کہ ہمیں ایسا لگتا تھا کہ جیسے ہم پنجاب کا حصہ نہیں ہیں اور وہاں پر میرے حلقہ پی پی-86 میں---

جناب چیئرمین: جی،please windup کیجئے گا۔

جناب امین اللہ خان: آج اس بجٹ میں ایک ڈگری کالج کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں اس سے پہلے 70 سال میں وہاں پر پورے حلقے میں ڈگری کالج نہیں تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، please wind up کیجئے گا۔جی، محترمہ راحیلہ نعیم!۔۔۔ Not present محترمہ رابعہ نسیم فاروقی!۔۔۔Not present، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔امابعد فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

جناب چیئرمین! میں custodian of the House کو یہ مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اتنا خوبصورت ہاؤس بڑے قلیل عرصہ میں مکمل کروایا اور میں اسمبلی کے تمام ممبران کو unanimously مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ جب 2018 کی اسمبلی معروض وجود میں آئی اس کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ اللہ کے فضل وکرم سے انہوں نے ختم نبوت کے خلاف جتنی بغاوتیں اٹھ رہی تھیں، جتنی بغاوتیں سر اٹھا رہی تھیں ان سب کا ایک قانون سازی کے ذریعے قلع قمع کیا اور آج یہ اتنی خوبصورت بلڈنگ جو معروض وجود میں آئی ہے اس میں بحوالہ ترمزی شریف جو monogram کے ساتھ لکھا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جناب سپیکر صاحب، یہاں کا سٹاف تھا اور development والی ٹیم نے یہ ایک اچھا اقدام کیا ہے جس کے لئے میں سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اس اسمبلی میں جہاں پر اتنا اچھا کام ہوا ہے وہاں پر ٹریژری بنچوں سے سٹینڈنگ کمیٹیوں کے لئے جو زیادتی کی گئی ہے کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کے چیئرمین کو nominate نہیں کیا گیا اور کمیٹی کو مکمل نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے آج تمام سٹینڈنگ کمیٹیاں incomplete ہیں چاہے سپیکر صاحب نے بہت سارے ریسرچ آفیسرز بھرتی کئے ہیں اور بہت سارا اسٹاف بھرتی کیا ہے لیکن جب تک سٹینڈنگ کمیٹیوں کا کورم پورا نہیں ہوتا اس وقت تک یہ ساری چیزیں نہ مکمل ہیں تو میں ان سے کہوں گا کہ ابھی دو سال دو مہینے کا عرصہ بقایا ہے آپ سٹینڈنگ کمیٹیوں کو مکمل کرنے کی کوشش کریں اور ان کا کورم پورا ہو تاکہ تمام سٹینڈنگ کمیٹیاں اپنا بھرپور کردار ادا کریں

اور جو legislation اسمبلی میں لائی جائے وہ یقیناً اسی وقت مکمل valid ہو گی جب سٹینڈنگ کمیٹیوں کا کورم پورا ہو گا۔

جناب چیئرمین! میرا تعلق چونکہ سرگودھا سے ہے تو وہاں سے ایک خطیر رقم حکومت پاکستان کے خزانے میں اور صوبائی حکومت کے خزانے میں محکمہ معدنیات سے آتی ہے جو تقریباً 10۔ارب روپے کے لگ بھگ صرف محکمہ مائنز سے حاصل ہوتی ہے تو وہاں کی جو سڑکوں کی حالت ہے جو وہاں کے ہسپتالوں کی حالت ہے جو وہاں پر میگا پراجیکٹس 2015-16 کی ADP میں منظور ہوئے تھے وہ 70٪ ongoing schemes مکمل ہو کر وہ incomplete کھڑی ہیں وہاں پر صرف discrimination کی جا رہی ہے کہ وہاں سے پانچ ایم این ایز اور پانچ ایم پی ایز پاکستان مسلم لیگ (ن) کے جیتے ہیں۔ ان کو dishearten کرنے کے لئے اس ضلع کو disgrace کیا جا رہا ہے۔ میں وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ جو 2015-16 کی ADP کے جو میگا پراجیکٹس چل رہے ہیں ان کی گرانٹ release کی جائے تاکہ وہاں پر میگا پراجیکٹس مکمل ہوں اور لوگوں کو سہولت ملے۔ میرے حلقہ پی پی۔ 79 میں ایک بزنس کا hub ہے جو ایشیاء کی بہت بڑی stone crushing industry ہے وہاں کی سڑکوں کی حالت بہت بُری ہو گئی تو میں کوشش کر کے اس میں ایک میگا پراجیکٹ منظور کروایا۔ 58 بیریا سے 119 موڑ شاہین آباد، 26 گیمن اور سلاں والی کی پل 11 کے لئے ایک سڑک جو منظور ہوئی اس کا 70 فی صد کام مکمل ہوا لیکن یہاں پر پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے، یہاں پر تحریک التوائے کار کے ذریعے اور اسمبلی میں میں جو questions دیئے وہ سپیکر صاحب کی interference سے اس سڑک کا کام شروع ہو چکا ہے وہاں پر بہت سی نادیدہ طاقتیں اپنے بورڈ لگانے اور کریڈٹ حاصل کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں، مجھے اِن چیزوں سے سروکار نہیں ہے لیکن صرف آج وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہے کہ جو megaprojects شروع ہوئے ہیں اُن کو آپ مکمل کروائیں اُن کو incomplete نہ رہنے دیں اور جو یہ ہماری سرگودھا چنیوٹ اور فیصل آباد کو جو سڑک ملاتی ہے وہ انتہائی مخدوش حالت میں ہے یہاں سے کروڑوں اربوں کا ہر روز بزنس ہوتا ہے تو میری گزارش ہے اس سڑک کو دورویہ فیصل آباد سرگودھا میانوالی تک کیا جائے۔ ہمارے حلقہ میں سلانوالی شاہ نکدر سوبھگا روڈ جو جھامرہ تک نا

مکمل ہے جو اس وقت مخدوش حالت میں ہے سلانوالی سے شاہینہ آباد روڈ جس کی حالت بہت ابتر ہے جو سلانوالی سے 64 جنوبی تک جو سڑک جاتی ہے اُس کی حالت بہت خراب ہے۔

جناب چیئرمین: جی، windup کیجئے گا۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! شاہ نکدر میں BHU,RHC کی اشد ضرورت ہے اور ہمارا ایک قصبہ 46 اڈا ہے جو اس وقت ٹاؤن کمیٹی کا درجہ حاصل کر چکا ہے۔ اُس میں گرلز ڈگری کالج کی اشد ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب! please windup کریں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! اس وقت زمینداروں کی کھادیں، کھل، ادویات اور زرعی آلات بہت مہنگے ہو چکے ہیں اس پر سبسڈی دی جائے اور آج ہمیں سب سے زیادہ نہری پانی کی ضرورت ہے کچھ پچھلے عرصہ سے بارشیں نہیں ہوئیں، ہم نے واٹر سٹور یج نہیں کیا اس کے لئے اشد قلت آرہی ہے لوکل گورنمنٹ کے نظام کو ڈسٹرب کیا گیا ہے اُس کی وجہ سے۔۔۔

جناب چیئرمین: Thank you very much۔ جی، سردار فاروق امان اللہ دریشک صاحب! تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ فرح آغا صاحبہ!

محترمہ فرح آغا: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی صاحب کو اتنا شاندار اسمبلی ہال بنانے پر خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جو ہال ایشیاء کا سب سے بڑا ایوان ہے اور اتنا اچھا بجٹ پیش کرنے پر میں اپنے فنانس منسٹر کو بہت دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے تو سب کو خوش کر دیا۔ میں بس دو چیزوں پر بات کروں گی سب سے پہلے تو میں ایگری کلچر کے اوپر بات کروں گی۔ ایگری کلچر منسٹر please میری بات سنیئے گا آپ نے جو منڈیوں کا announce کیا تو آپ نے تو ہم سب کے دل جیت لئے ہیں کیوں کہ یہ جو مہنگائی ہو رہی تھی اس کی reason یہ تھی کہ منڈیاں بہت دور دور تھیں اب ہر ڈسٹرکٹ میں اگر منڈی آگئی تو اس سے چیزوں کی قیمتوں میں بہت فرق پڑے گا۔ دوسری بات یہ کہ ایگری کلچر کا آپ نے اتنا اچھا بجٹ دیا جس میں آپ نے ایگری کلچر transform میں 100 billion national program for improvement of

rural enterprises in agriculture اور 18.13 billion میں water courses development میں 1.2 billion اور subsidies on agriculture 4 billion، فصل بیمہ سکیم جو مجھے سب سے زیادہ اچھی لگی billion 1.2 اور آپ نے جو کسان کارڈ کا announce کیا یقین مانیں کہ کسانوں کے دل جیت لئے بس میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ کسان صرف مرد نہیں ہوتا کسان عورت بھی ہوتی ہے اور عورتوں کے لئے بھی آپ نے اس میں اُتنا ہی حصہ رکھنا ہے جتنا مردوں کا ہے کیوں کہ جس علاقے سے میں تعلق رکھتی ہوں وہاں ایک گندم کی فصل ہوتی ہے اور دوسری مونگ پھلی کی فصل ہوتی ہے اور مونگ پھلی کی جب فصل لگتی ہے تو عورتوں کے کام کرنے کی وجہ سے ہاتھ رہ جاتے ہیں زیادہ کام وہی بے چاری کرتی ہیں مرد تو بیٹھے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

جناب چیئر مین! اب میں اگلی بات ہیلتھ کے متعلق مختصر سی کروں گی، کیوں کہ ہمارے اپوزیشن سے ایک بہن اور بھائی نے کہا کہ ہیلتھ میں تو کچھ ہو ہی نہیں رہا تو تھوڑا سا میں آپ کی memory پچھلی اسمبلی میں recall کر کے لے کر جاؤں گی طاہر سندھو صاحب بیٹھے ہوئے تھے اور ہماری ایک ممبر محترمہ منیرہ یامین ستی صاحبہ مسلم لیگ (ن) سے تھیں جن کا COVID کی وجہ سے انتقال ہوا انہوں نے ایک لیٹر لکھا جو کہ طاہر سندھو صاحب نے اسمبلی میں پڑھا تھا انہوں نے کہا اگر میں زندہ رہی تو میں خود آ کر ایوان میں بتاؤں گی میں بے نظیر ہسپتال راولپنڈی میں 22 دن داخل رہی ہوں موت زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن میں نے جو آنکھوں سے دیکھا وہ میں ضرور بیان کروں گی کہ وہاں کہ ڈاکٹرز کا انہوں نے نام لیا کہ انہوں نے کتنا اچھا کام کیا ہے ۔ ہر بات پر تنقید نہ کریں میری بس ان سے ایک ہی التجا ہے کہ ہر چیز پر تنقید نہیں ہونی چاہئے اگر کسی کی طرف سے کوئی بھی چیز اچھی آتی ہے تو ہمیں اُس کو appreciate کرنا چاہئے اِتنا بڑا دل تو رکھنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، windup کیجئے گا۔

محترمہ فرح آغا: جناب چیئر مین! میں windup کر رہی ہوں میں نے بس اتنا کہنا ہے کہ میں پہلی دفعہ ایوان میں آئی ہوں please ایسی باتیں کریں کہ جو ہم اتنے اچھے گھروں سے آتے ہیں کوئی

بھی پرائم منسٹر بن جاتا ہے ہمیں کوئی حق نہیں ہے کہ ہم ڈونکی راجہ اور فضول قسم کے کلمات کہیں میں اس کی سخت مذمت کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: ملک احمد علی اولکھ صاحب! جی، ملک صاحب کے مائک کو چیک کیا جائے اس کو on کیا جائے۔

ملک احمد علی اولکھ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں نے اپنا نام پرسوں دیا تھا اور جس طرح کہا کہ:-

چل اے میری غریبی کا تماشا دیکھنے والے
وہ محفل اُٹھ گئی جس دم تو مجھ تک دورِ جام آیا

جناب چیئرمین! بہت شکریہ آپ نے اجازت دی میں ایگری کلچر پر کچھ گزارشات کرنا چاہتا تھا لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ دو تین منٹ میں ایگری کلچر پر کیا بات ہو سکتی ہے چونکہ اتنی seriousness نہیں ہے agriculture کا ایشو بہت serious ہے۔ agriculture کے بہت مسائل ہیں بات کرنا نہ کرنا برابر ہو جاتا ہے جب seriousness نہ ہو۔ آپ خود کاشت کار ہیں اور کاشت کاروں کی جو قابل رحم حالت ہے اس ایوان کے معزز ممبران اُس سے بخوبی آگاہ ہیں تو میں مختصر سی بات کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ اگر میں کوئی ایسی بات کر رہا ہوں جو مناسب ہے تو تھوڑا آپ خیال رکھیں گے ۔ اس سال بجٹ میں 31۔ارب روپے رکھے گئے ہیں ۔ جاری منصوبوں پر 18ارب 37کروڑ روپے اور نئی 28سکیموں کے لئے 13 ارب روپے ، water management کے لئے 6 ارب روپے سے زائد رکھے گئے ہیں، تحقیق و تعلیم کے لئے 18۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں ،توسیع کے منصوبوں پروگراموں کے لئے 24کروڑ روپے، پھلوں سبزیوں کی پیداوار کے لئے 77کروڑ روپے، agriculture transformation کے لئے 5۔ارب روپے، ماڈل منڈیوں کے لئے 4۔ارب روپے رکھے گئے ہیں یہ ایک اچھا اقدام ہے۔ مجھے اس بات کی حیرت ہے کہ پہلے issue frame کئے جاتے ہیں issue frame کرنے کے بعد پھر اُس پر brainstorming ہوتی ہے، planning ہوتی ہے planning کے بعد منصوبہ بندی ہوتی ہے issue frame کرنے کا مجھے نہیں پتا کہ issue frame کرنے والے کون تھے؟ پیسے

خاصے رکھے گئے ہیں اس میں کوئی شک نہیں میں حکومت کا مشکور ہوں لیکن اس کے لئے priorities ہوتی ہیں جو priorities بنا دی گئی ہیں اور جس سے کام لیا جائے گا۔ میرے پاس کئی ministries رہی ہیں جنگلات کو جنگلات والے بیچ رہے ہیں اُنہوں نے جنگلات فارغ کر دیئے ہیں ، لائیو سٹاک کے 22 فارمز ہیں وہ تباہ ہو گئے ہیں ،ایگری کلچر کا حال آپ کے سامنے ہے اس طریقے سے آپ Irrigation Department اور C&W Department کو دیکھیں تو اُن کی حالت قابل رحم ہے۔ اب یہ محکموں کا بجٹ ہے کاشت کاروں کا جو بجٹ ہوتا ہے اُس میں تھوڑا فرق ہے اس میں یہ دیکھنے کی بات ہے ویسے بھی آپ جانتے ہیں جی ڈی پی میں زراعت کا حصہ پہلے 38 فیصد تھا پر اب وہ کم ہو کر 20 فیصد ہو گیا ہے تو agriculture contribute کر رہا ہے او روفاقی وزیر خزانہ شوکت ترین نے کہا ہے کہ ایگری کلچر کے بغیر جی ڈی پی گروتھ میں اضافہ نہیں ہوتا، میں نے پرائم منسٹر کو یہ کہا تھا کہ دیکھیں جو گندم ہم نے پچھلے سال 41 لاکھ ٹن خریدی ہے وہ گندم ہم نے 14 سو روپے کاشت کار سے خریدی، جب import کی تو وہ دو ہزار کے قریب فی من بنا لہٰذا اس میں price difference تقریباً 56۔ارب روپے بنتا ہے یعنی کاشتکار نے حکومت کو subsidize کیا۔ جس طرح ملک کی گندم 24 بلین میٹرک ٹن ہے، اگر وہ import کرنی پڑتی تو جو قیمت میں 1400 اور دو ہزار روپے میں فرق ہے اس لحاظ سے یہ 3 کھرب 30۔ارب روپے بنتا ہے۔ یہ نہیں کہ کاشتکار کوئی بھیک مانگتا ہے کاشتکار نے اس ملک کے لئے بہت جان لڑائی ہے اور اس نے بہت نقصان اٹھایا ہے۔ ایک فصل کی پیداوار سے رقم حاصل کر کے دوسری فصل پر خرچ کرتا ہے تو اس کے لئے اس طرح سے priority set نہیں ہوتی۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ ہمارے مسائل کیا ہیں؟

جناب چیئر مین: آدھ گھنٹہ سیشن کا وقت بڑھایا جاتا ہے۔

ملک احمد علی اولکھ: جناب چیئرمین! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے مسائل کیا ہیں؟ ہمارا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ زمینیں تقسیم در تقسیم ہو گئی ہیں، آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے، ہاؤسنگ کالونیاں بڑھ رہی ہیں اور زمین سکڑ رہی ہے۔ ہمارے پاس 37 لاکھ زمین cultivator waste پڑا ہے جس کو آباد کرنے کے لئے بلڈوزر ہوتا ہے۔ 88-1987 میں 297 بلڈوزر خرید کئے گئے۔ اب

ایک بلڈوزر پر ایک کروڑ روپیہ آتا ہے۔ اگر 37 لاکھ ایکڑ زمین آباد کرنی ہے تو ہمیں 100 بلڈوزر امپورٹ کرنے چاہئیں۔ ایک کروڑ روپے کیا قیمت ہے اس طرح سے ہماری زمینیں آباد ہوں گی کیونکہ آبادی جتنی تیزی سے بڑھ رہی ہے وہ ہمارے کنٹرول میں نہیں ہے۔ ہاؤسنگ سکیموں کو ہم نہیں روک سکتے۔ اب جو cultivator waste ہے جو قابل آباد زمینیں ہیں ان کو آباد کرنے کے لئے کم ریٹ پر یا کرایہ پر بلڈوزر دیں تاکہ زمینیں آباد ہوں۔ اس کے لئے بلڈوزر امپورٹ کرنے پڑیں گے۔ نئے جدید ٹیکنالوجی کے بلڈوزر آگئے ہیں لیکن اس بجٹ میں صرف مرمت کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں جس میں 50 بلڈوزر مرمت ہوں گے۔ پہلا مسئلہ یہی ہے کہ زمین کم ہو رہی ہے اور کھیت economical نہیں رہے اور کاشتکاری متاثر ہو رہی ہے۔ دوسرا سب سے بڑا مسئلہ پانی کی کمی کا ہے۔ دریاؤں میں پانی کم ہو رہا ہے ڈیم نہیں بنائے گئے تو نہری پانی کم ہو گیا ہے ہم متبادل ذرائع کے بارے میں سوچ رہے ہیں تو efficient use کے لئے water management کو اس حکومت نے موجودہ سال کے لئے 6۔ارب روپے دیئے ہیں۔ میں یہ سوچتا ہوں کہ 49۔ارب روپے سے نیشنل پروگرام کے enhancement of profitability کے لئے 2019 سے لے کر 2020 اور 2024 تک 5 سال کے منصوبے بنے ہیں۔ اس میں آپ دیکھیں کہ اس کی کون نگرانی کرے گا، اس کا کیا طریق کار ہو گا؟ آپ نے جو water management کے لئے پیسے دیئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اصلاح آبپاشی ٹھیک ہے پانی کے وسائل کہاں سے آئیں گے جس کے لئے آپ نے 6۔ارب روپے رکھے ہیں۔ اس سے آگے زمین کی زرخیزی کا مسئلہ آجاتا ہے۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے کہ 56۔ارب روپے کاشتکار کے لئے subsidies کئے ہیں۔ میں نے یہ request کی ہے مہربانی فرمائیں کیونکہ کاشتکار میں قوت خرید نہیں ہے۔ DAP کھاد کو 5 ہزار 500 روپے کی بجائے 2500 روپے فی بیگ کر دیں اور باقی چیزیں چھوڑ دیں یہ پیسا ادھر لگا دیں اور یہ across the board لگائیں۔ بجائے یہ کہ پانچ ایکڑ، دس ایکڑ اور ساڑھے بارہ ایکڑ والا معاملہ چھوڑ دیں زمینیں تقسیم ہو گئی ہیں اب زمیندار اتنے بڑے نہیں رہے۔ اس طرح زمینوں کی زرخیزی کم ہو گئی ہے کھادوں کے بہتر استعمال کے لئے DAP کا ریٹ 5500 کی بجائے 2500 روپے کر دیا جائے۔ یوریا کھاد 1900 روپے ریٹ کم کر کے 1100 روپے کر دیا جائے۔ یہ ایسا ہو سکتا ہے اور بیگ پر قیمت پرنٹ کی جائے۔ اس طرح شوگر کین کے قوانین میں مسائل ہیں۔ یہ 1950 کے آرڈیننس

میں خامیاں ہیں۔ کاشتکار اس کے حق میں نہیں ہیں، کپاس کے مسائل ہیں، جیننگ فیکٹریاں بند پڑی ہیں اس کی وجوہات ہیں۔ زراعت میں نوبل انعام یافتہ Norman Borlaug آیا تھا جس نے میکسی پاک تیار کی تو دنیا سے بُھوک ختم ہوئی۔ پہلے دس من فی ایکڑ پیداوار تھی لیکن وہ سائنسدان 80 من پر لے گیا۔ اب ہمارے scientists اور ریسرچ والوں کو اکٹھا بٹھایا جائے جن میں بائیوٹیکنالوجی والے ہیں، NIBGE, NIAB والے ہیں، genetic engineering پر کام نہیں ہو رہا ہے اسی لئے کاٹن متاثر ہوئی ہے۔ گندم کی پیداوار بڑھی ہے تو اس کا ایک factor نہیں ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ جب گندم تیار ہوئی تو اُس وقت بارشیں نہیں ہوئیں یہ بھی ایک factor ہے۔ پیداوار اتنی نہیں بڑھی کیونکہ data collection کے لئے یا National Bureau Statistics یا کرافٹ رپورٹنگ والے ہیں جب یہ data بناتے ہیں اس کے لئے authentic نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: پلیز، آپ wind up کریں۔

ملک احمد علی اولکھ: جناب چیئرمین! یہ یونیورسٹیاں اور ایوب ریسرچ ساتھ مل کر کام کرے۔ میری گزارش ہے ویسے تو میں بہت ساری باتیں زراعت کے بارے میں کرنا چاہتا تھا۔ اس حوالے سے یہ non serious ہیں کیونکہ دو دو اور تین تین دن چھٹی ہو جاتی ہے اور اجلاس ملتوی ہو جاتا ہے اور فارغ پھرتے ہیں۔ جب زراعت پر بحث ہوتی ہے یا بجٹ اجلاس ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ اپنی بات چار منٹ یا چھ منٹ میں ختم کریں۔ اس کا کوئی سسٹم بنائیں اور سپیکر صاحب کو کہیں بجٹ میں تقریروں کا ایک دن بڑھایا جا سکتا تھا اس سے کیا فرق پڑ جائے گا۔ دو دن تو چھٹی کر دیتے ہیں اور جب discussion ہوتی ہے تو چار پانچ منٹ کے بعد بات کو ختم کرنے کا کہہ دیا جاتا ہے۔ مجھے بتائیں کہ زراعت پر بڑے اہم issue ہیں اور اس پر میں اپنی تجاویز دینا چاہتا ہوں اب آپ بتائیں کہ میں کس طرح تجاویز دوں؟ جب یہ تجاویز ہاؤس میں آتی ہیں یہاں فنانس منسٹر اور وزیر زراعت بیٹھے ہوتے ہیں وہ اس کو نوٹ کریں تاکہ ان کے حل نکلیں۔ یہ priorities جس نے بنائی ہیں میں ان کے متبادل priorities دیتا ہوں اس سے بہتری آئے گی۔ میں آخر میں یہ کہتا ہوں کہ میانوالی سے تلہ گنگ اور چکوال سڑک بن رہی ہے جسے پنجاب حکومت بنا رہی ہے میری تجویز یہ ہے کہ یہ

میانوالی سے ملتان تک بنائی جائے کیونکہ کراچی سے ساری ٹریفک مینگورہ تک اسی روڈ سے جاتی ہے لہٰذا اس کو PPP mode کی بجائے پنجاب گورنمنٹ بنائے تاکہ لوگوں کو آسانی ہو۔ وہاں پر دریا کا کٹاؤ ہے اور گریٹر تھل کینال بن رہا ہے لیکن جو existing تھر کنال اس کا 3.18 water allowance ہے اور وہ 7 ہزار کے لئے بنی تھی اور وہ 15 لاکھ ایکڑ رقبے کو سیراب کر رہی ہے براہ مہربانی remodeling کا 2nd phase مکمل کروایا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ رخسار کوثر اپنی بات کریں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: الحمدللہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں جناب سپیکر چوہدری پرویز الٰہی صاحب کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ اس خوبصورت ایوان میں انہوں نے خاتم النبیّین کے حوالے سے حدیث شریف لکھوا کر ہم سب کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ اس حدیث شریف کو لکھنے اور لکھوانے والوں کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ ہم سب کو ختم نبوت ﷺ اور ناموس رسالت کا پہرے دار بنائے۔ میں اس ہاؤس کا قیمتی وقت ضائع نہیں کروں گی۔ میں نے جب وزیر خزانہ کی تقریر کا جائزہ لینے کے لئے بجٹ کتابچہ کھولا تو اس کے شروع کے پہلے ہی پہرے میں تذکرہ تھا کہ پنجاب حکومت کا نئے مالی سال کا بجٹ حقیقی معنوں میں تحریک انصاف کے منشور کے عین مطابق ہے اور عوامی اُمنگوں کا ترجمان ہے۔ حکومت کے اس اعلان پر کہ ہم مہنگائی کو کنٹرول کریں گے اور غیر ملکی قرضہ نہیں لیں گے تو یہ بجٹ selected government کا نہیں بلکہ IMF کا ہے۔ حکومت زندگی کا کوئی ایسا شعبہ بتائے جو کہ ٹیکس ادا نہ کر رہا ہو۔ بجٹ تو پیش کر دیا گیا لیکن بجٹ کے aftershocks فوراً ہی شروع ہو گئے۔ بجٹ پیش کرنے کے دو دن بعد ہی پٹرول، ڈیزل اور مٹی کے تیل کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا گیا جو کہ نہایت ہی شرم کی بات ہے۔ سرکاری ملازمین تنخواہوں کی وجہ سے سخت پریشان ہیں ان کا اس بجٹ میں جتنی تنخواہیں بڑھائی گئی ہیں ان میں ان کا گزارہ کرنا مشکل ہے۔ حکومت سندھ کو دیکھیں کہ انہوں نے تنخواہوں میں خاطر خواہ اضافہ کیا لیکن ہمارے ہاں تنخواہوں میں جو اضافہ کیا گیا وہ اونٹ کے منہ میں زیرہ کے مترادف ہے۔ آئندہ مالی سال بجٹ

کا حجم 2653-ارب روپے رکھا گیا۔ پلاننگ نہ ہونے کی وجہ سے غیر آباد رقبے کی موجودگی میں زرعی رقبے پر انڈسٹری لگائی جارہی ہے کیا یہ حکومت کی ترجیحات ہیں؟ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے لئے اگلے سال میں 78-ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ تجویز کیا جارہا ہے جس میں ہسپتالوں کی upgradation, Mother and Child Block of Sir Ganga Ram Hospital Lahore کی upgradation شامل ہے۔ مگر اس کے برعکس ادویات کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ کردیا گیا ہے۔ فری لیبارٹری ٹیسٹ کی سہولت ختم کردی گئی اور اب ان ٹیسٹوں کی قیمتیں آسمان سے باتیں کررہی ہیں۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ حکومت کیا چاہتی ہے؟ یہ اپنی نااہلی کی سزا غریب عوام کو نہ دیں۔ تعلیم کے لئے اسی مالی سال کے بجٹ میں 442-ارب روپے رکھے گئے ہیں جس کے لئے کوئی بھی جامع پالیسی ترتیب نہیں دی گئی۔ Selected اور نااہل حکومت کو اپنی ناکامیوں کا اعتراف کرلینا چاہئے وہ وقت دور نہیں جب ان کے لئے عوام کے پاس معافی کی گنجائش نہیں ہوگی۔ میری حکومت سے استدعا ہے کہ بجٹ کو renew کیا جائے۔ تمام شعبہ جات میں وقتی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے رقم مختص کی جائے۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے اور غریب عوام پر بوجھ کم کیا جائے۔ اشیاء خوردونوش کی قیمتوں کو کم کیا جائے۔ بجلی، گیس اور پٹرول پر غریب عوام کو relief دیا جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! windup کرلیں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ میں آخر میں پنجابی میں شعر پڑھنا چاہوں گی:۔

سب توں مہنگی دال مسور
اُڈیا چہریاں دا نُور
آٹا اسّی روپے کلو
گھیو نوں ہتھ نہ لائیں بلو
سالن نہیں تے گنڈا چھلو
کجھ نہ لبھے تے پھکو سَوا

حکومت کردی اپنی واہ بھئی واہ
تِن سو روپے دا وِکدا گھی
حکمراناں نیں دِتا کی
لا لئی چھوئی تے پاٹے ٹلے
نواز شریف نوں اس عوام واسطے
ہن اللہ ہی گھلے
بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت مہربانی۔ تشریف رکھیں۔ اب چودھری مسعود بات کریں گے۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ فرحت فاروق!

محترمہ فرحت فاروق: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے سپیکر صاحب کو اس خوبصورت اسمبلی ہال کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ وزیر اعلیٰ صاحب، وزیر خزانہ صاحب اور ان کی معاشی ٹیم کو بھی مبارک باد پیش کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین! موجودہ پنجاب حکومت نے مشکل حالات میں بھی عوام دوست اور ٹیکس فری بجٹ پیش کر کے عوام کے دلوں کو جیت لیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! تحریک انصاف نے تین سال قبل جب حکومت سنبھالی تو ملک تاریخ کے بدترین معاشی بحران سے دوچار تھا لیکن وزیر اعظم کی قیادت میں حکومت نے جو کام شروع کئے ہیں ان کے ثمرات عام عوام تک پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ صوبے میں وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم نے لاتعداد مسائل پیدا کئے ہوئے تھے مگر اب ملک میں پائیدار معاشی ترقی کے دور کا آغاز ہو چکا ہے۔ حکومت اپنے وعدے کے مطابق صوبہ بھر میں عوام کی محرومیوں کے ازالہ کے لئے کوشاں ہے اور یہ بجٹ اس سلسلے میں انشاءاللہ تعالیٰ ایک تاریخ رقم کرے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! حکومت نے ترقیاتی پروگرام کے لئے fundsمیں ریکارڈ اضافہ کیا ہے۔ جس سے یقیناً ہر ضلع میں خوشحالی آئے گی اور یہ بجٹ معاشرے کی ترقی، معاشی استحکام اور عوام کی خوشحالی کا ضامن ہو گا۔ انشاءاللہ اس کے اثرات صوبے کے کونے کونے تک پہنچیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کا حامی و ناصر ہو اور ہمارے چیئرمین اور وزیر اعلیٰ کا بھی اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہو۔ اللہ اس کی مدد کرے۔ آمین۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: .Thank you very muchاب محترم جناب غلام قاسم ہنجرا بات کریں گے۔

ملک غلام قاسم ہنجرا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo جناب چیئرمین! بہت مہربانی۔ سب سے پہلے تو میں اس ایوان میں چودھری پرویزالٰہی کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس خوبصورت ایوان کو بنانے میں انہوں نے بہت محنت کی ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ بجٹ فراڈ اور الفاظ کا ایک گورکھ دھندہ ہے۔

جناب چیئرمین: ملک غلام قاسم ہنجرا! اس وقت آپ اپنی سیٹ پر نہیں ہیں۔ آپ پہلے اپنی سیٹ پر جائیں اور پھر بات کریں۔ سپیکر صاحب کی یہ رولنگ ہے اور ہمارے رولز آف بزنس کے تحت یہی SOP چل رہی ہے۔

ملک غلام قاسم ہنجرا: جناب چیئرمین! میں اپنی سیٹ پر چلا جاتا ہوں۔ آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر اپنی سیٹ پر چلے گئے)

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب آپ بات کریں۔

ملک غلام قاسم ہنجرا: جناب چیئرمین! میں بات کر رہا تھا کہ اس حکومت نے جو بجٹ پیش کیا ہے یہ سراسر فراڈ اور الفاظ کا گورکھ دھندہ ہے۔ سال 2013 سے 2018 تک پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے صوبہ پنجاب کی جو خدمت کی تھی یہ اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ پی۔ٹی۔آئی کی حکومت عوام کو کروڑوں نوکریاں دینے اور لاکھوں گھر بنانے کے سُہانے خواب دکھا کر آئی تھی۔ آج پنجاب کی عوام انتہائی مشکل حالات سے دوچار ہے۔ مہنگائی نے لوگوں کا جینا دوبھر کر دیا۔ اس موجودہ بجٹ نے عوام پر مزید ظلم کے پہاڑ گرا دیئے ہیں۔ اس وقت کوئی

بھی شخص اس بجٹ سے راضی نہیں ہے۔ آپ اس اسمبلی سے باہر چلے جائیں، یہاں سے راجن پور، بہاولنگر یا اٹک تک چلے جائیں اگر کوئی شخص اس بجٹ کو قابل فخر قرار دے تو میں اپنی اسمبلی کی نشست چھوڑنے کو تیار ہوں۔ یہ اتنا گندا بجٹ ہے کہ جس نے عوام کا بھرکس نکال کر رکھ دیا ہے۔ میں انشاءاللہ اس بجٹ کو اس ایوان سے پاس ہونے کے خلاف ایک قرار داد لاؤں گا۔

جناب چیئرمین! میرے حلقہ پی پی-268 چوک سرور شہید میں لوگ بنیادی سہولتیں میسر نہ ہونے کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہیں۔ اس بجٹ میں میرے حلقہ کے لئے کوئی بھی نیا منصوبہ نہیں دیا گیا۔ پوری بجٹ بُک پڑھنے کے بعد میں نے دیکھا ہے کہ اس بجٹ میں کوئی ایک منصوبہ میرے حلقہ سے متعلق نہیں دیا گیا۔ میں درخواست کروں گا کہ سال 2013 سے 2018 تک کے دور حکومت میں مظفر گڑھ میں طیب اردگان ہسپتال قائم ہوا تھا۔ میاں شہباز شریف صاحب نے اس state of the art ہسپتال کے ساتھ میڈیکل کالج قائم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ یہ حکومت مسلسل اس منصوبے کو نظر انداز کر رہی ہے جو کہ ہمارے مظفر گڑھ کی عوام کے ساتھ زیادتی ہے۔ مظفر گڑھ 47 لاکھ آبادی کا ضلع ہے۔

جناب چیئرمین: جی، windup کر لیں۔

ملک غلام قاسم ہنجرا: جناب چیئرمین! مظفر گڑھ 47 لاکھ آبادی کا ضلع ہے لیکن اس میں کوئی یونیورسٹی نہیں ہے۔ میرے خیال میں ضلع مظفر گڑھ اس وقت آبادی کے لحاظ سے تیسرا یا چوتھا بڑا ضلع ہے لیکن اس ضلع میں ایک بھی یونیورسٹی موجود نہیں ہے۔ اس حکومت نے تعلیم اور صحت کے شعبہ میں بہتری کے لئے کوئی ایجنڈا پیش نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: اب جناب اشرف رند بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم o میں چودھری پرویز الٰہی صاحب، وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار صاحب اور وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو اس نئے گھر کی تکمیل پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں حزب اختلاف کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اپنے دور حکومت میں دس سال تک اس نئی اسمبلی کا کام روکے رکھا، انہوں نے پرانی اسمبلی میں گزارا کیا اور اس نئی اسمبلی کو مکمل کرنے کے

حوالے سے کسی نے آواز نہیں اُٹھائی۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ یہاں چودھری پرویز الٰہیٰ صاحب کی وہ لوگ بھی تعریف کر رہے اور ان کو مبارک باد دے رہے ہیں جو کہ سب سے پہلے فارورڈ بلاک میں شامل ہوئے تھے یعنی جب چودھری پرویز الٰہیٰ صاحب کی حکومت ختم ہونے کو تھی تو سب سے پہلے فارورڈ بلاک میں یہی دوست شامل ہوئے تھے جو آج ان کو مبارک باد دے رہے ہیں۔ سب سے پہلے یہی لوٹے بنے تھے۔

جناب چیئرمین! اب میں بجٹ کے حوالے سے بات کروں گا۔ جیسے میرے حزب اختلاف کے دوست فرمارہے ہیں کہ یہ بجٹ یہ بالکل فراڈ ہے تو میرے یہ دوست اتنا کر دیں کہ 8500 پر message کریں یہ ہمارے ڈویژن میں انصاف صحت کارڈ ہے اور یہی الیکشن ہو جائے گا۔ اگر ووٹرز کو یہ facility منظور نہیں ہے تو یہ ہمارے متعلقہ محکمہ کو application دے دیں تو یہ ریفرنڈم ہو جائے گا کہ ہماری پارٹی کامیاب ہے یا ان کی پارٹی کامیاب ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے جتنے لوگ ہیں وہ یہ facility نہیں لینا چاہتے تو ہم یہی facility غریب لوگوں کو دے دیں گے۔

جناب چیئرمین! حزب اختلاف کے میرے ایک دوست نے ابھی فرمایا کہ ہمارے ضلع میں یونیورسٹی نہیں ہے۔ 1985 سے لے کر 2018 تک میرے یہ دوست ,MPA, MNA Minister, District Nazim and Chairman رہے ہیں ان کو زمینوں پر قبضے یاد تھے لیکن ان کو یونیورسٹی یاد نہیں تھی۔ یہ بجٹ چونکہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قبضہ مافیا کے لئے بہتر نہیں ہے، یہ بجٹ کھوکھر پیلس کے لئے بہتر نہیں ہے، یہ لشاری والا جنگل پر قبضہ کرنے والوں کے لئے بہتر نہیں ہے لیکن یہی بجٹ ہمارے لئے بہتر ہے کیونکہ غریب کو جب بیماری کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے تو اُس کو صحت کارڈ کی ضرورت بھی ہوتی ہے اور انشاءاللہ اُس غریب کی روٹی روزی بھی چل جائے گی۔ یہ 35 سال میں اپنے عوام کی حالت نہیں سنوار سکے ہم انشاءاللہ اگلے دو سال implement کر کے اپنے ووٹرز کو یہ بتائیں گے کہ ہم تبدیلی لے کے آئے ہیں۔ میرے ایک دوست نے کہا کہ میرے حلقے میں کوئی ایک سکیم بھی نہیں ہے مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ 1985 سے لے کر آج تک حکومت کر رہے ہیں لیکن آپ کی کوئی ongoing scheme نہیں ہے اگر آپ کوئی سکیم ثابت کر دو تو ہم اب بھی فنڈز دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر اس بجٹ کی

وجہ سے محروم ہوئے ہیں تو صرف ان کے قبضہ مافیا والے چار دوست اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت بے روزگار ہوئی ہے، عوام بے روزگار نہیں ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جناب آصف مجید!

جناب آصف مجید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے بجٹ پر بحث کے موقع پر مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ میں چودھری پرویز الہیٰ صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس نئی اسمبلی کو بنانے میں جس طرح بے مثال کردار ادا کیا ہم اُنہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اتنے نامساعد حالات کے باوجود اس اسمبلی کی تکمیل کے لئے فنڈز مہیا کئے۔ یہ تاریخی بجٹ پیش کرنے پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار صاحب اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بجٹ میں ہر اُس شعبے کے لئے پیسے رکھے جس کی صوبہ پنجاب کی عوام کو ضرورت تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں جس طرح عام آدمی کے لئے آسانیاں مہیا کی گئی ہیں آج سے پہلے عام آدمی کے لئے کبھی بھی اتنا اچھا بجٹ پیش نہیں کیا گیا۔ آج میرے حزب اختلاف کے بھائی یہ باتیں کر رہے تھے کہ زمین دار کے لئے یہ مسائل پیدا ہو گئے، وہ مسائل پیدا ہو گئے اور زمیندار فلاں فلاں مشکلات میں ہیں۔ میں پورے ایمان سے کہتا ہوں کہ اس دفعہ گندم کی جتنی فصل ہوئی، ریکارڈ پیداوار حاصل ہوئی اور جس طرح زمیندار کو 18 سو روپے فی من گندم کا ریٹ ملا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج پنجاب کا کسان خوش حال ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب حکومت ریکارڈ ترقیاتی بجٹ پیش کر کے مبارک باد کی مستحق ہے۔ اس حکومت نے ضلع وار ترقیاتی پروگرام رکھ کر ایک ریکارڈ قائم کر دیا ہے اور جنوبی پنجاب کے لئے جو فنڈز مختص کئے گئے ہیں یہ اُن وعدوں کا تسلسل اور تائید ہے جو ہم نے الیکشن میں عوام سے کئے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کے لئے جو فنڈ allocate ہوا ہے اُس کا وہیں پر خرچ ہونا یہ بہت بڑی بات ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر دو تین تجاویز ضرور دوں گا۔ جنوبی پنجاب کا جو سیکرٹریٹ بنایا گیا ہے براہ مہربانی اُس کو فعال کیا جائے۔ دوسری تجویز یہ ہے کہ ہم وہاں پر اربوں روپے کے جو

فنڈز خرچ کرنے جا رہے ہیں اور ہم نے جتنی محنت سے یہ بجٹ بنایا ہے اُس کا کوئی ایسا سسٹم وضع کر دیا جائے جو monitoring کرے تاکہ یہ پیسا صحیح طریقے سے خرچ ہو۔ یہ tax کا پیسا ہے اور عوام کے لئے ہے تو جب یہ پیسا صحیح طریقے سے خرچ ہو گا تبھی ہماری عوام اس کے ثمرات سے مستفید ہو سکتی ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب عبدالرؤف مغل!

جناب عبدالرؤف مغل: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے یہ بات کروں گا کہ میرے کچھ دوست اعتراض کرتے ہیں کہ حزب اختلاف کی طرف سے نئے اسمبلی ہال کی تعمیر پر مبارک بادکیوں دی جاتی ہے تو آپ کچھ الفاظ بتا دیں کہ اس پر کس طرح کا comment کیا جائے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہم تمام لوگوں کو اس نئے اسمبلی ہال بننے سے سہولت ہوئی ہے اور ہمیں بیٹھنے کے لئے بہتر جگہ ملی ہے۔ ہم لوگ پرائمری اور مڈل سکولوں کے بنچوں سے اُٹھ کر ایک اچھے ماحول میں آ گئے ہیں لہٰذا حزب اختلاف کے معزز ممبران کی طرف سے چودھری پرویز الٰہی صاحب کو مبارک دینا فرض بنتا ہے۔

جناب چیئرمین! کسی بھی بجٹ کے بارے میں تصور کیا جاتا ہے کہ یہ عوامی امنگوں کا ترجمان ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت نے بہتر بجٹ پیش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس میں حیرت والی ایک بات ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ شوگر کین کی پیداوار 31 فی صد زیادہ ہوئی ہے تو پھر چینی نایاب کیوں ہے؟ جب ہمارے پاس چینی کا raw material زیادہ ہے تو پھر چینی کی پیداوار بھی زیادہ ہونی چاہئے اور اگر چینی کی پیداوار واقعی زیادہ ہے تو پھر یہ shortage کیسی ہے؟ یہاں تو چینی کے ریٹ گر جانے چاہئے تھے لیکن یہاں پر ایک ایسا ماحول بنا دیا گیا ہے کہ اُدھر bumper crop ہو رہی ہے اور ادھر چینی نایاب ہے۔ یہاں پر یہ بھی ماحول بنا دیا گیا ہے کہ باہر سے اور چینی منگوائی جائے۔ چائنا ہمارا مخلص دوست ہے وہ ہمارے ساتھ contract کرنا چاہتا ہے کہ پاکستان ہمیں ہر سال 10 لاکھ ٹن چینی 540 ڈالر فی ٹن کے حساب سے مہیا کرے۔ چائنا ہمارے ساتھ long term معاہدہ کرنا چاہتا ہے تو ہمیں اُس سے پورا فائدہ اُٹھانا چاہئے لیکن یہاں پر ماحول یہ ہے کہ ڈاکوؤں و چوروں کو پکڑو اور اُنہیں ذلیل کرو، اُن کی ملز بند کرو

تو ایسے ماحول میں کیا production ہو گی؟ ان چیزوں سے چینی کی production متاثر ہو رہی ہے اور پاکستان اپنے زرمبادلہ ضائع کر رہا ہے۔ جس کا scope موجود ہے۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ جناب عبدالرؤف مغل! آپ بات کریں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں ہمیں اس ماحول سے فائدہ اٹھانا چاہیے کیونکہ انڈیا کے مقابلہ میں پاکستان میں کرونا کا اتنا دباؤ نہیں ہے اور کاروبار انڈیا کی نسبت یہاں بہتر چل رہے ہیں۔ اسی طرح cotton کے شعبہ میں پاکستان کو زیادہ orders مل رہے ہیں تو یہ خوش قسمتی کی بات ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا پاکستان پر خاص انعام ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب عبدالرؤف صاحب! اس کو windup کریں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب چیئرمین! اس بجٹ بک میں 15 نمبر پر دیا ہوا ہے کہ تعلیم ہماری اولین ترجیح ہے لیکن میں ایک general بات نہیں کروں گا میں گوجرانوالہ میں موجود سٹیلائٹ ٹاؤن میں سب سے بڑے کالج جس میں 5 ہزار سے زیادہ طلبہ زیر تعلیم ہیں اور اس میں BS کے جو courses ہیں ان کا اعلان چودھری پرویز الٰہی صاحب نے کیا تھا اور اب جب 2017 سے تین سال گزر چکے ہیں وہاں BS Courses کے لئے بلاک بن رہے ہیں ان بلاکس کا structure بنا ہوا ہے لیکن اس پر مزید کام نہیں ہو رہا کیونکہ فنڈز نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب فواز صاحب! آپ بات کریں۔ You can speak in any language you want.

جناب فواز احمد: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب چیئرمین! آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا یہ میری خوش نصیبی ہے کہ میں اس ایوان کا حصہ ہوں اور اس حکومت کا حصہ ہوں جس نے اتنا خوبصورت بجٹ پیش کیا میں مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے عوام کی محرومیوں کو نظر رکھتے ہوئے یہ بجٹ پیش کیا اور میں خوش نصیب ہوں کہ میں اس حکومت کا حصہ ہوں کہ جس نے عوام کی مشکلات کو نظر میں رکھا اور اس کے مطابق یہ بجٹ پیش کیا ہمارے سکولز کے issues تھے، ہمارے ہسپتالوں کے issues تھے، جو اتنا عرصہ neglect رہے ہیں۔

بہت سارے سکولز اس بجٹ میں upgrade ہوں گے، بہت سارے نئے ہسپتال ہیں جو بن رہے ہیں جن کی ہمیں ضرورت تھی نہ کہ کوئی ٹرین چلائی جاتی۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب فواز احمد!

جناب فواز احمد: جناب چیئرمین! مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب فواز احمد! آپ بات کر لیں۔

جناب فواز احمد: جناب چیئرمین! میں مبارک باد پیش کرتا ہوں جناب مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب کو جنہوں نے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا میں CM Punjab کا بہت شکر گزار ہوں اور انشاءاللہ اس بجٹ سے عوام کو کافی relief ملے گا اور اس صوبے کی کافی محرومیاں ختم ہوں گی۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ مخدوم صاحب! ماشاءاللہ آپ بہت اچھا بولے ہیں۔ جناب محمد لطاسب ستی!

جناب محمد لطاسب ستی: أعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! آپ نے مجھے موقع دیا I think I would be the last one اور کہتے ہیں کہ دیر آئے درست آئے۔ سب سے پہلے تو میں اس پروقار عمارت میں یہ بجٹ اجلاس شروع کروانے اور ہمیں یہاں پر بیٹھ کر تقریر کرنے کا موقع مہیا کرنے پر چودھری پرویز الٰہی سپیکر پنجاب اسمبلی کا شکریہ ادا کروں گا اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے قائد جناب عثمان احمد خان بُزدار کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے کورونا کے باوجود اس ایوان کے لئے فنڈز مختص کئے اور آخر کار یہ بلڈنگ اس قابل ہوئی کہ ہمارے معزز ممبران اس میں بیٹھ کر آرام سے قانون سازی کر سکیں۔ پنجاب اسمبلی کی یہ عمارت پچھلے کوئی 16 سالوں سے کسمپرسی کی حالت میں تھی ہمارے دائیں طرف بیٹھے اپوزیشن بنچز کے ممبران سے یہ گزارش ہے کہ غور سے سن لیں مجھے نہیں پتا کہ کیا یہ آپ لوگوں کی نااہلی تھی یا بدنیتی تھی لیکن ان سکول کے بنچز پر بیٹھ کر ہم نے دو سال گزارے اور آپ نے پچھلی دو حکومت کے پورے دور گزارے اگر آپ اس سے پہلے یہ step لے لیتے تو آپ کو نہ صرف اس کا credit ملتا بلکہ at the same time حکومت پنجاب جس کے بارے میں اپوزیشن لیڈر یہاں کہہ رہے تھے کہ میں بڑا درد دل رکھتا ہوں ان کو یہ پتا چلتا کہ واقعی ہی کسی کے دل میں کوئی درد ہے

پنجاب کے لوگوں کا جو پیسا اس وقت خرچ ہوتا آج اس سے دوگنا پیسا خرچ ہوا ہے اور اس کو پایا تکمیل تک پہنچایا گیا۔ یہ ہوتا ہے visionاور یہ ہوتی ہے سوچ۔ نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پنجاب حکومت کا یہ بجٹ وزیر اعظم عمران خان صاحب کے visionاور جناب عثمان بزدار صاحب کی راہنمائی میں جس طریقے سے تیار کیا گیا میں وزیر خزانہ جناب مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ واقعی انہوں نے ایک عوام دوست اور متوازن بجٹ پیش کیا ہے۔ آج سے تین سال پہلے جب ہماری حکومت آنے والی تھی اور ان کی حکومت جانے والی تھی تو اس وقت انہوں نے اتنے قرضے اٹھائے اور اتنا اس معیشت کو تباہ کر کے گئے کہ اس کو ICUمیں چھوڑ کر گئے۔ یہ عمران حان صاحب اور عثمان بزدار صاحب ہیں جنہوں نے معیشت کو دوبارہ سنبھالا اور آج ہماری معیشت take offکر گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں دل سے کہہ رہا ہوں کہ یہ بجٹ حقیقت میں ایک متوازن بجٹ ہے اور اس کو تاجر طبقے نے سراہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، میجر صاحب! اس کو windupکریں۔

جناب محمد لطاسب ستی: جناب چیئرمین! اس کو ملک کے سب سے معمر سیاست دان چودھری شجاعت صاحب نے اس کو سراہا ہے اور آپ لوگوں کے مفتاح اسماعیل نے بھی اس پر حیرانگی کا اظہار کیا ہے کہ یہ بجٹ غیر متوقع ہے میں اس کی توقع نہیں رکھتا تھا۔ میرے بھائیو! ہماری حکومت میں عمران خان صاحب اور عثمان بزدار صاحب باقی PTI کے تمام لوگ یہ adhocismکی سیاست پر یقین نہیں رکھتے۔ اس ملک کو مستقل بنیادوں پر کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، میجر صاحب! اس کو wind upکریں۔

جناب محمد لطاسب ستی: جناب چیئرمین! صرف دو منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، میجر صاحب! آپ ایک منٹ میں بات ختم کر لیں۔

جناب محمد لطاسب ستی: جناب چیئرمین! 60سال کے بعد ملک میں پہلی دفعہ ایوب خان کے دور میں یہاں ڈیم بنے تھے اس کے بعد کوئی ڈیم نہیں بن سکا۔ اس کے بعد اب ہمارے دور حکومت میں ڈیم بننے جا رہے ہیں اور ان کی وجہ سے بڑے دور رس نتائج سامنے آئیں گے۔ اسی طریقے سے ملک

میںskilled manpowerجس کا ملک کیdevelopmentمیں بڑا اہم رول ہوتا ہے اس کے لئےGovernment Technical Institutesکا اجراء کیا جارہا ہے اور یہ ہمارے بجٹ کا ایک اہم حصہ ہے اور اس سے بہت سے لوگ technical تعلیم حاصل کر کے ہنر مند بنیں گے اور ملک سے باہر بھی جائیں گے اور ملک کے اندر بھی بڑا اہم کردار ادا کریں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ میاں مرغوب صاحب! آپ بات کریں۔

جناب مرغوب احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت عنایت فرمایا۔ مجھے یہاں اس نئے اسمبلی ہال میں تقریر کرنے کا موقع ملا ہے تو میں اپنے دل و دماغ میں سوچ رہا ہوں کہ مبارکباد دوں، نہ دوں یا کس کو دوں۔ یہ بلڈنگ جہاں بنی ہے یہ میرا حلقہ انتخاب ہے۔ میں جب یہاں اس بلڈنگ کے گردونواح کی آبادیوں میں لوگوں کی خوشیوں اور غمیوں میں جاتا ہوں۔ لوگ مسائل کا شکار ہیں، وہ اپنے گھروں کی دہلیز پر بیٹھے ہوئے لوڈشیڈنگ سے تنگ اس حکومت کو بددعائیں دیتے ہیں۔ وہ مہنگائی کے مارے ہوئے لوگ بے روزگاری کی وجہ سے حکومت کو کوستے ہیں۔ اس شدت کی گرمی میں پینے کا پانی میسر نہیں تو پھر یہ بلڈنگ میرے ان ووٹرز کا منہ چڑاتی ہے اور ان کا مذاق اڑاتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں یقیناً جناب سپیکر صاحب کی کاوشوں کو سراہتا ہوں کہ انہوں نے custodian of the Houseکی حیثیت سے یہاں اپنے ممبران کی ویلفیئر کے لئے کوشش کی لیکن میں آج اس حکومت کی مذمت کرتا ہوں اور میں ان کی سوچ اورvisionکے بارے میں یہ کہوں گا کہ یہ صرف اپنی ذات کے لئے تو کام کرتے ہیں اپنی قوم اور ملک کی فلاح و بہبود کی انہیں کوئی فکر اور غرض نہیں ہے۔ آج یہ حکومت جس طرح چینی مافیا کے طور پر، آٹا مافیا کے طور پر اور ادویات مافیا کے طور پر introduce ہوئی ہے۔ یہ حقیقت ہے آج عمران خان صاحب، عثمان بزدار صاحب اور پوری PTIکاvision یہ بتا رہا ہے کہ یہ صرف اور صرف لوٹ مار کے لئے آئے ہیں۔ یہ اپنی جیبیں بھرنے کے لئے آئے ہیں۔ انہیں اس ملک کے وسائل کے ساتھ کوئی غرض نہیں ہے۔ مجھے آج یہ کہنا ہے کہ کرونا کی وبا میں جس طرح سے یہ ملک گزرا ہے۔ اس میں چاہئے تو یہ تھا کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، wind up کریں۔

جناب مرغوب احمد: جناب چیئرمین! آپ نے وقت دیا مہربانی میں ایک منٹ میں بات ختم کر دوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ متوازن بجٹ نہیں ہے۔ اس لئے کہ 2018 میں ہم نے حکومت چھوڑی تھی انہیں آگے جانا چاہئے تھا۔ آج ان کا چوتھا بجٹ ہے۔ یہ آگے بڑھتے اور وہ اہداف جو 2018 میں دیئے گئے تھے یہ ان سے بھی بہت پیچھے ہیں۔ مجھے یہ کہنا ہے کہ یہ مافیاز کی حکومت ہے اور اب ایک نیا مافیا لینڈ مافیا کے طور پر introduce ہوا ہے۔ لاہور شہر کا فضائی آلودگی میں چھٹا ساتواں نمبر ہے اور یہاں پر یہ جو دریائے راوی کا پراجیکٹ شروع کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ صادقہ صاحبداد خان۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد اختر۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری ساجد محمود۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب فرخ ممتاز مانیکا!

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس ایوان کا حصہ بنا کر موقع دیا کہ میں اپنے ضلع وحلقہ کے مسائل اس معزز ایوان میں پیش کر سکوں۔

جناب چیئرمین! اس ایوان کا بننا میرے خیال میں صرف ہمارے لئے نہیں ہے بلکہ یہ ایک تاریخی عمارت ہے۔ اس سے پچھلی عمارت انگریز دور میں بنی تھی اور اس میں تقریباً 90/80 سال اسمبلی کے اجلاس ہوتے رہے ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا ہے کہ ہم اس نئے ایوان کا حصہ بننے والے پہلے ممبران ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہم سے بعد میں آنے والوں کو بھی یہ ہمت اور توفیق دے کہ وہ ملک و قوم کی خدمت کریں اور اس کی بہتری کے لئے قانون سازی کرتے رہیں۔

جناب چیئرمین! وقت کم ہے اس لئے مختصر طور بات کروں گا۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کروں گا کہ ان نامساعد حالات میں جب کرونا کی وجہ سے پوری دنیا کی معیشت ڈوب گئی اور۔۔۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب چیئرمین! دنیا کے ترقی یافتہ ممالک معاشی مشکلات کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں ٹیکس فری بجٹ دینا اور ترقیاتی بجٹ کے لئے بڑی معقول رقم رکھنا بڑی بات ہے۔

جناب چیئرمین: مانیکا صاحب! wind up کریں۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب چیئرمین! میں نے تو شروع ہی ابھی کیا ہے اور آپ wind up کا کہہ رہے ہیں۔ مجھے کم از کم دو منٹ تو دیں۔

جناب چیئرمین! وقت چونکہ کم ہے اس لئے میں مختصراً بات کروں گا کہ ایجوکیشن، ہیلتھ، زراعت، آبپاشی اور تمام بنیادی محکموں کے لئے پچھلے سال کی نسبت زیادہ پیسے رکھے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ 560 بلین کا ترقیاتی بجٹ رکھا گیا ہے۔ یہ بہت بڑا بجٹ ہے۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پاکپتن کے لئے یونیورسٹی، کالجز اور سڑکوں کی تعمیر کے علاوہ بہت سے منصوبے رکھے ہیں جس کے لئے میں ان کا خصوصی شکر گزار ہوں۔

جناب چیئرمین! جیسے مرزا غالب نے کہا تھا کہ:

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارماں مگر پھر بھی کم نکلے

اس حکومت نے بہت کام کئے ہیں اور ہماری درخواستوں پر وہ مطالبے جو پچھلے 25/20 سال سے کوشش کے باوجود وہ سکول و کالجز نہیں بن رہے تھے، ہمارے ہسپتال upgrade نہیں ہو رہے تھے۔ اس حکومت نے اس بجٹ میں ان کے لئے پیسے رکھے۔ اگر میرے پاس وقت ہوتا تو میں ان کی تفصیل بتاتا تو میرے اپوزیشن کے لوگوں کو خود اندازہ ہو جاتا کہ ڈویلپمنٹ کیسے ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں صرف ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے جو ADP میں منصوبے رکھے ہیں ان کی نگرانی کے لئے وزیر خزانہ صاحب کی سربراہی میں ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے جس کا ہر ماہ اجلاس ہو اور وہ یہ چیک کرے کہ کیا اس کے فنڈز سکیموں کے مطابق صحیح طریقے سے جاری ہو رہے ہیں اور کوئی سکیم un-attended نہ رہے۔ ہماری یہ بھی کوشش ہونی

چاہیے کہ ہر سکیم مقررہ وقت میں پوری ہو جائے تاکہ لوگوں کو فائدہ بھی ہو اور حکومت کا پیسا بھی ضائع نہ ہو۔

جناب چیئرمین! میری ایک اور گزارش خصوصی طور پر میرے حلقہ کے حوالے سے یہ ہے کہ دو چیزیں ہمارے لئے بہت بڑی problems بنی ہوئی ہیں۔ یہ معاملہ وفاقی حکومت سے متعلق ہے، میں ایم۔پی۔اے ہوں اس لئے میں تو پنجاب اسمبلی میں ہی بات کروں گا اور وزیر اعلیٰ سے درخواست کروں گا کہ وہ ہماری آواز کو اوپر پہنچائیں کہ میرے پورے حلقہ میں سوئی گیس نہیں ہے۔ میرے چاروں اطراف میں جتنے حلقے ہیں سب میں سوئی گیس ہے درمیان میں میرا حلقہ ایک جزیرہ بنا ہوا ہے جہاں سوئی گیس نہیں ہے۔ اس کے علاوہ واپڈا کا مسئلہ ہے کہ وہاں بجلی کی کوئی نئی سکیم نہیں بن رہی اور جو پرانی ہیں اور جہاں مرمت اور نئے کھمبوں کی ضرورت ہے ان پر بھی کام نہیں ہو رہا۔ اس کے علاوہ ہماری ہیڈ سلیمانکی سے بونگہ حیات اور ساہیوال روڈ بہت خراب ہے۔ میری گزارش ہے کہ ہیڈ سلیمانکی سے ساہیوال روڈ کی مرمت کروائی جائے اور ساہیوال سے آگے اسے موٹروے سے ملا کر ہمیں mainstream میں لایا جائے۔ مہربانی شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب فیصل حیات!

مشیر وزیر اعلیٰ برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات): نحمدہ ونصلی علی رسولہِ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

جناب چیئرمین! میں انتہائی مشکور ہوں اور میں اپنی بات کا آغاز اس بات سے کرنا چاہتا ہوں کہ نا صرف میں بلکہ تمام پارلیمنٹیرینز اور ایم۔پی۔ایز جو یہاں پر تشریف رکھتے ہیں۔ انہوں نے جب اپنی بات کا آغاز کیا تو کچھ لوگ جو نہیں چاہتے تھے لیکن اس کے باوجود ان کی زبان یہ بات کہنے پر مجبور ہوئی کہ ہم چودھری پرویز الٰہی صاحب کو یہ تاریخی عمارت بنانے پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اس عمارت کا جب سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا تو میں اس وقت بھی موجود تھا اور میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ عرصہ دراز کے بعد جب اس کا افتتاح ہوا یا اس میں پہلا سیشن ہو رہا ہے تو اللہ کے

فضل و کرم سے اس نئے ایوان نے ہم سب کو سرخرو کیا۔ اس کی مبارکباد جہاں میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کو دینا چاہتا ہوں وہاں میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اور سردار عثمان خان بزدار صاحب کو بھی دینا چاہتا ہوں کہ اُن کی طرف سے فنڈز کی فراوانی کی وجہ سے آج ممکن ہوا کہ کم از کم ہر شخص اپنے آپ کو ایم پی اے بننے کے بعد ایم پی اے محسوس کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے وقت کی نزاکت کا بھی اندازہ ہے لہٰذا میں آج پنجاب کی تاریخ میں سب سے بڑا بجٹ جو تقریباً 2653 بلین کا تخمینہ ہے اُس پر عثمان بزدار صاحب، فنانس منسٹر اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہماری یہ روایت ہے کہ ہم جب اپوزیشن میں ہوتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ یہ بجٹ گورکھ دھندہ ہے اور جب یہاں پر حکومت میں بیٹھے ہوتے ہیں تو ہم تعریف کرتے ہیں۔ میں بجٹ کے دیگر documents کی بات نہیں کرتا لیکن اگر کسی شخص نے فنانس منسٹر کی صرف بجٹ تقریر کو ہی پڑھا ہو تو وہ یقیناً اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ ذرا تشریف رکھیں۔ اذان ہو رہی ہے۔

(اذانِ عشاء)

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

مشیر وزیر اعلیٰ برائے لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات): جناب چیئرمین! اگر کسی نے صرف اس document پر بھی نظر دوڑائی ہوتی تو وہ یہ بات کہنے پر مجبور ہو جاتا کہ اتنے مشکل حالات میں اس سے بہتر بجٹ ممکن ہی نہیں تھا۔ میں وقت کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے دو چیزوں کا ذکر کرنا یہاں پر ضروری سمجھتا ہوں۔ انہوں نے سارا سال GDP کی رٹ لگائی ہوتی تھی لیکن جب آج GDP growth rate 3.94 percent پر پہنچا ہے تو اِن کو چُپ لگ گئی ہے۔ آج وہ بھوک کی بات اور اُس دَور کی بات کرتے ہیں جب انہیں موقع ملا تو کچھ کر نہ سکے۔

جناب چیئرمین! چونکہ میرا rural background ہے، دیہاتی علاقے سے belong کرتا ہوں اور ایک کاشتکار کا بیٹا ہوں اس لئے میں صرف زراعت کے حوالے سے بات کروں گا۔ اگر گندم کے 1800 روپے فی من ریٹ کو دیکھا جائے تو زمیندار کو اس دفعہ 25 فیصد سے زیادہ پیسے ملے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز جلدی windup کیجئے گا۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات): جناب چیئرمین! اگر گنے کے حوالے سے بات کی جائے تو پہلی دفعہ یہ ممکن ہوا ہے کہ 80۔ارب روپے کے قریب پیسے زمیندار کی جیب میں گئے ہیں لیکن پہلے یہ لوگ ڈکیتی کر کے اپنی جیبوں میں ڈالتے تھے۔

جناب چیئرمین: پلیز windup کریں۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات): جناب چیئرمین! میں صرف ایک منٹ مزید لوں گا۔ جب زمیندار کی جیب میں پیسا آتا ہے تو ملک کی economy بہتر ہوتی ہے اور جب اِن کی جیب میں پیسا آتا ہے تو یقیناً TT لگنی ہوتی ہے۔ میں اس بات پر یقیناً عثمان بزدار صاحب اور فنانس منسٹر صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور صرف ایک چھوٹی سی عرض کر کے اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ پہلی دفعہ جنوبی پنجاب کے لئے علیحدہ ADP کی book publish کی گئی ہے۔ چونکہ میرا ضلع جھنگ ہے اور یقین کریں کہ جھنگ کو تختِ لاہور والے سمجھتے تھے کہ یہ بارڈر سے باہر کوئی انڈیا کا حصہ ہے۔ جس طرح جنوبی پنجاب کو Annual Development Programme میں ایک علیحدہ بجٹ دیا گیا ہے اسی طرح میری submission ہوگی کہ ضلع جھنگ پر بھی خصوصی focus کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات): جناب چیئرمین! میں وقت کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے جھنگ کی محرومیوں کی زیادہ نشاندہی نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ ضرور عرض کرتا ہوں کہ جھنگ والوں کے اوپر فرض اور قرض بھی ہے لہٰذا اس پر خصوصی توجہ دی جائے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، رانا بابر حسین عابد!

جناب بابر حسین عابد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ کے حوالے سے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ سب سے پہلے میں سپیکر پنجاب اسمبلی چودھری پرویز الٰہی صاحب کا شکریہ ادا کروں گا اور بہت مبارکباد دوں گا کہ انہوں نے ہماری آنے

والی نسلوں کے لئے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میں آپ کی توجہ اس طرف لے جانا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کے تمام ممبران نے باری باری سپیکر صاحب کو اس اسمبلی کے بننے پر مبارکباد دی ہے لیکن آپ غور کریں کہ یہ اسمبلی مفت میں نہیں بنی بلکہ اس پر اربوں روپے لگے ہیں۔ اگر پونے چار سو لوگوں کے لئے اربوں روپے خرچ کئے جاسکتے ہیں تو میاں شہباز شریف صاحب نے لاہور کے لوگ جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں، اُن کے لئے اورنج لائن بنائی لیکن منسٹر صاحب کے پیٹ میں ابھی تک مروڑ اٹھ رہے ہیں۔ بجائے اس کے یہ اورنج لائن کے منصوبے کو adopt کریں اور appreciate کریں کہ انہوں نے ہمارے شہر کے لئے contribute کیا ہے لیکن آج بھی یہ دُکھ درد بیان کر رہے ہیں کہ 30 کروڑ روپے اس کا bill آ گیا ہے۔ کیا آپ کی اس اسمبلی کا bill نہیں آئے گا یا واپڈا نے اس کے لئے آپ کو مفت بجلی فراہم کرنی ہے؟ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔

جناب بابر حسین عابد: جناب چیئرمین! حکومتی ارکان کے جو دعوے ہیں اس سے یوں لگتا ہے کہ اسی سال پنجاب کے اس بجٹ کی وجہ سے اِنشاءاللہ یہ صوبہ جرمنی اور فرانس سے بھی آگے نکل جائے گا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب یہ حکومت دھاندلی کی وجہ سے آئی تھی تب تبدیلی کا نعرہ لے کر آئی تھی۔ انہوں نے ہر محکمے میں تبدیلی اور ہر چیز میں reforms لے کر آنا تھا۔ میں گزشتہ حکومت میں چیئرمین لینڈ ریکارڈ اتھارٹی تھا۔ آپ اندازہ کریں کہ وہ ادارہ پنجاب کا ایک pride اور سٹیٹ آف دی آرٹ تھا جس میں تمام بھرتیاں میرٹ پر کی گئیں اور تمام ملازمین اپنی highest qualification کی وجہ سے رکھے گئے لیکن ایک بندے پر بھی یہ الزام نہیں تھا کہ وہ رشوت دے کر لگا ہے۔ اس محکمے کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کی زمینوں کو بچایا جاسکے جس پر قبضہ گروپ ڈا کو قبضہ کرتے ہیں اور خاص طور پر ہمارے صوبے کا سابقہ پٹوار کلچر یہ تھا کہ پٹواری کسی کے ساتھ بھی مل کر لوگوں کی زمینوں پر قبضے کروا کر بکواتا تھا۔ میاں شہباز شریف نے اس صوبے پر احسان کیا کیونکہ اس محکمے نے اتنا اچھا perform کیا جس سے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی عزت میں اضافہ ہوا۔

جناب چیئرمین: پلیز windup کریں۔

جناب بابر حسین عابد: جناب چیئرمین! مجھے پلیز صرف دو منٹ دے دیں کیونکہ بڑی اہم بات ہے۔ ہونا یہ چاہئے تھا کہ لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے ملازمین کو مستقل کیا جاتا، incentives اور ترقیاں دی جاتیں لیکن انہوں نے ہزاروں کے حساب سے دوبارہ پٹواری بھرتی کر لئے ہیں یعنی اسی محکمے میں دوبارہ ڈاکو اور چور بھرتی کر لئے ہیں تاکہ لوگوں کی جیبیں کاٹی جا سکیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جناب نیاز حسین خان!

جناب بابر حسین عابد: جناب چیئرمین! میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، اجلاس کا وقت پانچ منٹ بڑھاتے ہیں۔ اگلے مقرر جناب نیاز حسین خان!

جناب نیاز حسین خان: الصلواۃ و السلام علیک یا رسول اللہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ بات کرنے کا ٹائم بہت کم ہے۔

جناب چیئرمین: گشکوری صاحب! کیا آپ اپنی سیٹ پر ہیں؟

جناب نیاز حسین خان: جناب والا! میں اپنی سیٹ پر نہیں ہوں، میری سیٹ پیچھے ہے۔

جناب چیئرمین: گشکوری صاحب! آپ اپنی سیٹ پر جائیں پھر بات کریں۔

جناب نیاز حسین خان: شکریہ، جناب چیئرمین! میں وزیر خزانہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بہت اچھا بجٹ پیش کیا ہے، اس پر میں وزیر اعظم صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب کا بھی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے اتنا اچھا بجٹ دیا ہے اگر میں اس کی تعریف کرتا رہوں گا تو بہت زیادہ ٹائم لگ جائے گا اور آپ ایک منٹ کے بعد گھنٹی بجا دیں گے۔ لہذا میں اپنے حلقے کی طرف آتا ہوں میرے حلقے کے کچھ issues ہیں جنہیں یہاں discuss کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ مظفر گڑھ میں بہت ساری انڈسٹری ہے، ہمارا بے بس مزدور ہمیشہ روزگار کے پیچھے گھومتا پھرتا رہتا ہے، سوشل سیکورٹی ہسپتال مزدور کے پیسے پر چلتا ہے اور مزدور کی بہتری کے لئے بنایا گیا ہے لیکن مزدور کو وہاں علاج میسر نہیں ہوتا۔ یہ بہت ہی اہم issue ہے لہذا میری استدعا ہے کہ سوشل سیکورٹی ہسپتال مظفر گڑھ میں مزدوروں کو بہتر علاج کی سہولتیں پہنچائی جائیں۔

جناب چیئر مین! محکمہ ماحولیات کے حوالے سے بات کروں گا کہ آج تک مظفر گڑھ میں اس محکمہ نے کسی صنعت والے کو نہیں پوچھا جس وجہ سے ہمارے لوگوں کی صحت کا بُرا حال ہے جو کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: پلیز windup کیجئے۔

جناب نیاز حسین خان: جناب چیئر مین! آپ ہمیشہ ایک منٹ دیتے ہیں پلیز کچھ ٹائم دے دیں۔

جناب چیئر مین: پلیز windup کیجئے۔

جناب نیاز حسین خان: جناب چیئر مین! بہت سارے issues ہیں جن پر میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین: آپ ایک منٹ میں بول دیں۔ اگر آپ بولنا شروع کر دیں گے تو آپ کا ٹائم ضائع نہیں ہو گا۔

جناب نیاز حسین خان: جناب چیئر مین! میں بجٹ کے حوالے سے ہی بات کر لیتا ہوں، میرے حلقے میں 50/40 ملین روپے کی چھوٹی چھوٹی سکیمیں رکی پڑی ہیں۔ میں وزیر خزانہ سے استدعا کرتا ہوں کہ ان کے فنڈز release کر دیں تاکہ وہ مکمل ہو سکیں۔ مظفر گڑھ میں ایک قاتل روڈ مشہور ہے جو وہاں کا سب سے بڑا issue ہے اس پر بھی توجہ دی جائے۔ میں نے کافی issues پر بات کرنی تھی لیکن ٹائم بہت کم ہے اس لئے میں اپنی بات کو windup کرتے ہوئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین: شکریہ، محترمہ راحت افزا!

محترمہ راحت افزا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئر مین! میں آپ کی بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بحث کرنے کے لئے وقت دیا۔ یہ پی ٹی آئی کی صوبائی حکومت کا چوتھا بجٹ ہے جسے پڑھ کر بہت افسوس ہوا۔ موجودہ حکومت نے آنے سے پہلے بہت بلند و بانگ وعدے کئے اگر میں ان کے جھوٹے وعدوں کا ذکر کرنا شروع کروں تو شاید میرا سارا دن جھوٹے وعدے گنوانے پر صرف ہو جائے لیکن چند ایک کا ذکر ضروری سمجھتی ہوں تبدیلی سرکاری نے ایک کروڑ نوکریاں، 50 لاکھ گھر، پروٹوکول کا خاتمہ، پولیس کی اصلاح، ہر ایک کے ساتھ برابری کا سلوک، بے شمار ڈیمز اور اربوں درخت لگانے کے جھوٹے وعدے کئے تھے۔ تین سالوں میں پٹرولیم کی قیمت میں ایک

دفعہ کمی کی گئی تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پورے ملک میں پٹرول غائب ہو گیا اور لوگ 150 روپے میں فی لٹر پٹرول خریدنے پر مجبور تھے۔ موجودہ حکومت نے غریب عوام کا جینا حرام کر دیا، یہاں تک کہ مرنا بھی آسان نہ رہا، غریب عوام موجودہ حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے مہنگائی کی چکی میں پس رہی ہے۔ چینی، آٹا، گندم بلکہ اشیائے ضروریہ کی قیمتیں دگنی ہو گئیں۔ اگر کسان کی بات کی جائے تو کھاد اور زرعی ادویات کی قیمتوں میں دو سو گنا اضافہ کر دیا گیا ہے، ملک میں مرغی، انڈے اور کٹے وغیرہ کی مصنوعی سکیمیں متعارف کرائی گئیں۔سلیکٹڈ وزیر اعظم یہ کہتے نہیں تھکتے تھے کہ کسی کو NRO نہیں دوں گا مگر اس کے باوجود اپنی ATM مشین، جہانگیر ترین اور خسرو بختیار کو NRO دے کر پاکستان عوام کے ساتھ ظلم کیا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز windup کیجئے۔

محترمہ راحت افزا: جناب چیئرمین! میرے صوبے کے سرکاری ملازمین کے ساتھ بہت بڑا مذاق کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز windup کیجئے۔

محترمہ راحت افزا: میری تجویز ہے کہ مہنگائی کے تناسب کے لحاظ سے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں کم سے کم 20 فی صد اضافہ کیا جانا چاہئے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ جگنو محسن صاحبہ! محترمہ موجود نہیں ہیں۔جناب خرم اعجاز! اجلاس کا وقت مزید پانچ منٹ بڑھاتے ہیں۔جی خرم اعجاز!

جناب خرم اعجاز: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا، میں سب سے پہلے تو جناب سپیکر کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اتنی اچھی اسمبلی بنائی اور ساتھ یہ دعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اسی طرح خلوص، محبت اور اچھے conduct اور ایمانداری کے ساتھ کوئی اچھی کارکردگی دکھائیں جو ہمارے لوگوں کے لئے بہتر ہو اور ہمیں بھی دعائیں ملیں۔یہ بجٹ پیش کرنے پر میں وزیراعلیٰ صاحب، وزیر خزانہ، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے انتھک محنت کر کے ہمیں ایک بہت اچھا بجٹ دیا۔

جناب چیئرمین! پچھلے سال پنجاب کا ڈویلپمنٹ بجٹ 337 بلین روپے کا تھا اس سال وہ 67 فی صد بڑھ گیا ہے اور اب یہ بجٹ 560 بلین روپے ہے جو کہ بہت ہی واضح فرق ہے۔ایک اور چیز بڑی خوش آئند ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے پچھلے بجٹ میں 305۔ارب روپے release کئے اور ان میں سے 280۔ارب utilize ہوئے جو 90/80 فی صد خرچ ہوا ہے اور یہ بہت ہی اچھی کارکردگی کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔پنجاب میں ہمارے دس لاکھ سرکاری ملازمین ہیں ان میں سے ساڑھے سات لاکھ ملازمین گریڈ 1 سے گریڈ-19 میں ہیں جن کی 35 فی صد تنخواہیں بڑھائی گئی ہیں میں اس پر بھی مبارکباد دیتا ہوں چونکہ یہ بہت اچھی بات ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ

جناب خرم اعجاز: جناب چیئرمین! مجھے بات کرتے ہوئے ابھی پانچ منٹ نہیں ہوئے۔

جناب چیئرمین: پانچ منٹ ہو گئے ہیں، متعلقہ بندہ ٹائم دیکھ کر ہی bell بجا رہا ہے۔

جناب خرم اعجاز: جناب چیئرمین! پلیز مجھے تھوڑا ٹائم دیں۔

جناب چیئرمین: پلیز wind up کریں۔پلیز آدھے منٹ میں wind up کریں۔

جناب خرم اعجاز: جناب چیئرمین! پنجاب گورنمنٹ نے 315۔ارب روپے کے targets سے بڑھ کر 360۔ارب روپے ٹیکس collect کیا ہے جو کہ 40۔ارب روپیہ زیادہ ہے۔میں اس پر حکومت کو بہت زیادہ مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین! حکومت نے ہمارے حلقے میں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پیکیج دیا ہے جس میں دلکش مرید کے جیسا پراجیکٹ، فٹ بال سٹیڈیم، سڑکیں اور سینی ٹیشن کے بہت پراجیکٹ دیئے ہیں میں اس پر حکومت پنجاب کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں اور آخر میں میری استدعا ہے کہ ہمارے مرید کے لئے سیف سٹی پراجیکٹ دیا جائے۔اس کے علاوہ ہمارے لوگوں کو لاہور سے مرید کے کے لئے ٹرانسپورٹ کی بہت دشواری ہے لہذا انہیں ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کی جائے۔بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب محمد الیاس!

جناب محمد الیاس: شکریہ، جناب چیئرمین! الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ ملانبی بعد۔ میں سب سے پہلے ایک اصلاح کرنا چاہتا ہوں کہ قائداعظم کی تصویر کے اوپر آیت شریف نہیں بلکہ حدیث شریف لگی ہوئی ہے۔ چودھری پرویز الٰہیٰ صاحب نے بڑی وضاحت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہے۔ میں سب سے پہلے چودھری پرویز الٰہیٰ صاحب کو مبارک پیش کرتا ہوں خصوصاً جو حدیث پاک لکھی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اسمبلی کے ماتھے پر یہ ایک جھومر لگا کر اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے امر کر دیا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ جہاں یہ اتنا عظیم قدم اٹھایا ہے وہاں ایک اور قدم اٹھائیں کہ وقف املاک کا جو قانون بنایا گیا ہے میں سے کالا قانون کہوں گا اسے علما نے مسترد کیا ہے اور وفاق نے اس پر کمیٹی بنادی ہے میری گزارش ہے کہ صوبے میں بھی اس پر کمیٹی بنائی جائے۔ سوچنے کی بات ہے کہ مسجد، مدرسہ، اس کی زمین، اس کی ساری تعمیرات، ملازمین، امام مسجد اور موذن کی تنخواہیں عوام دیں لیکن حکومت اس پر قبضہ کر کے بیٹھ جائے۔ تو میں گزارش کروں گا کہ جن لوگوں نے اور محکمہ اوقاف نے مسجد وزیر خان میں فلم بنانے کے لئے لوگوں کو سہولیات مہیا کیں، یہ مساجد اور مدارس اس محکمے کے حوالے کبھی نہ کئے جائیں۔

جناب چیئرمین! یہاں بڑی دُہائی دی جارہی ہے کہ بڑی ترقی ہوئی، ترقی ہوئی جو دُودھ اور شہد کی نہریں بہہ گئی ہیں وہ آپ بھی دیکھ رہے ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ اس اسمبلی کے اپنے ملازمین اور یہاں کے متعلقین کو دو، دو ماہ سے ادویات نہیں مل رہیں۔ میاں شہباز شریف صاحب کے دور میں ہر قسم کی ادویات لوگوں کے گھروں تک پہنچتی تھیں لیکن آج انسولین کے لئے غریب لوگ ترس رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! چنیوٹ فیصل آباد روڈ کے لئے 2018 میں زمین کی خریداری کے لئے پیسے رکھ دیے گئے اور کہا گیا کہ آئندہ سال اس کے لئے زمین خریدی جائے لیکن اس کو ongoing scheme بنانے کی بجائے unfunded کر دیا گیا۔ میری گزارش یہ ہو گی کہ چنیوٹ فیصل آباد روڈ اور چنیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ، اگر ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کے اپنے علاقوں سے کچھ پیسے بچ جائیں تو ان روڈز کو one way کرنا تو مجھے دشوار نظر آرہا ہے لیکن کم از کم ان کی special مرمت کروادی جائے۔

جناب چیئرمین! پرائیویٹ میڈیکل کالجز فیس کے نام پر لوگوں کی چمڑیاں ادھیڑ رہے ہیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ ہر ضلع میں ایک ایک میڈیکل کالج قائم کیا جائے اور جب تک یہ سہولت نہیں ملتی تو پرائیویٹ کالجوں کو کہا جائے کہ غریب اور نادار طلباء و طالبات کو خصوصی سہولت دی جائے۔

جناب چیئرمین! پچھلے اجلاس میں چودھری پرویز الٰہی صاحب نے ایک بل منظور کروایا تھا کہ قرآن پاک کی تعلیم اور قرآن پاک کا ترجمہ پڑھانے کو لازمی قرار دے دیا گیا تھا۔ میرا مطالبہ ہے کہ قرآن پاک کی تعلیم دینے والے اور ترجمہ پڑھانے والے اساتذہ کی بھی بھرتی کی جائے۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب کے زمانے میں ہی قاری ٹیچرز اور پرائمری ٹیچرز بھرتی کئے گئے لیکن پرائمری ٹیچرز کا گریڈ بڑھاتے بڑھاتے 14 تک کر دیا گیا لیکن ستم بالائے ستم یہ ہے کہ قاری ٹیچرز کی وہی کوالیفیکیشن ہے مگر ابھی تک وہ 7 ویں گریڈ میں ہی ہیں۔ اس کے لئے میں نے ایک تحریک التوائے کار بھی جمع کروائی ہوئی ہے تو مہربانی کر کے اس پر بھی غور و خوض کیا جائے۔

MR. CHAIRMAN: Thank you. The House is adjourned to meet on Tuesday the 22nd June, 2021 at 2:00 pm.

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL RAUF, MIAN
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 290
ABDUL RAUF MUGHAL, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 498
ADDRESS THE HONORABLE MEMBERS –
-By the Mr. Speaker 51

	PAGE NO.
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-14th June, 2021	3
-17th June, 2021	47
-18th June, 2021	137
-19th June, 2021	251
-21st June, 2021	373
AHMAD ALI AULAKH, MALIK	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	487
AHMAD KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development)*	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	408
AHMAD SHAH KHAGGA, MR. *(Parliamentary Secretary for Energy)*	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	130
AISHA NAWAZ, MS.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	317
ALI HAIDER GILANI, SYED	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	283
ALLA-UD-DIN, SHEIKH	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	274
AMIN-ULLAH KHAN, MR.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	480
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand for making dropping point for members near the House	377
AMJAD MEHMOOD CHAUDHRY, MR.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	475
AMMAR SADDIQUE KHAN, MR.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	288
ASIF MAJEED, MR.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	497
AUTHORITIES-	
-Of the House	5
AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, SARDAR	
DISCUSSION On-	

PAGE NO.

-Annual Budget for the year 2021-22 152

AYSHA IQBAL, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 245

B

BABAR HUSSAIN ABID, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 507

BILAL FAROOQ TARAR, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 389

BILAL YASEEN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 432

BILL *(Introduced in the House)-*
-The Punjab Finance Bill 2021 43

BUDGET-
-The Annual Budget Statement for the year 2021-22 *(Presented in the House)* 42
-The Supplementary Budget Statement for the year 2020-21 *(Presented in the House)* 43

BUSHRA ANJUM BUTT, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 208

C

CABINET-
-Of the Punjab 5

D

DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 58, 141,255,379

E

EHSAN-UL-HAQUE, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 183

F

FAISAL HAYAT, MR. *(Advisor to Chief Minister Livestock & Dairy Development)*
DISCUSSION On-

PAGE NO.

-Annual Budget for the year 2021-22 505

FARAH AGHA, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 485

FARHAT FAROOQ, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 493

FAWAZ AHMAD, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 499

FIRDOUS RAHNA, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 387

G

GHULAM QASIM HINJRA, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 494

H

HAMEEDA MIAN, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 474

HASHIM JAWAN BAKHT, MAKHDOOM *(Minister for Finance)*
AMENDMENTS in-
-The Rules under section 76 of the Punjab Sales Tax on Services 44

BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Finance Bill 2021 43

BUDGET-
-The Annual Budge Statement for the year 2021-22 *(Presented in the House)* 42
-The Supplementary Budget Statement for the year 2020-21 *(Presented in the House)* 43

SPEECH-
-Budget speech for the year 2021-22 20

HASSAN MURTAZA, SYED
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 141

HINA PERVAIZ BUTT, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 467

PAGE NO.

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 180
IJAZ AHMAD, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 429
IRFAN AQEEL DAULTANA, MIAN
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 353
ISHRAT ASHRAF, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 233

J

JAVAID AKHTER, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 344
JAVEED AKHTAR, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 365

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 367

KASHIF ALI CHISHTY, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 459
KHADIJA UMER MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 418
KHALID MEHMOOD, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 463
KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 331
KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
DISCUSSION On-

PAGE

NO.

-Annual Budget for the year 2021-22 311
KHURRAM LJAZ, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 511

L

LEADER OF THE OPPOSITION
-See under Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, Mr.

M

MAHINDAR PALL SINGH, MR. *(Parliamentary Secretary for Human Rights)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 452
MANAZAR HUSSAIN RANJHA
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 478
MARGHOOB AHMAD, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 502
MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 120
MEHWISH SULTANA, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 203
MINISTER FOR CONSOLIDATION OF HOLDINGS AND WILDLIFE & FISHERIES
-See under Sumsam Ali Shah Bukhari, Syed
MINISTER FOR ENERGY
-See under Muhammad Akhtar, Mr.
MINISTER FOR FINANCE
-See under Hashim Jawan Bakht, Makhdoom
MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, COOPERATIVES
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION
-See under Zaheer Ud Din, Ch.
MINISTER FOR SOCIAL WELFARE & BAIT UL MAAL
-See under Yawar Abbas Bukhari, Syed
MOHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 266
MOHSIN ATTA KHAN KHOSA, MR.

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 359
MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 369
MUHAMMAD AFZAL, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 114
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 412
PRIVILAGE MOTION regarding-
-Demand for acting upon Rules for protection of Rescue Employees 52
MUHAMMAD AKHTAR, MR. *(Minister for Energy)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 391
MUHAMMAD ARSHAD JAVED, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 450
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 362
MUHAMMAD ASHRAF KHAN RIND, MR. *(Parliamentary Secretary for Irrigation)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 495
MUHAMMAD ASHRAF RASOOL, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 170

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 85
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs,Cooperatives)*
PRIVILAGE MOTION regarding-
-Demand for acting upon Rules for protection of Rescue Employees 55
MUHAMMAD FARRUKH MUMTAZ MANEKA, MIAN
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 503
MUHAMMAD GAZAIN ABBASI, SAHIB ZADA
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 206

PAGE NO.

MUHAMMAD HAMZA SHAHBAZ SHARIF, MR. *(Leader of the Opposition)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 59
MUHAMMAD ILLYAS, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 513
MUHAMMAD KAZIM PEERZADA, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 193
MUHAMMAD LATASUB SATTI, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 500

MUHAMMAD MOAVIA, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 255
MUHAMMAD MOAZZAM SHER, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 455
MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR. *(Parliamentary Secretary for Information & Culture)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 338
MUHAMMAD NAEEM SAFDAR, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 420
MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 296
MUHAMMAD SAQIB KHURSHED, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 424
MUHAMMAD WAHEED, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 406
MUHAMMAD YOUSAF, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 242
MUMTAZ ALI, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 415
MUNAWAR HUSSAIN, RANA
DISCUSSION On-

PAGE NO.

-Annual Budget for the year 2021-22 483

MUNEEB-UL-HAQ, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 442

MUSSARAT JAMSHED, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 379

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-14th June, 2021 14
-17th June, 2021 50
-18th June, 2021 140
-19th June, 2021 254
-21st June, 2021 376

NADEEM ABBAS, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 229

NAZIR AHMAD KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Special Education)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 461

NEELUM HAYAT MALIK, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 293

NIAZ HUSSAIN KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 509

NOTIFICATION of-
-Appointment of time and date for presentation of Annual Budget for the year 2021-22 1
-Appointment of time and date for presentation of Supplementary Budget for the year 2020-21 1
-Summoning of 33rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 14th June, 2021 1

O

OFFICERS-
-Of the House 11

PAGE

NO.

P

PANEL OF CHAIRMEN-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 33rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 14th June, 2021 15

PARLIAMENTARY SECRETARIES- 9

-Of the Punjab

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS

-See under Tamoor Ali Lali, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COMMUNICATION & WORKS

-See under Shahab-Ud-Din Khan, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ENERGY

-See under Ahmad Shah Khagga, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HUMAN RIGHTS

-See under Mahindar Pall Singh, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR INFORMATION & CULTURE

-See under Muhammad Nadeem Qureshi, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR IRRIGATION

-See under Muhammad Ashraf Khan Rind, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LABOUR

-See under Shakeel Shahid, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT

-See under Shahbaz Ahmad, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

-See under Ahmad Khan, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PLANNING & DEVELOPMENT

-See under Umer Aftab, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SPECIAL EDUCATION

-See under Nazir Ahmad Khan, Mr.

PARVEZ ELAHI, MR. *(Speaker Punjab Assembly)*

-Address to the honorable Members 51

PAGE NO.

POINT OF ORDER regarding-
-Demand for making dropping point for members near the House 377

PRIVILAGE MOTION regarding-
-Demand for acting upon Rules for protection of Rescue Employees 52

R

RAHAT AFZA, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 510
RAMESH SINGH ARORA, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 321
RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -
-14th June, 2021 13
-17th June, 2021 49
-18th June, 2021 139
-19th June, 2021 253
-21st June, 2021 375

RUKHSANA KAUSAR, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 491

S

SABA SADIQ, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 213
SABEEN GUL KHAN, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 210
SABRINA JAVAID, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 441
SADIA SOHAIL RANA, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 369
SAEED AKBAR KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 398
SAJIDA BEGUM, MS.

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 217
SALMA BUTT, MST.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 445
SAMI ULLAH KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 382
SANIA ASHIQ JABEEN, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 304
SANIA KAMRAN, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 422
SEEMABIA TAHIR, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 465
SHAHAB-UD-DIN KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Communication & Works)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 447
SHAHBAZ AHMAD, MR. *(Parliamentary Secretary for Livestock & Dairy Development)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 196
SHAHEENA KARIM, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 426
SHAHIDA AHMED, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 221
SHAKEEL SHAHID, MR. (*Parliamentary Secretary for Labour)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 458
SHAMIM AFTAB, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 327
SHAMSA ALI, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 352

SHAWANA BASHIR, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 270
SHUJAHAT NAWAZ, MR.

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 431
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 393
SPEECH-
-Budget speech for the year 2021-22 20
SUMSAM ALI SHAH BUKHARI, SYED *(Minister for Consolidation of Holdings and Wildlife & Fisheries)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 186
SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 218

T

TAHIA NOON, MS
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 128
TALAT FATEMEH NAQVI, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 235
TAMOOR ALI LALI, MR. *(Parliamentary Secretary for Auqaf & Religious Affairs)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 125
TARIQ MASIH GILL, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 350

U

UMER AFTAB, MR. *(Parliamentary Secretary for Planning & Development)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 468
UMER TANVEER, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 165

UMUL BANIN ALI, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 336
USMAN MEHMOOD, SYED
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 107

PAGE NO.

UZMA KARDAR, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 279

W

WASEEM KHAN BADOZAI, NAWABZADA
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 174
WASIF MAZHAR, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 356
WASIQ QAYYUM ABBASI, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 435
WELCOME
-Congratulations to all members in new house by the speaker 15

Y

YAWAR ABBAS BUKHARI, SYED *(Minister for Social Welfare & Bait ul Maal)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 299

Z

ZAHEER IQBAL, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 439
ZAHEER UD DIN, CH. *(Minister for Public Prosecution)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 471
ZAINAB UMAIR, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 237
ZAKIA KHAN, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 224

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

(منگل 22، بدھ 23، جمعرات 24، جمعتہ المبارک 25، سوموار 28، منگل 29، بدھ 30- جون 2021)

(یوم الثلاثہ 11، یوم الاربعاء 12، یوم الخمیس 13، یوم الجمع 14، یوم الاثنین 17، یوم الثلاثہ 18، یوم الاربعاء 19- ذیقعد 1442ھ)

سترہویں اسمبلی : تینتیسواں اجلاس

جلد 33 (حصہ دوم) : شمارہ جات : 6 تا 12

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تینتیسواں اجلاس

منگل، 22۔جون 2021

جلد 33 : شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	517
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	521
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	522
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
4۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	523

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
5۔	متعلقہ وزیر کی عدم موجودگی کے باعث سوالات کو التواء میں رکھا جانا ------------	523
	تحاریک التوائے کار	
6۔	پنجاب انسٹیٹیوٹ آف قرآن اور سیرت ایکٹ پر عمل نہ کرنے کی وجوہات -----------	524
7۔	2018 میں اسمبلی سے پاس ہونے والے ایکٹ سے متعلقہ ادارے کے رولز نہ بنانے کا معاملہ سپیشل کمیٹی کو ریفر کرنے کا مطالبہ ------------	525
	زیرو آر نوٹس	
8۔	رنگ روڈ راولپنڈی کا نقشہ تبدیل کر کے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو فائدہ پہنچایا جانا ------------	527
9۔	ضلع ننکانہ صاحب میں سرکاری اراضی کی غیر قانونی فروخت ------------	527
10۔	سرکاری ہسپتالوں میں پارکنگ فیس کے خاتمہ کا مطالبہ ------------	528
11۔	فیکٹری مزدوروں کو حکومتی اعلان کے مطابق اجرت کی ادائیگی کا مطالبہ --------	529
12۔	خانیوال میں SHO و دیگر اہلکاروں کا خاتون کو نوکری کا جھانسہ دیکر 5 لاکھ بٹورنے اور بداخلاقی پر مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ ------------	529
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	تحریک	
13۔	مسودہ قانون (ترمیم) (پرنٹنگ وریکارڈنگ) قرآن پاک پنجاب 2021 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------	531

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
14۔	مسودہ قانون (ترمیم) (پرنٹنگ وریکارڈنگ) قرآن پاک پنجاب 2021 ----------	532
	تحریک	
15۔	مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------	532
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
16۔	مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021 ------------	533
	تحریک	
17۔	مسودہ قانون (ترمیم) دی قرشی یونیورسٹی 2021 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------	534
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
18۔	مسودہ قانون (ترمیم) دی قرشی یونیورسٹی 2021 ------------	535
	تحریک	
19۔	مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ اپلائیڈ سائنسز خانیوال 2021 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------	536
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
20۔	مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ اپلائیڈ سائنسز خانیوال 2021 --------	537
	تحریک	
21۔	مسودہ قانون اسپائیر یونیورسٹی لاہور 2021 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------	537

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
22-	مسودہ قانون اسپائیر یونیورسٹی لاہور 2021 -----------	538
	تحریک	
23-	مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب ریگولرائزیشن آف سروس 2021 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک -----------	538
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
24-	مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب ریگولرائزیشن آف سروس 2021 -----------	539
25-	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	539
	قرارداد	
26-	فزیوتھراپسٹ کو ڈاکٹرز کے برابر درجہ دینے کا مطالبہ -----------	540
27-	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	542
	قرارداد	
28-	لاہور تا ملتان موٹروے پر حادثات کی روک تھام کے لئے فی الفور جنگلے لگانے کا مطالبہ -----------	543
	پوائنٹ آف آرڈر	
29-	ایوان میں وزراء صاحبان کی حاضری کو یقینی بنانے کا مطالبہ -----------	545
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
30-	میٹرو بس ٹریک پر ایمرجنسی کی صورت میں ریسکیو اور ایمبولینس گزرنے کی اجازت کا مطالبہ -----------	546
31-	دریائے ستلج پر تفریحی پارک بنانے کا مطالبہ -----------	547
32-	ظفر چوک تحصیل سمندری تا فیصل آباد سڑک کی مرمت کا مطالبہ -----------	548

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
33-	DHQ ہسپتال اوکاڑہ کو اپ گریڈ کرنے کا مطالبہ ------------	549
34-	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	552
	23، بدھ- جون 2021	
	جلد 33 : شمارہ 7	
35-	ایجنڈا ------------	557
36-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	567
37-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	568
	پوائنٹ آف آرڈر	
38-	لاہور میں ہونے والے دھماکے کے بعد مزید دھماکوں کو روکنے کے لئے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ ------------	569
	بحث	
39-	سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پر بحث (---جاری) ------------	572
40-	سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری-------	581
	24، جمعرات- جون 2021	
	جلد 33 : شمارہ 8	
41-	ایجنڈا ------------	631
42-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	641
43-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	642
	بحث	
44-	سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری-------	643

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	25، جمعتہ المبارک۔جون 2021	
	جلد 33 : شمارہ 9	
45۔	ایجنڈا ------------	693
46۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	695
47۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	696
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جوزیر غور لایا گیا)	
48۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب 2021 ------------	698
	منظور شدہ گوشوارہ (جوایوان کی میز پر رکھا گیا)	
49۔	منظور شدہ اخراجات برائے سال 22-2021 کا گوشوارہ	
	ایوان کی میز پر رکھا جانا -----------	700
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
50۔	مسودہ قانون غازی نیشنل انسٹیٹیوٹ آف انجنیئرنگ اینڈ سائنسز	
	ڈیرہ غازی خان 2021 -----------	701
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
51۔	مسودہ قانون نمبر 47 اور 48 بابت 2021 کے بارے میں مجلس	
	خصوصی نمبر 9 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	701
	28، سوموار۔جون 2021	
	جلد 33 : شمارہ 10	
52۔	ایجنڈا ------------	705
53۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	707

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
54-	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	708
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
55-	ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث ----------	710
	29، منگل-جون 2021	
	جلد 33 : شمارہ 11	
56-	ایجنڈا ----------	767
57-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	771
58-	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	772
	سوالات (محکمہ محنت و انسانی وسائل)	
59-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	773
	زیرو آرنوٹس	
60-	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چوآسیدن شاہ میں بلڈ بنک اور دیہاتوں میں ڈسپنسریاں بنانے کا مطالبہ ----------	782
61-	چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان میں نصب تھیلیم ٹیسٹنگ مشین کی مرمت کا مطالبہ ----------	784
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
62-	مسودہ قانون (ترمیم) قرآن پاک پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ پنجاب 2021 ----------	785
63-	مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021 ----------	787

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
64۔	صوبہ میں چھوٹی بڑی شاہراہوں کے ساتھ سروس روڈز بنانے کا مطالبہ-------	790
	پوائنٹ آف آرڈر	
65۔	اشٹام فروشی کے لئے پالیسی بنانے کا مطالبہ -----------	794
	30، بدھ۔ جون 2021	
	جلد 33 : شمارہ 12	
66۔	ایجنڈا -----------	807
67۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	815
68۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	816
	سرکاری کارروائی	
	بجٹ	
69۔	ضمنی میزانیہ برائے سال 21-2020 کے مطالبات زر پر بحث	
	اور رائے شماری (---جاری) -----------	817
70۔	منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 21-2020 کا	
	ایوان کی میز پر رکھا جانا -----------	850
71۔	بجٹ برائے سال 22-2021 منظور ہونے پر قائد ایوان کا خطاب--------	851
72۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ -----------	865
73۔	انڈیکس	

517

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22-جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودات قانون

1. The Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN:
MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MS KHADIJA UMER:

to move that leave be granted to introduce the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN:
MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MS KHADIJA UMER:

to introduce the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021.

518

2. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: SYED USMAN MEHMOOD: MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN:	to move that leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.
MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: SYED USMAN MEHMOOD: MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN:	to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.

3. The Qarshi University (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER:	to move that leave be granted to introduce the Qarshi University (Amendment) Bill 2021.
MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER:	to introduce the Qarshi University (Amendment) Bill 2021.

4. The Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER:	to move that leave be granted to introduce the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021.
MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER:	to introduce the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021.

5. The Aspire University Lahore Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER:	to move that leave be granted to introduce the Aspire University Lahore Bill 2021.
MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER:	to introduce the Aspire University Lahore Bill 2021.

6. The Punjab Regularization of Service (Amendment) bill 2021.

NAWABZADA WASEEM KHAN BADOZAI:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021.
NAWABZADA WASEEM KHAN BADOZAI:	to introduce the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021.

519

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 2-جون 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1- **شیخ علاؤالدین:** (پیش ہو چکی ہے)

معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7٪ غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11٪ تک دیا جا رہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1٪ اور پاکستانی کرنسی پر 3٪ سے 4٪ دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35٪ تک ٹیکس لیا جا رہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10٪ لیا جا رہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

2- **جناب محمد طاہر پرویز:** (پیش ہو چکی ہے)

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے، جس کے باعث حادثات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس کی بنیادی وجہ شاہراہوں پر سروس روڈ کا نہ ہونا ہے۔ خاص طور پر سائیکل سوار کو بے ہنگم ٹریفک کے باعث کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع تمام چھوٹی بڑی سڑکوں کے ساتھ سروس روڈ بنایا جائے۔ نیز آئندہ سے تمام نئے منصوبہ جات میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر نئی سڑک کے ساتھ سروس روڈ بن سکے اور سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو سکے۔

520

(موجودہ قراردادیں)

1- محترمہ شاہدہ احمد: اس ایوان کی رائے ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی اور ٹریفک کے رش کی وجہ سے میٹرو بس کے ٹریک پر ایمرجنسی کی صورت میں ریسکیو 1122 اور ایمبولینس کو گزرنے کی اجازت دی جائے۔

2- چودھری افتخار حسین چھچھر: اس ایوان کی رائے ہے کہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ میں آؤٹ فال دریائے ستلج کے مقام پر جہاں ہزاروں لوگ تفریح کیلئے آتے ہیں، سرکاری اراضی پر ایک فاریسٹ تفریحی پارک بنایا جائے تاکہ سیاحت کو فروغ مل سکے۔

3- جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ PP-104 ضلع فیصل آباد کی ایک اہم سڑک جو ظفر چوک تحصیل سمندری سے حدود ضلع فیصل آباد تک واقع ہے، انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس پر آئے دن حادثات اور ڈکیتی کی وارداتیں ہوتی ہیں۔ لہذا علاقہ کے عوام کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سڑک کی فوری مرمت کی جائے۔

4- جناب منیب الحق: یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اوکاڑہ کے D.H.Q. ہسپتال کو اپ گریڈ کیا جائے اور اس میں اوکاڑہ میڈیکل کالج کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ میڈیکل کے شعبہ میں بہتری آ سکے۔

521

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

منگل، 22-جون 2021

(یوم الثلاثہ، 11- ذیقعد 1442 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 47 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾
وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ
مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

سورہ الانفطار آیات 13 تا 19

بے شک نیکو کار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے (13) اور بدکار دوزخ میں (14) (یعنی) جزا کے دن اُس میں داخل ہوں گے (15) اور اِس سے چُھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کا جزا کا دن کیسا ہے (18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اُس روز اللہ ہی کا ہو گا (19)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نبی ﷺ کے راستے کی خاک لُوں گا
میں سب سے قیمتی پوشاک لُوں گا
محل مینار کیا کرنے ہیں مجھ کو
مدینے کے خس و خاشاک لُوں گا
میری خواہش اگر پُوچھی انہوں نے
میں اِستحکام ارضِ پاک لُوں گا
حضور ﷺ آئیں گے جب میری لحد میں
زمیں سے قیمتِ افلاک لُوں گا
میں ان سے آخری دم تک مظفر
بصیرت آگہی اِدراک لُوں گا
نبی ﷺ کے راستے کی خاک میں لوں گا

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب تو ہیں نہیں۔

متعلقہ وزیر کی عدم موجودگی کے باعث سوالات کو التواء میں رکھا جانا

جناب سپیکر: نہیں ہیں تو چلیں، پھر آج کے سوالات کو pending کیا جاتا ہے اور انہیں next لیا جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں بطور پارلیمانی سیکرٹری ہائر ایجوکیشن موجود ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: نہیں، پارلیمانی سیکرٹری سے کام نہیں چلے گا بلکہ منسٹر صاحب کا ہونا ضروری ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ یہ معزز ہاؤس ہے تو منسٹرز کو آنا چاہئے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 242 جناب ساجد احمد خان، محترمہ خدیجہ عمر اور سید عثمان محمود کی ہے۔ جی، خدیجہ عمر!

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف قرآن اور سیرت ایکٹ پر عمل نہ کرنے کی وجوہات

محترمہ خدیجہ عمر: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی صوبے کا ایک سپریم ادارہ ہے اس کے منتخب اراکین صوبہ بھر کی آواز اور نمائندے ہیں۔ اسمبلی کے اولین فرائض میں شامل ہے کہ اگر صوبہ کے عوام کا کوئی مسئلہ ہو تو اس کا حل اور انہیں وہ جائز سہولت بہم پہنچانے کے لئے قانون سازی کرے۔ قانون سازی کا process مکمل کرتے ہوئے جب ایکٹ بن جاتا ہے تو متعلقہ ادارے نے within certain period رولز بنانے ہوتے ہیں تاکہ اس ایکٹ اور اس کے تحت بننے والے رولز کے مطابق معاملات چلائے جائیں۔ جس طرح ایکٹ بنانے کے اختیارات اسمبلی کے پاس ہیں اسی طرح رولز بنانے کے اختیارات بھی اسمبلی کے پاس ہیں لیکن اسمبلی نے اپنے یہ اختیارات متعلقہ محکمے کو دیئے ہوئے ہیں تاکہ وہ ایکٹ کی روح اور حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے رولز بنائیں لیکن اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ایکٹ بنے سال ہا سال گزر جاتے ہیں مگر متعلقہ اداروں نے رولز نہیں بنائے۔ جب کوئی بھی ایکٹ پاس ہونے کے بعد متعلقہ ادارے رولز نہیں بناتے تو وہ فرائض سے کوتاہی کرنے کے ساتھ ساتھ عوام کے لئے مسائل بڑھا دیتے ہیں اور اسمبلی جو exercise کر کے قانون سازی کرتی ہے وہ سب رائیگاں ہو جاتی ہے جس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ سرکاری افسران کے نزدیک اس سپریم ادارے کی کوئی وقعت نہیں حالانکہ وہ اس بات سے بھی بخوبی واقف ہیں کہ پنجاب اسمبلی کی منظوری کے بغیر وہ تنخواہ تک حاصل نہیں کر سکتے۔ میں ان اداروں کے افسران اور ذمہ داران کی معزز ایوان کے سامنے صرف ایک مثال پیش کرنا چاہتی ہوں کہ اس معزز ایوان نے سال 2014 میں The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies Act 2014 پاس کیا تھا جس کے sections 16 اور 17 میں درج ہے کہ متعلقہ محکمہ within certain period رولز بنانے کا پابند ہے۔ اس ایکٹ کو پاس ہوئے تقریباً آٹھواں سال ہے لیکن آج تک رولز نہیں بنے۔ ادارے کے ذمہ داران کی اس غیر ذمہ داری اور فرائض سے روگردانی سے نہ صرف اسمبلی کی توقیر میں کمی واقع ہوئی ہے بلکہ پنجاب بھر کی عوام بھی

suffer کر رہی ہے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس معاملے کی سنگینی کے پیش نظر اسے کسی سپیشل کمیٹی میں refer کیا جائے تاکہ اس مسئلے کا کوئی مؤثر اور مثبت حل نکل سکے۔ پنجاب اسمبلی نے عوامی اُمنگوں کی ترجمانی کرتے ہوئے درج بالا ایکٹ 2014 میں پاس کیا لیکن متعلقہ محکمے نے اس کے رُولز نہ بنا کر قانون کی خلاف ورزی کی ہے جس سے صوبہ بھر کی عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو سپیشل کمیٹی نمبر 9 کے سپرد کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 241 ساجد احمد خان کی ہے۔

2018 میں اسمبلی سے پاس ہونے والے ایکٹ سے متعلقہ ادارے کے رولز نہ بنانے کا معاملہ سپیشل کمیٹی کو ریفر کرنے کا مطالبہ

جناب ساجد احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی صوبے کا ایک سپریم ادارہ ہے، اس کے منتخب اراکین صوبہ بھر کی آواز اور نمائندے ہیں، اسمبلی کے اولین فرائض میں شامل ہے کہ اگر صوبہ کے عوام کا کوئی مسئلہ ہو تو اس کا حل اور انہیں جائز سہولت بہم پہنچانے کے لئے وہ قانون سازی کرے۔ قانون سازی کا process مکمل کرتے ہوئے جب ایکٹ بن جاتا ہے تو متعلقہ ادارے نے within certain period رولز بنانے ہوتے ہیں تاکہ اس ایکٹ اور اس کے تحت بننے والے rules کے مطابق معاملات چلائے جائیں۔ جس طرح ایکٹ بنانے کے اختیارات اسمبلی کے پاس ہیں، اسی طرح رولز بنانے کے اختیارات بھی اسمبلی کے پاس ہیں لیکن اسمبلی نے اپنے یہ اختیارات متعلقہ محکمے کو دیئے ہوئے ہیں تاکہ وہ ایکٹ کی روح اور حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے رولز بنائیں لیکن اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ایکٹ بنے سالہا سال گزر جاتے ہیں مگر متعلقہ ادارے رولز نہیں بناتے۔ ایکٹ پاس ہونے کے بعد جب متعلقہ ادارے رولز نہیں بناتے تو وہ فرائض سے کوتاہی کرنے کے ساتھ ساتھ عوام کے لئے مسائل بڑھا دیتے ہیں اور اسمبلی جو exercise کر کے قانون سازی کرتی

ہے وہ سب رائیگاں ہو جاتی ہے جس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ سرکاری افسران کے نزدیک اس سپریم ادارے کی کوئی وقعت نہیں حالانکہ وہ اس بات سے بھی بخوبی واقف ہیں کہ پنجاب اسمبلی کی منظوری کے بغیر وہ تنخواہ تک حاصل نہیں کر سکتے۔ میں ان اداروں کے افسران اور ذمہ داران کی معزز ایوان کے سامنے صرف ایک مثال پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان نے سال 2018 میں The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Act 2018 پاس کیا تھا جس کے سیکشن 4 میں درج ہے کہ متعلقہ محکمہ within certain period رولز بنانے کا پابند ہے۔ اس ایکٹ کو پاس ہوئے تقریباً چوتھا سال ہے لیکن آج تک رولز نہیں بنے۔ ادارے کے ذمہ داران کی اس غیر ذمہ داری اور فرائض سے روگردانی سے نا صرف اسمبلی کی توقیر میں کمی واقع ہوئی ہے بلکہ پنجاب بھر کی عوام بھی suffer کر رہی ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس معاملے کی سنگینی کے پیش نظر اسے کسی سپیشل کمیٹی میں refer کیا جائے تاکہ اس مسئلے کا کوئی مؤثر اور مثبت حل نکل سکے۔ پنجاب اسمبلی نے عوامی امنگوں کی ترجمانی کرتے ہوئے درج بالا ایکٹ کو 2018 میں پاس کیا لیکن متعلقہ محکمے نے اس کے رولز نہ بنا کر قانون کی خلاف ورزی کی ہے جس سے صوبہ بھر کی عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار نمبر 241/21 کو کمیٹی نمبر 9 کو refer کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو ماہ تک اسمبلی میں پیش کی جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: ابھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں لے رہے، آپ تشریف رکھیں۔

زیرو آر نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ یہ زیرو آر جناب سمیع اللہ خان کا ہے اس کا نمبر 499/21 ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ مجھے ہاؤس میں متعلقہ منسٹر نظر نہیں آ رہے ہیں۔ میں زیرو آر کی اس تحریک کو پڑھ دیتا ہوں لیکن رولز کے مطابق مجھے اس issue پر بولنے کا right ہے میں چاہتا ہوں کہ جب منسٹر صاحب یہاں موجود ہوں تو پھر میں اس پر بات کروں۔

جناب سپیکر: جب آپ اس تحریک کو پڑھ دیں گے تو یہ ہاؤس کی پراپرٹی بن جائے گی۔ ہم اس کو pending کر دیں گے پھر منسٹر صاحب آکر اس کا جواب دے دیں گے۔

رنگ روڈ راولپنڈی کا نقشہ تبدیل کر کے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو فائدہ پہنچایا جانا

جناب سمیع اللہ خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! اس کا نمبر 499 ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ رِنگ روڈ راولپنڈی کے منظور شدہ پراجیکٹ کو تبدیل کیا گیا اور تبدیل شدہ نقشے کی وجہ سے بہت ساری پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اور سیاسی افراد کو فائدہ دینے کی کوشش کی گئی جس سے خزانے کو تقریباً 25۔ارب روپے کا نقصان پہنچایا گیا۔ لہذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: چونکہ متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہذا ان کے آنے تک اس کو pending کرتے ہیں تاکہ وہ خود آکر جواب دیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس آغا علی حیدر کا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب میں سرکاری اراضی کی غیر قانونی فروخت

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ سید والا ضلع ننکانہ صاحب میں صوبائی حکومت کا ملکیتی رقبہ تقریباً 2 مربع تہہ خواہ سکیم کے مقامی زمینداروں کو

الاٹ کیا گیا۔ یہ رقبہ نا قابل انتقال ہے اور کسی دیگر شخص کو فروخت نہیں کیا جاسکتا۔ اس رقبہ پر اب یہ الاٹی غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیاں قائم کر کے فروخت کر رہے ہیں۔ کروڑوں روپے لے کر نہ تو خرید کردہ افراد کو قبضہ دیا جارہا ہے اور نہ ہی رقم واپس کی جارہی ہے۔ بااثر افراد کو غیر قانونی تعمیرات کروائی جارہی ہیں۔ لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! کیا یہ آپ سے متعلقہ ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! یہ وزیر کالونیز سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: وزیر کالونیز موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! یہ زیرو آر نوٹس تقریباً چار پانچ مرتبہ آ چکا ہے لیکن یہاں پر منسٹر صاحب ہوتے ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ ensure کریں کہ منسٹر کالونیز کل یہاں آکر جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جی، بہتر۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں ابھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں لے رہا آپ تشریف رکھیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ شعوانہ بشیر کا ہے اس کا نمبر 514 ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! اس کو کافی دن ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آغا صاحب! آپ کا یہ زیرو آر ہاؤس کی پراپرٹی بن گیا ہے لاء منسٹر صاحب ensure کریں گے کہ وزیر کالونیز یہاں آکر جواب دیں۔ جی، محترمہ!

سرکاری ہسپتالوں میں پارکنگ فیس کے خاتمہ کا مطالبہ

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں پارکنگ فیس 30 روپے ہے جو کہ غریب عوام کے لئے بہت زیادہ ہے مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے، attendance کو دن میں کئی بار ادویات، کھانا اور دیگر ضروریات کے لئے

ہسپتال آنا پڑتا ہے۔ غریب عوام پر یہ ایک بہت بڑا بوجھ ہے اسے ختم کرکے یا کم سے کم کرکے عوام کو ریلیف دیا جائے۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ ہیلتھ منسٹر سے متعلقہ ہے وہ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے ،بہتر ہے کہ وہی آکر جواب دیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے اس کا نمبر 515 ہے۔

فیکٹری مزدوروں کو حکومتی اعلان کے مطابق اجرت کی ادائیگی کا مطالبہ

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ حکومت نے کسی بھی فیکٹری میں کام کرنے والے worker کی ماہانہ تنخواہ 17500/ روپے مقرر کی ہوئی ہے لیکن "پائنیر سیمنٹ فیکٹری" خوشاب کے تمام workers کو صرف 12000 یا 15000 روپے ماہانہ تنخواہ دی جا رہی تھی۔ اس ظلم پر فیکٹری مزدوروں نے آواز اٹھائی اور ہڑتال کر دی۔ جس کے بعد تمام workers کو حکومت کی طرف سے مقررہ تنخواہ ماہانہ تنخواہ 17500/ روپے ملنی شروع ہو گئی لیکن فیکٹری انتظامیہ نے worker عمران پر مختلف جھوٹے کیسز درج کروا کر اسے تھانے میں بند کروا دیا ہے جبکہ وہ کینسر کا مریض ہے۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس کے متعلقہ وزیر محنت و انسانی وسائل ہیں۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 516 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ

خانیوال میں SHO و دیگر اہلکاروں کا خاتون کو نوکری کا جھانسہ دیکر 5 لاکھ بٹورنے اور بد اخلاقی پر مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری داخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ٹی وی چینل PNN مورخہ 7-جون 2021 کی خبر کے مطابق خانیوال کی رہائشی حنا نامی لڑکی

تھانہ سٹی خانیوال کے SHO انسپکٹر شفیع اور اس کے ساتھیوں کے ہتھے چڑھ گئی۔ اس شریف لڑکی کو نوکری کا جانسا دے کر 5 لاکھ روپے بٹور لئے اور اپنے ملازم ساتھیوں سمیت اس سے زیادتی کرتا رہا۔ اس بابت DPO خانیوال کو متاثرہ لڑکی نے درخواست دی لیکن ملزمان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اگر آپ کے بولنے سے پہلے اس کا جواب آجاتا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا تھا کہ اگر محترمہ short statement دے دیں تو جب جواب آجائے گا میں جواب پیش کر دوں گا۔ آپ جیسے مناسب سمجھیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے کوئی statement دینی ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: آپ پھر statement دے دیں آپ مختصر سی بات کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! PNN چینل نے 15 منٹ کی ایک پوری رپورٹ چلائی تھی جس میں DPO صاحب کا بھی انٹرویو تھا اور اس رپورٹ کے بعد اس بچی کی FIR درج کی گئی لیکن خانہ پوری کے لئے اس SHO کو suspend کر دیا گیا حالانکہ وہ آج بھی وہاں تھانے میں کام کر رہا ہے تو آپ سے میری گزارش یہ ہے کہ اگر بچیوں کے ساتھ یہ سلوک ہونا ہے تو میرے خیال میں یہ ہم سب کے لئے شرم کا باعث ہے ان کی حفاظت ہماری ذمہ داری بنتی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر آج اس کا جواب آگیا تو میں عرض کر دوں گا۔ اس کا reply ابھی نہیں آیا کیونکہ یہ ابھی circulate ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پھر اس کو pending کر لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی،اس کو pending کر لیں۔

جناب سپیکر: جی،اس کو pending کرتے ہیں۔اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 520 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے!۔۔۔Not present.Disposed of.اب ہم ایجنڈے کی اگلی item take up کر رہے ہیں۔اس میں مسودات قانون ہیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021. Mr. Sajid Ahmed Khan or any other mover may move the motion for leave of the Assembly.

مسودہ قانون(ترمیم) (پرنٹنگ وریکارڈنگ) قرآن پاک پنجاب 2021 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker!I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021."

Now, the question is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Mr Sajid Ahmed Khan may introduce the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) (پرنٹنگ وریکارڈنگ) قرآن پاک پنجاب 2021

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker!I introduce the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021 has been introduced and is referred to the Special Committee No.9 with the direction to submit its report within two months.

تحریک

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021. Syed Usman Mehmood may move the motion for leave of the Assembly.

SYED USMAN MEHMOOD: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021."

Now, the question is:

"That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Syed Usman Mehmood may introduce the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021

SYED USMAN MEHMOOD: Mr Speaker! I introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021 has been introduced and is referred to the Special Committee No.9 with the direction to submit its report within two months.

تحریک

مسودہ قانون(ترمیم) دی قرشی یونیورسٹی 2021

متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Qarshi University (Amendment) Bill 2021. Ms Khadija Umer may move the motion for leave of the Assembly.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Qarshi University (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Qarshi University (Amendment) Bill 2021."

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی،لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!یہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے یونیورسٹیز سے متعلق تین Bills ہیں۔ ابھی یہاں پر چونکہ concerned Minister کاہونا ضروری تھا۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب!ایسی کوئی بات نہیں۔ہم تو ابھی کمیٹی کو بھیج رہے ہیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ درست فرما رہے ہیں۔میں اور عرض کر رہا تھا اور وہ عرض یہ کرنا چاہا رہا تھا کہ ان کی طرف سے leave کی application آئی ہوئی ہے جو میں جناب کو submit کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں کہ آج ان کے questions تھے۔ وہ کب ہاؤس آئے ہیں؟ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

یہاں ایوان میں بھی نہ آئیں، جہاں ضرورت ہے وہاں بھی نہ آئیں اور اپنی مرضی کرتے رہیں اس طرح اچھی بات نہیں ہے انہیں آنا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جیسے آپ مناسب سمجھیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں! یہ Bill ابھی تو کمیٹی کو جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

> "That leave be granted to introduce the Qarshi University (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Ms Khadija Umer may introduce the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) دی قرشی یونیورسٹی 2021

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I introduce the Qarshi University (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The Qarshi University (Amendment) Bill 2021 has been introduced and is referred to the Special Committee No.9 with the direction to submit its report within two months.

تحریک

مسودہ قان انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ اپلائیڈ سائنسز خانیوال 2021 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021. Mian Shafi Muhammad may move the motion for leave of the Assembly.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021."

Now, the question is:

> "That leave be granted to introduce the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Mian Shafi Muhammad may introduce the Bill.

مسودہ قان انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ اپلائیڈ سائنسز خانیوال 2021

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker!I introduce the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021."

MR SPEAKER: The Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021 has been introduced and is referred to the Special Committee No.9 with the direction to submit its report within two months.

تحریک

مسودہ قانون اسپائیر یونیورسٹی لاہور 2021 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Aspire University Lahore Bill 2021. Ms Khadija Umer may move the motion for leave of the Assembly.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Aspire University Lahore Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Aspire University Lahore Bill 2021."

Now, the question is:

> "That leave be granted to introduce the Aspire University Lahore Bill 2021."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Ms Khadija Umer may introduce the Bill.

مسودہ قانون اسپائیر یونیورسٹی لاہور 2021

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I introduce the Aspire University Lahore Bill 2021."

MR SPEAKER: The Aspire University Lahore Bill 2021 has been introduced and is referred to the Special Committee No.9 with the direction to submit its report within two months.

تحریک

مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب ریگولرائزیشن آف سروس 2021 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021. Nawabzada Waseem Khan Badozai may move the motion for leave of the Assembly.

NAWABZADA WASEEM KHAN BADOZAI: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021."

Now, the question is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Nawabzada Waseem Khan Badozai may introduce the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب ریگولرائزیشن آف سروس 2021

NAWABZADA WASEEM KHAN BADOZAI: Mr Speaker! I introduce the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021 has been introduced and is referred to the Special Committee No.9 with the direction to submit its report within two months.

اب ہم قراردادیں لے رہے ہیں ایک قرارداد جناب ساجد احمد خان کی طرف سے ہے وہ قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ

"میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ رُولز آف پروسیجر 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے

Physiotherapistsکے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"رُولز آف پروسیجر1997کے رُول 234 کے تحت رُول115اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کےPhysiotherapistsکے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اب سوال یہ ہے کہ رولز کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"رُولز آف پروسیجر1997کے رُول 234 کے تحت رُول115اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کےPhysiotherapistsکے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: اب محرک قرارداد پیش کریں۔

فزیو تھراپسٹ کو ڈاکٹرز کے برابر درجہ دینے کا مطالبہ

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہPhysiotherapists جن کو پاکستان کیpublicاور private universitiesپانچ سالہ graduate professional levelکی degreeدو سالہ MS, M.Phil.کیdegreeاور P.hDکی degree award کرتی ہیں لیکن پاکستان میںphysiotherapyکےprofessionکو اہمیت نہیں دی گئی جب کہ پوری دُنیا میں شعبہphysiotherapyآزاد شعبہ کے طور پر practiceکیا جاتا ہے اور ان کی انتظامی باڈی / کونسل بھی ترقی یافتہ ممالک میں جدا گانہ حیثیت رکھتی ہے صحت کے نظام میںPhysiotherapistکی افادیت سے سے

انکار نہیں کیا جاسکتا اور ان کی خدمات ڈھکی چھپی نہیں ہیں لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ Physiotherapist کے معاملات کو دیکھنے کے لئے ایک علیحدہ آزاد کونسل physiotherapy کا قیام عمل میں لایا جائے اور اس کے ذریعے Physiotherapists کو بھی ڈاکٹرز کا درجہ دیا جائے"۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ Physiotherapists جن کو پاکستان کی public اور private universities پانچ سالہ graduate professional level کی degree دو سالہ .MS, M.Phil کی degree اور P.hD کی degree award کرتی ہیں لیکن پاکستان میں physiotherapy کے profession کو اہمیت نہیں دی گئی جب کہ پوری دُنیا میں شعبہ physiotherapy آزاد شعبہ کے طور پر practice کیا جاتا ہے اور ان کی انتظامی باڈی / کونسل بھی ترقی یافتہ ممالک میں جدا گانہ ہوتی ہے اُس کی حیثیت علیٰحدہ ہوتی ہے صحت کے نظام میں Physiotherapist کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور ان کی خدمات ڈھکی چھُپی نہیں ہیں لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ Physiotherapist کے معاملات کو دیکھنے کے لئے ایک علیٰحدہ آزاد کونسل physiotherapy کا قیام عمل میں لا یا جائے اور اس کے ذریعے Physiotherapist کو بھی ڈاکٹرز کا درجہ دیا جائے"۔

جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ Physiotherapists جن کو پاکستان کی public اور private universities پانچ سالہ graduate professional level کی degree دو سالہ .MS, M.Phil کی degree اور P.hD کی degree award کرتی ہیں لیکن پاکستان میں physiotherapy کے profession کو اہمیت نہیں دی گئی جب کہ پوری دُنیا میں شعبہ physiotherapy آزاد شعبہ کے طور پر

practice کیا جاتا ہے اور ان کی انتظامی باڈی / کونسل بھی ترقی یافتہ ممالک میں جداگانہ ہوتی ہے اُس کی حیثیت علیٰحدہ ہوتی ہے صحت کے نظام میں Physiotherapist کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور ان کی خدمات ڈھکی چُھپی نہیں ہیں لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ Physiotherapist کے معاملات کو دیکھنے کے لئے ایک علیٰحدہ آزاد کونسل physiotherapy کا قیام عمل میں لایا جائے اور اس کے ذریعے Physiotherapist کو بھی ڈاکٹرز کا درجہ دیا جائے"۔

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب جناب محمد افضل رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک رولز کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" رُولز آف پروسیجر 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے لاہور ملتان موٹروے کے جنگلوں کی مرمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" رُولز آف پروسیجر 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے لاہور ملتان موٹروے کے جنگلوں کی مرمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی کہ اور اب سوال یہ ہے:

" رُولز آف پروسیجر 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے لاہور ملتان موٹروے کے جنگلوں کی مرمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر :اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

لاہور تاملتان موٹروے پر حادثات کی روک تھام کے لئے فی الفور جنگلے لگانے کا مطالبہ

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:۔

"لاہور تاملتان موٹروے کے اطراف میں جنگلے ٹوٹنے کی وجہ سے کتے، گیدڑ اور دیگر بہت سے جانور بِلا روک ٹوک سڑک پر آجاتے ہیں ان جانوروں کی وجہ سے حادثات رونما ہورہے ہیں اور ٹریفک کی روانی بُری طرح متاثر ہورہی ہے۔ لاہور تاملتان موٹروے کے اطراف کے جنگلوں کی مرمت نہ ہونے کی وجہ سے حادثات کا خطرہ لاحق رہتا ہے لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت اور موٹروے اتھارٹی سے مطالبہ کرتا ہے کہ لاہور تاملتان موٹروے کی ٹریفک کو روانی سے چلانے اور حادثات سے محفوظ رکھنے کے لئے فی الفور لاہور تاملتان موٹروے کے اطراف کے جنگلوں کی مرمت کروائی جائے۔"

جناب سپیکر: جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"لاہور تاملتان موٹروے کے اطراف میں جنگلے ٹوٹنے کی وجہ سے کتے، گیدڑ اور دیگر بہت سے جانور بِلا روک ٹوک سڑک پر آجاتے ہیں ان جانوروں کی وجہ سے حادثات رونما ہورہے ہیں اور ٹریفک کی روانی بُری طرح متاثر ہورہی ہے۔ لاہور تاملتان موٹروے کے اطراف کے جنگلوں کی مرمت نہ ہونے کی وجہ سے حادثات کا خطرہ لاحق رہتا ہے لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت اور موٹروے اتھارٹی سے مطالبہ کرتا ہے کہ لاہور تاملتان موٹروے کی ٹریفک کو روانی سے چلانے اور حادثات سے محفوظ رکھنے کے لئے فی الفور لاہور تاملتان موٹروے کے اطراف کے جنگلوں کی مرمت کروائی جائے۔"

جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"لاہور تا ملتان موٹروے کے اطراف میں جنگلے ٹوٹنے کی وجہ سے کتے، گیدڑ اور دیگر بہت سے جانور بلا روک ٹوک سڑک پر آجاتے ہیں ان جانوروں کی وجہ سے حادثات رونما ہو رہے ہیں اور ٹریفک کی روانی بُری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ لاہور تا ملتان موٹروے کے اطراف کے جنگلوں کی مرمت نہ ہونے کی وجہ سے حادثات کا خطرہ لاحق رہتا ہے لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت اور موٹروے اتھارٹی سے مطالبہ کرتا ہے کہ لاہور تا ملتان موٹروے کی ٹریفک کو روانی سے چلانے اور حادثات سے محفوظ رکھنے کے لئے فی الفور لاہور تا ملتان موٹروے کے اطراف کے جنگلوں کی مرمت کروائی جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب مورخہ 2-جون 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں پہلی قرارداد شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے جو pending چلی آرہی ہے۔ شیخ علاؤ الدین صاحب! تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے۔ یہ قرارداد move ہو چکی ہے۔ فنانس منسٹر نے اس کا جواب دینا ہے وہ تشریف فرما نہیں ہیں اس کو pending کرتے ہیں۔ دوسری زیر التواء قرار داد جناب طاہر پرویز کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس قرارداد پر متعلقہ وزیر نے حکومت کا مؤقف دینا ہے یہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے، وزیر مواصلات و تعمیرات سردار محمد آصف نکئی نے اس کا جواب دینا تھا وہ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے۔ جی، جناب طاہر پرویز صاحب! آپ کی یہ قرارداد پیش تو ہو چکی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! یہ قرارداد پہلے بھی pending ہوئی تھی اور آج بھی متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں تو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ ہی آکر جواب دیں۔

ایوان میں ایجنڈے سے متعلقہ وزراء صاحبان کی حاضری کو یقینی بنانے کا مطالبہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں آپ سے پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی گزارش کی تھی آپ نے کہا تھا کہ میں تھوڑی دیر تک آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ اصل میں بات یہ ہے کیونکہ آپ کا حکم ہے تو اس قرارداد کو pending کر دیتے ہیں کیونکہ متعلقہ منسٹر صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ پہلے بھی chair کی طرف سے متعدد بار ایسی rulings آچکی ہیں کہ جب کوئی بزنس ایجنڈے پر آئے گا تو متعلقہ منسٹر صاحب یہاں موجود ہوں گے کیونکہ یہ ایجنڈا پہلے جاری کیا جاتا ہے اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے offices سے باقاعدہ calls کی جاتی ہیں اور متعلقہ منسٹر صاحب کو بتایا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود آج آپ دیکھیں کہ جب زیرو آرہے تب بھی منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں حالانکہ یہ اتنا اہم اجلاس چل رہا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ فوڈ منسٹر صاحب بھی یہاں پر موجود نہیں ہیں مطلب کے جن جن معزز ممبران نے قراردادیں یا زیرو آر دیئے ہیں آپ دیکھیں کہ کسی کا جواب بالکل نہیں آیا۔ میری آپ سے humble request ہے کہ مہربانی کرکے ایک مرتبہ پھر کیونکہ آپ custodian of the House ہیں آپ نے ہی اس بات کو ensure کرنا ہے کہ متعلقہ منسٹر کوئی بھی قرارداد یا زیرو آر ایجنڈے پر آتا ہے وہ یہاں پر موجود ہوں۔ جیسے ہمیں اطلاع کر دی جاتی ہے کہ آپ کی آج قرارداد آئی ہے یا آپ کا آج زیرو آر ایجنڈے پر موجود ہے۔۔۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! یہ آپ کی بات صحیح ہے۔ لاءمنسٹر صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ لاءمنسٹر صاحب! آپ ان کو message convey کریں کہ جو جو بھی concerned ministers ہیں وہ آکر جواب دیا کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم قراردادیں لیتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے کی پہلی قرارداد محترمہ شاہدہ احمد کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

میٹرو بس ٹریک پر ایمر جنسی کی صورت میں ریسکیو اور ایمبولینس گزرنے کی اجازت کا مطالبہ

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی اور ٹریفک کے رش کی وجہ سے میٹرو بس کے ٹریک پر ایمرجنسی کی صورت ریسکیو 1122 اور ایمبولینس کو گزرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی اور ٹریفک کے رش کی وجہ سے میٹرو بس کے ٹریک پر ایمرجنسی کی صورت ریسکیو 1122 اور ایمبولینس کو گزرنے کی اجازت دی جائے۔"

محترمہ! آپ اس قرارداد پر بات کرنا چاہتی ہیں تو کر لیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میٹرو بس کے لئے ٹریک گجومتہ سے شاہدرہ تک بنا ہوا ہے اور اس کی range میں چلڈرن ہسپتال، حمید لطیف ہسپتال، جنرل ہسپتال اور سروسز ہسپتال جیسے دوسرے 8 سے 10 ہسپتال آتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ جب رش کی وجہ سے ambulances پھنس جاتی ہیں تو ان کے لئے اس رش سے نکلنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے اگر صرف ambulances کو اجازت دی جائے کہ وہ میٹرو بس کے ٹریک کو استعمال کر لیں تاکہ وہ مریض جو کہ ایمبولینس میں موجود ہے اس کو ہسپتال پہنچانے میں وقت کم لگے تو یہ میری request ہے اگر ایوان میری اس بات کو مان لے تو بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ! اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اورنج ٹرین کے ٹریک پر تو ریسکیو 1122 اور ایمبولینس نہیں چل سکتی۔ کیا آپ میٹرو بس کے ٹریک کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! جی، میں اورنج ٹرین کے ٹریک کی نہیں بلکہ میٹرو بس کے ٹریک کی بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میٹرو بس کے ٹریک کے حوالے سے لاء منسٹر ہی بہتر بتا سکتے ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ محترمہ نے فرمایا ہے کہ ایمرجنسی کی صورت میں ریسکیو 1122 یا ایمبولینس کو میٹرو بس کے ٹریک سے گزرنے کی اجازت دی جائے تو اس حوالے سے میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ میٹرو بس کا ٹریک dedicated track ہے جو کہ صرف میٹرو بس کے لئے ہے اور دنیا بھر میں جو dedicated tracks ہوتے ہیں وہ ایک ہی مقصد کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں اگر آج ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہاں پر ایمبولینس یا ریسکیو 1122 کو گزرنے کی اجازت دی جائے اور پھر کل کو کہا جائے گا رش کی صورت میں پرائیویٹ گاڑیوں کو بھی گزرنے کی اجازت دی جائے تو یہ ممکن نہیں ہے اور practically یہ تجویز قطعی طور پر ممکن نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ یہ suggestion valuable نہیں ہے۔ محترمہ! میرے خیال میں آپ اس قرارداد کو withdraw کر لیں کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ شاہدہ احمد نے اپنی قرارداد کو withdraw کر لیا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ دوسری قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

دریائے ستلج پر تفریحی پارک بنانے کا مطالبہ

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ میں آوٹ فال دریائے ستلج کے مقام پر جہاں ہزاروں لوگ تفریح کے لئے آتے ہیں، سرکاری اراضی پر ایک فاریسٹ تفریحی پارک بنایا جائے تا کہ سیاحت کو فروغ مل سکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ میں آوٹ فال دریائے ستلج کے مقام پر جہاں ہزاروں لوگ تفریح کے لئے آتے ہیں، سرکاری اراضی پر ایک فاریسٹ تفریحی پارک بنایا جائے تاکہ سیاحت کو فروغ مل سکے۔"

جی، سبطین خان صاحب اس قرارداد کا جواب دیں گے۔ کیا وہ یہاں پر تشریف رکھتے ہیں یا ان کے behalf پر لاء منسٹر صاحب جواب دیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ concerned minister ہی جواب دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر کی اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ تیسری قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

ظفر چوک تحصیل سمندری تا فیصل آباد سڑک کی مرمت کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ PP-104 ضلع فیصل آباد کی ایک اہم سڑک جو ظفر چوک تحصیل سمندری سے حدود ضلع فیصل آباد تک واقع ہے، انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس پر آئے دن حادثات اور ڈکیتی کی وارداتیں ہوتی ہیں، لہذا علاقہ کے عوام کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سڑک کی فوری مرمت کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ PP-104 ضلع فیصل آباد کی ایک اہم سڑک جو ظفر چوک تحصیل سمندری سے حدود ضلع فیصل آباد تک واقع ہے، انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس پر آئے دن حادثات اور ڈکیتی کی وارداتیں ہوتی ہیں، لہذا علاقہ کے عوام کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سڑک کی فوری مرمت کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ مفاد عامہ سے متعلق قرارداد ہے تو میرا خیال ہے کہ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! کیا اس قرارداد کو pending کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! نہیں، آپ اس قرارداد کو منظور فرمالیں اگر سڑک مرمت ہو جائے تو ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ PP-104 ضلع فیصل آباد کی ایک اہم سڑک جو ظفر چوک تحصیل سمندری سے حدود ضلع فیصل آباد تک واقع ہے، انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس پر آئے دن حادثات اور ڈکیتی کی وارداتیں ہوتی ہیں، لہٰذا علاقہ کے عوام کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سڑک کی فوری مرمت کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چوتھی قرارداد جناب منیب الحق کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

DHQ ہسپتال اوکاڑہ کو اپ گریڈ کرنے کا مطالبہ

جناب منیب الحق: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اوکاڑہ کے DHQ ہسپتال کو upgrade کیا جائے اور اس میں اوکاڑہ میڈیکل کالج کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ میڈیکل کے شعبہ میں بہتری آسکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اوکاڑہ کے DHQ ہسپتال کو upgrade کیا جائے اور اس میں اوکاڑہ میڈیکل کالج کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ میڈیکل کے شعبہ میں بہتری آسکے۔"

جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ! آپ اس پر respond کریں۔

وزیر پرائمری، سیکنڈری ہیلتھ اینڈ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اوکاڑہ شہر میں دو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کام کر رہے ہیں ان میں ایک DHQ ہسپتال اوکاڑہ سٹی اور دوسرا DHQ ہسپتال سدرن ہے۔عام طور پر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال 125 بیڈز پر مشتمل ہوتا ہے لیکن اس وقت ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سٹی اوکاڑہ 274 بیڈز پر مشتمل ہے اس لئے اس میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال level کی تمام سہولیات موجود ہیں۔اس لئے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کی رائے میں اس کی مزید upgradation کی کوئی ضرورت نہیں ہے تاہم جہاں تک میڈیکل کالج کا تعلق ہے چونکہ بنیادی طور پر وہ Tertiary Care کی jurisdiction میں آتا ہے لیکن میں اس سلسلے میں اپنے فاضل بھائی کو ضرور جواب دینا چاہوں گی کہ جب آپ میڈیکل کالج بناتے ہیں تو اس میں فیکلٹی کا مسئلہ بنتا ہے، صرف میڈیکل کالج بنانا نہیں ہوتا اس وقت ہمیں فیکلٹی کی بہت کمی ہے، ہمارے پاس جتنے میڈیکل کالجز موجود ہیں ہم ان کے لئے بڑی مشکلوں سے فیکلٹی پوری کر رہے ہیں۔جب فیکلٹی میں مزید اضافہ ہو گا تو ضرور accommodate کریں گے مزید بر آں اوکاڑہ میں دوسرا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سدرن سٹی بھی موجود ہے جو 125 بیڈز پر مشتمل ہے جو اس ضلع کے لوگوں کو طبی سہولتیں مہیا کر رہا ہے تاہم مزید بہتر طبی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے حکومت نے DHQ اوکاڑہ سٹی میں ایک جدید ٹراما سنٹر کے قیام کی سکیم مالی سال 22-2021 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کی ہے جس کی تکمیل پر ضلع کا یہ ہسپتال گریڈ A میں چلا جائے گا اور اس کے 50 بیڈز بڑھ جائیں گے۔

جناب سپیکر! اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ ضلع اوکاڑہ جو کہ ساہیوال ڈویژن کا حصہ ہے اس کے اندر تمام فیملیز کو ہیلتھ کارڈ دے دیئے گئے ہیں یعنی ہر فیملی ہیڈ کے پاس ہیلتھ کارڈ موجود ہے اور اس ہیلتھ کارڈ کی قیمت 7 لاکھ 20 ہزار روپے ہے جس سے فیملیز پرائیویٹ سیکٹرز سے صحت کی سہولت لے سکتی ہیں۔اس وقت اوکاڑہ کے سات پرائیویٹ ہسپتال empanel کر لئے ہیں اور انشاء اللہ اسی مہینے مزید سات ہسپتال empanel ہو جائیں گے اور

مزید سہولتیں جو ان empanelled ہسپتالوں میں ہیں ان سے آپ وہ سہولتیں لے سکتے ہیں۔ ہسپتالوں کی تعداد اور بیڈ بڑھنے کے علاوہ میں آپ کو یہ خوشخبری بھی دینا چاہتی ہوں کہ اس وقت اوکاڑہ کی تقریباً 7 لاکھ 44 ہزار فیملیز ہیں اور اب ہر فیملی کے پاس بذریعہ انشورنس کارڈ صحت کی فری سہولت موجود ہے۔ میں آپ کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ جہاں تک صحت کا تعلق ہے اس میں ہم انشاءاللہ ترقی کی طرف جا رہے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: منیب صاحب! آپ اپنی قرارداد withdraw کرتے ہیں؟

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس قرارداد کا جواب دیا ہے۔ ان کی یہ بات درست ہے کہ انہوں نے اوکاڑہ کے لوگوں کی health facility کے لئے ہیلتھ کارڈ دیئے ہیں لیکن میرا مطالبہ تو میڈیکل کالج کا ہے۔ جس طرح منسٹر صاحبہ نے بیان کیا ہے کہ دونوں ہسپتالوں کے بیڈز کی تعداد 275 + 125 ہے یہ 40 لاکھ کی آبادی کے ضلع کے لئے ناکافی ہیں۔ یہاں پر سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی وہ تعداد موجود نہیں ہوتی جتنی ضرورت ہے۔ میں آپ کا صرف ایک منٹ لوں گا، میں عرض کروں گا کہ عام طور پر رات کے وقت ہارٹ اٹیک کے زیادہ مسائل ہوتے ہیں اور رات کے وقت ان دونوں ہسپتالوں میں کوئی کارڈیک سپیشلسٹ موجود نہیں ہوتا۔ یہ اوکاڑہ کی عوام کا ایک بڑا دیرینہ مطالبہ ہے کہ اوکاڑہ میں ایک ٹیچنگ ہسپتال اور میڈیکل کالج ہونا چاہئے۔ میں استدعا کرتا ہوں کہ آپ اس پر ووٹنگ کروا کر ہاؤس کی رائے لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس پر ووٹ کروا لیتے ہیں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اوکاڑہ کے DHQ ہسپتال کو اپ گریڈ کیا جائے اور اس میں اوکاڑہ میڈیکل کالج کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ میڈیکل کے شعبہ میں بہتری آ سکے۔"

آوازیں: جناب سپیکر! آپ دوبارہ question put کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اوکاڑہ کے DHQ ہسپتال کو اپ گریڈ کیا جائے اور اس میں اوکاڑہ میڈیکل کالج کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ میڈیکل کے شعبہ میں بہتری آسکے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ نے پہلے question put کیا تو ہماری طرف سے ہاں والوں کی آواز آپ کے کانوں تک گونجی تھی اس لئے دوبارہ question put کرنے کی ضرورت تو پیش نہیں آنی چاہئے تھی۔ لہٰذا مہربانی فرماتے ہوئے اسے منظور کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، صہیب احمد ملک!

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب صہیب احمد ملک: شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ نمبر 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے تحصیل بھلوال، تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن کو شامل کر تحصیل بھلوال کو ضلع کا درجہ دینے کی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: رولز کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ نمبر 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے تحصیل بھلوال، تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن کو شامل کر تحصیل بھلوال کو ضلع کا درجہ دینے کی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ نمبر 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے تحصیل بھلوال، تحصیل بھیرہ اور

تحصیل کوٹ مومن کو شامل کر تحصیل بھلوال کو ضلع کا درجہ دینے کی قرارداد
پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 23۔جون 2021 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ اس دن سالانہ بجٹ کے مطالبات زرپر ووٹنگ ہو گی۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

بدھ، 23-جون 2021

(یوم الاربعاء، 12- ذیقعد 1442 ھ)

سترہویں اسمبلی: تینتیسواں اجلاس

جلد 33 : شمارہ 7

557

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23-جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2022-2021

مطالبات زر برائے سال 2022-2021 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر PC21001

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 99 لاکھ، 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 1 تا 2 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21002

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4-ارب، 86 کروڑ، 61 لاکھ، 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 3 تا 4 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21003

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب، 5 کروڑ، 2 لاکھ، 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 5 تا 6 ملاحظہ فرمائیں۔

558

مطالبہ نمبر PC21004

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 67 کروڑ، 22 لاکھ، 78 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال-2021 2022 کے صفحات 7 تا 8 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21005

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4-ارب، 22 کروڑ، 12 لاکھ، 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 9 تا 10 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21006

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 10 کروڑ، 40 لاکھ، 16 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 11 تا 12 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21007

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 73 کروڑ، 26 لاکھ، 86 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 13 تا 14 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21008

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 90 کروڑ، 60 لاکھ، 57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 15 تا 16 ملاحظہ فرمائیں۔

559

مطالبہ نمبر PC21009	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 23-ارب، 53 کروڑ، 14 لاکھ، 99 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 17 تا 18 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21010	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 46-ارب، 37 کروڑ، 49 لاکھ، 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 21 تا 22 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21011	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 25-ارب، 16 کروڑ، 85 لاکھ، 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 26 تا 27 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21012	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 10-ارب، 84 کروڑ، 89 لاکھ، 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 30 تا 31 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21013	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب، 28-ارب، 94 کروڑ، 8 لاکھ، 70 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 32 تا 33 ملاحظہ فرمائیں۔

560

مطالبہ نمبر PC21014	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 21 کروڑ، 43 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب گھر" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 34 تا 35 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21015	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 71- ارب، 54 کروڑ، 24 لاکھ، 73 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 36 تا 37 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21016	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب، 70- ارب، 15 کروڑ، 53 لاکھ، 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 38 تا 39 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21017	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 7- ارب، 15 کروڑ، 83 لاکھ، 43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 40 تا 41 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21018	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 21- ارب، 9 کروڑ، 62 لاکھ، 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 42 تا 43 ملاحظہ فرمائیں۔

561

مطالبہ نمبر PC21019

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 96 کروڑ، 83 لاکھ، 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 44 تا 45 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC-21020

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 13۔ارب، 80 کروڑ، 93 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امور حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 46 تا 47 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21021

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب، 50 کروڑ، 10 لاکھ، 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 48 تا 49 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21022

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 10۔ارب، 82 کروڑ، 18 لاکھ، 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 50 تا 51 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21023

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 12۔ ارب، 68 کروڑ، 41 لاکھ، 79 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 52 تا 53 ملاحظہ فرمائیں۔

562

مطالبہ نمبر PC21024

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 5-ارب، 57 کروڑ، 27 لاکھ، 3 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 54 تا 55 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21025

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9-ارب، 6 کروڑ، 32 لاکھ، 65 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 58 تا 59 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21026

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 56 کروڑ، 59 لاکھ، 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 60 تا 61 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21027

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب، 49 کروڑ، 93 لاکھ، 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 62 تا 63 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21028

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2 کھرب، 75-ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 66 تا 67 ملاحظہ فرمائیں۔

563

مطالبہ نمبر PC21029	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 27 کروڑ، 66 لاکھ، 53 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 68 تا 69 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21030	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 22۔ارب، 72 کروڑ، 39 لاکھ، 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 70 تا 71 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21031	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 5 کھرب، 11۔ارب، 5 کروڑ، 6 لاکھ، 38 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 72 تا 73 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21032	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 78 کروڑ، 76 لاکھ، 6 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 75 تا 76 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC13033	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2 کھرب، 19۔ارب، 64 کروڑ، 30 لاکھ، 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 77 تا 78 ملاحظہ فرمائیں۔

564

مطالبہ نمبر PC13035

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 83 تا 84 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC13050

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 39-ارب، 99 کروڑ، 49 لاکھ، 34 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 91 تا 92 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC22036

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3 کھرب، 23-ارب، 91 کروڑ، 76 لاکھ، 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 93 تا 95 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC12037

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 33-ارب، 21 کروڑ، 53 لاکھ، 61 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 96 تا 97 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC12041

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 78-ارب، 79 کروڑ، 90 لاکھ سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 98 تا 99 ملاحظہ فرمائیں۔

565

مطالبہ نمبر PC12042	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب،24-ارب،6 کروڑ، 79 لاکھ،79ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 100 تا101 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12043	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 25-ارب،62 کروڑ،14 لاکھ، 42ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 102 تا103 ملاحظہ فرمائیں۔

567

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

بدھ،23۔جون2021

(یوم الاربعاء،12۔ذیقعد1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3بج کر53منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

قُلْ إِنَّنِي
هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ
حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٦١﴾ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ
وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾

سورۃ الانعام آیات161تا163

کہہ دو کہ مجھے میرے پروردگار نے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے یعنی دین صحیح طریقہ ابراہیم کا جو ایک اللہ ہی کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھےo یہ بھی کہہ دو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہےo جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوںo

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سوئے طیبہ یہ سمجھ کر ہیں زمانے جاتے
یہ وہ روضہ ہے جہاں دِل نہیں توڑے جاتے
رتبے سرکار کیا خلق سے جانے جاتے
سب پہ اسرارِ الٰہی نہیں کھولے جاتے
چشمِ باطن ہو تو مدینے کے نظارے دیکھو
سَر کی آنکھوں سے وہ منظر دیکھے نہیں جاتے
بھول جاتے تھے صحابہ غم و الام اپنے
دیکھ لیتے تھے جو سرکار کو آتے جاتے
اُن کے کردار کے قد ناپ رہی ہے دنیا
جن کے دیوانوں کے قد تک نہیں ناپے جاتے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔وزیر خزانہ صاحب آ گئے ہیں؟

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان!

لاہور میں ہونے والے دھماکے کے بعد مزید دھماکوں کو روکنے کے لئے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت، شکریہ۔ پاکستان جو امن کا گہوارہ بننے کی طرف گامزن ہے اس میں پاکستان کی تمام سیاسی قوتوں اور تمام ریاستی اداروں نے اپنا اپنا حصہ ڈالا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب وزیر اعلیٰ ایوان میں تشریف لائے تو حزب اقتدار کے معزز ممبران نے ڈیسک بجا کر خوش آمدید کیا)

جناب سپیکر! 2013 سے 2021 تک پاکستان کی ساری سیاسی قوتوں اور تمام ریاستی اداروں نے جس میں ہماری سکیورٹی فورسز بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے نا صرف اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر بلکہ اس قوم نے اربوں ڈالر کی معاشی قربانی دے کر پاکستان کو ایک امن کا گہوارہ بنانے کی طرف ہم گامزن ہیں۔ اس میں بلا امتیاز ہر بندہ اپنا role ادا کر رہا ہے۔ آج لاہور کا جو بم دھماکا ہوا ہے یہ ہم سب کے لئے ایک alarming situation ہونی چاہئے کہ پاکستان جب امن کی طرف گامزن ہے اور پاکستان یہ بھی چاہ رہا ہے کہ خطے کے اندر افغانستان میں بھی کچھ اس طرح کا role ادا نہ کریں جس سے یہ دہشت گردی کی چنگاریاں دوبارہ پاکستان کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں۔ ایسے موقع کے اوپر لاہور کے اندر blast ہونا لاہور جو پاکستان کا دل ہے۔ بطور ایک سیاسی کارکن میں کھل کر کہوں گا اور میری یہ واضح رائے ہے کہ حافظ سعید صاحب کی رہائش گاہ کے قریب بم دھماکے کا مطلب یہی ہے اس میں انڈیا کا ہاتھ ہے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ اس بم دھماکا کے موقع پر ابھی تفصیلات آ رہی ہیں۔ جو شہری زخمی ہوئے ہیں اس میں ہماری پولیس کے جوان بھی ہیں اور عام شہری بھی ہیں تو اس پر ہم افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم حکومت پنجاب، وفاقی حکومت سے اور اپنی

تمام سکیورٹی فورسز سے یہ توقع رکھیں گے کہ ہم نے بڑی جانی اور معاشی قربانیاں دے کر جو بند باندھا ہے۔اس بند میں کسی صورت شگاف نہیں ڈالنا چاہئے اور اس سلسلے کے لئے جو مناسب اقدامات ہوتے ہیں ان کو آخری حد تک کیا جائے۔آخر میں اظہار افسوس کروں گا ان خاندانوں سے اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو بھی ہوں جو اس حادثے میں زخمی ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ جلد سے جلد صحت کاملا عطا فرمائے۔بہت، شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم معزز ممبر نے جن خیالات کا ذکر کیا۔میں سمجھتا ہوں بلاشبہ اس ایوان میں موجود تمام ممبران جن کا تعلق treasury یا opposition سے ہے تمام کے جذبات یہی ہیں۔میں حکومتی اراکین کی طرف سے جو لوگ آج اس حادثہ میں جاں بحق ہوئے ہیں۔ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائے۔میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح معزز رکن فرمارہے تھے اور انہوں نے خود اس بات کا اعتراف بھی کیا۔یہ ایک حقیقت بھی ہے کہ کافی عرصہ سے پاکستان دہشت گردی کی لعنت سے پاک تھا۔پنجاب ہر لحاظ سے محفوظ سمجھا جارہا تھا لیکن آج کا واقعہ جو ہے وہ تشویش کا باعث ہے اس معزز ایوان اور حکومت کے لئے بھی لیکن میں یہاں پر عرض یہ کرنا چاہوں گا گزشتہ ایک طویل عرصہ تک جو ایک امن کی فضا قائم رہی ہے اس میں ہماری سکیورٹی فورسز کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔مجھے یہ کہنے میں کوئی آر نہیں کہ ہماری پنجاب پولیس، CTD اور باقی جو ہماری intelligence agencies کی input کے وجہ سے ہم بہت عرصہ سے خود کو محفوظ سمجھ رہے تھے اور انشاللہ تعالیٰ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ کے لئے بھی ہماری پوری کوشش ہوگی اور یہ عزم ہے کہ پنجاب کو ایک محفوظ صوبہ کے طور پر رہنا چاہئے۔یہاں تھوڑا سا میں اپنے بھائی سے اختلاف کرتا ہوں اور یہ کہنا چاہتا ہوں کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کا national security کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔اس وقت تک میں سمجھتا ہوں یہاں ہمارے میڈیا نے انتہائی ذمہ داری کا ثبوت دیا اور کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کو وہ highlight کئے بغیر national concern کے طور پر خبریں چلا رہا ہے۔میں یہ سمجھتا ہوں اس معزز ایوان سے بھی کوئی ایسا تاثر نہیں جانا چاہئے کہ یہ person

specific کوئی واقعہ تھا۔ یہ ایک آبادی میں واقعہ رونما ہوا وہاں پر پولیس کا ایک barrier لگا ہوا تھا۔ جہاں پر ہمارا security staff موجود تھا اور میں فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آج ہمارے اس پولیس کے جوان نے جو کہ اس وقت بھی ہسپتال میں شدید زخمی ہے، کی وجہ سے ہم ایک بہت بڑے نقصان سے بچ گئے ہیں۔ اگر وہ مستعدی کا مظاہرہ نہ کرتا، اگر وہ اپنی ڈیوٹی کو ڈیوٹی نہ سمجھتا تو پھر شاید ہم بہت بڑے حادثے سے دوچار ہو سکتے تھے۔ اس وقت تک کی ابتدائی اطلاعات کے مطابق تین لوگ جاں بحق ہوئے اور تقریباً 16/17 کے قریب زخمی ہسپتالوں میں ہیں جن کے علاج معالجہ کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ہماری ہیلتھ منسٹر صاحبہ خود ہسپتال تشریف لے گئی تھیں اور انہوں نے ensure کیا ہے کہ زخمیوں کو علاج کی بہترین سہولتیں فراہم کی جائیں لیکن ابھی تک حادثہ کی نوعیت کے متعلق کوئی حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ وہاں پر ایک گاڑی بھی موجود تھی، ایک رکشہ بھی موجود تھا اور وہاں پر ایک موٹر سائیکل بھی موجود تھا۔ ہماری intelligence Agencies اور ہمارے دیگر ادارے اس بات کا تعین کر رہے ہیں کہ یہ دھماکا کس طرح ہوا، اس کی background کیا تھی اور اس کی نوعیت کیا تھی۔ اصل چیز determine کرنے والی یہ ہے کہ اس دھماکے کی نوعیت کیا تھی، اس کے analysis کئے جا رہے ہیں تو پھر اس کے بعد اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ کیا یہ دہشت گردی کا واقعہ تھا کیونکہ وہاں سے کچھ شواہد ایسے بھی ملے ہیں کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ گیس کا دھماکا تھا لیکن یہ ساری باتیں وہ ہیں جن کا ابھی تعین ہونا باقی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور آپ کے توسط سے پورے معزز ایوان کو بالخصوص اپوزیشن کو بھی اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اس واقعہ کے جو بھی اصل محرکات ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس معزز ایوان کے سامنے بھی لائیں گے اور عوام کے سامنے بھی لائے جائیں گے۔ میں اس لحاظ سے بھی آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری security agencies اور Law Enforcement Agencies کی جو سابقا کارکردگی رہی ہے، جتنے high profiled cases تھے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے trace ہوئے ہیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ case بھی trace ہو گا۔

جناب سپیکر! ابھی یہاں حاضر ہونے سے پہلے چیف منسٹر صاحب نے خود صوبے کے سینئر افسران کے ساتھ میٹنگ کی ہے۔ انہوں نے اس ساری صورتحال پر بریفنگ بھی لی ہے اور ہدایت بھی جاری فرمائی ہے کہ بہت جلد اس کو work out کیا جائے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی وقت ضائع کئے بغیر اس معاملے کو work out کر لیا جائے گا۔ ایک دفعہ پھر میں آپ کے توسط سے معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری پولیس اور security agencies قطعی طور پر اپنے فرائض سے غافل نہیں ہیں اور وہ تندہی سے کام کر رہی ہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا result بھی ملے گا۔ Thank you very much

جناب سپیکر: شکریہ۔ راجہ صاحب! یہ سب کے لئے ہے جس میں تمام معزز ممبران ہیں کہ جب آپ باہر میڈیا کے ساتھ گفتگو کریں تو اس حوالے سے آپ احتیاط لازمی کریں کیونکہ جب تک انکوائری مکمل نہ ہو جائے اور facts سامنے نہ آ جائیں تو قبل از وقت کوئی بھی بیان نہ دیا جائے کیونکہ اس طرح کے بیان سے نقصان بھی ہو سکتا ہے اس لئے اس کے اوپر کوئی رائے قائم کی جائے اور نہ رائے دی جائے۔

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پر بحث (۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: آج وزیر خزانہ کی wind up speech ہے تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ بحث کو wind up کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں تمام معزز ممبران اسمبلی جنہوں نے بجٹ discussion میں حصہ لیا۔ پچھلے چار دنوں سے جو discussion ہوئی ہے اس میں 123 معزز ممبران اسمبلی نے اپنی قیمتی آراء سے ہمیں آگاہ کیا جن کا میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ذمہ داری کے ساتھ اس بحث میں حصہ لیا ہے۔ میں پریس گیلری میں موجود صحافی حضرات کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اخبارات اور ٹی وی چینلز پر بجٹ

کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور عوامی آگاہی کی بھرپور ذمہ داری ادا کرتے ہوئے ہمیں ایک مؤثر feedback ملا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک نئی اسمبلی ہے تو ایک نئی روایت یہاں پر قائم ہونی چاہئے تھی اور ہمیں رقم کرنی چاہئے تھی کہ تنقید برائے تنقید اور تنقید برائے اِصلاح میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے محض تنقید برائے تنقید آئی مگر جہاں ان کی کوئی مؤثر suggestions آئی ہیں تو میں انہیں آج یہ بتاتا چلوں کہ انشاء اللہ اس پر نظر ثانی ہو گی اور تمام فاضل ممبران کی valuable advice کو ہم آگے لے کر چلیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسمبلی کی روایت میں بڑا important ہے کہ قیمتی وقت کے سرمائے کو ہم بہتر طریقے سے استعمال کریں۔ یہاں کی lighting، یہاں کے electricity کے بل اور یہاں پر جو سٹاف بیٹھا ہے، ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے اس وقت کا صحیح استعمال کرتے ہوئے مؤثر اور بجٹ related گفتگو رکھیں۔ میں اپوزیشن کو زیادہ تو نہیں کہوں گا لیکن ابھی میں کچھ باتوں کا جواب دوں گا مگر یہ ضرور کہتا چلوں کہ:

آپ خود اپنی اداؤں پر غور کریں
ہم کہیں گے تو شکایت ہو گی

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر بڑی باتیں کی گئی ہیں اور ایسے بتایا گیا جیسے 2018 میں ایک سنہری دور ختم ہوا تھا، قصیدے پڑھے گئے کہ اس دور میں کیا کیا نہیں ہوا۔ آج میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ دنیا کے عالمی ادارے جو ممالک کی معیشت پر نظر رکھتے ہیں جس میں IMF, Global, Bloomberg and Moody's Ratings Agencies ہیں جو بتاتی ہیں کہ اس کے future معیشت کی outlook کیا ہے، ان سب کا ان کے سنہری دور کے بارے میں جو ان لوگوں نے جس کا ذکر کیا، وہ سنہری حروف ہیں کیا۔ IMF جس کا بڑے فخر سے بتایا جا رہا تھا کہ ہم وہ ہیں جنہوں نے اس کا پروگرام مکمل کیا تو آج میں یہاں اس معزز ایوان کو ضرور بتاتا چلوں کہ IMF نے ان کے دور حکومت کے آخر میں 2018 میں اپنی World Economic

Report میں ان کی معاشی پالیسیوں کے بارے میں کیا بتایا۔ Misaligned economic policies, including large fiscal deficits, loose monetary policy and defense of an overvalued exchange rate, fueled consumption and short term growth only. Structural weaknesses remained largely unaddressed including chronically weak tax administration, a difficult business environment or loss making entities

جناب سپیکر! اس کے علاوہ Moody's نے ان کے بارے میں کہا کہ ہم پاکستان کی معیشت کی outlook کو اب negative کر رہے ہیں کیونکہ ایک heightened external vulnerability on balance of payments اور انہوں نے اپنے foreign exchange reserves کو ختم کر دیا ہے۔ ان سب کا ترجمہ یہ ہے کہ معاشی پالیسی کہیں سے بھی مثبت نہیں تھی اور کسی لحاظ سے بھی مثبت نہیں تھی۔ ہماری بات کو اگر doubt کرتے ہو تو یہ IMF نے کہا ہے اور یہ World Bank نے کہا ہے، یہ Moody's نے کہا ہے اور یہ Bloomberg نے کہا ہے کہ آپ لوگوں کے اندر وہ وُسعتِ نظر ہی نہیں ہے کہ آپ اپنے tenure سے آگے کا سوچیں اور quality growth کی طرف آپ کا focus ہی نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پھر ایک بہت بڑا مسئلہ ہماری اپوزیشن کو یہ لگ رہا ہے، ہضم نہیں ہو پا رہا کہ دنیا بیٹھ گئی ہے اور پاکستان کیوں 4 فیصد growth پر پہنچا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

بھئی اگر آپ اس ملک کے رہنے والے ہیں اور اگر کوئی اچھے مثبت اقدام ہم نے اٹھائے ہیں تو آپ کو انہیں سراہنا چاہئے۔ آپ نے کیا کیا، آپ نے اس پر سوالیہ نشان اٹھائے۔ یہ ڈار صاحب کے بنے ہوئے نمبرز نہیں ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ Pakistan Bureau of Statistics ہیں جو Finance Department سے الگ ہے، حالات کو تو دیکھیں کہ ہمیں ملا کیا۔ اس دور کے اندر ایک عالمی وباء COVID نے دنیا کی معیشت کو برباد کر دیا ہے۔ 1930 کے Great Depression کے بعد ایک سو سال کے اندر آنے والا یہ بدترین معاشی بحران ہے جس کا پاکستان نے اور پوری دنیا نے سامنا کیا ہے۔ امریکہ جو سُپر پاور ہے اس کی اکانومی منفی 4 فیصد، یورپین یونین منفی 8 فیصد، آپ کا ہمسایہ ملک بھارت منفی

7 فیصد، Gulf Countries منفی 5 فیصد اور پاکستان کہاں، اللہ کے فضل و کرم سے 4 فیصد پر ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج یہ آئیں تو میں انہیں بتاتا ہوں کہ وہ کیا حربے تھے اور وہ کیا اقدامات تھے جن کی بنیاد پر یہ 4 فیصد شرح نمو میں growth ہمیں نصیب ہوئی۔ یہ وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کی سوچ تھی کہ ہم نے اس وباء کا مقابلہ کرنا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

پاکستان کی health چاہے وہ physical health ہو یا معیشت کی health ہو، دونوں کو مستحکم رکھنا ہے اور اس کا دفاع کرنا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں کچھ اقدامات گنوانا چاہتا ہوں تاکہ آج یہ بات اس ایوان میں باور ہو جائے کہ کس حکمت عملی کے ساتھ ہم آگے چلے ہیں Fiscal Stimulus Package 1240-ارب روپے کا، Monetary Stimulus Package ایک ہزار ارب روپے کا اور Construction Package 300-ارب روپے کا۔ ہم نے remittances کے لئے incentives دیئے جو آج اللہ کے فضل و کرم سے 29 فیصد سے بڑھ چکے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین) COVID کے دنوں کے دوران ڈیڑھ کروڑ خاندانوں کو "Ehsaas" cash payment receive ہوئی جو پاکستان کی 45 فیصد آبادی بنتی ہے۔ Small and medium enterprises کے 50۔ ارب روپے کے بجلی کے بل ادا کئے گئے تاکہ وہ بجلی کے بلوں کی فکر نہ کریں اور اپنے ملازمین کو تنخواہیں دیں۔ 657-ارب روپے کی لاگت سے 16 لاکھ بزنس کے قرضوں کو defer کیا گیا۔ سٹیٹ بنک کے روزگار سکیم کے ذریعے 17 لاکھ نوکریوں کو protect کیا گیا۔ State Bank TERF Program کے تحت 435۔ ارب روپے کی نئی investment کی گئی اور PTI وہی واحد حکومت ہے جس نے بزنس مین کو اس کا ساڑھے چار سو۔ ارب روپیہ tax refund کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج کل بچہ بچہ Current Account Deficit اور Fiscal Deficit کو جانتا ہے۔ ان کا سب سے بڑا معاشی blunder یہ ہے کہ انہوں نے پانچ سال تک exports کو وہیں رکھا اور پاکستان کی exports میں zero growth دکھائی۔ ملک کی 70 سالہ تاریخ میں آدھا وقت حکمرانی کرنے والے کہتے ہیں کہ آپ نے ڈالر چھوڑ دیا۔ ہمیں یہ بتائیں کہ 35

سال میں دال آج کیوں آسٹریلیا سے منگوائی جاتی ہے، ہم برآمد کیوں کرتے ہیں؟ کیونکہ آپ کی معاشی پالیسی نہیں تھی جو ملک کو استحکام کی طرف لے کر جاتی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ growth کا فرق ہے۔ یہ 4 فیصد شرح growth ہے جو پہلی دفعہ 8 لاکھ ڈالر کا Current Account Surplus آیا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ایکسپورٹ 14 فیصد سے بڑھ چکی ہے۔ یہاں جب بھی بات ہوتی ہے تو یہ اسے وفاق کی طرف لے جاتے ہیں اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ ہم ان کو بتائیں کہ وفاق نے وہ کیا اقدام اٹھائے ہیں جس کی وجہ سے آج ہم آپ کے سامنے سرخرو کھڑے ہیں۔ دنیا ہماری مثالیں دے رہی ہے کہ آپ نے economic recovery بہت بہتر طریقے سے کی ہے اور تمام estimates کو beat کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اب پنجاب کا ذکر کرتا چلوں جو GDP growth کے اندر major contributor ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب سردار عثمان احمد خان بُزدار کی سربراہی میں ہم نے 106۔ ارب روپے کا COVID Relief Package دیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب کی تاریخ میں ہم نے 56۔ ارب روپے کے tax relief دیئے ہیں۔اس صوبے کا revenue target 13 percent سے oversubscribe کیا ہے۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی نے اس وقت پاکستان کی تمام صوبائی ٹیکس اتھارٹی یا ایف بی آر سے زیادہ ریونیو اکٹھا کیا ہے جو 29 فیصد پر پہنچ چکا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے سٹیمپ ڈیوٹی کی شرح 5 فیصد سے کم کرکے ایک فیصد کردی ہے۔اس صوبے کے اندر 80 فیصد کی reduction کے باوجود 40 percent transaction بڑھی ہے۔ ہم اپنی اسی approach کو آگے لے کر چلیں گے اور میں نے بجٹ میں بھی اعلان کیا تھا کہ انشاء اللہ اس سال بھی ہم بزنس کو 50۔ ارب روپے سے tax concessions دیں گے۔ انہوں نے یہ بات بھی کی کہ ہماری allocations کیا تھیں اور آپ کی کیا ہیں؟ اگر میں اس کی وضاحت کروں گا تو یہ سلسلہ لمبا ہو جائے گا۔ صرف تین سیکٹرز کو دیکھ لیا جائے تو میں ان کو آئینہ دکھادوں گا۔ حکومت کے بنیادی فرائض میں سے صحت، تعلیم اور زراعت ہے۔ اب ان تینوں کے نمبرز ملاحظہ فرمائیں۔ انہوں نے 18-2017 میں صحت کے اندر جو آخری بجٹ دیا اور جو بجٹ آج ہم نے پیش کیا ہے اِس میں ہم نے 137۔ ارب روپے کا اضافہ کیا

ہے۔ جب آپ ان کا actual خرچہ نکالیں جو وہ آخری سال کر کے گئے ہیں تو یہ صحت کے بجٹ میں 180۔ارب روپے کا اضافہ ہے۔ ہم نے صحت کو 13 فیصد بجٹ کا حصہ دینے کی بجائے ساڑھے 18 فیصد حصہ دیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر تعلیم کے بجٹ کا اسی دور میں مقابلہ کیا جائے تو ہم نے ایجوکیشن کا بجٹ 97۔ارب روپے بڑھایا ہے۔ زراعت ریڑھ کی ہڈی ہے اور انہوں نے 35 سال سے ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ ہماری حکومت نے اس کو بھی 21۔ارب روپے سے بڑھایا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ پوچھتے ہیں کہ یہ پیسا کہاں سے آئے گا اور اس سال ترقی کیسے ہو گی؟ میں ابھی ڈویلپمنٹ پر بھی آتا ہوں مگر میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ہم نے بڑی اصلاحات کی ہیں۔ ہم contracts میں بھی transparency لائے ہیں۔ لاہور میٹرو کا بھی contract ہوا ہے اس میں حکومت پنجاب کو 8.2 بلین روپے کا فائدہ ہوا ہے۔ ہم نے پنشن ریفارمز کی ہیں جس سے حکومت پنجاب کو 20۔ارب روپے کا فائدہ ہوا ہے۔ ہم نے ایک لاکھ 64 ہزار ایکڑ سٹیٹ لینڈ واگزار کروائی ہے جو 400۔ارب سے زیادہ کی بنتی ہے۔ پچھلے 27 ماہ میں انٹی کرپشن نے 206۔ارب روپے recover کئے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے صاف پانی کی بہت بات کی ہے۔ منصوبے کی قیمت کو بھی دیکھنا چاہئے۔ ان کا لگا ہوا واٹر فلٹریشن پلانٹ ایک کروڑ روپے کا تھا اور ہماری حکومت میں وہ 30 لاکھ روپے کا لگنے جا رہا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں پر اپنے محترم لاء منسٹر کا اور آپ کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس اسمبلی نے ایک ریکارڈ legislation کی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ جنوبی پنجاب کی بات کرتے ہیں۔ یہ سات سال کے اندر 265۔ارب روپیہ اس کا دیا ہوا ہڑپ کر گئے۔ انہوں نے 32 فیصد آبادی کو صرف 17 فیصد دیا اور پھر بھی یہ جنوبی پنجاب کی بات کرتے ہیں۔ ہم نے ان کا ہمیشہ کے لئے پیسے نکالنے کا چور دروازہ بند کر دیا ہے۔ ہم نے جنوبی پنجاب کو 33 فیصد دیا، کتاب الگ چھاپی اور انشاءاللہ یہ وہیں پر ہی خرچ ہو گا۔ آپ جنوبی پنجاب کے عوام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں ان کی آنکھوں میں واضح چمک نظر آئے گی۔ یہ ہے آپ کا اور

ہمارا وہ واضح فرق جو جنوبی پنجاب کی عوام کے ساتھ کیا گیا۔ ایک بااختیار سیکر ٹریٹ اور انشاء اللہ چیف منسٹر صاحب خود اپنی تقریر میں اس کا اعلان کریں گے۔ وہاں اس خطے کی جو under representation رہی ہے اس کے لئے ہم نے تقریباً حکمت عملی تیار کرلی ہے اور ہم جلد ہی جنوبی پنجاب کے لئے 32 فیصد کوٹے کا اعلان کرنے جارہے ہیں۔ جنوبی پنجاب کے تمام initiatives کا سہرا ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کے سر جاتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اپنی حکومت کی طرف سے اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ اس وقت سب سے بڑا چیلنج مہنگائی ہے۔ COVID کے بعد دنیا میں patterns of consumption change ہوگئے ہیں۔ عالمی منڈی کے اندر گندم کی قیمت 29 فیصد بڑھ گئی ہے، crude oil کی قیمت 119 فیصد سے بڑھ چکی ہے اور palm oil 106 percent سے بڑھ چکا ہے۔ ہم نے اپنے کسان کو گندم کی قیمت 1800 روپے فی من دی جو support price ہے اس کے باوجود بھی ہم نے اس کا اثر آٹے کی قیمت پر نہیں آنے دیا۔ اس سال 85۔ ارب روپے آٹے کی سبسڈی کی مد میں خرچ کئے تاکہ وہ آٹا 860 روپے پر بکتا رہے اور آج بھی 300 سے اوپر سہولت بازار لگے ہوئے ہیں ان میں 430 روپے میں 10 کلو کا بیگ بک رہا ہے۔ احساس پروگرام کے اندر فیڈرل گورنمنٹ نے پچھلے سال سے بھی زیادہ پیسے رکھے ہیں اور پنجاب حکومت بھی اس میں contribute کرے گی۔ قوت خرید، پوچھتے ہیں کہ GDP growth کا عوام کو کیا فائدہ ہوگا تو GDP growth کی وجہ سے ہی قوت خرید بڑھتی ہے اور جہاں رہی بات پنجاب کی تو ہم نے پنجاب کے سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں ریکارڈ اضافہ کیا ہے۔ ہمارے employees جو 11 لاکھ families کو support کرتے ہیں ان میں سے 7 لاکھ 21 ہزار ایسے تھے جن کو کبھی کوئی allowance نہیں ملا ان کو 25 فیصد special allowance دیا گیا ہے اور ان کو ملاتے ہوئے سارے کے سارے 11 لاکھ ملازمین کے لئے 10 فیصد extra increase دیا گیا ہے اور یہی ہم نے pensions میں دیا ہے۔ ایک تاریخ ساز ڈویلپمنٹ بجٹ پیش کیا جو پچھلے سال کی نسبتاً 66 فیصد زیادہ ہے یہاں پر یہ بات کی جاتی ہے کہ ہم جب جارہے تھے تو ہم نے 635۔ ارب روپے کا بجٹ دیا۔ اس حوالے سے میں اس معزز ایوان کو کچھ بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے 635۔ ارب روپے کا بجٹ دیا لیکن لگا کتنا 411۔ ارب روپے اور اس 411۔ ارب روپے میں سے 200۔ ارب روپے

کون سے تھے؟100۔ارب روپے contractors کے overdraft کے تھے،100۔ارب روپے یہی ہمارے سرکاری ملازمین کے pension کے تھے اور یہ خرچ تھا جو انہوں نے 411۔ارب روپے کا کیا۔ یہ فلسفے کا فرق ہے،ڈویلپمنٹ کے فلسفے کا۔ میں اپنی تقریر کے اندر سارا پنجاب ہمارا پنجاب کی جب بات کرتا ہوں تو اس ایوان کو پتا ہونا چاہئے کہ ہمارے جو flagship projects ہیں وہ پنجاب کے کونے کونے میں ہوں گے اور پنجاب کا ہر شہری ان سے مستفید ہو گا۔

جناب سپیکر!ہیلتھ انشورنس کو سامنے رکھیں،جناب کو بھی ملے گی،ہمیں بھی ملے گی، گیلری میں بیٹھے ہوئے سارے صاحبان کو ملے گی،ہر کسی کو ملے گی اور 100 فیصد افراد کو ملے گی۔جب سکولوں کی انصاف اپ گریڈیشن ہو گی تو 8500 سکولز پورے پنجاب کے ہر کونے میں اپ گریڈ ہوں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اعتراض آتا ہے کہ نمائشی منصوبے نہیں ہیں۔ میرے خیال سے ہم نے جتنا human development پر focus رکھا تو یقین مانیں کہ ایک بار بھی خیال نہیں آتا کہ ہمیں نمائش کی طرف جانا چاہئے۔ آج میں آپ کو تھوڑا سا اس نمائش کا بھی بتا دوں۔ اڑھائی سو ارب روپے کی لاگت سے،یہ کہتے ہیں کہ آپ ہماری ٹرین کو بُرا نہ کہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ کبھی وہ ساٹھ ہزار لوگ جو اس پر سفر کرتے ہیں ان کو کبھی آپ یہ بتائیں کہ 2023 کے بعد جب اس کی قسط ادا کریں گے تو یہ آپ کو 30۔ارب روپے سالانہ سبسڈی دینی پڑے گی۔ وہ 60 ہزار لوگ کہیں گے کہ آپ ہمارے نام پر ہر سال 5 لاکھ روپے جو آپ ہم پر خرچ کرسکتے تھے وہ آپ کی سبسڈی کی مد میں دیں گے تو ان کا سفر انگریزی کا سفر ہو جائے گا اردو کے سفر کی جگہ، یہ جو انہوں نے خرچہ کیا ہے۔ ہم بھی قرض لینے جارہے ہیں 86۔ارب روپے کا ایک loan حکومت پنجاب بھی لے گی مگر اس سے کیا کریں گے؟ ہماری جو 16 پسماندہ تحصیلیں ہیں ان کو ہم 100 فیصد نکاسی آب اور پینے کا صاف پانی دینے جارہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انشاءاللہ ہمارے دور میں پانچ Mother and Child Heath Care Centres بن رہے ہیں۔ Road Rehabilitations کا 105۔ارب روپے کا پروگرام ہے،ایگریکلچر اکانومی کا ساڑھے 31۔ارب روپے کا پروگرام ہے جنوبی پنجاب کے لئے 189۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ Economics Stimulus Package 10۔ارب

روپے کا دیا جا رہا ہے ہم نے 360۔ارب روپے کا تاریخی ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پیکج announce کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہیلتھ کے اندر 30 فیصد سے allocation بڑھی ہے، ایجوکیشن کے اندر 13 فیصد سے بڑھی ہے، infrastructure 58 فیصد سے بڑھا ہے، رورل اکانومی 58 فیصد سے بڑھی ہے لوکل گورنمنٹ کے اندر 16 فیصد فنڈز دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک بڑی تندستی کے بعد اللہ کے فضل و کرم سے ایک بہتر حکمت عملی کے تحت اب ہمارا ہاتھ کھلا ہے، اب وہ ڈویلپمنٹ کا باب یہاں پر شروع ہونے جا رہا ہے جس کے لئے ہم نے ابھی سے اپنی حکمت عملی بنالی ہے۔ اب ہمارا focus ہے کہ اس کی maximum utilization ہو اور اس خرچ کو ہم نے یقینی طور پر اس صوبے کے اندر کرنا ہے۔ آج میں اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے on the floor of the House یہ اعلان کرتا ہوں کہ جو ہماری ADP Schemes آگئی ہیں ان کا اگلے مالی سال کے پہلے دن پنجاب حکومت اور فنانس ڈیپارٹمنٹ 100 فیصد release کرنے جا رہا ہے(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آخر میں، میں اس معزز ایوان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ حکومت پنجاب پوری دل جمی کے ساتھ پنجاب کی اس 11 کروڑ عوام کی زندگی بدلنے میں ہر دن رات محنت کر رہی ہے اور جس کا ان کو 70 سال سے انتظار تھا۔ اب ہمیں آگے بڑھنا ہے اور اس polity growth، ان quality economic indicators کو دیکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس نیک نیتی کا ضرور پھل دے گا۔ جس سوچ کے ساتھ ہم آگے بڑھے ہیں اور جو ہمارا عزم ہے کہ ہم نے کسی مخصوص طبقے کی خدمت نہیں کرنی بلکہ 11 کروڑ عوام کی خدمت کرنی ہے۔ان شاءاللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے صدقے ہمیں ضرور ہمارے نیک عزائم میں کامیابی عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔(نعرہ ہائے تحسین)

سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم سالانہ بجٹ 22-2021 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کرتے ہیں۔ سالانہ بجٹ22-2021 کے جو مطالبات زر ہیں وہ 40 کے قریب ہیں اور اپوزیشن نے ان میں سے چار پر cut motions پیش کی ہیں، پہلے cut motions والے مطالبات زر پر کارروائی ہو گی اور یہ کارروائی کل مورخہ 24۔جون 2021 شام 5 بجے تک جاری رہے گی باقی مطالبہ زر پر کارروائی Rules of Procedure 1997 کے rule 114 کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی تو اب ہم کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ جناب وزیر خزانہ مطالبہ نمبر PC-21016 پیش کریں گے۔

مطالبہ زر نمبر PC-21016

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب ،70۔ارب،15 کروڑ،53 لاکھ،98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو ، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"خدمات صحت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب ،70۔ارب،15 کروڑ،53 لاکھ،98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو ، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"خدمات صحت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں MR JAHANGIR KHANZADA, اور MR IFTIKHAR AHMAD KHAN,MR TANVEER ASLAM MALIK,MR NASIR MAHMOOD,MR ARIF

IQBAL,KHAWAJA MUHAMMAD MANSHA ULLAH BUTT,MR LIAQAT ALI,RANA MUHAMMAD AFZAL,MR ZEESHAN RAFIQUE,CH NAVEED ASHRAF,CH ARSHAD JAVAID WARRAICH,MR BILAL AKBAR KHAN,MR BILAL FAROOQ TARAR,MR IMRAN KHALID BUTT,MR MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN,MR MUHAMMAD TOUFEEQ BUTT,MR ABDUL RAUF MUGHAL,CH WAQAR AHMAD CHEEMA,MR QAISAR IQBAL,MR AKHTAR ALI KHAN,MR AMAN ULLAH WARRAICH,CH MOHAMMAD IQBAL,MR IRFAN BASHIR,MS HAMEEDA MIAN,MR MUZAFFER ALI SHEIKH,MR SOHAIB AHMAD MALIK,MIAN MANAZAR HUSSAIN RANJHA,MR LIAQAT ALI KHAN,RANA MUNAWAR HUSSAIN,MR MUHAMMAD MOAZZAM SHER,MR MUHAMMAD SHOAIB IDREES,MR JAFFAR ALI,MR MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR,CH ZAFAR IQBAL NAGRA,MR ALI ABBAS KHAN,MR FAQIR HUSSAIN,MR MUHAMMAD AYUB KHAN,MR MOHAMMAD KASHIF,AGHA ALI HAIDAR,MR MUHAMMAD ASHRAF RASOOL,MIAN ABDUL RAUF,MR MAHMOOD UL HAQ,MR SAJJAD HAIDER NADEEM,MR SAMI ULLAH KHAN,MR GHAZALI SALEEM BUTT,MR SHAHBAZ AHMED,MR MARGHOOB AHMAD,RANA MASHHOOD AHMAD KHAN,KHAWAJA IMRAN NAZEER,MALIK GHULAM HABIB AWAN,MALIK MUHAMMAD WAHEED,KHAWAJA SULMAN RAFIQ,MR SOHAIL SHOUKAT BUTT,MALIK SAIF UL MALOOK KHOKHAR,MR RAMZAN SADDIQUE,MR AKHTAR HUSSAIN,RANA MUHAMMAD TARIQ,MR MUHAMMAD MIRZA JAVED,MR MUHAMMAD NAEEM SAFDAR,MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN,SHEIKH ALLA-UD-DIN,RANA MOHAMMAD IQBAL KHAN,CH IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR,MR NOOR UL AMIN WATTOO,MIAN YAWAR ZAMAN,MR MUNEEB-UL-HAQ,MR GHULAM RAZA,MR NAVEED ALI,MALIK NADEEM KAMRAN,MR MUHAMMAD ARSHAD MALIK,MR NAVEED ASLAM KHAN LODHI,RANA RIAZ AHMAD,MR MUHAMMAD YOUSAF,MR KHALID MEHMOOD,MIAN IRFAN AQEEL DAULTANA,MR MUHAMMAD SAQIB KHURSHED,RANA ABDUL RAUF,MR MUHAMMAD JAMIL,MR

ZAHID AKRAM,CH MAZHAR IQBAL,MR MUHAMMAD ARSHAD,MR ZAHEER IQBAL,MR MUHAMMAD AFZAL GILL,CH MUHAMMAD SHAFIQ ANWAR,MALIK GHULAM QASIM HINJRA,MR IJAZ AHMAD,SARDAR AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI,MS ZAKIA KHAN,MS MEHWISH SULTANA,MS AZMA ZAHID BOKHARI,MS ISHRAT ASHRAF,MS SADIA NADEEM MALIK,MS HINA PERVAIZ BUTT,MS SANIA ASHIQ JABEEN,MS TAHIA NOON,MS USWAH AFTAB,MS SABA SADIQ,MS KANWAL PERVAIZ CH.,MRS GULNAZ SHAHZADI,MS RABIA NUSRAT,MS HASEENA BEGUM,MS RAHAT AFZA,MS RUKHSANA KAUSAR,MS SALMA,SAADIA TAIMOOR,MS KHALIDA MANSOOR,MS RABIA AHMED BUTT,MS RABIA NASEEM FAROOQI,MRS FAIZA MUSHTAQ,MS BUSHRA ANJUM BUTT,SYEDA UZMA QADRI,MS SUMERA KOMAL,MRS RAHEELA NAEEM,MS SUNBAL MALIK HUSSAIN,MS ANEEZA FATIMA,MS NAFISA AMEEN,MS ZAIB-UN-NISA,MR KHALIL TAHIR SINDHU,MS JOYCE ROFIN JULIUS,MR RAMESH SINGH ARORA,MR TARIQ MASIH GILL, MS TALLAT MEHMOOD.

SYED HASSAN MURTAZA,SYED ALI HAIDER GILANI, MR GHAZANFAR ALI KHAN,SYED USMAN MEHMOOD, MR RAIS NABEEL AHMAD, MR MUMTAZ ALI AND MS SHAZIA ABID

کی طرف سے cut motion آئی ہے تو محرک یہ cut motion پیش کریں۔

KHAWAJA SULMAN RAFIQ: We demand:

> "That the total of Rs.170,155,398,000/- on account of Demand No.PC21016 – Health Services – be reduced to Re.1/-."

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I oppose this cut motion.

جناب سپیکر: جی، خواجہ سلمان رفیق صاحب! اب آپ اس پر تقریر کریں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ میں ہیلتھ پر cut motion سے پہلے ایک منٹ یہ کہنا چاہوں گا کہ میرے فاضل دوست وزیر خزانہ بڑی زبردست اور جذباتی تقریر کر رہے تھے میں صرف اُن کی تھوڑی سی درستی کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ میں ان کو آئینہ دیکھانا چاہتا ہوں تو'ان کو' میں آپ بھی مخصوص ہیں، آپ بھی 2018 سے پہلے ہمارے ساتھ ہی تھے تو میں یہ وضاحت کرنا چاہتا تھا اگر یہ بات پروفیسر صاحبہ کریں، میاں محمد اسلم اقبال کریں، میاں محمود الرشید کریں جو اپنی جماعت کے ساتھ کھڑے رہے ہیں لیکن جناب عثمان احمد خان بُزدار، مخدوم ہاشم جواں بخت آپ تو ہمارے ساتھ ہی تھے، جب ہوا بدلی تو آپ بھی ساتھ ہی بدل گئے تو تاریخ بڑی ظالم ہوتی ہے۔ میری صرف یہ درخواست ہے کہ ہم جب بھی کوئی بات کریں تو یہ سوچ کر کریں کہ جب ہوا چلتی ہے، سختی آتی ہے تو ہم جماعت تبدیل کر لیتے ہیں ہاں جو اپنی جماعت کے ساتھ کھڑا رہتا ہے وہ یہ بات ضرور کرے۔ میری آپ سے یہ request تھی جو آج حادثہ ہوا ہے لاہور میں بم دھماکا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ پورے پاکستان کو سلامت رکھے شہداء کو جوار رحمت میں جگہ عطا کرے اور جو زخمی ہیں اُن کو صحت کاملہ عطا کرے۔

جناب سپیکر! اب میں cut motion پر آتا ہوں جناب وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں جو باتیں کیں ہیں میں اُنہی پر figures کے ساتھ focus کروں گا اور جو بجٹ شعبہ صحت کا ہے اُسی پر بات کروں گا۔ فنانس منسٹر نے اپنی تقریر میں کہا کہ 1984 کے بعد لاہور میں کوئی ہسپتال نہیں بنا۔ ہم تو اپوزیشن ہیں مسلم لیگ (ن) سے ہمارا تعلق ہے آپ تو ان کے اتحادی ہیں تو 1984 کے بعد تو آپ کی بھی 5 سال حکومت رہی ہے تو تحریک انصاف کی جو قیادت ہے یہ آپ کو اور ہمیں ایک ہی صف میں کھڑا کرتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں معاف کیا ہے اور نہ مسلم لیگ (ق) کو تو آپ کے پانچ سالہ دور میں کیا کوئی ہسپتال نہیں بنا؟ ان دس سالوں میں جو 2008 سے 2018 کا tenure ہے کے بارے میں معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی صرف میں لاہور کی بات کر رہا ہوں، شاہدرہ ہسپتال بنا، رائیونڈ ہسپتال بنا، کاہنہ ہسپتال بنا، سبزہ زار ہسپتال بنا، سمن آباد ہسپتال بنا، میاں میر ہسپتال بنا، غازی آباد ہسپتال بنا، بیدیاں بر کی ہسپتال بنا، Said Mitha Hospital کو

renovate کیا، کوٹ خواجہ سعید ہسپتال کوrenovate کیا، سرجیکل ٹاور آپ کے دور میں شروع ہوا تھا وہ پراجیکٹ آپ نے شروع کیا تھا ہم نے اُس کو مکمل کیا، سروسز ہسپتال کا غازی علم الدین بلاک 500 بیڈ کے ٹاور کو مکمل کیا، Neurosciences کے ٹاور کو مکمل کیا گیا، چلڈرن ہسپتال لاہور میں600 بیڈ کا اضافہ کیا گیا تولاہور میں کوئی ساڑھے تین ہزار بیڈ کا اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میری requestہو گی وزیر خزانہ اور وزیر ہیلتھ سے کہ مجھے یہ ضرور بتائیں کہ پچھلے آٹھ سال میں پشاور میں کیا اس سے ایک چوتھائی بھی ہسپتال بنے ہیں، کیا وہاں پر کوئی ایک بھی چلڈرن ہسپتال ہے، کیا وہاں پر کوئی نیاCardiac Center بنا ہے، تو یہ وہ باتیں ہیں۔ جب آپ نے لاہور کی بات کی تو آپ نے کہا کہ ہم لاہور میں 1 ہزار بیڈ کا ہسپتال بنا رہے ہیں14۔ ارب کا یہ ہسپتال ہے لیکن Budget Book کے مطابق جو آپ کا سرکاری document ہے ابھی تک یہ unapproved ہے۔14۔ ارب کے اس لاہور کے project کے لئے20 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں تو یہ کوئی 70 سال کا منصوبہ ہے، یہ آپ کی Budget Book کہہ رہی ہے کوئی بھی دوست اس Budget Book کو پڑھ سکتا ہے۔

جناب سپیکر! فنانس منسٹر کی تقریر میں Health Program Universal پر بھی بات کی گئی ہے۔ میں ان کا بہت شکر گزار ہوں کہ محترم جناب عمران خان اور اُن کی حکومت میاں نواز شریف صاحب کو follow کر رہے ہیں کیونکہ basically یہ صحت کارڈ کا منصوبہ میاں صاحب کے دور کا ہے میں اس حوالے سے تھوڑا آپ کو بتانا چاہوں گا کہ اس کی شروعات ہم نے اپنے دور میں کی تھی اور پنجاب کے بیشتر اضلاع میں ان Health Cards کو ہم نے بانٹا تھا جس میں رحیم یار خان، خانیوال، نارووال، وہاڑی، ڈی جی خان، بھکر اور حافظ آباد کے علاوہ بھی بیشتر اضلاع میں ہم ان Health Cards کو بانٹ چکے تھے اس کی company، اس کا infrastructure اور یہ کہ کون کون سے ہسپتال رجسٹر کرنے ہیں، Punjab Healthcare Commission سے اُن کی registration، اُس کے بعد اس کا legal aspect، اس کا technical اور financial management کارڈ کی چھپائی ، اس کی utilization اور اس سارے کام کو State Life کے ساتھ contract کر کے ہم نے شروع کیا تھا۔ آپ اسی پروگرام کو follow کر رہے ہیں یہ اچھی بات ہے۔ پچھلے سال آپ نے اس کے لئے

12-ارب روپے رکھے تھے release کیا ہوا؟ یہ بجٹ بک میں نہیں ہے کہ 12-ارب روپے میں سے کتنا release ہوا ہے یہ Budget Book میں ہونا چاہئے تھا۔ اس سال آپ نے اس کے لئے 60-ارب روپے رکھے ہیں میرے اس حوالے سے تھوڑے سے تحفظات یہ ہیں کہ کیا State Life کی اتنی capacity ہے کہ وہ پورے پنجاب کے hundred percent اس Health Insurance Program کو لے سکے، آپ comparative process سے کب آئیں گے اور کس کس کمپنی کو آپ اس میں لا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! NADRA کے ڈیٹا میں millions of people missing ہیں اُن کو آپ کس حد تک لے آئے ہیں اور آپ کا premium کتنا ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ 7 لاکھ کی coverage ہے میرا اس پر تھوڑا سا سوالیہ نشان ہے۔ شہروں میں جو آپ کی مانیٹرنگ کا سسٹم ہے private hospitals، سرکاری ہسپتال کو جو آپ سروسز دے رہے ہیں جو آپ کا Rate Contract ہے کیا اُس کو revise کیا گیا ہے؟ Rate Contact سے میری مراد operations اور اُن کے expenditure ہیں، کیا آپ نے ان کو revise کر لیا ہے؟ آپ کی جو Audit Report ہے جو آپ کی firm ہے اُس کو بھی اس ایوان میں پیش ہونا چاہئے تاکہ اگر کوئی issues ہیں تو وہ سامنے آئیں میں تھوڑا سا اب شہروں کی طرف جو آپ کے بجٹ میں Bahawalnagar Medical College۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ ہم نے اپنے دور میں گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ساہیوال، ڈیرہ غازی خان اور امیر الدین پانچ میڈیکل کالج بنائے اور گوجرانولہ سیالکوٹ ساہیوال اور ڈی جی خان کی بلڈنگز کو مکمل کیا PMDC سے ان کی registration کروائی faculty کو پورا کیا۔ بہاولنگر میڈیکل کالج کا بھی ہمارے دور میں ہی آغاز کیا گیا تھا بہاولنگر کا قصور یہ ہے کہ اس کی کافی زیادہ سیٹیں مسلم لیگ (ن) کو ملی ہیں اُن بے چاروں کو اس کی سزا مل رہی ہے یہ 2-ارب 34 کروڑ کا project ہے یہ اس وقت under revision ہے اس وقت یہ بجٹ بک میں لکھا ہوا ہے اس کے لئے آپ نے صرف 20 کروڑ روپیہ رکھا ہے لیکن آپ کی جو projection تھی جس کا آپ نے وعدہ کیا تھا تو اس پراجیکٹ کو بھی آپ 205 ملین روپے دے رہے ہیں۔ جب آپ ایک تین سالہ projection بناتے ہیں تو کیا اس وقت آپ کا فنانس ڈیپارٹمنٹ یا باقی جو ڈیپارٹمنٹس ہیں وہ اس پر

غور نہیں کرتے؟ Projection کے وقت آپ کہہ دیتے ہیں کہ اتنا فنڈ دیں گے لیکن جب اگلا سال آتا ہے تو اس projection کو آپ 5 سے 7 گنا کم کر دیتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ بہاولنگر میڈیکل کالج کو مکمل کریں اور اس کی proper funding کریں۔

جناب سپیکر! اسی طرح آپ بجٹ بک میں میڈیکل ایجوکیشن میں نرسنگ سکولز کو کالجز بنا رہے ہیں تو یہ بہت اچھا کام ہے اس کو آپ بالکل کریں اور ہم نے بھی اپنے دور میں نرسنگ سکولز کو کالجز بنایا تھا۔ یہ تین ہزار ملین روپے کی سکیم ہے اس سال آپ نے اس کے لئے 200 ملین روپے رکھے ہیں تو اس حساب سے یہ کم از کم 12 سے 14 سال میں مکمل ہو گی۔

جناب سپیکر! آپ وفاق کے ساتھ مل کر مری میں مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال بنا رہے ہیں آپ کی ان کے ساتھ sharing ہے، اور یہ 4۔ارب روپے کا پراجیکٹ ہے تو پچھلے سال آپ نے اس ہسپتال کے لئے جو رقم announce کی تھی وہ آپ نے release ہی نہیں کی یعنی پورے سال کے دوران وہاں ہسپتال میں ایک اینٹ بھی نہیں لگی۔ آپ ہی کی بجٹ بک میں لکھا ہوا ہے کہ جون 2020 میں 600 ملین روپے رکھے گئے ہیں اور جون 2021 میں بھی 600 ملین روپے رکھے گئے ہیں تو پیسا جو آپ نے اس ہسپتال کے لئے رکھا تھا وہ بھی آپ نے نہیں دیا۔

جناب سپیکر! Academic Block Nawaz Sharif College اس میں calculation error ہے۔ یہ 72 کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے اس کے لئے موجودہ سال 9 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جبکہ اس کے لئے 4 کروڑ 80 لاکھ روپے کا بجٹ درکار ہے۔ آپ کے اس figure میں 4 کروڑ 13 لاکھ روپے کا error ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر 4،4 کروڑ روپے کا error آرہا ہے تو ڈیپارٹمنٹ کے لوگ کیا کر رہے ہیں، اس پر وضاحت محترم وزیر خزانہ کو ضرور کرنی چاہئے؟

جناب سپیکر! SIMS میں سٹوڈنٹس کے لئے ہاسٹل بنانے کے لئے ایک ارب روپے کا پراجیکٹ ہے لیکن اس کے لئے آپ نے 30 ملین روپے دیئے ہیں۔ میرے خیال میں وہاں جو بچے پڑھ رہے ہیں وہ جب پروفیسر بن جائیں گے تو اس وقت یہ ہاسٹل مکمل ہو گا۔

جناب سپیکر! مخدوم صاحب نے اپنی تقریر میں انسٹیٹیوٹ آف نیورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن کا بھی ذکر کیا یہ ہمارے دور کا پراجیکٹ ہے اور 6۔ارب 86 کروڑ روپے کا یہ

پراجیکٹ ہے۔ مئی 2018 تک اس کی بلڈنگ مکمل تھی ہم اس کی OPD شروع کرنا چاہ رہے تھے لیکن تین سال گزر چکے ہیں آپ کا یہ پراجیکٹ بھی مکمل نہیں ہو سکا۔ آپ نے پچھلے سال اس پراجیکٹ کے لئے 80 کروڑ روپے رکھے جبکہ 38 کروڑ 42 لاکھ روپے release کئے۔ اس سال آپ نے پھر 800 ملین روپے رکھے ہیں۔ اگلے سال 2۔ارب 34 کروڑ روپے کی projection ہے تو یہ ہسپتال بھی کئی سال مکمل نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر ! Provision of Missing Facilities, Pediatrics, Gynecology, Obstetrics Holy Family اس میں کمال کی چیز یہ ہے کہ 36 کروڑ روپے کے اس پراجیکٹ میں آپ ہی کی بجٹ بک میں لکھا ہوا ہے کہ 180 ملین روپے جون 2020 تک لگ چکے ہیں لیکن اصل میں وہ 180 ملین روپے لگائے ہی نہیں گئے تھے۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس پورے معزز ایوان میں آپ ایک چیز declare کرتے ہیں کہ جی اس پر 18 کروڑ روپے لگ چکے ہیں۔ اگر آپ پچھلے سال کا بجٹ دیکھیں تو جو 50 ملین روپے رکھے گئے تھے بس وہی پیسے اس پر لگے ہیں۔ تو یہ 18 کروڑ روپے کا error ہے اور آپ بجٹ بک میں اتنی بڑی بڑی غلطیاں کر لیتے ہیں اور اس کے بعد آپ بلند وبانگ دعوٰے کرتے ہیں۔

جناب سپیکر ! سرگودھا ہسپتال ایمرجنسی کی revamping ہے۔ سرگودھا ہسپتال ہمارے دور میں ایک نیا ہسپتال بنا تھا۔ ہم نے وہاں پر MRI machine بھی دی تھی۔ اس سرگودھا ہسپتال میں بھی 20 لاکھ روپے کا error ہے اور سرگودھا ہسپتال ایمرجنسی کی revamping میں کئی سال کا عرصہ لگ جائے گا تو اس میں 2 ملین روپے کا error ہے۔ یہ آپ خود ہی calculate کر لیں اگر کہیں گے تو میں اس اجلاس کے بعد آپ کو اس کی calculation بتا دوں گا۔

جناب سپیکر ! مخدوم صاحب نے اپنی تقریر میں گوجرانوالہ ہسپتال کا ذکر بھی کیا ہے جو کہ ہمارے دور میں بنایا گیا تھا، یہ 6۔ارب 72 کروڑ روپے کا ہسپتال ہے اور اس پر اب تک 3۔ارب 64 کروڑ روپے لگ چکے ہیں۔ ہم نے اپنے دور میں گوجرانوالہ میں نیا میڈیکل کالج بنایا تھا اور پرانے ہسپتال کو renovate کیا تھا اور وہاں پر MRI مشین بھی دی اور اس ہسپتال کی طرف جانے والی سڑکیں بھی بنائیں۔ یہ کالج جو کہ شہباز شریف صاحب نے اپنے دور میں بنایا تھا اسی میں دو ٹاور بن

رہے ہیں تو کم از کم یہ ایک ٹاور ہی مکمل کر دیں۔ آپ نے اس سال 500 ملین روپے رکھے ہیں جبکہ آپ نے 1700 ملین روپے رکھنے کا وعدہ کیا تھا تو اس لحاظ سے جو صورتحال گوجرانوالہ ہسپتال کی نظر آرہی یہ بھی ابھی کئی سال نہیں بن سکے گا۔

جناب سپیکر! سیالکوٹ مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال میں ففٹی ففٹی فیصد شیئرنگ ہے سوال یہ ہے کہ یہ شیئرنگ وفاقی حکومت، انٹرنیشنل ڈونر یا چیمبر آف کامرس کس کے ساتھ ہے؟ پچھلے سال یہ سکیم نہیں تھی اس 5-ارب روپے کے پراجیکٹ پر اب تک اڑھائی ارب روپے لگ چکے ہیں یہ بہت بڑی رقم ہے اور یہ اچھی چیز ہے لیکن سوال یہ ہے کہ یہ پیسا کس نے لگایا ہے؟ یہ جن کے ساتھ شیئرنگ تھی انہوں نے پیسا لگا دیا ہے تو پھر گورنمنٹ نے اس پر کوئی پیسا نہیں لگایا اور اس سال بھی آپ نے اس کے لئے کوئی پیسے نہیں رکھے تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اتنا پیسا لگانے کے بعد اس کے لئے آپ نے ایک ملین روپے رکھے ہیں تو یہ چیز تھوڑی doubtful کرتی ہے کہ اگر اس پر 2.5-ارب روپے لگ چکے ہیں جو کہ ایک question ہے تو اس سال آپ نے اس کے لئے صرف ایک ملین یعنی 10 لاکھ روپے رکھے ہیں تو آپ کو چاہئے کہ اس کو مکمل کریں۔

جناب سپیکر! سیالکوٹ ہسپتال جو کہ ایک نیا ہسپتال بننا تھا وہ سکیم پچھلے سال بھی غائب کر دی گئی تھی اور اس سال بھی وہ سکیم موجود نہیں ہے لہٰذا سیالکوٹ کو کوئی ہسپتال نہیں دیا جا رہا۔ ساہیوال ہسپتال کی upgradation ہمارے دور کا پراجیکٹ تھا 5-ارب اور 54 کروڑ روپے کا یہ پراجیکٹ ہے اور آپ اس سال اس پراجیکٹ کے لئے 90 کروڑ روپے دے رہے ہیں میری آپ سے صرف یہ request ہے کہ اس کو مکمل کریں اور اس کے لئے آپ پورا fund release کریں۔ یہ ہمارے دور میں ہسپتال بنایا گیا تھا جس میں سی ٹی سکین اور High Performance Work System مکمل ہو چکا تھا وہاں پر ہم نے نیا میڈیکل کالج بنایا ہے تو اس کو بھی پیسے دے کر مکمل کر لیں۔

جناب سپیکر! لاہور میں سر گنگارام مدر اینڈ چائلڈ بلاک پر بہتر کام ہو رہا ہے لیکن 7-ارب روپے کے اس پراجیکٹ کے لئے آپ نے 900 ملین روپے کا اعلان کیا ہے اور اس پر مزید 5-ارب روپے لگنے ہیں تو اس کا بھی 5،7، اور 8 سال سے پہلے projection figures کے

مطابق بنا ممکن نہیں ہے۔ جب ہسپتال مکمل ہونے میں پانچ پانچ، سات سات، اور آٹھ آٹھ سال لگیں گے تو اس کے ساتھ یہ کہنا کہ ہم بہت اچھا کام کر رہے ہیں تو یہ بہر حال ایک سوالیہ نشان ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح ملتان DHQ ہسپتال بن رہا ہے اور یہ 1669 ملین روپے کا پراجیکٹ ہے اس پراجیکٹ کی جو calculation ہے اس میں 38 کروڑ روپے کا فرق ہے۔ آپ اس کو calculate کر لیں اس کی جو ٹوٹل لاگت ہے اور اس پر جو پیسے لگ چکے ہیں جو اس سال release ہو رہے ہیں ان سب کو اگر ٹوٹل کر لیں تو 38 کروڑ روپے مزید چاہئیں لیکن اگلے سالوں میں projection میں زیرو زیرو ہے۔ میں ملتان کے لئے یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ ملتان کا یہ جو کیمپس ہے جہاں پر یہ ہسپتال بن رہا ہے وہاں ہم نے کڈنی انسٹیٹیوٹ مکمل کیا تھا۔ ہم نے وہاں پر ڈرگ ٹیسٹ لیب اور بلڈ بنک بنایا تھا اور vaccination کے لئے UNICEF کے تعاون سے cold storage بنائی تھی۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ نے نشتر ٹو ملتان شروع کیا ہمیں اللہ تعالیٰ نے ملتان میں کام کرنے کا موقع دیا۔ آپ نے بھی وہاں پر ایک کارڈیک انسٹیٹیوٹ بنایا تھا۔ وہاں ہم نے کڈنی انسٹیٹیوٹ مکمل کیا اور ڈرگ ٹیسٹ لیب اور Regional Breast Cancer کا بھی میں نے بتا دیا ہے، ہم نے وہاں پر شہباز شریف ہسپتال بنایا، ہم نے وہاں پر ایم آر آئی مشین دی، ہم نے وہاں پر 150 بیڈ پر مشتمل چلڈرن ٹاور بنایا اور برن یونٹ کو مکمل کیا۔ میری گزارش ہے کہ یہ 8۔ارب 84 کروڑ روپے ٹوٹل لاگت کا ہسپتال ہے پچھلے سال کے مطابق جو کہ آپ کے figures بتا رہے ہیں اس کو 4۔ارب روپے سے زائد پیسے دیئے ہیں۔ اب اس میں میرا doubt کیا ہے کہ اگر آپ نے اس کے لئے 4۔ارب روپے دیئے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے اس سال آپ نے اس ہسپتال کے لئے پھر 30 کروڑ روپے رکھ دیئے ہیں۔ بات یہ ہے کہ ایک ہسپتال کو آپ پہلے کیوں مکمل نہیں کرتے۔ اگر ہم دیکھیں 30 کروڑ روپے کے حساب سے تو پھر یہ نشتر ٹو ملتان ہسپتال کو تو کئی سال لگ جائیں گے تو اس کو بھی فنڈز دے کے آپ مکمل کریں۔ ملتان میں مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال 200 بیڈز پر مشتمل ہے۔ غلہ گودام 4 ارب 37 کروڑ روپے کا یہ پراجیکٹ ہے پچھلے سال اس پراجیکٹ کے لئے آپ نے 21 کروڑ روپے رکھے تھے جبکہ موجودہ سال آپ نے اس کے لئے 30 کروڑ روپے رکھے ہیں تو یہ بھی آپ کی calculation کے مطابق 12 سے 14 سال تک انشاء اللہ مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر !ڈیرہ غازی خان جناب عثمان احمد خان بُزدار کا اپنا شہر ہے وہاں ہم نے الحمدللہ نیا میڈیکل کالج بنایا تھا اور اس کو PMDC سے رجسٹرڈ بھی کروایا تھا۔ ہم نے یہاں پر صحت کارڈ بھی بانٹے تھے۔ فورٹ منرو میں نیچے جو تحصیل ہے اس میں نیا تحصیل ہسپتال بنایا تھا اور پرانے ہسپتال کو renovate کیا تھا اس کا پراجیکٹ کافی عرصے سے چل رہا ہے یہ 5۔ارب روپے سے زائد کا پراجیکٹ ہے، خدا کا نام ہے اس پراجیکٹ کو مکمل کر دیں۔ آپ نے اس پراجیکٹ کے لئے ایک ارب روپے رکھے ہیں تو اس fund کو آپ release کر کے اس ہسپتال کو مکمل کریں کیونکہ یہاں پر مریض بلوچستان بھی آتے ہیں۔ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کو چیف منسٹر صاحب نے خود شروع کیا تھا یہ ان کے والد مرحوم کے نام پر ہے وہ ہمارے ساتھی تھے اور بھلے آدمی تھے۔ یہ بھی 4 ارب روپے کا پراجیکٹ ہے۔ پچھلے سال آپ نے وعدہ کیا تھا کہ ہم اس کے لئے ایک ارب روپے دیں گے لیکن آپ نے 45 کروڑ روپے دیئے۔ اس سال پھر آپ نے ایک ارب روپے کا وعدہ کیا ابھی بھی یہ ہسپتال مکمل ہونے میں کئی سال لگیں گے۔

جناب سپیکر !میں وزیر اعلیٰ صاحب کے اپنے شہر ڈیرہ غازی خان کی بات کر رہا ہوں وہاں مدر اینڈ چائلڈ ٹیچنگ ہسپتال کے لئے 3۔ارب 64 کروڑ رکھے ہیں۔ پچھلے سال آپ نے projection میں کہا تھا کہ ہم اس کو ڈیڑھ ارب روپے دیں گے جبکہ اس کو 30 کروڑ روپے دیئے گئے ہیں تو یہ ہسپتال بھی 6، 7 اور 8 سال میں مکمل ہو گا۔ رحیم یار خان وزیر خزانہ کا اپنا شہر ہے انہوں نے یہاں پر ایک بہت اچھی سکیم شروع کی ہے یہ 6۔ارب روپے کی سکیم ہے لیکن اسے revise کیا گیا ہے اور اب یہ سکیم 6۔ارب، 82 کروڑ روپے کی ہو گئی ہے۔اعداد و شمار کے مطابق آپ نے اسے 2۔ ارب، 50 کروڑ روپیہ دیا ہے یہ بھی تھوڑا سا doubtful ہے میں بتاتا ہوں کہ doubtful کیوں ہے ؟اس لئے doubtful کہ اگر آپ نے اسے پچھلے سال 2۔ارب، 50 کروڑ روپیہ دیا ہے تو پھر اس سال اسے صرف 100 ملین روپے کیوں دے رہے ہیں ؟یعنی ایک پراجیکٹ پر ایک سال تو 2۔ارب، 50 کروڑ روپے لگاتے ہیں اور اگلے سال اس پر 10 کروڑ روپیہ لگا دیتے ہیں، تو 6۔ارب 82، کروڑ روپے کی سکیم کو 10 کروڑ روپے دینا کیا معنی رکھتا ہے۔یہ آپ کا اپنا شہر ہے اسے تو proper funding کریں، یہ ایک question mark ہے اس کی وضاحت ڈاکٹر صاحبہ دیں یا پھر وزیر خزانہ دیں کہ 2۔ارب، 50 کروڑ روپیہ لگا ہے اور یہ figures ٹھیک ہیں۔

جناب سپیکر! Establishment of Hepatitis Clinics & GI پاکستان میں ٹیچنگ ہسپتال ہیپاٹائٹس کی ٹریٹمنٹ کے لئے اپنی Specialized Healthcare services مہیا کرتے ہیں۔ یہ 3۔ ارب، 52 کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے اس پر 36 کروڑ روپیہ لگ چکا ہے، اس میں اتنی خطیر رقم رکھ دی ہے۔ میں آپ کو بتا نہیں سکتا کہ پورے پنجاب کے تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کلینکس اور GI ڈیپارٹمنٹس کے لئے 1 کروڑ، 90 لاکھ روپے ہیں یہ تو ایک وارڈ کے لئے بھی کم ہیں، مہربانی کر کے انہیں revise کریں۔

جناب سپیکر! جب PKLI کے لئے قانون سازی ہو رہی تھی تو اس وقت میں نے گزارشات کی تھیں میں آج بھی ان پر قائم ہوں کہ شہباز صاحب نے دن رات محنت کر کے اس پراجیکٹ کا فیز-1 مکمل کیا تھا لیکن ابھی تین سال گزرنے کے باوجود فیز-I کا بقایا کام ہو رہا ہے اور فیز-II شروع ہی نہیں کیا گیا۔ ہمارے دور میں جو عمارت بنی تھی وہ ساری چیزیں وہیں کھڑی ہیں، اب انہوں نے ڈاکٹر فیصل ڈار کو ڈین بنایا ہے یہ اچھا کام کیا ہے لیکن انہیں پہلے لانا چاہئے تھا۔ پہلے سعید اختر صاحب کو فارغ کر دیا گیا۔ میں اور سعید اختر صاحب سابق چیف جسٹس کی عدالت میں ملزموں کی حیثیت میں پیش ہوتے تھے۔ اللہ جانے ان کا کیا issue تھا میری سمجھ سے باہر ہے لیکن PKLI کے لئے وہ کوئی بہتر نہیں ہوا۔ تمام اضلاع میں PKLI کے جتنے بھی کلینکس تھے چونکہ ہم ضلع کی سطح پر جا رہے تھے، ریسرچ سنٹر تھا، curative کام ہونا تھا اور وہاں preventive کام بھی ہونا تھا۔ میری گزارش ہے کہ خدا کا نام لے کر funding کریں اور PKLI کا فیز-II مکمل کریں۔ آپ نے اس سال اس پراجیکٹ کے لئے 2۔ارب روپیہ رکھا ہے یہ کم ہے چونکہ فیز-II بھی کم از کم 15/20۔ارب روپے کا ہے، یہاں میڈیکل کالج بننا ہے، پورے ملک سے لوگوں کے liver transplant ہونے ہیں، پورے ملک کے کلینکس کو feed کرنا ہے اس وقت یہی پروگرام تھا کہ یہ پنجاب کے علاوہ باقی شہروں کو بھی feed کرے گا۔

جناب سپیکر! اب میں طیب اردگان ہسپتال مظفر گڑھ کے حوالے سے بات کروں گا۔ مظفر گڑھ ہمارا ایک بڑا اہم شہر ہے، remote areas ہیں وہاں پر ہم نے 410 بیڈز پر مشتمل طیب اردگان ہسپتال بنایا تھا۔ ہم نے اپنے دور میں اس کا فیز-I مکمل کر دیا تھا وہاں بلوچستان سے لوگ آتے ہیں وہاں پر artificial limbs کا بھی کام ہو رہا ہے، وہاں پر میڈیکل کالج بننا تھا، نرسنگ کالج

بنا تھا، فیز-II شروع ہونا تھا لیکن تین سالوں میں کچھ بھی شروع نہیں ہو سکا- وزیر اعلیٰ صاحب کا Stunting Reduction Program for South Punjab ہے اس کے شہر سن لیں بہاولنگر، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، خانیوال، لیہ، لودھراں، ملتان، مظفر گڑھ، رحیم یار خان، راجن پور اور وہاڑی شامل ہیں، یہ بہت اچھا کام ہے لیکن جب میں اس پراجیکٹ کو آگے پڑھتا ہوں جو 9۔ارب روپے کا ہے اس کے لئے آپ نے پچھلے سال وعدہ کیا تھا کہ 3۔ارب روپے دیں گے لیکن آپ نے صرف 50 کروڑ روپیہ دیا ہے- 9۔ارب روپے کا Stunting Reduction Program ہے جنوبی پنجاب کے ان تمام اضلاع کے لئے آپ جو پیسے دے رہے ہیں وہ انتہائی کم ہیں، 9۔ارب روپے کے مقابلے میں 50 کروڑ روپے کا مطلب ہے کہ آپ کا یہ پراجیکٹ پندرہ سے اٹھارہ سال میں مکمل ہو گا۔

جناب سپیکر! ہم نے اپنے دور میں لاہور میں پنجاب ایگریکلچر ڈرگ فوڈ لیب شروع کی تھی اور شہباز صاحب کا یہ vision اور خواہش تھی کہ ایگریکلچر، ڈرگ اور فوڈ میں فرانزک لیب کی طرح کی لیب ہو اور یہ اسی level کی لیب بن رہی تھی یہ 6۔ارب روپے سے زائد کا پراجیکٹ تھا اس پر 4۔ارب، 60 کروڑ روپیہ لگ چکا ہے لیکن اس سال آپ نے اس کے لئے صرف 50 کروڑ روپیہ دیا ہے۔ قصور یہ ہے کہ یہ پراجیکٹ شہباز صاحب کے دور میں شروع ہوا تھا- پراجیکٹ کسی کی ذات کا نہیں ہوتا کوئی بناتا ہے تو اس کا credit اسے ضرور ملتا ہے لیکن پراجیکٹ گورنمنٹ کا ہوتا ہے پبلک کا ہوتا ہے اس لئے اسے funding کر کے مکمل کریں لیکن جس طرح آپ کر رہے ہیں اس سے تو یہ پراجیکٹ کئی سال تک مکمل ہوتا نظر نہیں آتا۔

جناب سپیکر! مخدوم صاحب نے بجٹ تقریر میں ذکر کیا کہ ہم اٹک میں Mother and Child Hospital بنا رہے ہیں بہت اچھی بات ہے بالکل بننا چاہئے -اٹک میں 200 بیڈز پر مشتمل Mother and Child Hospital، 2۔ارب، 66 کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے لیکن آپ اس کو کتنے پیسے دے رہے ہیں؟ صرف ایک کروڑ روپیہ دے رہے ہیں- آپ تقریر میں کہتے ہیں کہ ہم نے اٹک میں Mother and Child Hospital بنا دیا ہے یہ آپ کی approved سکیم ہے لیکن اس کے لئے آپ صرف ایک کروڑ روپیہ دے رہے ہیں - اگر آپ نے کوئی block allocation رکھی ہوئی ہے تو وہ کون سی ہے؟ آپ دونوں طرف کے معزز اراکین

کو بتائیں کہ block allocation کے پیسے کہاں رکھے ہیں؟ اگر آپ نے اس ہسپتال کے لئے ایک کروڑ روپیہ رکھا ہے تو پھر یہ پراجیکٹ تو 266 سالوں میں بنے گا۔

خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

جناب سپیکر! یہ مخدوم صاحب کی تقاریر ہیں ان کے flagship پروگرام ہیں جو میں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ میانوالی جناب عمران خان کا حلقہ ہے وہاں پر تو کام کرنا ہے وہاں پر تو ہم نے فنڈز دینے ہیں باقی کا اللہ مالک ہے۔ یہاں پر Mother and Child Nursing College کا پراجیکٹ 4۔ ارب، 78 کروڑ روپے کا ہے اس میں آپ نے 3۔ ارب روپے کا وعدہ کیا تھا آپ کی پچھلے سال کی projection، 3۔ارب روپے کی تھی لیکن آپ نے اپنے قائد کے حلقے میں ایک ارب روپیہ دیا ہے۔ الحمدللہ یہ پراجیکٹ بھی کئی سال لیٹ ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم چکوال میں ہسپتال بنا رہے ہیں، چکوال کا ہسپتال 3 ارب، 88 کروڑ روپے کا ہے، حافظ آباد کا ہسپتال 4۔ ارب روپے سے زائد کا ہے لیکن آپ نے ان کے لئے صرف ایک ایک کروڑ روپیہ رکھا ہے۔ تو یہ ہسپتال بھی 388 سال اور حافظ آباد کا ہسپتال 414 سالوں میں مکمل ہو گا۔ آپ کے بجٹ کی یہ صورتحال ہے لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اور ہم نے گھبرانا نہیں ہے، ہم نے بالکل نہیں گھبرانا کوئی بات نہیں ہے، ہم نہیں، ہمارے بچے نہیں بلکہ ممکن ہے ان کی آنے والی نسلیں یہ پراجیکٹ دیکھ سکیں۔

جناب سپیکر! راجن پور میں 200 بیڈز پر مشتمل Mother and Child Hospital ہے، میانوالی میں تو نرسنگ کالج کی سکیم رہنے دی چونکہ وہ خان صاحب کا حلقہ ہے لیکن راجن پور کی کوئی بات نہیں ہے وہاں پر 5 ارب، 20 کروڑ روپے کا پراجیکٹ announce کیا جسے revise کر کے 3 ارب، 66 کروڑ روپے کا کر دیا اور اس میں نرسنگ کالج ختم کر دیا۔ یعنی راجن پور میں نرسز بچیاں جو راجن پور کی رہنے والی بچیاں انہیں روزگار نہیں دینا اور ان کی skill development نہیں کرنی، نرسنگ بھی ایک skill development ہے۔ آپ کا طریق کار یہ ہے کہ میانوالی میں تو آپ نے نرسنگ کالج رکھنا ہے لیکن راجن پور میں ختم کرنا ہے۔ اب جب اسے revise کر کے 3۔ ارب، 66 کروڑ کا پراجیکٹ کیا تو پچھلے سال آپ کی projection تھی کہ

اسے 2-ارب روپیہ دیں گے لیکن آپ نے صرف ایک کروڑ روپیہ دیا ہے، ہم نے تو ایک کروڑ کا ہندسہ پکڑ لیا ہوا ہے۔2.5-ارب روپے کا پراجیکٹ ہے یا 4-ارب روپے کا پراجیکٹ ہے لیکن اسے دینا صرف ایک کروڑ روپیہ ہے۔ اگر آپ نے اس کو block allocation میں سے دینا ہے تو پھر اسمبلی میں بتائیں، تمام ایم پی ایز چاہے وہ تحریک انصاف سے تعلق رکھتے ہیں، مسلم لیگ (ق) کے ہیں، مسلم لیگ (ن) کے ہیں، پیپلز پارٹی کے ہیں یا آزاد ہیں یہ ان کا right ہے کہ آپ block allocation کو بجٹ بک میں لائیں کہ ہم نے یہ پیسے رکھے ہیں۔

جناب سپیکر! آگے دو سکیمز ہیں ایک وزیر اعظم صاحب کا health initiative اور وزیر اعلیٰ صاحب کا بلاک ہے، 88 کروڑ وزیر اعظم کے لئے تجویز کیا گیا ہے اور 50 کروڑ وزیر اعلیٰ صاحب کے لئے ہے۔ میری تجویز ہے کہ یہ دونوں پیسے لیہ، بہاولنگر، ڈیرہ غازی خان کے پراجیکٹس میں دینے چاہئیں۔ آپ بھکر میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو upgrade کر رہے ہیں یہ 80 کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے لیکن آپ نے اسے 7 کروڑ روپے دیئے ہیں اور یہ ابھی release نہیں ہوئے یہ دس دس بارہ بارہ سال کے پروگرام ہیں۔ گجرات میں لکھن وال یونین کونسل تحصیل گجرات میں 100 بیڈز پر مشتمل نیا ہسپتال بن رہا ہے یہ ایک ارب 40 کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے لیکن اس کے لئے صرف 7 کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے یہ بھی الحمدللہ 20/15 سالہ پروگرام ہے۔

جناب سپیکر! سول سیکرٹریٹ ملتان کی بڑی بات کی گئی ہے میرا خیال ہے کہ میں اس پر کچھ بات کر لوں کہ Research and Development of South Punjab میں Establishment of Health Information and Service Delivery یہ 55 کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے لیکن اس کے لئے صرف 2 کروڑ روپے رکھے ہیں یعنی آپ نے جنوبی پنجاب سول سیکرٹریٹ کے لئے صرف 2 کروڑ روپے رکھے ہیں ہے جس سے آپ نے اپنے سسٹم کو upgrade کرنا ہے۔ ماشاء اللہ یہ بھی 28/25 سالہ پروگرام ہے، آپ نے چکوال میں ہسپتال announce کیا آپ کی بجٹ تقریر میں یہ لکھا ہوا ہے کہ سکیم ابھی تک unapproved ہے یہ سکیم 3-ارب، 88 کروڑ روپے کی ہے لیکن آپ نے اس سال اس کے لئے صرف ایک کروڑ روپیہ رکھا ہے۔ یہ آپ کی بجٹ بک بتا رہی ہے یہ میرے figures نہیں ہیں بلکہ یہ سرکاری figures ہیں جو آپ کی بجٹ بک بتا رہی ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے کہا کہ ہم نے ہیپاٹائٹس، ٹی بی اور ایڈز پروگرام کے لئے 11- ارب روپیہ رکھا ہے۔ یہ صرف اس سال کے لئے نہیں رکھا بلکہ یہ تو کئی سالوں کا پراجیکٹ ہے اس سال کے لئے تو آپ نے ہیپاٹائٹس کے لئے 80 کروڑ روپیہ تجویز کیا ہے، ٹی بی کے لئے صرف 10 کروڑ روپیہ اور ایڈز کے لئے صرف 40 کروڑ روپیہ رکھا ہے یہ تقریباً سوا ارب روپیہ رکھا گیا ہے 11- ارب روپے نہیں ہیں بلکہ 11- ارب روپے تو کئی سالوں کے پراجیکٹ کے لئے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر آپ بجٹ بک پڑھیں تو ایک لمبی لسٹ ہے اور سینکڑوں ایسی سکیمیز ہیں جو unapproved ہیں کہا کچھ گیا ہے اور کیا کچھ گیا ہے۔ میں آخر میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا اس وقت جو Health Delivery System کی صورتحال ہے، میں پروفیسر صاحبہ کو acknowledge کروں گا اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ دے وہ ایک بڑی آزمائش سے گزری ہیں اس کے باوجود وہ بہت محنت کر رہی ہیں لیکن یہ بات کسی کی انفرادی نہیں بلکہ گورنمنٹ کی بات ہو رہی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے MTI Act سے اختلاف کیا تھا اور میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو فیلڈ کے سیاستدان ہوتے ہیں چاہے وہ کسی بھی جماعت سے ہوں ان کو لوگوں کے درد کا احساس ہوتا ہے لیکن امریکہ میں بیٹھ کر کوئی پروفیسر صاحب چاہے وہ عمران خان صاحب کے کزن ہوں وہ ساری PMDC/PMC، خیبر پختونخوا، پنجاب اور وفاق کے ہیلتھ سسٹم کو کنٹرول کرنے کی کوشش کریں تو یہ افسوسناک ہے۔ وہ Pulmonologist ہیں۔ مجھے خوشی ہوتی اگر وہ کورونا میں پاکستان آتے اور لوگوں کی مدد کرتے۔ وہ ویڈیو لنک کے ذریعے کئی سال سے میٹنگ کر رہے ہیں اور احکامات ان کے ہی چل رہے ہیں۔ پی۔ ایم۔ ڈی۔ سی کو پی۔ ایم۔ سی میں تبدیل کیا گیا اور اس کی وجہ سے میڈیکل کی seats کم ہونا شروع ہو گئیں۔ ہمارے overseas کے ڈاکٹرز پریشان ہیں۔ اسی طرح FCPS کی سیٹیں کم کر دی گئی ہیں۔ NLE پر بہت سے سوالات اُٹھ رہے ہیں۔ میڈیکل کالجوں کے بچے یہ پوچھتے ہیں کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج، علامہ اقبال میڈیکل کالج اور داؤد میڈیکل یونیورسٹی کراچی سے 97/95 فیصد aggregate لینے والے طالب علموں کا مقابلہ پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کے طالب علموں سے کیسے کیا جا سکتا ہے جو کہ 65/60 فیصد aggregate لیتے ہیں؟ میری گزارش ہے کہ شعبہ صحت کے حوالے سے سیاسی لوگ اپنے فیصلے کریں اور جو سیاسی لوگ نہیں ہیں وہ خُدا کے لئے ہمارے شعبہ صحت کو تباہ و برباد نہ کریں۔ کیا خیبر پختونخوا میں آپ کا نیا لیور ٹرانسپلانٹ پروگرام شروع ہو گیا ہے، کیا نئے

ہسپتال بن گئے ہیں، کیا آپ نے bone marrow شروع کر دیا ہے، کیا Congenital Heart Disease کا کام شروع ہو گیا ہے، کیا نئے چلڈرن ہسپتال بن گئے اور کیا نئے cardiac hospital بن گئے ہیں؟ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تو خدارا اپنی پالیسیوں کو review کریں۔

جناب سپیکر! میں خاص طور پر تھیلیسیمیا پراونشل پروگرام کے حوالے سے بات کروں گا کہ اس کی حالت بہت خراب ہے۔ یہ پروگرام آپ کے دور حکومت میں شروع کیا گیا تھا اور پاکستان مسلم لیگ(ن) کے دور حکومت میں ہم اس کو ہر ضلع اور تحصیل کی سطح تک لے گئے تھے۔ اب اس پروگرام سے وابستہ ملازمین کو کئی کئی مہینے تنخواہیں نہیں ملتیں۔ یہ پروگرام بالکل بند ہونے کے قریب ہے۔ میری محترمہ وزیر صحت سے گزارش ہے کہ آپ اس حوالے سے ہونے والی meetings کی سربراہی خود کیا کریں۔ اسی طرح ڈاکٹروں میں بے روزگاری پھیل رہی ہے۔ غالباً کچھ عرصہ قبل ان کی نوکری کے حوالے سے پابندی لگائی گئی تھی۔ جب کہیں پر ڈاکٹر کی کوئی اسامی مشتہر ہوتی ہے تو وہاں پر سینکڑوں ڈاکٹرز apply کرتے ہیں۔ میں اپنی گفتگو کا اختتام فیض احمد فیض کے کچھ خوبصورت شعروں سے ختم کروں گا۔

فیض احمد فیض نے کہا ہے کہ:

داغ داغ اُجالا یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں
یہ وہ سحر تو نہیں جس کی آرزو لے کر
چلے تھے یار کہ مل جائے گی کہیں نہ کہیں
فلک کے دشت میں تاروں کی آخری منزل
کہیں تو ہو گا شبِ سُست موج کا ساحل
کہیں تو جا کے رُکے گا سفینۂ غمِ دل
ابھی گرانی شب میں کمی نہیں آئی
نجات دیدہ و دل کی گھڑی نہیں آئی
چلے چلو کہ وہ منزل ابھی نہیں آئی

بہت شکریہ

Deleted: یہ دا

جناب سپیکر: اب سید عثمان محمود بات کریں گے۔ ان کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے شعبہ صحت کے بجٹ جیسے اہم موضوع کی کٹ موشن پر مجھے اپنی بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں یہ بات پورے وثوق سے کہنی چاہتا ہوں کہ معزز وزیر صحت صاحبہ واقعی انتہائی capable اور تجربہ کار انسان ہیں۔ ہم قطعی طور پر تنقید برائے تنقید کے حامی نہیں ہیں مگر تنقید برائے اصلاح ہی وہ مقصد ہے جس کے لئے ہم سب معزز ممبران اس ایوان میں موجود ہیں۔ اگر ہماری تجاویز سے حکومتی پالیسی اور کارکردگی میں کوئی بہتری آسکتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران اور ہمارے دوستوں کو ان تجاویز کو seriously entertain کرنا چاہئے اور اپنی پالیسی کا حصہ بنانا چاہئے۔

جناب سپیکر! اگر ہم موجودہ حکومت کے پچھلے تین سالوں کے شعبہ صحت کے budgets اور اس میں کئے گئے وعدوں کا جائزہ لیں تو بڑی مایوسی ہوتی ہے۔ سال 20-2019 کے بجٹ میں ہمیں بتایا گیا تھا کہ شعبہ صحت کے لئے 297۔ ارب روپے کا بجٹ رکھا جائے گا اور اس سے 9 نئے ہسپتال تعمیر کئے جائیں گے اور ان میں سے 6 نئے ہسپتال جنوبی پنجاب میں بنائے جائیں گے۔ اس میں موصوف منسٹر فنانس کا flagship project یہ تھا کہ رحیم یار خان کے شیخ زید ہسپتال II- کے لئے خصوصی طور پر funds مختص کئے جائیں گے۔ اس ہسپتال کو پچھلے دس سال میں بھی محروم رکھا گیا تھا۔ خواجہ سلمان رفیق اور وزیر خزانہ کے درمیان آپس میں ping-pong کی طرح debate ہو رہی تھی۔ میرا جھگڑا اس موجودہ حکومت سے ہے اور صوبہ پنجاب میں پچھلے دس سال تک جو حکومت برسراقتدار رہی ہے اس سے بھی میرا جھگڑا رہا تھا کیونکہ میرا ضلع رحیم یار خان ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کی سہولت سے محروم ہے۔ پچھلے 16 سال سے بھرتی ہونے والے Punjab Rural Support Programme(PRSP) اور National Rural Support Programme(NRSP) کے ملازمین کو آج تک regular نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! آپ نے Punjab Health Facilities Management Company(PHFMC) کے نام سے ایک ادارہ بنایا تھا۔ اس میں ہمارے بہت قابل

بچے جو graduation کر کے آئے تھے انہوں نے رضاکارانہ طور پر اس ادارے میں کام کرنے کے لئے کہا تھا۔۔۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ ہمارا خطہ اور ہمارا ضلع سابقہ حکومت کے پچھلے دس سال اور اس موجودہ حکومت کے تین سال تک ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کی سہولت سے محروم رہا ہے۔ موصوف وزیر خزانہ نے اپنی پہلی بجٹ تقریر میں کہا تھا کہ ہم شیخ زید ہسپتال۔II کا flagship پراجیکٹ مکمل کرنے جا رہے ہیں جو کہ پانچ سو beds کا ہسپتال ہو گا۔ آج تین سال گزرنے کے بعد بھی اس کی ایک اینٹ تک نہیں رکھی گئی۔

جناب سپیکر! اسی طرح میں PHFMC اور Punjab Rural Health Employees Association (PRHEA) کے حوالے سے بات کروں گا۔ یہ وہ ادارے ہیں جو کہ آپ کے دور حکومت میں فعال ہوئے تھے۔ اس میں ہمارے پیرامیڈیکس، میڈیکل آفیسرز، نرسوں اور شعبہ صحت سے تعلق رکھنے والے بچوں نے رضاکارانہ طور پر اس صوبے کی خدمت کی خاطر اپنے آپ کو enrolled کیا تھا مگر ہم نے ان کو کیا صلہ دیا کہ آج 16 سال گزرنے کے بعد بھی جبکہ انہوں نے 14 مختلف اضلاع میں خدمات سر انجام دی ہیں تو اس کے باوجود آج تک ان کا service structure نہیں بن سکا۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (نوابزادہ وسیم خان بادوزئی) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، سید عثمان محمود اپنی بات جاری رکھیں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! موجودہ بجٹ میں ہمیں بتایا گیا کہ پچھلے مالی سال میں صحت کا بجٹ 284 ارب روپے تھا اب اُس کو ریکارڈ سطح پر بڑھا کر 370۔ارب روپے کر دیا گیا ہے اور مجھے اس بات کا بھی ادراک ہوا کہ وزیر صحت صاحبہ کی execution of funds 94 فیصد سے زیادہ تھی مگر پھر بھی مجھے اس بات پر حیرانی ہے کہ اتنا بجٹ ہونے کے باوجود اور 94 فیصد بجٹ خرچ ہونے کے باوجود 94 lifesaving drugs کی prices میں دو سو سے تین سو فیصد اضافہ کیوں کیا گیا؟

مثال کے طور پر DAWN News میں 2-اکتوبر 2020 میں ایک خبر شائع ہوئی جس میں چند ادویات کا ذکر کیا گیا مثلاً Doxycycline کی قیمت 233 روپے سے بڑھا کر 400 روپے کر دی گئی اور یہ antibiotic medicine ہے جو infections سے لڑنے کے کام آتی ہے۔ اسی طرح Cephradine ایک antibiotic اور خصوصی طور پر bacterial infection fight کرنے کے لئے ہے اُس کی قیمت 58 روپے سے 115 روپے کر دی گئی۔ ایک وقت ایسا تھا کہ ایمر جنسی میں مفت ادویات دی جاتی تھیں اور آج وہ facility بھی واپس لے لی گئی ہے تو میں آپ کے توسط سے محترمہ وزیر صحت سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ ensure کریں کہ ہمارے لوگوں کو emergency facilities میں لے جایا جاتا ہے تو اُنہیں basic lifesaving medicines should be given to them free of cost. خاص طور پر Cancer and Diabetes کی ادویات کی مفت فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے Universal Health Coverage کی شروعات کی تھی اور آپ کی حکومت اُس کو ایک step آگے لے کر گئی لیکن مجھے اس میں بہت serious irregularities کا ادراک بھی ہے۔ آپ نے تو بحیثیت حکومت اپنی پالیسی دے دی اور فنڈز بھی مختص کر دیئے مگر You are not the vendor; you are not the sponsor. تو اس میں یہ بات ensure کرنے کی ضرورت ہے کہ پرائیویٹ ہسپتال اس رقم کو misuse نہ کریں۔ میں محترمہ وزیر صحت سے گزارش کروں گا کہ اس کے rules and procedures اس قسم کے بنائے جائیں کہ پرائیویٹ ہسپتال اس بات کی نفی نہ کریں اور ہمارے غریب، غرباء، مائیں، بہنیں، بچے اور بزرگ اس Universal Health Coverage سے properly مستفید ہو سکیں۔

جناب چیئرمین! میں ایک اور بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں میں اور آپ اُس کمیٹی کا حصہ ہیں۔ میں اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام معزز اراکین کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ آج ایک بہت بڑا کام ہوا ہے کہ Rescue 1122 ایک پورا محکمہ بن چکا ہے اور اُس کا credit اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام اراکین کو جاتا ہے today Rescue1122, which is globally and internationally acclaimed department. جس کی خدمات کو پورے ملک بلکہ پوری دنیا میں appreciate کیا جاتا ہے خواہ وہ fire emergencies ہوں یا

میں کسی میت pandemic جیسے COVID ہوں اور ہم نے دیکھا کہ health emergencies کے لواحقین اور گھر کے افراد اُس کو دفنانے کے لئے اتنے گھبرائے ہوئے اور اتنے پریشان تھے تو Rescue1122 کے ورکرز نے اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر جس قسم کی خدمات انجام دیں I believe they deserve for standing ovation. تو میں اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ وہ Rescue1122 کو ایک فعال محکمہ بنانے کے لئے اپنی تمام خدمات اور اپنے تمام resources اس ہاؤس کو مہیا کریں اور جناب سپیکر نے چونکہ 2004 میں اس کام کا خود initiative لیا تھا اور انہوں نے آج بھی اس محکمہ کو بنانے کے لئے initiative and sort of seriousness that he showed جو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا سہرا ابھی جناب سپیکر کے سر جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! اپنی بات کے اختتام پر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ صحت، تعلیم، سیوریج اور پینے کا صاف پانی، یہ چند ایسے شعبے ہیں جنہیں across the board ہونا چاہیے۔ میں یہ بات on the floor of the House record کرانا چاہتا ہوں کہ پچھلے سال صاف پانی کے منصوبے کے لئے 8۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی تھی لیکن اس معزز ایوان کے حزب اختلاف کے کسی معزز ممبر کے حلقے میں پینے کے صاف پانی کا ایک پلانٹ بھی نہیں لگایا گیا۔ میں محترمہ وزیر صحت اور اپنے انتہائی قابل احترام بھائی میاں محمد اسلم اقبال سے بھی گزارش کروں گا کہ آپ صحت، تعلیم، پینے کے صاف پانی اور سیوریج کے حوالے سے جو بھی پالیسی بنائیں اُس میں آپ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا فرق نہ رکھیں کیونکہ ہمارے حلقے میں رہنے والے بھی اُتنے ہی پاکستانی ہیں، پنجاب کے اُتنے ہی شہری ہیں، اُتنے ہی tax payers ہیں اور پاکستان سے محبت کرنے والے اُتنے ہی پاکستانی شہری ہیں جتنے حزب اقتدار کے حلقوں میں رہنے والے لوگ ہیں۔ ان چند محکمہ جات کے لئے جو بھی پالیسی بنائی جائے وہ across the board ہو اور سب کو unanimously ساتھ لے کر چلیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب مظفر علی شیخ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! آپ صرف مرد ممبران کو موقع دے رہے ہیں اور خواتین ممبران کو بات کرنے کا موقع نہیں دے رہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ تشریف رکھیں اُن کا بھی نام ہے۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! میں اپنا وقت خواجہ عمران نذیر کو دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ خواجہ عمران نذیر!

خواجہ عمران نذیر: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریمO امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ کی بڑی مہربانی ہے کہ آپ نے آج ایک سال کے بعد مجھے بات کرنے کا موقع دیا کیونکہ پچھلے سال مجھے کوئی ساڑھے چار منٹ ملے تھے اور آج ایک سال کے بعد پھر مجھے اس ہاؤس میں بات کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میں جناب سپیکر کو مبارکباد دینا چاہتا تھا لیکن وہ اب ہاؤس سے چلے گئے ہیں میں اُنہیں اس بات پر مبارک باد نہیں دینا چاہتا تھا کہ ہم لوگ نئی اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں اور باہر عوام مہنگائی سے مر رہی ہے۔ میں جناب سپیکر کو اس بات پر مبارکباد دینا چاہتا تھا کہ ہمارے پاس مسجد نہیں تھی اور میں یہ بات بہانگ دہل کروں گا کہ جناب سپیکر کو یہ credit جاتا ہے کہ انہوں نے مسجد بنائی اور آج ہم باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ میں اُن کے لئے دعا گو ہوں اور جس جس شخص نے اس مسجد کے بننے میں contribute کیا ہے میں اُن تمام ساتھیوں کے لئے نماز میں دعا گو ہوں۔

جناب چیئرمین! اب میں بجٹ پر بات کرتا ہوں کہ بہت بلند و بانگ دعوے اور بڑی خوشی کے شادیانے بجائے جا رہے ہیں کہ بڑا تاریخی بجٹ آ گیا ہے۔ ہم نے اربوں روپے کا تاریخی ترقیاتی بجٹ دے دیا، محکمہ صحت کو کھربوں روپے دے دیئے، محکمہ تعلیم کو صحت سے بھی double پیسے دے دیئے۔ یہ ساری باتیں ایسے ہی ہیں کہ ایک بچے نے رو کر اپنے باپ سے کہا کہ مجھے گاڑی چاہئے تو باپ نے کہا کہ مسئلہ ہی کوئی نہیں ہے میں اگلے مہینے تمہیں گاڑی لے دوں گا، ساتھ ہی باپ نے آہستہ سے کہا کہ اگر میرا ایک کروڑ کا bond نکل آیا تو۔۔۔ بھائی پلے نہیں دھیلا تے کردی میلہ، میلہ۔ پچھلے سال آپ نے اعلان کئے اور اس سے پچھلے سال بھی آپ نے اعلان کئے پہلے آپ اس ہاؤس کو یہ تو بتا دیں کہ آپ نے اس میں سے کیا خرچ کیا اور اس میں سے کیا

releaseکیا ہے اور اس میں سے کیاspendingہوئیں۔ آپ کورونا ویکسین خریدنے جا رہے تھے اور آج اس صوبہ میں چار مہینے ہو گئے ہیں لوگ تڑپ رہے ہیں کہ ہمیںAstraZenecaلگا دو، لوگ کہتے ہیں ہم نے باہر جانا ہے ہم سے پیسے لے لو ہمیںPfizerلگا دو۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں جو پہلےSputnik آئی تھی وہ بس ایک دفعہ آئی اور دوسری دفعہ نہیں آئی بچوں کو نہیں لگ سکی وہ لگوانی ہے اور پھر اس کے جواب میں آپ لوگوں کو کہتے ہیں صرف چندے والی لگے گی کوئی اور نہیں لگ سکتی۔ اپنے پاس سے کوئی نہیں منگوا سکتا جن کےalreadyلائسنس تھے آپ نے وہ بھی cancelکر دیئے۔ آپ نے بڑا شور مچایا کہPPRA Rules relaxکرنے کی سمری بھیجی ہے آج چار مہینے ہو گئے ہیں اس صوبہ میں جو بہت ترقی کر گیا ہے جس میں بہتefficiencyہے وہ اللہ کے فضل سے ابھی تک ایک ویکسین نہیں خرید سکا اور میں نے سنا ہے کہ Health Departmentکی طرف سے ایکletterلکھا گیا ہےChinaکو ویکسین منگوانے کے لئے یہ 2021کا زمانہ ہے یہاںEmailہوتی ہے، یہاںWhatsApp callہوتی ہے اور یہاں بندےdirectly Chinaپہنچ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! آج اس صوبہ میں شہباز پاکستان ہوتے توphysicallyکوئی نہ کوئی chinaگیا ہوتا اور ویکسین لے کے آتا اور ابھی تک لوگوں کو لگوا بھی چکا ہوتا۔ پورا سال گزر گیا میں تو نہیں بولا میں نے کہا شاید میرے نہ بولنے سے سارا سسٹم ٹھیک ہو جائے گا لیکن ہیلتھ بجٹ میں 137۔ارب کے اضافے کا دعویٰ کرتے ہیں مجھے ہنسی آتی ہے جب دینا ہی نہیں تو جتنا مرضی اضافہ کر لیں۔ آپ نے پچھلے سال ہیلتھ کو کتنا بجٹ دیا تھا اس ہاؤس کو یہ تو بتا دیں۔ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ہمfiguresڈھونڈ رہے ہیں اور ہمیںfiguresنہیں مل رہیںfiguresہی چھپا لی گئی ہیں کیونکہ ان کو بہتر پتا ہے کہ کیا خرچہ ہے اور کیا نہیں ہے؟ آپ اضافے کی بات کرتے ہیں جب ہمارے دور حکومت میں شہباز شریف صاحب کی حکومت تھی اور بجٹ پیش کیا گیا تھا آپ اس وقت کے ڈالر کے ریٹ کو آج کل کے ڈالر ریٹ سےcomparisonکر لیں آج آپ نے اس ڈالر کو پر لگا دیئے ہیں اور معذرت کے ساتھ جب آپ اس کیpercentageنکالیں گے تو یہ بجٹ ہمارے بجٹ سے بھی کم نکلے گا اور جب آپspendingدیکھیں گے تو آپ کو اللہ کا فضل ہی نظر آئے گا۔ میں آپ کو دو چار چھوٹی چھوٹی مثالیں دوں گا یہ ایک سکیم ہے جو ابھیunapprovedہے Mobile

Health Ambulances کے نام سے یہ بہاولنگر، بہاولپور، رحیم یار خان کے لئے ہے اور اس میں آپ نے 200 ملین announce کئے ہیں لیکن رکھا آپ نے صرف 12 ملین ہے دعویٰ 200 ملین کا اور رکھا گیا ہے صرف 12 ملین۔ اب اس میں بھی پتا نہیں آپ جاری کیا کریں گے۔ بہاولنگر، بہاولپور اور رحیم یار خان والو یہ آپ کے لئے ہے کہ اس میں سے پتا نہیں جاری کیا ہو گا۔ جنوبی پنجاب جس کا ہم بڑا شور سنتے ہیں کبھی نئے صوبہ کا اور کبھی کسی اور چیز کا 12 ملین رکھے جے تہاڈے واسطے۔

جناب چیئرمین! اگلی سکیم BHU Strengthening Scheme کی بات کرتے ہیں BHU's کو strength کرنے کی سکیم ہے ماشاءاللہ ساڑے 5 ارب کا بجٹ رکھا گیا ہے سب تالیاں بجائیں گے کہ 5.5۔ ارب کا بجٹ رکھا ہے لیکن اس میں سے نکلا کیا ہے کہ اس سال صرف 23 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی اب یہ کون سی انوکھی سائنس ہے 5.5۔ ارب روپے announce کر کے تالیاں بجوا لیتے ہیں جناب وزیر خزانہ کہتے ہیں کہ ہم نے پتا نہیں کیا کیا شادیانے بجا دئے ہیں لیکن اس میں سے صرف 23 کروڑ روپے ہے اب یہ جو بھی سائنس ہے ہمیں بھی بتادیں۔

جناب چیئرمین! جنوبی پنجاب کی improvement of infrastructure کی بات کرتے ہیں اور میں بھی جنوبی پنجاب کی ہی بات کروں گا بہاولنگر، راجن پور، بہاول پور، وہاڑی، ڈی جی خان، لیہ، لودھراں، ملتان، مظفر گڑھ اور رحیم یار خان 149.951 ملین آپ نے جنوبی پنجاب کے لئے announce کئے تھے آپ سب بہت خوش ہوئے ہوں گے اور سوچ رہے ہوں گے کہ اپنے اپنے حلقے میں جا کر دودھ اور شہد کی نہریں بہائیں گے مگر اس میں سے صرف 5 ملین نکلا ہے۔ اب آپ اندازہ کریں کہ TB Control Program 3154 ملین کا چل رہا تھا اور اس پر 847 ملین اس پر خرچ ہوئے تھے۔ اب اس بجٹ میں سکیم ہی غائب ہو گئی ہے اور اب کوئی نئی سکیم لے آئے ہیں HIV AIDS Program کے نام سے میں مانتا ہوں کہ اس پر بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اب یہ بھی بڑی عجیب بات ہے کہ 2080 ملین تقریباً اس کی کل لاگت تھی جون 2021 تک 1451 ملین اس میں سے خرچ ہو چکے تھے اور 400 ملین کا اس دفعہ اعلان کر دیا ہے۔ اگلے سال کی صفر فنڈنگ رکھی گئی ہے جب اس کا total کرتے ہیں تو اس میں تقریباً 22 کروڑ

94لاکھ کا فرق ویسے ہی آجاتا ہے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پتا نہیں کون ان کا calculator لے کر بیٹھا ہے ان کا بجٹ پتا نہیں کون بنارہا ہے کہ آپ کی اپنی figures میں ہی 22 کروڑ کا فرق آرہا ہے پھر کہتے ہیں کہ میں بولتا کیوں ہوں؟ اب بتاؤ کہ میں بولوں کہ نہ بولوں۔

جناب چیئرمین! اب اگلی بات کرتے ہیں revamping project جو کہ شہباز شریف صاحب کا تھا اور وہ تمام DHQ's revamp کر کے گئے تھے، CT Scan مشینز لگا کر گئے تھے، بلڈنگز کو improve کر کے گئے تھے، HR کو ٹھیک کر کے گئے تھے، missing facilities پوری کر کے گئے تھے۔ آپ نے اس پورے پروگرام کو جس میں ایک خطیر رقم خرچ ہو چکی تھی لیکن آپ نے اس پروگرام کو بھی ایک نئی سکیم کی شکل دے کر اس کا رخ ہی موڑ دیا ہے۔ میانوالی کی upgradation کے حوالے سے ابھی جیسے کہ میرے بھائی خواجہ سلمان رفیق فرمارہے تھے کہ سب نوں گلاں باتاں دے لارے، لارہے او خدا داواسطہ جے اپنے قائد نوں تے دانہ لاؤنا عمران خان نوں وی دالا گئے او میانوالی نوں وی دالا گئے او کہ بھائی آپ 7300 ملین کا اعلان کرتے ہیں لیکن سمجھ ہی نہیں آتی کہ سکیم بعد میں ختم کر دیتے ہیں یا drop کر دیتے ہیں اور 2۔ارب کی سکیم نئے بجٹ میں پھر سے شامل کر لیتے ہیں یار اپنے لیڈر نوں تے دانہ لاؤ پنجاب دی عوام نوں جناں مرضی دالاؤ خان صاحب نوں تے دا نہ لاؤ۔ Revamping of all THQ's اس کا بھی یہی حال ہے کہ یہ 18647 ملین کی سکیم تھی اس میں سے بھی 3۔ارب 64 کروڑ روپے کم کر دیئے ہیں۔ سمجھ ہی نہیں آرہی اعلان کچھ کرتے ہیں آگے کچھ ہوتا ہے ان کی سمجھ ہی نہیں آتی کہ کرنا کیا چاہتے ہیں۔ ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں یہ جناب وزیر خزانہ میرے بھائی ہیں میرے دوست ہیں میں نے ابھی ان کو کہا ہے کہ 35 سالاں دا تسیں حساب یاد تا اے اویار سپیکر صاحب نوں تے تسی بخش دینا سی اوہدے دور نوں وی وچ پا گئے اواور جس دور وچ آپ رہے او اوناں دوراں نوں تے نال سیٹ کر لینا سی اوران کی memory کی مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جس دور میں لوگ خود وزیر رہے ہوتے ہیں اسی دور کی برائیاں کر رہے ہوتے ہیں۔ میں آپ کی اجازت سے ایک ضمنی بات کر رہا ہوں ہمیں بار بار طعنہ دینے والے جو ہمیں ماڈل ٹاؤن کا طعنہ دیتے ہیں میں بحیثیت پولیٹیکل ورکر اس واقعے پر شرمندہ ہوں یہ ہمارے ہی دور حکومت میں ہوا تھا۔ میرے پاس کوئی justification نہیں ہے اس کی لیکن وہ لوگ جن کے دور میں لال مسجد واقعہ میں بچیاں شہید ہو گئیں ان پر بمباریاں کر دی گئیں اور یہ اس وقت وزراء تھے، اس دور

کے CM تھے، وہ سپیکر تھے اور وہ وزارتیں لے کر بیٹھے تھے ان کو شرم نہیں آئی اور آج وہ ہمیں کس منہ سے بات کرتے ہیں۔ آج بھی وہ وزیر ہیں تو جب کسی کو بات کرتے ہیں تو اپنے گریبان میں پہلے جھانکتے ہیں۔ یہاں اپنے گریبانوں میں جھانکنے کا رواج ہی نہیں ہے۔ آپ نے بڑی باتیں کیں لوگوں پر کرپشن کے چارجز بھی لگائے پھر کہتے ہیں کہ میں بولتا ہوں اب میں بولوں کے نہ بولوں۔ آپ کے پاس کرونا کے لئے 1200۔ارب روپے آتے ہیں اور پھر Auditor General کی رپورٹ آجاتی ہے کہ اس میں بدعنوانیاں ہوئی ہیں آپ اس رپورٹ کو ہی دبا لیتے ہیں جدوں تسیں رپوٹاں چھپاؤ گے تے فیر دسو میں بولاں کے نہ بولاں۔

جناب چیئرمین! آپ نے بہت باتیں کیں کہ نئے ہسپتال بنائیں گے اور پتا نہیں کیا کیا کر دیں گے لیکن Mother and Child Hospital ابھی تک بنا نہیں ہے۔ میں یہاں پر میڈم یاسمین راشد کی تعریف کروں گا میں ان کی صحت کے لئے دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے بچوں کے سروں پر قائم رکھے یہ اس عمر میں بھی اپنی بیماری کے باوجود کورونا سے لڑتی رہی ہیں جو بات سچ ہے اسے تسلیم کریں گے اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت رکھے لیکن جو غلطیاں حکومت کی وجہ سے ان کے پلے پڑتی ہیں ان غلطیوں کو تو ہم ضرور بتائیں گے وہ غلطیاں تو ہمیں بتانی بھی چاہئیں۔ اب بات کرتے ہیں کورونا ویکسین کی میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ جو چندے والی ویکسین لوگوں کو لگا رہے ہیں وہ لوگ جنہوں نے باہر جانا ہے اس ویکسین کو باہر کے ممالک تسلیم نہیں کرتے اور اگر آپ لوگوں کو Pfizer نہیں لگوا سکتے definitely مہنگی ہے آپ اگر لوگوں کو Sputnik نہیں لگا سکتے لیکن جنہوں نے باہر جانا ہے ان کے بچوں کو Pfizer چاہئے ان کو کوئی اور ویکسین چاہئے AstraZeneca بھی چاہے تو آپ نے ایک دفعہ جن لوگوں کو اجازت دی تھی سلمان رفیق صاحب نے بھی میرا خیال ہے Sputnik ہی لگوائی تھی۔ اب یہ ڈھوند رہے ہیں کہ میں اپنے بچوں کو بھی لگوانا چاہ رہا ہوں میں پیسے خرچ سکتا ہوں۔ الحمد للہ ہم سب لوگ خرچ سکتے ہیں تو جو لوگ پیسے خرچ سکتے ہیں ان کو آپ private لوگوں سے ویکسین لگوانے کی اجازت کیوں نہیں دے دیتے مجھے نہیں سمجھ آتی کہ NCOC نے سب کے license کیوں cancel کر دیئے ہیں اس کو بھی بہر حال آپ کو دیکھنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! اس بجٹ میں ادویات کے بجٹ کی بڑی بات ہوئی میں نے سنا ہے کہ پتا نہیں 25-ارب روپے یا 35-ارب روپے رکھ دیئے گئے ہیں بات یہ ہے کہ پچھلے دو سالوں میں آپ نے کیا کیا ہے مجھے یہ تو بتائیں آپ نے کتنی ادویات خریدی ہیں اور جو ادویات باحیثیت وزیر میں شہباز شریف صاحب کے دور میں خرید گیا تھا دو سال تو آپ نے Primary and Secondary Healthcare کے ہسپتال تو ان سے چلائے ہیں آپ سے تو procurement ہی نہیں ہوئی اب آپ نے پھر اس بجٹ میں اس کے لئے پیسے رکھ لئے ہیں پتا نئیں تہاڈے کولوں ہن وی ہونی اے کہ نئیں ہونی تو مقصد یہ ہے کہ باتیں کرنے میں اور کام کرنے میں بہت فرق ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! اب کورونا ٹیسٹ کی بات کرتے ہیں خواجہ سلمان رفیق ہمارا ہیرو یہاں بیٹھا ہوا ہے اس شخص کو credit جاتا ہے جب صوبہ پنجاب میں ڈینگی آیا تھا تو سارے صوبہ میں across the board 90 روپے میں ٹیسٹ کرواتا تھا وہ اس شخص نے کیا تھا اس ہیرو نے اس مرد اہن نے جس کا نام خواجہ سلمان رفیق ہے آج کیوں کورونا کا ٹیسٹ 6 ہزار روپے کا ہے کیوں کھلی چھوٹ دی گئی ہے؟ اپنے private hospitals کو اور سب لوگوں کو اس کی۔1500 کی کٹ آتی ہے کورونا کی 5 سو 7 سو profit رکھ لیں اپنا اور کچھ نہیں 1500 روپے ہی profit رکھ لیں اس پر 3000 روپے قیمت مقرر کر دیں لیکن یہاں پر کوئی حال نہیں ہے کسی کو کوئی پتا نہیں ہے شوکت خانم کتنے پیسے لے رہا ہے، کوئی اور کتنے پیسے لے رہا ہے اور چغتائی والے کتنے پیسے لے رہے ہیں پھر کہتے ہیں کہ میں بولتا ہوں پھر میں بولوں کہ نہ بولوں۔ جب آپ کو اس صوبہ کی عوام کا خیال ہی نہیں ہے۔ آپ کو ان کی جیبوں پر پڑنے والے ڈاکوں کا خیال ہی نہیں ہے۔ آپ چپ کر کے لسی پی کر سوئے ہوئے ہیں تو بھئی! پھر تو بولنا بنتا ہے۔ آپ کو آج بھی چاہئے کہ کورونا ٹیسٹ کے ریٹ کا تعین کروائیں۔

جناب چیئرمین! میرے بھائی سید عثمان محمود نے ادویات کی قیمتوں کا موازنہ ابھی کیا تھا۔ انہوں نے دو چار پانچ ادویات کا موازنہ کیا۔ اس گورنمنٹ سے اگر کوئی سیکٹر خوش ہے تو میں بڑے ادب سے عرض کرتا ہوں تو وہ فارما سیکٹر خوش ہے۔ انہوں نے 200 فیصد سے 500 فیصد تک ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کیا ہے۔ اس کے بعد جو وفاق کے مشیر صحت ہیں ان کی کیا انوکھی منطق سامنے آئی ہے، قربان جاؤں اس شخص پر کہ وہ کہتے ہیں کہ جب ادویات کی قیمتوں میں اضافہ ہو گا تو انڈسٹری ترقی کرے گی اور لوگوں کو ادویات سستی ملیں گی۔ معلوم نہیں یہ کون سی

سائنس ہے۔ میں اپنی بڑی بہن سے کہوں گا کہ یہ سائنس ان سے سمجھ لیں اور ہمیں سمجھا دیں کہ جب قیمتیں بڑھائی جاتی ہیں تو ادویات سستی کیسے ہوتی ہیں؟ ہمیں یہ سائنس سمجھ نہیں آتی۔

جناب چیئرمین! ڈاکٹرز کی بات کر لیں وہ ڈاکٹرز جب ہمارا دور تھا تو ہمارے خلاف روز ہڑتال کرتے تھے۔ وہ باہر نکلتے تھے، اللہ کی قسم میں ہسپتالوں میں جاتا تھا اور میں ان سے ملتا تھا مجھے ڈر ہی لگا رہتا تھا کہ کہیں سے کوئی نعرہ ہی نہ لگ جائے۔ وہ ڈاکٹرز جو دوائی کی پرچی بعد میں دیتے تھے PTI کو ووٹ دینے کا مشورہ پہلے دیتے تھے۔ آج آپ نے ان کا وہ حال کیا ہے کہ قسم سے آپ نے کمال ہی کر دیا ہے۔ آج ان کا وہ حال ہو گیا ہے کہ ان کو جگہ نہیں مل رہی وہ بے چارے کہاں جائیں۔ آپ نے NLE Exam کے نام پر ڈاکٹرز کا بُرا حال کر دیا ہے۔ آپ نے PMDC کو جو بربادی دی ہے کہ آج 60 ہزار سے زائد ڈاکٹرز بے روزگار پھر رہے ہیں۔ آپ جن کو چور کہتے ہیں، جنہوں نے اس صوبہ کی خدمت کی ہے۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ خدمت کی ہے لیکن آپ بولتے نہیں اور ڈر کے مارے بات نہیں کرتے۔ انہوں نے 12 ہزار ڈاکٹرز پانچ سال میں بھرتی کئے تھے۔ آپ نے پچھلے دو سال میں ایک سنگل ڈاکٹر بھی بھرتی نہیں کیا۔ ہم جو process complete کر کے گئے تھے ان کے آرڈر جاری کر کے آپ نے کھاتا پورا کیا ہوا ہے۔ اس طرح کھاتے پورے نہیں ہوتے۔ یہ باتیں اب بتانی پڑیں گی۔ آج 25/25 ہزار روپے پر ڈاکٹرز پرائیویٹ نوکریاں کر رہے ہیں۔ وہ ڈاکٹر جو اس ملک کی cream ہوتا ہے جو لکھتا پڑھتا ہے اور بڑا آدمی بننے کے لئے محنت کرتا ہے اس کو آپ 25 ہزار روپے کی پرائیویٹ نوکری کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ آپ نے ایک کروڑ نوکریاں دینی تھیں لیکن آپ نے 60 ہزار ڈاکٹرز بے روزگار کر دیئے ہیں۔ اس ملک میں حالت یہ ہے کہ NLE Exam کی فیس 20 ہزار روپے ہے اور جو NLE Exam میں پاس نہیں کرے گا تو اس بے چارے کو دوبارہ پھر appear ہونا پڑے گا اور پھر 20 ہزار روپیہ اسے دینا پڑے گا۔

جناب چیئرمین! میں یہاں ایک اور درخواست کرنا چاہ رہا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ الٹرا ساؤنڈ مشینوں کے بارے میں ایک بات منسٹر صاحبہ کے علم میں آ جائے۔ اگر ان کے علم میں یہ بات آئے گی تو یقیناً مجھے بڑی امید ہے کہ یہ اس پر action لیں گی۔ میں صحیح بھی ہو سکتا ہوں اور غلط بھی ہو سکتا ہوں۔ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ ہمارا پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ الٹرا ساؤنڈ مشینیں خرید رہا ہے۔ وہ مشین ایک ہی manufacturer کی بنی ہوئی ہے، مثلاً دو مشینیں چائنہ کی

بنی ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک direct اس کمپنی کی ہے اور دوسری پر امریکی کمپنی کا label لگا ہوا ہے اوراس امریکی کمپنی کے بارے میں دوستوں نے بتایا ہے اور کچھ صحافیوں سے بھی میری بات ہوئی ہے انہوں نے اس کمپنی کی profile پر جب تحقیق کی تو وہ امریکی کمپنی جو 3 لاکھ روپے کی مشین کا 9 لاکھ روپے کا ریٹ دے رہی ہے یعنی ایک طرف وہی مشین 3 لاکھ روپے کی ہے اور دوسری طرف وہی مشین دوسرا label لگا کر 9 لاکھ روپے کی ہے۔ آپ نے تین سو مشینیں خریدنی ہیں۔ ان مشینوں میں کوئی فرق نہیں ہے سوائے کمپنی کے label کا فرق ہے۔ آپ جب اس کمپنی کی profile check کرتے ہیں تو وہ تین لوگوں پر مشتمل کمپنی ہے۔ اگر امریکی کمپنی ہے تو اس میں کوئی دو چار سو ملازم تو ہونے چاہئیں لیکن اس کے تین ملازمین یا مالکان ہیں۔ میں درخواست کروں گا اور جیسے پنجابی میں کہتے ہیں کہ "چٹے دن ہنیر پیناں" تو یہ چٹے دن ہنیر پڑ رہا ہے۔ میری منسٹر صاحبہ سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی اس کا خود notice لیں اور خود تسلی کریں۔ اگر ان کی تسلی ہو جائے گی تو میری بھی تسلی ہو جائے گی اور یہ معاملہ آگے چلا جائے گا۔

جناب چیئرمین! آپ کا وقت بڑا قیمتی ہے اس لئے میں لمبی بات نہیں کرتا۔ میں اب ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی کی بات کروں گا کہ آپ جن کو چور ڈاکو کہتے نہیں تھکتے ان کے دور کو دیکھیں تو پنجاب کے DHQs اور THQs جو revamp ہوئے وہاں پر اعلیٰ ترین ادویات موجود تھیں۔ میں چیلنج کر کے کہتا ہوں کہ آپ کسی ڈاکٹر کو چاہے اس کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہو اس نے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں چند ماہ گزارے ہوں اس کو اس ہاؤس میں لائیں اور اس کے سر پر قرآن رکھیں اور پوچھیں کہ بتاؤ اس دور میں BHU level تک اعلیٰ ادویات ملتی تھیں یا نہیں، آج وہ ادویات کہاں ہیں؟ آج سروسز ہسپتال آپ کے سامنے موجود ہے۔ آپ اس کی ایمرجنسی میں جائیں تو آپ کو پوری ادویات نہیں ملیں گی۔ آپ کو lifesaving drugs تک نہیں ملیں گی۔ آپ کو antibiotic تک نہیں ملیں گی تو پھر میں بولوں کہ نہ بولوں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ "بولو، بولو")

جناب چیئرمین! پھر کہتے ہیں کہ میں بولتا ہوں۔ خدارا باتیں مت کریں اور آسمان و زمین کے قلابے مت ملائیں۔ ہمیں figures کے گورکھ دھندے میں مت الجھائیں۔ ہم سب اُڑتی معیشت کے دعوؤں کے باوجود غریب کو اس ملک میں روتا دیکھ رہے ہیں۔ ہم اُڑتی معیشت

کے دعوؤں کے باوجود مہنگی بجلی اس ملک میں لوگوں کے گھروں میں جاتی دیکھ رہے ہیں۔ آپ کے تمام GDP growth rate کے دعوؤں کے باوجود ٹکے کی ڈویلپمنٹ نہ ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ آپ کے تمام تر بلند و بانگ دعوؤں کے باوجود اس ملک کے غریب مزدور اور کسان کو بدحال ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ آپ کے تمام چوری کے narrative کے باوجود آپ کے دور میں چوریاں اور ڈاکے ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ آپ کے دور میں رنگ روڈ کا scandal ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ آپ کے دور میں الٹرا ساؤنڈ مشینوں پر ڈاکا ڈلتے دیکھ رہے ہیں۔ آپ کے دور میں آٹا اور چینی چوری ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ یہ سب کچھ آپ بھی دیکھ رہے ہیں اور پاکستان بھی دیکھ رہا ہے۔ آپ اس بات سے ڈریں کہ جب لوگ دیکھ دیکھ کر تنگ آجائیں اور گریبان پکڑنے پر آجائیں۔ میری بحیثیت سیاسی کارکن دعا ہے کہ وہ دن کبھی نہ آئے جب لوگوں کا جمہوریت پر سے اعتماد اُٹھے لیکن جو U-turns، جھوٹے دعوے اور نوسربازیاں آپ نے اس قوم کے ساتھ کی ہیں کہ بل جلادوں میں IMF کے پاس نہیں جاؤں گا خودکشی کرلوں گا۔ اگر ڈالر اوپر جاتا ہے تو حکمران چور ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا ہے کہ جو کچھ آپ کہتے تھے وہ سب کچھ آپ کرکے قوم کو دکھا رہے ہیں۔ آپ جو باتیں ہم کو کرتے تھے وہ سب کچھ آپ کرکے دکھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کرسی دے کر بندے کا اصل چہرہ لوگوں کو دکھاتی ہے۔ مجھے یقین ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ حق اور سچ کی آخر میں فتح ہوگی۔

جناب چیئرمین! اس صوبہ کے عوام کو اس ایوان سے بہت زیادہ امیدیں ہیں۔ میں اپنے Treasury Benches کے بہن بھائیوں سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ شاہ سے زیادہ شاہ کی وفاداری نہ کریں بلکہ اپنے حلقہ کے عوام جنہوں نے آپ کو منتخب کرکے بھیجا ہے ان کو بھی آپ نے جواب دینا ہے۔ آپ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہیں۔ اس کے علاوہ جو گھبرانا نہیں والا معاملہ ہے تو خدا کا واسطہ ہے کہ اب ہمیں تھوڑا سا گھبرانے دیں۔

جناب چیئرمین! میں بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری باتیں سننے کے لئے وقت دیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس ایوان کو بھی قائم رکھے اور ہم سب کی عزت کو بھی قائم رکھے۔

پاکستان زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے محکمہ صحت کی کٹوتی کی تحریک پر بات کرنے کا موقع دیا۔ ہماری طرف سے خواجہ سلمان رفیق صاحب اور خواجہ عمران نذیر صاحب نے جس طرح صحت کے بجٹ کا پوسٹمارٹم کیا ہے۔

جناب چیئرمین: Please یہاں پر videos نہ بنائیں۔ ممبران کو اس House کے decorum کا خود خیال کرنا چاہئے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں جب محترم وزیر خزانہ کی تقریر سن رہا تھا تو ان کی تقریر اتنی خوش آئند تھی کہ میں نے فوری طور پر اپنی جھولی پھیلائی کہ شاید چھت سے کوئی خزانہ ہم سب کی جھولیوں میں آنے لگا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ ان کی ترقی ان کو مبارک ہو۔ ہم نے جو ترقی کی وہ ہمیں مبارک ہو لیکن عوام کی ترقی مسدود ہے، عوام کی تنزلی ان کو مقصود ہے اور یہ سلسلہ زبان زد عام ہے۔ اس کا ایک ہی litmus test ہے وہ آپ نے دیکھا ہے کہ جب ہمارے ضمنی الیکشن ہوئے تو ان کے نتائج کیا آئے۔ وہ نتائج آپ کے سامنے ہیں اس لئے "زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھیں" یہ ساری باتیں الفاظ کے گورکھ دھندے اور یہ بجٹ جو صرف assumptions and presumptions پر بنایا گیا ہے وہ سب کے سامنے عیاں ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ آنے والے دنوں میں inflation double digit میں ہو گی۔ آپ کا وفاقی بجٹ جو 3 ہزار بلین خسارے کا بجٹ ہے اس نے کہاں سے پورا ہونا ہے۔ انہوں نے کب IMF کے آگے گھٹنے ٹیکنے ہیں۔ انہوں نے پہلے بھی اس قوم کا ایک سال ضائع کیا تھا اور اب بھی یہ وقت ضائع کرتے ہوئے قوم کو معاشی بدحالی کی طرف دھکیل دیں گے۔

جناب چیئرمین! یہاں ہیلتھ کے بجٹ کو خواجہ سلمان رفیق اور خواجہ عمران نذیر نے جس طرح کھنگالا ہے اس کے بعد میں صرف یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ دیکھیں کہ ہمارا 17-2016 کے لئے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کا بجٹ 24۔ ارب 388 ملین تھا۔ اس کے بعد 18-2017 میں 25۔ ارب 797 ملین تھا۔ اس کے بعد جو downfall ہوا اور یہ 11۔ ارب تک آ گیا۔ اب 22-2021 میں یہ 17۔ ارب 221 ملین تک آ گیا ہے۔ آپ اگر inflation دیکھیں، مہنگائی دیکھیں اور روپے کی devaluation دیکھیں تو میرا خیال ہے کہ اس دور کا یہ ایک چوتھائی بجٹ بھی نہیں ہے۔ منسٹر صاحبہ بھی سن رہی ہیں کہ یہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کا وہ بجٹ ہے جو

periphery میں use ہونا ہے اور صوبہ کی 11 کروڑ عوام الناس پر خرچ ہونا ہے۔ اس میں Primary, Secondary and Preventive Health بھی ہے۔ جس ملک میں آبادی کا اژدہام ہو، 11 کروڑ کا صوبہ ہو اور اس میں 38 فیصد بچے stunted growth کے ساتھ ہوں تو مجھے یہ کہنے میں شرم آتی ہے کہ تین دن پہلے وزیر اعظم عمران خان صاحب کا ایک بیان سارے نیوز پیپرز پر آیا تھا جسے آپ سب نے پڑھا ہوگا، وہ stunted growth کے خلاف بات کرتے ہوئے بچوں کو کہہ رہے ہیں کہ میں آپ کو خوشخبری سنا رہا ہوں کہ دودھ پر جو 11 یا 17 فیصد سیلز ٹیکس لگایا تھا میں اسے واپس لے رہا ہوں۔ شرم کریں کہ آپ ایک طرف کنپٹی پر پستول رکھ کر بندے کو کہتے ہیں کہ آپ مجھے اپنی ساری جمع شدہ پونجی دے دو، پھر اسی وقت کہتے ہیں کہ میں نے تمہیں معاف کیا اور تمہیں یہ واپس کر رہا ہوں۔ کیا یہ کوئی احسان ہے یا کیا اس پر appreciation ہونی چاہئے بلکہ ہمیں شرم آنی چاہئے کہ ہم نے 17 فیصد سیلز ٹیکس دودھ پر لگایا ہی کیوں تھا۔ یہ وہ صوبہ ہے جس میں 38 سے 45 فیصد بچوں کی ذہنی و جسمانی نشوونما نہیں ہوئی لیکن ہم اُن کے لئے کچھ بھی نہیں کر رہے۔ اسی طرح تقریباً 17 فیصد بڑی عمر کے لوگ diabetes میں مبتلا ہیں، hypertension میں 13 فیصد بچے مبتلا ہیں، ہیپاٹائٹس اور کینسر کے مریض ہیں جبکہ ساری immunization کے پروگرام بھی پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں شامل ہیں لیکن اس کا بجٹ شرمناک حد تک کم ہے۔ یہ بجٹ کیوں کم ہے، اس کا جواب میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے لینا چاہوں گا تاکہ وہ ہمیں بتائیں کہ ہم prevention side اور stunted growth پر کیا کر رہے ہیں؟ ہمارا maternal rate ساری دنیا میں سب سے زیادہ ہے اور آپ کو mother mortality rate کا بھی بہتر پتا ہے۔ ہمارے پچاس ہزار بچے پہلے سال میں ہی فوت ہو جاتے ہیں جبکہ maternal mortality rate آپ کے سامنے ہے کہ کتنی خواتین سالانہ فوت ہوتی ہیں؟ ہم نے sustainable goals کو achieve کرنے کے لئے کیا کیا ہے اور اِن تین سال میں figures کہاں تک پہنچے ہیں جس کا میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے جواب چاہوں گا؟

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ آپ کی آبادی کی growth اتنی speed سے بڑھ رہی ہے کہ 2021 میں آبادی پانچ گنا بڑھ چکی ہے۔ دیکھیں، جب تک ہم آبادی کو کنٹرول نہیں کریں گے ہمارے سارے کئے پر پانی پھر جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں اور محترمہ دونوں اس ایوان میں consultant level کے ڈاکٹر ہیں کیونکہ ہم میڈیکل ٹیچنگ کے ساتھ وابستہ رہے ہیں۔ میں یہاں پر آپ کی اور پورے ایوان کی وساطت سے مودبانہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے خیال میں ہم نے پاکستان کی سطح پر PMC اور یہاں سے MTI کا ایکٹ پاس کروا کر ملک میں میڈیکل ایجوکیشن کا بالکل ستیاناس کر دیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ سات ایسے ممبران ہیں جو سب وزیر اعظم کی طرف سے nominated ہیں۔ میں اُن کے نام پڑھتا ہوں اگر آپ اُن کے نام سنیں تو آپ خود شرمندہ ہو جائیں گے۔ Roshaneh Zafar ایک Philanthropist ہیں جو کشف فاؤنڈیشن کی چیئرمین بھی ہیں۔ اسی طرح ایک نام ایسا ہے جو کسی law firm سے ہیں اور ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ہیں۔ محترمہ کے ہوتے ہوئے مجھے امید نہیں تھی کہ اس طرح کا ایکٹ پاس کروایا جائے گا۔ پنجاب ایک stakeholder ہے کیونکہ ہم 60 فیصد عوام کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ہمارا GDP and growth میں بڑا role ہے۔ اسی طرح jobs دینے میں اور زراعت کے شعبے میں بڑا اہم role ہے لیکن ہم وہاں پر شکست کیوں کھا جاتے ہیں؟ آپ کے کندھوں کو استعمال کرتے ہوئے اس طرح کے laws pass ہو رہے ہیں جو ہمارے مستقبل کو تاریک کر دیں گے۔ ہماری PMDC امریکہ سے approve تھی کیونکہ National Regulation Committee and WFME (World Federation for Medical Education) نے اسے approve کیا ہوا تھا۔ PMDC میڈیکل ایجوکیشن Federation سے بھی approve تھی اور انہوں نے اس کے standards اور approval کو امریکہ کے برابر گردانا ہوا تھا لیکن آج PMC نے ان کے visit کو defer کر کے ہمارے ہزاروں بچوں کا مستقبل داؤ پر لگا دیا ہے۔ ہم ڈاکٹروں پر فخر کرتے تھے لیکن آج آپ کے وزیر اعظم اور لیڈران وہاں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ Association of Pakistani Doctors of North America کے ڈاکٹروں کو بلائیں، King Edward Medical College Alumni Association of North America کو بلائیں، ہمارے لئے dinner کریں اور ہمیں کانگریس میں اُن کی approach دیں۔ وہ billions of rupees یہاں پر بھیجتے ہیں جو آج سب پریشان ہیں کہ ہمارے بچے وہاں پر jobless ہو جائیں گے کیونکہ اُن کی approval stake پر ہے۔ ایسے ناتجربہ کار لوگوں کو PMC میں ڈال دیا گیا جن کو medical

1962 اور پھر 1939, 1947 جیسے ادارے PMDC کا ہی نہیں پتا۔ A,B,C کی profession کے ایکٹ کے تحت چل رہے تھے جن کی credibility پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا تھا۔ آپ نے پہلے آرڈیننس پھر اس کو bulldoze کر کے سینیٹ میں جو bill reject ہوا آپ نے combined session میں پاس کروایا اور ان لوگوں کو ہم پر مسلط کیا۔ اگر آپ PMDC پر سپریم کورٹ کے decision لیں تو انہوں نے خود کہا ہے کہ یہ جو اب nominations ہوئی ہیں یہ بالکل غیر قانونی ہیں یہ بالکل ناسمجھ لوگ ہیں ان کو فوری طور پر اس کا مداوا کرنا چاہئے اور اس کے بعد پرائم منسٹر صاحب نے تصحیح کرتے ہوئے کہا کہ ہم ان لوگوں کی nominations کے لئے ریسرچ کمیٹی بنائیں گے لیکن ابھی تک کوئی کمیٹی نہیں بنائی گئی اور وہ اسی طرح سے کام کر رہے ہیں۔ آپ کے ملک کے ساتھ کھلواڑ ہو رہا ہے۔ ہمارے 174 میڈیکل کالجز میں سے Pakistan Association of Private and Medical Institutions (PAMI) کے 114 نمائندے روزانہ press conferences کر رہے ہیں۔ آپ نے NLE Exam کس قانون کے تحت رکھا ہے؟ وہ بچے جب داخل ہوئے تھے تو ان سے یہ وعدہ نہیں کیا گیا تھا لیکن آپ نے ان کو کیسے یہ کہہ دیا اور آج آپ ان سے exit exam of final year کیوں نہیں کرتے؟ اگر آپ نے NLE Exam لینا ہے تو پھر FCPS اور MS and MD کے انٹری ٹیسٹ کو ختم کر دیں۔ آپ دیکھیں کہ آپ نے entry tests کی percentage بڑھا دی ہے اسی طرح آپ نے FSC کی percentage بھی بڑھا دی ہے۔ پچھلے سال آپ نے admission policy دی اور اب ہر سال آپ admission policy change کر رہے ہیں اور پالیسی کے change ہونے سے یہ نقصان ہوا کہ سندھ کے ڈینٹل کالجز میں 60 فیصد سیٹیں خالی رہ گئیں۔ آپ ان چیزوں کو دیکھیں کیونکہ آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ یہ وہی تجاویز ہیں جن کے لئے آپ ہمارے ساتھ مل کر سڑکوں پر PMA کے پلیٹ فارم پر احتجاج کیا کرتی تھیں لیکن آج آپ چُپ ہیں۔ اس طرح کی خاموشی medical profession کے لئے زہر قاتل ہے۔ اسی طرح جو MTI Act ہے اس پر میں نے اس وقت بھی ایوان میں۔۔۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! پلیز wind up کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! مجھے صرف دو منٹ بات کرنے دیں۔ اس وقت بھی میں نے ایوان میں کہا تھا آج آپ KPK میں MTI Act کے تحت جتنے Medical Teaching Institutions ہیں ان کی حالت دیکھ لیں۔ اس ایکٹ کے تحت لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں صرف سات پروفیسر رہ گئے ہیں اس کے نتیجے میں وہاں سے نکلنے والے پروفیسروں نے کوئی پانچ میڈیکل کالجز اور اپنے اپنے private hospitals بنا لئے ہیں۔ اسی طرح وہاں پر خیبر ٹیچنگ ہسپتال، نوشہرہ، ایوب میڈیکل کالج اور ایک مزید میڈیکل کالج MTI Act کے تحت کالج چل رہا ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ ہمارے ایوان کی ایک کمیٹی بنا کر اس کو KPK بھیجا جائے اور وہاں پر ان کی کارکردگی MTI Act کے تحت دیکھ لی جائے ورنہ اس ہولناک کھیل میں ہمارے تمام institutions جو سو سالوں سے قائم ہیں وہ تمام کے تمام تباہ وبرباد ہو جائیں گے، یہاں پر صرف پرائیویٹ میڈیکل کالجز رہ جائیں گے اور گورنمنٹ کے تمام ادارے ختم ہو جائیں گے۔ اسی طرح آپ نے COVID کے سلسلے میں جو کھیل کھیلا ہے کہ سارے Tertiary Care Hospitals کو بند کر دیا، ہزاروں لوگوں کی سرجری deny کر دی، میو ہسپتال میں دو سو سے چار سو مریضوں کا علاج ہوتا تھا حالانکہ وہ 2500 بیڈز کا ہسپتال ہے۔ اسی طرح جنرل ہسپتال، periphery کے ہسپتال اور جو نئے ہسپتال (PML(N نے بنائے تھے یا جو infections diseases کے ہسپتال تھے اُن کو اس میں convert کیوں نہیں کیا؟ آپ نے وہ سارے پیسے کہاں پر خرچ کئے جو elective اور outdoor کے مریضوں کے علاج میں استعمال ہونے تھے؟ جو اربوں روپے کے فنڈز استعمال ہوئے ہیں ہم اس کا آڈٹ چاہتے ہیں۔ ہم نے نیشنل اسمبلی میں بھی اس کے آڈٹ کے لئے کہا اور Provincial Assembly میں بھی اس کے آڈٹ کے لئے کہتے ہیں کہ ہمیں اس کی ساری utilization کا حساب دیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! چونکہ یہ بہت sensitive معاملہ ہے لیکن اور بھی بہت سارے معاملات ہیں جن پر بات کرنی ہے۔ میڈیکل ٹیچنگ کے حوالے سے جو میں نے گزارشات کی ہیں کہ دونوں قوانین کو پنجاب میں لانے سے پہلے ہمیں ایک دفعہ پھر سوچنا ہو گا کیونکہ ہم نے اس صوبے میں میڈیکل ایجوکیشن کو تباہ نہیں کرنا۔ ہمارا ایک ہی فخر یہ سرمایہ ہمارے ڈاکٹرز ہوا کرتے تھے جو بیرون ملک تھے ان پر بین الاقوامی سازش کے تحت PMC کو نافذ کیا گیا ہے اور MTI

Act کو لایا گیا ہے تا کہ یہ سارے ادارے تباہ و برباد ہو جائیں۔ اگر یہ ہوا تو اس میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ برابر کی حصہ دار ہوں گی۔ وہ کہتے ہیں کہ:

صد ہے افسوس کہ تو شاہیں نہ بن سکا
دیکھے نہ تیری آنکھ نے فطرت کے اشارات

آپ کو شاہین بننا پڑے گا، ان معاملات کو دیکھیں اور ساری چیزوں کا مداوا کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، جناب مظفر علی شیخ!

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھ سے پہلے میرے فاضل ساتھیوں نے facts and figures کے حوالہ سے ہیلتھ کے بجٹ پہ سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے۔ میں چند ایک گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر میں اعداد و شمار میں جاتا ہوں تو یہ repetition ہو جائے گی۔ کیونکہ مجھ سے پہلے کافی دوستوں نے کافی لمبی بات کی ہے۔ میں چند ایک topics پر بات کروں گا۔ ہیلتھ منسٹر صاحبہ کی توجہ چاہتا ہوں میڈم ہمارا مسئلہ quantity کا ہے یہ quality کا ہے۔ آپ نے COVID کے دنوں میں بڑی باگ ڈور کی لیکن افسوس COVID کے دوران جو steps لئے گئے وہ اتنے delayed تھے کہ پوری دنیا COVID کا شور مچا رہی تھی اور آپ COVID کو serious لیتے لیتے کافی مہینے ضائع کر بیٹھے جس کی وجہ پورے ملک میں healthcare providers کی training نہ ہو سکی۔ آج ہمارے ملک میں senior professor سے لے کر junior doctors تک جن میں ہماری Health University کے Chairman اور Vice-Chancellor بھی شامل ہیں۔ جو اس COVID کے against لڑتے لڑتے جام شہادت نوش فرما گئے ہیں۔ ان کی تعداد کوئی دو چار نہیں دوسو دو ڈاکٹرز ہیں اور ہماری 30 کے قریب paramedics ہیں جن نے COVID کے خلاف لڑتے لڑتے اپنی جانیں دی ہیں۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ ان professors اور ان doctors جن نے frontline پر آ کر COVID کے خلاف جنگ کی ان کے لئے compensation کا اعلان اس بجٹ میں شامل ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ سے خصوصی طور پر مخاطب ہو کے بات کر رہا ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ Rescue 1122 آپ کا ایک golden project جو آپ کی hat کے اندر ایک بہت بڑا feather ہے اور Rescue 1122 کو صرف پاکستان میں نہیں all over the world سراہا گیا۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ 2006 میں یہ Act بنا تو میں نے اس کی legislation کی تھی اور آج بھی میں دوبارہ اس topic پر بات کر رہا ہوں۔ یہ Rescue 1122 کا project جس نے 9.2million لوگوں کو rescue کیا اور 8.4million incidents کی صورت میں ایک کال کے اوپر within six to ten minutes میں پہنچتے ہیں اور اس کے workers ہر طرح کے خطرات کو مول لیتے ہیں اور اپنی duties کو perform کرتے ہوئے ہمارے جو rescuers تھے انہوں نے اپنی جانیں تک دی ہیں۔ میرا میڈم سے سوال یہ ہے جنوں نے لوگوں کی جانیں بچانے کے لئے، لوگوں کو آگ سے نکالنے کے لئے، لوگوں کو flood کے پانی سے نکالنے کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ان کو بھی کوئی compensation دی گی وہ لاوارثوں کی طرح اپنی جانیں دے رہے اور اپنے گھر والوں کو بے روزگار کر کے اس دنیا سے چلے گئے۔ یہ کیوں نہ ہو سکا یہ اس لئے نہیں ہو سکا میں الحمدللہ اللہ کا شکر ادا کر کے یہ بات کر رہا ہوں اس پراجیکٹ کا میرے سائن سے اجراء ہوا تھا اور میں نے اس کی legislation as a Chair کی تھی تو اس وقت سے لے کر آج تک جبکہ میں نے اس بل میں یہ ایک کلاز شامل کی تھی کہ یہ administratively and financially ایک independent department ہو گا آپ 2006 کا بل اُٹھا کر دیکھ لیں کہ اس کو ابھی تک regularize نہیں کیا گیا اور پھر دوبارہ سپیکر صاحب کو اس میں intervene کرنا پڑا اور ان کی ذاتی کوششوں کی وجہ سے ترمیم شدہ بل اسمبلی میں آیا اور وہ بھی 02-03-2021 کو دوبارہ یہ amended bill منظور ہوا لیکن آج تک اس پر کیوں implementation نہیں ہوئی اور اس کو ایک independent department کیوں نہیں بنایا گیا؟ جو آدمی اس میں کام کر رہے ہیں اور وہ آج بھی اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں ان کو کیوں compensation نہیں دی گئی؟ اس ادارے کا حد یہ ہے کہ عام ورکرز تو علیٰحدہ جو اس ادارے کا سربراہ تھا جس کو ہم کمیٹی والوں نے مل کر بنایا تھا اس کو ابھی تک ریگولر نہیں کیا گیا۔ چلیں، یہ بھی ایک خوش آئند بات ہے کہ بعد از خرابی بسیار آج اس ادارے کو independent administrative or financial اختیارات دے دیئے گئے

ہیں۔ میں اس کے لئے بھی آپ کا شکر گزار ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میاں شہباز شریف کے دور میں state of the art ایک ادارہ PKLI بنایا گیا تھا مجھے یہ سمجھ نہیں لگتی کہ ان تین سالوں میں اس کے ساتھ گورنمنٹ نے بیر کمایا ہے اس ادارے کو کیوں functional نہیں ہونے دیا گیا۔ یہ billions کا پراجیکٹ تھا اور آپ اس کی amount کو بھی چھوڑ دیں اس کا جو پرائمری مقصد تھا آپ اس کو دیکھیں۔ جس طرح آپ کے دور میں آپ کے vision سے آپ نے پورے پنجاب میں کارڈیالوجی، ٹراما اور ریسکیو سنٹرز کا vision دیا تھا۔ اسی طرح میں میاں شہباز شریف صاحب کے vision کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارا ایک جو اتنا بڑا burning issue تھا کہ liver and renal transplant کے متعلق انہوں نے اس کو ایک جامع ادارہ دے دیا اور اس کے بعد امریکہ سے ایک ایسے ڈاکٹر کو بلایا جس کی وہاں پر اپنی practice بیس سے تیس کروڑ روپے سالانہ تھی اور اس کی expertise حاصل کی گئیں اس کی سربراہی میں جس نے ڈاکٹر سعید صاحب نے دن رات کام کر کے اپنے نیچے ایک ٹیم تشکیل دی اور اس ادارے کو چلانا شروع کر دیا تو آپ نے بیک جنبش قلم ان کو abort ہی کر دیا۔ بے شک وہ عدالت کے حکم سے ہوا مجھے نہیں پتا بلکہ میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے نہیں پتا مجھے پتا ہے اس کے پیچھے motive کیا تھا؟ جس چیف جسٹس صاحب نے یہ فیصلہ دیا تھا وہ انہوں نے اپنے کسی vested interest کی بناء پر سعید صاحب کو وہاں سے ہٹوایا تھا لیکن چلیں ان کے چلے جانے کے بعد آپ ہی کچھ کر لیتے۔ PKLI اربوں روپے سے ادارہ بنا ہوا ہے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے ہیلتھ منسٹر صاحبہ صرف اتنا فرما دیں کہ ان تین سالوں میں وہاں کتنے renal and liver transplant ہوئے ہیں یہ ایک specific question ہے اور عمومی سوال میں یہ کر رہا ہوں کہ پنجاب کے اندر جتنے بھی public hospitals ہیں ان کے اندر آج کے دن تک ان تین سالوں کے اندر کتنے liver اور renal transplant ہوئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! کیا خیال ہے کہ ان تین سالوں میں جتنی خوش حالی آگئی ہے تو اس سے liver اور گردے کے مریض بھی سارے ختم ہو گئے ہیں اور اسی خوش حالی کے اندر وہ اپنی بیماریوں کو بھول گئے ہوئے ہیں۔ منسٹر صاحبہ قصہ یہ ہے کہ ایک liver transplant کے اُوپر اگر آپ الشفاء قائد اعظم انٹرنیشنل پاکستان یا آغا خان ہسپتال میں چلے جائیں یا آپ بھارت میں چلے جائیں تو کم از کم 80 لاکھ روپے لگتا ہے۔ 8 ملین روپے اور یہ ہر بندہ afford نہیں کر سکتا۔ لوگوں کو

دربدر کھجل ہو کر اس کا علاج کروانا پڑتا ہے۔ میں بھی خود ایک practicing doctor ہوں تو مریض بے چارے ڈاکٹروں کے ہاتھوں میں سسک سسک کر مر جاتے ہیں اور اپنے بچوں کو بے یارو مددگار چھوڑ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! حد تو یہ ہے کہ کینسر کے مریض اب دربدر کھجل ہو رہے ہیں اور بے چارے کینسر کے مریض اکٹھے ہو کر سڑکوں پر آ کر احتجاج کرنے پر مجبور ہیں۔ میاں شہباز شریف کے دور میں کینسر کے مریضوں کو جناح ہسپتال کے اندر، میو ہسپتال کے اندر even district level پر diabetic patients کو اور ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو ادویات ملتی تھیں، اب وہ ادویات کہاں گئیں، کیا پاکستان کے سارے مریض تندرست ہو چکے ہیں کہ ان ادویات کی ضرورت نہیں رہی؟ (شیم شیم)

جناب چیئرمین! Emergency medicine، مجھے بڑی اچھی طرح یاد ہے کہ آپ کے دور میں میو ہسپتال کے اندر یہ لاؤڈ سپیکر پر اعلان کیا جاتا تھا کہ کوئی مریض باہر سے ادویات نہ خریدے بلکہ ہر طرح کی ادویات یہاں حکومت کی طرف سے میسر ہیں اور آپ کی اِس روایت کو میاں شہباز شریف نے نا صرف قائم رکھا بلکہ اسے تھوڑا آگے بھی بڑھایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پنجاب کے اندر مریضوں کو ہر طرح کی قیمتی سے قیمتی ادویات ملنی شروع ہو گئیں۔ اب اِن تین سالوں میں کیا ایسا وقت آن پڑا ہے، ہمارے بجٹ کے اندر allocations کی بات تو اربوں روپے کی ہوتی ہے لیکن مریض کے پلے میں ایک دھیلہ بھی نہیں پڑتا اور مریض بے چارے باہر کھجل ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اس پر بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن ڈاکٹر مظہر صاحب نے بڑا اچھا question raise کیا ہے کہ جب میں میڈیکل سٹوڈنٹ تھا تو ہماری کلاس کے اندر امریکہ، کینیڈا، Mauritius، مصر، ملائشیا، انڈونیشیا، کویت اور سعودی عرب جیسے ممالک کے سٹوڈنٹ آ کر ہمارے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ ہمارے ہاں quality education تھی لیکن آج PMC کی وجہ سے ہمارے اپنے بچے ہی کوالٹی سے محروم ہیں۔ ہمارے ہسپتالوں کے اندر quality treatment نہیں دیا جا رہا۔ میں آپ کے توسط سے محترمہ وزیر صحت سے یہ request کروں گا کہ میری اپنی کڈنی میں stone تھا اور اپنے علاج کے لئے پاکستان کے مختلف سرکاری ہسپتالوں کے اندر جا کر میں نے اپنا بُرا حال کروایا کہ میرا گردہ ہی ختم ہو گیا ہوا ہے اور مجھے لندن جانا پڑا تو یہ

ہمارے لوگ پاکستان سے بھاگ بھاگ کر لندن یا دوسرے ممالک میں جاتے ہیں تو اس کے پیچھے بھی کوئی وجہ ہے کہ there is no quality treatment here چلیں، آپ کے بقول پیچھے جو خرابیاں ہوئیں، ہم تو کہتے ہیں کہ خرابیاں نہیں ہوئیں تو آپ ہی اس کی کوئی درست direction متعین فرمادیں کہ یہ کب درست ہو گی کیونکہ تین سال تو آپ کی حکومت کے گُزر چکے۔ پہلے کچھ اگر quality treatment مریضوں کو ملتا تھا اور quality education ملتی تھی لیکن آج وہ تو نہیں ہے اور مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ شاید یہ اگلے دور کے منتظر ہیں کہ جب ہم دوبارہ آئیں گے تو پھر یہ چیزیں کریں گے۔ انہوں نے دوبارہ کیا آنا ہے، آپ نے یہ دور بھی گنوا دینا ہے اور مجھ سے پہلے معزز ممبر جو بات کر رہے تھے ناں کہ آپ لوگ ووٹ لے کر آئے ہوئے ہیں۔ ہمارے معزز ممبران elect ہو کر آئے ہوئے ہیں تو خدانخواستہ وہ وقت نہ آئے کہ آٹے کے ساتھ گُھن بھی پس جائے کیونکہ انہیں تو لوگوں نے گریبان سے پکڑنا ہے اور بطور ممبر اسمبلی ہمیں بھی گریبان سے نہ پکڑنا شروع کر دیں۔

جناب چیئرمین! میں چند ایک گزارشات آپ کی نذر کرنا چاہتا تھا۔ مجھے امید ہے کہ میری ان گزارشات پر غور کیا جائے گا کیونکہ ہمارا ایک انتہائی غریب طبقہ جو سرکاری ہسپتالوں میں جاتا ہے وہاں پر اگر انہیں صرف consultation ہی ملے اور ادویات نہ ملیں تو ان کے ساتھ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ اس کے بعد۔۔۔

جناب چیئرمین: اس کے بعد ڈاکٹر صاحب! سارے پوائنٹس آ گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! میرے ذہن میں ایک مزاحیہ لطیفہ آیا تھا جس پر غور کرنے کے لئے میں نے تھوڑا سا pause لے لیا ہے۔

معزز ممبران: ڈاکٹر صاحب! اپنی صحت کا خیال کریں۔

جناب مظفر علی شیخ: میرا خیال ہے کہ آپ لوگ اپنی صحت کا خیال رکھنا شروع کر دیں اور میں اپنی صحت کا خود ذمہ دار ہوں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! آج حسن مرتضیٰ صاحب نہیں ہیں تو آپ وہ لطیفہ انہیں دے دینا وہ ذرا بہتر سُنا لیں گے۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے آپ کا بہت شکریہ۔ میں اس آخری گزارش کے ساتھ کہ محترمہ وزیر صحت اس چیز پر ضرور غور کریں گی کہ ہسپتالوں کے اندر صرف quantity پر توجہ نہ دیں بلکہ quality treatment کے اوپر توجہ دیں، ہمارے teaching hospitals میں quality education کے اوپر توجہ دیں اور جو ان کے stakeholders ہیں، ان کو ساتھ لے کر چلیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ، پاکستان پائندہ باد۔

جناب چیئرمین: محترمہ یاسمین راشد! (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن: (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج آپ کی بڑی مہربانی ہو گی کہ مجھے 10 منٹ ضرور دے دیں کیونکہ میں ان کی طرف سے بہت زیادہ کئے گئے سوالات کا جواب دینا چاہ رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحبہ! آپ جو سمجھتی ہیں ناں کہ to the point ہے اور جس کا جواب دینا ضروری ہے تو وہ بات کریں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن: (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! ایک سوال ہر معزز ممبر نے اٹھایا جو کہ PKLI پر تھا۔۔۔

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار معزز ایوان میں تشریف لائے)

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن: (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میں بسم اللہ اس بات سے کرنا چاہ رہی ہوں، ڈاکٹر مظفر صاحب نے بھی اور میرے فاضل بھائی صاحب نے بھی یہ سوال اٹھایا کہ بقول ان کے کہ PKLI ایک بڑا ادارہ، تو شہباز شریف صاحب نے 18۔ارب روپے ایک این جی او کو دے کر کہا کہ اسے بنالو اور جو دل کرتا ہے اِدھر خرچ کر لو۔ میں آپ کو یہ بتاتی چلی جاؤں کہ 200 سے زائد آڈٹ پیرا ہیں جن کا ہمیں روزانہ سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ میں صرف بتانا چاہ رہی ہوں کہ "کی ہو گیا اے"۔ اب آ گیا مسئلہ کہ جب وہ ادارہ ہمیں ملا تو وہاں پر کوئی کام نہیں ہو رہا تھا۔ وہاں پر اپنی opening ceremony کروا کر آؤٹ ڈور کا افتتاح کروایا۔ انہی کی وجہ سے میں نے سپریم کورٹ کے چیف

جسٹس صاحب کے سامنے جا کر تین دفعہ اپنی بے عزتی کروائی کہ اس ہسپتال میں کام کیوں نہیں ہو رہا۔ میں آپ کو بتاتی چلی جاؤں کہ الحمد للہ جب سے ہم نے اس ہسپتال کا چارج لیا ہے تو میں بڑے فخر کے ساتھ بتانے لگی ہوں کہ اس ادارے میں آج کے دن تک 164 liver transplant ہو چکے ہیں جہاں پہلے کوئی نہیں ہوتا تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! 150 kidney transplant ہو چکے ہیں۔ یہ جو وہاں پر پیسے لگے ہیں یہ عوام کے پیسے لگے ہیں اور ہم نے ان کو بالکل ضائع نہیں ہونے دیا۔ میں یہ بتا رہی ہوں کہ اس وقت وہ ادارہ properly چل رہا ہے اور ہر قسم کی سہولت غریب مریض کو دے رہا ہے اور ensure کر رہا ہے کہ مریضوں کو اچھی سے اچھی سہولت ملے اس لئے ہم یہ بات دل میں نہیں رکھتے اور اس طرح تھوڑی کرتے ہیں کہ جو ادارے آپ نے بنانے شروع کئے، انہوں نے روک دیئے، آپ کے سامنے "سرجیکل ٹاور" کا آج یہ ذکر کر رہے تھے تو یہ دومنٹ کے لئے بات کرنے سے پہلے سوچ تو لیتے کہ اس ٹاور کو انہوں نے روکا ہوا تھا جسے ہماری حکومت نے آکر مکمل کیا۔

جناب چیئرمین! وزیر آباد کارڈیالوجی انسٹیٹیوشن آپ کے سامنے ہے، اگر ہم نہ شروع کرتے تو آج جو سینکڑوں مریضوں کے وہاں آپریشن ہو رہے ہیں جو صحت یاب ہو کر لوگ دعائیں دیتے ہیں، اگر یہ مکمل ہو چکا ہوتا تو شاید پہلے شہباز شریف صاحب کو بھی کچھ دعائیں مل جاتیں لیکن انہوں نے مکمل اس لئے نہیں ہونے دیا کیونکہ آپ کی حکومت نے شروع کیا تھا۔ اس طرح کی ہم کینہ پروری نہیں کرتے کیونکہ یہ جو پیسے لگے ہوئے ہیں یہ حکومت کے پیسے لگے ہوئے ہیں اور عوام کے پیسے لگے ہوئے ہیں اس لئے ہم کوشش یہ کرتے ہیں کہ آپ بغیر مکمل کئے جو اینٹوں کے ڈھیر چھوڑ گئے ہیں انشاءاللہ ان کو اس سال کے بجٹ میں ہی مکمل کرنے لگے ہیں۔

جناب چیئرمین! Medicine کے اوپر ہر ممبر نے یہ بات کہی کہ medicine available نہیں۔ یقین جانیے آپ کے سامنے ہے کہ ادویات کے لئے 40 ارب روپے مخصوص کئے گئے ہیں اور پچھلے سال بھی اتنے ہی پیسے تھے۔ یہ اس کے علاوہ ہیں جو vertical programmes چل رہے ہیں۔ ہر مریض کو دوائی ملتی ہے یہاں تک کہ آپ کو پتا ہے کہ نواز شریف صاحب ہمارے پاس ہسپتال میں داخل تھے تو ہم نے ان سے بھی کچھ charge نہیں کیا بلکہ انہیں بھی دوران علاج ہر قسم کی ادویات free دیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہم نے تو کوئی ایسا کام نہیں کیا کہ جو سرکاری ہسپتال میں مریض داخل ہو تو ہم اس سے کوئی پیسے لیں۔ ہم نے تو کوئی پیسے نہیں لئے بے شک ان سے پوچھ لیں جبکہ اچھی سے اچھی اور مہنگی سے مہنگی دوائی انہیں دی۔ انہیں جو drips لگ رہی تھیں they were very expensive تو ہم نے تو کبھی نہیں ادویات کو روکا بلکہ آپ یقین جانیں کہ صرف یہ انہی کے لئے نہیں بلکہ سب کے لئے برابر ہے۔

جناب چیئرمین! COVID آیا اور آج یہ سارے COVID کے بارے میں بات کر رہے ہیں تو ساری دنیا نے ہماری COVID Management کے اوپر تعریف کی۔ ہم نے نہیں کی بلکہ لوگوں نے تعریف کی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! آپ کے ہمسایہ ملک بھارت میں جو حال اور situation ہوئی تھی، اگر اس حوالے سے پچھلے سالوں میں ہم محنت نہ کرتے، وہ میرے فاضل بھائی بول بول کر چلے جاتے ہیں اور ان میں سننے کی جرات نہیں ہوتی، انہیں کہیں کہ بیٹھا کریں اور بات سن بھی لیا کریں کیونکہ سارے اپنی بات کر کے چلے جاتے ہیں۔ ہم نے 40 ہزار بندہ employ کیا پچھلے تین سالوں میں، یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک ڈاکٹر employ نہیں کیا 40 ہزار healthcare personals have been on board اور اس کے اندر سب سے بڑی تعداد ڈاکٹروں کی ہے۔ وہ ڈاکٹر جن کی سیٹیں آپ لوگوں نے خالی رکھ کر ان کے بجٹ کو سال کے آخر میں کہیں اور دے دیتے تھے۔ ہم نے پوری کوشش کی کہ ہم اپنے ڈاکٹروں کو employ کریں اور infrastructure improve کریں۔ جس وقت COVID آیا ہے اور ہم نے اس پر محنت کرنا شروع کی آپ یقین کریں کہ ہمارے پاس ایک لاکھ COVID کا مریض داخل ہوا ہے۔ ہمارا 91 percent survival rate تھا، ہم نے ہر قسم کی مہنگی سے مہنگی دوائی دی، Actemra کا نام لے لیں، Remdesivir کا نام لے لیں جس مرضی ٹیکے کا نام لے لیں ہم نے اس کا استعمال کیا اور بلا تفریق یہ کام کیا۔ ہم نے یہ نہیں سوچا کہ یہ امیر آدمی ہے یا غریب آدمی ہے ہم نے ہر طریقے سے اس کا علاج کیا۔ یہاں میرے بھائی بیٹھے تھے وہ چلے گئے ہیں وہ کہہ رہے تھے کہ آپ نے ہسپتال بند کر دیئے۔ میں کہتی ہوں کہ پوری دنیا کے اندر روٹین کے کام کو روک دیا گیا تھا ہم نے یہ کوئی الگ سے کام نہیں کیا۔ الحمدللہ ہماری management ہزار درجے بہتر تھی اور اللہ کی ہمارے اوپر خاص مہربانی تھی ہم جتنا بھی اس کا شکر ادا کریں کم ہے ورنہ ہمسایہ ملک انڈیا

کا حال دیکھ لیں ان کے پاس ہم سے زیادہ پیسے ہیں، ان کی اپنی ویکسین بھی ہے اس کے باوجود وہاں لوگ گلیوں، محلوں اور سڑکوں پر آکسیجن کی تلاش میں مر رہے تھے۔ الحمدللہ اللہ کی مدد سے ہم نے پچھلے سوا سال میں اپنے ہسپتالوں کی دس گنا capacity بڑھائی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہم نے اس لئے oxygenated beds بڑھائے تاکہ خدانخواستہ کوئی ایسا وقت نہ آجائے کہ کسی مریض کو آکسیجن کی ضرورت ہو اور ہم وہ دے نہ سکیں۔ یہ اپوزیشن والے اپنی باتیں کرتے ہیں انہوں نے کبھی سوچا تھا کہ صحت کی سہولت پر بھی ہم کام کریں۔ ابھی ڈاکٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ یہاں اچھا علاج نہیں ہوا مجھے باہر جانا پڑا۔ ان بے چاروں کا قصور نہیں ہے ان کے سارے لیڈر ہی علاج کے لئے باہر جاتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ان کو چاہئے تھا کہ یہ اس ملک میں اچھے ہسپتال بناتے۔ ڈاکٹر مظہر صاحب مجھے بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں، 1988 میں کڈنی ٹرانسپلانٹ پاکستان کے ہر ہسپتال میں ہو رہا تھا۔ شہباز شریف صاحب کا وِژن اتنا تھا کہ انہوں نے ہسپتالوں میں کڈنی ٹرانسپلانٹ بند کر دیئے اور کہا کہ یہ صرف PKLI میں ہی ہو گا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس وقت کڈنی ٹرانسپلانٹ PKLI میں ہو رہا تھا اور نہ ہی کہیں اور ہو رہا تھا کیونکہ PKLI تو ان کے زمانے میں چل ہی نہیں رہا تھا۔ .He knows about it اس کی وجہ یہ تھی کہ ڈاکٹر فرخ خان نے اس کو introduce کرایا تھا اور ہر بندے کو train کیا تھا۔ گوجرانوالہ، گجرات، راولپنڈی اور ہر جگہ کڈنی ٹرانسپلانٹ ہوتا تھا اس کو روکنے کی وجہ سے آج نقصان یہ ہوا کہ وہاں سے expertise لے لی۔ یہاں ہیلتھ انشورنس کارڈ کی بات کی گئی تو میں آپ کو بتاتی چلوں کہ جب ہیلتھ انشورنس کارڈ پر کام شروع ہوا تو اس کا الحمدللہ اتنا positive response آیا کہ ہر بندہ فون کر کے پوچھتا ہے کہ ہمیں کارڈ کب ملے گا۔ 3 لاکھ 75 ہزار لوگ اس انشورنس کارڈ سے مستفید ہوئے ہیں۔ جب ہم نے at random فون کر کے ان کی satisfaction پوچھی تو 97 percent لوگوں نے اپنی satisfaction بتائی۔ اگر وہ اپنی satisfaction نہ بتاتے تو پھر ہم کیوں insurance کا پروگرام بڑھاتے۔ اس کی تو آپ داد دے دیں کہ جب ہم نے انشورنس ہیلتھ کارڈ بانٹنے شروع کئے تو یہ نہیں دیکھا کہ (ن) لیگ کا کون ہے، پیپلز پارٹی کا کون ہے اور تحریک انصاف کا کون ہے ہم نے تو سب کو کارڈ دیئے ہیں۔ ساہیوال ڈویژن اور ڈی جی خان ڈویژن یہ ہماری وہ دو ڈویژنز تھیں

جن میں غربت کی سطح comparatively باقی جگہوں سے زیادہ تھی اس لئے سب سے پہلے وہاں ہر خاندان کو کارڈ دیا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس سکیم سے آج 30٪ لوگ insured ہو گئے ہیں اور اس مد میں اتنا بڑا بجٹ اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ ہم ہیلتھ انشورنس کارڈ کی سہولت سب لوگوں کو دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہاں پر construction کی بات کی گئی اور یہ پوچھ رہے تھے کہ ہسپتال کب بنیں گے ابھی تو ایک اینٹ نہیں لگی؟ مجھے لگتا ہے کہ ان کی نظر کا کوئی مسئلہ ہے۔ بہتر ہے کہ یہ عینکیں لگا لیں تاکہ انہیں نظر آنا شروع ہو جائے۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ ان کو کیسے پتا چلے گا کہ ہسپتال بن رہے ہیں، میں ان کو کس طرح دکھاؤں؟ اس وقت گنگارام ہسپتال کے ساتھ Mother and Child Hospital کی بلڈنگ تیار ہو رہی ہے جو دسویں منزل تک پہنچ گئی ہے یہ عمارت ہر بلڈنگ سے نظر آتی ہے۔ اِنشاءاللہ وہ ہسپتال اگلے سال جون تک مکمل تیار ہو کر فعال ہو جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جہاں تک نشتر ہسپتال-II کا تعلق ہے انشاء اللہ ہمارا gestation period اگلے جون تک ہے تب تک وہ بھی تیار ہو جائے گا۔ یہاں پر ان کی طرف سے ہر بندے نے کھڑے ہو کر میانوالی ہسپتال کا ذکر کیا۔ کاش اس کے بارے میں آپ اپنے دور حکومت میں سوچتے۔ یہ جناب عمران خان کا ضلع ضرور ہے لیکن یہ پاکستان کا بھی حصہ اور پنجاب کا بھی حصہ ہے۔ اگر میانوالی کے لوگوں نے عمران خان کو ووٹ دیئے تو کیا ان لوگوں کو ہم کبھی صحت کی سہولت نہ دیں؟ وہاں کی poverty line, maternal mortality اور infant mortality کی وجہ سے Mother and Child Hospital بن رہا ہے۔ ہمارے بجٹ میں بہت بڑی رقم انشورنس ہیلتھ کارڈ کے لئے مخصوص ہے۔ ہمارے ہسپتال جو راجن پور، لیہ اس کی groundbreaking ہو چکی ہے، اٹک، بہاولنگر، سیالکوٹ اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چکوال میں ہیں، یہاں میرے بھائی خواجہ سلمان رفیق تھے وہ چلے گئے ہیں انہیں بتانا تھا کہ ہمیں فیڈرل گورنمنٹ نے ان ہسپتالوں کے لئے 22-ارب روپیہ دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ ابھی procurement پر ہمارا بڑا مذاق اڑا رہے تھے کہ آپ لوگ ابھی تک ویکسین procure نہیں کر سکے۔ اصل میں ہم ایمانداری سے procure کرتے ہیں جب

honestly procure کرنی ہو تو پھر بہت دھیان رکھنا پڑتا ہے۔ ہم محتاط ہو کر چلتے ہیں کہ ہم سے کوئی غلط قدم نہ اٹھایا جائے جس سے خدانخواستہ گورنمنٹ کے exchequer کو نقصان ہو۔ اس وقت vaccination کے process کو ساری دنیا نے سراہا اور ان کے اپنے لوگوں نے بھی سراہا۔ ان کے لوگوں کی طرف سے tweets بھی کی گئیں، ہمارے لوگوں کی طرف سے نہیں بلکہ ان کے لوگوں کی طرف سے کی گئیں۔ ان لوگوں نے خود تعریفیں کیں لیکن اس ایوان میں کھڑے ہو کر جہاں سچ بولنا چاہئے یہ یہاں vaccination کی برائی کر رہے ہیں اور اس کی management کی بھی برائی کر رہے ہیں۔ میری آپ لوگوں نے بار بار تعریف کی ہے لیکن یہ سارا کام میں اکیلے کیسے کر سکتی تھی اگر میرے سر پر چیف منسٹر کا ہاتھ نہ ہوتا، پرائم منسٹر کی support نہ ہوتی؟ یہ کچھ تو سمجھیں کہ جس چیز کی ساری دنیا تعریف کر رہی ہے کم از کم یہ اس کی برائی تو نہ کریں۔ اس وقت vaccination کا process ہے آج کے دن تک پنجاب میں 74 لاکھ لوگوں کو vaccine لگ چکی ہے اور وافر مقدار میں موجود ہے۔ اگر ان کو شوق ہے تو ہم ان کو دو دو بار لگا دیں گے انہیں بالکل گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک بہت اہم issue کینسر کا تھا۔ آپ کو پتا ہے کہ کینسر ایک ایسی بیماری ہے جس کی کسی ہسپتال میں سہولت موجود نہیں تھی۔ اگر کہیں سہولت تھی بھی تو وہاں پر پرانے زمانے کے آلات لگے ہوئے تھے وہاں کوئی نئے equipments نہیں تھے۔ اس دفعہ کے بجٹ میں، آپ صرف ملاحظہ فرمالیں کہ Mammography Machine ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ، PET CT Scan with Cyclotron which is more than one billion rupees نشتر ہسپتال ملتان، Lithotripter Machine، ٹیچنگ ہسپتال ڈی جی خان، ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال، ٹیچنگ ہسپتال گجرات، Linear Accelerator, which is again used for the purpose of treating of cancer patients. جناح ہسپتال لاہور۔ کارڈیالوجی کے لئے بہت ہی important machine Fluoroscopy ہے۔ یہ میں وزیر آباد کارڈیالوجی ہسپتال کی بات کر رہی ہوں جو انہوں نے functional نہیں کیا تھا اور وہ اتنے سال تک ایسے ہی کھڑا رہا۔ سب سے بڑی بات ہے کہ میو ہسپتال کے لئے Radiotherapy source ہے جو منگوایا جا رہا ہے جو equipment کا 10۔ارب روپے سے زیادہ کا ہے۔ یہ Cobalt 60.

انہوں نے کبھی نہیں منگوایا تھا۔ یہ کہہ دیں کہ انہوں نے منگوایا تھا اگر یہ منگوا لیتے تو آج ان کے لیڈرز جو باہر جا رہے ہیں ان کو جانے کی ضرورت نہ پڑتی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر ان کو بتانا چاہتی ہوں کہ پچھلے تین سالوں سے حالات بہت اچھے ہو گئے ہیں۔ Human Resource جو 50 percent vacant تھی ہم نے لوگوں کو hire کر لیا ہے۔ ہمارے پاس دوائیوں کی مد میں بھی پیسے موجود ہیں اور COVID کی management کو بھی بہتر بنایا گیا ہے۔ جو بھی بیمار ہے آپ ہم سے بالکل رابطہ قائم کریں اگر ہم اچھا علاج نہ کریں تو پھر شکایت کریئے گا۔ دیکھیں! نواز شریف صاحب کے platelets کا اچھا علاج ہوا تھا تو وہ اس condition میں آ گئے کہ وہ باہر بھی travel کر سکے ورنہ وہ تو باہر ہی نہ جا سکتے۔ خدارا اپنے لوگوں کو بُرا بھلا کہہ کہہ کر بہت بڑی زیادتی کرتے ہیں۔ میں ان لفظوں کے ساتھ آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ بجٹ جو آج ہمیں صحت کی سہولتوں کے لئے ملا ہے یہ ایک تاریخی بجٹ ہے۔ یہ تاریخی بجٹ اس لئے ہے کہ جناب عمران خان اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کے وژن میں صحت کی سہولت اوّلین ہے اور جب تک آپ کی قوم صحت مند نہیں ہو گی تو آپ کچھ بھی امید نہ رکھیں اور میں اسی لئے خوش ہوں کہ اس طریقے کو support صرف انہوں نے نہیں بلکہ یہ جتنی changes ہیں ہماری ساری Cabinet نے ان کو support کی ہے تو انشاءاللہ میں امید رکھتی ہوں کہ اس بجٹ سے ہر اس آدمی جس کو صحت کی سہولت کی ضرورت ہے اس کو صحت کی سہولت ملے گی اس لئے میں اس cut motion کو مسترد کرتی ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب، 70-ارب، 15 کروڑ، 53 لاکھ 98 ہزار روپے کی کل رقم بسلسہ مد مطالبہ نمبر PC21016 **"صحت"** کو کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب،70-ارب ،15 کروڑ،53 لاکھ 98 ہزار روپے سے زائد نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 22-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"خدمات صحت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب چیئرمین: اب باقی مطالبات زر کل take up کریں گے۔ کل کے لئے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، پولیس ڈیپارٹمنٹ اور ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے مطالبات زر شامل ہیں۔ اس میں یہ دیکھ لیں گے کہ کتنے لوگوں نے حصہ لینا ہے کیونکہ 5 بجے کے بعد پھر گلوٹین apply ہو جائے گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ہم دو، دو ہو کے participate کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ یہ پھر آپ خود فیصلہ کر لیں لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 24-جون 2021 دوپہر 2 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعرات ،24-جون 2021

(یوم الخمیس،13-ذیقعد 1442 ھ)

سترہویں اسمبلی: تینتیسواں اجلاس

جلد 33 : شمارہ 8

631

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24-جون 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2022-2021

مطالبات زر برائے سال 2022-2021 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر PC21001

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 99 لاکھ، 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 1 تا 2 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21002

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4-ارب، 86 کروڑ، 61 لاکھ، 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 3 تا 4 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21003

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب، 5 کروڑ، 2 لاکھ، 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 5 تا 6 ملاحظہ فرمائیں۔

632

مطالبہ نمبر PC21004

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو67 کروڑ،22لاکھ،78ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد اسٹامپ برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال-2021 2022 کے صفحات 7 تا8 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21005

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو4-ارب،22 کروڑ،12 لاکھ،21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 9 تا10 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21006

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10 کروڑ،40لاکھ،16 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 11 تا12 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21007

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 73 کروڑ،26لاکھ،86 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 13 تا14 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21008

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو90 کروڑ،60لاکھ،57ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 15 تا 16 ملاحظہ فرمائیں۔

633

مطالبہ نمبر PC21009

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 23-ارب، 53 کروڑ، 14 لاکھ، 99 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 17 تا 18 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21010

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 46-ارب، 37 کروڑ، 49 لاکھ، 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 21 تا 22 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21011

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 25-ارب، 16 کروڑ، 85 لاکھ، 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 26 تا 27 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21012

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 10-ارب، 84 کروڑ، 89 لاکھ، 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 30 تا 31 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21013

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب، 28-ارب، 94 کروڑ، 8 لاکھ، 70 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 32 تا 33 ملاحظہ فرمائیں۔

634

مطالبہ نمبر PC21014	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو21 کروڑ،43لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2022کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب گھر" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادااخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021کے صفحات 34 تا35 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21015	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو71۔ارب،54 کروڑ،24 لاکھ،73ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادااخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021کے صفحات 36 تا37 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21016	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک کھرب،70۔ارب، 15 کروڑ،53لاکھ،98ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال-2021 2022کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادااخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021کے صفحات 38 تا39 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21017	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو7۔ارب،15 کروڑ،83لاکھ،43ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال-2021 2022کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادااخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021کے صفحات 40 تا41 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21018	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو21۔ارب،9 کروڑ،62لاکھ،33ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال-2021 2022کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادااخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021کے صفحات 42 تا43 ملاحظہ فرمائیں۔

635

مطالبہ نمبر PC21019

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 96 کروڑ، 83 لاکھ، 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 44 تا 45 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC-21020

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 13-ارب، 80 کروڑ، 93 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امور حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 46 تا 47 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21021

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب، 50 کروڑ، 10 لاکھ، 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 48 تا 49 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21022

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 10-ارب، 82 کروڑ، 18 لاکھ، 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 50 تا 51 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21023

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 12- ارب، 68 کروڑ، 41 لاکھ، 79 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 52 تا 53 ملاحظہ فرمائیں۔

636

مطالبہ نمبر PC21024

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 5-ارب، 57 کروڑ، 27 لاکھ، 3 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 54 تا 55 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21025

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9-ارب، 6 کروڑ، 32 لاکھ، 65 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 58 تا 59 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21026

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 56 کروڑ، 59 لاکھ، 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 60 تا 61 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21027

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب، 49 کروڑ، 93 لاکھ، 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 62 تا 63 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21028

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2 کھرب، 75-ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 66 تا 67 ملاحظہ فرمائیں۔

637

مطالبہ نمبر PC21029	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو27 کروڑ،66لاکھ،53ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021کے صفحات 68 تا69 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21030	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو22-ارب ،72کروڑ،39لاکھ،20ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال-2021 2022کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سبسڈیز"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021کے صفحات 70 تا71 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21031	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو5 کھرب،11- ارب،5 کروڑ،6لاکھ،38ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022کو ختم ہونے والے مالی سال-2021 2022کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"متفرقات"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021کے صفحات72 تا73ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21032	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو78 کروڑ،76لاکھ،6ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"شہری دفاع"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021کے صفحات 75 تا76 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC13033	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو2 کھرب،19-ارب،64 کروڑ، 30لاکھ،15ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"غلے اور چینی کی سرکاری تجارت"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021کے صفحات 77 تا78 ملاحظہ فرمائیں۔

638

مطالبہ نمبر PC13035	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 83 تا 84 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC13050	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 39۔ارب، 99 کروڑ، 49 لاکھ، 34 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 91 تا 92 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC22036	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3 کھرب، 23۔ارب، 91 کروڑ، 76 لاکھ، 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 93 تا 95 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12037	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 33۔ارب، 21 کروڑ، 53 لاکھ، 61 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 96 تا 97 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12041	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 78۔ارب، 79 کروڑ، 90 لاکھ سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 98 تا 99 ملاحظہ فرمائیں۔

639

مطالبہ نمبر PC12042	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب،24-ارب،6 کروڑ، 79 لاکھ،79ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 100 تا101 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12043	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 25-ارب،62 کروڑ، 14 لاکھ،42ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال-2021 2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 102 تا103 ملاحظہ فرمائیں۔

641

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

جمعرات، 24-جون 2021

(یوم الخمیس، 13- ذیقعد 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 07 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ
وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ
سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾

سورہ الاحزاب آیات 39 تا 44

یعنی ان پیغمبروں میں جو اللہ کے پیغام جُوں کے تُوں پہنچاتے اور اُس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے (39) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں لیکن اللہ کے پیغمبر اور نبیوں کی مہر یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کر دینے والے ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے (40) اے اہل ایمان اللہ کا بہت بہت ذکر کیا کرو (41) اور صبح شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو (42) وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے (43) جس روز وہ اس سے ملیں گے تو ان کا تحفہ اللہ کی طرف سے سلام ہو گا اور اس نے ان کے لئے عمدہ ثواب تیار کر رکھا ہے (44)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے ختم رسُل مکی مدنی ﷺ کونین میں تُم سا کوئی نہیں
اے نورِ مجسم ﷺ تیرے سوا محبوب خدا کا کوئی نہیں
اوصاف تو سب نے پائے ہیں پر حُسن سراپا کوئی نہیں
آدم سے جناب عیسیٰ تک سرکار ﷺ کے جیسا کوئی نہیں
یہ شان تمہاری ہے آقا ﷺ تم عرشِ بریں تک پہنچے ہو
ذی شان نبی ہیں سب لیکن معراج کا دُلہا کوئی نہیں
ہو جائے اگر اِک چشمِ کرم محشر میں ہماری لاج رہے
اے شافعِ محشر ﷺ تیرے سوا بخشش کا وسیلہ کوئی نہیں

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وزیر خزانہ صاحب مطالبہ زر نمبر PC 21015 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21015

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 71 ارب 54 کروڑ 24 لاکھ 73 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 22-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"تعلیم"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 71 ارب 54 کروڑ 24 لاکھ 73 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 22-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"تعلیم"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں MR JAHANGIR KHANZADA,MR IFTIKHAR AHMAD KHAN,MR TANVEER ASLAM MALIK,MR NASIR MAHMOOD,MR ARIF IQBAL,KHAWAJA MUHAMMAD MANSHA ULLAH BUTT,MR LIAQAT ALI,RANA MUHAMMAD AFZAL,MR ZEESHAN RAFIQUE,CH NAVEED ASHRAF,CH ARSHAD JAVAID WARRAICH, MR BILAL AKBAR KHAN,MR BILAL FAROOQ TARAR,MR IMRAN

KHALID BUTT,MR MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN,MR MUHAMMAD TOUFEEQ BUTT,MR ABDUL RAUF MUGHAL,CH WAQAR AHMAD CHEEMA,MR QAISAR IQBAL,MR AKHTAR ALI KHAN,MR AMAN ULLAH WARRAICH,CH MOHAMMAD IQBAL,MR IRFAN BASHIR,MS HAMEEDA MIAN,MR MUZAFER ALI SHEIKH,MR SOHAIB AHMAD MALIK,MIAN MANAZAR HUSSAIN RANJHA,MR LIAQAT ALI KHAN,RANA MUNAWAR HUSSAIN,MR MUHAMMAD MOAZZAM SHER,MR MUHAMMAD SHOAIB IDREES,MR JAFFAR ALI,MR MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR,CH ZAFAR IQBAL NAGRA,MR ALI ABBAS KHAN,MR FAQIR HUSSAIN,MR MUHAMMAD AYUB KHAN,MR MOHAMMAD KASHIF,AGHA ALI HAIDAR,MR MUHAMMAD ASHRAF RASOOL,MIAN ABDUL RAUF,MR MAHMOOD UL HAQ,MR SAJJAD HAIDER NADEEM,MR SAMI ULLAH KHAN,MR GHAZALI SALEEM BUTT,MR SHAHBAZ AHMED,MR MARGHOOB AHMAD,RANA MASHHOOD AHMAD KHAN,KHAWAJA IMRAN NAZEER,MALIK GHULAM HABIB AWAN,MALIK MUHAMMAD WAHEED,KH SULMAN RAFIQ,MR SOHAIL SHOUKAT BUTT,MALIK SAIF UL MALOOK KHOKHAR,MR RAMZAN SADDIQUE,MR AKHTAR HUSSAIN,RANA MUHAMMAD TARIQ,MR MUHAMMAD MIRZA JAVED,MR MUHAMMAD NAEEM SAFDAR,MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN, SHEIKH ALLA-UD-DIN,RANA MOHAMMAD IQBAL KHAN,CH IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR,MR NOOR UL AMIN WATTOO,MIAN YAWAR ZAMAN,MR MUNEEB-UL-HAQ,MR GHULAM RAZA,MR NAVEED ALI,MALIK NADEEM KAMRAN,MR MUHAMMAD ARSHAD MALIK,MR NAVEED ASLAM KHAN LODHI,RANA RIAZ AHMAD,MR

MUHAMMAD YOUSAF,MR KHALID MEHMOOD,MIAN IRFAN AQEEL DAULTANA,MR MUHAMMAD SAQIB KHURSHED,RANA ABDUL RAUF,MR MUHAMMAD JAMIL,MR ZAHID AKRAM,CH MAZHAR IQBAL,MR MUHAMMAD ARSHAD,MR ZAHEER IQBAL,MR MUHAMMAD AFZAL GILL,CH MUHAMMAD SHAFIQ ANWAR,MALIK GHULAM QASIM HINJRA,MR IJAZ AHMAD,SARDAR AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI,MS ZAKIA KHAN,MS MEHWISH SULTANA,MS AZMA ZAHID BOKHARI,MS ISHRAT ASHRAF,MS SADIA NADEEM MALIK,MS HINA PERVAIZ BUTT,MS SANIA ASHIQ JABEEN,MS TAHIA NOON,MS USWAH AFTAB,MS SABA SADIQ,MS KANWAL PERVAIZ CH.,MRS GULNAZ SHAHZADI,MS RABIA NUSRAT,MS HASEENA BEGUM,MS RAHAT AFZA,MS RUKHSANA KAUSAR,MS SALMA,SAADIA TAIMOOR,MS KHALIDA MANSOOR,MS RABIA AHMED BUTT,MS RABIA NASEEM FAROOQI,MRS FAIZA MUSHTAQ,MS BUSHRA ANJUM BUTT,SYEDA UZMA QADRI,MS SUMERA KOMAL,MRS RAHEELA NAEEM,MS SUNBAL MALIK HUSSAIN,MS ANEEZA FATIMA,MS NAFISA AMEEN,MS ZAIB-UN-NISA,MR KHALIL TAHIR SINDHU,MS JOYCE ROFIN JULIUS,MR RAMESH SINGH ARORA,MR TARIQ MASIH GILL, MS TALLAT MEHMOOD,.SYED HASSAN MURTAZA,SYED ALI HAIDER GILANI, MR GHAZANFAR ALI KHAN,SYED USMAN MEHMOOD, MR RAIS NABEEL AHMAD AND MS SHAZIA ABID MR MUMTAZ ALI

کی طرف سے cut motion آئی ہے۔ محرک اپنی cut motion پیش کریں۔

رانا مشہود احمد خان: شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"71 ارب 54 کروڑ 24 لاکھ 73 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ نمبر PC 21015 "**تعلیم**" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے"۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"71 ارب 54 کروڑ 24 لاکھ 73 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ نمبر PC 21015 "**تعلیم**" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے"۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! I oppose

جناب سپیکر: رانا صاحب! منسٹر صاحب نے اسے oppose کیا ہے آپ اس پر speech کریں گے؟

رانا مشہود احمد خان: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! جب اس حکومت کا چوتھا بجٹ پیش کیا گیا تو ہمارا اعتراض یہ تھا کہ یہ حکومت جھوٹی باتوں اور جھوٹ کی بنیاد پر چلتی ہے۔ جب میں اپنی بات کروں گا اور جو انہوں نے بجٹ کے اندر facts and figures پیش کئے ہیں اس میں فرق دکھاؤں گا۔ آپ دیکھیں کہ یہاں حکومت کا عالم یہ ہے، جب ایجوکیشن کی بات ہوتی ہے تو یہ سکول ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن دونوں کی ہوتی ہے۔ یہاں پر مجھے ہائر ایجوکیشن کے منسٹر صاحب نظر نہیں آرہے ہیں۔ یہ حکومت کی ایجوکیشن کے ساتھ commitment ہے جو آپ کو یہاں اس ہاؤس کے اندر نظر آرہی ہے۔ چیئر کی Ruling تھی کہ جب کسی محکمہ کے بارے میں اور خاص طور پر بجٹ پر کسی بھی محکمے کو take up کیا جائے گا تو اس کے منسٹر ہاؤس میں اور سیکرٹری گیلری میں موجود ہوں گے۔ میں چیئر سے ہی کہوں گا کہ آج وہ اپنی Ruling کو خود ہی دیکھ لیں کہ اس پر کتنا عملدرآمد ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! رانا مشہود صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں کیا آفس گیلری میں سیکرٹری ہائر ایجوکیشن موجود ہیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کو on oath کہتا ہوں کہ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن گیلری میں نہیں ہیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! وہ CM آفس میں ہیں۔

جناب سپیکر: کیا انہوں نے وہاں بیٹھ کر یہاں کا کام کرنا ہے؟

آوازیں: سیکرٹری ہائر ایجوکیشن نہیں آئے۔

جناب سپیکر: مراد صاحب! کیا ہائر ایجوکیشن کے سیکرٹری آفیسر گیلری میں موجود ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! سیکرٹری سکول ایجوکیشن بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری سکول ایجوکیشن تو ہیں اور آپ بھی ہیں۔ ہائر ایجوکیشن سے متعلق کٹ موشن ہے اور یہاں ہائر ایجوکیشن کے منسٹر بھی نہیں ہیں اور گیلری میں سیکرٹری بھی نہیں ہیں۔ کیا سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کی کسی نے کہیں فوٹو دیکھی ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر سیکرٹری ہائر ایجوکیشن CM کے دفتر میں ہیں تو کسی کو وہاں بھیجیں جو ان کو لے کر آئیں۔

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہائر ایجوکیشن کے منسٹر چیف منسٹر کے چیمبر میں تھے وہ دو منٹ تک یہاں پہنچ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: انہیں کہیں کہ وہ جلدی یہاں آئیں۔ انہوں نے ہاؤس میں بیٹھنا ہے وہاں نہیں بیٹھنا۔

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! وہ ابھی آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کہاں ہیں؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! منسٹر صاحب آ رہے ہیں اور اپنے ساتھ سیکرٹری کو بھی لے کر آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: دریشک صاحب! آپ ہاؤس کی طرف سے چیف منسٹر کے دفتر جائیں۔۔۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! منسٹر ہائر ایجوکیشن آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے محکمے سے متعلق کٹ موشن کی تحریک ہے اور سارے ممبران یہاں ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کٹ موشن کی پہلی تحریک آپ کے محکمے کی ہی ہے جس کا جواب آپ نے دینا ہے۔ یہاں گیلری میں آپ کے محکمے کے سیکرٹری بھی نہیں ہیں اور آپ خود بھی ہاؤس میں نہیں تھے۔ پھر priority ہاؤس کی تو نہ ہوئی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں معذرت چاہتا ہوں مجھے تھوڑی تکلیف تھی اس لئے یہاں آتے ہوئے تھوڑا لیٹ ہو گیا ہوں۔ مجھے اوپر چیف منسٹر صاحب نے بلایا تھا تو جیسے ہی مجھے پیغام ملا میں فوری طور پر آ گیا ہوں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کی Ruling موجود ہے۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اب منسٹر صاحب آ گئے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کی ایک Ruling یہ بھی تھی کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کا بھی گیلری میں ہونا ضروری ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے محکمے کے سیکرٹری کہاں ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب کا تو مجھے نہیں پتا میں ابھی چیک کر لیتا ہوں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ یہ رپورٹ ہاؤس کو دیں کہ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کیوں نہیں آئے؟ جبکہ پہلے ہی یہ احکامات دیئے جا چکے ہیں کہ متعلقہ محکمے کے سیکرٹری گیلری میں موجود ہوں گے۔ اس کی پوری رپورٹ ہاؤس میں پیش کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میرے لئے منسٹر صاحب بہت محترم ہیں لیکن چونکہ ہائر ایجوکیشن کے گیارہ سیکرٹریز تبدیل ہوئے ہیں کیا میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ان کو یہ تو پتا نہیں کہ سیکرٹری کہاں پر ہیں کیا انہیں یہ پتا ہے کہ آج کل ان کے سیکرٹری کون ہیں؟

جناب سپیکر: چلیں، وہ آ گئے ہیں اب آپ اپنی بات شروع کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جو بات میں نے پہلے کی تھی کہ اس حکومت کا جو رویہ governance کے حوالے سے ہے اس کا اثر آج پورا پنجاب نہیں بلکہ پورا پاکستان بھگت رہا ہے۔ اس کی ایک مثال آج آپ نے اس ہاؤس میں بھی دیکھ لی کہ آپ کی Rulings کو جس طرح flout کیا گیا وہ سب کے سامنے ہے۔ قوموں کی ترقی میں تعلیم کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے اسی لئے بابائے قوم نے کہا تھا کہ "Education is a matter of life and death to our nation. The

world is moving so fast that if you do not educate yourself you will be not only completely left behind but will be completely finished up.”
تعلیم کی اہمیت کے بارے میں بابائے قوم نے جو فرمایا اللہ کے فضل سے اسی چیز کو سامنے رکھ کر ہم نے 2008 سے 2018 تک میاں شہباز شریف کی سربراہی میں پنجاب کے اندر ایجوکیشن کی ترقی کا سفر شروع کیا تھا۔ ہم نے ایجوکیشن کا پالیسی فریم ورک بنایا تھا، ہم پنجاب کا Schools Reform Road Map بنا کر چلتے تھے اور تمام stakeholders کو اکٹھا کیا جاتا تھا۔ ایک ایسا document یہ میں on the floor of the House آپ کو بھی present کروں گا کہ ہم Schools Reform Road Map کے ایجنڈے کو سامنے رکھ کر چلتے تھے اور ہم نے 2010 میں تعلیم سے اس کا آغاز کیا۔ ہم نے یہ دیکھا کہ ضرورت کس چیز کی ہے۔ پرائمری ایجوکیشن سے لے کر ہائر ایجوکیشن تک ہم نے studies کروائیں جس سے ہمیں یہ پتا چلا کہ ہمارے سکولوں میں کن چیزوں کی کمیاں ہیں؟ باؤنڈری والز، فرنیچر کی فراہمی، ٹیچرز کی کمی، clean drinking water اور واش روم ان تمام چیزوں کو دیکھا گیا۔ وہ سٹڈی World Bank، McKinsey، اور Nielsen نے کی۔ جب ہم 2008 میں آئے تھے تو پنجاب کے سکولوں کے اندر یہ سہولیات 33 فیصد سے لے کر 41 فیصد تک vary کر رہی تھیں۔ ہم نے 2010 میں بہت بڑا Schools Reform Road Map کو launch کیا۔ ہم ہر سال billions of rupees سکولوں کے سارے انفراسٹرکچر کو complete کرنے پر لگاتے تھے۔ جب 2018 میں ہم حکومت چھوڑ کر گئے تھے تو اللہ کا شکر ہے یہ الیکشن کمیشن جو پولنگ سٹیشنز بنا رہا تھا اس نے رپورٹ دی تھی کہ پنجاب کے 97 فیصد سکولوں میں یہ تمام facilities موجود ہیں۔ یہ ہماری وہ growth تھی جو ہم نے شہباز شریف کی سربراہی میں deliver کر کے دکھائی۔ یہ ممکن اس طرح ہوا جس طرح میں نے Schools Reform Road Map کی بات کی اس کے نیچے ہم ایک stocktake کرتے تھے۔ ہر تین ماہ کے بعد ایک stocktake ہوتا تھا جس میں چیف منسٹر صاحب خود بیٹھتے تھے Sir Michael Barber آتے تھے۔ دنیا کے تمام وہ ادارے جو ہمارے ساتھ کام کر رہے تھے چاہے وہ یونیسف تھا، چاہے وہ ورلڈ بنک تھا، چاہے وہ DFID تھا، اور چاہے وہ McKinsey تھا یہ سب کے سب ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اس کے اندر تمام ٹیمیں بیٹھتی تھیں اور ہر تین ماہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا تھا۔ جب ہم نے

اللہ کے فضل سے district-wise دیکھنا شروع کیا کہ پنجاب کا کون سا ڈسٹرکٹ پیچھے ہے اور پھر ایک healthy competition کا آغاز کیا، resources کیا چاہئیں، وہاں پر resource utilization شروع کرائی اور اس کا رزلٹ یہ نکلا جو میں ابھی تھوڑی دیر کے بعد آپ کے سامنے رکھوں گا۔ اس کا رزلٹ یہ نکلا کہ یونیسف نے ایک document شائع کیا جس کے اندر کہا گیا کہ یہ جو Schools Reform Road Map ہے اور stocktake کے بعد جو حکومت نے کارکردگی دکھائی ہے Economist میں 2018 کے اندر ایک آرٹیکل چھپتا ہے اور وہ آرٹیکل یہ کہتا ہے کہ پنجاب کا جو ایجوکیشن سسٹم ہے اس کا مقابلہ پاکستان کے باقی صوبوں سے نہیں ہے بلکہ دنیا کے بہترین ملکوں کی growth کے ساتھ مقابلہ ہے۔ اب یہ وہ background تھا جس کے اندر ہم نے اپنے کام کا آغاز کیا اور جب ہم نے شروع کیا، جس طرح آپ کو بتایا تو میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کو بھی بتا رہا ہوں کہ اُس وقت ہمارے سکولوں کے اندر بچوں کی تعداد 90 لاکھ سے کم تھی، ہمارے سکولوں کے اندر quality education کا فقدان تھا اور اس پر پہلا کام infrastructure سے start کیا پھر ہم نے 2 لاکھ 10 ہزار کے قریب ٹیچرز NTS کے ذریعے بھرتی کئے تو اللہ کے فضل سے پورے پنجاب میں ایک شکایت بھی نہیں آئی اور یہ ایک اتنی شفاف قسم کی بھرتی تھی کہ آج وہ قوم کے بچے اور بچیاں ان سکولوں کے اندر قوم کے مستقبل سنوارنے کے لئے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں کیونکہ وہ میرٹ کی بنیاد پر آئے تھے۔ پھر ہم نے ایک ٹیچر ٹریننگ پروگرام کا آغاز کیا وہ میں تمام details آپ کے سامنے ابھی رکھتا ہوں لیکن سب سے پہلے اس حکومت کا جو بجٹ ہے اگر overall ان کا ڈویلپمنٹ کا بجٹ دیکھیں، یہ بات پہلے بھی ہو چکی ہے کہ ہم اپنے آخری سال کے اندر جتنا بجٹ دے کر گئے تھے، اگر آج inflation کو بھی ڈال لیں تو یہ اتنا بجٹ تین سال بعد بھی دینے میں ناکام رہے ہیں۔ اگر ہم ایجوکیشن کی بات کریں تو جو اس کا budget outlay تھا اگر آپ سارا کچھ دیکھیں تو یہ بڑی بُری طرح فیل ہوتے نظر آتے ہیں۔ اب جو سب سے بڑا کام تھا کہ پنجاب کے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا ہے، تو ہم نے 2018 میں 34 بلین روپے کا بجٹ ڈویلپمنٹ آف ایجوکیشن سیکٹر کے لئے رکھا تھا جبکہ اگر آپ اِن کے تین سالوں کا پچھلے تین سالوں سے تقابل کریں تو انہوں نے جو total budget کا spend کیا یا utilize کیا وہ سارا 16 ارب روپے بنتا ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب دشمنی کی سب سے بڑی

مثال ہے۔ انہوں نے جو اس سال budget estimate پیش کئے ہیں اس میں وہ 42۔ ارب روپے کہہ رہے ہیں اور اگر اس میں 31 فیصد inflation ڈالیں، ہم نے 2018 میں 34 ارب روپے کا بجٹ دیا تھا اس سے یہ کئی درجے کم کا بجٹ ہے جو یہ آج کے دن میں پیش کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کا جو Tertiary Education Affairs and Services کا بجٹ ہے اگر آپ 2018 میں دیکھیں تو ہمارا ساڑھے 7 بلین روپے کا بجٹ تھا جبکہ ان کا 2019 میں 4 بلین روپے تھا، 2020 کا صرف 75 کروڑ روپے تھا، 2021 کے اندر صرف 2 بلین روپے تھا اور یہ 22-2021 کا 4 بلین روپے کہہ رہے ہیں تو یہ ان کی تعلیم دوستی ہے آج وہ عوام کے سامنے ہے۔ اگر یہ picture سامنے رکھیں تو آپ کو نظر آتا ہے کہ ان کا focus کیا ہے؟ ان کا focus نہ پنجاب کی عوام کو سہولیات زندگی پہنچانا ہے اور نہ ہی پنجاب کو تعلیم سے آراستہ کرنا ہے۔ اسی طرح پری پرائمری اور ایجوکیشن آفیئرز سروسز کا دیکھیں اور اگر اس کا بھی 2018 کے بجٹ سے تقابل کریں تو آپ کو 40 فیصد کی کمی نظر آتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے 2018 میں سکینڈری ایجوکیشن آفیئرز اینڈ سروسز کا بجٹ 27 بلین روپے دیا تھا اور آج 22-2021 میں یہ 31 بلین روپے رکھ رہے ہیں۔ اس وقت inflation 30٪ ہے اور اگلے سال کی 40 فیصد expected ہے تو اگر اس کو ڈال کر آپ یہ سارا کچھ دیکھیں تو آج تک یہ 2018 کو match نہیں کرپائے تو یہ ان کی تعلیم دوستی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم نے جو initiatives لئے تھے ان initiatives میں ایک بہت بڑا initiative تھا، جب ہم نے یہ Schools Road Map Launch کیا تھا اور جب stocktakes کئے تھے تو پنجاب کے 36 اضلاع میں سے 10 ضلع ایسے آئے تھے جن کے اندر 55 فیصد out of school بچے تھے، یہ out of school بچوں کی بہت بڑی تعداد تھی، یہ ان 10 ڈسٹرکٹ کے اندر تھی اور یہ 10 ڈسٹرکٹ جنوبی پنجاب کے ڈسٹرکٹ تھے جب ہم نے ان 10 ڈسٹرکٹ کے اندر studies کرائی تو پتا یہ لگا کہ وہاں پر بچوں یعنی لڑکوں کو سکول بھیج دیتے ہیں لیکن چونکہ غربت بے تحاشا ہے تو بچیوں کو سکول بھیجنے کا خرچہ ہے حالانکہ سکولز فری ہیں لیکن سکولز بھیجنے کی ایک cost ہے جس میں یونیفارم ہے، بستہ ہے اور روز آنے جانے کی ایک cost ہے جس کی وجہ سے وہ بیٹیوں کو سکول نہیں بھیجتے تو وہاں پر میاں محمد شہباز شریف صاحب نے ایک بہت انقلابی پروگرام زیور تعلیم کا آغاز کیا تھا۔ ہم نے زیور تعلیم پروگرام

کے لئے 6 بلین روپے سے زیادہ کا پیسا رکھا تھا جس سے ہم صرف جنوبی پنجاب کے 16 اضلاع میں 6 لاکھ سے زیادہ بچیوں کو سکولوں میں لے آئے تھے ان کو ایک monthly stipend ملتا تھا جس سے سکول کے اندر نا صرف۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ایجوکیشن سیکٹر میں یہ پروگرام میرا تھا۔ میں نے ورلڈ بنک سے کہا اور میں نے ہی یہ 200 روپے stipend شروع کیا تھا پھر جب enrollment کو 91 فی صد پر لیا گیا تو ورلڈ بنک والوں نے کہا کہ ہم نہیں مانتے تو میں نے کہا کہ آپ آڈٹ کرالیں تو انہوں نے Ferguson سے audit کرایا۔ یہ on record ہے آپ اپنی کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں تو اس ریکارڈ کی روشنی میں انہوں نے کہا کہ 200 روپے مل رہا ہے تب ہی یہ 91 enrollment فی صد ہوئی ہے جہاں میں نے تعلیم فری کر دی اور کتابیں فری کر دیں تو انہوں نے کہا کہ صرف ایک شکایت آتی ہے کہ 20 روپے ڈاکیا لیتا ہے تو میں نے کہا کہ ڈاکیے کو لینے دیں وہ غریب آدمی ہے۔ رانا صاحب! یہ پروگرام mix نہ کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ویسے آپ کو روکنا میرا بنتا نہیں لیکن facts کو تو صحیح کرنا ہے۔ آپ کے بڑے پروگرام ہوں گے اور میں نے آپ کے پروگراموں کو کبھی نہیں چھیڑا لیکن یہ تو ورلڈ بنک کا ریکارڈ ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اب اجازت ہے؟

جناب سپیکر: چلیں! آپ بات کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ہم نے کبھی اس کے اندر بغض سے کام نہیں لیا جو آپ کا 1122 کا پروگرام تھا ہم نے اس کو نا صرف acknowledge کیا بلکہ اس کی تعداد کو بڑھایا۔ اس کے ساتھ اور بے تحاشا پروگرام ہیں جو آپ کے دور میں شروع ہوئے تھے کیونکہ حکومتیں اور ملک ترقی تبھی کرتے ہیں جب اچھی schemes کی continuity ہوتی ہے۔ زیور تعلیم کے حوالے سے میں صرف آپ کو یہ بتانا چاہوں گا کہ جو girls stipend ہے، میں on the floor of the House اس کو contest نہیں کرنا چاہتا اور آپ ہمارے لئے بڑے محترم ہیں لیکن میں صرف یہ کہوں گا کہ ہم جس وقت آئے تھے اس وقت یہ پروگرام کوئی pilot program کی stage میں ہو گا زیور تعلیم پروگرام کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے جو annually 6 billion rupees

budget approve ہوا تھا وہ مجھے آج بھی یاد ہے اور اس میں بالکل ورلڈ بنک بھی بیٹھا تھا، اس میں فنانس ڈیپارٹمنٹ بھی بیٹھا تھا اور اس میں DFID بھی بیٹھا تھا اگر آپ نے اس کا آغاز کیا تھا تو میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں لیکن ہمارے دور میں ہی اس کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ آج جو یہاں پر تالیاں بجا رہے ہیں انہوں نے اس بجٹ پر cut لگا دیا ہے۔ ان کو تو یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ اب میری بات کے بعد انہوں نے تالیاں بجانی ہے یا اپنے منہ نوچنے ہیں کیوں کہ جو 6 بلین روپے ہم نے جنوبی پنجاب کی بچیوں کے لئے رکھے تھے کہ وہ زیور تعلیم سے آراستہ ہوں، آپ اس بجٹ کو دیکھیں تو اُس کو slash کیا ہے۔ ایک اور منصوبہ جو پہلے کا چل رہا تھا میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ ہم نے شروع کیا تھا وہ Punjab Examination Commission جو پانچویں اور آٹھویں کے بچوں کا امتحان لیا جاتا تھا وہ اس لئے تھا کہ میٹرک کے امتحان سے پہلے کوئی ایسی چیز نہیں تھی کہ جس سے gage کیا جا سکے کہ بچوں اور بچیوں کو جو سکولوں میں تعلیم دی جا رہی ہے، جو ٹیچرز پڑھا رہے ہیں، کیا وہ ٹھیک پڑھا رہے ہیں یا غلط پڑھا رہے ہیں۔ ہم نے دو کام کئے تھے سکولوں میں tablets introduce کروائے تھے جہاں پر literacy and numeracy کا level نہ صرف daily کی بنیاد پر بلکہ monthly بھی سکولوں میں ٹیچرز کی حاضری سے لے کر، بچوں کے ٹیسٹوں سے لے کر ایک average نکلتی تھی کہ یہ بچے کس level تک پہنچے ہیں اور یہ literacy and numeracy کا جو ہمارا ٹیسٹ تھا اس کو دُنیا کی تمام بڑی تنظیموں نے endorse کیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ یہ way forward ہے۔ آج Punjab Commission Examination تو موجود ہے اُس کے افسران تنخواہیں لے رہے ہیں لیکن پانچویں اور آٹھویں کے امتحانات ختم کر دیئے گئے ہیں اب کسی کو پتہ نہیں کہ پنجاب کا جو مستقبل ہے وہ میٹرک تک کتنے بچے پہنچتے ہیں اور کتنے بچوں کا امتحان ہوتا ہے، اب وہاں پر کوئی check and balance نہیں رہ گیا۔ اسی طرح ہم نے ایک regime کھڑا کیا تھا جو AEOs ہیں وہ سکولوں کا visit کرتے تھے اور ہم نے ایک dashboard create کیا تھا Open Data Punjab کے نام سے یہ MEAs and AEOs سکولوں میں جاتے تھے، یہ چھاپے مارتے تھے، ہم نے سکولوں میں tablets دیئے ہوئے تھے اُن سکولوں سے جو data نکلتا تھا وہ روز کے روز اُس dashboard کے اوپر آ رہا ہوتا تھا اور اُس سے پتہ چلتا تھا کہ کون سا ٹیچر آج سکول میں موجود ہے، کتنے بچے آج سکول میں موجود ہیں any given day سکولوں کا سارا data باہر آتا تھا۔ آج جب میں دیکھتا ہوں اُن

AEOs کا بجٹ ہی ختم کر دیا گیا ہے تو یہ پنجاب کی تعلیم کے ساتھ دشمنی ہے یہ آج سامنے نظر آرہی ہے۔ پڑھائی یا اچھا مستقبل کیا اس پنجاب کے رہنے والے تمام بچے اور بچیوں کا حق نہیں ہے؟ جہاں پر ہم سکولوں میں بچوں کو لے کر آرہے تھے وہاں پر ایک بہت بڑا component---

جناب سپیکر: رانا مشہود صاحب! اب آپ wind up کر لیں پھر ٹائم کم رہ جائے گا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پھر یہ چیزیں جو---

جناب سپیکر: یہ چیزیں آپ کی ٹھیک ہیں لیکن اس کے بعد آپ ہی نے دیگر معزز ممبران کے نام دیئے ہیں محترمہ گلناز شہزادی اور محترمہ مہوش سلطانہ نے بھی بات کرنی ہے تو اس لئے آپ جتنا مختصر کر لیں گے تو یہ بہتر رہے گا پھر میں نے wind up کے لئے منسٹر صاحب کو بھی کہنا ہے پھر ٹائم کم رہ جائے گا آپ کے سارے ساتھی بھی بات کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! انہوں نے چیزیں ہی اتنی زیادہ غلط کر دی ہیں کہ وہ پورا بیان کرتے ہوئے بھی ٹائم لگتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں کوئی بات نہیں۔ آپ مختصر کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں اس کو ذرا تیزی کے ساتھ کرتا ہوں کہ brickkiln پر کام کرنے والے بچے اور بچیاں کیا وہ اس قوم کا اثاثہ نہیں ہیں، کیا اُن کو اس لئے مرحوم کر دیا گیا ہے کہ اُن کی اکثریت مسیح برادری سے تعلق رکھتی ہے، کیا اس لئے یہ فنڈ ختم کر دیا گیا ہے کہ یہ جو discrimination ڈالی گئی ہے وہ بچے اور بچیاں جو مٹی کے اندر مٹی ہو جاتے تھے اُن کا مستقبل بنانے کی کوشش کی گئی ہے؟ اسی طرح کی ایک بہت بڑی example ہے جنوبی پنجاب میں مظفر گڑھ کے پاس بصیرہ کا علاقہ ہے وہاں پر سیلاب آیا، وہاں پر TURKS نے ہمیں ایک ہسپتال بنا کر دیا اور بصیرہ میں ایک state of the art سکول بنا کر دیا، وہاں پر اُس علاقے کی 400 بچیاں جن کا ہر سال وہاں داخلہ ہوتا تھا، پچھلے سال اُن بچیوں کا پہلا batch جس نے O level کیا اُن کے بارے میں آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اُن 200 یا 300 بچیوں کے اندر سے 96 فیصد بچیوں نے A plus اور A grade لیا۔ یہ بصیرہ وہ علاقہ ہے جہاں پر کوئی نہیں جاتا تھا، کوئی پوچھتا نہیں تھا آج وہاں کی بیٹیاں بھی فخر کے ساتھ قومی دھارے میں شریک ہو رہی ہیں۔ اسی طرح یہاں پر ہم

بلوچستان کے بچوں کو حق دیتے تھے، اُن کو یہاں کی یونیورسٹیوں میں کوٹہ دیتے تھے یہاں پر دانش سکول کے اندر کوٹہ دیتے تھے اس حکومت نے وہ کوٹہ بھی ختم کر دیا جو وفاق کی علامت پنجاب بڑا بھائی بن کر چلتا تھا انہوں نے وہ بھی ختم کر دیا ہے۔ اب میں بات کو جلدی ختم کرنا چاہ رہا ہوں اگر crosstalk ہو گی۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، Order in the House No cross talk please.

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ہمارا Punjab School Support Program جس کے تحت وہ سکولز جو سرکاری سکولز تھے جو اچھے نہیں چل رہے تھے، ہم نے پہلی دفعہ Public-Private Partnership میں جا کر بہترین اداروں کے ساتھ جو پرائیویٹ ادارے تھے اُن کے ساتھ collaboration کی اور جس سکول کے اندر بچوں کی تعداد 20 سے کم تھی جس کا result zero سے کم تھا ہم نے forty-five hundred schools کا یہ معاہدہ کیا اور اُس کے بعد وہاں پر پنجاب Initiative Management Authority Punjab Education بنائی آج اُس اتھارٹی کے اساتذہ کو یہ حکومت پیسے نہیں دے رہی۔ آج ہم جب SDGs اور MDGs کی بات کرتے ہیں تو یہ کیسے پورا کریں گے جب آپ اپنے بچوں کو ہی دیکھ نہیں سکیں گے۔ Punjab Education Foundation جس کے اندر آپ نے بھی بڑا کردار ادا کیا اور اُس کے بعد جب شہباز شریف صاحب آئے تو ہمارے ساتھ DFID partner بن گیا تو 2 billion rupees اُس نے ڈالنے ہیں یہ برطانیہ کی حکومت نے اُس میں ہمارے ساتھ partnership کر لی World Education Forum کے اندر اس کو one of the best models قرار دیا گیا اور اس کو PEEF جس کے ذریعے غریب اور نادار بچوں کے لئے شہباز شریف صاحب نے یہ فنڈ قائم کیا 2 بلین روپے سے اور ہر سال حکومت پنجاب اُس میں 2 بلین ڈالتی تھی وہ تعداد ہوتے ہوتے 18۔ارب روپے سے اوپر ہو گئی ساڑھے تین لاکھ بچے اور بچیاں اُس سے مستفید ہوئے۔ اس حکومت نے پچھلے تین سال میں اُس کے پیسے روک دیئے یہ تعلیم دشمنی کی انتہا ہے، Punjab Education Foundation کے اوپر cut لگا دیا، آج Punjab Education Foundation کے جو partner schools ہیں وہاں پر اتنا بڑا گھپلا ہو رہا ہے کہ ایک بندے کو وہاں

پر انہوں نے چار چار پوسٹیں دی ہوئی ہیں۔ میں آپ کو بتانا چاہوں گا وہاں ایک صاحب ہیں زبید الحسن جو ڈائریکٹر فنانس ہیں یہ بیک وقت ڈائریکٹر۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب اب ٹائم تھوڑا رہ جائے گا دیگر معزز ممبران کے لئے ٹائم نہیں بچے گا میرے خیال میں اب محترمہ گلناز شہزادی صاحبہ کو ٹائم دے دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں اس بات کے ساتھ wind up کروں گا کہ آج پنجاب دشمنی تو عیاں تھی ہی آج ان کی تعلیم دشمنی بھی قوم کے سامنے آچکی ہے اور قوم اب ان کے جھوٹ پر نہیں چلے گی۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اب محترمہ گلناز شہزادی! آپ بات کریں۔

محترمہ گلناز شہزادی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے ایجوکیشن کی motion cut پر بات کرنے کا موقع دیا اگر میں بجٹ کی allocation کے trends کو دیکھوں regarding schools education تو اس بار thirty-five thousand five hundred million rupees کی allocation نظر آتی ہے جو تبدیلی سرکار کی طرف سے پچھلے سال کی نسبت تھوڑا سا ایک بہتر اقدام ہے یہاں پر allocations کا trend تو نظر آتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا کر کے بڑھایا گیا ہے تو اس کی جو utilization ہے میں اُس پر بات کرنا چاہوں گی۔ اگر میں بات کروں پرانے پاکستان کی تو under the visionary leadership of Quaid e Pakistan Mian Muhammad Nawaz Sharif, Quaid e Punjab Mian Muhammad Shahbaz Sharif نے اپنے 2017 اور 2018 کے tenure میں fifty-three thousand three hundred and sixty million rupees allocate کئے اور education reforms کے ذریعے ایک revelation لے کر آئے۔

جناب سپیکر! دیکھا جائے تو ہر یونین کونسل کو، ہر وارڈ کو اس چیز پر consider کیا گیا کہ وہاں پر Primary Schools, Elementary Schools اور Secondary Schools کو ensure کیا جائے اور اس میں ہمیں بہت حد تک کامیابی حاصل ہوئی۔ سکولز کے اندر IT Labs establish کی گئیں E-Libraries establish کی گئیں۔ آج اُن IT Labs پر آپ

کہہ سکتے ہیں کہ dust کی موٹی تہہ ہے جس کو کبھی استعمال ہی نہیں کیا گیا اور system سارے بند پڑے ہوئے ہیں، E-Libraries کو ختم کر دیا گیا۔ اس کے بعد اگر میں بات upgradation کی کروں۔ ہم نے 18-2017 میں 4300 سکولز کو upgrade کیا تھا۔ اب اگر میں اس گورنمنٹ کے ساتھ compare کروں تو مجھے کہیں کسی سکول میں ایک اینٹ بھی لگی دکھائی نہیں دیتی۔ اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنے والے مزدور طبقے کے 80 ہزار سے زائد بچوں کو free books, bags and scholarships دیئے۔ ایچی سن کالج کے سٹینڈرڈ کے مطابق دانش سکولز بنا کر دیئے۔ Punjab Danish Schools and Centers of Excellence Act2010 کے according دانش سکولز کے علاوہ districts wise Centers of Excellence for girls and boys بھی establish کئے جو کہ کوالٹی ایجوکیشن کو promote کرنے میں بہت کامیاب تھے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہاں ان اداروں میں بھی جو teachers, faculty and employees ہیں ان کی salaries and scholarships کی restriction دکھائی دیتی ہے even faculty کی salaries بھی وقت پر نہیں دی جاتی ہیں۔ PEEF کے ذریعے 3 لاکھ 70 ہزار سے زائد اندرون اور بیرون ملک تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے scholarships دیئے گئے، جن کو restrict کر دیا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ساتھ اگر میں آگے بات کروں تو چولستان جیسے علاقوں میں جہاں پر انفراسٹرکچر کا مسئلہ ہوتا ہے وہاں possibility نہیں ہو پاتی تو وہاں پر موبائل ایجوکیشن پروگرام جو کہ میری ہی تجویز تھی اس کے تحت 2017 میں shifted schools program شروع کیا گیا اور پہلے ہی سال میں وہاں 5 ہزار students enroll ہوئے جو کہ بہت بڑی ایک achievement تھی اور اس کو PEEF نے 550 روپے فی کس سٹوڈنٹس کو stipends بھی دیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ PEF کے بارے میں کافی تفصیل سے یہاں پر بحث ہوئی ہے۔ میں یہی کہنا چاہوں گی کہ PEF کے under quality education

ensure کرنے کے لئے 12 ہزار پرائیویٹ سکولز سیکٹر کو financially adopt کیا گیا۔ ساڑھے تین لاکھ سے زائد سٹوڈنٹس کو لیپ ٹاپ دیئے گئے جو کہ pandemic کے دوران online studies کے لئے کام آئے تو میں تبدیلی سرکار کو یہ تجویز دیتی ہوں کہ آپ بھی اچھے پراجیکٹس کو ضرور adopt کیا کریں۔ یہ ایسے پراجیکٹس تھے جن سے بچوں کو online study میں help ملی۔ میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ during pandemic تبدیلی سرکار نے سکولز کو بالکل بند رکھا اور کہیں پر کوئی effort نظر نہیں آئی کہ سکولز میں بچوں کی تعلیم کے حوالے سے اس طرح کا کوئی سلسلہ جاری رکھا ہو۔ اس کے بعد SNC کا ایک بہت شور تھا میں یہ کہوں گی کہ SNC کے نتیجے میں ایک مضبوط طبقاتی نظام کو establish کیا جارہا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا آپ ایچی سن کالج لاہور کے بچوں کو بھی وہی SNC کی books پڑھا پائیں گے ، کیا وہی معیار کی تعلیم آپ پرائیویٹ یا گورنمنٹ سکولز میں دے پائیں گے جن بکس کے حوالے سے آپ ٹریننگ دینے کی باتیں کررہے ہیں کیا وہی بکس آپ ایچی سن کالج میں بھی پڑھا پائیں گے تو میرے اس سوال کا جواب ضرور دیجئے گا؟ اس کے ساتھ ساتھ میں یہاں پر آپ کے سامنے پبلشرز کا مقدمہ ضرور رکھنا چاہوں گی آکسفورڈ کا سلیبس مڈل کلاس کے نیٹ ورکس میں بھی پڑھایا جاتا ہے لیکن تبدیلی سرکار اس کو بھی مشکل سے مشکل ترین بنانا چاہ رہی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! مجھے بات کرنے کا موقع دیں میرے پاس ایک نوٹیفکیشن ہے جس پر Review Committee چارجز دیئے گئے ہیں ان کو دیکھیں کہ کس طرح سے per book royalty مانگی جارہی ہے تو میں بہت افسوس کے ساتھ کہوں گی کہ مڈل کلاس طبقہ اب آکسفورڈ کا سلیبس پڑھا نہیں پائے گا، یہ آپ کی تبدیلی سرکار کی کامیابی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہاں پر ورلڈ بنک رپورٹ کا بھی حوالہ دینا چاہوں گی کہ pandemic کے دوران آپ کی ان ناکام پالیسیوں کی وجہ سے 9 لاکھ 30 ہزار بچے سکول چھوڑ گئے جن میں سے 70 فیصد بچے auto mechanics اور مزدوری جبکہ 30 فیصد بچے دینی مدارس میں پڑھنے چلے گئے۔ یہ آپ کی policies ہے۔ Pandemic کے دوران آپ نے یہ حالات پیدا کردیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ

آگے دیکھا جائے تو ہائر ایجوکیشن میں 15 ہزار 65 بلین روپے allocate کئے گئے۔ 20-2019 میں 6 یونیورسٹیوں کی establishment کی بات کی گئی۔ 21-2020 میں 7 یونیورسٹیوں کی establishment کی بات کی گئی 22-21-2020 میں 7 ڈسٹرکٹس میں یونیورسٹیوں کی establishment کی بات کی گئی۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ اپنی بات کو صرف ایک منٹ میں wind up کریں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئر مین! میں جب آپ کی بجٹ بک جو کہ آپ نے ہمیں provide کی ہے جس میں آپ کی achievements highlights ہیں اس کو دیکھتی ہوں تو اس میں ایک یونیورسٹی کو بھی establish کرنے کا ذکر موجود نہیں ہے۔ باتیں تو بہت کی جا سکتی ہیں لیکن کام کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ہمارے دور میں 2018 تک 19 یونیورسٹیوں کو establish کیا گیا تھا اور 200 نئے کالجز establish کئے گئے تھے۔ بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو scholarships دی جاتی تھی آپ نے دیکھا ہے کہ اب ان کا کیا حال ہوا ہے ان کے scholarships بند کر دیئے گئے اور ان کی ویڈیوز دیکھیں کہ ان کے الفاظ زبان زد عام تھے وہ بچے اپنے مسائل share کرتے ہوئے رو رہے تھے۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ Fee Reimbursement Program اس کی continuity رہنی چاہئے کیونکہ جو less- developed areas ہیں وہاں کے جو MSC and PHD کے سٹوڈنٹس تھے ان کو scholarship دیا جاتا تھا۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ کا بہت شکریہ۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئر مین! میرا یہ آخری پوائنٹ ہے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! جی بول لیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئر مین! Regarding Special Education جب میں 21-2020 کے allocation trend کی بات کرتی ہوں تو وہ تو نظر آ ہی جاتا ہے لیکن بات تو utilization کی ہے جب آپ پچھلے سال گورنمنٹ کالج بنانے کی بات کر رہے تھے تو اس مرتبہ بھی اس حوالے سے کوئی achievement دکھائی نہیں دیتی۔ جو پروگرامز آپ نے دیئے ہیں ان کی کہیں بھی continuity دکھائی نہیں دیتی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! بہت شکریہ۔ جی، اب محترمہ مہوش سلطانہ اپنی بات کریں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ مہوش سلطانہ: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے ایجوکیشن کی cut motion پر بات کرنے کا موقع دیا۔ ایجوکیشن کے لئے گورنمنٹ نے 54 بلین روپے ڈویلپمنٹ بجٹ رکھا ہے۔ جس میں سکولز ایجوکیشن کے لئے 36 بلین اور ہائر ایجوکیشن کے لئے تقریباً 15 بلین روپے رکھے گئے ہیں اور سپیشل ایجوکیشن کے لئے 7 ملین اور literacy and non-formal education کے لئے 3 بلین روپے رکھے گئے ہیں۔ بجٹ میں منسٹر صاحب نے 8 ہزار نئے سکولز کو upgrade کرنے کی بات کی ہے لیکن میں یہاں پر یہ بات ضرور پوائنٹ آوٹ کرنا چاہوں گی کہ جو گزشتہ سال انہوں نے schools upgrade کئے ان کا کوئی انفراسٹرکچر نہیں دیا گیا اور کوئی SNES نہیں دی گئیں جس کی وجہ بچوں کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے لئے کلاس رومز موجود نہیں ہیں۔ میں نے پہلے بھی mention کیا تھا کہ میرے گاؤں چوآسیدن شاہ میں جب ایلیمنٹری سکول کو ہائر سکول کیا گیا تو اب وہاں بوائز سکولز کے بچوں کے پاس کلاس رومز موجود نہیں ہیں جن میں بیٹھ کر وہ 10th کلاس کی study کر سکیں۔ پچھلے ہمارے دور حکومت میں جب کوئی سکول upgrade کیا جاتا تھا تو اس کے لئے باقاعدہ ایک block allocation ہوتی تھی، اس سکول کو پیسہ دیا جاتا تھا، اس کے بعد سکول کی construction ہوتی تھی اور اس کے بعد سکول کو upgrade کیا جاتا تھا تاکہ بچوں کو تعلیم جاری رکھنے میں کوئی مسئلہ درپیش نہ ہو۔ یہاں پر teachers SNE کا بھی سکولز میں بہت مسئلہ رہا ہے اور گزشتہ سال کوئی بھی ٹیچر بھرتی نہیں کیا گیا اور جو ٹیچرز ریٹائرڈ ہوئے ان کی seats ملا کر ٹوٹل 30 ہزار سیٹیں خالی ہو گئی ہیں۔ میں یہاں پر یہ چیز mention ضرور کرنا چاہوں گی کہ گزشتہ دور حکومت میں میاں شہباز شریف صاحب نے چائلڈ لیبر کی روک تھام کے لئے Brickklin plan دیا جو کہ آپ کا منصوبہ تھا جس کے تحت child labour کو سکول میں داخل کروانے کا سلسلہ continue رکھا اور اس پروگرام کے تحت 83 ہزار بچوں کو سکولز میں بھیجا گیا لیکن unfortunately موجودہ گورنمنٹ نے

اس سکیم کے لئے بھی کوئی بجٹ نہیں رکھا اور آپ نے اس منصوبے کو جس کو پاکستان مسلم لیگ (ن) نے continue کیا تھا ختم کر دیا ہے۔ پچھلے دور حکومت میں میاں شہباز شریف نے بچیوں کو زیور تعلیم کا منصوبہ دیا جو کہ آپ کا ہی منصوبہ تھا اس کو continue کیا جس کے تحت 4 لاکھ 60 ہزار بچوں کو سکول بھیجا گیا اور اس کے لئے 6 بلین روپے کی رقم رکھی گئی تھی لیکن اس سکیم کو بھی موجودہ گورنمنٹ نے ختم کر دیا ہے اور اس کو continue نہیں رکھا۔ PEEF جو کہ Asia کا سب سے largest scholarship program تھا اس کے تحت میٹرک سے لے کر PHD تک scholarships دی جاتی تھیں اور اس کا بجٹ 22 بلین روپے تک پہنچ گیا تھا اور اس کے تحت تقریباً 4 لاکھ بچوں کو scholarships دی گئیں لیکن اس scholarship program کو بھی ختم کر دیا گیا اور اس کا کوئی alternative بھی نہیں دیا گیا۔ پچھلے دور حکومت میں چار لاکھ سے زائد بچوں کو لیپ ٹاپس دیئے گئے اور I am sure کہ ان بچوں کو pandemic کی situation میں ان لیپ ٹاپس سے بہت فائدہ ہوا ہو گا اور انہوں نے جو online education حاصل کرنی تھی اس میں انہیں لیپ ٹاپ نے بہت زیادہ مدد کی ہو گی۔ میاں شہباز صاحب کا E-Libraries کا initiative تھا لیکن انہوں نے 20 اضلاع میں E-Libraries ختم کر دیں، پہلے تو گورنمنٹ نے E-Libraries کا credit لینے کی کوشش کی لیکن پھر اس پر مکمل خاموشی اختیار کر لی اور اس پر کوئی بجٹ بھی allocate نہیں کیا۔ شہباز شریف صاحب نے چائنیز سکالرشپ کا initiative لیا تا کہ ہمارے بچے چائنی زبان سیکھیں اور سی پیک میں contribute کر سکیں لیکن بد قسمتی سے اس بجٹ میں چائنیز سکالرشپ کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا۔ یہاں پر پی ٹی آئی Single National Curriculum لانے کی بات کر رہی ہے لیکن after 18th Amendment تعلیم صوبوں کا prerogative ہے، صوبوں کا اختیار ہے لہٰذا Single National Curriculum کو اس ایوان میں لا کر اس پر debate کرنی چاہئے اور اس میں تمام stakeholders کو on board لینا چاہئے اس کے بعد اس پر ایوان جو بھی فیصلہ کرے اس کو implement کرنا چاہیئے لیکن اسے single handedly deal نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گی کہ منسٹر سکولز ایجوکیشن اس پر ضرور comment کریں کہ آپ کے دور حکومت میں چو آسیدن شاہ میں ہمارا کیڈٹ کالج بنا تھا اس کے لئے چو آسیدن شاہ

کے لوگوں نے 1100 کنال جگہ free of cost دی تھی اور اس کی کوئی قیمت وصول نہیں کی تھی -جب میں اس کے بورڈ آف گورنرز کی ممبر تھی تو ہم نے وہاں پر یہ issue raise کیا تھا کہ مقامی لوگوں کو ایڈمیشن اور ملازمتوں میں at least 5 percent quota دیا جائے، ہمارا یہ issue بورڈ آف گورنرز کا ایجنڈا بھی رہا- میری استدعا ہے کہ اس پر وزیر سکولز ایجوکیشن ضرور comment کریں اور اسے بورڈ آف گورنرز میں take up بھی کریں تاکہ مقامی لوگوں کو اس کا کوئی benefit ہو سکے۔

جناب سپیکر! تلہ گنگ میں ہمارا ایک سکول ہے وہ آپ کی constituency بھی ہے، یونین کونسل لیٹی میں گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ڈھوک ہجال اور یہاں کے پرائمری سکول کو کوئی روڈ نہیں جاتا ہے یہ دونوں سکول اس علاقے سے متعلقہ باقی علاقوں کو بھی cater کرتے ہیں لیکن روڈ نہ ہونے کی وجہ سے بہت سارے بچوں نے سکول جانا چھوڑ دیا ہے اس لئے وہاں پر سکول سے بچوں کا dropping out بہت بڑھ گیا ہے۔ اگر ان دونوں سکولوں کے road access کو take up کریں تو بچوں کی حاضری بہت بہتر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک اور چیز highlight کرنا چاہوں گی کہ گزشتہ بجٹ میں حکومت نے چھ یونیورسٹیز announce کی تھیں کہ چھ یونیورسٹیز بنائی جائیں گی، وزیر ہائیر ایجوکیشن چکوال یونیورسٹی کے لئے بہت effort کر رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ یونیورسٹی ضرور بن جائے گی لیکن اس کے علاوہ پانچ اور یونیورسٹیز بھی تھیں اور یہ تمام کی تمام یونیورسٹیز کالجز میں بنائی گئی تھیں اور یہی کہا گیا تھا کہ within three months کالجز ہائیر ایجوکیشن کو واپس کر دیئے جائیں گے اور یونیورسٹیز کا انفراسٹرکچر بنا دیا جائے گا لیکن ابھی تک وہ انفراسٹرکچر بنایا نہیں گیا اور وہ یونیورسٹیز ابھی تک کالجز میں قائم ہیں اور اس بجٹ میں بھی حکومت نے 19 نئی یونیورسٹیز announce کی ہیں تو میں چاہوں گی کہ آپ بتائیں کہ یہ کتنی practical approach ہے اور یہ 19 یونیورسٹیز اگلے دو سالوں میں کس طرح بن پائیں گی جبکہ ایک سال میں ابھی تک 6 یونیورسٹیز بھی نہیں بنائی گئیں- آپ نے اس بجٹ میں 80 نئے کالجز بنانے اور 10 کالجز کو BS 4 Years Programme میں convert کرنے کا اعلان کیا ہے لیکن میں یہاں پر تجویز دینا چاہوں گی کہ آپ جو 80 نئے کالجز بنانے جا رہے ہیں انہیں بھی BS 4 Years بنائیں تاکہ HEC کی

requirement بھی پوری ہو۔ ابھی recently ہمارے ہمسائے ملک انڈیا نے اپنی ایجوکیشن پالیسی دی ہے جس کے تحت ان کا بھی BS 4 Years کا تعلیمی پروگرام ہے جس کے تحت انہوں نے یہ کیا ہے کہ جو ایک سال کی اپنی تعلیم مکمل کرے گا اور کسی بھی وجہ سے اپنی تعلیم آگے continue نہیں کر سکتا یا اسے نکال دیا جاتا ہے تو پھر اسے ایک سرٹیفکیٹ دیا جائے گا اگر کوئی دو سال اپنی تعلیم پورا کرتا ہے تو اسے ایک ڈپلومہ کی ڈگری دی جائے گی اور تین سال کے بعد bachelor کی ڈگری دی جائے گی اور چار سال کے بعد Bachelor in Research Degree دی جائے گی اگر ہم بھی اسے یہاں پر adopt کر لیتے ہیں تو ہمارے بچوں کا بہت سارا پیسہ اور ٹائم بچ جائے گا۔ میں یہاں پر وزیر ہائر ایجوکیشن سے استدعا کروں گی کہ وہ سٹوڈنٹس کے لئے یونیورسٹی level پر student loan کی پالیسی ضرور لائیں تاکہ جو بچے فیس afford نہیں کر سکتے وہ loan لے کر اپنی تعلیم جاری رکھیں اور جب وہ تعلیم مکمل کر لیں تو وہ loan pay back کریں ۔اس کے علاوہ کالج اور یونیورسٹی level پر ٹیکنیکل ایجوکیشن ضرور شامل کرنی چاہئے، ہمارے پاس بہت limited subjects ہوتے ہیں، انجینئرز، ڈاکٹرز یا IT experts ملک نہیں چلاتے اس لئے ہمیں کالجز اور یونیورسٹی میں بہت سارے ٹیکنیکل سبجیکٹس add کرنے چاہئیں تاکہ بچے ٹیکنیکل ایجوکیشن کی طرف بھی جائیں اور اس میں میاں شہباز شریف صاحب کا Tianjin University کا initiative تھا جو ایک بہت اچھا اضافہ تھا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں for the Special Education تھوڑا سا add کرنا چاہوں گی کہ سپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے صرف 700 ملین روپے بجٹ رکھا گیا ہے جو کہ بہت تھوڑا ہے میرے خیال میں تو یہ مشکل سے academic cost ہی پورا کر پائے گا۔ میں یہاں پر یہ تجویز دینا چاہوں گی کہ سپیشل ایجوکیشن کے لئے autistic بچوں کے لئے at least پنجاب level پر ایک سکول ضرور بنایا جائے چونکہ ہمارے پاس autistic بچوں کے لئے کوئی facility موجود نہیں ہے اور ہر ضلع پر ان کا census کرایا جائے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ان کی disability کی کیا وجہ ہے اور اس کے مطابق ان کے سکول تعمیر کئے جائیں۔ چونکہ اس بجٹ میں بہت ساری چیزیں نہیں کی گئیں اور جن پر ہماری طرف سے بہت سارے اعتراضات ہیں لہذا میں استدعا کروں گی کہ اس بجٹ کو cut کر کے zero کر دیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اس کٹ موشن پر ہائر ایجوکیشن اور سکول ایجوکیشن کی بھی بات ہوئی ہے میرا خیال ہے کہ پانچ منٹ مراد راس صاحب آپ بول لیں اور پانچ منٹ راجہ ہمایوں یاسر صاحب بول لیتے ہیں۔جب راجہ ہمایوں یاسر صاحب بات کریں تو انہیں وہیں مائیک دے دینا چونکہ ان کے پاؤں میں کوئی مسئلہ ہے اس لئے وہ بیٹھے بیٹھے ہی بول لیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔شکریہ جناب سپیکر! میں نے یہ دیکھنے کے لئے سٹاپ واچ لگائی ہوئی تھی کہ کتنی دیر ایجوکیشن پر بات کرتے ہیں انہوں نے 37 منٹ بات کی ہے۔آپ سے استدعا ہے کہ وقت پانچ منٹ سے زیادہ دے دیں چونکہ میں جواب دینا چاہتا ہوں اور انہیں جواب دینے کے لئے بار بار موقع نہیں ملتا۔میں سب سے پہلے تو اپنے فاضل ممبر جنہوں نے شروع کیا جن کے پاس یہ منسٹریاں رہیں اور آج وہ یہاں پر کھڑے ہو کر بڑے زبردست طریقے سے کہتے ہیں کہ سب کچھ خراب ہے کچھ ٹھیک نہیں ہو رہا ہے۔میں آج انہیں چیزیں گنواؤں گا hopefully جتنی دیر میں تقریر کر رہا ہوں وہ ایوان میں ہی بیٹھے رہیں گے۔ انہوں نے سب کچھ کمپنیوں کے حوالے کیا ہوا تھا کہ DFID یہ کام کر دے، McKinsey یہ کام کر دے، یونیسف کوئی اور کام کر دے لیکن خود کچھ نہیں کرنا سب کچھ ان کے حوالے کیا ہوا تھا پالیسیاں تک ان کے حوالے کی ہوئی تھیں۔جب میں منسٹری میں آیا تو میں اپنا دماغ پکڑ کر بیٹھ گیا کہ انہوں نے کیا کیا ہوا ہے؟ ان کی اپنی input zero، اپنے ملک کے بارے میں، اپنے بچوں کے بارے میں ان کی input zero اور باقی دنیا انہیں جو بتا رہی ہے وہ کرتے جا رہے ہیں۔بچے ہمارے ہیں یا کسی اور کے ہیں؟ باہر کے donors تو اپنے interest کے ساتھ آتے ہیں وہ بغیر interest کے یہاں نہیں آتے۔جو پیسہ لے کر آئے گا وہ سب سے پہلے اپنا interest protect کرے گا، وہ ہمارے بچوں کا interest protect نہیں کرے گا لیکن انہوں نے سب کچھ پکڑ کر ان کے حوالے کر دیا، جو Sir Michael Barber کہتا ہے جو کچھ کوئی اور کہہ رہا ہے وہ کرتے جاؤ، آنکھیں بند کی ہوئی ہیں انہوں نے تو ایجوکیشن کی تباہی پھیر دی ہے۔پبلک سیکٹر اتنا پیچھے کیوں رہ گیا؟ پرائیویٹ سیکٹر اتنا آگے کیوں نکل گیا؟ جان بوجھ کر پبلک سیکٹر کو پیچھے رکھا گیا اور پرائیویٹ سیکٹر کو promote کیا گیا اور اس کی وجوہات سب کو پتا ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر آپ کے stipend والے پروگرام کی بات ہوئی، ایک ہفتہ پہلے اس کے لئے پورے پیسے یعنی 7۔ارب روپیہ issue کیا گیا۔ یہ جو بات کر رہے تھے کہ پروگرام ختم کر دیا ہے میں آپ کو guarantee سے بتا رہا ہوں سامنے آفیسرز بیٹھے ہیں سب آپ کو guarantee سے بتائیں گے لہٰذا انہوں نے نمبر one جھوٹ بولا ہے۔ انہوں نے کہا کہ PEF کا پروگرام تھا اور ہم نے یہ پروگرام ختم کر دیا ہے تباہ کر دیا ہے، میں عرض کرتا ہوں کہ ہم اس کے لئے 19۔ارب روپے دے رہے ہیں اور ہم نے PEF کے کیا کیا steps لئے؟ چاہتے تو یہ بھی کر سکتے تھے آپ نے ایک اچھا پروگرام دیا لیکن انہوں نے اس پروگرام کی تباہی مچادی۔ میرا یہ جاننے والا بیٹھا ہے دس سکول تم لے لو، پندرہ سکول آپ لے لیں، بیس سکول آپ لے لیں، تیس سکول میں آپ کو دے دیتا ہوں۔یہ کیا چکر ہے؟ نہ پوچھا نہ verify کیا کچھ بھی نہیں کیا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ان کی verification کیا تھی MEA جاتا ہے جن کے بارے میں یہ کہہ رہے تھے کہ ہم نے ان کی تنخواہیں کاٹ دی ہیں وہ سال میں دو دفعہ جاتا تھا چھ مہینے میں head count کرنے کے لئے ایک دفعہ جاتا تھا بچے بیٹھے ہیں پیسے دو لیکن ہم نے ہر بچے کو "ب" فارم کے ساتھ verify کرایا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! 2.6 ملین یعنی 26 لاکھ بچوں کو verify کرایا ہے ان میں سے جتنے جعلی بچے نکلے اور ان کی payments جا رہی تھیں وہ ہم نے بند کیں۔ ان کے مافیاز کو وہ تکلیف ہوئی ہے کہ ان کی payments آنی کیوں بند ہو گئی ہیں کیونکہ بیچ میں جعلی بچے ڈالے ہوئے تھے۔ ہم نے پہلی دفعہ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے اندر 92 فیصد "ب" فارم اکٹھے کر لئے ہیں تاکہ بچوں کی doubling and tripling registration نہ ہو سکے۔ سابق حکمران پہلے PEF میں بھی بچے دکھاتے تھے اور گورنمنٹ سکول میں بھی دکھاتے تھے یعنی بچوں کی doubling and tripling registration ہو رہی تھی اور ان کو اس کی کوئی پروا نہیں تھی۔ ہم نے آ کر اس کی روک تھام کی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں دانش سکولوں کے حوالے سے بات کروں گا۔ ہم تو ان کے programmes چلا رہے ہیں۔ ہم تو The Punjab Education Foundation (PEF) کا ادارہ بھی چلا رہے ہیں جو کہ آپ کے دور حکومت میں قائم ہوا تھا۔ اسی طرح "زیور تعلیم پروگرام" بھی چل رہا ہے۔ حزب اختلاف نے کہا کہ دانش سکول بند کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے دانش سکول فاٹا کے لئے بھی کھولے ہیں۔ یہ بھی اپنے دور حکومت میں کھول سکتے تھے۔ ہم نے دانش سکول day scholars کے لئے کھولا۔ انہوں نے کیوں نہیں کھولا، انہوں نے یہ پابندی کیوں لگائی ہوئی تھی کہ دانش سکول میں اس علاقہ کے باہر سے کوئی بچہ داخل نہیں ہو سکتا؟ ہم 21 ہزار سے 27 ہزار تک دانش سکولوں کی enrollment لے کر گئے ہیں۔ ہم نے ملازمین کی rationalization کی اور 50 کروڑ روپے بچائے ہیں۔ یہ کام انہوں نے کیوں نہیں کیا، پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے اگر یہ چیزیں کی ہیں تو بتائیں اور ان کے دور حکومت میں جو سارے غبن کئے گئے ہیں ان کے بارے میں یہ کیوں نہیں بولتے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! حزب اختلاف کے معزز ممبران نے بات کی ہے کہ ہماری حکومت نے COVID-19 کے دوران کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے گورنمنٹ سکولوں کے بچوں کے لئے خود کچھ نہیں کیا جبکہ ہم نے پھر بھی بہت کام کئے ہیں اور میں ان کے بارے میں ابھی بتاتا ہوں۔ انہوں نے گورنمنٹ سکولوں کو بالکل کنارے لگایا ہوا تھا اور یہ پرائیویٹ سیکٹر کو promote کر رہے تھے۔ پتا نہیں پرائیویٹ سیکٹر کے سکول ان کو کون سا benefit دے رہے تھے کہ یہ صرف پرائیویٹ سیکٹر کو promote کئے جا رہے تھے۔ ہم نے "تعلیم گھر" کھولا۔ ہم نے ہر ضلع میں ایک ٹیلیویژن چینل لیا جس میں صبح 8 بجے سے لے کر دوپہر 2 بجے تک کلاسیں ہوتی تھیں جو کہ ہر بچہ دیکھ سکتا تھا۔ ہم نے ایک لاکھ اور 20 ہزار سے زیادہ ٹیچرز کو پہلی دفعہ online تربیت دی۔ اس سے پہلے تاریخ میں کبھی بھی ٹیچرز online trained نہیں ہوئے تھے۔ ہم نے ایک لاکھ سے زیادہ ٹیچرز کے downloads دیکھے۔

جناب سپیکر! یہاں پر سکولوں کی upgradation کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے اپنے دس سالہ دور حکومت میں تقریباً ساڑھے بارہ سو سکول upgrade کئے تھے۔ ہم پہلے ہی 1200 سکول upgrade کر چکے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ اس سال یکم اگست سے 7 ہزار مزید سکول upgrade کرنے جا رہے ہیں۔ اگر میں اپنے محکمہ کو سابقہ حکومت کی پالیسوں کے مطابق چلاتا تو مجھے یہ سکول upgrade کرنے کے لئے 295۔ارب روپے درکار ہوتے۔ پہلے سکول بناتے، عمارتیں کھڑی کرتے اور پھر ان کے لئے اساتذہ بھرتی کئے جاتے ہیں۔ اس کے برعکس ہم "Insaf Afternoon School Programme" کے ساتھ کام کر رہے

ہیں یعنی جو already پرائمری سکول موجود ہیں انہیں دوپہر کو ہم ایلیمنٹری سکول بنادیں گے۔ ہم نے اس کا باقاعدہ criteria بنادیا ہے اور ہم یہ across the board کر رہے ہیں۔ چاہے وہ پاکستان مسلم لیگ(ن) کا حلقہ ہو، پاکستان پیپلز پارٹی کا حلقہ ہو، پی۔ ٹی۔ آئی کا حلقہ ہو یا پاکستان مسلم لیگ(ق) کا حلقہ ہو یعنی حلقہ جس کا مرضی ہو ہم وہاں یہ پروگرام شروع کر رہے ہیں۔ ہم نے اس سکیم میں اپنے بچوں کو priority دی ہے ہم نے سیاست کو priority نہیں دی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے صرف ایک ٹرین پر 300۔ ارب روپے لگا دیئے ہیں اور اگر یہ 295۔ ارب روپے سکولوں پر لگائے جاتے تو ہم سارے سکول نئے سرے سے بنا کر چلا سکتے تھے۔ انہوں نے لاہور شہر کے صرف 60 ہزار لوگوں کو سفر کی سہولت دینے کے لئے ایک ٹرین پر 300۔ ارب روپے لگا دیئے ہیں۔ میں 20 لاکھ بچوں کی بات کر رہا ہوں۔ انشاءاللہ سکولوں کی اس upgradation کے ساتھ ہم 20 لاکھ بچوں کی enrollment کریں گے۔ یہ ہمارا فیز۔I ہے اور اسی طرح فیز۔II میں ہم نے ایلیمنٹری سکولوں کو سیکنڈری سکول بنانا ہے اور ان سکولوں میں ہم labs بنائیں گے۔ اگر ہم اس کی پالیسی پر عمل کرتے تو اس کام کے لئے ہمارے 295۔ ارب روپے خرچ ہوتے جبکہ ہمارا خرچہ صرف 27۔ ارب روپے ہوا ہے۔ آپ mindset کا فرق دیکھ لیں۔ اگر ہم ان کے پروگرام پر عمل کرتے تو دس سال لگنے تھے جبکہ ہمارے پروگرام کے تحت یکم اگست سے 7 ہزار سکول upgrade ہو جائیں گے۔ اس پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس پروگرام کو پوری پوری backing دی ہے۔ انہوں نے اس کے لئے پیسے release کئے ہیں۔ یہ سکول اسی طرح چلیں گے جس طرح کہ صبح کے سکول چلتے ہیں اور اسی طرح ان کی monitoring کی جائے گی ان سب سکولوں کی پوری ownership سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لے گا۔

جناب سپیکر! حزب اختلاف کے ساتھیوں نے enrollment کے حوالے سے بات کی ہے۔ ہم نے اس سال یکم فروری کو enrollment drive شروع کی تھی۔ سب نے کہا کہ یہ کام مت کریں کیونکہ Covid-19 کی وجہ سے سکول بند ہیں۔ ہم نے اساتذہ پر کوئی بوجھ نہیں ڈالا۔ یہ تو ساری enrollment اساتذہ کو گاؤں گاؤں اور گلیوں میں بھیج کر کرواتے تھے۔ ہم نے سکول کونسلوں کو اس میں involve کیا ہے، ہم نے لوکل ڈاکٹروں سے رابطہ کیا، والدین سے کہا، مقامی

وکیلوں اور امام مسجد سے رابطہ کیا یعنی ہم نے سوسائٹی کے تمام لوگوں کو enrollment بڑھانے کے لئے involve کیا ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، مراد راس صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں enrollment کے حوالے سے بات کر رہا تھا۔ ہم نے یکم فروری سے enrollment شروع کی تھی اور اس میں ہم نے سوسائٹی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو involve کیا ہے۔ میں نے ایک سال میں 10 لاکھ بچوں کی enrollment کرنے کا target دیا تھا کیونکہ Covid-19 کی وجہ سے کبھی سکول کھل جاتے ہیں اور کبھی بند ہو جاتے ہیں۔ میں بڑے فخر سے عرض کروں گا کہ آج تک ہم 7 لاکھ 34 ہزار بچوں کی سکولوں میں "ب" فارم کے ساتھ enrollment کر چکے ہیں۔ یہ ہوائی نمبر نہیں بلکہ "ب" فارم کے ساتھ verified number ہے جس میں سے 53 فیصد لڑکیاں ہیں۔ ہماری بچیاں زیادہ تعداد میں واپس سکولوں میں آئی ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر assessment کی بات بھی ہوئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری یہ بات سارا معزز ہاؤس سنے۔ ہم نے پانچویں جماعت کا امتحان ختم کر دیا ہے۔ Punjab Examination Commission(PEC) کے امتحانات میں کیا ہو رہا تھا؟ اس امتحان میں ٹیچرز بچوں کو cheating کروا رہے تھے کیونکہ ان کی کارکردگی assess ہو رہی تھی۔ اب اگر دس یا گیارہ سال کے بچے کو اس کا اُستاد cheating کرواتا ہے تو پھر وہ سمجھتا ہے کہ cheating کرنا ٹھیک ہے۔ آپ اس بچے کو دس یا گیارہ سال کی عمر میں دو نمبر کام سکھا رہے ہیں۔ ان وجوہات کی بناء پر ہم نے پانچویں یعنی Punjab Examination Commission(PEC) کے امتحان کو ختم کیا ہے اور ہم school-based assessment کے طریق کار کو اپنا رہے ہیں۔ حزب اختلاف کے ساتھیوں کو پتا ہی نہیں کہ school-based assessment کیا ہوتی ہے۔ ہم اپنے امتحانی نظام کو بہتر کریں گے۔ Punjab Examination Commission(PEC) اسی لئے بنایا

گیا ہے کہ ہم اپنے امتحانات کو بہتر کریں، اپنا طریق کار بہتر کریں اور اپنے standards کو بہتر کریں۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اسی سال آٹھویں جماعت کا امتحان بھی ختم کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر Single National Curriculum کی بات ہو رہی تھی۔ وفاقی حکومت نے تمام stakeholders کو شامل کرتے ہوئے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ اس کمیٹی میں چالیس سے زیادہ ممبر تھے۔ علماء کرام، educationists اور زندگی کے دوسرے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اس کمیٹی میں شامل کیا گیا اور اس کمیٹی نے ایک زبردست سلیبس تیار کیا ہے۔ اس سلیبس کو پرائیویٹ سکولوں نے بھی appreciate کیا ہے کہ بڑی زبردست چیز بنائی گئی ہے۔ اس کے اندر critical thinking ڈالی ہے، اس کے اندر different skills ڈالی ہیں اور انشاءاللہ یکم اگست سے ہم اس پر عمل درآمد کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ دیکھنا کہ وہ زبردست چیز ہوگی اور یہ حزب اختلاف والے دوست کہہ رہے ہیں نا کہ پرائیویٹ سکولز والے یہ کہہ رہے ہیں اور پرائیویٹ سکولز والے وہ کہہ رہے ہیں میں پرائیویٹ سکولز والوں سے خود ملا ہوں اُنہیں کوئی issue نہیں ہے بلکہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ زبردست چیز ہے ہم اس میں آپ کو پورا پورا support کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ایک زبردست چیز بتاؤں کہ ہم نے سب سے پہلا initiative E-Transfer کا لیا تھا کیونکہ میں جب اس محکمہ میں آیا تو میں نے پہلے دو مہینے کے اندر ایک دن کہا کہ میں نے video conferencing call کرنی ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ PITB جائیں یہاں تو اس طرح کا کوئی چکر نہیں ہے۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن پاکستان آرمی کے بعد پنجاب کا نہیں بلکہ پاکستان کا 2nd largest department ہے۔ میرے حزب اختلاف کے دوست آج کہہ رہے ہیں کہ ہم سکولز ایجوکیشن کو technology دے کر گئے لیکن 2018 کے end پر یہاں پر video conferencing call نہیں ہو سکتی تھی یہ چھوڑ کر گئے ہیں؟ یہ کہتے ہیں کہ ہم یہاں سے data لے رہے تھے، ہم وہاں سے data لے رہے تھے، کہاں سے data لے رہے تھے بھائی؟ کس سے data لے رہے تھے؟ اپنی جیبوں سے data نکال کر لے رہے تھے؟ ہم نے آ کر یہ سارے سسٹم بنائے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ ہمارے پاس 4 لاکھ ٹیچرز ہیں۔ یہ بھی online transfer کر سکتے تھے انہوں نے یہ کیوں نہیں کیا؟ کیوں کہ جیبوں میں پیسے جاتے

تھے۔ ہم نے 70 ہزار transfers کی ہیں۔ ایک transfer کی 50 ہزار روپے سے رشوت شروع ہوتی تھی اور ڈیڑھ لاکھ روپے تک جاتی تھی۔ ایک سال کی تین سے چار ارب روپے کی کرپشن تھی وہ کدھر گئی؟ اب وہ QR Code کے ساتھ apply کرتے ہیں اور گھر بیٹھے بٹھائے اُن کے transfer orders آ جاتے ہیں۔ شروع میں بڑی مخالفت ہوئی لیکن بعد میں بہت سارے لوگوں نے شکریہ ادا کیا اور آج e-Transfer کا الحمدللہ plus approval 90% ہے۔

جناب سپیکر! ایک اور بڑی interesting چیز ہے۔ جب ہم آئے تو دیکھا کہ انہوں نے ٹیچرز کو promotions, transfers, leaves and ACRs میں پھنسایا ہوا تھا اور اُن کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔ ہم نے zero paisa خرچ کر کے e-Transfer بنائی، zero paisa خرچ کر کے اب ٹیچرز گھر بیٹھے اپنے فون سے اپنی leave apply کر سکتے ہیں۔ اب ٹیچرز گھر بیٹھے اپنی ACR کے لئے apply کر سکتے ہیں۔ اب ٹیچرز گھر بیٹھے اپنے ہی فون سے اپنی retirement کے لئے apply کر سکتے ہیں اور ہم اس حوالے سے AG Office سے بات کر رہے ہیں تا کہ اُن کو directly پیسے بھی چلے جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلے پر قائدِ ایوان ہاؤس میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر! leaves بھی online ہو گئی ہیں، transfers بھی online ہو گئی ہیں، ACR's بھی online ہو گئی ہیں اور retirement بھی online ہو گئی ہے۔ صرف promotion online ہونے سے رہ گئی ہے وہ بھی انشاءاللہ تعالیٰ اس ستمبر تک online ہو جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ نے واقعی یہ بڑا اچھا سسٹم بنایا ہے۔ Postings and Transfers والا بہت اچھا کام ہوا ہے کیونکہ ہمارے زمانے میں بھی اِدھر کا ٹیچر اُدھر جا رہا ہے اور اُدھر کا ٹیچر اِدھر جا رہا ہے۔ اب ماشاءاللہ بڑا اچھا سسٹم بن گیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ہم نے ٹیچرز کے لئے یہ سب کچھ کیوں کیا؟ یہ اس لئے کیا کہ وہ باقی جھنجٹوں سے نکلیں اور ہم نے اُنہیں جس کام کے لئے رکھا ہوا ہے وہ اپنا کام کریں جو کہ بچوں کو پڑھانا ہے۔ ٹیچرز کو باقی چیزوں میں پھنسایا ہوا تھا اور اُنہیں اُن کا اصل کام

نہیں کرنے دیا جارہا تھا۔ حزب اختلاف کے دوست مجھے اس چیز کا جواب دیں کہ انہوں نے پچھلے دس سال میں یہ کام کیوں نہیں کیا؟ اس پر پیسے تو کوئی نہیں لگنے تھے تو انہوں نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ ہم نے پچھلے تین سال کے اندر دو ہزار کلاس رومز بنائے جن میں سے 1850 کلاس رومز hand over ہو چکے ہیں اور صرف 150 کلاس رومز رہ گئے ہیں۔ ہم نے سات سولا ئبریریز بنائیں، ایک ہزار سائنس لیبز بنائی ہیں اور ایک ایک ہزار IT Labs بنائی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کا سب کچھ ختم ہو چکا تھا اور یہ سارا کام ہم نے اپنے tenure میں شروع کیا تھا۔ اب میں صرف ایک آخری بات کروں گا۔ ہم نے پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایک STEM competition کرایا۔ یہ Science, Technology, Engineering and Math Competition تھا۔ آپ سوچیں کہ یہ competition جب ہم نے COVID کے حالات میں کرایا تو بچوں نے اتنی محنت کی کہ ہمیں 20 ہزار videos آئیں، ٹیچرز نے بھی محنت کی اور والدین نے بھی بہت محنت کی۔ اتنے اتنے زبردست ماڈل آئے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ ہم نے بچوں میں یہ competition کرا کر پہلی دفعہ دیکھا کہ ہمارے بچوں میں کتنا talent ہے اور ہم اس کو اپنے curriculum and schools کے اندر permanent implement کرنے جا رہے ہیں۔ یہ بڑا نعرہ مارتے تھے کہ "پڑھا لکھا پنجاب"۔ یہ صرف اَن پڑھ پنجاب چھوڑ کر گئے ہیں کیونکہ انہوں نے پبلک سکولز کے اوپر کچھ بھی نہیں کیا۔ بیٹھ کر سب کچھ باہر والوں کے حوالے کر کے کہنا کہ ہم یہ کر رہے، ہم وہ کر رہے ہیں۔ یہ ایجوکیشن کے اوپر "ایک ٹرین" جتنے پیسے بھی لگا نہیں سکے تو انہوں نے کیا کرنا تھا؟ انہوں نے ایجوکیشن کی بہت تباہی پھیری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جب ہم اپنی term کے بعد یہ محکمہ چھوڑ کر جائیں گے تب یہ سارا محکمہ آپ کے فون کے اوپر چل رہا ہو گا وہ اس لئے کہ آپ کے پاس data ہو گا، آپ کے پاس information آئے گی، آپ کے پاس transparency ہو گی، آپ کے پاس کرپشن ختم ہوئی ہو گی۔ یہ ٹیکنالوجی کا استعمال اس لئے نہیں کرتے تھے کہ انہوں نے پکڑے جانا تھا اور ان کے پاس کسی چیز کا کوئی معیار نہیں تھا۔ یہ چاہتے ہیں کہ ہم عوام کو جتنا جاہل رکھیں گے ہمیں اُتنا زیادہ فائدہ ہو گا تاکہ یہ اُسی طرح جا کر انگوٹھے لگاتے رہیں، اُسی طرح ووٹ کرتے رہیں کیونکہ اگر یہ تعلیم یافتہ ہو گئے، ان کے پاس knowledge آ گیا تو پھر ان کو ووٹ کون دے گا؟ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب یاسر ہمایوں صاحب! آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ بیٹھ کر بات کر لیں اور حزب اختلاف نے آپ کے ضلع کا جو مسئلہ اُٹھایا تھا اُس پر بھی مختصر بات کر لیجئے گا۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران نے ہائر ایجوکیشن پر بھی بڑی مختصر سی بات کی تو میں بھی to the point بات کروں گا۔ میں سب سے پہلے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ Higher Education is about the quality. آپ جتنی مرضی یونیورسٹیز بنا لیں، جتنی مرضی بلڈنگز بنا لیں، جتنا مرضی infrastructure بنا لیں جب تک آپ کی ڈگری کی quality بہتر نہیں ہوگی تو آپ کو graduates پیدا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہماری حکومت نے یہ focus رکھا ہے کہ جو یونیورسٹیز بن چکی ہیں اور مستقبل میں ہم جو یونیورسٹیز بنائیں گے اُن سب میں academic quality کو maintain and improve کرنا ہے اور quality کا measure یہ ہے کہ international agencies, recognize کریں۔ آج کل دو بڑی rankings ہیں ایک QS Ranking اور دوسری Times Higher Education Ranking ہے۔ جب ہماری حکومت آئی تو پنجاب کی صرف تین یونیورسٹیز Times Higher Education Ranking کے مطابق تھیں۔ اس وقت صرف تین سالوں میں Times Higher Education Ranking میں 21 Departments, ranked ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح QS Ranking کی جو overall rankings ہیں اُس پر پنجاب کی صرف تین یونیورسٹیز تھیں تو پچھلے تین سالوں میں اب وہ چھ ہو چکی ہیں تو اس حساب سے وہ تعداد دُگنی ہو چکی ہیں۔ اب infrastructure کی طرف آتے ہیں اُس پر چھ یونیورسٹیز کی بات کی گئی کہ آپ نے چھ یونیورسٹیز announce کیں جن میں سے صرف چکوال یونیورسٹی پر کام تیز ہو رہا ہے اور باقی یونیورسٹیز پر کام نہیں ہو رہا تو میں اُس کا جواب دینا چاہوں گا کہ چکوال یونیورسٹی میں already کچھ infrastructure موجود تھا اور جناب سپیکر! آپ نے ہی 2004 میں چکوال میں UET کا سب کیمپس approve کیا تھا لیکن اُس کے بعد انہوں نے دس سال اس پر کوئی کام ہی نہیں کیا۔ وہاں پر صرف ڈھانچہ تھا، boundary wall موجود تھی اور دو بلڈنگز موجود تھیں تو ہم نے اُس کو takeover کر کے

بڑی تیزی سے اُس پر کام شروع کرا دیا۔ پچھلے سال COVID کی وجہ سے ہمیں funding نہیں مل سکی لیکن انشاء اللہ اگلے دو سالوں میں ہماری ان چھ یونیورسٹیز کا infrastructure complete ہو گا اور اُن کے لئے funding already allocate کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر انہوں نے ایک بات کی کہ آپ 21 یونیورسٹیز اور بنا رہے ہیں۔ یہ بات بڑی جلدی سمجھانی ضروری ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ق) کی ہی حکومت نے سال 2000 میں بڑا اچھا initiative لیا تھا کہ ہم نے اپنا education system, British System to American System move کرنا ہے کیونکہ یہ دنیا میں prevail کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! اب American System میں تمام institutions Degree Awarding Institutions ہوتے ہیں۔ وہاں پر کوئی affiliation کا ماڈل exists نہیں کرتا تو اس لئے بڑا ضروری تھا کہ آنے والے دس پندرہ سالوں میں آپ یہ transformation complete کرتے لیکن unfortunately شاید اس حکومت کے جانے بعد اور HEC کو کمزور کر دینے کے بعد یہ اپنا concept and focus lose کر گئے ہیں اور اب نہ وہ تیتر ہیں اور نہ وہ بٹیر ہیں۔ آدھا American System چل رہا ہے اور آدھا British System چل رہا ہے تو ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب اسی tenure میں ہم اس کی مکمل transformation کر دیں گے۔ جو کالجز ہیں ان کو بھی Degree Awarding Institutions بنا دیں گے۔ اس کے لئے جو 21 یونیورسٹیز ہم بنا رہے ہیں اس میں بہت زیادہ infrastructure کی ضرورت نہیں ہے ان ماڈلز کو basically جب ہم American System پر منتقل کر دیں گے تو وہ ایک چھوٹی سی self-contain university بن جائے گی۔ America میں 3 ہزار universities ہیں اور وہاں کی population پاکستان سے double ہے تو پاکستان میں بھی universities کی تعداد کم از کم 1500 تو ہونی ہی چاہئے اور یہ سب جانتے ہیں کہ universities کوئی ایک دن میں ہی نہیں بنتی ان کو بننے میں اور develop ہونے میں سینکڑوں سال لگ جاتے ہیں۔ Harvard University بھی پہلے ایک کالج تھا اسے New Collage کے نام سے شروع کیا گیا تھا اور سو سالوں کے بعد وہ دنیا کی عظیم درس گاہ بنی۔ دنیا کی تمام universities کو بننے grow کرنے میں اور improve ہونے میں ٹائم لگتا ہے اور یہ جو تمام ماڈلز ہم بنا رہے ہیں وہ انشاء اللہ اسی طرف جائیں

گے۔ آخر میں relevance سے related بات کروں گا کہ جو کالجز میں پڑھایا جا رہا ہے اس پر ابھی محترمہ مہوش سلطانہ نے بات کی ہے کہ وہ relevant نہیں ہے یہ بات بالکل درست ہے کہ وہ relevant نہیں ہے اس پر کام کرنے کی ضرورت تھی اور ہم نے اس پر کام شروع کر دیا ہے۔ جو دو سالہ Associate Degree Program ہے وہ اس سال Fall میں باقاعدہ شروع ہو جائے گا۔ اس کی بھی مکمل transformation کو ابھی دو تین سال لگ جائیں گے۔ ہمارا گزشتہ سال COVID کی وجہ سے رہ گیا تھا یہ سال اگست میں شروع ہو جائے گا اور اس میں وہ تمام مضامین جن کی base پر دو سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کے پاس ایسی technical skills آ جائیں گئیں کہ آپ آسانی سے employable ہو جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کیونکہ اور کسی چیز پر بات نہیں کی گئی لہذا میں اجازت چاہوں گا۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"71-ارب، 54 کروڑ، 24 لاکھ، 73 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ نمبر PC21015 "**تعلیم**" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 71-ارب، 54 کروڑ، 24 لاکھ، 73 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعلیم**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ ہم باقی مطالبات زر پر قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر (4)144 کے تحت guillotine کے اطلاق کے ذریعے کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مطالبہ نمبرPC21001

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو99لاکھ،50ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"افیون"** برداشت کرنے پڑیں گے"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21002

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو4۔ارب،86کروڑ،61لاکھ،50ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30 جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"مالیہ اراضی"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21003

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب،5کروڑ،2لاکھ،17ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2022 کو ختم

ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"صوبائی آبکاری"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21004

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو67کروڑ،22لاکھ،78ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"اسٹامپ"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21005

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو4۔ارب،22کروڑ،12لاکھ،21ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30جون2022کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"جنگلات"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21006

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 10 کروڑ، 40 لاکھ، 16 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"رجسٹریشن"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21007

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 73 کروڑ، 26 لاکھ، 86 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21008

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 90 کروڑ، 60 لاکھ، 57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"دیگر ٹیکس ومحصولات"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21009

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو23-ارب،53 کروڑ،14 لاکھ،99 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**آبپاشی وبحالی اراضی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21010

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو46-ارب،37 کروڑ،49 لاکھ،76ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**انتظام عمومی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21011

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو25-ارب،16 کروڑ،85 لاکھ،45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی

مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ
مد "**نظام عدل**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21012

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 10۔ارب، 84 کروڑ، 89 لاکھ، 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**جیل خانہ جات وسزایافتگان کی بستیاں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21013

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب، 28۔ارب، 94 کروڑ، 8 لاکھ، 70 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**پولیس**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21014

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو21 کروڑ،43لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**عجائب گھر**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21017

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو7۔ارب،15 کروڑ،83لاکھ،43ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**صحت عامہ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21018

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو21۔ارب،9 کروڑ،62لاکھ،33ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**زراعت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21019

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو96 کروڑ،83لاکھ،21ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ماہی پروری**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21020

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو13۔ارب،80 کروڑ،93لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**امور حیوانات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21021

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب،50 کروڑ،10لاکھ، 29ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 ۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے

قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**امداد باہمی**"
برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21022

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 10۔ارب، 82 کروڑ، 18 لاکھ، 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**صنعتیں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21023

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 12۔ارب، 68 کروڑ، 41 لاکھ، 79 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**متفرق محکمہ جات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21024

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو5۔ارب،57 کروڑ،27 لاکھ،3 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21025

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو9۔ارب،6 کروڑ،32 لاکھ، 65ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" **مواصلات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21026

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو56 کروڑ،59 لاکھ،29ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21027

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

ایک رقم جو ایک ارب،49 کروڑ،93لاکھ، 29ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ریلیف**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21028

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو2 کھرب،75-ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**پنشن**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21029

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو27 کروڑ،66 لاکھ،53ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21030

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو22۔ارب ،72کروڑ،39لاکھ،20ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**سبسڈیز**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21031

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 5 کھرب،11۔ارب، 5کروڑ،6لاکھ،38ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون2022کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**متفرقات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21032

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو78کروڑ،76لاکھ،6ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون2022کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد**"شہری دفاع"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC13033

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو2 کھرب،19۔ارب،64 کروڑ،30لاکھ،15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" **غلے اور چینی کی سرکاری تجارت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC13035

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد**"قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC13050

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو39۔ارب،99کروڑ،49لاکھ،34ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سرمایہ کاری**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC22036

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو3کھرب،23۔ارب،91کروڑ،76لاکھ،60ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ترقیات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC12037

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو33۔ارب،21کروڑ،53لاکھ،61ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2022کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعمیرات آبپاشی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC12041

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 78-ارب، 79 کروڑ، 90 لاکھ سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"شاہرات و پل"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC12042

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب، 24-ارب، 6 کروڑ، 79 لاکھ، 79 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"سرکاری عمارات"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC12043

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 25-ارب، 62 کروڑ، 14 لاکھ، 42 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے

قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: آپ سب کو اپوزیشن اور گورنمنٹ کو بجٹ مکمل ہونے پر مبارک ہو۔ لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک 25۔جون 2021 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعتہ المبارک، 25-جون 2021

(یوم الجمع، 14-ذیقعد 1442 ھ)

سترہویں اسمبلی: تینتیسواں اجلاس

جلد 33 : شمارہ 9

693

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 25-جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون مالیات پر غوروخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2021 (مسودہ قانون نمبر 46 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2021، جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2021 منظور کیا جائے۔

(بی) منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھنا

منظور شدہ اخراجات برائے سال 22-2021 کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات برائے سال 22-2021 کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(سی) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون غازی نیشنل انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ سائنسز، ڈیرہ غازی خان 2021

ایک وزیر مسودہ قانون غازی نیشنل انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ سائنسز، ڈیرہ غازی خان 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

695

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 25-جون 2021

(یوم الجمع، 14- ذیقعد 1442 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 58 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا خَيۡرًا
مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُنَّ خَيۡرًا مِّنۡهُنَّ‌ۚ
وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ‌ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ
الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِيۡمَانِ‌ۚ وَمَنۡ لَّمۡ يَتُبۡ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۱۱﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا كَثِيۡرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ
اِثۡمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا يَغۡتَبْ بَّعۡضُكُمۡ بَعۡضًا‌ؕ اَ يُحِبُّ
اَحَدُكُمۡ اَنۡ يَّاۡكُلَ لَحۡمَ اَخِيۡهِ مَيۡتًا فَكَرِهۡتُمُوۡهُ‌ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ
مِّنۡ ذَكَرٍ وَّاُنۡثٰى وَجَعَلۡنٰكُمۡ شُعُوۡبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا‌ؕ
اِنَّ اَكۡرَمَكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰٮكُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ خَبِيۡرٌ ﴿۱۳﴾

سورۃ الحجرات آیات 11 تا 13

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اُڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اُڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بُری بات ہے۔ جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہ ظالم ہیں O اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے۔ (تو غیبت نہ کیا کرو) اور خدا کا ڈر رکھو بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے O (لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔ تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ بے شک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبر دار ہے O

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

شوق و نیاز و عجز کے سانچے میں ڈھل کے آ
یہ کوچہ حبیب ﷺ ہے، پلکوں سے چل کے آ
امت کے اولیاء بھی ادب سے ہیں دم بخود
یہ بارگاہ سرور دیں ہے سنبھل کے آ
ماہ عرب کے آگے تری بات کیا بنے
اے ماہتاب روپ نہ ہر شب بدل کے آ
سوز و تپش سخن میں اگر چاہتا ہے تو
عشق نبی ﷺ کی آگ سے تائب پگھل کے آ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

جناب محمد توفیق بٹ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، اس طرح پوائنٹ آف آرڈر کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! صرف دو منٹ انہیں بات کرنے دیں۔

جناب محمد توفیق بٹ: میں نے گوجرانوالہ میں ناجائز گرفتاریوں سے متعلق بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: پہلے بھی جتنی گرفتاریاں ہوئیں تھیں ان پر آپ پوری بات کرتے رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! انہیں صرف دو منٹ دے دیں۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! شاید حکومت کو معلوم ہی نہ ہو کہ کیا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ پہلے بھی بات کرتے رہے ہیں۔ چلیں! آپ ایک منٹ میں مختصر بات کر لیں۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! گوجرانوالہ میں کل سے گرفتاریاں شروع ہوئی ہیں۔ ہمارے مسلم لیگ (ن) کے ورکر ملک آصف کو تھانہ پیپلز کالونی نے گرفتار کیا ہے، اویس ڈار کو بھی تھانہ پیپلز کالونی نے گرفتار کیا ہے اور یاسین بٹ کو تھانہ کینٹ کی پولیس ڈھونڈ رہی ہے۔ پولیس نے ان کے گھر کے دروازے توڑ دیئے ہیں۔ ماڈل ٹاؤن تھانہ کے عبدالرحمٰن بٹ کے گھر کے دروازے توڑ دیئے ہیں۔ ہمارے پاس video موجود ہے۔ ہمیں صرف یہ بتایا جائے کہ اگر ان کے خلاف کوئی مقدمہ ہے تو ان کی گرفتاری ڈالی جائے۔ ان کو کل سے بغیر گرفتاری ڈالے گرفتار کیا ہوا ہے۔ ان کا کوئی جرم نہیں ہے۔ میں جناب وزیر قانون سے صرف یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کا کوئی جرم ہے تو ان کو پرچہ درج کر کے گرفتار کر لیں اگر ہو سکے گا تو ہم ضمانت کروا لیں گے۔ یہ بہت ظلم ہے کہ ان کی بچیوں پر انہوں نے تھپڑوں کی بارش کی اور ان کے گھروں کے دروازے توڑ دیئے صرف اس لئے کہ ہم نے ایک SHO سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ وجہ یہ ہے کہ یہ مسلم لیگ (ن) کے کارکن ہیں اور Facebook پر حکومت کے خلاف لکھتے ہیں۔ اگر ان کا یہی جرم ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہمیں صرف یہ بتا دیں کہ کیا کسی

حکومت کے خلاف بات کرنا جرم ہے۔ اِدھر تو ساری اپوزیشن آپ کے خلاف باتیں کر رہی ہے، پورا ملک آپ کے خلاف باتیں کر رہا ہے اور پورا پنجاب آپ کے بجٹ کے خلاف باتیں کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ہو گئی ہے۔ جناب خلیل طاہر سندھو! آپ ان سے نام لے لیں اور جب اجلاس ختم ہو تو لاء منسٹر صاحب کو دے دیں۔ لاء منسٹر اس معاملہ کو دیکھ لیں گے۔ اس طرح ہوا میں ساری باتیں تو نہیں ہو سکتیں۔ اس کی پوری تفصیل ہونی چاہئے کہ کیا وقوعہ ہوا ہے اور کون سی جگہ پر ہوا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Finance Bill 2021. Minister for Finance may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE (Mr. Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Finance Bill 2021, as introduced, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Finance Bill 2021, as introduced, be taken into consideration at once."

Now, the question is:

"That the Punjab Finance Bill 2021, as introduced
be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 7

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 7 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title
of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Finance!

MINISTER FOR FINANCE (Mr. Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Finance Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Finance Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Finance Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

منظور شدہ گوشوارہ

(جوایوان کی میز پر رکھا گیا)

منظور شدہ اخراجات برائے سال22-2021کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Minister for Finance to lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2021-2022.

MINISTER FOR FINANCE (Mr. Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr. Speaker! I lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2021-2022.

MR SPEAKER: The Schedule of Authorized Expenditure for the year 2021-2022 has been laid.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Ghazi National Institute of Engineering and Sciences, Dera Ghazi Khan Bill 2021.

مسودہ قانون غازی نیشنل انسٹیٹیوٹ آف انجنیئرنگ اینڈ سائنسز ڈیرہ غازی خان 2021

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Ghazi National Institute of Engineering and Sciences, Dera Ghazi Khan Bill 2021.

MR SPEAKER: The Ghazi National Institute of Engineering and Sciences, Dera Ghazi Khan Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: نوابزادہ وسیم خان بادوزئی مجلس خصوصی نمبر9 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، نوابزادہ وسیم خان بادوزئی!

مسودہ قانون نمبر47 اور 48 بابت 2021 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر9 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر! میں بل نمبر 47 اور بل نمبر48 بابت 2021 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر9 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش ہوئیں۔

اب ہمارا next session سوموار کو ہے۔ اس میں Supplementary Budget پر بحث ہوگی۔ سندھو صاحب! آپ اپوزیشن ممبران کی priority wise list دے دیں۔ راجہ صاحب! آپ بھی گورنمنٹ کی طرف سے list دے دیں۔

آج کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 28-جون 2021 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سوموار،28-جون2021

(یوم الاثنین،17-ذیقعد1442 ھ)

سترہویں اسمبلی: تینتیسواں اجلاس

جلد33 : شمارہ 10

705

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28۔جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

"ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث"

707

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

سوموار، 28-جون 2021

(یوم الاثنین، 17-ذیقعد 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 14 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝
اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ
اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا
جَهُوْلًا ۝ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

سُورۃُ الاحزاب 70 تا 73

مومنو! اللہ سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو O وہ تمہارے کام سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا O ہم نے بار امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اس کو اٹھالیا۔ بے شک وہ بڑا ظالم اور بڑا جاہل ہے O تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے اور اللہ تو بخشنے والا ہے مہربان ہے O

وما علینا

الا البلاغ O

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

محمد مصطفیٰ ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
ختم الانبیا ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
ہزاروں انبیا آئے ہزاروں رہنما آئے
حبیب کبریا ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
تمام اوصاف کی تکمیل کی خاطر انہیں بھیجا
رسول مجتبیٰ ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
صحیفوں اور کتابوں میں زمین و آسمانوں میں
ختم الانبیا ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا

ملک ندیم عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایک بہت ضروری مسئلہ ہے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جناب ملک ندیم ! ایک سیکنڈ تشریف رکھیں ۔پہلے بیٹھیں گے تو پھر بات ہو گی۔ دیکھیں جو بھی بات ہو اس طرح نہیں ہوتا آپ کھڑے ہو کر فوراً ہی کوئی بات شروع کر دیتے ہیں کہ نہیں جی پہلے یہ ہو جائے وہ ہو جائے، کسی قانون و قاعدہ کے مطابق ہی پوائنٹ آف آرڈر ہوتا ہے۔ پہلے اس کی اجازت لی جاتی ہے اگر ایک ممبر ہے تو one time ہی بول سکتا ہے اور اس کو اجازت ہو گی تو وہ بول سکتا ہے۔ یہ طے شدہ اصول ہیں کبھی rules پڑھ لیا کریں اس میں ہر چیز لکھی ہوئی ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

ملک ندیم عباس ! چلیں، اب آپ بات کر لیں۔

ملک ندیم عباس: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ حسب معمول اپنے حلقہ سے جب میں نکلتا ہوں تو عوامی issue کے لئے مختلف دفتروں میں جانا پڑتا ہے۔ میں MD Sui Northern Gas کے دفتر میں پہنچا میرے ساتھ ملک سرفراز کھوکھر دوسرے MPA بھی موجود تھے۔ وہاں ہمیں PSO نے کہا صاحب اندر نہیں ہیں نیچے چوتھے floor میں meeting میں ہیں دس منٹ بعد ہمیں تھوڑا سا شک ہوا صاحب تو اندر اپنے دفتر میں موجود ہیں۔ ہم نے جب دروازہ کھولا اور اس کو ایک لڑکی کے ساتھ نازیبہ حرکات کرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر! میں نے اس کو کہا آپ یہ meeting کر رہے ہیں آپ کا PSO کہہ رہا ہے کہ آپ چوتھے floor میں نیچے بیٹھے ہوئے ہیں لیکن آپ اوپر بیٹھ کر یہ meeting کر رہے ہیں۔ آپ دیکھیں یہ وہ 65 لاکھ مہینے کی تنخواہ لینے والا بندہ ہے اور اپنے دفتر میں جو public کا بھی دفتر ہے جہاں عام لوگوں نے بھی آنا ہوتا ہے ہمارے جیسے MPA's نے بھی آنا ہوتا اور وہ ادھر بیٹھ کر اس طرح حرکات کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک ندیم عباس! آپ نے بات کر لی ہے لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔ اگر یہ بات تھی تو آپ کو پہلے privilege motion دینی چاہئے تھی اس طرح نہیں ہوتا جو ہمارا طریق کار ہے اس کے مطابق ہم نے چلنا ہے آپ یہ ساری گفتگو privilege motion پر کر سکتے ہیں جب وہ accept ہو جائے تو اس کے اوپر آپ کو ساتھ میں کوائف لگانے پڑیں گے اور ساتھ شہادتیں ہوں گیں پھر کمیٹی کے پاس جائے گا۔ یہاں اس طرح کوئی بھی اٹھ کر کسی کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ایک طریق کار ہوتا ہے ہاؤس کا۔ آپ privilege motion دیں اور وہ پھر ہاؤس take up کرے گا۔ اس کا طریقہ یہی ہو گا۔ آپ کی بات ہو گئی ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث

جناب سپیکر: آج ضمنی بجٹ پر بحث ہے۔ لہٰذا ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 پر بحث شروع کرتے ہیں اور جو ممبران حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے لکھ کر بھیج دیں گورنمنٹ ممبرز کی طرف سے صرف ایک ہی نام محترمہ عظمیٰ کاردار کا آیا ہے تو میرا خیال ہے کہ کوئی interest ہی نہیں لے رہا اور یہ جو آپ بار بار اٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں آپ کی جو بات ہو گی آپ اس کو بحث میں بھی کر سکتے ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ)**:** جناب سپیکر! چیف وہپ صاحب نے نام دے دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے نام آگئے ہیں۔ اپوزیشن کی طرف سے جو نام آئے ہیں تو رانا محمد اقبال خان آپ اپنی بات شروع کریں گے۔ جی رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس سے پیشتر کہ میں ضمنی بجٹ پر بات کروں ایک گزارش آپ سے کروں گا کہ میری تھوڑی سی بات سن لیجئے کہ آپ نے بہت محنت کی اور اللہ کے فضل و کرم سے اس ہاؤس میں معزز ممبران کے بیٹھنے کے لئے کشادہ جگہ بنوائی مجھ سے پہلے

اس کا civil work افضل ساہی صاحب نے کیا تھا۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں آپ کی اجازت سے اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں آگے بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال خان ! آپ نے تو speech کرنی ہے رانا صاحب جو بھی بات ہے speech میں کر لیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ اس اسمبلی کا صرف ایک contract میری موجودگی میں ہوا اور اس ہاؤس کا اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے 7 کروڑ 69 لاکھ کا NCA کو یہ ٹھیکہ دیا گیا تو ان سے گفت و شنید ہوتی رہی لیکن وہ کہتے تھے ہم آپ کو اس میں سے 10 لاکھ چھوڑ دیتے ہیں کبھی کہتے تھے 20 لاکھ چھوڑ دیتے ہیں تو میں نے شاہ صاحب کو request کی یہ قومی کام ہے تو مہربانی فرمائیے اس میں ان کے ساتھ negotiation کے ذریعے بات ہوتی رہی کہ quality اور quantity پر کوئی compromise نہیں ہو گا۔ Internationally ہم کسی بھی جگہ سے اس کو test کروا سکتے ہیں آپ جو کچھ بھی ادھر لگائیں گے میں نے کہا پھر 1 کروڑ کی ہمیں اس میں گنجائش دیں۔ کرتے کرواتے اللہ کا شکر ہے یہ 7 کروڑ 69 لاکھ کا ٹھیکہ تھا لیکن آپ کے اس خادم نے اس میں سے 92 لاکھ روپے اللہ کے فضل و کرم سے آپ کی اس اسمبلی کا بچایا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں بجٹ سے متعلق بات کروں گا کہ سابقہ دور حکومت میں جب ضمنی بجٹ پیش ہوتا تھا تو پی ٹی آئی کے چیئرمین بیان دیتے تھے کہ جو گرانٹ لے رہے ہیں یہ منظور شدہ نہیں ہے اور یہ سارا فراڈ ہے، رشوت ہے اور سیاسی رشوت کے طور پر اسے خرچ کیا جاتا ہے۔ آج 248۔ارب روپے کا جو ضمنی بجٹ اس معزز ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے تو سیاسی رشوت کا جواب ہمارے حکومتی نمائندے دیں گے۔ ویسے ضمنی بجٹ کی بہت سی گرانٹس پر اُنگلی اُٹھائی جا سکتی ہے لیکن میں یہاں ایک ایسی گرانٹ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس کا نمبر PC 13013 ہے، state trading جس کے تحت سال رواں میں گندم کی خرید کے لئے 148۔ارب روپے منظور شدہ بجٹ سے ہٹ کر جاری کئے گئے اور وزیر خزانہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ ان پیسوں میں سے 86۔ارب روپے پنجاب کے شہریوں کو "سستا آٹا" دینے کے لئے دیئے گئے ہیں جبکہ شہری پریشان ہیں کہ انہیں 878

روپے کی بجائے 1200 روپے سے زائد قیمت میں 20 کلو گرام کا آٹے کا تھیلہ مل رہا ہے۔ مہربانی فرمائیں کہ اسے بھی اچھی طرح دیکھیں کہ یہ 322۔ارب روپے کا اضافہ کیوں کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میرے قائد اور اُس وقت کے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے 28 ۔مئی 1998 کو اس ملک کو اللہ کے فضل و کرم سے ایٹمی قوت بنایا لیکن آج پاکستانی عوام کے اوپر "آٹا بم" گر رہا ہے تو مہربانی فرما کر اسے خود دیکھیں۔ بجٹ کی اس کتاب کے صفحہ نمبر 198 ,197 ,160، 553 اور 579 پر لکھا ہے کہ زراعت کے شعبہ میں قرضوں کی فراہمی، کسانوں کو ڈی اے پی کھاد، کاٹن seed اور سفید مکھی کو مارنے کے لئے 11۔ارب 53 کروڑ روپے کی سبسڈی رکھی ہے۔ دیگر اخراجات کے لئے بھی ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ قرضے کن کسانوں کو دیئے گئے ہیں؟ میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کے دور میں ڈی اے پی کھاد پر رعایت دیتے ہوئے 1700 روپے میں کسانوں کو ملتی تھی اور آج وہی کھاد 5700 روپے میں کسانوں کو مل رہی ہے جبکہ یوریا کھاد کی بوری 1250 روپے میں ملتی تھی جو کہ اب 1750 روپے میں کسانوں کو مل رہی ہے جس سے کسانوں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔ اس حوالے سے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس پر بھی ذرا خصوصی دھیان دیا جائے کیونکہ 15۔ارب روپے کی سبسڈی کے باوجود ڈی اے پی کھاد 5700 روپے میں کسانوں کو دی جا رہی ہے تو میں اس بجٹ کے متعلق کیا کہوں اور اسے کیسے منظور کیا جائے۔ میں اپنے معزز ممبران سے یہی گزارش کروں گا کہ اس بجٹ کو منظور نہ کیا جائے بلکہ سب کی طرف سے "نامنظور" کیا جائے۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے میں آپ کو بہت مبارکباد دینا چاہوں گی کیونکہ پنجاب اسمبلی کا جو بجٹ سیشن ہے وہ بہت احسن طریقے سے اور بہت افہام و تفہیم کے ساتھ ہوا جو کہ باقی تمام اسمبلیوں کے لئے ایک مثال ہے اور انہیں دیکھنا چاہئے اور آپ سے guidance لینی چاہئے کہ جس طریقے سے اپوزیشن اور ٹریژری بنچز میں بڑے اتفاق سے بجٹ سیشن ہوا کیونکہ یہ ہماری parliamentary اور democratic ریت اور روایت ہے۔

جناب سپیکر! میں ضمنی بجٹ کی بات کرتی ہوں کہ ہماری حکومت نے پچھلے سال بہت سے چیلنجز کا سامنا کیا اور ہماری ضمنی گرانٹس کا کافی سارا حصہ محکمہ صحت کو اس لئے دیا گیا کہ COVID کی وجہ سے اس پر ذمہ داریاں بڑھ گئی تھیں اور بہت سے لوگوں کو PDMA کے through ساری execution ہوئی اور اس مقصد کے لئے 6 بلین روپے کے فنڈز release کئے گئے۔ میں بڑی حیران ہوئی کہ ہماری اپوزیشن نے جو Cut Motions دی ہیں، کمال ہو گیا ہے، ان لوگوں نے کن شعبوں میں یہ Cut Motions دیں اور جہاں پر سوالات اٹھائے ان میں محکمہ صحت اور محکمہ ایجوکیشن ہے۔ یہ وہ شعبے ہیں جہاں آپ کو خود کہنا چاہئے کہ آپ اس مد میں مزید فنڈز کا اضافہ کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! 20 سال سے محکمہ صحت اور تعلیم کے شعبے میں سب سے کم بجٹ مختص کرتے ہیں۔ ہمارے ہسپتالوں کا حال دیکھیں اور ایجوکیشن کے حالات دیکھ لیں کہ لاکھوں بچے سکولوں سے باہر ہیں جبکہ ایک ایک بیڈ پر تین تین، چار چار مریض آپ چھوڑ کر گئے تھے تو ان سب کا سدباب کرنا ہے لہٰذا آپ کو تو چاہئے تھا کہ ضمنی بجٹ کو آپ endorse کرتے۔ ہمارے ضمنی بجٹ کی 142 بلین روپے کی national supplementary grants تھی جو کہ food and grain کو دی گئی تھی تاکہ اجناس کی shortage نہ ہو اور جہاں پر بھی ہمیں ضرورت ہو وہاں پر مزید فنڈز لگانے چاہئیں۔ ہمارے کچھ line departments ہیں جن کے لئے 17 بلین روپے بہت ضروری تھے کیونکہ ان کے فنڈز میں بھی ان کو مشکلات کا سامنا تھا بلکہ ہماری ADP کے کچھ فنڈز کو بھی redirect کرنا پڑا اور ہمارے محکمہ صحت کو COVID کی وجہ سے revert کرنا پڑا تو ہماری حکومت کا اوّلین manifesto public welfare ہے اور جہاں پر ہمارے پنجاب کے بچے، بوڑھے، جوان اور خواتین کا ذکر آتا ہے تو ہم وہاں پر بجٹ لگاتے ہیں۔ Taxpayers کا پیسہ taxpayers کے اوپر لگ رہا ہے اور کوئی Discretionary Funds نہیں ہیں۔ ہر چیز بہت transparent ہے اور ہر چیز آپ کے سامنے ہے۔ سب figures آپ کے سامنے ہیں اور کہیں پر بھی کوئی اُنگلی نہیں اُٹھا سکتا۔ I would like میں دوبارہ I am sure کہ ہمارا صوبہ بلوچستان اور ہماری قومی اسمبلی والے بھی ہم لوگوں کو دیکھ رہے ہیں کہ پورے پاکستان میں ہماری پنجاب اسمبلی

کی جو ریت و روایت ہے تو اس کی بہت تعریف کی ہے جس سے ہم سب کا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ بات کریں گے یا محترمہ شازیہ عابد بات کریں گی؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پہلے محترمہ شازیہ عابد بات کر لیں بعد میں پھر میں بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شازیہ عابد!

محترمہ شازیہ عابد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ بہت اہم موقع ہے کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا وقت دیا۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ جس شاندار ہاؤس میں آج ہم بیٹھے ہیں جو کہ آپ کا منصوبہ تھا اور آپ ہی کی وجہ سے یہ ممکن ہوا۔

جناب سپیکر! اگر ہم ضمنی بجٹ پر بات کریں تو بہت افسوس ناک صورتحال ہے کہ پنجاب کا اس وقت ایک گھوسٹ بجٹ پیش کیا گیا ہے جو صرف اعداد و شمار کا ایک گورکھ دھندا ہے جس میں پنجاب کے کروڑوں عوام کو الجھا دیا گیا ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ این ایف سی ایوارڈ میں آپ کو 150۔ارب روپے کم دیئے جاتے ہیں جس پر آپ وفاق سے بات بھی نہیں کرتے کہ کروڑوں لوگوں کی آبادی کا یہ صوبہ جسے اگر آپ 150۔ارب روپے کم دیں گے تو یہ صوبہ کس طرح اپنا بجٹ maintain کرے گا؟

جناب سپیکر! سرائیکی صوبہ جس نعرے کی بنیاد پر "جنوبی پنجاب صوبہ محاذ" آج وزارتیں enjoy کر رہا ہے، میں بہت افسوس سے یہ کہتی ہوں کہ وہ باتیں جو آپ کی حکومت کی بنیاد تھیں آج ان کا کہیں ذکر ہی نہیں ہے۔ آج آپ بہت مطمئن، آج ہماری بہنیں یہاں کھڑی ہو کر، ان کے پاس اتنے الفاظ کا ذخیرہ ہی نہیں کہ وہ حکومت کو اچھے اچھے الفاظ کے ساتھ appreciate کر سکیں۔ پنجاب کا بجٹ آتا ہے اور اس کے بعد فوری پٹرول کے نرخ بڑھ جاتے ہیں، اس کے بعد چار دن کے اندر گیس کے چھ بار نرخ بڑھتے ہیں اور اس کے بعد بجلی کے نرخ بڑھ جاتے ہیں تو آپ کس طرح اس شاندار ہاؤس میں یہاں بیٹھ کر کہہ سکتے ہیں کہ یہ بڑا اعلیٰ ترین بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ پچھلے سال کے تمام منصوبے کہاں "رُل" گئے۔ آپ اعلان کرتے ہیں، کچھ پیسوں کا اجراء کرتے ہیں اور باقی منصوبے وہیں کے وہیں رہ جاتے ہیں۔

بے روزگاری کی حالت یہ ہے کہ آپ لوگوں کو ملازمتوں سے نکال رہے ہیں۔ پاکستان کی عوام کے لئے نئی ملازمتوں کے مواقع ملنا تو اب خواب بن کر ہی رہ گئے ہیں۔ غربت کا عالم یہ ہے کہ روٹی کے نرخ بڑھ گئے ہیں اور یہاں بیٹھ کر حکومت منڈی اور کسان کے آپس کے تعلق کو اپنا کارنامہ بیان کر رہی ہے۔ آپ کی ٹک ٹاک حکومت کہیں نظر ہی نہیں آتی۔ حکومت ایک چیز کے نرخ کا اعلان کرتی ہے اور اس کے بعد یہاں فخریہ طور پر کہا جاتا ہے کہ گنے کا ریٹ 180 مقرر کیا گیا ہے جبکہ گنا اڑھائی سو روپے من پر فروخت ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! اگر ہم صحت کے شعبے میں دیکھیں تو اس میں کوئی خاطر خواہ بجٹ نہیں رکھا گیا۔ صحت کے شعبہ کے بارے میں پوری دنیا میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ سب سے اہم ترین شعبہ ہے۔ آپ کو سب سے زیادہ پیسے صحت کے شعبے کے لئے رکھنے چاہئیں تھے مگر یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ آج بھی صحت اور تعلیم کے لئے nominal budgets رکھے جاتے ہیں۔ جس وسیب سے میرا تعلق ہے وہ سرائیکی وسیب ہے، بدقسمتی سے جس ضلع سے میرا تعلق ہے وہ پنجاب کا پسماندہ ترین ضلع ہے۔ ایک عام اصول ہے کہ اگر کوئی بچہ کمزور ہو تو اس کو چار لقمے زیادہ دیئے جاتے ہیں۔ ضلع راجن پور کو priority کی بنیاد پر بیس سال کے لئے "ڈیوٹی فری زون" قرار دیا جانا چاہئے تاکہ وہاں کے لوگ معاشی طور پر اپنی بحالی کر سکیں۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب میرے ضلع میں گئے، اپنے وزٹ کے دوران انہوں نے اعلان کیا کہ ہم THQ جام پور کو اپ گریڈ کرنے جا رہے ہیں مگر بدقسمتی یہ کہ ہیلتھ منسٹر یہاں کھڑے ہو کر کہتی ہیں کہ وہ تو اپ گریڈ ہو ہی نہیں سکتا۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ جو کچھ وہاں جا کر کہتے ہیں، ان معصوم کے نام آپ یہاں بیٹھ کر بہت سارے گناہ لگا رہے ہوتے ہیں کہ فلاں چیز وزیر اعلیٰ کے حکم کے مطابق ہوئی، فلاں چیز وزیر اعلیٰ کے حکم پر کی گئی لیکن ان کے اعلان کے باوجود آپ نے اس بجٹ میں THQ جام پور کے لئے کوئی پیسا نہیں رکھا۔ تحصیل جام پور تعلیمی لحاظ سے سب سے زیادہ پڑھی لکھی تحصیل ہے اور سب سے زیادہ ریونیو بھی وہاں سے اکٹھا ہوتا ہے جو اربوں روپے بنتے ہیں مگر وہ سب کے سب وفاق کے پاس چلے جاتے ہیں اور میری تحصیل پر کچھ نہیں لگتا۔ میں پنجاب گورنمنٹ سے استدعا کروں گی کہ چونکہ میرا پسماندہ ترین ضلع ہے اس لئے وہاں کا ریونیو وہاں پر ہی خرچ کیا جائے۔

جناب سپیکر! جام پور کی آبادی تقریباً 7 لاکھ ہے۔ وہاں ایک THQ ہسپتال ہے، 2 وارڈز کی بڑی بلڈنگ بنی ہوئی ہے مگر آج تک وہاں کوئی ڈاکٹر بھیجا گیا اور نہ کوئی مشینری بھیجی گئی ہے۔ اس کے لئے خصوصی فنڈ کا اعلان کیا جائے تاکہ وہاں فوری طور پر مشینری اور ڈاکٹرز پہنچیں۔

جناب سپیکر! یہاں زراعت کے حوالے سے خاص طور پر کہا گیا کہ ہم نے زراعت کے لئے بڑے فنڈز رکھے ہیں۔ کسان انشورنس کے نام پر جو کسانوں کو پرچیاں تھمائی گئیں کسان ان پرچیوں کو لے کر آج تک رُل رہے ہیں اور گورنمنٹ نے انہیں ایک روپیہ تک نہیں دیا۔ ہمیں اس بات کی بھی خوشی ہوتی ہے کہ یہاں لاہور کے لئے بہت سارے ہسپتالوں کا اعلان کیا جاتا ہے یا upper Punjab کے شہروں کے لئے ہسپتال، تعلیمی ادارے اور میڈیکل کالجز کا اعلان کیا جاتا ہے۔ یہ اعلان ضرور کرنا چاہئے کیونکہ یہ بھی ہمارے پنجاب کا حصہ ہے اس کی ترقی پر بھی ہمیں خوشی ہوتی ہے مگر کیا راجن پور اس بات کا مستحق نہیں ہے کہ وہاں آپ بچیوں کے لئے کالجز اور یونیورسٹی دیں؟ یہ بھی افسوس ناک بات ہے کہ جس دو سو بیڈز کے ہسپتال کا یہاں بار بار اظہار کیا گیا کہ ہم نے دو سو بیڈز کا زچہ بچہ ہسپتال بنا دیا لیکن اس کے ساتھ آپ میڈیکل کالج نہیں بنا رہے جبکہ باقی جگہوں پر جہاں پر بھی آپ ہسپتال بناتے ہیں وہاں میڈیکل کالج بھی بناتے ہیں۔ ہم نے یہاں انڈس ہائی وے پر unanimously قرارداد منظور کروا کر وفاق کو بھیجی کہ انڈس ہائی وے کو ون وے کیا جائے مگر افسوس کہ اس پر آج تک کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ اس انڈس ہائی وے پر آج بھی روزانہ کی بنیاد پر ایکسیڈنٹس ہو رہے ہیں اور بہت زیادہ شرح اموات ہے لیکن اس پر پنجاب گورنمنٹ توجہ دیتی ہے اور نہ وفاقی حکومت توجہ دیتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس قرارداد کے بارے میں ہمیں وفاق کو دوبارہ یاد کرانا چاہئے تاکہ وہ روڈ بن سکے۔

جناب سپیکر! سرائیکی صوبے میں امن وامان کی یہ حالت ہے کہ وہاں ہر روز ایک نیا گینگ کبھی چھوٹو گینگ کی صورت میں اور کبھی لادی گینگ کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ میں اس معزز ہاؤس کے توسط سے پنجاب حکومت سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس طرح کے gangs developed شہروں میں نہیں بنتے وہ کیوں پسماندہ علاقوں میں بنتے ہیں؟ اس کی بنیادی وجہ غربت ہے۔ وہاں کے لوگوں کو اگر آپ علاج نہیں دیں گے، وہاں کے لوگوں کو صحت کی سہولتیں نہیں دیں گے، وہاں کے لوگوں کو تعلیم نہیں دیں گے، وہاں کے لوگوں کو روزگار نہیں دیں گے تو پھر اس طرح کے gangs

سامنے آئیں گے۔ کیا وہ gangs صرف ڈی جی خان اور راجن پور کو ڈسٹرب کرتے ہیں؟ نہیں بلکہ وہ پورے پنجاب کے لئے ایک مسئلہ بن جاتے ہیں۔ خدارا وہاں کے لوگوں کو صحت کی سہولتیں دیں، تعلیم کی سہولتیں دیں، روزگار کے مواقع پیدا کریں تاکہ ہمارے نوجوان اس طرح کے gangs کے ہتھے نہ چڑھیں جو بے چارے چھوٹی چھوٹی عمروں میں گولیاں مار رہے ہوتے ہیں یا گولیاں کھا رہے ہوتے ہیں۔ اگر ہم کسانوں کی صورتحال کو دیکھیں تو یہاں زراعت کا بار بار ذکر کیا گیا۔ پی ٹی آئی حکومت آنے سے پہلے ٹریکٹر کا ریٹ 85 ہزار روپے تھا جو اب 12 لاکھ روپے ہو گیا۔ یوریا کھاد ساڑھے 12 سو روپے میں ملتی تھی اب ساڑھے 17 سو روپے میں ملتی ہے۔ اینگرو کی ڈی اے پی کھاد 28 سو روپے سے 56 سو روپے مہنگی ہو گئی ہے، ڈیزل 65 روپے فی لٹر سے 114 روپے فی لٹر ہو گیا ہے۔ موبل آئل 12 سو روپے فی لٹر تھا اب 24 سو روپے میں ملتا ہے، ڈیزل انجن 55 ہزار سے 95 ہزار روپے کا ہو گیا ہے اور کاٹن سیڈ 12 سو روپے سے 3 ہزار روپے فی بیگ پر چلا گیا۔

جناب سپیکر: اب آپ wind up کر لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں wind up کرتی ہوں مگر اس درخواست کے ساتھ کہ جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کے نام پر جو دھوکا ہمارے سرائیکی وسیب کے لوگوں کو دیا جا رہا ہے تو خدارا اس وعدے کو پی ٹی آئی گورنمنٹ یاد رکھے۔ ہمارا ریونیو جو یہاں بڑے شہروں پر خرچ ہوتا ہے وہ وہاں کے لوگوں کے لئے خرچ ہونا چاہئے۔ ہمارا آپ سے کوئی جھگڑا نہیں صرف resources کی بات ہے کہ ہمارے resources ہمارے لوگوں پر خرچ ہونے چاہئیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب نذیر احمد چوہان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلہ واصحابہ یا خاتم النبیین۔ جناب سپیکر! میں آپ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے، پورے ہال کی طرف سے، ہمارے تمام عاشقان رسول ﷺ جو پنجاب میں بستے ہیں اور بالخصوص لاہور کی طرف سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور سلوٹ پیش کرتا ہوں۔ آج مجھے لگا کہ ماشاءاللہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی اس اسمبلی میں پہلی دفعہ مخاطب ہوں اور مجھے پہلی دفعہ اعزاز حاصل ہوا کہ جہاں پر میں اپنے دل کے اندر وہ ٹھنڈک اور روشنی محسوس کر رہا ہوں کہ

جہاں لکھا گیا ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، انا خاتم النبیین لا نبی بعدی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ سبحان اللہ، اس کے بعد جب اس طرف دیکھا تو ایک خوبصورت اور آیت نظر آئی جس میں لکھا ہے کہ "ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیءٍ علیما" اللھم صلی علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ و بارک وسلم۔ اے اللہ حضرت سید محمد ﷺ، آپ ﷺ کی آل اور اصحاب پر درود، برکتیں اور سلامتی نازل فرما۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ کمال بات تھی، جس میں، میں آپ کو اپنے دل کی گہرائیوں سے سلوٹ پیش کرتا ہوں اور ہماری آنے والی نسلیں جو مسلمان ہیں وہ ہمیشہ آپ کو یاد رکھیں گی۔ ہم یہاں شاید کل ہوں یا نہ ہوں لیکن اس اسمبلی کی جو بنیاد آپ نے آج سے اتنے سال پہلے رکھی اور اللہ تعالیٰ نے اسی کا سنگ بنیاد بھی آپ کے اپنے ہاتھوں سے کروایا۔ آپ ماشاءاللہ اس کے سپیکر بھی منتخب ہوئے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا اعزاز ہے اور یہ منصب والے سے جو منصب دیئے جاتے ہیں یہ بڑے اعزازات ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی نسلوں پر اپنا فضل و کرم رکھے، جتنی دل سے میری دعائیں ہیں آپ کے لئے ہمیشہ سے رہیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں پر دوسری یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ آپ کے ساتھ پورا ہال اس بات پر متفق اور متحد ہے کہ جو آپ نے یہ قدم یا initiative لیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس سوچ اور دو قومی نظریے کے تحت قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان بنایا تھا آج میں سمجھتا ہوں کہ وہ نوید پنجاب نے دکھائی اور آپ نے دکھائی۔ ماشاءاللہ آپ نے اس اسمبلی کے اندر ثابت کیا کہ ہاں مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ ملک ہونا چاہئے، مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ اسمبلی ہونی چاہئے اور مسلمان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانے جاتے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے اور میں چاہتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی میں unanimously ایک Bill پاس کیا جائے اور میں آپ کے حکم سے وہ Bill پیش بھی کر دوں گا کہ اسی طرح سے ہمارے پاکستان کی تمام اسمبلیوں کے اندر، کیونکہ یہ ایک مسلمانوں کا ملک ہے جو آپ نے روایت شروع کی ہے اس طرح سے تمام صوبائی اسمبلیاں اور نیشنل اسمبلی اس کو کاپی کرتے ہوئے لے کر چلیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے مسلمانوں کا دل بہت زیادہ خوش بھی ہو گا اور ہم اُس راہ پر چل پڑیں گے جو ہماری صحیح راہ تھی۔

جناب سپیکر! اب بجٹ کی طرف آتا ہوں اور میں سب سے پہلے وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان اور اس کے ساتھ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد بُزدار کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے وہ کام لے جس کام کے لئے ہماری پوری ٹیم کو منتخب کیا۔ یہاں میرے دوست، میری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی پوری ٹیم بیٹھی ہے جو محنت کر رہی ہے ہماری جو پچھلی کمیٹیاں تھیں انشاءاللہ ان کو دور کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ مزید محنت کر کے اپنے لوگوں کو اس میں ریلیف دلوائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ بہت اعلیٰ اور بہترین بجٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، ملک احمد سعید خان!

ملک احمد سعید خان: بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع اللہ پاک کے پاک نام سے اور لاکھوں کروڑوں درود سلام نبی کریم محمد ﷺ خاتم النبیین پر اور ان کی آل پر۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا اور آج جس ایوان میں مجھے بات کرنے کا موقع ملا یہ آپ نے ایک اچھا initiative لیا اور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اس پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں یہاں پر یہ بھی ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ جس دن اس ایوان کے اندر پہلا اجلاس منعقد ہوا، آپ چیئر پر تشریف فرما تھے اور جس انداز میں آپ نے دین اسلام کی خدمت کی، نبی کریم ﷺ، آخری نبی ﷺ ہونے کی حدیث یہاں پر وضاحت کے ساتھ بیان کی۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس ہاؤس کے اندر موجود تمام لوگ اور پاکستان کے بسنے والا ہر وہ شہری جو نبی ﷺ سے محبت رکھتا ہے وہ آپ کے ان الفاظ سے حقیقتاً بہت متاثر تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سپیکر کی کرسی کے اوپر آپ نے جو حدیث مبارکہ لکھائی ہے کہ "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ الہ وسلم، انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پنجاب کے لوگ، پنجاب کے نمائندگان اور پنجاب کے باقی عوام اور آپ نے خاص طور یہاں پر اس کی تصدیق کی ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ماننے والے ہیں اور ان کی خاطر ہماری جان، ہمارے ماں باپ، ہماری اولاد اور ہماری ہر شے قربان ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! یہاں پر آپ نے ایک اور بات بھی کی تھی کہ قانون سازی کے حوالے سے اس اسمبلی نے کچھ سنگ میل عبور کئے ہیں جیسا کہ یہاں کی جو ہاؤس کی کمیٹیاں ہیں ان کے اندر ریفارمز کی گئی ہیں۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ یہ ہاؤس آپ کا گھر ہے بلاشبہ یہاں پر آنے والے ہر ممبر کا یہ گھر ہے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ یہاں پر آنے والے لوگ اپنے حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور اپنے لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے یہاں ان کی آواز بنتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح آپ نے کشادہ دل کے ساتھ تمام باتیں کی تو یہاں پر کچھ اور روایات کو بھی قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ جو بجٹ اس اسمبلی کے اندر پیش کیا گیا یہ ایک روایتی بجٹ تھا اور اس بجٹ کے اندر خواہ حکومتی لوگ ہوں یا اپوزیشن کی طرف سے elected لوگ ہوں میں یہ سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کی حلقوں کی سکیمیوں کو اس بجٹ میں شامل کیا گیا ہے یہ عمران خان صاحب کے بقول وہ سیاسی رشوت تھی جو اپنے حلقوں کے نمائندوں کو ووٹ حاصل کرنے کے لئے دی جاتی تھی لیکن میں اس بات پر اس لئے بھی یقین کرتا ہوں کہ اس بجٹ میں جن لوگوں کو یہ سکیمیں دی گئی ہیں یہ نا صرف رشوت ہے بلکہ یہ ان لوگوں کے ساتھ بہت سخت زیادتی ہے جن کو چند ایک سکیمیں دے کر ان کو اس بات پر لگا دیا کہ وہ اس بجٹ کی منظوری کے لئے اپنا حصہ ڈالیں۔ میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہاں پر بجٹ بنانے کے طریق کار کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیشہ غریب کی بات کی جاتی ہے، عوام کی بات کی جاتی ہے، مزدور اور کسان کی بات کی جاتی ہے، طالب علم کی بات کی جاتی ہے اور مریض کی بات کی جاتی ہے لیکن اگر آپ اس بجٹ کو دیکھیں تو کم از کم میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس بجٹ کے اندر جو مزدور کا ذکر کیا گیا ہے اس کے لئے دیا کیا گیا ہے؟ میں وزیر خزانہ سے پوچھنا چاہوں گا کہ آپ نے جو ایک مزدور کے لئے ماہانہ 20 ہزار اجرت مقرر کی ہے تو کیا آپ کے علم میں ہے کہ 20 ہزار روپے میں کسی غریب آدمی کے گھر کا خرچہ کس طرح سے manage ہو گا؟ لیکن اگر آپ نے یہ 20 ہزار روپے مقرر کر بھی دیئے ہیں تو کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ جو چوکوں پر مزدور کی منڈیاں لگی ہوئی ہیں اور اگر کوئی ضرورت مند وہاں سے کسی مزدور کو لینے کے لئے جاتا ہے تو وہاں پر بارگین کر کے کیا آپ کے یہ مقرر کئے ہوئے پیمانے کے مطابق اس مزدور کی ماہانہ آمدن 20 ہزار روپے تک پہنچ پائے گی۔ یہی وہ مزدور ہے جس نے اس اسمبلی کی بلڈنگ کو مکمل کیا جو پنجاب کے اندر سکولوں کو بناتے ہیں، ہسپتالوں کو بناتے ہیں اور لوگوں کے

گھروں کی تعمیرات کرتے ہیں لیکن میں معذرت کے ساتھ یہ کہوں گا شاید جناب وزیر خزانہ اس بات سے واقف نہیں اگر وہ ان کو نہیں ملتے تو میرے ساتھ آئیں میں ان کو داتا دربار چوک میں دکھاتا ہوں، میں اُن کو جنرل ہسپتال کے سامنے دکھاتا ہوں، میں اُن کو ٹاؤن شپ کے اکبر چوک میں دکھاتا ہوں کہ وہاں سینکڑوں کی تعداد میں مزدور ہوتے ہیں جو صبح اپنے بچوں کو یہ یقین دلا کر آتے ہیں کہ شام کو گھر آؤں گا تو تمہارے لئے روٹی لے کر آؤں گا لیکن شام کو وہ مایوس گھر لوٹتے ہیں۔ وزیر خزانہ کو اس بات کا اعادہ ہونا چاہئے کہ جو عمران خان صاحب نے کروڑوں نوکریوں کا وعدہ کیا تھا وہ کروڑوں نوکریاں آج نہیں ہیں، آج پڑھے لکھے لوگ ہاتھوں میں ڈگریاں لے کر پھر رہے ہیں۔ آپ تو مزدور کو 20 ہزار ماہانہ اجرت دینے کی بات کرتے ہیں یہاں پر ایم بی بی ایس ڈاکٹرز، ایل ایل بی وکیل، ایم اے اور یہاں پر ایم بی اے کئے ہوئے لوگ نائب قاصد کی نوکری کے لئے درخواستیں لکھ کر مارے مارے پھرتے ہیں لیکن اُن کو کہیں روزگار نہیں ملتا۔ میں اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کیونکہ میرا تعلق ایک کسان گھرانے سے ہے یہاں میں نے یہ بات کئی دفعہ نوٹ کی ہے کہ یہاں پر زمیندار کی بات کی جاتی ہے۔ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کسان اور زمیندار میں فرق ہے پنجاب کے اندر بسنے والے 98 فیصد وہ لوگ جو 12 ایکڑ سے کم کے مالک ہیں وہ کسان ہیں اور ان سے پنجاب کے 70 فیصد لوگوں کا روزگار وابستہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ wind up کریں۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں میں کسان کی بات کر رہا ہوں مجھے کسان کی بات کر لینے دیں اس کے بعد میں wind up کر دوں گا۔ آج کسان جس کسمپرسی کی حالت میں ہے آپ اس بات سے بخوبی واقف ہیں تین سال کے اندر 24 سو روپے میں بکنے والی ڈی اے پی کھاد آج 57 سو روپے میں ناپید ہو چکی ہے۔ پاکستان مسلم لیگ کی حکومت میں جو 5 روپے کسان کے لئے بجلی کا یونٹ مقرر کیا گیا تھا آج 22 روپے یونٹ ہے اور اس کے اوپر ستم یہ ہے کہ لوڈشیڈنگ کی وجہ سے بجلی پوری بھی نہیں ملتی۔ اسی طرح ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ، اسی طرح بیجوں کی قیمتوں میں اضافہ، اسی طرح pesticides کی قیمتوں میں اضافہ، یہ وہ تمام مسائل ہیں جو اس پنجاب کے کسان دیکھ رہے ہیں، برداشت کر رہے ہیں اور اوپر سے ستم ظریفی یہ ہے کہ جب اُس کی فصل تیار

ہوتی ہے تو منڈی کے اندر اُس کا دام نہیں لگتا۔ ہماری موجودہ حکومت کے حوالے سے اپنے کسانوں کی بد قسمتی کہوں گا کہ ایک زرعی ملک جس کے اندر پنجاب کے 70 فیصد لوگوں کی معیشت کا تعلق زمیندارے سے، کاشت کاری سے وابسطہ ہے ابھی میں پچھلے دنوں اخبار میں یہ پڑھ رہا تھا کہ ہماری حکومت باہر کے ممالک سے گندم، مکئی درآمد کرنے اور seeds درآمد کرنے کی بات کر رہی ہے یہ شرم کی بات ہے اگر اپنے کسانوں کو facilitate کیا جائے، ان کو کھاد سستی دی جائے، بجلی سستی دی جائے، ٹریکٹر اور دیگر زرعی آلات کے اوپر سبسڈی دی جائے، تو آپ کے کسان کے اندر وہ طاقت موجود ہے کہ آپ کی ضرورت کا غلہ اس ملک کے اندر، اسی پنجاب کے اندر پیدا کرے گا بلکہ آپ اس غلے کو باہر تک export کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! مجھے معلوم ہے کہ میں آپ کا بہت وقت لے رہا ہوں لیکن اس میں ایک بات آپ کی اجازت سے ضرور کہنا چاہوں گا کہ موجودہ حکومت نے ایک education policy دی ہے لوگوں کا اُس education policy کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ پنجاب حکومت کا یہ ایجنڈا ہے کہ literacy rate کو 100 فیصد پر لے کر جانا ہے۔ ایک غریب آدمی جس کے گھر میں روٹی نہیں پکتی وہ آپ کے literacy rate کو 100 فیصد پر لے کر جانے کے لئے کیوں interested ہو گا؟ میں یہاں پر یہ تجویز دوں گا کہ ہمارے نصاب کے اندر تبدیلی کی جائے اس کے اندر technical education کو شامل کیا جائے تا کہ students جب میٹرک کے بعد فارغ ہوں تو اُن کو اس بات کا یقین ہو کہ اُن کو کوئی باعزت روزگار ملے گا ورنہ ڈگریاں لے کر ایم اے پاس، ڈبل ایم اے پاس ایک چوتھے سکیل کی نوکری کے لئے بھٹکتے ہوئے سڑکوں پر پھر رہے ہیں۔ آپ کا ان حالات کے اندر target پورا ہو گا اور نہ لوگوں کو تعلیم کی طرف راغب کرنے کے لئے آپ کامیاب ہوں گے لہذا میں یہ استدعا کروں گا کہ آپ نصاب کے اندر تبدیلی لے کر آئیں اور technical education کو شامل کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، thank you. آپ تشریف رکھیں۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! میں اپنی بات کو wind up کر رہا ہوں مجھے صرف 30 سیکنڈ دے دیں میں اپنی بات کو مکمل کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چلیں last 20 seconds۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! میں آخری 30 سیکنڈز کے اندر اپنے حلقے کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ہمارے لاہور سے جو قصور روڈ ہے اور اس کے ساتھ جو قصور سے دیپالپور روڈ ہے یہ ایک ایسی سڑک ہے جو بہاولپور تک لوگوں کے لئے سہولت میسر کرتی ہے لیکن بد قسمتی سے پچھلے تین سال کے اندر اس روڈ کے اوپر کوئی ایک rehabilitation کا کام نہیں ہو سکا۔ دونوں طرف روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، اس کے ساتھ یہ ظلم بھی ہے کہ تمام districts کی entry کے اوپر ٹول پلازے بنے ہوئے ہیں ہمارے ضلع کی entry کے اوپر بھی ایک ٹول پلازہ مصطفیٰ آباد للیانی میں موجود ہے لیکن اُس کے ساتھ ایک دوسرا ٹول پلازہ کُھڈیاں کے ساتھ بنا دیا گیا ہے۔ یہ میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ جب ایک ضلع سے دوسرے ضلع کے اندر enter ہوتے ہیں تو وہاں پر تو ٹول پلازے دیکھے جاتے ہیں لیکن یہ ایک ضلع کے اندر جو دو ٹول پلازے بنے ہیں یہ ہمارے لوگوں کے لئے مصیبت کا باعث ہیں میں آپ کے توسط سے حکومت سے درخواست کروں گا کہ کھڈیاں والا ٹول پلازہ ختم کر دیا جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں، آپ نے بہت ٹائم لے لیا ہے۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! دوسرا ہمارے مصطفیٰ آباد للیانی شہر میں پانی بہت گندا ہے میری یہ درخواست ہو گی کہ مصطفیٰ آباد للیانی شہر اور اس کے ساتھ Chathian Wala, Daftuh, Lakhne K, Wadana یہاں پر پینے کا پانی بہت گندا ہے میری یہ درخواست ہو گی کہ مصطفیٰ آباد للیانی اور ان دیہاتوں کے لئے صاف پینے کے پانی کا انتظام کیا جائے میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ سیمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ایک نیا عہد، ایک نیا آغاز، تمام parliamentarians کو بہت بہت مبارک ہو۔ انسان زندہ نہیں رہتے بلکہ اُن کے کام زندہ رہتے ہیں جیسے کہ یہ تاریخ ساز اسمبلی اور اس میں کی گئی قانون سازی انشاءاللہ تعالیٰ پنجاب کی تاریخ میں لکھی جائے کہ یہاں موجود parliamentarians نے اپنی ذمہ داری پوری طرح سے نبھائی اور ایسے قوانین بنائے جو کہ عوام کے لئے تھے، عام انسانوں کے لئے تھے کہ جنہوں نے اُنہیں

منتخب کر کے اسparliamentمیں بھیجا ہے۔الحمد للہ ہماری بنائی گئی تمامpoliciesکے positiveنتائج نظر آنا شروع ہو گئے ہیں ہم نے مشکل وقت دیکھا، ہم نے تنقید برداشت کی، ہم مشکل راستوں سے گزرے لیکن الحمد للہ ثم الحمد للہ آج ہم اُس بحران سے نکل آئے ہیں، آج ہم ایک ٹریک پر چل پڑے ہیں اور اپنی عوام کی بہترین نمائندگی کر رہے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ اپنی عوام کے لئے مزید بہتر کام کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! ہمارےCMاورPMجن پر اپوزیشن بہت زیادہ تنقید کرتی ہے تو میں اُن کو یہ بتانا چاہوں گی ہمارےCMاورPMکرسی کے اقتدار کے لئے یہاں پر نہیں آئے بلکہ وہ اپنی عوام کے فلاح کے کام کرنے کے لئے آئے ہیں وہ اپنی عوام کو اُس بحران سے نکلنے کے لئے آئے ہیں جس میں اس اپوزیشن نے اُنہیں ڈالا تھا۔ پچھلے 35سال سے ان کی گورنمنٹ رہی ہے یہ کسی نہ کسی طرح سے حکومت کا حصہ رہے لیکنunfortunatelyسوائے چودھری پرویز الٰہی کے دور کے کوئی ایسا وقت بتا دیں جب انہوں نے اپنی ذمہ داریاں پوری کی ہوں اور انہوں نے عوام کو ریلیف دیا ہو؟ یہ اُلٹا ہماری عوام کو سوائے قرضوں کے اور کچھ نہ دے کر گئے اگر یہ دودھ اور شہد کی نہریں چھوڑ کر گئے ہوتے تو ہماری گورنمنٹ کو آئی ایم ایف کے پاس جانے کی ضرورت نہ پڑتی جس کا یہ بار بار ہمیں طعنہ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! سب سے بڑی بات ہماری گونمنٹ کی جوachievementہے کہ الحمد للہ ثم الحمد للہ پچھلے اڑھائی سال سے کوئی ریکارڈ نہیں جلا ہے، موجود ہے اُس کی تصدیق کی جا سکتی ہے، وہtransparentہے۔ یہ لوگ بار بارHigher Educationکی بات کرتے ہیں یہ لوگ بار بارPrimary Educationکی بات کرتے ہیں کہ آپ نے اُس کے لئے کیا کیا ہے تو میں انہیں بتانا چاہوں گی کہalreadyہماری جو یونیورسٹیز بن چکی ہیں اُن میں کہسار یونیوسٹی مری ہے جو ہمارے حلقے میں ہے الحمد للہ اُس میں کلاسز سٹارٹ ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ میانوالی یونیورسٹی، راولپنڈی وومن یونیورسٹی، چکوال یونیورسٹی میں کلاسز سٹارٹ ہیں سوائے بابا گرونانک یونیورسٹی کے وہ بھی بہت جلدstartہونے والی ہیں۔ اس کے علاوہ اس بجٹ میں ایجوکیشن پر بہت کام کیا گیا اس میں کچھ universities رکھی گئی ہیں جن میں University of Applied Engineering and Emerging Technologies Sialkotجو کہ انشاءاللہ تعالیٰ مکمل

ہوں گی اور وہاں پر بھی بچوں کو تعلیم ملے گی، جس کے لئے ہماری گورنمنٹ نے 16-ارب 60 کروڑ روپے رکھے ہیں تا کہ ہم وہاں پر اپنے بچوں کو facilitate کر سکیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ تونسہ یونیورسٹی ڈی جی خان کے لئے 2-ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ گوجرانوالہ یونیورسٹی کے لئے 3-ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! بابا فرید یونیورسٹی پاکپتن کے لئے 2-ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ یہاں پر بار بار بات کی جاتی ہے کہ راجن پور کو کچھ نہیں دیا گیا تو ان کو میں بتا دوں کہ آپ کے لئے انڈس یونیورسٹی راجن پور بن رہی ہے۔ اس کے علاوہ حافظ آباد یونیورسٹی کے لئے ایک ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اٹک یونیورسٹی کے لئے 2-ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ رحمۃ اللعالمین سکالر شپ deserving students کے لئے 83-ارب 40 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں تو یہ ہمارے فنانس منسٹر صاحب، چیف منسٹر صاحب اور پرائم منسٹر صاحب کا vision ہے کہ جو ہم اپنی عوام کو انشاءاللہ تعلیم کی صورت میں دیں گے اور اس قوم کو اپنا غلام نہیں بنائیں گے بلکہ ایک باشعور قوم بنائیں گے۔ ہم انشاءاللہ دیکھیں گے کہ ہماری عوام اور ہمارا نوجوان آگے بڑھے گا کیونکہ پاکستان کا مستقبل بہت safe hands میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ! اب سیدہ عظمیٰ قادری اپنی بات کریں۔

سیدہ عظمیٰ قادری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں بات کرنے کا موقع دیا۔ میں اس وقت بہت ہی اہم موضوع موسمیاتی تبدیلی پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ دنیا بھر کی تمام super powers اس وقت سر جوڑ کر اس حوالے سے بہت serious efforts کر رہی ہیں اور seminars hold کر رہی ہیں اور اس حوالے سے انہوں نے بہت سا budget allocate کیا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آنے والا وقت بھرپور challenges کے ساتھ آئے گا as for as climate change is concerned پنجاب حکومت نے Rs.4.5 billion کا environment budget پیش کیا جبکہ پچھلے سال یہ بجٹ Rs.5.9 billion مختص کیا گیا تھا، that means 24% less than the last year's budget. Mr Speaker being self-proclaimed

Ambassador of Environment Protection, Prime Minister Imran Khan's Government was not able to spend an adequate budget. Even for this segment just Rs.3 million, less than 1% of allocated budget was spent until April 2021, as compared to Rs.1.84 billion which was spent in 2018 by the PMLN Government.

(اذانِ عصر)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، سیدہ عظمیٰ قادری!

SYEDA UZMA QADRI: Should I continue? Mr Chairman The Government in the Supplementary Budget has put the Demand No.26, for Agriculture, Irrigation, Forestry and Fisheries altogether. Agriculture is a major sector. Forestry is another department; Fisheries is another department; and, Irrigation is another major sector. How can they club holistically their demands? There are so many other sectors also. Environment is a serious subject and it needs efforts and funds to address properly. It can't be ignoring like that and to my knowledge, it was the biggest ambit of Prime Minister Imran Khan's Government. The world has raised the slogan "Green revolution is the best solution to arrest Pollution".

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک اور اہم مسئلہ malnutrition یعنی غذا کی کمی کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ ہمارے ہاں بہت سے بچے غذا کی کمی کی وجہ سے بہت کمزور رہ جاتے ہیں، بہت سی مائیں زچگی کے دوران بچوں کو جنم دیتے ہوئے وفات پا جاتی ہیں یا کمزور اور ناتواں بچوں کو

جنم دیتی ہیں۔ یہ کسی بھی سوسائٹی کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے لہٰذا اس حوالے سے میں ایک humble submission پیش کرنا چاہتی ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے جو موٹرویز کا جال اس پورے ملک میں بچھایا ان کے shoulders کی لمبائی تقریباً 7 ہزار کلومیٹر پر محیط ہے ان shoulders پر fruit trees لگائے جاسکتے ہیں۔ Multan region میں 50 کلومیٹر رقبے پر mango trees لگادیئے جائیں اسی طرح orange regions میں 50 کلومیٹر پر Guavas, Orange, Cherrie and so on and so forth درخت لگادیئے جائیں تو یہ سب نا صرف موٹرویز کی خوبصورتی میں اضافہ کریں گے بلکہ عام پبلک کی پہنچ تک ہوں جیسا کہ موٹرویز پر کوئی سفر کر رہا ہے تو عام پبلک یا عام بچے without any barriers ان درختوں کے پھلوں سے مستفید ہو سکیں۔ مہنگائی کا جو طوفان برپا ہے، اشیا کی قیمتیں آسمان سے بات کر رہی ہیں خصوصاً پھل عام آدمی کی پہنچ اور دسترس سے دور ہو چکے ہیں۔ میں مہنگائی کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی کہ "Where there's a will, there's a way." پنجاب گورنمنٹ میں شہباز شریف صاحب نے تقریباً چار ہزار کلومیٹر پر محیط Farms to Market Roads تعمیر کرائے تھے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کیجئے۔

سیدہ عظمیٰ قادری: جناب چیئرمین! I am doing that میں معزز ایوان کو بتانا چاہوں گی کہ Farms to Market Roads کی وجہ سے مڈل مین کا کردار بالکل ختم ہو گیا اور مہنگائی کی شرح بھی 5 فیصد رہ گئی لیکن آج مہنگائی کی شرح 100 فیصد سے تجاوز کر گئی ہے۔ یہ میں نہیں کہہ رہی بلکہ یہ Transparency International کی رپورٹ کہہ رہی ہے۔ میں یہاں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کی ضرور بات کرنا چاہوں گی کہ حکومت نے ملازمین کی تنخواہ صرف دس فیصد بڑھائی ہے اور ان پر چودہ فیصد ٹیکس عائد کر دیا ہے یعنی آپ انہیں square one پر لائے۔ خدارا گریڈ ایک سے لے کر گریڈ 13 تک کے ملازمین کی تنخواہوں میں فی الفور 25 فیصد کا اضافہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کریں۔

سیدہ عظمیٰ قادری: جناب چیئرمین! I am just winding up. Last but not the least, my question for honourable Minister for Finance is that what

are your long term and short term goals for this budget and what are the measures you are going to take for direct and indirect taxations. Thank you very much.

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری زراعت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے چودھری پرویز الٰہی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اسمبلی کا منصوبہ مکمل کرایا۔ اس کے بعد میں جناب عثمان احمد خان بُزدار اور اپنے وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پنجاب کا بہترین بجٹ پیش کیا ہے۔ہمارا ایک دوست بات کر رہا تھا کہ ڈاکٹر ڈگریاں لے کر پھر رہے ہیں میں بتاتا ہوں کہ یہ پہلی حکومت ہے کہ جس نے ابھی تک 16 ہزار ڈاکٹر بھرتی کئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میرے حلقے کے کچھ مسائل ہیں جو آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ میری پوری تحصیل چوبارہ desert area پر مشتمل ہے بارش ہوتی ہے تو لوگوں کی فصل ہوتی ہے لیکن دس سالوں سے وہاں کوئی اتنی بارش نہیں ہو رہی جس وجہ سے وہاں فصل نہیں ہو رہی۔ میں حکومت پنجاب سے اپیل کرتا ہوں کہ تحصیل چوبارہ اور منکیرہ کو آفت زدہ قرار دیا جائے چونکہ وہاں کے لوگ بنکوں کے قرضوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں اور فصل نہ ہونے کی وجہ سے خودکشیاں کر رہے ہیں۔مائیکرو فنانس بنکوں کی وجہ سے وہاں کے لوگ بہت زیادہ مقروض ہیں، بنکوں کے بندے جا کر ان کے گھروں میں بیٹھ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں میں سُن رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب محمد طاہر): یہ مائیکرو فنانس والے بندے جا کر ان کے گھروں میں بیٹھ جاتے ہیں لیکن ان کے پاس پیسے نہیں ہیں اس لئے وہ لوگ دس دس، بیس بیس دن گھر چھوڑ جاتے ہیں۔ میں حکومت پنجاب سے اپیل کرتا ہوں کہ یہاں تو لوگ پانچ پانچ، دس دس

ارب روپے کھا گئے ہیں بلکہ کچھ لوگ تو کھربوں روپے کھا گئے ہیں اگر ہماری ان دو تحصیلوں کو آفت زدہ قرار دے کر ان کا دو، چار ارب روپے کا قرضہ معاف کیا جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ لہٰذا میں حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ ان لوگوں کا قرضہ معاف کیا جائے اور ان بنکوں سے چھٹکارا حاصل کروایا جائے تاکہ یہ لوگ پنجاب کی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ ابھی چند دن پہلے میرے چوبارہ شہر میں اسی وجہ سے بہت بڑا احتجاج ہوا ہے کہ مائیکرو فنانس بنک سے لئے گئے قرضے معاف کئے جائیں۔

جناب چیئرمین! میرا دوسرا اہم مسئلہ چوک اعظم کا ہے۔ میں حکومت پنجاب سے اپیل کرتا ہوں کہ چوک اعظم کو تحصیل کا درجہ دیا جائے یہ لیّہ شہر کے بعد سب سے بڑا شہر ہے۔ میں وزیر اعلیٰ سردار عثمان بزدار سے اپیل کروں گا کہ ہماری تحصیل کا مسئلہ ضرور حل کریں۔ ہمیں ایک ابھی نیا مسئلہ درپیش ہے کہ دریائے سندھ نے کروڑ سے لے کر کوٹ سلطان تک کٹاؤ شروع کر دیا ہے۔ میں حکومت پنجاب کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں چونکہ دریائے سندھ اس مقام پر بہت زیادہ کٹاؤ کر رہا ہے لہٰذا اس کٹاؤ کو روکنے کے لئے کوئی اقدام کیا جائے۔ مہربانی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ لاکھوں درود و سلام ہمارے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آج آپ نے مجھے ضمنی بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے تو پنجاب اسمبلی کے نئے ایوان کی تعمیر اور تکمیل پر جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی اور ان کے ذریعے تمام ممبران کو مبارکباد پیش کروں گی۔ میں کوئی منفی بات یا تنقید برائے تنقید نہیں کروں گی مگر بجٹ کے بارے میں حقائق اس معزز ہاؤس اور پنجاب کی عوام کے سامنے ضرور رکھوں گی کہ کس طرح جھوٹے اعداد و شمار پیش کر کے پنجاب کی عوام کے ساتھ کھلواڑ کیا گیا ہے اور یہ میرا آئینی حق اور استحقاق ہے۔ ہر بات پر جھوٹ بولنے والی حکومت نے اپنے دور حکومت کا چوتھا بجٹ بھی پیش کر دیا ہے اور بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ بجٹ بھی جھوٹ پر مبنی ہے۔ شاید کچھ

پتلیوں نے تو یہ بجٹ دیکھا ہی نہیں ہے جیسا راگ سرکاری بابوؤں نے الاپا اسی پر واہ واہ کی صدا بلند کر دی گئی۔

جناب چیئرمین! میں ہوائی باتیں یا کسی پر تنقید کرنے کی قائل نہیں ہوں بلکہ جو بھی بات کروں گی facts & figures کے ساتھ کروں گی۔ آپ بجٹ کی کتاب میں ترقیاتی پروگرام NTDF کا جائزہ لیں تو پتا چلتا ہے کہ کس طرح خیالی ترقی کے منصوبے بنائے گئے ہیں۔ آپ غور کیجئے کہ ADP میں شامل 90 فیصد سکیمیں unapproved status کے ساتھ شامل ہیں اور میں یہ کوئی بات اپنے پاس سے نہیں کر رہی ہوں اور نہ ہی کوئی ہوائی بات کر رہی ہوں بلکہ میں بجٹ بک ساتھ لے کر آئی ہوں اس کے صفحہ نمبر 2 سیریل نمبر 5 پر Construction of District Education Complex in District Development unapproved، آگے upgradation of Boys Middle School to High School, Chak No 262 RB, Tehsil and District Faisalabad unapproved میں نے صرف دو مثالیں بتائی ہیں باقی ساری unapproved سکیمیں underline کی ہوئی ہیں ان نالائقوں نے 90 فیصد سکیمیں unapproved status کے ساتھ اس میں شامل کی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ اس نالائق حکومت کی جو نالائقی ہے اگر اس کا آپ کو پتا چلے تو اب آپ نے اس کے بعد فیصلہ کرنا ہے کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ یہ میں اپنے پاس سے ہوائی باتیں نہیں کر رہی بلکہ حقیقت بتا رہی ہوں کہ بہت سی ایسی سکیمیں ہیں جن کی approval date یعنی منظوری کی تاریخ 2021-7-1 ہے جو کہ ابھی آنی ہے۔ 90 فیصد سکیمیں unapproved status کے ساتھ شامل کی گئی ہیں اور 10 فیصد سکیموں کی منظوری کی تاریخ 2021-7-1 ہے جو کہ ابھی آنی ہے لیکن وہ پہلے ہی approve ہو گئی ہیں۔ اب آپ فیصلہ کریں گے کہ ان کی نالائقی کی ان کو کیا سزا دی جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کیجئے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! اب مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے پارلیمنٹیریز اپنے بھائیوں اور بہنوں کو مبارکباد دوں یا ان کے ساتھ افسوس کروں کہ آپ کو بھی لالی پاپ دے کر یہ بجٹ منظور کرایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ پی ٹی آئی والے کنٹینر پر کھڑے ہو کر چیخ چیخ کر کہتے تھے کہ جب ہم حکومت میں آئیں گے تو ہمارا focus اور ہماری priority صحت اور تعلیم ہو گی۔ اس وقت ہسپتالوں کی صورتحال یہ کہ مریض مر رہے ہیں لیکن ان کو ادویات میسر نہیں ہیں۔ لوگوں کو ہارٹ اٹیک ہو رہے ہیں لیکن ان کا کوئی پُرسان حال نہیں اور اب عوام خودکشی کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! کیا یہ تبدیلی ہے؟ موجودہ حکومت کی طرف سے districts development کے نام پر districts destruction کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔ یہ اس بجٹ میں عوام کے ساتھ فراڈ کرنے جا رہے ہیں۔ ان کو یہ پتا نہیں کہ ان کے پاؤں سے زمین سرکنا شروع ہو چکی ہے۔ اب عوام کی باری ہے۔ اب تو عوام نے بھی اس ڈونکی راجہ کی سرکار کو کہنا شروع کر دیا ہے کہ "سرکار! کیا ہم تھوڑا گھبرا لیں، خُدارا ہمیں تھوڑا گھبرانے دیا جائے"۔

جناب چیئرمین: محترمہ! مہربانی کر کے اب wind up کریں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! میں wind up کر لیتی ہوں۔ معیشت کی صورتحال انتہائی خراب ہے۔ منصوبوں کا زبانی جمع خرچ بہت زیادہ ہے لیکن قابل عمل کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، مہربانی۔ اب جناب اختر ملک بات کریں گے۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب چیئرمین! ہمارا بجٹ بہت بہترین ہے لیکن مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ ہماری اپوزیشن اتنی confused کیوں ہے؟ حزب اختلاف کے ممبران ایک ہی سانس میں یہ کہتے ہیں کہ مہنگائی کم کی جائے، کسان اور عوام دوست منصوبے لائے جائیں جبکہ ساتھ ہی انہیں اس بات پر اعتراض ہے کہ اتنا بجٹ کیوں مختص کیا گیا اور Supplementary Grants کیوں پیش کی گئی ہیں؟ میں اپنے حزب اختلاف کے ممبران سے

کہوں گی کہ آپ کسی ایک بات پر قائم رہیں۔ بجٹ میں سب سے زیادہ دھیان مہنگائی کنٹرول کرنے پر دیا گیا ہے۔ اسی طرح شعبہ زراعت، شعبہ صحت اور شعبہ تعلیم پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ ہماری حکومت نے سوشل سیکٹر کی بہتری کی طرف توجہ دی ہے جو کہ کسی بھی معاشرے اور قوم کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! ہماری حکومت نے شعبہ صحت میں بہتری لاتے ہوئے BHUs میں 24/7 صحت کی سہولتیں مہیا کرنے کا منصوبہ شروع کیا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ یہ منصوبہ ہماری عوام کو grass roots level پر صحت کی سہولتیں مہیا کرے گا۔ ہماری حکومت نے صوبے کے تمام چھوٹے ہسپتالوں یعنی BHUs اور RHCs کو الٹرا ساؤنڈ مشینیں مہیا کی ہیں۔ میں اپنی حکومت سے درخواست کروں گی کہ وہ ان مشینوں کو استعمال کرنے والے ڈاکٹر یا ماہرین بھی بھرتی کرے تاکہ عوام کو ان مشینوں کا پوری طرح سے فائدہ پہنچ سکے۔

جناب چیئرمین! میں اپنے علاقہ ڈی جی خان کا ضرور ذکر کروں گی کہ میرے علاقہ کے لوگ ان سیاہ دنوں کو کبھی نہیں بھُولیں گے جب ہمارے اکلوتے میٹرنٹی ہوم کی چھت ٹپکتی تھی، اس کی دیواروں سے چونا اور مٹی گرتی تھی۔ جب کسی مریض کو آپریشن کے لئے open کیا جاتا تھا تو اس کے زخم میں پانی اور چونا شامل ہو جاتا تھا اور ہر دوسرے مریض کو septic ہو جاتا تھا۔ ہارٹ اٹیک کا مریض، Postpartum Hemorrhage(PPH)patient اور eclampsia کا ہر مریض ملتان refer کیا جاتا ہے۔ ایسے مریض کی ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی موت واقع ہو جاتی تھی۔ میں اپنی حکومت کی بہت شکر گزار ہوں کہ پچھلے تین سال کے اندر شعبہ صحت میں انقلابی تبدیلیاں لائی گئی ہیں۔ ہمارے علاقے کا مریض کبھی خواب میں بھی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ اب اس کی Chorionic Villus Sampling ڈیرہ غازی خان میں ہی مفت میں ہو جائے گی۔ وہ کبھی خواب میں بھی نہیں سوچتا تھا کہ اس کی میموگرافی ڈیرہ غازی خان میں ہو جائے گی۔ اب مریضوں کو tertiary level کی بہترین care ڈیرہ غازی خان میں مہیا ہو گئی ہے۔ اس پر میں جناب عثمان احمد خان بُزدار کی خصوصی طور پر شکر گزار ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میرے علاقے ڈیرہ غازی خان میں ایجوکیشن کے بہت سے مسائل حل ہوئے ہیں لیکن میں درخواست کرنا چاہوں گی کہ وومن یونیورسٹی کے لئے گرانٹ

جلدی دے دی جائے۔ ہمارے علاقے میں اس وقت صرف ایک بوائز ڈگری کالج ہے۔ دوسرا بوائز کالج منظور کیا گیا ہے تو اس کو اسی سال شروع کیا جائے۔ اسی طرح میر چاکر خان رند یونیورسٹی کو ہم نے ایک ٹیکنالوجی کالج کے طور پر بھی منظور کیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کو proper انجینئرنگ یونیورسٹی بنایا جائے، اس کے ایکٹ میں تبدیلی کی جائے اور اس کو گرانٹ مہیا کی جائے۔

جناب چیئرمین! اسی طرح پیرامیڈیکس کا issue بہت اہم ہے۔ یہ پورے صوبہ پنجاب کا issue ہے اور ڈیرہ غازی خان کے پیرامیڈیکس میرے پاس آتے ہیں اور اپنے مسائل سے آگاہ کرتے ہیں۔ سابقہ دور حکومت میں اس اہم issue کو neglect کیا گیا۔ ہزاروں کی تعداد میں پیرامیڈیکس ہیں۔ ان کو روزگار ملے ہوئے تھے اور وہ کسی حد تک عوام کی خدمت بھی کر رہے تھے تو ہم نے ان کا basic curriculum کیوں نہیں بنایا، ان کو ایمرجنسی کی ٹریننگ کیوں نہیں دی گئی اور انہیں کسی حد تک practice کی اجازت کیوں نہیں دی جا رہی؟

جناب چیئرمین: محترمہ! مہربانی کرکے wind up کر لیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئرمین! وفاق میں پیرامیڈیکس کی کونسل جب بن جائے گی تو وہ اس پر اپنا کام کرے گی لیکن میری اس سے پہلے پنجاب حکومت سے گزارش ہے کہ کچھ عبوری وقت کے لئے ان کو کسی حد تک practice کرنے کی اجازت دی جائے۔ میں اپنے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کے بارے میں کہوں گی کہ ہمارا کم گو وزیر اعلیٰ کام، کام اور کام پر یقین رکھتا ہے۔ ان کی قیادت میں ہمارا صوبہ پنجاب اگلے دو سالوں میں باقی تمام صوبوں سے بہت آگے نکل چکا ہو گا۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اب سید حسن مرتضیٰ بات کریں گے۔ شاہ صاحب! اپنی سیٹ پر آجائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن اپنی سیٹ پر تشریف لے گئے)

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! بجٹ پاس ہو گیا ہے اور ضمنی بجٹ بھی پاس ہو جائے گا۔ یہ مرحلہ بڑے احسن طریقے سے اپنے انجام کو پہنچ رہا ہے۔ جب سے ہم بجٹ پر debate کر رہے

ہیں تو حزب اختلاف کے بنچوں کی طرف سے بجٹ پر تنقید ہو رہی ہے اور حزب اقتدار کے بنچوں کی طرف سے اس بجٹ کی تعریف کی جا رہی ہے لیکن اس صوبے کا جو مراعات یافتہ طبقہ ہے، جو اس صوبے کے امور چلاتا ہے، جو عوامی نمائندوں کا مذاق اُڑاتا ہے اور جو اپنے آپ کو کسی کے آگے جوابدہ بھی نہیں سمجھتا اس کی طرف کسی کی کبھی توجہ نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین! میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارے جناب وزیر خزانہ نے بجٹ اچھا نہیں بنایا، یہ کہنا فضول ہے کیونکہ جنہوں نے یہ بجٹ بنایا ہے انہیں عوامی مسائل کا علم ہے اور نہ ہی وہ اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ ان کی proprieties کیا ہونی چاہئیں۔ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک دوسرے کو چور اور ڈاکو کہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں فلاں حکمران ملک کو لوٹ کر کھا گئے اور فلاں نے مال بنا لیا ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ کسی وزیر کے دستخطوں سے کسی بھی منصوبے کے پیسے جاری ہوتے ہیں اور نہ ہی کوئی سکیم منظور ہوتی ہے۔ بیوروکریٹس ٹھنڈے کمروں میں آرام سے بیٹھ کر اپنے avail perks and privileges کرتے ہیں، پاک وصاف دامن بھی ہیں اور ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہاں اس ایوان میں بیٹھے ہوئے دونوں اطراف کے معزز ممبران اپنی عوام کو جواب دہ ہیں۔ وزیر اعلیٰ اور قائد حزب اختلاف نے اپنے اپنے حلقے کے لوگوں کو جواب دینا ہوتا ہے، لوگوں نے ان سے جھگڑا بھی کرنا ہوتا ہے اور اگر وہ کام نہیں کریں گے تو لوگ انہیں چھوڑ جاتے ہیں جبکہ کام نہ ہونے کے جو موجب ہیں ان سے کبھی کوئی نہیں پوچھ سکا۔

جناب چیئرمین! میں آج ایک چھوٹا سا سوال کرتا ہوں کہ دو تین دن پہلے لاہور میں University of Management and Technology (UMT) کے اندر طلباء کے اُوپر پولیس گردی کیوں کی گئی؟ کیا وہ ہمارے بچے نہیں ہیں، کیا وہ گھروں سے حصول تعلیم کے لئے نہیں نکلے اور کیا ان کے ماں باپ نے انہیں یونیورسٹی اور کالج میں بدمعاش بنانے کے لئے بھیجا ہے؟ ان نہتے بچوں کے اُوپر تشدد کیا گیا ہے جن کی demand یہ تھی کہ آپ نے ڈیڑھ سال سے ہمیں پڑھایا نہیں، ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمیں ویسے پاس کر دو بلکہ ہماری demand یہ ہے کہ ہمارا تھوڑا سا time بڑھا دیا جائے۔ اس demand کے اُوپر ان کو لاٹھیوں کا نشانہ بنایا گیا، اُنہیں پکڑ پکڑ کر حوالات میں بند کیا گیا۔ کیا اُن بچوں میں سے کل کا کوئی وزیر اعظم نہیں ہو گا، اُن بچوں میں سے کل کا کوئی سپیکر نہیں ہو گا اور اُن بچوں میں سے آنے والے وقت کا کوئی IG نہیں ہو گا؟ یہ بچے ہمارا

مستقبل ہیں ان کے ساتھ اس قسم کے رویے کی میں پُرزور مذمت کرتا ہوں اور میں اپنے وزیر قانون و پارلیمانی امور سے توقع کرتا ہوں کیونکہ وہ ایسے issues پر ہمیشہ بڑی دلچسپی لے کر اُنہیں resolve کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں عرصہ دراز سے اس اسمبلی میں کھڑا ہو کر بار بار، چیخ چیخ کر کہہ رہا ہوں کہ سکولز مافیا لوگوں کی جیبیں کاٹ رہا ہے لیکن اُس طرف کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ تعلیم ہر آدمی کا حق ہے لیکن سکولز مافیا کورونا کی آڑ میں فیسیں بٹوری جا رہا ہے اور ظلم کی انتہا ہے کہ جب دیر سے فیس جمع کراؤ تو اُس کے ساتھ late fee charges بھی وصول کرتے ہیں۔ سکولز مافیا اس ملک کو پچاس سالوں سے لوٹ رہا ہے۔ مجھے بتائیں کہ ان پرائیویٹ سکولوں میں سے کوئی ایک طالبعلم بھی سائنس دان بن کر نکلا ہو اور کوئی بڑا نامور آدمی بن کر ان سکولز سے نکلا ہو؟ میں تو Missionary اداروں کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے قائد اعظم پیدا کیا، جنہوں نے علامہ محمد اقبال جیسے لیڈر پیدا کئے، جنہوں نے اس ملک کو leadership میں cream دی۔ ہم اس ایجوکیشن مافیا کے ایسے نرغے میں آئے ہیں کہ ہم ان کے سامنے کھڑے نہیں ہو سکتے اور یہ کسی کو جواب دہ بھی نہیں ہیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ بجٹ کو پاس کرانے کا وقت ہو اور آپ کی حکومت میں ایک بندہ بھی بیٹھا ہو گا تو بجٹ پاس ہونا ہے اور اگر ہم حزب اختلاف کی طرف سے 370 ممبران بھی "ناں" کر رہے ہوں گے تب بھی یہ بجٹ پاس ہونا ہے۔ بجٹ پاس کرنا ہمارا مقصد نہیں ہے ہمیں ایسی روایات چھوڑ کر جانی چاہئیں جنہیں ہماری آنے والی نسلیں یاد رکھیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ دلاؤں گا اور میں بیوروکریسی کے حوالے سے بات کر رہا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے سارے لوگوں کا احتساب ہونا چاہئے۔ ہمارے پردادا سے لے کر آج تک ہمارا احتساب ہونا چاہئے۔ ہمارے پرداداؤں کے پاس کیا تھا اور آج ہمارے پاس کیا ہے؟ ہم اس کا جواب دیں گے اور اگر ایک دھیلے کی increase ہو تو آپ ہمیں گولی مار دیں۔ ہمارے ساتھ ساتھ اس بیوروکریسی کا بھی احتساب ہونا چاہئے اور کل ہی یہ بیوروکریسی یہاں پر اپنے assets declare کرے اور اپنے اپنے پردادا سے لے کر آج assets declare کرے۔ میں ایک ایک بیوروکریٹ کو جانتا ہوں یہ سارے بیوروکریٹ ہمارے دیہات سے آتے

ہیں۔ ان میں سے کچھ نیک لوگ بھی ہوں گے لیکن اُن کی اکثریت کی اس ترقی کے پیچھے ایک تاریک رات ہے اور جب تک اُن بیوروکریٹس کا احتساب نہیں ہو گا تو یہ ملک کبھی ترقی نہیں کرے گا۔ انہی بیوروکریٹس نے ہمیں اس چکر میں ڈال دیا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو چور اور ڈاکو کہتے رہتے ہیں اور اُن کی اپنی ڈکیتیاں پس پردہ رہتی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ پچھلے دنوں جب وزیراعظم صاحب منتخب ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمام گورنر ہاؤسز کی دیواریں گرا کر عوام کے لئے کھول دوں گا۔ میں وزیراعظم ہاؤس کو یونیورسٹی بناؤں گا یہ ایک اچھا اعلان تھا کہ سیاستدانوں کی طرف سے بھی اچھا gesture جائے۔ کیا کوئی جم خانہ کی دیواریں گرا سکتا ہے تو جمہوری لوگوں کی ہی تضحیک کیوں؟ یہاں پر بیٹھے ہوئے سارے میرے بھائی ہیں ہم میں سے شاید چند ایک اُس جم خانہ کے ممبرز ہوں وگرنہ ہماری تو اوقات ہی نہیں کہ ہم جم خانہ کی ممبرشپ لے لیں اور مجھے سمجھ نہیں آتی کہ بیوروکریسی کا ڈپٹی سیکرٹری بھی جم خانہ کا ممبر بن جاتا ہے وہ اتنے پیسے کہاں سے لاتا ہے؟ اُس کو جم خانہ کی ممبرشپ کی فیس معاف ہے یا پھر وہ کرپشن کر کے جم خانہ کی فیس جمع کراتا ہے؟ کوئی تو معیار رکھیں، کوئی تو پیمانہ ہو، کوئی چیز تو ایسی ہو جس سے سیاستدانوں کی بھی عزت بحال ہو سکے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ زراعت کی طرف دلاؤں گا۔ زراعت میرا پیشہ ہے کیونکہ میں ایک کسان ہوں اور میری روٹی روزی زراعت سے وابستہ ہے۔ جناب وزیر خزانہ نے زراعت کے لئے بہت پیسے رکھے ہوں گے۔ آپ کہتے ہیں کہ زراعت ہمارے ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے تو کبھی سوچا ہے کہ اس ملک میں 17 لاکھ روپے کا ٹریکٹر ہے؟ پانچ چھ ایکڑ کے مالک کاشت کار کو ٹریکٹر خریدنے کے لئے کیا سبسڈی ملتی ہے اور وہ 17 لاکھ روپے کہاں سے لے کر آئے اور ٹریکٹر خریدے، آپ اُس کو سبسڈی کیوں نہیں دیتے اور کیا land reforms کا مقصد صرف لوگوں کی زمینیں ہتھیانا ہی ہے؟ یہ land reforms نہیں ہیں کہ آپ کا چھوٹا کاشت کار مر رہا ہے جس کے پاس ٹریکٹر خریدنے کے لئے پیسا نہیں ہے اور آپ اُسے 17 لاکھ روپے کا ٹریکٹر دے رہے ہیں اور کتنے شرم کی بات ہے کہ اُس ٹریکٹر پر بھی own ہے۔ آپ اپنے صنعت کار کو کب تک مضبوط کرتے رہیں گے اور اُس کو raw material provide کرنے والے کاشت کار کو کب تک ذلیل کرتے رہیں گے؟ آپ کبھی سوچ سکتے ہیں کہ کسی ملز مالک، کسی سرمایہ دار یا کسی تاجر

کو آپ ٹوکن سبسڈی بھی دیں؟ ہم صرف کاشت کار ہیں جنہیں کھاد کی بوری میں آپ ٹوکن سبسڈی دیتے ہیں۔ وہ بے چارہ بوری کھولتے ہی اُس ٹوکن کو ضائع کر بیٹھتا ہے یا جب وہ آپ کے دیئے ہوئے نمبر پر message کرتا ہے تو اُس کو reply ہی نہیں آتا اور اس کا beneficiary بھی وہی سیٹھ ہے، اُس کا beneficiary بھی وہی manufacturer ہے وہ ٹوکن سبسڈی کاشت کار کو نہیں ملتی۔ اس بجٹ کے اندر اگر وہ ٹوکن سبسڈی ختم کر کے کھاد کی قیمت کم کر دی جاتی تو آپ کا کاشت کار خوش حال ہو جاتا۔ ہمیں اس بات پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے کہ ہمارے بہن بھائی کہتے ہیں کہ اس دفعہ فصلوں کا بڑا ریٹ تھا۔ (قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد)**:** جناب چیئرمین! شاہ صاحب غلط بات کر رہے ہیں کیونکہ اس حکومت میں کسان خوش حال ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین: No cross talk جی، شاہ صاحب! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! آپ انہیں ہاؤس سے باہر نکالیں میں پھر بات کروں گا۔ انہوں نے مجھے ساری بات ہی بھلا دی ہے۔ یہ non-serious لوگ ہیں اور راجہ صاحب! آپ ہی بتا دیں کہ میں نے آج کسی کے خلاف کوئی بھی بات کی ہے؟ میں اب بات نہیں کر سکتا لہذا میں معذرت خواہ ہوں۔ میں اس جبر و استبداد کے دَور میں کیا بات کروں؟

الٰہی ان سماعت مردہ مادر زاد بہروں میں
مجھے شرمندہ گفتار رکھا جائے گا کب تک

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب سعید احمد!

جناب سعید احمد: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یا خاتم النبیین۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس موقع پر اس اسمبلی ہال میں کھڑے ہو کر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے جناب عثمان احمد خان بُزدار کا اور چودھری پرویز الٰہی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے ہمیں اتنا خوبصورت ہاؤس دیا اور جس میں ہم سب ممبران کے لئے جو اپنے اپنے حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ میں اس پر آپ کا تہہ دل سے ممنون ہوں اور آپ کو خراج تحسین پیش کرتا

ہوں۔جناب عمران خان کے vision کے مطابق اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کی ہدایت پر جناب مخدوم ہاشم وزیر خزانہ نے جو عوام دوست بجٹ پیش کیا ہے میں اس موقع پر انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔میرے اپوزیشن کے دوست بڑے چیخ چیخ کر اور چلا چلا کر یہ باتیں کہہ رہے تھے کہ یہ عوام دشمن بجٹ ہے۔میں آپ کی وساطت سے انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج سے تین سال قبل جو پچھلی حکومت تھی جنہوں نے اس ملک کے لئے کچھ نہیں کیا اس ملک کو کنگال کر کے رکھ دیا اس ملک کی معیشت کو تباہ کر کے رکھ دیا اس ملک کے لئے سوائے کرپشن کے اور کچھ نہیں کیا۔اگر آج ہمارا ملک اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے جا رہا ہے یہ صرف اور صرف جناب عمران خان کی قائدانہ صلاحیتیں اور عثمان بزدار صاحب کی شب و روز محنت کا نتیجہ ہے۔اس بجٹ میں میرے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے تقریباًدس ارب روپے کا خصوصی پیکج دیا گیا ہے۔میں اس موقع پر یہ خصوصی بجٹ دینے پر چیف منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس میں ایک نئی یونیورسٹی کے قیام کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین!میں آپ کی وساطت سے یہ request کرنا چاہوں گا کہ میرے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں Agriculture University Faisalabad کے sub-campus جس کی بنیاد 2005 میں رکھی گئی تھی۔یونیورسٹی کا 76 ایکڑ پر محیط sub-campus ہے جس میں تقریباً 3000 طلبہ تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔آج اس بجٹ میں ایک نئی یونیورسٹی کے قیام کا اعلان کیا گیا میں اس ہاؤس کی وساطت سے یہ التماس کرتا ہوں کہ اس یونیورسٹی کے sub-campus کو ایک independent university کا درجہ دیا جائے تاکہ جو ہمارے طلبہ وہاں تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں ان کے لئے ایک مکمل یونیورسٹی کا قیام عمل میں آئے۔

جناب چیئرمین: جی، سعید احمد! wind up کریں۔

جناب سعید احمد: جناب چیئرمین!اس کے ساتھ ساتھ ہمارا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ جو agriculture کے لحاظ سے بڑا اہم ہے یہ لوئر گوگیرہ برانچ سے جھنگ برانچ کی ٹیلوں تک مشتمل ہے اور اس کا زمینی پانی کڑوا ہے۔میری آپ سے گزارش ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ citrus کے حوالے سے سرگودھا کے بعد دوسرے نمبر پر ہے، تمباکو کے لحاظ سے یہ ضلع پہلے نمبر پر ہے اور ہمارے باغات پانی نہ

ہونے کی وجہ سے تباہ و برباد ہو چکے ہیں اس لئے میری آپ کی وساطت سے Minister Irrigation یہاں موجود ہیں تو ان سے گزارش ہے کہ ہماری جو وارا بندی کی جاتی ہے اور سال میں دو بار جو پانی بند کیا جاتا ہے اس وارا بندی کو ختم کیا جائے وہ علاقے جن کا پانی میٹھا ہے ان حلقوں کا آپ بیٹنگ بند کر دیں اور جو کڑوے پانی کے علاقے ہیں جہاں پر زمینی پانی اتنا کڑوا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی عوام بہت پریشان ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہیلتھ کے حوالے سے بھی بہت زیادہ problems ہیں یہاں Hepatitis کے مریضوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، سعید احمد! اس کو wind up کریں۔

جناب سعید احمد: جناب چیئرمین! میری آپ کی وساطت سے یہ گزارش ہے کہ اس وارا بندی کو ختم کیا جائے کیونکہ ہم seepage کا پانی اپنے پینے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں اور ہماری فصلوں کا بہت نقصان ہو رہا ہے کم از کم اس کو تو دور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب سعید احمد! windup کریں۔

جناب سعید احمد: جناب چیئرمین! آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا اور اس کے ساتھ ساتھ جو ہمارے جناب وزیر خزانہ نے خصوصی پیکج کے فنڈز 100 دن میں release کرنے کا اعلان کیا ہے میں اس پر ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب جناب سجاد حیدر گجر!۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ اب محترمہ اسوہ آفتاب!

محترمہ اسوہ آفتاب: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا ایک شعر سے اپنی تقریر کا آغاز کرنا چاہتی ہوں:

جنون تبدیلی موسم محض تقریروں کی حد تک ہے
یہاں جو کچھ نظر آتا ہے صرف تصویروں کی حد تک ہے

جناب چیئرمین! مجھے خوشی ہوتی اگر جناب وزیر خزانہ بھی یہاں موجود ہوتے کیونکہ میں ان کو miss کر رہی ہوں اور میں ان سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ آخری بجٹ تو تمغوں کی طرح ہوتے ہیں وہ بجٹ تو حکومتیں میڈلز کی طرح اپنے نام کرتی ہیں کہ ہم نے عوام کی خدمت کے لئے یہ کیا، وہ

کیا جبکہ میں نے اس بجٹ کو پہلے صفحہ سے لے کر آخری صفحہ تک پڑھا ہے اور اس میں جو چیزیں مجھے سمجھ میں آئی ہیں پہلے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ Supplementary Budget کی جو grants بنا رہا ہے اسے grants بھی بنانی نہیں آتیں اس پر operating expenses اور regular allowances کی جو آپ بات کر رہے ہیں اور ایک صفحہ پر جا کر مجھے Small Industries کی مد میں pension liabilities بھی نظر آ رہی ہیں اگر یہی حال رہا تو یہاں جس طرح کی ترقی ابھی تھوڑی دیر پہلے میری بہنیں اور بھائی دکھا رہے تھے اس پر میرا خیال ہے ہمیں پڑھنے بیٹھنا پڑ جائے گا اور باقی سب چیزیں تو چھوڑیں I'll try and wind it up in just 5 minutes because مجھے پتا ہے کہ سب کا ٹائم بڑا اہم ہے۔

جناب چیئرمین! ہم ہیلتھ کی بات کرتے ہیں صفحہ 386 سے لے کر صفحہ 407 تک صرف THQ and DHQ ہی ہیں جبکہ ان کا اپنا بجٹ 60 فیصد پر چلا گیا اور 40 فیصد lapse کر گیا کیونکہ وہ under utilization تھا جب سارا بجٹ اُٹھا کر آپ supplementary grants پر لے جائیں گے تو وہاں پر ہی آپ utilization لے آئیں گے یہ کس طرح کی planning ہے اور کیا planning ہے؟ اس کا تو بس اللہ ہی مالک ہے۔ جب ہم آگے جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ کورونا کی مد میں 12 ارب روپے کا ایک فراڈ ہوا ہے جس میں خورد برد ہوئی ہے، لوگ بول رہے ہیں، خبریں آ رہی ہیں جس کی ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ اس کے علاوہ صفحہ نمبر 547 پر Opex کی مد میں 2.8 billion رکھے گئے ہیں کیوں؟ ان میں ایسی کیا چیزیں ہیں جبکہ میں آج بھی کورونا کی site پر جاتی ہوں تو صرف پاکستان میں total covered مریضوں کی تعداد 1.6 فیصد جن کی vaccination ہو چکی ہے۔ آپ اس کو بھی چھوڑیں immunization کے بارے میں کون بات کرے گا اور EPI کے بارے میں کون بات کرے گا؟ وہ ساری چیزیں جو ہم Opex کے لئے اور please tell me, what is an operating expenditure in your language? کیونکہ مجھے تو سمجھ نہیں آتی ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جو پہلے unforeseen کی مد میں Opex گھساتے جا رہے ہیں اور ہم بھی بڑے آرام سے پاس کرتے جا رہے ہیں۔ ساڑھے سات کڑور لوگ ہیں جو poverty line سے نیچے چلے گئے ہیں اور مجھے جو چیزیں سننے کو ملتی ہیں کہ ہمارے نئے وزیر خزانہ جو کہ اپنے عہدے کا حلف 15۔اپریل کو لیتے ہیں اور 16۔مئی کو ہمارے وزیر اعظم صاحب کہتے ہیں کہ یہ low cost

Housing Bankپر کام کر رہے ہیں تو میری ان سے استدعا ہے کہ لوگوں کو کھانا چاہئے، ان کے بچوں کو ایجوکیشن چاہئے، ان کو دوائیاں چاہئیں یا ان کو گھر چاہئیں آپ کیprioritiesکب صحیح ہونے والی ہیں آخر مجھے بتائیں کہ آپ اگر کاروبار میں لوگوں کو لائیں گے تو کیا فائدہ ہو گا۔ یہاں پرSmall Industriesمیں20 کڑور روپے کی pension liabilitiesپڑی ہوئی ہیں ہم SMEsکو قرضے دیتے ہیں وہ جا کر کاروبار میں لگاتی ہیں وہcommoditiesبنتی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!wind upکریں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! میں صرف چھوٹی سی بات کروں گی کہ ہم زراعت کی بڑی بات کرتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا اور وہ کیا۔ آپ سبسڈی کی مد میں500روپے جیب میں ڈالتے ہیں اور800روپے اس کی دوسری جیب سے بلوں کی مد میں اور کبھی مہنگی کھاد کی مد میں نکال لیتے ہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ جب کپاس کا یہ حال ہو رہا تھا تو کہاں تھا وہ محکمہ زراعت اور کیوں کسی Gantt Chartپر آپ کیcropsکو ڈالا گیا جس کو ہرquarterly reviewکیا جاتا اور پتا چلتا کہ آپ پہنچ کہاں رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپwind upکریں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! جو حالات ہیں صوبہ wind up تو ہو ہی جائے گا۔ یہ wind upہونے والے ہی حالات ہیں لیکن میں یہ چاہوں گی کہ آپ نے جسpassionسے باقی لوگوں کو سنا ہے تو تھوڑا وقت مجھے بھی دیجئے۔

جناب چیئرمین: نہیں۔ میں نے سب کو اسی طرح سنا ہے۔ آپ نے جو وقت لیا ہے وہی وقت دوسروں کو دیا گیا ہے۔Please آپwind upکریں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! میں آخری بات اس حکومت سے جاننا چاہتی ہوں کہ جب ہم سارے پاکستان کو1800۔ارب کے قرضے کے لئے گروی رکھوا چکے ہیں تو جب ہم اپنے لئے قرضے لیتے ہیں تو ہمsoft loans لیتے ہیں وہ2یا3فیصد پرfall کرتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ آپ نے پورا پاکستان بھی گروی رکھ دیا ہے اور ابھی تک وہ شرح حقیقتاً نہیں آئی کہ یہ وہ شرح ہے جس پر ہمیں اس پیسے کو واپس کرنا ہے۔ آپ کی جانب سے قرضوں، قرضوں اور قرضوں کی باتیں سنتے سنتے میرے

کان پک گئے ہیں اور وہ تبدیلی جو میں ہمیشہ اس House میں 10 سال، 10 سال سنتی آئی ہوں کہ اسی 10 سال کی تبدیلی نے اس صوبہ کا complexion بدل دیا ہے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ عابدہ راجہ!

محترمہ عابدہ بی بی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب چیئرمین! میں ملکہ کوہسار کے تمام باسیوں کی طرف سے وزیر اعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ ہاشم جواں بخت کی بہت زیادہ شکر گزار ہوں اور انہیں مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ایک بہترین بجٹ پیش کیا جبکہ پوری دنیا اور پاکستان میں بھی کرونا کی وجہ سے حالات بہت خراب ہو گئے لیکن پھر بھی بہت اچھا بجٹ پیش کیا گیا۔

جناب چیئرمین! میں اپنی بات کا آغاز اس شعر سے کروں گی کہ:

غریب اور یتیم کی خدمت ہمارا مقصد ہے
کسی کے کام نہ آئیں تو زندگی کیا ہے

جناب چیئرمین! 79.3 کروڑ روپے پناہ گاہوں کے لئے رکھے گئے ہیں۔ آج اپوزیشن کے ممبران بات کرتے ہیں لیکن انہوں نے تو کبھی ایسا کوئی کام نہیں کیا کہ ان کو شاباش دی جائے۔ یہ صرف تنقید برائے تنقید کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! عمران خان کی قیادت میں آج کوئی بھی اس ملک کو لوٹ کھسوٹ کر کھا نہیں رہا بلکہ دن رات محنت اور کوشش ہو رہی ہے کہ ملک کو آگے لے کر جایا جائے۔ ہم آج economy میں improve کر رہے ہیں تو ان سے یہ دیکھا نہیں جا رہا۔

جناب چیئرمین! اب میں اپنے حلقہ کی بات کروں گی اور میں بہت شکر گزار ہوں کہ میرے حلقہ کے اندر جہاں ایک پرائمری سکول بھی کئی سالوں سے نہیں بنایا گیا تھا آج بے شمار سکولوں کو نا صرف upgrade کیا گیا ہے بلکہ کوہسار یونیورسٹی کا ہمیں تحفہ دیا گیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین) اس بجٹ میں اس کے لئے خطیر رقم مختص کی گئی ہے جس کے لئے ہم شکر گزار ہیں۔

جناب چیئرمین! حمزہ شہباز شریف نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ مری کے گورنر ہاؤس میں یونیورسٹی بنائیں گے۔ وہ تو کچھ بھی نہیں بنا سکے یونیورسٹی تو کیا وہ ایک کالج بھی نہیں بنا سکے لیکن

عثمان بزدار صاحب نے مری کے پنجاب ہاؤس کو یونیورسٹی میں تبدیل کر دیا ہے اس کے لئے یہ حکومت مبارکباد کی مستحق ہے۔ مری کا پنجاب ہاؤس جہاں یہ سارا خاندان picnic منانے جاتا تھا اس کو آج یونیورسٹی میں convert کیا گیا ہے اور جہاں پر ہماری آنے والی نسلیں تمام بچے اور بچیاں پڑھ لکھ کر اس ملک کا نام روشن کریں گی۔ یہ جب وہاں picnic منا رہے ہوتے تھے تو ملکہ کوہسار کے لوگ پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہوتے تھے۔ آج اس حکومت نے وہاں دھار جاو واٹر سپلائی کا تحفہ دیا ہے۔ ہم اس حکومت کے شکر گزار ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! wind up کریں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب چیئرمین! مجھے تھوڑا سا وقت چاہئے۔ ہم جب صحت کی بات کرتے ہیں تو مری سینٹوریم ہسپتال کو upgrade کر دیا گیا ہے۔ یہ مری کے لوگوں کے لئے بہت بڑا تحفہ ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں ایک بات ضرور کرنا چاہوں گی کہ tsunami trees ہمارے وزیراعظم کا vision ہے۔ انہوں نے جنگلوں کو تباہ کر دیا تھا وہاں پر ہمارے وزیراعظم نے جن کو international level پر بھی بہت زیادہ سراہا جا رہا ہے اور دوسرے ممالک میں بھی عوام سے کہا جا رہا ہے کہ پودے لگائیں۔ آج ہمارے ملک میں ہر بندہ پودا لگانے کا خواہش مند ہے۔ میں آپ سے اس وقت درخواست کروں گی کہ ہمارے علاقہ میں کچھ قبضہ مافیا ہیں جو انہی کا تحفہ ہیں وہ ہمارے جنگلات کو آج بھی کاٹ کر کھا رہے ہیں۔ میری حکومت سے درخواست ہے کہ جو لوگ ہمارے جنگلوں کو ختم کر رہے ہیں، ہمارے پہاڑوں کو ختم کر رہے ہیں ان کو ضرور سزا دی جائے۔ میں اس کے علاوہ یہ بھی بات کروں گی کہ مری میں construction کی اجازت دی گئی ہے اور سوسائٹیاں بن رہی ہیں۔ آج وہاں پر جو سوسائٹیاں بنائی جا رہی ہیں وہ وہی پرانے (ن) لیگ کے لوگ ہیں۔ میری حکومت سے درخواست ہے کہ وہاں پر جو غیر قانونی تعمیرات کی جا رہی ہیں ان کو بند کیا جائے تاکہ ہم اپنے جنگلات، درختوں، جانوروں اور قدرتی ماحول کو بچا لیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ وہاں پر جو غیر قانونی تعمیرات ہو رہی ہیں، سوسائٹیاں بنائی جا رہی ہیں وہ تمام فی الفور بند کی جائیں۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ راحیلہ نعیم!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ پچھلے کئی دنوں سے ہم نے یہاں پر جھوٹے دعوے سنے، جھوٹے وعدے سنے اور ہمارے کان سننے کو ترس گئے کہ اس بجٹ کے اندر عوام کی سہولت کے لئے بھی کوئی بات کی جائے گی۔ اس بجٹ میں آپ عوام کو کیا فائدہ دینے جا رہے ہیں اس کی کوئی بات کی جائے گی لیکن نہیں کی گئی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ بجٹ سے متعلق سب سے بڑا سچ جاننا ہو تو غریب عوام کے kitchen سے معلوم کریں۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ بجٹ عام آدمی کے لئے ہے بھی یا نہیں۔

جناب چیئرمین! چور، چور اور چور کا نعرے لگا کر ہر وقت آپ اپنی کارکردگی کو چھپا نہیں سکتے۔ آپ تین سال سے لگاتار بجٹ بنا کر عوام کو صرف یہ بتا رہے ہیں کہ چوری ہوئی ہے۔ آپ نے تین سال سے یہ تو نہیں بتایا کہ آپ کی کارکردگی کیا ہے۔ کیا آپ ان کی کارکردگی دیکھنا چاہتے ہیں تو آیئے میں آپ کو لاہور کی ان سڑکوں پر لے کر چلتی ہوں جہاں پر گندگی کے ڈھیر ان کا منہ چڑا رہے ہیں؟ آیئے میں آپ کو اس غریب عوام کے kitchen کی طرف لے کر چلتی ہوں جہاں غریب عوام ان کی جانوں کو رو رہے ہیں۔ آیئے نئے پاکستان اور تبدیلی کے پاکستان کی سیر کو چلتے ہیں وہاں پر آپ کو بھوک، ننگ اور بے روزگاری کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ آپ کو مہنگے پٹرول کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ آپ کو خوشامدیوں کے ان ٹولوں کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہاں بڑی باتیں کی جاتی رہیں کہ پچھلی حکومت نے یہ کر دیا وہ کر دیا۔ میرے ہاتھ میں ان تمام ممبران کی تقاریر موجود ہیں۔ وہ میرے بھائی اور بہنیں محترم ہیں جو بطور اپوزیشن ممبر یہاں تقاریر کرتے رہے۔ میں جن کے الفاظ کو quote کر رہی ہوں وہ محترم یہاں موجود ہیں میں ان کا نام نہیں لیتی ان کو پتا چل جائے گا کہ ان کے الفاظ کو quote کیا جا رہا ہے کہ "جو ضمنی بجٹ گورنمنٹ کی طرف سے اپنے گناہ چھپانے کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں" مجھے آج بتایئے کہ آج ضمنی بجٹ پیش کر کے کون سے گناہ چھپانے کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ بار بار کہا کرتے تھے کہ "ضمنی بجٹ کو پیش کرنا جمہوریت کے نام پر دھبہ ہے" تو آپ نے آج یہاں کون سی جمہوریت کا بول بالا کر دیا ہے۔ آپ پانچ سال یہاں اسمبلی کے اندر جو تقاریر کرتے رہے ہیں تو آج

یہاں اسمبلی میں بڑے حوصلے کے ساتھ کھڑے ہو کر بولیں کہ ہم وہ سب کچھ جھوٹ بولتے رہے ہیں یا پھر یہ بتائیں کہ آج آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! کرپشن کا بازار گرم ہے۔ان کی کرپشن کی کہانیاں چاروں طرف زبان زد عام ہیں۔ان کی کرپشن کی کہانیوں کو بچہ بچہ سمجھتا ہے۔یہ کیا سمجھتے ہیں کہ ان کی solid waste کے اندر کی ہوئی کرپشن کو یہ چھپالیں گے۔میرے بھائی ہیں اور میرے محترم ہیں اُس دن یہاں بیٹھ کر بڑے دعوے کر رہے تھے اور یہ اپنی تقریر میں نقلیں اتار اتار کر باتیں کر رہے تھے کہ میں نے کرپشن پر یہ کر دیا وہ کر دیا۔یہ اپنی کرپشن کیسے چھپائیں گے؟ یہ بتائیں کہ solid waste کے اندر کیا معاملات چلا رہے ہیں، کن کن کمپنیوں کو oblige کرنے کے لئے لاہور کو گندگی کے ڈھیروں پر آپ نے ڈال دیا ہے۔آپ صاف پانی کی کیا بات کرتے ہیں۔میں کون کون سا نام لوں، میں ادویات مافیا کا نام لوں، ان آٹا چینی مافیا کا نام لوں، ان گیس چور مافیا کا نام لوں اور غریبوں کی ادویات کھا جانے والے مافیا کا نام لوں یہاں کس کس کا نام لیا جائے؟ کیا آپ نے ایسا کون سا کام کیا ہے کہ بجٹ کے اندر یہ grants دی جائیں۔آپ نے خواتین کے لئے اس بجٹ میں کچھ نہیں رکھا جو ادارے 2018 تک ہم بنا کر گئے ہیں آپ ان کو continue ہی نہیں کر سکے۔وہ تمام ادارے تالا بند ہیں۔

جناب چیئرمین! Youth کے لئے اس بجٹ میں کیا ہے اور آپ کس چیز کی grant مانگ رہے ہیں؟ یہ بجٹ عوام دشمن بجٹ ضرور ہے۔یہ ریاستی بجٹ عوام دشمن بجٹ ضرور ہو سکتا ہے لیکن عوام دوست نہیں ہو سکتا۔میں آپ سے اتنی بات کہوں گی کہ ہم اس بجٹ کو نامنظور کرتے ہیں۔یہ عوام کے حق میں کبھی تھا، ہے اور نہ ہو گا۔ہاں اتنی بات ضرور کہوں گی کہ سڑکیں بنائے بغیر کمیشن کھانے کی سکیم انہوں نے ضرور متعارف کرا دی ہے۔وزیر اعظم ہاؤس میں نہ رہنے کا دعویٰ کرنے والوں نے ایک ارب 9 کروڑ روپے کی چائے ضرور پی لی ہے اور یہ غریبوں کی ادویات کھا کر باتیں ایمانداری کی کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! wind up کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔محترم ندیم قریشی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت(جناب محمد ندیم قریشی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین!بہت شکریہ۔میں بجٹ پر بات کرنے سے پہلے ایک اہم معاملہ کی طرف آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔آج سے کوئی پانچ یا چھ روز پہلے social media پر قرآن پاک کے ترجمہ میں کوئی تحریف کی گی۔جناب چیئرمین جس جگہ ہم بیٹھے ہیں آپ کے بالکل سر کے اوپر لکھا ہے قال قال یا رسول اللہ ﷺ اور یہ وہ جھومر ہے جس مسلمان کے ماتھے پر سجا رہے گا،اس کے ایمان پر شک ہو گا اور نہ دین محمدی کے رابطہ میں کوئی شک ہو سکتا ہے۔وہ چار لوگ جنہوں نے قرآن پاک کی تحریف کی وہ گرفتار کئے گے Cyber Crime والوں نے ان کو گرفتار کیا لیکن پچھلے دو روز سے ایک پورا گروہ ان کو اس کیس سے باہر نکلوانے کے لئے کوششوں میں مصروف ہے۔میں آپ سے یہ عرض کروں گا پنجاب اسمبلی کی اس بلڈنگ نے پوری دنیا کو یہ پیغام دے دیا ہم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کا جو جھنڈا اٹھایا ہوا ہے ہماری جان تو جا سکتی ہے ہم اس کو کبھی سرنگوں نہیں ہونے دیں گے۔میں سمجھتا ہوں آج وقت ہے یہ ایوان both sides سے Opposition Benches ہوں یا Government Benches ہوں یہ فیصلہ کریں کہ جو لوگ ہمارے خلاف اس طرح کی activities کر رہے ہیں ان کو نا صرف عبرت کا نشان بنایا جائے بلکہ یہ ثابت کیا جائے کہ پاکستان اگر اقلیتوں کو تحفظ دینے والا ملک ہے اگر یہاں بسنے والے ہر پاکستانی کا ملک ہے تو پاکستان اپنے اسلاف اور دین کے خلاف سازش کرنے والوں کو برداشت نہیں کرے گا۔میں ایک بار پھر جناب وزیر خزانہ پنجاب ہاشم جواں بخت اور اپنے قائد جناب عثمان احمد خان بُزدار کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔بجٹ کی منظوری کے بعد جب ہم سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو گئے میں شہر ملتان کا بیٹا ہوں جنوبی پنجاب سے میرا تعلق ہے اور مجھے فخر ہے کہ آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے South Punjab محرومیوں میں ڈوبا ہوا خطہ ہے ابھی میری بہن راحیلہ صاحبہ گفتگو فرما رہی تھیں اور ان سب کا بھی یہی issue ہے یہ اپنی بات کر کے اپنے بارے میں ہونے والی بات کو ثبوتوں کے ساتھ سنتے نہیں ہیں وہ South Punjab جس کو 72 سال بیوقوف بنایا گیا ہم last Saturday & Sunday کو اپنے شہروں میں موجود تھے وہاں کا ادیب،وہاں کا شاعر،وہاں کا کالم نویس عثمان بزدار کو پاکستان تحریک انصاف کو اور عمران خان کو اس طرح سے خراج تحسین پیش کر رہا ہے جس کی مثال ماضی میں نہیں ملتی۔چولستان کی زمینیں ہوں یا اولیاء کا ملتان یا پھر ڈی جی

خان کے پہاڑ ہوں ہر طرف سے ایک ہی صدا بلند ہو رہی ہے۔ کسی نے جنوبی پنجاب کے ساڑھے 4 کروڑ لوگوں کو اگر حق دیا ہے تو وہ جناب عثمان احمد خان بُزدار ہے وہ شخص جو نا صرف منکسر المزاج اور عاجزی والا ہے جس شخص نے تین سال بے پناہ بے جا سازشوں اور تنقید کا سامنا کیا لیکن وہ کسی نے کہا اللہ جس سے چاہے کام لے اللہ نے یہ کام پاکستان تحریک انصاف سے لیا۔

جناب چیئرمین! اللہ نے یہ کام آپ کی اس چیئر سے لیا اور ایوان میں بیٹھے ہوئے ہمارے وہ دوست جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں جنوبی پنجاب کے لوگوں کو پہلی بار یہ موقع دیا کہ ان کی علیحدہ ADP بنے اور ان کا جو بجٹ مختص ہوا وہ وہیں پر خرچ ہو گا۔ جناب عثمان احمد خان بُزدار خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ بھکر ہو میانوالی ہو یا خیر پور ٹامیوالی ہو یا شہر ملتان کی گلیاں ہوں یہ آنے والا وقت ثابت کرے گا جس طرح South Punjab نے عمران کو اور بلے کے نشان پر مہر لگا کر status quo کی طاقتوں کو شکست دی تھی یہی جنوبی پنجاب انشاءاللہ 2023 کے انتخابات میں بھی ثابت کرے گا پاکستان کا اگر حقیقی حکمران ہے جو غریب عوام کا درد رکھتا ہے جو معاشرے میں موجود ہر محروم طبقوں کی نمائندگی کرتا ہے، جو کسی بیرونی طاقت سے ڈرتا ہے اور نہ ہی کسی اندرونی سازش سے ڈرتا ہے اس کا نام عمران خان ہے۔

جناب چیئرمین: جی please wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے چند سیکنڈ اور لوں گا میں سمجھتا ہوں ہمارے لئے یہ خوش آئند بات ہے ہم اپنے دل کا اظہار کرتے ہیں لیکن وہ لوگ جو دائیں طرف بیٹھے ہوئے ہیں جنہوں نے 35 سال حکمرانی کی آج بھی قائد ایوان کی list کو دیکھتے ہیں تو ان کے ماتھوں پر بل پڑ جاتے ہیں۔ ان تیوریوں پر بل پڑ جاتے ہیں، ان سے برداشت نہیں ہوتا۔ وہ سمجھتے تھے کہ چند مخصوص خاندان اس ساڑھے بارہ کروڑ عوام کے اس صوبے پر حکمرانی کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! ان کو اندازہ نہیں تھا کہ سرائیکی وسیب کا ایک بیٹا نہ صرف اپر پنجاب، سنٹرل پنجاب اور جنوبی پنجاب کو پنجاب ڈویلپمنٹ پیکج دے کر پورا پنجاب ہمارا پنجاب کر کے پنجاب

کے ایک ایک ضلع کو برابر حصہ دے کر یہ ثابت کرے گا کہ پنجاب انشاءاللہ پاکستان کو lead کرے گا۔

ایک شعر عرض کرکے آپ سے اجازت چاہوں گا:

خدا کرے کہ مری ارض پاک پر اترے

کیونکہ محمد علی جناحؒ کی یہ تصویر ہمیں inspire بھی کرتی ہے ہمیں حوصلہ اور پیغام دیتی ہے کہ status quo کی قوتوں کے خلاف اور معاشی دہشت گردوں کے خلاف جنہوں نے پاکستان کے سرمائے چورائے آپ نے ڈرنا نہیں ہے۔ایک شعر عرض کرکے آپ سے اجازت چاہوں گا۔

خدا کرے میری ارض پاک پر اترے
وہ فصلِ گل جسے اندیشہءزوال نہ ہو
یہاں جو سبزہ اُگے وہ ہمیشہ سبز رہے
اور ایسا سبز کہ جس کی کوئی مثال نہ ہو

جناب چیئرمین: جناب محمد ندیم قریشی! آپ نے جو ذکر کیا قرآن پاک میں جان بوجھ کر غلطی کرنے والوں کا تو سدباب ہونا چاہئے۔جی، محترمہ طحیانون!

MS TAHIA NOON: Mr Chairman! with the permission of chair can I speak in English?

MR CHAIRMAN: Yes.

MS TAHIA NOON: Mr Chairman! Thank you, The Supplementary Budget allocated for 61% of its entire sum to one Demand No.21 was for wheat and sugar. And the all reason both of these were required was simply due to the mismanagement of the PTI Government. Meanwhile 50% of Punjab stakeholders women were neglected and suffering. In fact, last year they were given the lowest budget allocation since 2015 and the allocation given in this

Supplementary Budget to wheat and sugar is a measly 0.29% of the entire allocation for women. Last year, there were 3700 cases of rape, 219 cases of gang rape, 456 cases of child rape and this is not to mention that thousands of cases of female kidnapping and honour-killings. Every day we read or hear another such brutal sexual crime. Please remember that these are just the tip of the iceberg. The majority are unreported. We learn of clerics; we learn of university students, professors, females, male, children and we learn of elderly women; we learn of those who are mentally and physically challenged in our society, all becoming victims.

Mr Chairman! These are people from all walks of life men, women and children all in different situations and circumstances. Not a single one of them this is what they hadn't common that not a single one of them earned or deserve to become a victim. The guilt of the crime lies solely with the perpetrator. If tomorrow, I am robbed up my phone; it is not my fault that my phone attracted the thief. The fault is with the criminal who stole my phone. Being tempted is not a license to breaking the Law. Victim blaming is shameful; victim blaming is dangerous; victim blaming is regressive. We have had law enforcement, senior officials and other authoritative voices not condemning this. By not refuting condemning and countering this victim blame, the senior members of our society who hold positions of great responsibility are allowing a dangerous narrative to become acceptable.

Mr Chairman!This is not responsible and this is absolutely unacceptable. The state cannot validate the perpetrator. This narrative will and has permeated to our police and other segments of our society. Sadly the results are the horrific numbers that we see today - what has led to this narrative. The PML (N) initiatives for women were continuously varied - Gender mainstreaming was a priority and tackled Multi-sectorally. The Violence Against Women Act, the Violence Against Women Centre, Women's Empowerment Package, Gender Parity Report, Legal Aid, Land Revenue Amendments and many more initiatives for women. The PTI Government has been regressive for women's development. The Chairperson of the Women's Commission was removed years ago and that seat is still vacant.

Mr. Chairman! This seat was an integral in providing an average woman to be able to reach law enforcement and legal aid. The Violence against Women Center has been denied the funds it required to fully function. The Women on Wheels Program has been stopped. "Zewar-e-Taleem" program has been stopped. Unfortunately, despite data and reports illustrating the dire need for funds towards women's development the Government chose to completely ignore them. No additional funds were allocated for 50 % of Punjab stakeholders. Thank you.

جناب چیئرمین: سردار احمد علی خان دریشک!

سردار احمد علی خان دریشک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں تاریخی بجٹ پیش کرنے پر وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین اور سلام پیش کرتا ہوں۔ تخت لاہور پر جو لوگ سابقہ ادوار میں حکومتیں کرتے رہے، ان سے نجات پر اپنے پنجاب کی عوام کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہاں پر کچھ دوست جو ہمیشہ بر سر اقتدار رہے، جن کا تعلق میرے ہی علاقے ڈیرہ غازی خان سے رہا، وہ لوگ جنہوں نے علاقے کی پسماندگی دُور کرنے کے لئے اِقتدار اور حکومت میں ہونے کے باوجود کچھ نہ کیا۔ آج وہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے اُوپر تنقید کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لئے بڑے شرم کا مقام ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میرا علاقہ ٹرائیبل ایریا پر مشتمل ہے جہاں کے لوگوں کے شناختی کارڈ کے اوپر علاقہ غیر لکھا جاتا تھا، چیف منسٹر پنجاب نے ٹرائیبل ایریا کے اس علاقہ غیر یعنی "کوہ سلیمان" کو تحصیل کا درجہ دیا اور اب لوگوں کے شناختی کارڈز کے اوپر کوہ سلیمان تحصیل لکھی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہاں پر فورٹ منرو کی بات کی گئی تو فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی جو صرف فورٹ منرو کے 10 مواضعات کے اوپر مشتمل تھی، وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار نے اسے کوہ سلیمان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا درجہ دے کر تحصیل کوہ سلیمان کے لوگوں کے اوپر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کوہ سلیمان ڈویلپمنٹ اتھارٹی جو کہ دو اضلاع ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں fall کر رہی ہے تو اس اتھارٹی کے ذریعے ان علاقوں کے اندر ریکارڈ ترقیاتی کام کیا جا رہا ہے۔ پہلے ادوار میں جنوبی پنجاب کا بجٹ ضرور مختص ہوتا تھا لیکن صرف اِعلانات کی حد تک اور پھر وہ پیسا اُٹھا کر یہاں لاہور کے اندر اورنج ٹرین بنا دی گئی اور 200۔ارب روپے سے زائد کے اس منصوبے کو چلانے کے لئے اب ہمیں پیسے دینے پڑ رہے ہیں۔ ہمارے جنوبی پنجاب کو cut لگا کر جنوبی پنجاب سے پیسا اُٹھا کر یہاں لاہور میں اورنج ٹرین چلانے والے آج اِس وقت اپوزیشن کے بنچوں پر بیٹھے ہیں اور یہ ہمیشہ اِنہی بنچوں پر بیٹھے رہیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہمارے علاقے میں عورتیں سڑکوں کے اُوپر بچے جنم دیتی تھیں جو کہ سابقہ حکمرانوں کے لئے شرم کا مقام ہے اور میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار خان کو سلام پیش کرتا ہوں کہ الحمدللہ انہوں نے وہاں کے ہسپتال کو اپ گریڈ کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! سابقہ حکومت کی امن و امان کی صورت حال پر بات کی جائے تو سابقہ حکومت نے ہمارے علاقے میں " چھوٹُو گینگ" دیا اور ہمارے علاقے میں "لادی گینگ" دیا۔ اب ہماری حکومت "چھوٹُو گینگ" اور "لادی گینگ" کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہوئے ان کا صفایا کر رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: دریشک صاحب! جلدی سے wind up کیجئے گا۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب چیئرمین! میں دو منٹ میں اپنی بات ختم کروں گا۔ ہمارے علاقے میں کوہ سلیمان کا ایک پہاڑی سلسلہ ہے جہاں پر لوگ پانی کی بُوند کو ترستے تھے۔ آپ یقین کریں کہ جب میں الیکشن campaign کے دوران پہاڑوں میں گیا تو وہاں پر ہمارا روایتی بلوچی حال احوال ہوتا ہے تو ایک بندے نے مجھے "حال" دیتے ہوئے کہا کہ اِس سال بارشیں نہیں ہوئیں اور 12 کلو میٹر دُور ایک بڑا تالاب ہے جس میں بارشوں کا تھوڑا سا پانی باقی ہے جہاں سے ہماری بچیاں اور عورتیں گدھوں کے اُوپر، گھوڑوں کے اُوپر اور خچروں کے اُوپر 12 کلو میٹر دُور اِس تالاب سے پانی لے کر آتی ہیں اور جب ہمارا بچہ پانی مانگتا ہے تو ہم اِس کو ایک گھُونٹ پانی کا دیتے ہیں۔ جب وہ کہتا ہے کہ " ابا، مجھے اور پیاس لگی ہے مجھے اور پانی چاہیئے" تو ہم اِسے کہتے ہیں کہ " بیٹا، سو جاؤ اور صبح اٹھو گے تو پھر ایک اور گھُونٹ پانی کا دیں گے" تو یہ سابقہ حکومت کے کارنامے تھے۔ آج وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار نے وہاں پر پہاڑ کے اندر ہر بستی میں بغیر کسی تفریق کے سولر سسٹم بور کروا دیے ہیں تا کہ ہر بندے کو پینے کے پانی کی سہولیات میسر ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! سخی سرور سے متعلق بات کروں گا کہ میری وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ سے گزارش ہو گی کہ "سخی سرور" کو تحصیل کا درجہ دیا جائے کیونکہ یہاں کی آبادی بہت زیادہ ہے اور لوگوں کو تحصیل کوٹ چُھٹہ لگتی ہے جو وہاں سے 50 کلو میٹر دُور ہے۔ وہاں کے لوگوں کو اپنے کوئی بھی documents attest کروانے کے لئے 50 / 60 کلو میٹر دُور جانا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر جام پُور کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ وہاں کے لوگوں کی demand ہے کہ جام پُور کو ضلع بنایا جائے اور میں اِس کے حق میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور یہاں پر بیٹھے ہوئے کابینہ ممبران کو request کروں گا کہ جام پُور کو ضلع کا درجہ دیا جائے اور اِس

کے ساتھ داجل اور محمد پور کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔ اسی طرح irrigation کے اُوپر بات کرکے اجازت چاہوں گا کہ رُوجھان کا علاقہ جو کہ نہری سسٹم کا بالکل tail ہے اور end بنتا ہے تو وہاں پر پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے تاکہ وہاں کے لوگوں کے رقبے سیراب ہو سکیں۔

جناب چیئرمین! سابقہ حکومت نے پنجاب کو جو گندا کیا ہے تو ابھی تین سالوں میں اِن کا گند صاف کرکے انشاء اللہ ہم ترقی کی راہ پر چل پڑے ہیں جس پر میں وزیر اعظم عمران خان کو سلام پیش کرتا ہوں اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کو سلام پیش کرتا ہوں۔ پاکستان زندہ باد، عمران خان زندہ باد اور وزیر اعلیٰ پنجاب زندہ باد۔

جناب چیئرمین: محترمہ عنیزہ فاطمہ!

محترمہ عنیزہ فاطمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس نئی اور عالیشان اسمبلی میں یہ پہلا اجلاس جاری ہے سب نے بہت دل کھول کر مبارکبادیں دیں اور ظاہر ہے مبارک بنتی بھی تھی لیکن ان کی مبارکوں پر ہماری طرف سے اعتراضات آئے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اعتراضات اس بلڈنگ پر نہیں ان حالات پر آئے جن حالات میں یہ 2.5۔ ارب روپے سے اس بلڈنگ کو بنایا۔ جب اس اسمبلی سے باہر نکلتے ہیں تو دل پھٹتا ہے کیونکہ لوگوں کے پاس روٹی ہے، بجلی ہے، پانی ہے، گیس ہے اور نہ ادویات ہیں۔ لوگ مہنگائی کے بوجھ تلے پِس کر مر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر کسی بھی عوامی لیڈر کا دل پھٹے گا۔ مگر میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس اسمبلی پر مبارکباد دینا ان کا حق ہے کیونکہ جو خود ساڑھے تین سالوں میں ایک پبلک ٹائلٹ نہ بنا سکے وہ جناب پرویز الٰہی کی بنائی ہوئی اسمبلی پر مبارکباد ضرور دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جناب چیئرمین! عوام کا درد کبھی بھی غیر منتخب وزیر اعظم کو نہیں ہوتا، عوام کا درد ہمیشہ منتخب وزیر اعظم کو ہی ہوتا ہے اور منتخب وزیر اعظم ہی عوام کو ریلیف دیتے ہیں۔ ایک مزید بجٹ جو اس نااہل ٹولے نے پیش کیا جو صرف الفاظ کا گورکھ دھندا ہے اور تین سالوں سے عوام کو مہنگائی کی چکی میں پِیسا جا رہا ہے لیکن ان کا پیٹ نہیں بھرا۔ ان کتابوں میں دیئے گئے تمام منصوبے صرف ان کتابوں کی زینت بن کر رہ جاتے ہیں۔ ان کے بنائے ہوئے ایک منصوبے کی بھی کوئی حقیقت اس کتاب سے باہر نہیں ہے۔ کہتے تھے کہ سکول بنائیں گے، ہسپتال بنائیں گے اور یونیورسٹی

بنائیں گے۔ پوچھنا یہ ہے کہ جو پچھلے سال کے بجٹ میں منصوبے دیئے گئے تھے کیا وہ بن گئے ہیں؟ کئی سال سے قوم کو لارا دے رہے ہیں کہ جنوبی پنجاب صوبہ بنے گا اور اس سال جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کا لارا لگا دیا۔ کوئی ان سے پوچھے کہ جنوبی پنجاب کب بنے گا صوبہ؟ ان کے وعدے جھوٹے ہیں اور ان کے منصوبے بھی جھوٹے ہیں۔ ڈیڑھ کروڑ نوکریاں، پچاس لاکھ گھر، دو سو معاشی ماہرین کی ٹیم، Billion Tree Tsunami اور وہ دو سو ارب جو انہوں نے آئی ایم ایف کے منہ پر مارنے تھے یہ سب ان کے جھوٹے وعدے اور جھوٹے دعوے ہیں۔ یہ بجٹ اسی طرح کے لطیفوں پر مشتمل ہے جیسے سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں، جیسے سال میں بارہ موسم ہوتے ہیں، سمندر سے گیس لیک ہو جاتی ہے، سپیڈ کی لائٹ سے ٹرین چلتی ہے، درخت رات کو آکسیجن produce کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان کے معاشی ترقی کے دعوے بالکل اسی طرح ہیں جس طرح جرمنی اور جاپان ہمسایہ ممالک ہیں۔ یہ جو قائد قلت ہم پر مسلط ہے، یہ جو جادو ٹونے کی سرکار ہم پر مسلط ہے، وہ کہتا تھا کہ سب کو رلاؤں گا تو آج سب رو رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ مہنگائی نہیں ہے۔ اگر آپ مہنگائی دیکھنا چاہتے ہیں تو اُس گھر میں جائیں جہاں ماں باپ بچوں کو دو وقت کی روٹی بھی مشکل سے کھلاتے ہیں۔ اگر مہنگائی دیکھنی ہے تو اس گھر میں جائیں جہاں ماں باپ مہنگی بجلی کے دکھ سے رات کو پنکھا نہیں چلاتے۔ انہوں نے ڈیری پراڈکٹس پر 17 فیصد ٹیکس لگایا اور پھر واپس لینے کا ڈرامہ کیا مگر ڈیری انڈسٹری پر zero rating tax بحال نہیں کیا جس کی وجہ سے آنے والے وقتوں میں ہمارے بچے دودھ جیسی نعمت سے پوری طرح محروم ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: پلیز، wind up کریں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! میں wind up کروں گی مجھے دو منٹ چاہئیں۔ ہمارے بچے دودھ پئیں یا نہ پئیں لیکن کپتان خان کا کتا باہر سے منگوایا ہوا کھانا کھائے گا اور شیمپو سے نہائے گا۔ اس لئے کہ وہ کپتان خان کا کتا ہے چڑیا گھر کا ہاتھی نہیں۔ جس ہاتھی کو انہوں نے کمبوڈیا واپس بھیج دیا۔ پچھلے تین بجٹ کی کتابیں اور اس چوتھے بجٹ کی کتاب رکھ کر ان کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ یہ چور بھی ہیں اور کام چور بھی ہیں۔ 450۔ارب روپے کی چینی چوری کی، 122۔ارب روپے ایل این جی

، اڑھائی سو ارب روپے گندم، 1200 ارب روپے کورونا ویکسین، 2300۔ ارب روپے زکوٰۃ فنڈ، 23۔ ارب روپے رِنگ روڈ میں چوری کی لیکن چور کون ہے؟ شہباز شریف۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: پلیز، wind up کریں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: یہ اس شہباز شریف کو چور کہتے ہیں جس نے پاور پراجیکٹس، یونیورسٹیاں، ہسپتال، ایکسپریس ویز اور موٹر ویز بنائیں۔ کہتے ہیں کہ شہباز شریف چینی پر سبسڈی دیتا تھا تو میں انہیں بتادوں کہ اُس وقت چینی 55 روپے کلو تھی اور آج 120 روپے فی کلو ہے۔ انہوں نے کہا کہ حمزہ شہباز مرغی کا ریٹ نکالتا تھا تو انہیں بتاتی چلوں کہ اُس وقت مرغی 120 روپے کلو تھی اور آج 500 روپے سے اوپر ہے۔ جناب عثمان احمد خان بُزدار جواب دیں کہ آج مرغی کا ریٹ کہاں سے آتا ہے؟ یہ جس پنجاب کو بزداری سازش کے تحت تباہ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد اختر ملک!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے پچھلی دفعہ بھی بات کی تھی کہ یہ واحد بجٹ ہے جو انسانوں پر لگایا جا رہا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! کوئی مالٹا ٹرین نہیں ہے، کوئی سستی روٹی چوری سکیم نہیں ہے، کوئی نیلی پیلی ٹیکسی نہیں ہے، کوئی ایسے پراجیکٹس نہیں ہیں جن پر لوگوں کا اربوں روپیہ لگا کر کمیشن کھائی جائے۔ آج تحقیقاتی ادارے پوچھتے ہیں کہ بتائیں کہ یہ 25۔ ارب روپیہ کہاں سے آیا ہے؟ تو کہتے ہیں کہ پتا نہیں کوئی اللہ کا بندہ میرے اکاؤنٹ میں ڈال گیا ہے۔ (شیم شیم)

جناب چیئرمین! ہم بھی رات کو دو تین دفعہ اپنے موبائل پر WhatsApp message دیکھتے ہیں کہ شاید ہمارے کھاتے میں بھی کوئی ایک دو ارب ڈال دے۔ یہ کتنا لوگوں کو بے وقوف بنائیں گے اور لوگ کتنا بے وقوف بنیں گے؟ اب ان کا ٹائم گزر چکا ہے۔ جناب عمران خان نے کہا تھا کہ میں اس لیڈر شپ کو جو 35 سال سے اس ملک پر قابض تھی رلاؤں گا۔ آج کسی کی چیخیں لندن سے

آتی ہیں، کسی کی چیخیں جیلوں سے آتی ہیں، کوئی نیب اور ایف آئی اے کے دفتر سے اپنے اکاؤنٹ ڈھونڈتا پھر رہا ہے کہ کون کون لوگ ہمارے اکاؤنٹس میں پیسے ڈال گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! باتیں کرنے کو تو بہت ہیں لیکن میری ان کو ایک تجویز ہے۔ یہ قوم کے سامنے جائیں، ان سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگیں، ان کا ازالہ کریں اور پھر قوم سے کہیں کہ اب ہم انسان بن گئے ہیں ہمیں دوبارہ موقع دیں۔ آج بھی یہ کہتے ہیں کہ ہمیں دس سال مل جاتے تو ہم ہسپتال کھڑے کر دیتے، ہم روڈ سٹر کچر کھڑا کر دیتے پتا نہیں ان کو ابھی تک کیوں نہیں سمجھ آئی۔ انہوں نے عوام اور غریب لوگوں کا پیسا کھایا ہے۔ ہسپتالوں میں ایک ایک بیڈ پر چار چار مریض ہوتے تھے۔ انہوں نے ان کے لئے کوئی ہسپتال بنایا اور نہ کوئی کالجز بنائے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے روڈ سٹر کچر بنایا۔ ہر روڈ سٹر کچر کے پیچھے ان کی کہانیاں ہیں اور کرپشن کی پوری داستانیں رقم ہیں۔ ہر پراجیکٹ کے پیچھے ان کی کرپشن کے پورے مینار کھڑے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ جو انرجی میں ظلم کرکے گئے ہیں کیونکہ میرے پاس انرجی کا portfolio ہے۔ انرجی میں capacity charges کی مد میں اس انداز سے اس ملک اور قوم کو تباہ و برباد کیا گیا کہ جس کا خمیازہ آج ہم بھگت رہے ہیں۔ ہمیں رات کو نیند نہیں آتی کہ یہ capacity charges کی مد میں غریبوں کے اوپر اتنا بوجھ لاد کر چلے گئے ہیں یہ لوگ بل کیسے بھریں گے اور کب تک بھرتے رہیں گے؟ آج یہ پنجاب کی بات کرتے ہیں جب جناب پرویز الہیٰ اس صوبہ کو چھوڑ کر گئے تھے تو اس وقت یہ سات سو ارب سرپلس تھا اور جب یہ گئے تو صوبے کو 1300 ارب کا مقروض کرکے گئے۔ گندم کی خریداری میں انہوں نے بنک سے جو قرضہ لیا وہ ساڑھے چار پانچ سو ارب کا تھا۔ آپ دیکھیں کبھی "قرض اتارو ملک سنوارو" سکیم آتی تھی، سیلاب زدگان کی جو باہر سے امداد آتی تھی انہوں نے وہ بھی نہیں چھوڑی اور تو اور جو لوگوں کے Benevolent Funds پڑے تھے جو غریبوں اور مسکینوں کا حق ہے وہ بھی نہیں چھوڑا۔ انہوں نے ایک ایک چیز پر ڈاکا مارا ہے۔ ہمارا لیڈر عمران خان صحیح کہتا ہے کہ یہ ڈاکو اور چور ہیں اور انشاء اللہ ان کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں ان کو ایک بات بتاؤں گا کہ مری میں کوئی ہمارے ہیلی کاپٹر ناشتے لے کر نہیں جاتے اور ہمارے ہیلی کاپٹر لاہور سے نہاری لے کر نہیں جاتے۔ میرے

خیال میں ان کے جتنے Camp Offices تھے ہمارے اتنے سرکاری offices نہیں ہیں۔ ان کے Camp Offices کی تعداد دیکھ لیں، رائیونڈ میں ان کی سکیورٹی پر کوئی دو سے تین ہزار بندہ تعینات تھا۔ آپ کس کس بات پر کہیں گے کہ ان کے یہ کارنامے ہیں، یہ صرف اور صرف ملک اور قوم پر بوجھ تھے۔ اللہ کے فضل و کرم سے جناب عمران خان اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کے آنے سے ہماری یہ ٹیم پاکستان کو صحیح direction پر لگانے میں کامیاب ہوئی ہے۔ ان سے اب یہ ترقی ہضم ہو رہی ہے اور نہ ان سے وہ چیزیں ہضم ہو رہی ہیں، ان کا پیسا بھی خطرے میں ہے، ان کا مستقبل بھی خطرے میں ہے اور ان کی دکانداری بھی خطرے میں ہے۔ انشاءاللہ پاکستان تحریک انصاف جو وعدہ کر کے آئی تھی تو یہ بجٹ اس ترقی کی غمازی کرتا ہے۔ ہمارے دو سال رہتے ہیں اور ہمارے جو اگلے دو بجٹ ہوں گے وہ پاکستان کی تاریخ کو اور بھی بدل لیں گے۔ آپ نے دیکھا کہ گرین پاسپورٹ کی جو قدر ہے، ایک اس وزیراعظم کو دیکھتا ہوں تو مجھے شرم آتی ہے کہ اسے امریکہ میں enter ہونے کے لئے کپڑے اتارنے پڑے اور ایک ہمارا وزیراعظم ہے کہ جو کہتا ہے کہ "Absolutely Not" اب یہ پاکستان وہ پاکستان نہیں ہے کہ انڈیا کو آموں کے تحفے بھیجے اور ساڑھیوں کے تحفے بھیجیں اور بغیر ویزے پر بلا کر شادیاں attend کرائیں۔ اب پاکستان بدل چکا ہے، اب پاکستان عمران خان کے ساتھ کھڑا ہے اور جس کا کوئی ذاتی ایجنڈا نہیں ہے۔ اگر عمران خان آیا ہے تو وہ بنک بیلنس بنانے کے لئے نہیں آیا، عمران خان آیا ہے تو اس کو اپنے بچوں کی فیسوں کی فکر نہیں ہے، عمران خان نے کوئی فیکٹریاں نہیں لگائی اور عمران خان نے کوئی زمینیں نہیں بنائی۔ عمران خان ایک ایجنڈے پر آیا ہے کہ ہم پاکستان کے لوگوں کا معیار زندگی بلند کریں گے، انشاءاللہ ہم اس میں ضرور کامیاب ہوں گے اور وہ وقت بڑی جلدی آنے والا ہے کہ پاکستان ایک ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں کھڑا ہو گا۔ یہ لوگ جو پچھلے تین سال سے ہاتھ مسلتے رہ گئے ہیں اب ان کے پاس سوائے پچھتاوے کے اور عوام کے پاس جا کر معافی مانگنے کے علاوہ کوئی حل نہیں ہے۔ یہ ابھی بھی توبہ کر لیں اور لوگوں کو پیسا واپس کریں، پاکستان کا پیسا واپس کریں اور لوگوں سے کہیں کہ ہم سے غلطیاں ہوئی ہیں اور ہم دوبارہ سے اپنی نئی زندگی کا آغاز پاکستان سے مخلص ہو کر اور انگلینڈ سے اپنے بچوں کی nationalities ختم کرا کر واپس آئیں اور قوم کی عدالت میں جائیں تو پھر شاید معافی ہو سکے ورنہ ان کی معافی نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ حسینہ بیگم!

محترمہ حسینہ بیگم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں نئی اسمبلی بننے پر سپیکر صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے ایک سال بعد بولنے کا موقع دیا ہے۔ کون کہتا ہے کہ میاں شہباز شریف نے کام نہیں کیا، انہوں نے بہاولپور کے لئے بڑے کام کئے ہیں اور انہوں نے سڑکوں کے جال بچھا دیئے۔ میں کہتی ہوں کہ انہوں نے اتنا کام کیا کہ میری ایک سکیم شکاری پوری گیٹ سے ملتانی دروازے تک منظور ہو گئی تھی جا کر دیکھو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، حکومت کو بڑی گالیاں پڑ رہی ہیں وہاں سے لوگ جنازے لے کر جاتے ہیں اور لوگ گڑھوں میں گر جاتے ہیں یہ حکومت کا حال ہے؟ میں نے اپنی محنت سے میاں شہباز شریف کے دور میں انوار آباد میں 2 کروڑ 16 لاکھ روپے کا ایک کرکٹ گراؤنڈ بنوایا ہے کون کہتا ہے کہ میاں شہباز شریف کام نہیں کرتے؟ انہوں نے بڑے کام کئے ہیں۔ میں کہتی ہوں کہ اگر اس کا فنڈ روکا گیا ہے تو اس کو جاری کر کے اسے complete کریں تاکہ ملک کی بچیاں کھیلیں اور کھیل کر ملک کا نام روشن کریں۔

جناب چیئرمین! جب میں اپنے حلقے میں visit کرنے جاتی ہوں تو میں دیکھتی ہوں کہ باہر بیٹھے ہوئے غریب عوام پنکھا جھل رہے ہوتے ہیں میں پوچھتی ہوں کہ کیا بات ہے باہر کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ وہ کہتے ہیں کہ یہ حکومت کا حال ہے کہ بجلی کا بل بھی بھرتے ہیں، پانی ہے، بجلی ہے اور نہ گیس ہے۔ اگر یہ حکومت ہے تو ہمیں ایسی حکومت نہیں چاہئے۔ آپ یہ دیکھ لیں کہ یہ تو بجلی کا حال ہے اور ہسپتالوں میں میاں شہباز شریف کے دور میں اتنی دوائیاں ملتی تھیں جس کا کوئی حساب نہیں تھا آج ہسپتالوں میں جائیں تو کوئی دوائی نہیں ہے اور پرچی لکھ کر دے دیتے ہیں کہ آپ باہر سے جا کر دوائیاں لیں۔ اگر دوائیاں ہسپتالوں میں نہیں ملتیں تو پنجاب اسمبلی کی ڈسپنسری میں بھی نہیں ملتی اور دوائیوں کے لئے تین تین قسطیں ہو جاتی ہیں۔ میں ڈاکٹر یاسمین راشد سے کہتی ہوں کہ آپ کام کرتی ہیں مگر آپ غریب عوام کا بھی خیال کریں اور دوائیاں فری میں پہنچائی جائیں۔ میاں شہباز شریف صاحب کام کرتے تھے۔ میں آپ کو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ کوئی بھی ہاؤس میں 20 ہزار روپے میں اپنے گھر کی گاڑی چلا سکتا ہے، اپنے گھر کے پورے خرچے کر سکتا ہے؟ یہ اتنی بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں۔

ہمیں اتنی بڑی بڑی یونیورسٹیز نہیں چاہئیں جب تک غریب کو دو وقت کی روٹی نہ ملے، اس کے بچے تو بھوکے مر جائیں گے اور وہ کہاں سے آٹا خریدے، کہاں سے دالیں خریدے، کہاں سے وہ گوشت خریدے، کہاں سے وہ سبزی لائے، کہاں سے وہ دودھ لائے، کہاں سے وہ بجلی کا بل بھرے، کہاں سے وہ گیس کا بل بھرے اور کہاں سے وہ پانی کا بل بھرے؟

جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ تعلیم بھی مہنگی ہو گئی ہے، آپ جا کر دیکھیں کہ جب بندہ گھر واپس آتا ہے اور سودا نہیں لے آتا تو ان کے بچے کہتے ہیں کہ پاپا آج سودا کیوں نہیں آیا تو وہ کہتا ہے کہ میں 20 ہزار روپے میں کہاں سے لاؤں؟ میرے بچو کیا میں تمہارا گلا دبا دوں؟ مجھے تو لگتا ہے کہ مجھے تمہارا گلا دبانا پڑے گا، یہ غریب عوام کا حال ہے۔ میں تو یہ چاہتی ہوں کہ جو اسمبلی میں بنک ہے اسے بھی اس اسمبلی میں لایا جائے۔ ڈکیتیاں اور چوریاں اتنی ہو گئی ہیں کہ غریب آدمی سانس بھی نہیں لے سکتا۔ اگر SHO کے پاس جاؤ تو وہ بات نہیں سنتا، بتاؤ ہم کہاں جائیں؟ جب ایم پی اے ہو کر ہماری بات نہیں سنی جاتی تو عوام کی کون سنے گا؟ یہ حکومت کا حال ہے---

جناب چیئرمین: جی، Madam! Please wind up کریں۔

محترمہ حسینہ بیگم: جناب چیئرمین! نہیں، مجھے ایک سال بعد موقع ملا ہے مجھے بولنے دیں۔ لوگ دو دو اور تین تین دفعہ بول لیتے ہیں میں تو ایک سال میں ایک دفعہ بول رہی ہوں۔ مجھے نہ روکا جائے اگر کوئی زیادہ بولے گا تو میں نہیں بولنے دوں گی اور میں کھڑی ہو جاؤں گی۔

جناب چیئرمین! ایک ہیلتھ ورکر جو گھر گھر جا کر دھوپ دیکھتی ہے اور نہ چھاں دیکھتی ہے اور وہ پولیو قطرے پلانے کے لئے جاتی ہے اور اس کو ٹائم پر تنخواہ بھی نہیں ملتی۔ اس کے بچے کہتے ہیں کہ مماں ہمارے عید کے کپڑے کہاں ہیں، کہاں ہے ہماری بکرا عید کی قربانی؟ تو وہ کہتی ہے کہ مجھے تنخواہ ہی نہیں ملی، اس حکومت کا بیڑا غرق ہو جس میں غریب عوام کو کچھ بھی نہیں مل رہا۔ ہم یہ کالج اور یونیورسٹیز کی بات نہیں کرتے---

جناب چیئرمین: جی، میڈم! اب کافی ٹائم ہو گیا ہے اب wind up کریں۔

محترمہ حسینہ بیگم: جناب چیئرمین! ہمارے دور میں شہباز شریف محنت کرتے تھے، لیپ ٹاپ دیتے تھے، تعلیم دلواتے تھے اور وظیفے بچیوں کو ملتے تھے تاکہ وہ خوشی خوشی جاکر تعلیم حاصل کریں تب ان کے ماں باپ بھیجتے تھے ان کا بوجھ ہلکا ہوتا تھا کہ ہماری بچیوں کو وظیفے ملیں گے۔ کیوں نہیں ہماری بات سنی جاتی؟ ہمیں نہیں چاہئیں یہ بڑے بڑے ہسپتال، کیا کرنا ہے ہسپتال بنتے بنتے مدت لگ جائے گی اور غریب تو مر جائے گا۔ غریب عوام تو مر جائے گی۔ اگر میں اپنے لیڈروں کا نام نہ لوں تو میری تقریر complete نہیں ہو گی۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، Please wind up کریں۔

محترمہ حسینہ بیگم: نواز شریف زندہ باد، شہباز شریف زندہ باد، حمزہ شہباز شریف زندہ باد اور مریم نواز زندہ باد۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ نسرین طارق! Order in the House

محترمہ نسرین طارق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا اپوزیشن نے ماشاءاللہ بہت زبردست تقریریں کیں اور بہت تنقید کی۔ کاش یہ اپنے دل میں سوچیں کہ کیا انہوں نے اپنے دور حکومت میں یہ سب چیزیں اور وعدے پورے کئے تھے، کیا کوئی غریب بھوکا نہیں سوتا تھا، یونیورسٹیوں سے کتنے لیڈر بن کر نکلے؟ بہت ساری باتیں ہوئیں لیکن چلیں اب بہت تنقید ہو گئی۔ اب میں اپنے بجٹ پر بات کروں گی میں پنجاب حکومت کے موجودہ بجٹ کو SDG پر عملدرآمد کے حوالے سے ایک کامیاب پیشرفت قرار دوں گی جیسا کہ SDG پر عملدرآمد ہماری حکومت کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے۔ SDG 13 کے 169 اہداف میں سے 45 کا تعلق موسمیاتی تبدیلیوں سے ہے، SDG 6 کا تعلق صاف پانی کی فراہمی سے ہے، SDG 2 کا تعلق کوئی بھوکا نہ سوئے سے ہے اور SDG 15 کا تعلق خاص طور پر جنگلات او رزرخیز زمین کو محفوظ رکھنے سے ہے۔ ان اہداف کے تناظر میں حکومت نے صوبے میں ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے، زراعت کے فروغ، خوراک کے تحفظ، عوام کو بھوک و افلاس سے بچانے اور قدرتی ماحول کے تحفظ کے لئے جو انقلابی اقدامات اُٹھائے ہیں وہ انتہائی قابل ستائش ہیں۔ ماضی میں جتنی بے رحمی سے پورے ملک کی آبادی کو خوراک فراہم کرنے والے پنجاب کی زرعی زمین کو لوٹا

گیااُس کی مثال نہیں ملتی، صوبہ کو صنعتی زون میں تبدیل کرنے کی پالیسی کے پیچھے در حقیقت لینڈ مافیا نے forest اور زرعی زمین کے وسیع و عریض حصہ پر قبضہ کرر کھا تھا۔ موجودہ حکومت نے 8 ہزار ایکڑ سے زائد زرعی اور جنگلات کی زمین کو کرپٹ لینڈ مافیا سے بازیاب کروایا ہے جو بہت بڑی کامیابی ہے۔ صوبے میں کئی دہائیوں کے بعد agriculture reforms متعارف کروائی گئی ہیں، پانی کو زرعی، صنعتی اور پینے کے استعمال میں لانے کے لئے باقاعدہ رولز وضع کئے گئے ہیں، Punjab Water Act 2019 کے نفاذ سے یہ امید پیدا ہو گئی ہے کہ سرسبز و شاداب علاقہ جو ماضی کے حکمرانوں کی کرپشن کی وجہ سے صحرا میں تبدیل ہونے کو تھا اب سیر اب ہو گا یہاں ہر طرف ہریالی ہو گی۔ پہلی بار بغیر مقصد اور منصوبہ بندی کے سڑکوں کو بنانے کی پالیسی اپنانے کی بجائے مکمل دھیان دریاؤں، نہروں اور چھوٹے ڈیموں کی تعمیر پر۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! please wind up کریں۔

محترمہ نسرین طارق: جناب چیئرمین! کسانوں کو اس پورے معاشی نظام کا سب سے اہم stakeholder سمجھا گیا اور اصلاحات کرکے کسانوں کی فلاح کا کام ہوا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! Thank you very much۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! محترمہ فائزہ مشتاق کو ٹائم دے دیں۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ نے بات کرنی ہے کیونکہ سیشن کا ٹائم ختم ہونے والا ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ محترمہ فائزہ مشتاق کو ٹائم دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ فائزہ مشتاق!

محترمہ نسرین طارق: جناب چیئرمین! آپ نے مجھے ٹائم تھوڑا دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اجلاس کا ٹائم ختم ہو رہا ہے ایک ممبر اور بات کر لیں گے۔

محترمہ فائزہ مشتاق: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! موجودہ بجٹ تاریخ کا سیاہ ترین بجٹ ہے جس کو سادہ الفاظ میں عوام سے سخت ترین انتقام ہی کہا جا سکتا ہے۔

عام آدمی کے استعمال کی ہر چیز مہنگی ہو چکی ہے، کھانے پینے کی اشیاء سے لے کر بجلی تک کی قیمت میں اضافہ ہو چکا ہے۔ کیا ایک عام آدمی جس کی تنخواہ بیس ہزار روپے ہے اُس کا اس قیامت خیز مہنگائی میں گزارہ ہو سکتا ہے؟ آج عوام حکومت سے اُن کے جھوٹے وعدوں کا حساب مانگتی ہے، آج عوام پوچھتی ہے کہ ایک کروڑ نوکریاں کہاں ہیں، 50 لاکھ گھر اور ساڑھے 550 ڈیمز، یکساں نظام تعلیم، یکساں انصاف، police reforms اور جنوبی پنجاب کا صوبہ؟

جناب چیئرمین! میں آپ کا اور اس ایوان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں اسی ہاؤس میں، میں نے منڈی بہاؤالدین کی یونیورسٹی کی زمین کی allotment کی بات کی تھی اس بجٹ میں اس حوالے سے رقم تو رکھی گئی ہے لیکن منڈی بہاؤالدین کی عوام کو محدود بجٹ کا lollypop دے کر ٹرخا دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر منڈی بہاؤالدین کی یونیورسٹی کی زمین کے لئے گرانٹ 20 کروڑ روپے مانگی گئی تھی لیکن صرف 15 کروڑ روپے کی گرانٹ دی گئی ہے۔ GCT Rasul (Mandi Bahauddin) کی خریداری کے لئے 20 کروڑ روپے کی ڈیمانڈ تھی مگر 15 کروڑ روپے فراہم کئے گئے ہیں اور DHQ Hospital Mandi Bahauddin کے لئے 50 کروڑ روپے کی ڈیمانڈ تھی لیکن صرف 5 کروڑ روپے کی مختصر رقم فراہم کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! DHQ Hospital Mandi Bahauddin کی بلڈنگ تو مکمل ہو چکی ہے مگر تا حال مشینری اور equipments کی خریداری مکمل نہیں ہو سکی اس میں سب سے افسوس ناک پہلو human resources کی عدم فراہمی ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی منڈی بہاؤالدین نے مئی 2020 میں SNE کی فراہمی کے لئے case صوبائی محکمہ پرائمری اور سیکنڈری ہیلتھ کو بھیجا تھا مگر آئندہ سال کی بجٹ تجاویز میں اور نہ موجودہ سال کے بجٹ میں اس کے لئے کوئی رقم رکھی گئی ہے۔ آپ خود social sector خصوصاً health institutes کے dynamics سے بخوبی واقف ہیں کیا کوئی ہسپتال بغیر doctors, paramedics اور supporting staff کے چل سکتا ہے؟ یہ سوچنے والی بات ہے اُلٹا ظلم یہ کیا گیا ہے کہ منڈی بہاؤالدین شہر میں واقع سول ہسپتال جس کو عارضی طور پر DHQ designate کیا گیا تھا اس کے عملے کو غیر قانونی طور پر نئے بننے والے DHQ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ افرادی قوت 268 بیڈز کے ہسپتال کو cater کرنے کے لئے ناکافی

ہے اور اس سول ہسپتال کو بند کرنے سے منڈی بہاؤالدین شہر اور اس کے مضافات کی 5 لاکھ سے زائد آبادی میں صحت کے حوالے سے محرومی کا بحران پیدا ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین! میری استدعا ہے کہ اس سول ہسپتال کو بطور THQ بحال کیا جائے اور اس کے human اور دیگر resources کو اسی ہسپتال کے لئے مختص کر کے عوام میں پیدا ہونے والی صحت کے حوالے سے محرومی کا ازلہ کیا جائے اور ہر نئے قائم ہونے والے ادارے کی طرح نئے بننے والے DHQ کو ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کی طرف سے پیش کردہ SNE کے کیس کو منظور کر کے اس کے لئے درکار doctors, paramedics، اور supporting staff کو recurring budget میں شامل کیا جائے 268 بیڈز کے standards کے مطابق ادویات اور دیگر مراعات کو recurring operational budget میں شامل کیا جائے۔

جناب چیئرمین! آخر میں لاء اینڈ آرڈر کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں پورے پنجاب میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال نہایت خراب ہے مہنگائی زیادہ ہونے کی وجہ سے جرائم کی شرح میں ریکارڈ اضافہ ہو چکا ہے police reforms revolving door policy کی طرح رہی ہے اس کے law and order اور enforcement میں کوئی continuation نہیں ہے عام آدمی کی پہنچ سے انصاف بہت دور ہے۔ Crime rate is astronomical and criminals are at large آخر میں Safe City کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں کہ اس کے 50 فیصد سے زائد کیمرے خراب ہو چکے ہیں اور ان کی maintenance کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ یہ اتنا اچھا effective project ہے اس کو further develop نہیں کیا گیا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ زینب عمیر! آپ کے پاس short time ہے۔

محترمہ زینب عمیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں نے بولنا کچھ اور تھا لیکن اب چونکہ ٹائم بہت short ہے تو میں کوشش کروں گی کہ کچھ اور بولوں جو میری بہنوں نے ابھی بات کی، ابھی میں نے ایک speech سنیں تو مجھے ایسا لگا شاید وہ کچھ خود کلامی کر رہی تھی اور وہ اپنے ہی leaders کو کوس رہیں تھیں کہ ملک کو گروی رکھ دیا ہے، یہ ہو گیا وہ ہو گیا، ابھی میری ایک بہن نے بڑی اچھی بات کی اُنہوں نے یہ کہا کہ کچھ ایسے واقعات ہوئے جس میں اُن کا دل پھٹ گیا تو

یقیناً دل پھٹنا چاہئے جب غریب کا بجٹ 15 ہزار سے بڑھا کر 20 ہزار رکھ دیا جائے تو دل تو پھٹے گا، سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 10 فیصد اضافہ کر دیا جائے اور اقلیتوں کو خصوصی فنڈ دیا جائے تو دل پھٹنا بنتا ہے۔ خصوصاً اُن کا ذکر اس اسمبلی کی تعمیر سے متعلق تھا تو یقیناً یہ وہ project ہے جو کہ 15 سال پہلے شروع کیا گیا تھا ان کے لیڈران نے اس کو مکمل ہونے نہیں دیا اور جب انہوں نے یہ خوبصورت عمارت اور اس میں رونق دیکھی تو دل تو پھر یقیناً پھٹے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اس حکومت کے آنے کے بعد پورے پنجاب میں یونیورسٹیوں کا جال بچھا دیا گیا اورنج ٹرین منصوبہ جو کہ سفید ہاتھی مسلم لیگ (ن) نے شروع کیا لیکن اس کی تکمیل ہمارے ہاتھوں ہوئی اور اس کا سہرا ابھی موجودہ حکومت کے سر سجا اور خاص طور پر جب لاکھوں پودے لگائے گئے اور ایکسپورٹ بڑھی، growth rate بڑھا تو پھر ان کا دل کیوں نہ پھٹے؟ ہم جب دیکھتے ہیں کہ ہیلتھ کارڈ سے پورے پنجاب کے لوگ مستفید ہو رہے ہیں اور ہمیں ہر طرف پناہ گاہیں دیکھنے کو مل رہی ہیں۔ ہم جب یہ دیکھتے ہیں کہ اس قوم کے بچے جن کو انہوں نے اپنے دور حکومت میں تعلیم سے محروم رکھا اب جب وہ ایک جیسا نصاب پڑھیں گے تو پھر دل تو پھٹے گا۔ ایگریکلچر بڑھے گی، صاف پانی کے نئے منصوبے بنیں گے۔۔۔

MR CHAIRMAN: Thank you. The House is adjourned to meet on Tuesday the 29th June, 2021 at 2 pm.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

منگل،29۔جون2021

(یوم الثلاثاء،18۔ذیقعد1442ھ)

سترہویں اسمبلی: تینتیسواں اجلاس

جلد 33 : شمارہ 11

767

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 29-جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودات قانون

1. The Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER:	to move that the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.9, be taken into consideration at once.
MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER:	to move that the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021, be passed.

768

2. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN:
MIAN SHAFI MUHAMMAD:
SYED USMAN MEHMOOD:
MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN:

to move that the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.9, be taken into consideration at once.

MR SAJID AHMED KHAN:
MIAN SHAFI MUHAMMAD:
SYED USMAN MEHMOOD:
MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN:

to move that the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be passed.

حصہ دوم

قراردادیں

(مفادعامہ سے متعلق قراردادیں)

مورخہ 22-جون 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں

1- شیخ علاؤالدین:
(پیش ہو چکی ہے)

معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11% تک دیا جا رہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنسی پر 3% سے 4% دیا جارہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% تک ٹیکس لیا جارہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیاجارہاہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

2- جناب محمد طاہر پرویز:
(پیش ہو چکی ہے)

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے، جس کے باعث حادثات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس کی بنیادی وجہ شاہراہوں پر سروس روڈ کا نہ ہونا ہے۔ خاص طور پر سائیکل سوار کو بے ہنگم ٹریفک کے باعث کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع تمام چھوٹی بڑی سڑکوں کے ساتھ سروس روڈ بنایا جائے۔ نیز آئندہ سے تمام نئے منصوبہ جات میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر نئی سڑک کے ساتھ سروس روڈ بن سکے اور سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو سکے۔

769

2۔ چودھری افتخار حسین چھچھر: (پیش ہو چکی ہے)

اس ایوان کی رائے ہے کہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ میں آؤٹ فال دریائے ستلج کے مقام پر جہاں ہزاروں لوگ تفریح کیلئے آتے ہیں، سرکاری اراضی پر ایک فاریسٹ تفریحی پارک بنایا جائے تاکہ سیاحت کو فروغ مل سکے۔

771

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

منگل،29۔جون 2021

(یوم الثلاثہ،18۔ذیقعد 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 3بج کر 45منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ
يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ
لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٨

سورۃ التحریم، آیت۔8

اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اُتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں۔ جس دن اللہ رُسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو۔ ان کا نُور دوڑتا ہو گا ان کے آگے اور ان کے دہنے۔ عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نُور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے بے شک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے(8)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مر کے اپنی ہی اداؤں پہ اَمر ہو جاؤں
ان کی دہلیز کے قابل میں اگر ہو جاؤں
ان کی راہوں پہ مجھے اتنا چلانا یا رب
کہ سفر کرتے ہوئے گردِ سفر ہو جاؤں
زندگی نے تو سمندر میں مجھے پھینک دیا
اپنی مُٹھی میں وہ لے لیں تو گوہر ہو جاؤں
آرزو اب تو مظفر کوئی ہے تو یہ ہے
جتنا باقی ہوں مدینے میں بسر ہو جاؤں

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ محنت و انسانی وسائل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1200 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ محنت کے زیر انتظام سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*1200: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت کے زیر انتظام کتنے سکول / کالج کس کس جگہ پر چل رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز کی کتنی اور کس کس گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں کتنے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(د) ان کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے؟

(ہ) سال 18-2017 میں ان کی بلڈنگ پر کتنی رقم خرچ کی گئی تھی اور موجودہ مالی سال 19-2018 میں ان کے لئے مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات فراہم کریں؟

(و) کیا ان سکولوں میں پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت درج ذیل سکول چل رہے ہیں۔

نمبر شمار	سکول	پتہ
1۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد

2-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز)-ایوننگ شفٹ	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد
3-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد
4-	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز)-ایوننگ شفٹ	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد
5-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز)	153ر-ب، فیصل آباد
6-	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز)	70ر-ب، فیصل آباد

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز کی خالی اسامیوں کی تعداد 73 ہے گریڈ وار خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سکول	عہدہ	گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں	کل خالی اسامیاں
1-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی	ای ایس ٹی	14	13	4	16
		عربی ٹیچر	14	1	1	
		پی ٹی آئی	14	2	1	
		ایس ایس ٹی	14	30	1	
		سبجیکٹ سپیشلسٹ	17	18	9	
2-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی	ای ایس ٹی	14	13	13	13
3-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، جوہر لیبر کالونی	ای ایس ٹی	14	12	7	17
		پی ٹی آئی	14	2	1	
		سبجیکٹ سپیشلسٹ	17	18	9	
4-	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی	ای ایس ٹی	14	13	12	13
		پی ٹی آئی	14	1	1	
5-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز)-153ر-ب	ای ایس ٹی	14	6	6	7
		پی ٹی آئی	14	1	1	
6-	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز)، 70ر-ب	ای ایس ٹی	14	6	5	7
		ایس ایس ٹی	16	1	1	
		ایس ایس ٹی (آئی ٹی)	16	1	1	

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مندرجہ بالا اسامیوں میں (علاوہ ایس ایس ٹی) تمام عہدوں پر بھرتی کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔

(ج) ان سکولوں میں 5700 طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کی سکول وار تعداد درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سکول	طالب علموں کی تعداد
1-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی	1533

-2	ورکرز ویلفیئر سکول(بوائز) ایوننگ شفٹ،جوہر لیبر کالونی	489
-3	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(گرلز)،جوہر لیبر کالونی	1735
-4	ورکرز ویلفیئر سکول(گرلز) ایوننگ شفٹ،جوہر لیبر کالونی	509
-5	ورکرز ویلفیئر سکول(بوائز)۔153ر۔ب	640
-6	ورکرز ویلفیئر سکول(گرلز)،70ر۔ب	794

(د) ان تمام سکولوں کی بلڈنگز تسلی بخش حالت میں ہیں۔

(ہ) سال 18-2017 میں ان سکولوں کی بلڈنگ پر خرچ کی گئی اور موجودہ مالی سال 19-2018 میں ان کے لئے مختص کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سکول	تفصیل اخراجات برائے مالی سال 18-2017	تفصیل مختص کردہ رقم برائے مالی سال 19-2018
-1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(بوائز)، جوہر لیبر کالونی فیصل آباد	--	900,000/-
-2	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(گرلز)، جوہر لیبر کالونی	5,19,836/-	900,000/-
-3	ورکرز ویلفیئر سکول(بوائز)۔153ر۔ب	--	834,000/-
-4	ورکرز ویلفیئر سکول(گرلز)،70ر۔ب	--	700,000/-
	ٹوٹل	5,19,836/-	3,334,000/-

(و) جی ہاں! ان سکولوں میں پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں یہ پوچھا تھا کہ ان سکولوں میں ٹیچرز کی کتنی اور کس کس گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں تو کیا وزیر صاحب مجھے اس بارے میں latest position بتانا پسند فرمائیں گے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز) کے اندر 6 اسامیاں خالی ہیں۔ ورکرز ویلفیئر سکول(بوائز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی میں کوئی سیٹ خالی نہیں ہے۔ ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز) جوہر لیبر کالونی میں 7 اسامیاں خالی ہیں۔ ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (گرلز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی میں

2اسامیاں خالی ہیں۔ورکرز ویلفیئر سکول(بوائز) 153-ر-ب میں 2اسامیاں خالی ہیں۔ورکرز ویلفیئر سکول(گرلز)70-ر-ب میں 6اسامیاں خالی ہیں۔اس طرح یہ کل 23اسامیاں خالی ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ وہی سوال ہے جس کی جانب میں پچھلے اجلاسوں میں بھی آپ اور اس ایوان کی توجہ دلاتا رہا ہوں۔جواب کے جز(ب) میں لکھا گیا ہے کہ Subject Specialists کی منظور شُدہ اسامیاں 18 ہیں اور ان میں سے 9اسامیاں خالی ہیں۔پچھلی بار یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ ان اسامیوں کو مشتہر کر کے اہل لوگوں کو بھرتی کیا جائے گا لیکن ابھی تک اس پر کوئی خاطر خواہ کام نہیں ہو سکا تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور اتنی زیادہ تعداد میں اسامیاں خالی کیوں ہیں؟

جناب سپیکر! ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(بوائز) جوہر لیبر کالونی میں ای۔ایس۔ٹی کی 4اسامیاں خالی ہیں۔عربی ٹیچر کی ایک اسامی خالی ہے۔پی ٹی آئی کی ایک سیٹ خالی ہے۔ایس۔ایس۔ٹی کی ایک سیٹ خالی ہے۔سبجیکٹ سپیشلسٹ کی 9اسامیاں خالی ہیں۔اسی طرح ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری(گرلز) لیبر کالونی میں ای۔ایس۔ٹی کی کل منظور شُدہ اسامیاں 12 ہیں اور ان میں سے 7اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں۔جب سکول میں پڑھانے کے لئے اساتذہ ہی موجود نہیں تو پھر محکمہ کی کیا performance ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر محنت و انسانی وسائل!

وزیر محنت و انسانی وسائل(جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! جب معزز ممبر نے یہ سوال دیا تھا تو اس وقت خالی اسامیوں کی تعداد 146 تھی اور میں نے updated information دی ہے یعنی اب صرف 23اسامیاں خالی ہیں۔اساتذہ کی ساری بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جاتی ہے جو کہ under process ہے۔پنجاب پبلک سروس کمیشن میں بہت زیادہ محکمہ جات کی طرف سے خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کی requisition بھجوائی گئی ہے۔ان کے پاس بہت زیادہ کام ہے بہر حال محکمہ محنت و انسانی وسائل اس کو follow کر رہا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد یہ خالی اسامیاں پُر ہو جائیں گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ ہم ہر بات پنجاب پبلک سروس کمیشن پر ڈال کر فارغ ہو جاتے ہیں۔پچھلے اجلاس میں آپ نے یہ رولنگ دی تھی کہ "منسٹر

صاحب! جہاں تک ہو سکے آپ نے ان خالی اسامیوں پر بھرتی مکمل کروانی ہے"۔ آج وزیر صاحب نے یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر جو جواب دیا ہے اس پر میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ غلط بیانی کر رہے ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ محکمہ نے ہی ان کو غلط information مہیا کی ہو لیکن مجھے اس جواب کی جو تفصیل مہیا کی گئی ہے اس کے مطابق ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز) میں 16 اسامیاں خالی ہیں۔ اسی طرح ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی میں 13۔ اسامیاں خالی ہیں۔ ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول میں 17 اسامیاں خالی ہیں۔ ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز) میں 13 اسامیاں خالی ہیں۔ اسی طرح ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز) 153۔ر۔ب میں 7 اسامیاں خالی ہیں۔ ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) 70۔ر۔ب میں بھی 7 اسامیاں خالی ہیں۔ تو کہنے کا point یہ ہے کہ اگر PPSC کے ذریعے بھی بھرتی مکمل نہیں ہو سکتی تو پھر ہم کہاں جا کر روئیں؟ اگر ہم عوام کا رونا اس ہاؤس کے اندر نہیں سنائیں گے اور متعلقہ منسٹر صاحب تک یہ بات نہیں پہنچائیں گے تو مجھے یہ بتائیں کہ اس سے بڑا forum کون سا ہے جہاں پر جا کر میں عوام کا رونا روؤں؟ ہمارے بچے ہاتھوں میں ڈگریاں لئے پھر رہے ہیں جو ہمارے لئے باعث شرم ہے۔ آپ بھی اپنے حلقے کے لوگوں کو deal کرتے ہیں، آپ بھی جب اپنے دفتر میں بیٹھتے ہوں گے تو آپ کے سامنے بھی CV's کے ڈھیر لگتے ہوں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں اور PPSC کے پاس کب سے گئی ہوئی ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ان اسامیوں پر بھرتی COVID کی وجہ سے لیٹ ہو رہی ہے۔ معزز ممبر کے پاس جو figures ہیں وہ updated نہیں ہیں۔ جہاں جہاں پر یہ 7/7 اسامیاں خالی بتا رہے ہیں وہاں پر اب 2/2 اسامیاں خالی رہ گئی ہیں میں انہیں یہی بتانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے خود کہا ہے کہ اسامیاں خالی ہیں جن پر PPSC والے بھرتی کا process کر رہے ہیں تو یہ process کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! COVID کی وجہ سے تھوڑا delay ہو تا رہا ہے اب اُس پر process ہو رہا ہے اور کوشش کریں گے کہ دو مہینے کے اندر

اندر ان اسامیوں پر بھرتیاں ہو جائیں وگرنہ ہم Chief Minister صاحب سے approval لے کر خود ان پر بھرتیاں کر لیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اس پر گزارش کرنا چاہوں گا کہ Chair کی طرف سے کوئی ایسی assurance ضرور مل جائے جس سے پنجاب کے عوام کو بھی یہ تسلی ہو جائے گی ہماری بات کرنے والا بھی کوئی اسمبلی کے اندر موجود ہے۔ آپ بڑی اچھی طرح اس بات کو سمجھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو grass-roots level سے یہاں تک پہنچایا اور عزت دی ہے۔ مجھے بتائیں کہ یہ جواب میں نے لکھا ہے؟ یہ جواب متعلقہ محکمہ نے دیا ہے جو میں یہاں پر پڑھ کر سُنا رہا ہوں۔ میں اگر ان کے جواب پر اعتبار نہ کروں تو مجھے یہ بتائیں کہ پھر میں کس بات پر اعتبار کروں؟

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو ابھی pend کر لیتے ہیں اور پھر جلدی اجلاس ہونا ہی ہے تب تک exact پتا چل جائے گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔ سوال نمبر پکاریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2229 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں محکمہ کی طرف سے لیبر کالونیاں اور فلیٹس کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*2229: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں محکمہ محنت و انسانی وسائل کی طرف سے لیبر کالونیاں اور صنعتی کارکنوں کے لئے فلیٹس بنائے گئے ہیں؟

(ب) یہ کالونیاں اور فلیٹس کب بنائے گئے تھے اس وقت فیصل آباد میں صنعتی کارکنوں کی تعداد کتنی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت فیصل آباد میں صنعتی کارکنوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کارکنوں کے لئے 20/15 سال کے عرصہ میں کوئی لیبر کالونی / فلیٹس نہ بنائے گئے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر اور ضلع کی حدود میں مزید لیبر کالونی فلیٹس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جی ہاں! ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت و انسانی وسائل کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے صنعتی کارکنوں کے لئے 07 لیبر کالونیز اور 512 ملٹی سٹوریز فلیٹس بنائے گئے ہیں۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں سات لیبر کالونیز اور 512 ملٹی سٹوریز فلیٹس کی تفصیل مع رجسٹرڈ شدہ صنعتی کارکنان کی تعداد حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام لیبر کالونی	سال الاٹمنٹ	رجسٹرڈ صنعتی کارکنان کی تعداد بالمقابل سال الاٹمنٹ	ریمارکس
1۔	ملٹی سٹوریز فلیٹس جڑانوالہ روڈ فیصل آباد	1976	47000	فلیٹس 1976 میں تعمیر ہوئے۔
2۔	جوہر لیبر کالونی حاجی آباد شیخوپورہ روڈ فیصل آباد کلیم شہید لیبر کالونی نڑ والا روڈ غلام محمد آباد فیصل آباد آئی۔ آئی چندری گڑھ لیبر کالونی نزد حسین شوگر ملز جڑانوالہ فیصل آباد	1987	81000	مذکورہ کالونیز کی الاٹمنٹ 1987 میں ہوئی۔ ڈویلپمنٹ 1997 میں مکمل ہوئی۔
3۔	راجہ غضنفر علی خان لیبر کالونی جڑانوالہ روڈ کوآنہ فیصل آباد	1987	81000	مذکورہ لیبر کالونی کی ڈویلپمنٹ نا مکمل ہے۔
4۔	حسین شہید سہروردی لیبر کالونی چک نمبر 241ر ب چنچل سنگھ والا جھنگ روڈ فیصل آباد محمد بن قاسم لیبر کالونی شیخوپورہ روڈ کھرڑیانوالہ فیصل آباد	1988	82560	مذکورہ لیبر کالونیز کی ڈویلپمنٹ نا مکمل ہے۔
5۔	ٹیپو سلطان لیبر کالونی جڑانوالہ روڈ کھرڑیانوالہ فیصل آباد	1996	120500	مذکورہ لیبر کالونی کی ڈویلپمنٹ نا مکمل ہے۔

(ج) درست ہے کہ بمطابق ریکارڈ ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر فیصل آباد اس وقت رجسٹرڈ صنعتی کارکنان کی تعداد 2لاکھ 57ہزار 6سو 97 ہے۔

(د) درست ہے۔

(ہ) چونکہ ضلع فیصل آباد میں بہت سی غیر آباد کالونیز ہیں اور Sick لیبر کالونیز کی آباد کاری / Rehabilitation کے لئے کمیٹی بنائی گئی تھی جس کی ابھی تک سفارشات موصول نہیں ہوئیں۔ ادارہ Sick لیبر کالونیز کی آباد کاری چاہتا ہے۔ لہٰذا کسی بھی نئی لیبر کالونی یا فلیٹس بنانے کی تجویز ابھی زیرِ غور نہیں۔ لیکن اگر صنعتی کارکنان کی طرف سے demands آئی تو اس تجویز کو ادارہ میں زیرِ بحث لایا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز (د) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کارکنوں کے لئے 20/15 سال کے عرصہ میں کوئی لیبر کالونی فلیٹس نہ بنائے گئے ہیں؟ اس پر وزیر موصوف وضاحت فرمادیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر محنت و انسانی وسائل!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ 20/15 سال کے عرصے میں کوئی لیبر کالونی فلیٹس نہیں بنائے گئے۔ 20/15 سال بہت بڑا عرصہ ہوتا ہے اور ہمیں ابھی تین سال ہوئے ہیں تو میں یہ بتا سکتا ہوں کہ پچھلے تین سال کے اندر ہم نے اس حوالے سے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں۔ پچھلی حکومت میں لیبر کالونی کے حوالے سے مالکانہ حقوق دینے پر Chief Minister صاحب نے announce کیا تھا اُس کے اوپر audit objection آیا جس کی وجہ سے بہت سی buildings جو بن چکی تھیں لیبر کو وہ فلیٹس بھی نہیں مل رہے تھے۔ ہماری حکومت نے اُس audit objection کو ختم کیا اور دوبارہ rental policy کے اندر لے کر آئے کہ جو buildings بن چکی ہیں کم سے کم اُن کی حالت خراب نہ ہو۔ ملتان اور لاہور میں کوئی 14 سو فلیٹس دیئے گئے اور اُس کے بعد ہم نے کوشش کی کہ کوئی ایسا way out نکالا جائے کیونکہ پنجاب کے اندر جتنی لیبر کالونیاں ہیں وہاں 90 فی صد قبضے ہو چکے ہیں وہاں پر لیبر

نہیں رہ رہی۔ اُس حوالے سے ہماری حکومت نے یہ بہت بڑا اقدام اُٹھایا ہے کہ مالکانہ حقوق کی پالیسی کو cabinet سے approve کرایا اور اب اس میں پنجاب بنک ہمارے ساتھ شامل ہے تو اب لیبر کو آسان اقساط کے اوپر فلیٹس دیئے جائیں گے اور وہ اُن فلیٹس کے مالک ہوں گے۔ یہ بہت بڑا issue تھا جس کو ہماری حکومت نے resolve کیا ہے اور یہ issue resolve ہونے کے ساتھ ساتھ اب ہمارا target ہے کہ ہر ضلع کے اندر لیبر کالونیاں دی جائیں اُس کے اوپر کام شروع ہے اور بہت جلد یہ لیبر کالونیاں بننا شروع ہو جائیں گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال گندم، جواب چنا۔ میں specific بات کرنا چاہوں گا۔ جواب کے اندر multi story flats جڑانوالا روڈ، فیصل آباد لکھا ہے اور اس کی allotment کی date 1976 کی دی ہے۔ میں وزیر موصوف کی اس بات سے بالکل agree کرتا ہوں کہ وہ لوگ لیبر کے نہیں ہیں جنہوں نے وہاں پر قبضے کئے ہوئے ہیں یا لیبر طبقے نے یہ فلیٹس خرید کر آگے کسی کو فروخت کر دیئے ہوئے ہیں۔ میری specific بات یہ ہے کہ multi story flats جڑانوالا روڈ، فیصل آباد کے حوالے سے پچھلے تین سال سے اسمبلی سیکرٹریٹ میں بھی اور ان کے محکمہ کے اندر بھی مختلف قسم کی شکایات اور درخواستیں آئی ہیں اور وہاں سے اُن کے وفود بھی فیصل آباد جاتے رہے ہیں لیکن آج تک اُن فلیٹس کو دوبارہ تعمیر کرنے کے لئے کوئی احکامات جاری نہیں کئے گئے۔ کیا وہاں پر بسنے والے مزدوروں کا کوئی حق نہیں ہے؟ اگر اُن کا حق ہے تو پھر کس چیز کی تاخیر ہے؟ کہیں سے فنڈز نہیں مل رہے یا کیا وجہ ہے؟ ان غریب مزدور لوگوں کے اوپر خطرہ منڈلا رہا ہے کیونکہ اُن فلیٹس کا سریا سیمنٹ چھوڑ چکا ہے جس کی وجہ سے کوئی حادثہ ہو گا۔ میں اس ہاؤس کے اندر آج پھر یہ باور کرا رہا ہوں کہ جڑانوالا روڈ فلیٹس میں کوئی بڑا حادثہ پیش آسکتا ہے لیکن محکمہ جُوں کا تُوں ہے پتا نہیں وہ اس پر action کیوں نہیں لیتا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر محنت و انسانی وسائل!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! معزز ممبر بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔ اس حوالے سے ان کی حکومت نے بھی کوشش کی تھی کہ اُن لوگوں کو کچھ amount دے کر وہاں سے shift کیا جائے اُس کے بعد ہماری حکومت آئی تو ہم نے اُس amount کو

increase کیا کہ اُنہیں 5 سے 10 لاکھ روپیہ دے کر کسی اور جگہ پر shift کیا جائے۔ وہ فلیٹس 1990 سے dangerous declared ہیں کہ وہ کسی بھی وقت گر سکتے ہیں۔ ہم بھی administration کو بار بار لکھ کر دے رہے ہیں لیکن ساتھ ساتھ political interference آجاتی ہے۔ آج اگر آپ کی طرف سے clear direction ہو کہ اتنے ٹائم کے اندر اس مسئلے کو حل کیا جائے گا اور ہم اس کے لئے بالکل ready ہیں۔ ہمارے محکمے کی طرف سے کہیں پر بھی کوئی کوتاہی ہوئی تو اُس کی سزا بھگتنے کے لئے ہم بالکل حاضر ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! منسٹر صاحب نے بالکل صحیح بات کی ہے تو اس طرح کرتے ہیں کہ ان سارے سوالات کو next session تک pending کر لیتے ہیں تو next session میں یہ سارے سوالات دوبارہ لے آئیں گے۔

(اس مرحلہ جناب سپیکر نے محکمہ محنت وانسانی وسائل کے تمام سوالات کو pending کر دیا)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ٹھیک ہے، بہت شکریہ

زیرو آر نوٹس

جناب سپیکر: جی، اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ زیرو آر نوٹس نمبر 524 محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چو آسیدن شاہ میں بلڈ بنک اور دیہاتوں میں ڈسپنسریاں بنانے کا مطالبہ

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چو آسیدن شاہ سمیت صوبہ بھر کے تمام THQ ہسپتالوں میں Blood Banks بنائے جائیں اور کسک (kusk)، سڈھاڈی (Sadhandi)، ڈھوک بھوسے (Dhok Bhoosay) تحصیل چو آسیدن شاہ میں میڈیکل ڈسپنسریز بنائی جائیں اور اس مسئلہ پر Zero Hour کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر و سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! محکمہ سپیشلائزہیلتھ کیئر ایجوکیشن ڈیپاٹمنٹ کے زیر انتظام ہسپتالوں میں پارکنگ کا ٹھیکہ باقاعدہ شفاف tender کے ذریعے ایک سال کے لئے دیا جاتا ہے تاکہ ان کے parking rates Lahore Parking Company کے منظور شدہ ریٹس کے مطابق ہوں۔ ٹھیکیدار ان منظور شدہ ریٹس کے مطابق فیس وصول کرتے ہیں اور اس کے بدلے میں ہسپتال میں پارکنگ کے معاملات احسن طریقے سے سرانجام دیتے ہیں تاکہ ہسپتال میں آنے والے مریضوں کو کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ اس کے علاوہ ہسپتال میں آنے والے مریضوں کے لواحقین کی گاڑیوں کی حفاظت کرتے ہیں متعلقہ ہسپتال کی انتظامیہ اس عمل کی یقین دہانی کرتے ہیں کہ ٹھیکیدار مجوزہ فیس سے زیادہ چارج نہ کرے۔ اس کے علاوہ overcharging کی شکایت پر محکمہ فوری طور پر کارروائی کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ نوٹس نمبر 524 ہے۔ آپ غلط نوٹس کا جواب دے رہی ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر و سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جی، جناب سپیکر! میں معذرت چاہتی ہوں آپ صحیح فرمارہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چلیں کوئی بات نہیں ہے اب آپ نوٹس نمبر 524 کا جواب دے دیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر و سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس ضمن میں یہ عرض ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چوآسیدن شاہ جو کہ چالیس بیڈز پر مشتمل تھا حکومت پنجاب محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے اس ہسپتال کی upgradation کی سکیم کے تحت ہسپتال کو 40 بیڈز سے بڑھا کر 80 بیڈز کی توسیع کر دی گئی ہے جو اس وقت جاری ہے اور تکمیلی مرحلے میں ہے اس سکیم کے تحت چوآسیدن شاہ ہسپتال میں بلڈ بنک بھی بنایا جارہا ہے تاہم حکومت یہ facility صوبہ بھر کے ان تمام THQs ہسپتالوں میں جن میں یہ سہولت موجود نہیں ہے مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کا انحصار فنڈز کی دستیابی پر ہے۔ جہاں تک village Kussak کا تعلق ہے جو کہ یونین کونسل Saloi میں واقع ہے اور اس کی آبادی صرف چار سو افراد پر مشتمل ہے اس یونین کونسل میں بنیادی مرکز صحت

Ratuchah موجود ہے جو کہ اس کے پاس کے دیہاتوں کو طبی سہولت مہیا کر رہا ہے۔ مزید بر آں ایک سول ڈسپنسری Saloi میں پہلے سے ہی کام کر رہی ہے۔ سدہانی ویلج جو کہ یونین کونسل آرا میں واقع ہے اور اس کی آبادی تقریباً اڑھائی ہزار ہے اور اس یونین کونسل میں Basic Health Unit آرا کے لوگوں کو طبی سہولت مہیا کر رہا ہے۔ مزید بر آں ایک سول ڈسپنسری جو کہ سابقہ ضلع کونسل نے بنائی تھی سدہانی ویلج پر ہی کام کر رہی ہے اس طرح اس علاقہ میں گورنمنٹ کی پولیسی کے مطابق جو کہ یونین کونسل میں ایک بنیادی مرکز صحت کی ہے BHU آرا کے یونین کونسل میں منظور شدہ ہے اور کام کر رہا ہے اور اس کے علاوہ ایک ڈسپنسری بھی سدہانی ویلج میں کام کر رہی ہے۔ ڈھوک پھوسے ویلج جو کہ یونین کونسل بشارت میں واقع ہے جس کی آبادی صرف پانچ سو افراد کے لگ بھگ ہے اس یونین کونسل میں رول ہیلتھ سنٹر بشارت کام کر رہا ہے جو کہ اس پاس کے تمام دیہاتوں کو طبی سہولت مہیا کر رہا ہے اس لئے میڈیکل ڈسپنسری وہاں نہیں ہے کیونکہ اتنی ساری ڈسپنسریز موجود ہیں اس لئے مزید کسی اور ڈسپنسری کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، میرا خیال ہے آپ کا جواب آ گیا ہے۔ اگلا زیر و آر نوٹس نمبر 527 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔ یہ نوٹس بھی ہیلتھ منسٹر صاحبہ! آپ کے متعلقہ ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا نوٹس نمبر 527 ہے۔

چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان میں نصب تھیلیم ٹیسٹنگ مشین کی مرمت کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!

"میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ بحوالہ قومی اخبارات مورخہ 21 جون 2021 کی خبر کے مطابق چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان انتظامیہ کی نااہلی کے باعث تھیلیم ٹیسٹنگ مشین 3 ماہ سے بند ہے جس کا گیما کیمرہ (Gamma Camera) خراب ہے دور دراز سے آنے والے مریضوں

کو دوبارہ آنے کا کہا جاتا ہے۔ جس سے سینکڑوں مریض ذہنی اذیت کا شکار ہیں اور ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ عوامی مشکلات کے پیش نظر اس مسئلہ پر زیرو آور کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے"

جناب سپیکر: کیا اس نوٹس کا جواب نہیں آیا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر و سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جی، جناب سپیکر! ابھی اس نوٹس کا جواب نہیں آیا آپ اس کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس نوٹس نمبر 527 کا جواب نہیں آیا لہذا اس نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم private members کا business take up کرتے ہیں۔ اس میں سب سے پہلے The Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021 ہے۔

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021. Mr. Sajid Ahmed Khan or any other mover may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) قرآن پاک پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ پنجاب 2021

MR. SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it.Now, the question is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 4

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for passage of the Bill.

MR. SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

Applause!

مسودہ قانون(ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021. Syed Usman Mehmood may move the motion for consideration of the Bill.

SYED USMAN MEHMOOD: Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 10

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Syed Usman Mehmood may move the motion for passage of the Bill.

SYED USMAN MEHMOOD: Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

Applause!

قراردادیں

(مفادعامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم قراردادیں لیتے ہیں۔ شیخ علاؤالدین کی ایک قرارداد pending چلی آرہی ہے۔وزیر خزانہ نے جواب دیناہے۔موجود نہیں ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شیخ صاحب کی یہ قرارداد بڑی اہم ہے۔یہ آٹھ دفعہ ہاؤس میں آئی ہے۔یہ پڑھی جاچکی ہے لیکن اس کا جواب کوئی نہیں دے رہا۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ قرارداد pending کی جاتی ہے۔ اگلی قرارداد جناب محمد طاہر پرویز کی ہے۔ آپ اپنی سیٹ پر نہیں ہیں، آپ کی سیٹ پیچھے ہے اس لئے آپ اپنی سیٹ پر جائیں۔ مجھے سب کی سیٹیں یاد ہیں۔ آپ کی قرارداد پڑھی جا چکی ہے۔ یہ pending چلی آ رہی ہے۔ اس کا جواب وزیر مواصلات و تعمیرات نے دینا ہے۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اس پر دو منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محمد طاہر پرویز!

صوبہ میں چھوٹی بڑی شاہراہوں کے ساتھ سروس روڈز بنانے کا مطالبہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ قرارداد پچھلے تین اجلاسوں سے، میں تین دنوں کی بات نہیں کر رہا یہ تین اجلاسوں سے pending چلی آ رہی ہے۔ یہ قرارداد تین اجلاسوں میں پڑھی جاتی رہی اور اس قرارداد کے حوالے سے آپ مجھے بتائیں کہ اس میں ایسی کون سی غلط بات ہے جو منسٹر صاحب جواب دینے سے قاصر ہیں۔ یہاں بار بار یاد دہانی کے باوجود جواب نہیں آیا۔ حکومت کی طرف سے ویسے تو یہ بات کہی جاتی ہے کہ ہم مفاد عامہ کے کاموں پر بڑی توجہ دیتے ہیں۔ آپ خود توجہ دیکھ لیں۔ ہمیں پورا پنجاب دیکھ رہا ہے۔ اس قرارداد کے بار بار ایجنڈے پر آنے کے باوجود آج تک منسٹر صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے۔ اس پر Chair کی طرف سے کوئی نہ کوئی ایسی Ruling تو ضرور آنی چاہئے کیونکہ ممبران بڑی محنت کر کے کام لاتے ہیں اور اس کے بعد ایجنڈے پر لانا اس سے بھی مشکل کام ہے۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ متعلقہ لوگوں کو آپ آخری warning جاری کریں کہ وہ یہاں House میں آ کر جواب دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات صحیح ہے۔ میں آئندہ ان کو ذاتی طور پر خود کہوں گا کہ آئیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب! آپ اس حوالے سے کیا کہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر نے جو قرارداد پیش کی ہے اس میں انہوں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ صوبہ میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں۔۔ یہ قابل غور بات ہے کہ صوبہ میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے اور جس کے باعث حادثات ہو رہے ہیں۔ ان کی تجویز یہ ہے کہ تمام بڑی اور چھوٹی شاہراہوں کے ساتھ سروس روڈز بنا دی جائیں۔ اگر یہ کوئی ایک specific سڑک بتا دیں تو وہ سڑک تو بنائی جا سکتی ہے لیکن اگر ہم across the board پورے صوبہ کے لئے یہ قرارداد منظور کر لیں کہ صوبہ میں ہر سڑک کے ساتھ سروس روڈ بنائی جائے گی تو اس بات کے لئے نہ ہی ہمارے وسائل اجازت دیتے ہیں اور نہ ہی یہ ممکن ہو گا کیونکہ کسی جگہ پر سروس روڈ کے لئے جگہ موجود ہو گی اور کسی جگہ پر سروس روڈ کے لئے جگہ موجود نہیں ہو گی۔ اس لئے میری استدعا تھی کہ اگر یہ کسی specific سڑک کے لئے سروس روڈ چاہتے ہیں تو علیٰحدہ سے قرارداد لے آئیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح general قرارداد دینا کہ پورے صوبہ میں یہ لاگو کر دی جائے تو یہ مناسب نہیں ہو گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ میرا موقف ہے۔ آپ نے آج جیسے بیان کیا ہے تو اب حکومت کا موقف سامنے آیا ہے۔ آپ بیٹھ کر بات کرتے اور ہاؤس میں اس پر debate ہوتی اور اس پر ضرور discussion ہونی چاہئے۔ ہم تو یہ کہتے ہی نہیں ہیں کہ آپ کسی کے گھر کو گرا کر سڑکیں بنائیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جہاں پر ضرورت ہے۔ میں اب فیصل آباد کنال روڈ کی بات کرتا ہوں، چودھری ظہیر الدین صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں، فیصل آباد کنال روڈ کی جو سروس روڈ ہے اسے 500 فٹ بنا دیا جاتا ہے اور اس کے بعد 70 فٹ چھوڑ کر پھر آگے سے شروع کر دیا جاتا ہے۔ مجھے گورنمنٹ کی پالیسیوں کی سمجھ نہیں آتی جبکہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ جو مین روڈز ہوں گے ان کے ساتھ سروس روڈ بنائی جائے گی کیونکہ سائیکل والے یا گدھا ریڑھی والے یا جو بھی غریب لوگ ہیں جو slow traffic چلاتے ہیں وہ سروس روڈ سے گزرتی ہے اور پورے پاکستان میں ایسا ہی ہے لیکن ہمارے ہاں مسائل اسی طرح کے ہیں جیسے میں نے کنال روڈ کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ڈجکوٹ روڈ

اور سمندری روڈ کے ساتھ سروس روڈ کئی جگہوں سے بند اور کئی جگہوں سے کھلی ہوئی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وزیر مواصلات و تعمیرات یہاں آئیں اور اس پر proper جواب دیں۔ ہم اپنی تجویز ان کو دیتے اور جو عوام کے لئے بہتر ہوتا وہ یہاں ہاؤس سے پاس کر کے بھیجتے۔ میری صرف اتنی سی گزارش ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! چودھری صاحب! اپنی سیٹ پر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اعتراض آیا ہے کہ آپ اپنی سیٹ پر نہیں ہیں۔ اس لئے آپ اپنی سیٹ پر جا کر بات کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں اپنی کوتاہی پر معافی چاہتا ہوں۔ انہوں نے سائیکل سواروں اور پیدل چلنے والوں کے لئے بات کی ہے تو جناب نے 2005 میں ایک آرڈر کیا تھا کہ جو مین روڈز ہیں ان کے ساتھ 5/5 فٹ کے treated shoulders بنائے جائیں گے جو ان کے استعمال کے لئے ہوں گے اور جہاں پر right of way نہیں ہے وہاں پر یہ ممکن نہیں ہوتا۔ ویسے بھی اب سائیکل سواروں سے موٹر سائیکل سوار زیادہ ہیں۔ جہاں پر جگہ نہیں ہے وہاں کے لئے ایسا نہیں ہے لیکن آپ کے اس حکم پر ابھی بھی عملدرآمد ہو رہا ہے کہ سڑک کے ساتھ treated shoulders کا کہا گیا تھا تو 5 فٹ اور جہاں زیادہ جگہ ہوتی ہے وہاں 6 فٹ جگہ پیدل چلنے والوں اور سائیکل والوں کے لئے دی گئی ہے۔ یہ provision جناب کے وقت سے شروع ہے لیکن جیسے راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ تمام پنجاب کی سڑکوں پر ایسا کیا جا سکے کہ ہر ایک کے ساتھ علیحدہ سروس روڈ بنائی جائے لیکن آپ نے جو treated shoulders کا کہا ہے وہ ممکن ہے اور اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ اس کے لئے جناب دوبارہ حکم فرما سکتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ معزز رکن specific مثال دیں تو وہ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اب خود کنال روڈ، ڈجکوٹ روڈ اور سمندری روڈ کا کہا ہے تو جہاں پر ہماری سروس روڈز بنی ہوئی ہیں اور نامکمل

ہیں متعلقہ محکمہ کو یہ ہدایت جاری کی جائے گی کہ وہ نامکمل سڑکوں کو مکمل کریں کیونکہ کسی جگہ سڑک شروع ہے تو اسے مکمل کیا جاسکتا ہے لیکن across the board پورے صوبہ میں سروس روڈز نہیں بنائی جاسکتیں۔

جناب سپیکر: جناب طاہر صاحب! آپ کے ذہن میں ایسی کوئی سڑک ہے تو آپ pin point کر کے ان کو دے دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کا حکم ہے۔ میں ان کے ساتھ بالکل share کر لیتا ہوں۔ فیصل آباد کی جن سڑکوں کو سروس روڈز کی ضرورت ہے تو وہاں پر تو کام ہونا چاہئے۔ آپ کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ share کر لیں۔ اب یہ قرارداد dispose of کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف جناب رمیش سنگھ اروڑا اپنی نشست پر کھڑے ہوئے)

جناب رمیش سنگھ اروڑا! آپ نے ابھی مجھے قرارداد دی ہے۔ اس طرح قرارداد take up نہیں ہوتی۔ قرارداد پیش کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ آپ قرارداد آفس میں جمع کرائیں گے، اس کی فائل تیار ہوتی ہے، اس پر محکمہ کی اور لاء منسٹر صاحب کی رائے آئے گی۔ قرارداد پیش کرنے کا طریق کار سب کے لئے ایک ہے۔ انہوں نے جو impact آئے گا اسے بھی دیکھنا ہے۔ اس کو legal طور پر دیکھا جائے گا۔ اس کے علاوہ دوسرے محکمہ جات جن کے حوالے سے آپ نے یہ سب کچھ کہا ہے۔ اس طرح کی قرارداد یک دم نہیں آسکتی۔ اگر آپ کے ذہن میں تھا اور آپ کو پتا تھا کہ Private Members' Day آرہا ہے تو کم از کم ایک ہفتہ پہلے یہ قرارداد جمع کرا دیتے ہو سکتا ہے کہ لاء منسٹر صاحب کی طرف سے یہ ہمارے پاس آجاتی۔ اس طرح نہیں ہو سکتا کہ آپ اِدھر قرارداد دیں کہ فلاں سڑک کا نام اس طرح رکھ دیا جائے۔ اس طرح نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے لئے ایک طریق کار ہے۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ اس طرح نہیں ہو سکتا۔ جی، چودھری مظہر اقبال!

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال! آپ بات کر لیں۔

اشٹام فروشی کے لئے پالیسی بنانے کا مطالبہ

چودھری مظہر اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! منسٹر صاحب بھی موجود ہیں میں ایک بہت important issue پر ان کی موجودگی میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب بھر میں اشٹام فروش جو اشٹام کی فروحت سے اپنے روزگار کا حصول کرتے تھے۔ جب سے یہ e-Stamping اور online system شروع ہوا ہے ان کو اس system میں incorporate کرنے کے لئے کوئی password یا window دی جانی تھی تاکہ ان کا جو کاروبار اور روزگار اس سے وابستہ ہے اور ان کی جو خدمت لوگوں کو مہیا ہیں اس میں کوئی رخنہ نہ آئے لیکن کچھ دنوں سے ان کے سارے license معطل کر کے اور ان کو کسی واضح policy دیئے بغیر ان کو کہا گیا کہ اب future میں ان کی کوئی usage نہیں ہو گی۔ اس سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں لوگ پورے صوبہ میں بے روزگار ہو جائیں گے تو اس کے لئے کوئی policy بنائی جائے اور جو اس اراضی ریکارڈ سنٹر کو computerize کرے اس میں ان کو کسی system کے تحت کوئی window یا password مہیا کیا جائے تاکہ ان کا بھی روزگار چلتا رہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ملک محمد انور!

وزیر مال (ملک محمد انور): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ stamp vendors کا جو system ہے اس کو e-Stamping پر کیا جارہا ہے اور اس کے ساتھ یہ جو لوگ ہیں ان کو ہم PITB کے ساتھ مل کر اس کو app کے ذریعے لے کر آرہے ہیں۔ اس میں basically issue یہ تھا جو forgery اور غلط کام stamp papers پر ہوتے ہیں ان کو check کیا جائے جو legally established vendors ہیں ان کو passwords, ID cards اور access دی جائے۔ یہ system ابھی launch ہو رہا ہے اس میں ابھی کسی کے passwords اور IDs میں problems آرہی ہیں انشاءاللہ چند دنوں تک اس کو streamline کر کے ٹھیک کر دیا جائے گا۔

چودھری مظہر اقبال: اس کا مطلب ہے جو legal vendors ہیں جو عرصہ دراز سے اپنی خدمت سرانجام دے رہے ہیں ان کو accommodate کیا جائے گا۔

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس میں کسی حد تک ان کو ہم accommodate کریں گے۔ جو زیادہ value کے stamp papers ہیں وہ اب Bank of Punjab سے issue ہو رہا ہے اور جو کم value کے ہیں ان کو یہ اشٹام فروش ہی فروخت کریں گے ہم کوشش کریں گے ان کی protection کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اپنا بیان دے دیں تاکہ ان لوگوں کی تسلی اور تشفی ہو سکے اور ان میں جو بے چینی پھیل رہی ہے اس کا مداوا ہو سکے۔

وزیر مال (ملک محمد انور): ان کی union میرے پاس آئی تھی ان کے ساتھ ہماری گفت وشنید چل رہی ہے اور ان کو ہم انشاء اللہ accommodate کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شہاب الدین صاحب! ایک منٹ چھچھر صاحب کو بات کر لینے دیں۔ میں ان کو پہلے کا کہا ہوا ہے جی چھچھر صاحب! یہ قرارداد آپ نے پہلے پڑھی ہے لیکن اس وقت منسٹر صاحب موجود نہیں تھے۔ آپ کے پاس قرارداد موجود ہے پھر اس پر بات کر لیں گے۔ جی منسٹر صاحب! آپ اب بات کر لیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب سبطین خان): ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے معزز ایوان سے گزارش ہے کہ محکمہ نے پہلی پہاڑ پلانٹیشن دیپالپور میں already 80 ایکڑ کا اور ہیڈ سلیمانکی کے مقام پر 83 ایکڑ کے پارک عوام کے لئے بنائے ہوئے ہیں جو کہ دونوں ضلع اوکاڑہ میں ہیں۔ اس کے علاوہ 22-2021 کا یہ ADP آیا ہے اس میں ہم نے Rehabilitation of Wild Park سلیمانکی اوکاڑہ ہے جہاں پہلے ہی تفریح پارک ہے، اس کے ساتھ wild park بھی addition کر دی ہے۔ اس کے علاوہ یہ جو Establishment of Wild Park at Zoo Okara اس کے لئے بھی 14 کروڑ روپے ہم نے اس ADP میں رکھ دیئے ہیں۔ جہاں تک افتخار چھچھر کی بات کا تعلق ہے تو جہاں تک انہوں نے بصیر پور پارک کا ذکر کیا ہے تو انشاء اللہ اگلے ADP میں کوشش کر کے اسے بھی شامل کر دیں

گے تاکہ پنجاب میں جتنے parks ہوں ،جتنے zoos ہوں ، جتنی development ہو، اس سے ہمیں خوشی ہوگی۔ انشاءاللہ we will do it

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! ایک منٹ میں ان سے بات کرلوں ناں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان ! آپ بیٹھیں۔ آپ تو ماشاء اللہ تجربہ کار پارلیمنٹیرین ہیں۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: شکریہ۔ جناب سپیکر! سبطین خان صاحب بڑے بھائی ہیں، اگر وہ on the floor of the House assure کر رہے ہیں اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ floor پر خان صاحب غلط بات نہیں کرتے تو ٹھیک ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جس طرح گزشتہ تین سالوں میں پنجاب اسمبلی میں بہت اچھی legislation ہوئی ہے اور آج کی یہ جو privilege amendment ہے تو یہ بہت اچھا کام ہے جس پر میں آپ کو اور سارے معزز ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری ایک humble request ہے کہ جو صوبائی subject اس پر اگر پنجاب کا معزز ایوان unanimously resolution pass کرتا ہے تو میرا point of view یہ ہے کہ اس پر من و عن عمل ہونا چاہئے لیکن میں نے جو study کیا ہے کہ 90 فیصد resolutions پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ اب کوئی فائدہ نہیں ہے کوئی ممبر خواہ وہ اس طرف سے ہے خواہ وہ اِس side سے ہے اور بالخصوص آپ کی ذات کی موجودگی میں اگر کوئی unanimously نہیں تو پھر پنجاب حکومت کو، جو total debate ہو رہی ہے ناں جی، منسٹر صاحب کا جواب آتا ہے ، معزز ممبر اپنا جواب دیتا ہے اور اس کے بعد اکثریت کے لحاظ سے unanimously ووٹنگ ہوگئی ہے تو میری humble request ہوگی کہ آپ کی موجودگی میں اگر کوئی resolution جو پنجاب حکومت کے متعلقہ ہے، وہ اگر اس معزز ایوان سے pass ہوتی

ہے تو وہ کسی ایک ممبر کی رائے نہیں ہے بلکہ اس میں total اس ہاؤس کی strength شامل ہو جاتی ہے جس پر من وعن عمل ہونا چاہئے جو کہ آج تک نہیں ہو رہا۔ Thank you very much

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ دیکھیں، اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ کچھ ایسی قراردادیں ہوتی ہیں جیسے اب سبطین خان صاحب نے ایک جائز چیز دیکھی ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ٹھیک ہے اس کے اوپر ہم کر لیں گے تو اس طرح کوشش یہی ہونی چاہئے کہ amicably اس طرح ہو جائے کہ مقصد بھی پورا ہو جائے اور اس کا کچھ فائدہ بھی ہو جائے۔ ہونا یہی چاہئے آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔

جناب سپیکر! کچھ departments ایسے ہیں کہ وہاں پر تو سفارش بھی نہیں چلتی اور میں آج کی بات نہیں کر رہا بلکہ last 10,15,20 سال پیچھے جائیں، جو ایم پی ایز یا صوبائی اسمبلی کی اگر کوئی جائز سفارش بھی ہے وہ بھی مرکز سے متعلق تو اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا لیکن پنجاب کی حد تک تو یہ ہونا چاہئے ناں یا تو unanimously pass ہی نہ ہو یہاں سے۔ اگر ہوتی ہے تو اس پر پھر عمل درآمد ہونا چاہئے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پہلے جناب سمیع اللہ خان بات کر لیں پھر اس کے بعد شہاب الدین آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر سے پہلے میں اپنے ایک Zero Hour Notice جو کہ راولپنڈی رنگ روڈ کے حوالے سے تھا پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ چونکہ پی ٹی آئی کی حکومت کی جو کرپشن کی کہانی ہے اس میں راولپنڈی رنگ روڈ کا سکینڈل ان کے ماتھے کا جھومر ہے۔ عرصہ دو ماہ سے یہ میرا notice چل رہا ہے۔ متعلقہ وزیر یہاں آ کر ان کمیٹیوں کی میٹنگ میں شرکت کرتے رہے ہیں جب راولپنڈی رنگ روڈ کا سارا جو بھی process ہو رہا تھا لیکن دو ماہ سے کوئی یہاں پر اس notice کا جواب دینے کے لئے تیار نہیں۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس حکومت کی governance اور صلاحیت پر آپ کو افسوس بھی ہو گا اور آپ کے لئے یہ

دلچسپی کا باعث بھی ہو گا۔ گزارش ہے کہ میں نے ایک paper پڑھنا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ paper آپ کے سامنے بھی ہو تاکہ آپ اس پر افسوس کا اظہار بھی کر سکیں اور آپ کے لئے یقیناً یہ ایک دلچسپی کا سامان بھی ہو گا۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ! آپ پڑھیں ناں کیونکہ یہ paper اِدھر آیا ہی ہو گا اور میں اسے دیکھ لیتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں اس کی کاپی آپ کو بھجوا رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب سمیع اللہ خان نے ایک paper جناب سپیکر کی طرف بھجوایا)

جناب سپیکر: نہیں، سُن لیں ناں سمیع صاحب! Zero Hour پر آپ کا notice pending کیا ہوا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، پوائنٹ آف آرڈر پر پھر اِس طرح سے بحث نہیں نہ ہو سکتی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں صرف اسے point out کر دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، سمیع صاحب! وہ اِس طرح سے ٹھیک نہیں ہے۔ دیکھیں، ہم ہمیشہ اپوزیشن کی اور آپ کی بڑی قدر سے بات سُنتے ہیں اور بات مانتے بھی ہیں۔ اِس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور اِس کو proper طریقے سے لائیں گے۔ اب مجھے یہ نہیں پتا کہ آپ کس وزیر کی بات کر رہے ہیں؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں وزیر کی بات نہیں کر رہا اگر آپ مجھے بات پوری کر لینے دیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ جب منسٹر صاحب آجائیں گے تو پھر آپ بات کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے پوائنٹ آف آرڈر مجھ سے پہلے بھی دیے ہیں اور میرے بعد بھی دینے ہیں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں اور مجھے کوئی issue نہیں ہے لیکن یہ زیادتی ہو گی کہ پوائنٹ آف آرڈر پر سب کی بات سُنیں اور میری بات نہ سُنیں۔

جناب سپیکر: نہیں، سمیع اللہ خان! آپ کی بات میں نے ہمیشہ سُنی ہے اور ہمیشہ آپ کی بات سُنی ہے۔ جی، جناب شہاب الدین!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر! میں کافی دیر سے بات سُن رہا تھا، معذرت کے ساتھ جان کی امان پاؤں تو بات کروں کیونکہ جب سے اجلاس شروع ہوا ہے تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جیسے سمیع اللہ صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر کے متعلق بات کی تو میں انہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جتنے Point of Orders اپوزیشن کو ملے ہیں یا ان کی out of turn قراردادیں مہربانی کرتے ہوئے آپ نے take up کی ہیں تو اس کے بعد بھی یہ آپ کا شکریہ ادا نہ کریں تو یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سمیع اللہ خان ایوان سے اٹھ کر باہر چلے گئے)

جناب سپیکر! میں مختصر اًعرض کروں گا کہ ابھی اپوزیشن بنچز سے سڑکوں کی بات ہوئی جس کا Honourable Law Minister نے جواب دیا۔ میں بطور پارلیمانی سیکرٹری معزز ایوان میں موجود تھا شاید مجھے دیکھا نہیں گیا۔ میں اس ہاؤس کو گواہ بنا کر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ 2002 سے 2008 تک آپ کی حکومت رہی تو سڑکوں کی مرمت بھی ہوا کرتی تھی اور سڑکیں بحال بھی تھیں۔ ان سڑکوں کا بُرا حال کب ہوا، 2008 سے 2018 تک کے دوران شاید بُرا حال ہوا۔ میں دوبارہ اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں کہ پنجاب میں کوئی سڑک M&R کے تحت 10 سالوں میں مرمت نہیں ہوئی۔ بطور پارلیمانی سیکرٹری مواصلات و تعمیرات میں نے پُورے پنجاب کا دورہ کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اپوزیشن کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ بطور وزیر اعلیٰ آپ کے جانے کے بعد کسی سڑک کو نہیں دیکھا گیا۔ خوش قسمتی سے پی ٹی آئی کی حکومت نے ان سڑکات کو آہستہ آہستہ مرمت کرنا شروع کیا چونکہ پُورا پنجاب بہت بڑا صُوبہ ہے تو اِن شاء اللہ اب بھی اِس بجٹ میں M&R کے تحت اتنا پیسا رکھا گیا ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ ان سڑکوں کی rehabilitation اور widening ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کے حوالے سے گزارش کروں گا کیونکہ آج پرائیویٹ ممبر ڈے ہے۔ اُس دن بھی بجٹ speech پر مجھے کوئی لمبی بات نہیں کرنے دی تو آج میں دو تین منٹ آپ سے لُوں گا۔ میں نے اُس دن بھی river erosion کے حوالے سے بات کی کہ جب دریا کٹاؤ کرتا ہے تو وہ نہ مغرب دیکھتا ہے، نہ مشرق دیکھتا ہے، نہ شمال دیکھتا ہے اور نہ جنوب دیکھتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کے وزارت اعلیٰ کے دور میں، میں ڈسٹرکٹ ناظم تھا تو آپ نے کمال مہربانی کرتے ہوئے ایک ایجوکیشن پالیسی اور ایک river erosion کے متعلق notify کیا تھا کہ دریائے ستلج، دریائے چناب اور دریائے جہلم کے متاثرہ لوگ، جو کہ landless ہو گئے ہیں، ایک مرلہ بھی اُن کے پاس کاشت کرنے کے لئے نہیں ہے جبکہ رہنے کے لئے اُن کے پاس چھت نہیں ہے، میں گزشتہ سے پیوستہ اسمبلی میں پورے پانچ سال چلّاتا رہا لیکن میری بات نہیں سُنی گئی۔ Honourable Law Minister بیٹھے ہیں، منسٹر ریونیو بیٹھے ہیں تو میں آپ کی توسط سے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میانوالی، بھکر، لیہ، راجن پور، مظفر گڑھ اور رحیم یار خان ایسے اضلاع ہیں جہاں ایک سفید پوش آدمی چار پانچ مربع کا زمین دار ہوتا تھا لیکن اب اُس کے پاس ایک مرلہ زمین نہیں ہے اور وہ دربدر ٹھوکریں کھا رہا ہے جبکہ رہنے کے لئے اُس کے پاس چھت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے اِن اضلاع میں state land اِتنی پڑی ہوئی ہے، آپ کی وجہ سے ہمیں اس ہاؤس کی sovereignty نظر آ رہی ہے تو مجھے امید ہے کہ آج میری request پر آپ یہ Ruling دیں گے کہ SMBR کو کہیں، ہم زمینیں اپنے لئے نہیں چاہتے بلکہ ہم ان لوگوں کے لئے چاہتے ہیں جن کے پاس ایک مرلہ بھی زمین نہیں ہے اور state land اِتنی موجود ہے، میں اپنے ضلع کی بات کروں تو 7 رکھ اسے کہتے ہیں تو رکھوک لاکھوں ایکڑ رقبہ موجود ہے جو کہ بنجر پڑا ہوا ہے۔ اگر آپ 12، 12 ایکڑ گزارہ الاؤنس اُنہیں دے دیں اور ایک کنال یا دو کنال کی چھت وہیں پر رہنے کے لئے دے دیں تو پنجاب میں کوئی قیامت نہیں آجانی۔

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میں نے صرف یہی بات کرنی تھی اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے پنجاب کو 2002 سے 2008 تک جِس طرح سنبھالا، میں گواہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ذات گواہ ہے کہ اِس کے بعد جِس حکومت نے اِس صُوبے کا جو حال کیا، میں اِس کے متعلق کچھ نہیں بتا سکتا۔ اِن دریابردگی کے لوگوں کو جن کے پاس ایک مرلہ بھی زمین نہیں ہے، اگر 12 ایکڑ

رقبہ اور رہنے کے لئے ایک کنال کی چھت اُنہیں فراہم کر دی جائے تو یہ بہت مہربانی ہو گی۔

Thank you very much.

جناب سپیکر: آپ کو یاد ہو گا کہ اِس میں تین چار چیزیں ہیں، میں بھی request کروں گا اور راجہ صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ واقعی راجہ صاحب! اُس وقت آپ کو یاد ہو گا کہ بڑا genuine مسئلہ تھا تو پھر ہم نے ایک سکیم بنائی تھی جس میں اُنہیں land بھی الاٹ کی تھی، جگہ بھی الاٹ کی تھی اور اُن کی کچھ help بھی کی تھی۔ دریا کے کٹاؤ کی وجہ سے اُن کے سارے گھر دریا کے اندر آ گئے یا کئی جگہوں پر ایسا بھی ہوا کہ انہوں نے پیچھے جب کچھ بنانا شروع کیا تو اس وجہ سے بھی کٹاؤ آ گیا جس کا اثر آ گے ہوا تو پھر ہم نے اِس کا ایک سروے کر کے اور دیکھنے کے بعد ہم نے یہ کام شروع کیا تھا۔ اُس کا سروے کرنے، identify کرنے اور مالکانہ حقوق ٹرانسفر کرنے پر کم از کم تین چار ماہ لگے تھے۔ اب یہ سارا process حکومتِ پنجاب کے گوش گزار کریں گے، راجہ صاحب بھی کہیں گے اور باقی آپ کے سارے دوست بیٹھے ہیں تو سب کو کہنا چاہئے خاص طور پر ایسی جگہوں کے لئے تو انشاءاللہ سب کو مل کر ہی یہ effort کرنی پڑے گی اور پھر یہ کام ہو گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد طاہر پرویز: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر!

جناب **محمد** الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: شکریہ، جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے there is no doubt کہ جو کام آپ نے کئے ہیں، آپ کو بھی پتا ہے کہ کوئی آپ کی تعریف کیوں کرتا ہے کیونکہ آپ بڑے جہاندیدہ آدمی ہیں اور کوئی کس طرح سے بات کرتا ہے اس کا ہمیں بھی پتا ہے، سب کو پتا ہے اور آپ کو خود ان سب سے بہت زیادہ پتا ہے۔ You are elder; you are experienced seasoned politician. یہ درست ہے کہ آپ نے اپنے دور اقتدار میں بہت زیادہ کام کیا ہے اس کو کوئی بھی deny نہیں کر سکتا۔ No one can deny it میں نہیں چاہتا تھا کہ یہ بات کروں کیونکہ میرا سردار صاحب سے بڑا پیار محبت والا رشتہ ہے۔ میں آپ کو ایک

humble submission کرتا ہوں کہ اس پر ایک دن رکھ لیں آپ کے دور کو نکال کر کیونکہ اگر آج آپ نہ ہوں میں معذرت کے ساتھ کہہ رہا ہوں تو یہ وہاں ایک دن بھی نہیں ٹھہریں گے، پھر دوبارہ کچھ لوگوں کا ضمیر جاگے گا اور وہ جنوبی پنجاب کا نعرہ لگا کر ہماری طرف آئیں گے۔ میرے پاس وہ لسٹ ہے جو سردار شہاب الدین صاحب ڈاکٹر توقیر سے سڑکوں کے لئے، نالیوں کے لئے اور گلیوں کے لئے کام لیتے رہے ہیں۔ کوئی ایک دن رکھ لیں اور سردار شہاب الدین صاحب کسی ٹی وی پر مجھ سے بحث کر لیں، میں ان کو مناظرے کا چیلنج کرتا ہوں۔ آپ کی ذات نکال کر یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے آپ کے بہت سارے کام آگے نہیں بڑھائے لیکن آپ کی ذات کو اس میں لا کر پھر دوبارہ more loyal than the king سردار شہاب الدین صاحب! میں آپ کو بڑے احترام کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ کوئی ایک دن رکھ لیں کہ میاں شہباز شریف صاحب نے village to market کتنی سڑکیں بنائی ہیں، آپ اس پر بات کر لیں۔ میں حیران ہوں کہ آپ یہ کیا کرتے ہیں، ایک سیکنڈ میں ساری چیزیں بھول جاتے ہیں؟ آپ ادھر ہی کوئی دن رکھ لیں میں آپ کو پوری فائل دوں گا اور آپ نے جو کام ڈاکٹر توقیر شاہ سے لئے ہیں وہ میں گنواؤں گا۔ میرے پاس آپ کی ساری لسٹ موجود ہے۔ سردار صاحب! اس طرح کام نہیں چلے گا، پلیز آپ چودھری صاحب کو درمیان میں نہ لایا کریں۔ چودھری صاحب کی پورا ہاؤس عزت کرتا ہے۔ چودھری صاحب کی اپوزیشن بھی اتنی ہی عزت کرتی ہے جتنی آپ کرتے ہیں۔ آپ کو تو کوئی مجبوری ہو گی ہم تو دل سے ان کی عزت کرتے ہیں کیونکہ ہم ان کے منصوبوں کو جانتے ہیں۔ چودھری شجاعت حسین، اللہ پاک ان کو تندرستی دے وہ جرمنی سے 1122 کا سارا منصوبہ لے کر آئے تھے اور جو دوسرے کام شروع کئے تھے ان کاموں کی ساری دنیا معترف ہے لیکن خدا کے لئے سردار صاحب! چودھری صاحب کو درمیان میں نہ لائیں۔ آپ ایک خاندانی آدمی ہیں بڑے seasoned politician ہیں اور آپ کے بڑے بھی politicians تھے۔ جب شہباز شریف صاحب وزیر اعلیٰ تھے اُس وقت آپ نے ڈاکٹر توقیر شاہ سے جو کام لئے تھے ان کی لسٹ میں آپ کو دوں گا۔ اس لئے آپ ایک دن اس پر debate رکھیں کہ ہم نے village to market کتنی سڑکیں بنائی ہیں۔ آپ چودھری صاحب کے درمیان نہ چھپیں، آپ اپنے تین سالوں کا حساب دیں کیونکہ آپ کا ضمیر زیادہ سے زیادہ دو ہفتے کے بعد پھر جاگے گا۔ بہت شکریہ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میں نے ایک ضروری اعلان کرنا ہے کہ کل مورخہ 30 جون 2021 کو ضمنی ڈیمانڈز ہیں۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں نے ایک منٹ بات کرنی ہے پلیز مجھے موقع دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ایک منٹ بات کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میرا کرمانی خاندان سے ایک خاندانی تعلق ضرور ہے اور یہ بات آج میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں۔ مجھے سینیٹر آصف کرمانی نے ڈاکٹر توقیر شاہ کو ملنے کے لئے کہا تھا اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اگر میں پچھلے پانچ سال میں ایک دفعہ بھی ڈاکٹر توقیر شاہ کے پاس گیا ہوں تو طاہر سندھو صاحب میرا گریبان پکڑ سکتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں ثابت کروں گا یا یہ resign کریں گے یا میں کروں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ان کے محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے مجھے اپنے چیمبر میں بلایا، اس بات کے رانا ثناء اللہ صاحب گواہ ہیں۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کوئی دن رکھ لیں میں ثابت کروں گا۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! یہ ایسے ہی بات کرتے ہیں، ہم نے اپوزیشن زیادہ دیکھی ہے اقتدار زیادہ نہیں دیکھا۔۔

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہو گیا ہے۔ کل مورخہ 30 جون 2021 کو سپلمنٹری ڈیمانڈز پر بحث، رائے شماری اور 5 بجے guillotine apply ہو گی۔ اب اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 30۔ جون 2021 دوپہر 2 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

بدھ، 30-جون 2021

(یوم الاربعاء، 19-ذیقعد 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: تینتیسواں اجلاس

جلد 33 : شمارہ 12

807

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 30-جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020

1- ضمنی مطالبات زر برائے سال 21-2020 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر 1	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 14 کروڑ، 43 لاکھ، 85 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 -جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 کے صفحات 1 تا 3 ملاحظہ فرمائیں
مطالبہ نمبر 2	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 85 کروڑ، 98 لاکھ 98 روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 -جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 کے صفحات 4 تا 6 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 3	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ، 91 لاکھ، 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 کا صفحہ 7 ملاحظہ فرمائیں۔

808

مطالبہ نمبر 4	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 66 لاکھ، 58 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2020-21 کا صفحہ 8 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 5	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 26 کروڑ، ایک لاکھ، 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو۔ 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قانون موٹر گاڑیاں" کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2020-21 کے صفحات 9 تا 10 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 6	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم 35 کروڑ، 90 لاکھ، 75 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2020-21 کے صفحات 11 تا 13 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 7	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم 96 کروڑ، 82 لاکھ، 68 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ " آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2020-21 کے صفحات 14 تا 25 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 8	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 6-ارب، 91 کروڑ، 84 لاکھ، 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2020-21 کے صفحات 26 تا 85 ملاحظہ فرمائیں۔

809

مطالبہ نمبر9	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو ایک ارب، 95 کروڑ، 91 لاکھ، 14ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل "برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 کے صفحات 86 تا 88 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر10	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ، 98لاکھ، 43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں "برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 کے صفحات 89 تا 98 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر11	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 13-ارب، 79 کروڑ، 26 لاکھ، 47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 -جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس " برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 کے صفحات 92 تا 98 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر12	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 3-ارب، 21 کروڑ ، 10 لاکھ، 89 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 -جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم "برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 کے صفحات 99 تا 126 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر13	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 4-ارب، 56 کروڑ، 11 لاکھ، 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ "برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 کے صفحات 127 تا 134 ملاحظہ فرمائیں۔

810

مطالبہ نمبر 14	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 3 کروڑ، 95 لاکھ، ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 کے صفحات 135 تا 136 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 15	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو ایک ارب، 41 کروڑ، 41 لاکھ، 54 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امور حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 21-2020 کے صفحات 137 تا 143 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 16	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 74 کروڑ، 99 لاکھ ،96 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2021-2020 کے صفحات 144 تا 146 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 17	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو ایک ارب، 65 کروڑ ،53 لاکھ، 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس برداشت "کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2021-2020 کے صفحات 147 تا 153 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 18	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 2-ارب، 36 کروڑ ، 23 لاکھ، 86 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2021-2020 کے صفحات 154 تا 158 ملاحظہ فرمائیں۔

811

مطالبہ نمبر19	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 3-ارب، 10 کروڑ، 83لاکھ، 51ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2021-2020کے صفحات159 تا160ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر20	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو17 کروڑ،63لاکھ ،3ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2021-2020کے صفحات161 تا162ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر21	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جوایک کھرب،42 ارب،80 کروڑ،86لاکھ،21ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کر نے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2021-2020کے صفحات163 تا164ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر22	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 8-ارب ،88 کروڑ،96لاکھ ،42ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2021-2020کے صفحات165 تا449ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر23	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو54 کروڑ،38لاکھ ،10ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2021-2020کے صفحات450 تا459ملاحظہ فرمائیں۔

812

مطالبہ نمبر24

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو35-ارب،58لاکھ ،9ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات وپل" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2021-2020 کے صفحات460 تا534 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر25

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی ضمنی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2021-2020 کا صفحہ 535 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر26

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی ضمنی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2021-2020 کا صفحہ 536 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر27

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی ضمنی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میوزیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2021-2020 کے صفحات537 تا538 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر28

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی ضمنی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2021-2020 کے صفحات539 تا551 ملاحظہ فرمائیں۔

813

مطالبہ نمبر 29

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2020-2021 کے صفحات 552 تا 558 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر 30

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2020-2021 کے صفحات 559 تا 560 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر 31

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2020-2021 کے صفحات 561 تا 569 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر 32

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2020-2021 کا صفحہ 570 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر 33

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2020-2021 کا صفحہ 571 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر 34

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2020-2021 کا صفحہ 572 ملاحظہ فرمائیں۔

814

مطالبہ نمبر 35	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2020-2021 کے صفحات 573 تا 601 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 36	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2020-2021 کا صفحہ 602 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 37	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2020-2021 کے صفحات 603 تا 646 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 38	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2020-2021 کے صفحات 647 تا 649 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 39	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2020-2021 کا صفحہ 650 ملاحظہ فرمائیں۔

2- منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 2020-21 ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 2020-21 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

815

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

بدھ، 30-جون 2021

(یوم الاربعاء، 19- ذیقعد 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 5 بج کر 19 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ
أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ
كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ
فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾

سورۃ بنی اسرائیل، آیات نمبر 71 تا 72

جس دن ہم سب لوگوں کو اُن کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے تو (جن کے اعمال) کی کتاب اُن کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی وہ اپنی کتاب کو (خوش ہو کر) پڑھیں گے اور اُن پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہو گا (71) اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا۔ اور (نجات کے) راستے سے بہت دور (72)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

صلی اللہ علیک یارسول اللہ وسلم علیک یاحبیب اللہ

نعت رسول مقبول ﷺ

بنے ہیں دونوں جہاں شاہ دوسرا کے لئے
سجی ہے محفل کونین مصطفیٰ کے لئے
میرے کریم میرے چارہ سازو بندہ نواز
تڑپ رہا ہوں تیرے شہر کی ہوا کے لئے
حضور نور ہیں محمود ہیں محمد ﷺ ہیں
جگہ جگہ نئے عنوان ہیں ثناء کے لئے
انہی کو لذت عشق نبی ملی کہ جنہیں
ازل میں چُن لیا قدرت نے اس عطا کے لئے

سرکاری کارروائی

بحث

ضمنی میزانیہ برائے سال 21-2020 کے مطالبات زر پر بحث

اور رائے شماری (۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی، ابھی ہم cut motions لے رہے ہیں cut motions کے لئے guillotine کا جو ٹائم تھا وہ 5 بجے کا تھا تو اُس کو 5 بج کر 45 منٹ تک extend کیا ہے اب وزیر خزانہ !مطالبہ زر نمبر 11 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 11

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "ایک ضمنی رقم جو 13۔ارب، 79 کروڑ، 26 لاکھ، 47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"پولیس"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "ایک ضمنی رقم جو 13۔ارب، 79 کروڑ، 26 لاکھ، 47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"پولیس"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں MR JAHANGIR KHANZADA, MR IFTIKHAR AHMAD اور KHAN, MR TANVEER ASLAM MALIK, MR NASIR MAHMOOD, MR ARIF IQBAL, KHAWAJA MUHAMMAD MANSHA ULLAH BUTT, MR LIAQAT ALI, RANA MUHAMMAD AFZAL, MR ZEESHAN RAFIQUE, CH NAVEED

ASHRAF, CH ARSHAD JAVAID WARRAICH, MR BILAL AKBAR KHAN,MR BILAL FAROOQ TARAR, MR IMRAN KHALID BUTT, MR MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR MUHAMMAD TOUFEEQ BUTT, MR ABDUL RAUF MUGHAL, CH WAQAR AHMAD CHEEMA, MR QAISAR IQBAL, MR AKHTAR ALI KHAN, MR AMAN ULLAH WARRAICH, CH MOHAMMAD IQBAL, MR IRFAN BASHIR, MS HAMEEDA MIAN, MR MUZAFFER ALI SHEIKH, MR SOHAIB AHMAD MALIK, MIAN MANAZAR HUSSAIN RANJHA, MR LIAQAT ALI KHAN, RANA MUNAWAR HUSSAIN, MR MUHAMMAD MOAZZAM SHER, MR MUHAMMAD SHOAIB IDREES, MR JAFFAR ALI, MR MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, CH ZAFAR IQBAL NAGRA, MR ALI ABBAS KHAN, MR FAQIR HUSSAIN, MR MUHAMMAD AYUB KHAN, MR MOHAMMAD KASHIF, AGHA ALI HAIDAR, MR MUHAMMAD ASHRAF RASOOL, MIAN ABDUL RAUF, MR MAHMOOD UL HAQ, MR SAJJAD HAIDER NADEEM, MR SAMI ULLAH KHAN, MR GHAZALI SALEEM BUTT, MR SHAHBAZ AHMED, MR MARGHOOB AHMAD, RANA MASHHOOD AHMAD KHAN, KHAWAJA IMRAN NAZEER, MALIK GHULAM HABIB AWAN, MALIK MUHAMMAD WAHEED, KH SULMAN RAFIQ,MR SOHAIL SHOUKAT BUTT, MALIK SAIF UL MALOOK KHOKHAR, MR RAMZAN SADDIQUE, MR AKHTAR HUSSAIN, RANA MUHAMMAD TARIQ, MR MUHAMMAD MIRZA JAVED, MR MUHAMMAD NAEEM SAFDAR, MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN,SHEIKH ALLA-UD-DIN,RANA MOHAMMAD IQBAL KHAN, CH IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, MR NOOR UL AMIN WATTOO, MIAN YAWAR ZAMAN, MR MUNEEB-UL-HAQ, MR GHULAM RAZA, MR NAVEED ALI, MALIK NADEEM KAMRAN, MR MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR NAVEED ASLAM KHAN LODHI, RANA RIAZ AHMAD, MR MUHAMMAD YOUSAF, MR KHALID MEHMOOD, MIAN IRFAN AQEEL DAULTANA, MR MUHAMMAD SAQIB KHURSHED, RANA ABDUL RAUF, MR MUHAMMAD JAMIL, MR ZAHID AKRAM, CH MAZHAR IQBAL, MR MUHAMMAD ARSHAD, MR ZAHEER IQBAL, MR MUHAMMAD AFZAL GILL, CH

MUHAMMAD SHAFIQ ANWAR, MALIK GHULAM QASIM HINJRA, MR IJAZ AHMAD, SARDAR AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, MS ZAKIA KHAN, MS MEHWISH SULTANA,MS AZMA ZAHID BOKHARI,MS ISHRAT ASHRAF, MS SADIA NADEEM MALIK, MS HINA PERVAIZ BUTT, MS SANIA ASHIQ JABEEN, MS TAHIA NOON, MS USWAH AFTAB,MS SABA SADIQ, MS KANWAL PERVAIZ CH.,MRS GULNAZ SHAHZADI,MS RABIA NUSRAT, MS HASEENA BEGUM, MS RAHAT AFZA,MS RUKHSANA KAUSAR, MS SALMA,SAADIA TAIMOOR, MS KHALIDA MANSOOR, MS RABIA AHMED BUTT,MS RABIA NASEEM FAROOQI, MRS FAIZA MUSHTAQ, MS BUSHRA ANJUM BUTT,SYEDA UZMA QADRI, MS SUMERA KOMAL,MRS RAHEELA NAEEM,MS SUNBAL MALIK HUSSAIN,MS ANEEZA FATIMA, MS NAFISA AMEEN, MS ZAIB-UN-NISA,MR KHALIL TAHIR SINDHU, MS JOYCE ROFIN JULIUS, MR RAMESH SINGH ARORA, MR TARIQ MASIH GILL, MS TALLAT MEHMOOD.

SYED HASSAN MURTAZA, SYED ALI HAIDER GILANI, MR GHAZANFAR ALI KHAN, SYED USMAN MEHMOOD, MR RAIS NABEEL AHMAD, MR MUMTAZ ALI AND MS SHAZIA ABID

کی طرف سے cut motion موصول ہوئی ہے۔ تو محرک یہ cut motion پیش کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"13-ارب، 79کروڑ، 26لاکھ، 47ہزار روپے کی رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر11۔ پولیس کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ کٹوتی کی تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"13-ارب، 79کروڑ، 26لاکھ، 47ہزار روپے کی رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر11۔ پولیس کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر!

مرے شہر وچ آ کے جناں گھر گھر وین پوائے

پہرے داراں کولوں پُچھو کیہڑے رستے آئے

میں صرف ان کے سامنے سابقہ چار ماہ کا ڈیٹا پیش کروں گا کیونکہ پھر یہ اپنی گردان پڑھنا شروع کر دیتے ہیں کہ دس سال میں یہ ہوا۔ میں نے آج تک کبھی کسی جگہ پر لکھا نہیں دیکھا کہ "تکلیف کے لئے معذرت خواہ ہیں" آگے سڑک پر کام ہو رہا ہے کیونکہ کوئی کام ہو ہی نہیں رہا۔ میں چار ماہ کا ڈیٹا آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں اور یہ میرا ڈیٹا نہیں بلکہ یہ پنجاب کرائم ریٹ جو کہ پنجاب پولیس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ کا ڈیٹا ہے۔ جنوری سے اپریل تک جو کیس رجسٹرڈ ہوئے ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ چار ماہ میں قتل 1210 اور ریپ کے 1062 کیسز، گینگ ریپ 50 اور assault کے 3911 کیسز، attempt to Murder کے 1759 کیسز اور 4116 kidnapping and abduction cases registered ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ چوری کی 4646 اور robbery کی 6638 وارداتیں ہوئی ہیں۔ چار ماہ میں ڈکیتی کی 254 وارداتیں ہوئی ہیں۔ اسی طرح theft 445,catlle theft 2455,motorvehicle theft 8729,motorvehicle snatching 1593 اور اس کے علاوہ child molestation کی 14943 وارداتیں ہوئی ہیں۔ یہ punjabpolice.gov.pk کا certified data ہے اور انہوں نے یہ کرائم رپورٹ نیٹ پر دی ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ اب اس رپورٹ کو یہ غلط یا ٹھیک کہیں گے؟ محکمہ پولیس کس لئے اتنی رقم مانگ رہا ہے انہوں نے اس رقم کا کیا کرنا ہے اور مجھے بتائیں کہ انہوں نے پچھلے تین سالوں میں کیا کیا ہے؟ اب یہ بات کریں گے کیونکہ ان کا کزن پارٹ ٹائم انقلابی ہے اور وہ ہمیشہ ماڈل ٹاؤن کی بات کرتے ہیں اور جب بھی عید شب برات آتی ہے اور سارا کچھ فطرانہ وغیرہ یا جو بھی چیز ہوتی ہے وہ لے کر واپس چلے جاتے ہیں تو وہ ان کے بہت قریبی کزن ہیں۔ ماڈل ٹاؤن کیس میں سپریم کورٹ کے حکم کے بعد ایف آئی آر بعد میں درج کروائی گئی اور اس کے بعد پھر انہوں نے private complain درج کروادی یعنی اس ایف آئی آر پر بھی اعتماد نہ کیا بلکہ استغاثہ کر دیا اور اس کیس میں 129 گواہان کی طلبی ہو چکی ہے۔ ہم جب بھی کوئی بات کرتے ہیں یہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کا ذکر کرنے لگ جاتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سانحہ

اچھا نہیں تھا۔ ایک بچے سے اس کے رزلٹ کے بارے میں پوچھا گیا تو وہ خود فیل تھا تو اس نے کہا کہ میرا "وڈا بھرا وی فیل ہو گیا وے" حالانکہ وہ خود فیل تھا۔ آج معزز سپریم کورٹ آف پاکستان نے سانحہ ساہیوال پر suo moto notice لیا ہے جس میں انہوں نے چیف منسٹر صاحب اور آئی جی پنجاب کو سمن جاری کئے ہیں اور ان کو طلب کیا ہے۔ ہمارا لاء یہ کہتا ہے کہ barbaric and merciless murder بچوں کے سامنے ہو تو then again there is a provision کہ چودہ سال تک سزا دی جا سکتی ہے چاہے فریقین میں صلح بھی ہو جائے لیکن جس خاموشی سے ان بچوں کو یہاں بلا کر ان کے ساتھ جو کچھ کیا گیا تو کیا وہ بچے ساری زندگی بھول پائیں گے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ میں نے جو ڈیٹا دیا ہے اس کے بعد مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ کس لئے یہ بار بار کہتے ہیں کہ ہمیں محکمہ پولیس کے لئے اتنا بجٹ دیا جائے کیونکہ جرائم میں تو کوئی کمی بھی نہیں ہو رہی۔ پوری دنیا اور خاص طور پر یورپ اور انگلینڈ میں جس تھانے کے جرائم کم ہوتے ہیں ان کو انعام دیا جاتا ہے یہاں پر کیا ہوتا ہے کہ پانچ پانچ آئی جی جن کے tenure کی مدت پوری نہیں ہوتی اور ان کو بدل دیا جاتا ہے اور پھر ایسے ایسے آدمی CCPO لگا دیئے جاتے ہیں جو رات کو 2 بجے للکارے مارتا تھا پتا نہیں اس کو اس وقت کیا ہوتا تھا اس کو بدل دیا گیا تھا کیونکہ وہ پلاٹ کا قبضہ نہیں دلوا سکتا تھا۔ جب آپ گورنمنٹ ملازمین کو جو آپ کی machinery run کرتے ہیں ان کو job tenure نہیں دیں گے، آپ پولیس کو ان کا job tenure نہیں دیں گے تو پھر کیسے کام چلے گا۔ آج کل ان کے پاس ایک اچھا آفیسر آیا ہے جس نے criminology میں تین ڈگریاں انگلینڈ سے حاصل کی ہیں لیکن آج بھی homicide اور دوسرے ایسے ایسے لوگ رکھے ہیں جن کو homicide لکھنا بھی نہیں آتا۔ میری humble submission ہو گی کہ یہ کسی طریقے سے مجھے بتائیں کہ کس طرح یہ کام چلائیں گے۔ اگر مہنگائی ہو گی تو جرائم بڑھیں گے۔ آج پھر یہ پٹرول کی قیمت بڑھانے جا رہے ہیں کیونکہ 6 روپے فی لٹر پٹرول مہنگا کرنے کی سمری بھیجی گئی ہے اور یہ 4 روپے فی لٹر پٹرول مہنگا کریں گے تو اس سے مہنگائی ہو گی اور پھر جرائم میں اضافہ ہو گا۔ آپ جہاں مرضی دیکھ لیں اگر کوئی آدمی ATM سے پیسے نکلواتا ہے تو اس کے پیچھے پولیس بھی ہوتی ہے اور بعد میں پتا چلتا ہے کہ پولیس والے نے ہی اس کو لوٹ لیا ہے۔ میری humble submission ہو گی کہ جتنے جرائم میں نے گنوائے ہیں اس لحاظ سے اتنی رقم پولیس ڈیپارٹمنٹ کے لئے futile exercise ہے۔ میں

معزز لاء منسٹر صاحب کو بھی یہ جرائم statistics دے دوں گا تاکہ وہ یہ دیکھ لیں کہ کیا میں واقعی ان کے پولیس ڈیپارٹمنٹ کا statistics جو کہ ان کی ویب سائٹ پر موجود ہے وہ پیش کر رہا ہوں یا میں اپنی طرف سے کوئی statistics پیش کر رہا ہوں۔ اس کے علاوہ آئی جی صاحب اور چیف سیکرٹریز کی بات ہوئی تو اگر ہماری جو agencies ہیں وہ active ہوتیں تو آج یہ جوہر ٹاؤن والا واقعہ پیش نہ آتا لیکن انہوں نے کیا کیا ہے؟ میں سمجھتا تھا کہ جب چیف منسٹر صاحب سانحہ جوہر ٹاؤن کے حوالے سے پریس کانفرنس کر رہے تھے تو میاں شہباز شریف کا نام ضرور لیں گے کیونکہ سیف سٹی پراجیکٹ میاں شہباز شریف صاحب کا پراجیکٹ تھا تو ان کیمروں کی مدد سے وہ ملزم پکڑے گئے ہیں تو ان کا اپنا اس میں کوئی کارنامہ نہیں ہے۔ چلیں، چیف منسٹر صاحب کی مرضی کہ جس نے اچھا کام کیا اس کا نام لینا گوارا نہیں سمجھا۔ میرے پاس ان حالات میں اور بہت ساری latest updates ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ صورت حال کچھ اور ہے لیکن آپ نے کہا کہ ٹائم کم ہے کیونکہ 6 بجے آپ نے ختم کرنا ہے۔ فیصل آباد کی ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر ہمارے چرچ کے Bishop نے چائنہ کے ساتھ مل کر سکول بنائے ہیں میں لاء منسٹر صاحب سے بہت مرتبہ اس حوالے سے گزارش کی ہے کہ وہاں پر recently ایک بہت بڑا وقوعہ ہوا ہے اس کے ساتھ جو جگہ ہے انہوں نے کسی اور جگہ کا NOC لیا لیکن disposal کسی اور جگہ پر بنا دی گئی۔ وہاں پر بہت سارے نمائندے گئے اور اپنی اپنی دہاڑی لگا کر وہاں سے آ گئے۔ وہاں پر ساڑھے چھ سو بچوں کو ہیپاٹائٹس سی نکلا ہے اور وہاں اس سکول میں تقریباً 1600 بچے پڑھتے ہیں جن میں سے 600 بچے ہمارے مسلم بہن بھائی اور تقریباً ایک ہزار کرسچن بچے پڑھتے ہیں۔ چائنہ وہ ملک ہے جس کے ساتھ مل کر ہم سی پیک بنا رہے ہیں وہاں پر اگر کسی قسم کا کوئی مسئلہ بنتا ہے تو وہاں کے جو ہمارے Bishop جن کا نام افتخار ہے ان سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں اور پولیس ڈیپارٹمنٹ اتنی رقم مانگ رہا ہے تو لاء اینڈ آرڈر کہاں پر ہے؟ میں نے جو statistics ان کے اپنے ان کو دیئے ہیں اگر یہ ثابت کر دیں کہ یہ statistics غلط ہیں تو پھر یہ جتنا مرضی بجٹ لے لیں لیکن یہ ان کے اپنے statistics ہیں اور ہمارے پاس تو اس کے علاوہ اور بہت سی چیزیں ہیں۔ میں خاص طور پر یہ گزارش کروں گا کہ کم از کم existing laws پر تو implement کروائیں جیسا کہ forced conversion کے بارے میں force marriages and early marriages کے حوالے

سے existing laws پر تو implement کروائیں، ورنہ اس طرح کے واقعات سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اور پھر اس طرح لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! تیسرے نمبر پر پولیس کی ریسرچ کے حوالے سے بامقصد ٹریننگ کروائی جائے جس میں ان کو انویسٹی گیشن کے طریقے بتائے جائیں ان کو Refresher Courses کروائے جائیں کیونکہ ایسا کچھ نہیں ہو رہا۔ آج بھی وہی سسٹم چل رہا ہے کہ جو بھی ملزم آئے "اونہوں پہلے پانچا لاؤ" اس کے بعد اس کی تفتیش شروع کی جاتی ہے۔ میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے جو میں نے صرف چار ماہ کا ڈیٹا پیش کیا ہے اگر میں تین سال کا ڈیٹا پیش کروں گا تو یہ دوبارہ وہی باتیں شروع کر دیں گے کہ 10 سال میں یہ ہوا اور وہ ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی کیسٹ، سی ڈی جو اڑ گئی ہے اس کو وہاں سے نکلنا چاہئے۔ آخر میں، میں بابا نجمی ہمارے پنجابی کے بہت بڑے شاعر ہیں ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ان کے صرف دو شعر عرض کروں گا:

اُوتوں وڈھیاں ہور وی سنگھنا ہو جانا
ظلم دا بوٹا وڈھنا ای تے مڈھوں وڈھ
ایویں بوکے کڈھ کڈھ پیا مشقت کرنا ایں
کھوہ نوں کرنا ای صاف تے وچوں کتا کڈھ

جناب سپیکر: اب شاہ صاحب نے بات کرنی ہے اور وہ پانی مانگ رہے تھے لیکن وہ لے کر نہیں آ رہے تھے لہذا اب میں نے شاہ صاحب کے لئے پانی منگوایا ہے۔ آپ سے پہلے پھر سمیع اللہ خان صاحب اپنی بات کر لیں۔ جی، خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! آج بجٹ سیشن کا آخری دن ہے اور cut motions ہیں۔ آج کے بعد جو اجلاس ہوں گے تو شاید ان میں اس طرح سے بجٹ پر بات نہیں ہوتی۔ پولیس کے حوالے سے جس طرح سندھو صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پولیس نے 13 سے 15۔ارب روپے کا سپلیمنٹری بجٹ پیش کیا ہے اس میں، میں نے دیکھا کہ جنوبی پنجاب میں بہت ساری posts create کی گئیں ان کا بھی ذکر ہے لیکن ان نئی posts میں کوئی اقربا پروری کا عنصر تو موجود نہیں ہے کیا وہ posts واقعی ہی میرٹ پر ہوئی ہیں کیونکہ ان کے نام نہیں

دیئے گئے تو یہ میرا ایک سوال بنتا ہے؟ میرا خیال ہے کہ جس طرف میں نے اشارہ کیا ہے اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب سمجھ گئے ہوں گے اور وہ اس چیز کو clarify کریں گے۔

جناب سپیکر! دوسری اہم بات کہ پچھلے چھ سات دن سے بہت سے ممبران نے کہا کہ پنجاب کا ڈویلپمنٹ 560۔ارب روپے رکھا گیا ہے لیکن اس میں جو surplus رکھا جو کہ فیڈرل گورنمنٹ کو دینا ہے فیڈرل گورنمنٹ نے provincial surplus اپنے estimates میں بتایا ہے تو یہ بہت اہم بات ہے یہ تمام ان ایم پی ایز کے لئے اہم بات ہے کہ جو یہ توقع لگائے بیٹھے ہیں کہ 560۔ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ ان کے حلقوں میں لگے گا اور بجا طور پر انہوں نے یہاں پر خوشی کا اظہار بھی کیا لیکن میں اس ہاؤس کی وساطت سے سادہ لفظوں میں ان ایم پی ایز سے مخاطب ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ کو صوبے کچھ پیسے دیں گے وہ 570۔ارب روپے بنتے ہیں۔ اس میں سے صوبہ پنجاب نے جو show کیا ہے ہم surplus کرکے یعنی اپنی بچت کرکے فیڈرل گورنمنٹ کو 125۔ارب روپے دیں گے۔ یعنی ہم اپنا کہیں پر cut لگا کر 125۔ارب روپے وفاق کو دیں گے اس کے مقابلے میں KPK گورنمنٹ جو کہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ ہے اس نے وفاق کو جواب دیا ہے انہوں نے اپنے بجٹ میں zero surplus رکھا ہے اور اسی طرح اگر میں سندھ حکومت کی بات کروں تو انہوں نے surplus کو minus twenty six billion کم show کیا ہے اور اسی طرح بلوچستان نے بھی منفی 85۔ارب روپے کم show کئے ہیں۔ کل کی ایک رپورٹ ہے جو کہ بہت alarming ہے کہ IMF نے زور ڈالا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے جو 570۔ارب روپے کا surplus show کیا ہے یہ ہمیں اس کی surety دیں چونکہ چاروں صوبوں نے جو اپنے surplus show کئے ہیں اگر وہ plus- minus کر دیں تو وہ صرف 15۔ارب روپے بنتے ہیں جو وفاقی گورنمنٹ کو جائیں گے لیکن جو تجویز میڈیا میں رپورٹ ہوئی ہے، جو financial experts بتا رہے ہیں اور جو لوگ کامرس پر کام کرتے ہیں ان کی رپورٹ ہے کہ پنجاب حکومت کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ 125 ۔ارب روپے کی بجائے 295۔ارب روپے surplus کرکے وفاق کو دے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کسی بھی حکومت میں جب آپ surplus کرکے وفاق کو دیتے ہیں تو آپ تنخواہوں پر cut نہیں لگا سکتے، آپ جاری اخراجات پر cut نہیں لگا سکتے بلکہ cut کا پہلا ہتھوڑا ڈویلپمنٹ فنڈز پر چلتا ہے۔ میں کوئی سیاسی بات نہیں کرنا چاہتا بلکہ میں facts پر بات کر رہا ہوں کہ IMF فیڈرل گورنمنٹ پر جو زور لگا رہا

ہے اگر خدانخواستہ یہ cut آیا تو ایم پی ایز کے حلقوں میں جو 560 ارب روپے کی سکیمیں تھیں یا اس پنجاب کی جو ڈویلپمنٹ ہے، پنجاب کی ڈویلپمنٹ کے حوالے سے میں نے تمام ایم پی ایز کی آنکھوں میں جو خواب دیکھے ہیں وہ سب چکنا چور ہو جائیں گے۔اگر IMF کی یہ بات مان لی گئی اور 560۔ارب روپے میں سے 295۔ارب روپے دینے پڑ گئے تو پھر آپ سمجھ لیں کہ یہاں پنجاب کے اندر اس کا کیا حال ہو گا؟

جناب سپیکر! IMF یا وفاق جو حکم دیں لیکن یہ پنجاب کا مقدمہ لڑنے کی بات ہے، یہ ٹھیک ہے کہ ایک ہی پارٹی کی گورنمنٹ ہے ان کو اپنے لیڈر کی بات بھی ماننی چاہئے لیکن at the same time کوئی تو ہو جو پنجاب کا مقدمہ لڑے، کوئی تو ہو جو پنجاب کی آواز بنے اور کہے کہ ہمیں 295۔ارب روپے کا cut منظور نہیں ہے۔(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں دوسرے issue پر بات کرنے لگا ہوں کہ پچھلے دنوں پانی کے مسئلے پر پنجاب اور سندھ کے درمیان ایک تنازع کھڑا ہو گیا، میں یہاں پر اپنے وزیر آبپاشی کی تحسین کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنی capacity میں اس ہاؤس کے اندر اور باہر بھی پنجاب کا مؤقف پیش کیا لیکن پانی کے issue پر سندھ کے وزیر اعلیٰ نے front foot پر آ کر سندھ کا مقدمہ لڑا، مجھے تو سندھ کے وزیر آبپاشی کے نام کا بھی پتا نہیں ہے اور اس ہاؤس کے 95 فیصد لوگوں کو سندھ کے وزیر آبپاشی کے نام کا پتا نہیں ہو گا، سندھ کا مقدمہ اس کے وزیر اعلیٰ نے لڑا لیکن آج پنجاب لاوارث ہے، پنجاب کا مقدمہ لڑنے والا کوئی نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پانی کا اتنا sensitive issue ہے جو پنجاب کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے کوئی پریس بریفنگ دی ہو جس طرح مراد علی شاہ نے سندھ کا مقدمہ لڑا، انہوں نے پنجاب کا مقدمہ لڑا ہو یہ آج تک میری نظر سے نہیں گزرا۔ چونکہ آپ اس منصب پر رہ چکے ہیں اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ 2002 سے 2007 تک جب بھی پنجاب کی بات آتی تو آپ پنجاب کا مقدمہ لڑتے تھے لیکن آج پنجاب لاوارث ہے اس کا مقدمہ لڑنے والا کوئی نہیں ہے، IMF کے دباؤ کے ذریعے پنجاب سے زبردستی اس کی ڈویلپمنٹ سے 300۔ارب روپے

نکالنے کاissue ہو یا پانی کاissue ہو ان پر پنجاب کا وزیر اعلیٰ مجھے کہیں نظر نہیں آیا۔ بہت شکریہ، بہت مہربانی۔(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: بہت شکریہ، جناب سپیکر! میں سب توں پہلے تے جناب دی وساطت نال ہاؤس دے تمام ممبراں نوں مبارکباد دیناں کہ اج ساڈے لیڈر آف دی ہاؤس تشریف لے آئے نیں اور سانوں انہاں دی زیارت نصیب ہوئی اے۔ سندھو صاحب نے وی بڑےfacts and figures دسے نیں، سمیع صاحب نے وی اپنی پوری کوشش کیتی اے، میں ایکlayman جیہاں بندہ آں، پورا جیہا پڑھیا ہویا آں، میں ایداں تے انگریزی پڑھ وی نہیں سکدا، میریاں تے سادیاں جہیاں چند اک گزارشات نیں جو ساڈا ڈھول سپاہی وی غور کر کے سن لوئے، ساڈا کمانڈر اے، ساڈا مقدمہ ایہناں لڑنا اے، پنجاب دے حقوق دے اتے جہیڑا ہر بجٹ وچ ڈاکہ پیندا اے اوہ ایہناں نے ای آواز چکنی اے، ایہناں نے ای جنگ لڑنی اے اور پنجاب نوں خوشحال کرناں اے۔ میں سمجھدا آں کہ وفاق ولوں جتنے پیسے مزید آنے نیں اوہ وی تساڈے آلے پنجاب تے ای لگنے نیں ساڈے حلقیاں وچ تے لگنے کوئی نہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): یہ فنڈز پورے پنجاب میں بلا تفریق استعمال ہونے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تساں نوٹ کر دے رہنا کہ اس توں بعد لیڈر آف دی ہاؤس نے وی تقریر کرنی اے تے اللہ نے مینوں وی زبان دتی ہوئی اے۔ اگر ہن میری تقریر وچ اک وی آواز آئی تے پھر میں لیڈر آف دی ہاؤس دی پوری تقریر وچ ضرور بولاں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: Order in the House. Please no cross talk.. خاموشی اختیار کریں۔ جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں عرض کر رہیا ساں کہ اوہ سارا پیسا جہیڑا وفاق نے پنجاب دا روکیا ہویا اے اوہ اگر آ گیا تے اہناں حکومتی ممبراں دے حلقیاں دے وچ ای لگے گا لیکن میں اُوس

پنجاب نوں وی اپنا پنجاب سمجھنا آں۔ پنجاب ساڈے ساریاں دا اے اگر کوئی جگہ بہتر ہووے گی تے میں انج ای سمجھاں گا کہ اوہ میرا پنجاب اے تے میرا گھر اے۔ مینوں ایہہ شکایت، شکوہ، غصہ یا کمی بیشی ضرور رہووے گی کہ میرے حلقے نوں نظر انداز کیتا جارہیا اے۔ میرے حلقے دے لوکاں نوں صرف ایس گل دی سزا دِتّی جاندی اے کہ اوتھوں اک اپوزیشن دا بندہ ہر واری جت کے آجاندا اے۔ کیا ضمیر خرید کے حکمرانی کرنی بہتر اے یا ضمیراں نوں جِت کے اور دلاں نوں محبت نال جِت کے حکمرانی کرنا بہتر اے؟ تُسیں اگر لوکاں دے دِلاں تے حکمرانی کروتے اوہ بہتر اے۔ میں اپنے جنوبی پنجاب توں ایہہ توقع کدی وی نئیں کردا کہ اوہ کسے لئی اتنی grudge رکھن گے۔ جنوبی پنجاب دے لوگ بہت مٹھے تے پیار کرن والے نیں۔ اوہناں وچ بہت انکساری اے لیکن جدوں funds دیون دی واری آندی اے تے اودوں تہاڈے ذہناں دے وچ کی فتور وڑ جاندا اے؟ تُسیں سوچدے او کہ یار اہناں بندیاں دا حق ای نئیں اے۔ کیا میرے حلقے دے لوکاں دا صاف پانی پین دا حق نئیں اے؟ میرا حلقہ اک sweet water zone سی تے جتھوں فیصل آباد شہر نوں پین لئی پانی دِتّا جارہیا اے۔ المیہ ویکھو کہ جتنا وی کیمیکل والا drain water اے اُوس نوں میرے حلقے دی سیم وچ سُٹ کے میرے شہر تے میرے دریانوں آلودہ کیتا جارہیا اے۔ ایس وجہ توں میرا under water خراب ہو رہیا اے۔ ایس حلقے دا جرم کی اے؟ جرم ایہہ ہے کہ اوتھوں دا ایم پی اے اپوزیشن دے نال تعلق رکھدا اے تے اوہدی سزا ایس حلقے دے لوکاں نوں دِتّی جارہی اے۔

جناب سپیکر! میں تہاڈی وساطت نال اپنے Leader of the House توں پچھن دی جسارت کراں گا کہ جناب! تُسیں میرے حلقے دے وچ کمال مہربانی کیتی اے۔ بڑی نوازش کیتی اے کہ اوتھوں دی دو link roads دی repair کروادِتّی ہے لیکن میرے اوہناں مخالفاں کولوں اوہدا افتتاح کروا رہے او جہڑے میرے کولوں 20 / 20 ہزار ووٹاں توں ہرے ہوئے نیں۔ اہدا ایہہ مطلب اے کہ تُسیں صرف اور صرف انتقامی کارروائی کردے پئے او۔ میرے کول الفاظ نئیں کہ میں ایس انتقامی کارروائی نوں کس طرح بیان کراں کہ ایہہ کی ہورہیا اے؟

جناب سپیکر! جتھوں تک بجٹ دا تعلق اے اج تُسیں پولیس نوں 13 یا 14۔ ارب روپے دے رہے او۔ مزید وی دے دیو کیونکہ "جس کی لاٹھی اُس کی بھینس" والا حساب اے۔ بھئی! اگے ای اک محکمہ طاقت ور اے۔ پہلے ای ایس محکمے کول بے پناہ اختیارات نیں۔ ایس محکمے دی good

governanceدا ایہہ عالم اے کہ کل لاہور شہر دے وچ اک سبزی فروش تے پرچہ دیندے نیں کہ توں سبزی سستی ویچ رہیا اے۔ ہُن پولیس دا کم ایہہ رہ گیا اے۔ ایس FIRدا نمبر 1914/21 اے۔ ایہہ FIRرائیونڈ سٹی دے تھانے وچ درج ہوئی اے کہ توں ٹماٹر 32/-روپے کلو کیوں ویچ رہیا ایں؟ توں تے ٹماٹر 55/-روپے کلو ویچنے سَن۔ ایہہ چیز ایس FIRدے وچ درج اے۔ اہناں دی ایہہ good governance اے۔ میرے کول FIRموجود اے۔

جناب سپیکر! اہناں نوں پیسے ضرور دیوو۔ کوئی اعتراض نئیں۔ اہناں دیاں قربانیاں نوں وی سلام اے۔ پولیس دے بندے شہید وی ہوئے نیں۔ پولیس دے بڑے اچھے افسر وی ہو گزرے نیں جیہڑے اک عام آدمی دی گل وی سُندے سَن۔ جنہاں دے دروازے وی کھُلے رہندے سَن۔ مینوں محکمہ پولیس نوں funds دیون تے کوئی اعتراض نئیں اے۔ میں صرف ایہہ عرض کرناں آں کہ روٹ تے کھلوتا ہویا سپاہی، جیہڑا صبح توں لے کے شام تک ڈیوٹی کردا اے۔ اوہنوں کی incentive دِتّا جارہیا اے؟ اگر میں کسی پولیس افسر کول چلا جاواں کہ جناب! ایس سپاہی دا تبادلہ ایتھوں اہدے گھر دے نیڑے کردیو تے کہن گے ایہہ تے سیاسی مداخلت ہو جاوے گی۔ سپاہی دے تبادلے تے سیاسی مداخلت ہوندی اے جدوں کہ آئی۔جی پولیس وزیراعلیٰ دی مرضی نال لگ رہیا اے۔ ایتھے پنجاب وچ چھ چھ آئی جی پولیس تبدیل ہو چکے نیں لیکن اک سپاہی دا تبادلہ لاہور توں فیصل آباد نئیں ہو سکدا۔ ساڈے SOPs دی وجہ توں ایہہ تبادلہ نئیں ہو سکدا۔ ایس سپاہی دا تبادلہ پنج سال بعد ہووے گا۔ اُس بے چارے سپاہی دا بکسہ سر اُتّے ہوندا اے۔ اوہ بس توں تھلے لہندا اے اور انتظار وچ بیٹھا ہوندا اے کہ کوئی چودھری، کوئی وڈیرا یا نمبردار آئے گا تے میں اوہندی بیٹھک دے وچ رات گزار لواں گا۔ ایہہ ساڈے پنڈاں دے تھانے نیں۔ اُس سپاہی نوں ایس 14۔ ارب روپے دے وچوں اک روپیہ وی نئیں لبھناں۔ میں اَج اوہناں شہیداں دا ذکر وی ضرور کراں گا کہ جیہڑے اپنے فرائض دی ادائیگی وچ اپنیاں جاناں دے دیندے نیں۔ خُدا شاہد اے کہ میرے کول بیسیوں ایسے cases موجود نیں کہ جنہاں دیاں بیوگان اَج تک دھکے کھارہیاں نیں لیکن اوہناں نوں بیوہ fund نہیں ملیا۔ اوہناں نوں تدفین والے پیسے نئیں ملے۔ اوہناں دے بچے تے عورتاں 17-A دیاں فائلاں چک کے پھر رہیاں نیں لیکن کسے وی اوہناں دا مسئلہ حل نئیں کیتا۔

جناب سپیکر! ایہہ 14 ارب روپے دے کے تُسیں مراعات یافتہ طبقے نوں مزید مراعات یافتہ بنانا چاہندے او۔ اہناں سارے ایم۔پی۔اے صاحبان کولوں پُچھو کہ کسے دا لاہور وچ 2 ایکڑ دا گھر ہے؟ میرے نال GOR وچ چلو۔ اوتھے سارے افسر دو دو، تِن تِن ایکڑ دے گھراں وچ رہندے پئے نیں۔ کیوں، کیا ایہہ پچھے وی دو دو ایکڑ دے گھر وچ رہندے نیں، تسیں اہناں نوں ایتھے فلیٹ کیوں نئیں دیندے؟ اہناں نوں آکھو کہ جاؤ اور اپنے اہناں packed houses وچ رہوو۔ جناب! اگر عام سپاہی نوں کجھ دے سکدے او تے اوہنوں دے دیوو۔ ایسے طرح investigation دے طریق کار نوں بہتر بناون واسطے کجھ کر سکدے او تے کرو۔ اَج وی کاغذاں دا دستہ تے بال پوائنٹ مدعی یا ملزم تھانے دار نوں خرید کے دیندا اے۔ اک ٹیڈی پیسہ تھانیاں دے وچ نئیں جاندا۔ انعامات دی مد وچ ہر مہینے لکھاں روپے جاندے نیں لیکن سپاہی، حوالدار تے تھانے دار نوں صرف سرٹیفکیٹ ملدا اے۔ اوہنوں پیسا کوئی نئیں ملدا۔ میں نئیں کہندا کہ پولیس کمزور ہووے۔ کمزور نوں طاقت ور ہونا چاہی دا اے۔ پولیس مضبوط ہووے گی تے ساڈے جئے شریف آدمی سڑک تے ٹُر سکن گے وگرنہ لوگ سانوں چنڈاں وی مارن گے لیکن تسیں تے اُوس طبقے نوں مراعات دے رہے او جہڑا اگے ای مراعات دے وچ گوڈے گوڈے پھسیا پیا اے۔

جناب سپیکر! میں اک سیکرٹری صاحب نوں ملن گیا۔ اوہدا نائب قاصد مینوں کہندا اے کہ اوہ اسلام آباد گئے ہوئے نیں۔ گرمی بہت زیادہ سی۔ میں اوہنوں آکھیا کہ دروازہ کھول میں ذرا اندر بہہ جاواں نالے مینوں پانی پیا دے۔ میں اندر وڑیا تے کمرے دا اے۔ سی چلدا پیا سی۔ میں اوہنوں آکھیا کہ سیکرٹری صاحب اسلام آباد گئے ہوئے نیں، اوہناں نیں کل آنا اے لیکن اے۔ سی اَج وی چلدا پیا اے۔ اُوس آکھیا کہ ایہہ تے اوہناں دا حکم سی کہ اے۔ سی سویرے 7-00 بجے چل جاوے۔

جناب سپیکر! تُسیں ساڈے 371 ایم پی اے صاحبان کولوں پُچھو۔ ایہہ سویرے اَٹھ بجے ڈیرے وچ بہندے نیں تے شام تک غریب مزدوراں دی طرح کم کردے نیں۔ ایہہ حکومت دے ایم پی اے ہُن وی اوہناں دی تعریف کرن گے کیونکہ اہناں دی حکومت اے تے تعریف کرناں اہناں دی مجبوری اے۔ شاید میں وی اوہناں benches تے جاندا تے میں وی تعریف کردا۔ چونکہ میرا حکومتی benches تے بیٹھن دا تجربہ نئیں۔ میں وی اوتھے بیٹھا ہوندا

تے میں وی تعریفاں کر دا لیکن خُدا دی قسم ایہہ سارے ایم پی اے سارا دن مزدوری کر دے نیں تا کہ ساڈے ووٹرز خُوش ہو جاون۔ مگر ایہہ جدوں وی بیورو کریسی کول جاندے نیں تے بے عزت ہو کے واپس آوندے نیں۔ اہناں نیں مناں نئیں لیکن ہوندا ایہہ ای اے۔

جناب سپیکر! میری مؤدبانہ گزارش اے کہ ایہہ پیسے اہناں نوں نہ دیوو تے اگر ایہہ پیسے اوہناں نُوں دینے جے تے پھر سانوں عوام نُوں وی دیو۔ اسیں وی اوہناں جنے طاقتور ہویے، ساڈے کول وی پیسا ہووے تے سانوں وی اسلحہ دتا جاوے۔ کتنے شرم دی گل اے، میں ہن ایتھے گل کرنی اے تے ہاؤس وچوں آوازاں اُٹھنیاں نیں۔ سانحہ ساہیوال ہویا، ساڈے 3 وفاقی وزیراں نے کھلو کے کہیا کہ اسیں نشان عبرت بنادیاں گے، ایتھےin camera briefing ہوئی، اوہدے وچ کہیا گیا کہ ایہہ واقعہ غلط ہویا اے اور اوہناں لوکاں نُوں قرار واقعی سزا دتی جائے گی لیکن اوہ پولیس والے باعزت بری ہوئے کیونکہ اوہناں دے IO's، اوہناں دی تفتیش اوہناں پولیس آلیاں نے ای کرنی سی، اوہناں نے استغاثہ ای کمزور بھیجیا تا کہ ملزمان سزا ہو ای نا سکن۔

جناب سپیکر! تُسیں سانحہ ماڈل ٹاؤن ویکھ لو۔ اوہندے وچ وی تُسیں سیاستداناں تے الزام لا دتا۔ یار! کتنے سیاستدان نیں جھہڑے بندے مرا دیندے نے، کتنے سیاستداناں دے وچ ایہہ جرات اے کہ اوہ آکھن کہ میرے حلقے دے وچ یا میرے صوبے دے اندر قتل و غارت ہو جاوے؟ ایہہ protection اے، میں اگر کسے پولیس آلے دے خلاف گل کراں تے اوہ آہدے نیں کارِ سرکار وچ مداخلت ہو گئی اے۔ کہڑا کارِ سرکار انجام دے رہیا اے، تُوں سڑک تے کھلو کے پیسے چھاپ رہیا ایں۔ اِیہہ کہڑا کارِ سرکار اے؟ میں کسے وی دفتر وچ جاواں میری گڈی دی ڈگی دی تلاشی لیندے نیں، میری گڈی دا بونٹ کھول کے چیک کرن گے، ڈیش بورڈ کھول کے ویکھن گے، گڈی دے کالے شیشے کیوں نیں؟ ایہہ اسمبلی میرا وی تے گھر اے ناں، میں وی تے عوام دا representative ہاں ناں، مینوں وی تے عوام نے ووٹ دے کر ایتھے بھیجیا اے ناں، تے پھر میری premises وچ آون لگیاں اوہناں نُوں protocol کیوں اے؟ ایتھے اوہناں دی تلاشی کیوں نئیں ہوندی؟ کیا میری گڈی تُوں خطرہ اے تے ایہہ اپنیاں گڈیاں وچ آیتاں لے کے پھردے پئے نیں؟ ایہہ discrimination ہے، تُسیں ایہہ پیسا ضائع کر رہے او، اوہنوں مشروط کرو کہ ایہہ پیسا انسپکٹر level تُوں تھلے خرچ ہووے گا۔ اہناں دی تے اپنی اتنی طبقاتی جنگ اے،

ایہہ PCS آلیاں نوں کول بٹھا کے چاہ نئیں پین دیندے، بھاویں کوئی SP ہو جاوے اوہنوں نال دے کمرے وچ بٹھا کے چاہ پویندے نیں تے CSP افسر علیٰحدہ کمرے وچ بہہ کے چاہ پیندے نے۔ ایہہ پیسا بالکل ضائع ہونا اے، میں Leader of the House نُوں وی گزارش کراں گا کہ جناب! اس پیسے نُوں ضائع نہ کرو، اس پیسے نُوں عوام دی فلاح تے لاؤ، انسپکٹر level تُوں تھلے والے طبقے نُوں واقعی مراعات دی ضرورت اے۔ اوہناں دے بچیاں لئی کوئی welfare نئیں اے، کسے جگہ تے Police Welfare دا سکول نئیں اے، کسے جگہ تے کوئی Police Welfare school van نئیں اے، کسے جگہ تے پولیس دا ہسپتال نئیں اے تے کسے جگہ تے وی پولیس دی کوئی کالونی نئیں اے۔ اُس طبقے نُوں اہناں ساریاں چیزاں دی ضرورت اے اور اوہوی پولیس اے، پنجاب دی پولیس اے، ساڈی پولیس اے، اوہ ساڈے ای بچے نے۔ اگر مراعات دینیاں نے تے اوہناں نُوں دیو۔ ایہہ پہلے ای بڑے مراعات یافتہ نے اور اس پیسے نے ضائع ہو جانا اے تے قیامت آلے دن ایہہ جناب عثمان احمد خان بُزدار دی گردن تے بھار آنا اے، اوہناں اہناں کولوں پچھنا اے کہ ساڈے پیسے تُسیں اُتے آلی پولیس نُوں کیوں دتے؟

جناب سپیکر! میں گزارش کراں گا کہ 2019 وچ Punjab Safe City Authority بنی تے اس اتھارٹی نے 8 regions وچ safe city cameras لگانے سن---

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اب ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مینوں Safe City Authority تے گل کرن لئی صرف دو منٹ دے دیو۔

جناب سپیکر: اوہ آہندے نے Safe City Authority اساں شروع کیتی اے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں تے Safe City Authority شروع کرا ای نئیں سکدا۔ اہناں بنچاں تُوں کوئی وی کم کیویں شروع کیتا جا سکدا اے؟ میں تھوڑی جئی گل کراں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ اس پر مختصراً بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ Southern Punjab دے 3 divisional headquarters ملتان، بہاولپور تے ڈی جی خان وچ Safe City Authority نے اپنا

project شروع کرنا سی لیکن اہناں شہراں وچ ایہہ کم نئیں ہویا۔ میرے خیال وچ ملتان پنجاب دا چوتھاوڈا شہر اے اگر ملتان وچ ایہہ project شروع کر دتا جاوے تے بڑی مہربانی ہووے گی۔ اس دی فائل Planning and Development Department وچ پئی اے اگر Leader of the House ایہہ کم کر دین تے میں اوہناں دا بڑا ممنون ہوواں گا تے اُس توں وی زیادہ ممنون ہوواں گا کہ میرے حلقے وچ وی کوئی فنڈز دے دتے جاون، میں سمجھاں گا کہ ایہہ بڑے فراخ دل نیں تے اگر ایہہ کم نا کرن تے میں کی کر سکنا آں؟ مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ وزیر قانون وپارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز اراکین حزب اختلاف نے جو باتیں کی ہیں جناب خلیل طاہر سندھو نے بھی فرمایا کہ ہمیں کچھ نظر نہیں آتا کہ کیا ہو رہا ہے؟ جناب سمیع اللہ خان نے بھی فرمایا کہ یہاں تو ہو ہی کچھ نہیں رہا۔ میں مختصراً یہ کہنا چاہوں گا کہ پنجابی کی کہاوت ہے:

" پیو اَنا، پُتر اَنا، ماں وی اَنی۔ رَب سانوں بھاگ لائے، نوہ آئی اوہ وی اَنی۔" (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے گزشتہ تین سال اور دو دن پہلے ہم نے جو بجٹ پاس کیا ہے اس بجٹ تک رَب نے Chief Minister صاحب نُوں بھاگ لائے جنہاں نُوں اَنی اپوزیشن ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اتنی آسانی کے ساتھ یہ بجٹ پاس ہوا کہ جتنی آسانی کے ساتھ کبھی بھی بجٹ پاس نہیں ہوا۔ اس میں آپ کا بھی بہت بڑا role ہے اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہماری حزب اختلاف کے پاس کہنے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ آج ہم ضمنی بجٹ پر بات کر رہے ہیں آپ نے جتنی تقریریں سُنی ہیں ان کا ضمنی بجٹ کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ حزب اختلاف نے کسی ایک مد کا بھی حوالہ نہیں دیا کہ یہاں پر پیسا غلط خرچ ہوا ہے کیونکہ ان کا اُس چیز سے تعلق نہیں ہے۔ حزب اختلاف کی طرف سے ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ "نااہل حکومت، نااہل حکومت۔" میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت کو نااہل کہنے والے کون ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کی حکومت بھی اپنی اور وزیر اعظم بھی اپنا اور وزیر اعظم نااہل ہو جاتے ہیں، سزا ہو جاتے ہیں، مفرور ہو جاتے ہیں۔ ان کی اپنی حکومت اور اُس کے بعد جناب شاہد

خاقان عباسی ان کا اپنا وزیر اعظم آیا۔ اس سے بڑی کوئی نا اہلیت ہو سکتی ہے کہ اپنی حکومت کے ہوتے ہوئے اور دو تہائی اکثریت بھی ہوتے ہوئے ایک شخص نا اہل قرار دے دیا جائے اور یہ بے بس ہو جائیں۔ یہ تو ان کی اہلیت تھی اور یہ کس منہ سے ہمیں کہتے ہیں کہ نا اہل ہیں؟ آپ کی اہلیت تو ساری دنیا نے دیکھی ہوئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ جس دن annual budget پر بات ہوئی تو قائد حزب اختلاف نے بات کرتے ہوئے بڑے دُکھ بھرے دل سے کہا کہ جس دن ساہیوال کا واقعہ ہوا اُس رات مجھے نیند نہیں آئی۔ میں اُن کے ان جذبات کی قدر کرتا ہوں وہ بھی ایک باپ ہیں اُنہیں نیند نہیں آئی۔ میں سانحہ ماڈل ٹاؤن کا قطعی طور پر ذکر نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن کہتے ہیں ناں کہ "چور کی داڑھی میں تنکا۔" جناب خلیل طاہر سندھو صاحب نے اپنی گفتگو کا آغاز ہی ماڈل ٹاؤن سانحہ سے کیا۔ آپ اس چیز کے گواہ ہیں بلکہ آپ اس بات کے عینی شاہد ہیں اور انصاف ملنا بعد کی بات ہے۔ جناب سپیکر! میں آپ سے سوال کر رہا ہوں۔ کیا آپ اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں کہ ماڈل ٹاؤن سانحہ کی تو FIR درج نہیں ہو رہی تھی۔(شیم، شیم)

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ آپ کی قیادت میں ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں پنجاب کے نامور وکلاء شامل تھے اور انہوں نے تھانے میں جا کر FIR درج کروائی تھی۔ یہ تو FIR بھی درج کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کو انصاف ملنا تو بعد کی بات ہے وہ FIR ہی آپ کے توسط سے درج ہوئی تھی۔ میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس باپ کو سانحہ ساہیوال پر نیند نہیں آئی اس کو اس وقت بھی بہت بے چین ہونا چاہئے تھا جب ماڈل ٹاؤن کے واقعہ کی FIR درج نہیں ہو رہی تھی۔ سانحہ ساہیوال کے حوالے سے میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اس سانحہ میں جو کچھ بھی ہوا وہ کیس منطقی انجام کو پہنچا اور بذریعہ عدالت پہنچا ہے۔ آج تک کسی مدعی نے یہ نہیں کہا کہ اس کی عمران خان صاحب سے یا عثمان بزدار صاحب سے ذاتی مخالفت تھی اور اس بنیاد پر انہیں قتل کیا گیا تھا یہ کسی نے آج تک نہیں کہا لیکن سانحہ ماڈل ٹاؤن کے متاثرین تو پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ان کے قاتل آج بھی باہر پھر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج کیونکہ طاہر سندھو نے بھی کہا ہے کہ کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے کچھ نہیں ہوا ہے میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج اس ایوان میں معزز اراکین اکثریت کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں آئیں ماڈل ٹاؤن کے متاثرین کے لئے جن کے دل میں درد ہے مل کر ایک متفقہ قرارداد پاس کرتے ہیں کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کا فیصلہ کیا جائے اور جو واقعہ کے ملزم ہیں انہیں عدالت سے قرار واقعی سزا ملنی چاہیے۔ اگر ان کی نیت صاف ہے تو آئیں ہمارے ساتھ شامل ہوں اور آج ہی resolution لاتے ہیں۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر یہ کہا گیا کہ پولیس نے یہ کیا، پولیس نے وہ کیا؟

جناب سپیکر: .Order in the House آپ سب تشریف رکھیں۔ آپ ایسے نہیں بول سکتے۔ آپ سب بیٹھ جائیں۔ اگر آپ سب بیٹھ نہیں سکتے تو باہر تشریف لے جائیں۔ راجہ صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ)**:** جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا تھا کہ ابھی پولیس کی کارکردگی کے حوالے سے بات کی جا رہی تھی اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں اس حکومت کا نمائندہ ہوں اور مجھے فخر ہے اپنے وزیر اعلیٰ پر کہ اپوزیشن کی طرف سے ایک لمحے کے لئے بھی یہ بات سامنے نہیں آئی کہ کہیں وزیر اعظم یا وزیر اعلیٰ کے حکم پر پولیس نے کہیں high headedness کی ہو، ایک مثال بھی انہوں نے نہیں دی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ پولیس میں ایک professionalism آیا ہے اور وہ professionalism صرف اس لئے آیا ہے کہ پولیس میں nonpolitical interference ہے سیاسی طور پر پولیس میں مداخلت نہیں کی جاتی ہے۔ میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صرف اور صرف professionalism کا نتیجہ ہے کہ ہمارے دور حکومت میں جو بھی high profiled cases ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کے ملزمان کو پکڑا گیا۔ موٹر وے سے لے کر داتا دربار واقعہ تک جتنے بھی کیسز آپ دیکھ لیں ان سب کو منطقی انجام تک پہنچایا گیا اور داتا دربار والا کیس تو ایک blind incident تھا کوئی پتا نہیں تھا کہ کون آیا اور blast کر کے چلا گیا۔ ابھی حال ہی میں دو دن پہلے جو لاہور میں blast ہوا ہے وہ پنجاب کی تاریخ کا وہ واحد واقعہ ہے جس میں جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں پنجاب پولیس نے 16 گھنٹے میں کیس کو حل کیا

اور اس کیس کو trace کیا کہ جس کیس کے تانے بانے بیرون ملک بھی ملتے تھے اور جہاں مخالف agencies بھی involved تھیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ صرف اس لئے ممکن ہوا ہے کہ پولیس میں ایک professionalism آیا ہے ہم نے ان کو professionally کام کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ میرا یہ پختہ موقف اور عزم ہے کہ جب تک ہم پولیس کو بہتر وسائل نہیں دیں گے ہم ان سے بہتر کارگردگی کی توقع نہیں کرسکتے۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے پنجاب پولیس کی بہتری کے لئے تاریخ ساز اقدامات کئے ہیں۔ یہاں شاہ صاحب نے بڑے دکھ بھرے انداز میں اس بات کا اعادہ کیا کہ پولیس میں جو چھوٹے ملازمین ہیں ان کو کوئی مراعات نہیں دی جارہیں میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ 2009 میں ہمارے پولیس کے جو ملازمین تھے ان کے allowances کو منجمد کر دیا گیا تھا اور اب چیف منسٹر پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار نے آکر ان allowances کو بحال کیا ہے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ allowances ہمارے ملازمین کو مل رہے ہیں۔ شاہ صاحب نے شہداء کی بات کی تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب کی پولیس کے شہداء کے لئے یہ standing instructions ہیں کہ جب بھی کوئی پولیس کا جوان جام شہادت نوش کرتا ہے تو immediately اس کا شہداء پیکج اس کے گھر تک پہنچایا جائے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج تک ہم نے جتنے شہداء کو پیکج دیا ہے میرے پاس ان کا ریکارڈ موجود ہے ان میں سے 25 شہداء وہ ہیں جو ان کے دور حکومت سے pending چلے آرہے تھے اور ان کو توفیق نہیں ہوئی تھی کہ ان کے گھر تک یہ پیکج پہنچائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اقتدار کی جانب سے "shame shame"
کے نعرے لگائے گئے)

جناب سپیکر! میں شاہ صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ایک بندہ جب شہید ہو جاتا ہے تو اس کے گھر والوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا لیکن پچھلی حکومت نے 25 cases pending چھوڑے تھے اور جب ہماری حکومت آئی تو چیف منسٹر صاحب کی قیادت میں ہم نے ان 25 کیسز کو بھی شہداء پیکج دیا۔ میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ شاہ صاحب نے بالکل درست فرمایا کہ نچلی سطح پر ہمیں یہ مراعات پہنچانی چاہئے اور یہ پہلی بار اس دور حکومت میں ہو رہا

ہے۔اس کی میں ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہوں گا کہ آج سے پہلے جو بھی حکومت آئی اگر ان کے بجٹ کو آپ دیکھیں تو ان کا بجٹ ہمیشہ DPOs کے پاس جاتا تھا اور وہ ان کے دفتروں کی آرائش پر بھی خرچ ہوتا رہا ہے، ان کی گاڑیوں پر بھی خرچ ہوتا رہا ہے اور ہر جگہ پر ہوتا رہا ہے لیکن موجودہ حکومت اور موجودہ IG صاحب نے پہلی بار اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے تھانوں کی بہتری کے لئے، ان کی construction کے لئے اور وہاں سہولیات کی فراہمی کے لئے اس سال ہم نے تھانوں کو direct فنڈز دینے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس مالی سال 2021/22 میں ہم نے تھانوں کی بہتری کا سال قرار دیا ہے اور اس کے لئے تھانوں کو direct funds دیئے جائیں گے اور تھانے بہتری کی طرف جائیں گے۔ یہاں پر تفتیش کے حوالے سے بات کی گئی اور میں یہ مانتا ہوں کہ تفتیش کی مد میں پیسے نہیں دیئے جاتے لیکن جب ہماری حکومت آئی تو ہم نے قتل کیس کی تفتیش کی رقم بڑھا کر 30 ہزار کر دی۔ آج وہ release ہو رہی ہے اور direct تھانوں کو جا رہی ہے وہ DPOs کے پاس نہیں جاتی براہ راست تھانوں کو جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس کے بعد ایک آخری بات کروں گا کہ ہم جتنی مرضی پولیس کو مراعات دیں، ہم کچھ بھی کریں لیکن اس کے باوجود ہم check and balance کا نظام بھی ضرور لانا چاہتے ہیں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ چیف منسٹر پنجاب نے صوبہ کی سطح پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم ایک Provincial Public Safety and Police Complaint Commission قائم کر رہے ہیں اور اسی طرح اضلاع کی سطح پر ہم CPLCs Committees لا رہے ہیں جن میں ہمارے منتخب کردہ اراکین ہوں گے جو پولیس کی کارکردگی پر نظر رکھیں گے میں سمجھتا ہوں اور میرا ایمان ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ اگر ہمارے منتخب نمائندے پولیس کی کارکردگی پر نظر رکھیں گے اور اس کی بہتری کے لئے تجاویز دیں گے تو انشاءاللہ تعالیٰ ہماری پولیس کی کارکردگی بہتر ہونا شروع ہو جائے گی۔ .Thank you very much

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"13۔ارب،79کروڑ،26لاکھ،47ہزارروپے کی رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر11۔پولیس کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو13۔ارب،79کروڑ،26لاکھ،47ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**پولیس**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔اس وقت کوئی بات نہیں ہو سکتی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں personal explanation دیناچاہتاہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اب explanation نہیں ہو سکتی۔ سندھو صاحب! اب یہ زیادتی ہے۔شکریہ۔ آپ کو بولنے کاپوراوقت دیا گیاہے۔یہ طریق کار غلط ہے۔

جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ ہم باقی مطالبات زر پر قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر(4)144 کے تحت guillotine کے اطلاق کے ذریعے کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مطالبہ زر نمبر1

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو 14 کروڑ، 43 لاکھ، 85 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 2

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو 85 کروڑ، 98 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 3

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ، 91 لاکھ، 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 4

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو66لاکھ،58ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطاکی جائے جو 30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"رجسٹریشن"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر5

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو26کروڑ،ایک لاکھ،50ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنرپنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطاکی جائے جو 30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"اخراجات برائے قانون موٹر گاڑیاں"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر6

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو35کروڑ،90لاکھ،75ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنرپنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطاکی جائے جو 30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"دیگر ٹیکس ومحصولات"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر7

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو 96 کروڑ، 82 لاکھ، 68 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد " آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 8

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو 6- ارب 91 کروڑ، 84 لاکھ، 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 9

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 95 کروڑ، 91 لاکھ، 14 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 10

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ، 98 لاکھ، 43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 12

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 3-ارب، 21 کروڑ، 10 لاکھ، 89 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 13

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو 4-ارب 56 کروڑ، 11 لاکھ، 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 14

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو 3 کروڑ، 95 لاکھ، ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 15

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو ایک ارب، 41 کروڑ، 41 لاکھ، 54 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امور حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 16

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو 74 کروڑ، 99 لاکھ، 96 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**صنعتیں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 17

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو ایک ارب، 65 کروڑ، 53 لاکھ، 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 18

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2۔ارب، 36 کروڑ، 23 لاکھ، 86 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**مواصلات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 19

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو 3-ارب، 10 کروڑ، 83 لاکھ، 51 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 20

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو 17 کروڑ، 63 لاکھ، 3 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 21

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو ایک کھرب، 42 ارب، 80 کروڑ، 86 لاکھ، 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 22

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو 8-ارب، 88 کروڑ، 96 لاکھ، 42 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 23

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو 54 کروڑ، 38 لاکھ، 10 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 24

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو 35-ارب، 58 لاکھ، 9 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 25

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی ضمنی رقم جوایک ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر26

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی ضمنی رقم جوایک ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**جنگلات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر27

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی ضمنی رقم جوایک ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میوزیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر28

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر29

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر30

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر31

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی ضمنی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 32

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی ضمنی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 33

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی ضمنی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 34

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر35

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر36

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر37

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 38

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 39

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی ضمنی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 21-2020
کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Minister for Finance may lay the Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2020-2021.

MINISTER FOR FINANCE (Mr. Makhdoom Hashim Jawan Bakht): Mr. Speaker! I lay the Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2020-2021.

MR SPEAKER: The Schedule of Authorized Expenditure for the year 2020-2021 has been laid.

قائد ایوان جناب عثمان احمد خان بُزدار!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! Point of Personal Explanation

(اس مرحلہ پر معزز ممبران مسلم لیگ(ن) اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر "پوائنٹ آف آرڈر" پکارنے لگے)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ میں نے floor وزیر اعلیٰ صاحب کو دیا ہے اس لئے وہ خاموشی سے اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں۔ جی، وزیر اعلیٰ پنجاب عثمان احمد خان بُزدار!

بجٹ برائے سال 22-2021 منظور ہونے پر قائد ایوان کا خطاب

قائد ایوان (جناب عثمان احمد خان بزدار): اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر! آج پنجاب اسمبلی کی اِس نئی عمارت میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کا تیسرا باقاعدہ بجٹ پیش کرنے کا اعزاز بخشنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی میں بجٹ سیشن میں جس احسن انداز سے تمام proceedings مکمل کی گئیں، میرے خیال میں اس کی مثال پاکستان کی کسی بھی اسمبلی میں نہیں ملتی جس کے لئے میں جناب سپیکر آپ کا، جناب ڈپٹی سپیکر کا، وزیر قانون راجہ بشارت صاحب کا، کابینہ کے تمام اراکین، تمام حکومتی

بنچز پر بیٹھنے والے ممبران اور معزز اپوزیشن ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس بجٹ کو پاس کرانے میں اپنا جمہوری کردار ادا کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مالی سال 22-2021 کا بجٹ پنجاب کی تاریخ کا بہترین بجٹ ہے جس میں ہر شعبہ کے مسائل اور ضروریات کا خیال رکھا گیا ہے۔ یہ حقیقی معنوں میں عوام دوست، کسان دوست اور مزدور دوست ریلیف بجٹ ہے۔ میں وزیر خزانہ ہاشم جوان بخت، ان کی پوری ٹیم اور پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج ہم جس مقام پر پہنچ چکے ہیں اور جو اہداف حاصل کر چکے ہیں، اس کا credit میں اپنے قائد وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کی غیر متزلزل قیادت کو دیتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں پاکستان کی مسلح افواج، NCOC، وزیر صحت، ان کی ٹیم، چیف سیکرٹری پنجاب، ان کی ٹیم، پنجاب پولیس، ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف، کورونا کے دوران فرنٹ لائن پر کام کرنے والے تمام محکموں کے افسران و اہلکاران کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور کورونا ڈیوٹی کے دوران شہید ہونے والے تمام فرنٹ لائن ہیلتھ ورکرز کی خدمات کو سلام پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں آپ کو تین سال پیچھے لے جانا چاہتا ہوں کہ جب تین سال قبل پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کو صوبہ پنجاب کے عوام کی خدمت کرنے کا موقع ملا تو کیا حالات تھے۔1300 ارب روپے کا throw-forward اور 56 ارب روپے کے چیک ٹریژری سے cash cover نہ ہونے کی وجہ سے bounce ہو گئے۔ 41 ارب روپے کا overdraft اور چار ہزار نامکمل ترقیاتی منصوبے جن میں پنجاب اسمبلی کی یہ بلڈنگ، انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی وزیر آباد، اورنج لائن میٹرو ٹرین، تریموں تھرمل پاور سٹیشن، پاک پتن اور مرالہ ہائیڈرو پراجیکٹس، پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹی ٹیوٹ کے علاوہ بھی بہت کچھ جن کی ایک لمبی فہرست ہے جو ہمیں ورثے میں ملی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران پاکستان مسلم لیگ(ن) ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر! اس کے بعد جن مشکلات کا ہمیں سامنا کرنا پڑا کورونا ان میں سے ایک ہے۔ جب ہمیں اطلاع ملی کہ چین کے صوبہ "ووہان" میں ایک نئی وباء پھوٹ پڑی ہے جس کا نام COVID-19 ہے اور میں نے 26 جنوری 2020 کو ایک مشاورتی اجلاس بلایا جس میں ایک

Cabinet Committee اور ایک Technical Committee بنائی گئی اور صُوبوں کے تمام اقدامات شروع کر دیئے گئے۔ آپ کو وہ دن بھی یاد ہو گا جب تفتان سے مریضوں کو پنجاب لایا جا رہا تھا تو کتنے خوف و ہراس کا عالم تھا۔

جناب سپیکر! میرے کچھ دوست ڈینگی کا کورونا سے موازنہ کرتے ہیں جو کہ میرے خیال میں مناسب بات نہیں ہے کیونکہ کورونا ایک عالمی وباء ہے جس سے 18 کروڑ سے زائد لوگ متاثر ہوئے اور 29 لاکھ 40 ہزار لوگ جاں بحق ہوئے جبکہ پنجاب میں 10 ہزار 740 افراد جاں بحق ہوئے اور 2013 سے 2018 تک ڈینگی سے 31 افراد پنجاب میں ہلاک ہوئے۔ ان حالات میں جب ہم نے معاشی بحران سے بچانے کے لئے اپنی پالیسیاں بنانی شروع کیں تو وزیر اعظم پاکستان نے ہمیں حوصلہ دیا اور ہمیں گائیڈ لائن دی۔ پونے دو سال کے مشکل حالات اور رکاوٹوں کے باوجود لاک ڈاؤن اور سمارٹ لاک ڈاؤن کا سلسلہ جاری رہا اور انہی اقدامات کی وجہ سے کورونا میں بہتری آئی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جو بجٹ ہم نے ابھی پاس کیا تو اس میں ڈویلپمنٹ کے بجٹ میں 66 فیصد اضافہ کیا۔ گریڈ ایک سے 19 کے ملازمین کو 25 فیصد Disparity Allowance دیا گیا اور 10 فیصد ایڈہاک الاؤنس across the board دیا گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد ایوان!

قائد ایوان (جناب عثمان احمد خان بُزدار)**:** جناب سپیکر! صحت کے ترقیاتی بجٹ میں 185 فیصد اضافہ کیا گیا، ہائر ایجوکیشن میں 286 فیصد اضافہ کیا گیا، سکول ایجوکیشن میں 29 فیصد اضافہ، زراعت کے ڈویلپمنٹ بجٹ میں 306 فیصد کا اضافہ کیا گیا اور صنعت کے ڈویلپمنٹ بجٹ میں 307 فیصد کا اضافہ کیا گیا۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی کی receipts میں 24.7 فیصد اضافہ ہوا اور ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی وصولیوں کے ٹارگٹ 18 فیصد زائد رہے۔ اقلیتوں اور minorities کے بجٹ میں 400 فیصد اضافہ کیا گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے لئے 35 فیصد بجٹ یعنی 189 ارب روپے مختص کئے گئے۔ انرجی ڈیپارٹمنٹ کے ترقیاتی بجٹ میں 56 فیصد اضافہ کیا گیا اور اریگیشن کے ترقیاتی بجٹ میں 76 فیصد اضافہ کیا گیا۔Road Sector میں 70 فیصد اضافہ کیا گیا، لائیو سٹاک میں 194 فیصد اضافہ کیا گیا اور لوکل گورنمنٹ کے ترقیاتی بجٹ میں 102 فیصد اضافہ کیا گیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پہلی دفعہ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پیکیج کو متعارف کرایا گیا ہے تاکہ نظر انداز علاقوں کی محرومیوں کا ازالہ کیا جا سکے۔ جنوبی پنجاب کے بجٹ کی نہ صرف ring-fencing کی گئی بلکہ 35 فیصد الگ کر دیا گیا اور اس کی الگ book بھی چھاپی گئی ہے۔ پنجاب واحد صوبہ ہے جس نے ٹیکس ریونیو ٹارگٹ نہ صرف achieve کیا بلکہ اس سے surplus میں چلا گیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سابق حکومت نے تریموں تھرمل پاور پراجیکٹ کے اہم معاہدوں کو financial close کے بغیر ہی شروع کرا دیا جبکہ ہم نے اس منصوبے کا financial close کیا اور مقامی بنکوں سے بغیر کسی sovereign guarantee کے 108 ارب روپے کی ملکی تاریخ کی سب سے بڑی financing کروا کر پراجیکٹ کو مکمل کروا دیا ورنہ یہ پنجاب حکومت کو ادا کرنے پڑنے تھے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح پنجاب اسمبلی کی اس شاندار بلڈنگ جس میں ہم بیٹھے ہیں، 15 سال تک بلا وجہ روکے رکھا اور اس منصوبے کی مکمل funding کر کے اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ وزیر آباد انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی جو 2006 میں شروع ہوا جسے 15 سال تک زیر التوا رکھا گیا اور اس کی مکمل funding کروائی گئی جہاں اس وقت تک ساڑھے چھ لاکھ سے زائد مریضوں کا علاج ہو سکا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان تمام پراجیکٹس کی تکمیل کا سہرا پاکستان تحریک انصاف کی اِس حکومت کے سر ہے۔ میں یہ بات ضرور کہنا چاہوں گا کہ پنجاب بھر کے تمام اضلاع کے لئے ہم ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پیکیج دے رہے ہیں لیکن ہم نے لاہور کو بھی کسی صورت نظر انداز نہیں کیا۔ لاہور کو سابق دورِ حکومت کے تیسرے سال کے اندر "اورنج لائن میٹرو ٹرین" کو نکال کر 67 ارب روپے کے پراجیکٹس دیئے گئے اور ہم تیسرے سال میں لاہور کو 86 ارب روپے کے ترقیاتی منصوبے دے رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لاہور میں Ravi Riverfront Urban Development and Central Business District Project جیسے منصوبے game changer ہیں۔ اس کے علاوہ لاہور میں اور بھی ترقیاتی منصوبے لائے جا رہے ہیں جن میں Surface Water Treatment Plant، پانی کو محفوظ کرنے کے لئے پراجیکٹس، دلکش لاہور، ایک ہزار بیڈ کا جنرل ہسپتال، 600 بیڈ کا گنگا رام Mother and Child Care Hospital, Child Health University ایل ڈی اے کے 25 ہزار اپارٹمنٹس، شاہکام اور شیرانوالہ اوور ہیڈ برج، گلاب دیوی انڈر پاس اور لعل شہباز قلندر انڈر پاس مکمل ہو چکا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وکلا کے لئے ایک ٹاور، ٹھوکر نیاز بیگ پر عالمی معیار کا بس ٹرمینل بنا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ Food and Drug Laboratory، لوکل گورنمنٹ اکیڈمی بھی لاہور میں بنا رہے ہیں اور service delivery کو بہتر کرنے کے لئے ایل ڈی اے کی jurisdiction کو لاہور تک محدود کر دیا گیا۔ اس سے پہلے لاہور ڈویژن کے تمام ڈسٹرکٹس اس میں شامل تھے لوگوں کی سہولت کی خاطر ان کو ختم کر دیا گیا اب اس کی jurisdiction صرف لاہور تک رہے گی۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! لاہور کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ لاہور کو انتظامی لحاظ سے تقسیم کیا جائے اس کے اوپر کام جاری ہے اور اِن شاء اللہ بہت جلد اس کا فیصلہ بھی کر دیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ وہ چند حقائق ہیں جو میں جناب کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے تو ہم نے 360۔ارب روپے کا ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پیکیج دیا۔ میرے خیال میں تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ پہلی دفعہ منتخب نمائندوں سے منصوبے لے کر ان کو صوبائی بجٹ میں شامل کیا جائے پھر منتخب نمائندوں اور سٹیک ہولڈرز کے ساتھ ان پر عملدرآمد کیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جنوبی پنجاب جس کے لئے 35 فیصد بجٹ ring-fencing کیا گیا، اس کی علیحدہ کتاب چھاپی گئی، جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کی بنیاد رکھی گئی اور ملتان میں وزیراعظم پاکستان نے اس کا افتتاح کیا اِنشاء اللہ بہت جلد بہاولپور میں اس سیکرٹریٹ کا سنگ بنیاد

رکھا جائے گا۔ اس کے Rules of Business بھی فائنل ہو چکے ہیں جو جلد ہی اِنشاءاللہ notify کر دیئے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے نوجوانوں کو صوبائی ملازمتوں میں 32 فیصد کوٹا مختص کرنے کی اصولی منظوری دے دی گئی ہے اس میں میانوالی اور بھکر کو جنوبی پنجاب کے اس کوٹے میں شامل کرنے کی تجویز کا جائزہ لیا جا رہا ہے جس کے بعد یہ 35 فیصد ہو جائے گا جبکہ ماضی میں جنوبی پنجاب کے لئے صرف 17 فیصد بجٹ مختص کیا جاتا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ہیلتھ سیکٹر کی بات کریں تو تین سالوں میں صحت کے مجموعی بجٹ میں 118 فیصد اضافہ کیا گیا جو 369- ارب روپے بنتے ہیں۔ 19-2018 کے بجٹ میں اس کا حجم 169- ارب روپے تھا۔ کورونا کے لئے 677 ویکسینیشن سینٹرز بنائے گئے ہیں اور ڈیڑھ ارب روپے ویکسینیشن کے لئے مختص کئے گئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہیلتھ انشورنس کارڈ جو کہ تحریک انصاف کا flagship project ہے پہلی دفعہ مکمل funding کے ساتھ اس کے لئے 60- ارب روپے allocate کر دیئے گئے ہیں جس سے پنجاب کے ہر خاندان کو 7 لاکھ 20 ہزار روپے سے سالانہ مفت علاج کی سہولت میسر ہو گی۔ ڈیرہ غازی خان اور ساہیوال ڈویژن میں اس کا آغاز ہو چکا ہے اِنشاءاللہ 31 دسمبر تک صوبہ پنجاب کے 11 کروڑ سے زیادہ عوام اس سے مستفید ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم صوبہ کے اندر پانچ Mother and Child Care Hospital بنا رہے ہیں جن میں راجن پور، لیہ، اٹک، بہاولنگر اور سیالکوٹ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ 600/- bedded Mother and Child Care Hospital سر گنگا رام ہسپتال لاہور، 200/- bedded Mother and Child Care Hospital ملتان اور میانوالی میں Mother and Child Care Hospital تکمیل کی جانب گامزن ہے۔ اب ڈیرہ غازی خان میں بھی Mother and Child Care Hospital بنایا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ملتان میں نشتر II، رحیم یار خان میں شیخ زید II اور ڈیرہ غازی خان میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی قائم کر دیا گیا ہے۔ اِنشاءاللہ لاہور کے اندر ایک ہزار بیڈ کا state of the art جنرل ہسپتال بنایا جا رہا ہے۔ چلڈرن ہسپتال کو اپ گریڈ کر کے یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے

گا جس کی سمری پہنچ چکی ہے۔ اس کے علاوہ رحیم یار خان، سرگودھا اور بہاولپور کے ہسپتالوں کی ایمرجنسی کو اپ گریڈ کیا جارہا ہے۔ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں Thalassemia and Bone Marrow Transplant Center کی اپ گریڈیشن پر کام جاری ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لاہور میں 26 سال کے بعد کوئی بڑا ہسپتال بننے جارہا ہے اور ملتان میں 70 سال بعد نشتر ہسپتال قائم کیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ چنیوٹ، حافظ آباد اور چکوال میں تین نئے DHQs بنائے جا رہے ہیں۔ اِنشاء اللہ اس بجٹ میں بھکر اور بہاولنگر کے اندر کارڈیالوجی کی facility لوگوں کو حاصل ہوگی۔ اِنشاءاللہ ساہیوال ٹیچنگ ہسپتال کے اندر Cardiac Unit قائم کیا جا رہا ہے اور Rawalpindi Institute of Urology and Transplantation تکمیل کے قریب ہے۔ وہاں ٹیکسلا کے THQ کی اپ گریڈیشن پر کام جاری ہے۔ فیصل آباد میں حسیب شہید ہسپتال اِنشاءاللہ اگلے سال مکمل کرلیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! 158 ہسپتال و مراکز صحت کی اپ گریڈیشن اور revamping جاری ہے۔ صوبہ بھر میں 40 نئے ٹراما سنٹرز کا قیام اور 26 موجودہ غیر فعال ٹراما سنٹرز کو شروع کیا جارہا ہے۔ تین سال کے اندر ہم نے 32 ہزار ڈاکٹرز اور پیرامیڈکس سٹاف کی recruitment کی ہے جبکہ پچھلے دور میں تین سال کے اندر 18 ہزار ڈاکٹرز اور پیرامیڈکس سٹاف کو بھرتی کیا گیا تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایجوکیشن کے اندر 442.01۔ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اساتذہ کے لئے E-Transfer Policy, E-Leave Policy and E-Retirement Policy نافذ کر دی گئی ہے۔ گھر بیٹھے یہ لوگ اس سہولت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اب تک 70 ہزار سے زائد اساتذہ اس سے مستفید ہو چکے ہیں جبکہ سابقہ دور میں ایجوکیشن کا بجٹ کا حجم 103.07۔ ارب روپے تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! 6 نئی یونیورسٹیاں قائم کی جاچکی ہیں جن میں وومن یونیورسٹی راولپنڈی، کوہسار یونیورسٹی مری، بابا گرونانک یونیورسٹی ننکانہ صاحب، ایمرسن کالج یونیورسٹی ملتان، یونیورسٹی آف چکوال اور یونیورسٹی آف میانوالی شامل ہیں۔ اِنشاء اللہ مزید نئی یونیورسٹیوں کے قیام کی منظوری دی جاچکی ہے جس میں کوہ سلمان یونیورسٹی راجن پور، بابا فرید یونیورسٹی پاک پتن اور تھل یونیورسٹی بھکر، حافظ آباد، اٹک، گوجرانوالہ، لیہ ، یونیورسٹی آف تونسہ اور سیالکوٹ میں

University of Applied Engineering and Emerging Technologies
شامل ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس کے علاوہ 6 نئی یونیورسٹیاں بنائی جائیں گی جن میں شیخوپورہ، ڈی جی خان، بہاولنگر، ٹوبہ ٹیک سنگھ، مظفر گڑھ اور قصور شامل ہیں جن کی مجموعی تعداد 21 بنتی ہے۔ سابق ادوار میں اس صوبے کے لئے صرف 7 یونیورسٹیاں قائم کی گئیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ذہین اور مستحق طلباء کے لئے رحمت اللعالمین شکالرشپ کا آغاز کر دیا گیا ہے اور یہ دوسرے شکالرشپ کے علاوہ ہے۔ In fact World Ranking میں 2019 میں پنجاب کی تین یونیورسٹیوں کو recognize کیا گیا جبکہ 2021 میں پنجاب کی 21 یونیورسٹیوں کو اس لسٹ میں شامل کیا گیا ہے۔ ہماری حکومت نئے 86 ایسو سی ایٹ کالجز بنا رہی ہے جس میں 590 ڈگری کالجز کو ایسو سی ایٹ کا درجہ دیا، 160 کالجز کو graduate level پر اپ گریڈ کیا اور 75 نئے کالجز کو سیاسی تعصب سے بالاتر ہو کر مکمل کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! تین سال کے اندر 1533 سکولوں کی اپ گریڈیشن کی ہے اور رواں مالی سال کے اندر 8360 سکولوں کی اپ گریڈیشن کی جائے گی جس میں 40 فیصد سکول جنوبی پنجاب کے ہیں۔ ان شاء اللہ اپنے tenure کے اندر ہمارا ٹارگٹ 27000 سکولوں کی اپ گریڈیشن کا ہے جبکہ پچھلے پانچ سالوں میں صوبہ پنجاب کے اندر صرف 1330 سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس حکومت نے گندم کی امدادی قیمت 1800 روپے مقرر کی ہے جبکہ پچھلے پانچ سالوں میں اس کی قیمت 1300 روپے تک رہی ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت گندم کی پیداوار 28.57 فیصد زیادہ رہی ہے۔ کاشتکاروں کی سہولت اور procurement کے لئے گرداوری کی شرط ختم کر دی گئی۔ گنے کا نرخ 200 روپے من مقرر کیا گیا۔ شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 2021 میں ترمیم کی گئی اور اس کو کسان دوست بنایا گیا۔ اس دفعہ کسانوں کو 102۔ ارب روپے کی اضافی آمدنی ہوئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Prime Minister's Agriculture Transformation Plan کے تحت مجموعی طور پر ایگریکلچر کے لئے 51.9 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ اس میں کسان کارڈ کا اجراء اور 4۔ ارب روپے سے کسانوں کو براہ راست سبسڈی دی جائے گی۔ تمام منڈیوں کو ختم کر کے قانون سازی کی گئی تاکہ ان منڈیوں کے لوگوں کی monopoly ختم ہو جائے۔ پنجاب کے اندر 337 سہولت بازار قائم کئے جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ہاؤس کا ٹائم 15 منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

قائد ایوان (جناب عثمان احمد خان بُزدار): جناب سپیکر! اگر میں irrigation کی بات کروں تو 1965 کے بعد پنجاب میں کوئی ایسا irrigation کا بڑا پراجیکٹ نہیں آیا جسے پنجاب گورنمنٹ نے خود execute کیا ہو۔ اِنشاء اللہ اب ہم گریٹر تھل کینال کا پراجیکٹ بنانے جا رہے ہیں جس کی لاگت 20۔ ارب روپے ہو گی اور اس پر اسی سال کام شروع ہو گا اور جلال پور کینال پر کام شروع ہو چکا ہے اس کی لاگت 32 ارب روپے ہے۔ اسلام بیراج، تریموں بیراج، پنجند بیراج کی بحالی اور اپ گریڈیشن، میلسی سیفن اور ایس ایم بی لنک کینال کی تشکیل نو اسی دور میں مکمل ہوئی ہے۔ اب انشاءاللہ پوٹھوہار میں تین ڈیمز بنائے جا رہے ہیں جس میں ڈھڈوچہ، گھبیر اور پاپین ڈیمز شامل ہیں۔ انشاءاللہ کوہ سلیمان Surra کے مقام بھی پر ایک ڈیم بنایا جا رہا ہے اور مزید چار ڈیموں کی feasibility تیار کی جا رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میونسپل سروس کی بات کروں تو 27 ارب روپے سے ایشین بنک ڈویلپمنٹ کے تعاون سے PICIIP کے تحت سیالکوٹ اور ساہیوال میں نکاسی آب اور دیگر سہولیات کا پراجیکٹ جس پر کام جاری ہے اس میں 7 شہروں کے لئے integrated master plan کی تیاری کا عمل جاری ہے۔ ان شہروں میں راولپنڈی، ملتان، سرگودھا، بہاولپور، مظفر گڑھ، رحیم یار خان اور ڈیرہ غازیخان شامل ہیں۔ اس کے بعد ورلڈ بنک کا ایک اور پروگرام جس کے تحت Punjab Cities Programme جس میں 16 شہروں کو میونسپل سروس کی بہتری کے لئے تیاری کی جا رہی ہے اس پر کام شروع ہے۔ اس میں بہاولنگر، بورے والا، ڈسکہ، گوجرانوالہ، حافظ آباد، جڑانوالہ، جھنگ، جہلم، کمالیہ، کامونکی، خانیوال، کوٹ ادو، مریدکے، اوکاڑہ، وہاڑی اور وزیر آباد شامل ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Punjab Rural Sanitation Water Supply and Sanitation Project جو کہ ورلڈ بنک کا ایک پروگرام ہے اس کے تحت 16 تحصیلوں میں تمام سہولیات کی فراہمی کے لئے پراجیکٹ انشاءاللہ شروع کر رہے ہیں۔ اس میں عیسیٰ خیل، کوٹ مومن، کلر کہار، دریا خان، پاکپتن، بھوانہ، احمد پور سیال، روجھان، لیاقت پور، تونسہ شریف، کروڑ پکا، خیر پور ٹامیوالی، علی پور، بہاولنگر اور شجاع آباد شامل ہیں اس کے لئے 89 ارب روپے کا loan لیا جا رہا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر Orang Line Metro Train کی بات کریں تو سابقہ دور حکومت میں 215 ارب روپے کی لاگت سے تعمیر ہوئی ہے، 8 ارب روپے سالانہ اس پر سبسڈی دینی پڑتی ہے، 60 کروڑ روپے اس کے per month expenditure ہیں اور 7 کروڑ روپے اس کی آمدنی ہے۔ 30 ارب روپے 2023 سے اس کی قسطیں start ہو جائیں گی حکومت پنجاب کو pay کرنے کے لئے، اس کی feasibility جو بنائی گئی تھی اس میں 2 لاکھ 55 ہزار افراد کی ridership بنائی گئی تھی لیکن اس کی تعداد اس وقت 50 سے 60 ہزار تک ہے۔

جناب سپیکر! روڈ سیکٹر، پنجاب کا مجموعی روڈ سیکٹر 1 لاکھ 11 ہزار کلومیٹر پر محیط ہے اس میں Rural Accessibility Programme کے تحت ہم نے 1236 کلومیٹر طویل سڑکیں مکمل کر لی گئی ہیں تعمیر RAP II کے تحت 1 ہزار 78 کلومیٹر اس سال دسمبر تک انشاءاللہ مکمل ہو جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! PSDP کے اندر پہلی بات پنجاب میں 13 شاہراہوں کو دورویہ کرنے کے لئے 73۔ارب روپے کے میگا پراجیکٹس دیئے گئے ہیں اور سڑکوں کی تعمیر اور بحالی کے لئے اس میں 1759 منصوبے رکھے گئے ہیں جن پر مجموعی طور پر 380۔ارب روپے لاگت آئے گی اور اس کے لئے 100۔ارب روپیہ allocate کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ Public and Private Partnership کے تحت 13 منصوبے پائپ لائن کے اندر ہیں اور ایشین ڈویلپمنٹ کے تعاون سے چار .Arterial Road کا منصوبہ بھی پائپ لائن میں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہاؤسنگ سکیم لاہور میں، LDA ہاؤسنگ سکیم کے پہلے مرحلے میں 4 ہزار فلیٹس دیئے جا رہے ہیں اس میں 25 ہزار فلیٹس بنائے جائیں گے۔ Prime Minister Peri

Urban Housing Scheme کے تحت پنجاب کی 146 تحصیلوں میں affordable Housing Schemes تیار کی جائیں گی اور لوگوں کو گھر دیئے جائیں گے اس کے فیز۔1 میں 37 تحصیلوں میں 10 ہزار گھر بنائے جا رہے ہیں جو اسی سال مکمل ہوں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! احساس پروگرام کے اندر 53 ارب روپے پنجاب احساس پروگرام کے لئے رکھے گئے ہیں اور پنجاب میں 94 پناہ گاہیں اور لنگر خانے قائم کر دیئے گئے ہیں۔ چیف منسٹر امداد پروگرام کے تحت اڑھائی لاکھ متاثرہ خاندان کو 10 ارب روپے Corona کے دنوں میں فراہم کر دیئے گئے ہیں اور Corona ڈیوٹی کرنے والے تمام ورکرز کو سپیشل الاؤنس دیا گیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب پہلی دفعہ سپورٹس پالیسی introduce کر رہا ہے اس میں infrastructure کی بہتری اور 500 مزید گراؤنڈ شامل کئے جائیں گے اور بہتر کیا جائے گا۔ 15 تحصیلوں میں سپورٹس کمپلیکس بنائے جائیں گے۔ کرکٹ اور ہاکی کے لئے High Performance Centers بھی بنائے جا رہے ہیں اور پنجاب کو اس وقت کبڈی کے ورلڈ کپ کا اعزاز حاصل ہے۔(نعرہائے تحسین)

جناب سپیکر! جہاں تک پنجاب پولیس کی بات کریں تو الحمدللہ پنجاب پولیس نے تمام high profile cases حل کر لئے ہیں جو ہر ٹاؤن بم دھماکا اس کی حالیہ مثال ہے۔ پولیس کی نفری کو پورا کرنے کے لئے 13 ہزار بھرتیوں کی اجازت دی گئی ہے، 54 نئے پولیس سٹیشن قائم کئے گئے اور 37 پولیس سٹیشن کے لئے فوری فنڈز فراہم کئے گئے۔2 ارب روپے کی لاگت سے 550 نئی گاڑیاں دی گئیں اور 37 پولیس خدمت مراکز قائم کئے گئے اور 100 نئے پولیس سٹیشن کے قیام کے لئے ان کی اراضی کی allocation کا عمل جاری ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ریسکیو ایمرجنسی سروس 1122 کو محکمے کا درجہ دیا گیا اس کا service structure پہلی دفعہ بنایا گیا۔ 285 نئی ایمبولینسز فراہم کی جا رہی ہیں، 1350 موٹر سائیکل بھی دی جا رہی ہیں اور مزید 86 تحصیلوں میں اس کی ایمرجنسی سروسز کا آغاز کیا جائے گا۔ اس کے بعد ان شاءاللہ 146 تحصیلوں کے اندر تمام جگہوں پر یہ functional ہو جائے گا۔ ان شاءاللہ اسی

سال پنجاب کے اندر ہم ریسکیو ہیلی ایمبولینس سروس کا آغاز کر رہے ہیں جس کے لئے پنجاب کے بجٹ میں پیسے allocate کر دیئے گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب واحد صوبہ ہے جس میں تمام بھٹے 100 فیصد Zigzag Technology پر منتقل ہو چکے ہیں اور لاہور میں 200 ماحول دوست الیکٹرک بسیں بھی چلائی جائیں گی۔ جہاں تک مَیں سیمنٹ پلانٹس کی بات کروں تو پچھلے پورے عرصے میں سیمنٹ کے پلانٹس پر پابندی رہی ہے اور ہم نے 10 سیمنٹ پلانٹس کے NOC issue کر دیئے ہیں اور مزید 10 پلانٹس کے NOC چند دنوں میں issue کر دیئے جائیں گے۔ اس سے قبل قیام پاکستان سے لے کر اب تک ٹوٹل 12 سیمنٹ فیکٹریاں پنجاب کے اندر تھیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سپیشل اکنامکس زون، اس میں ٹوٹل ہمارے 12 سپیشل اکنامکس زون ہیں ،8 سپیشل اکنامکس زون ہم نے بنائے ہیں اور چار انڈسٹریل اسٹیٹ کو اپ گریڈ کر کے سپیشل اکنامکس زون کا درجہ دیا گیا۔ حکومت پنجاب نے بنک آف پنجاب کی مدد 30۔ارب روپے کی لاگت سے پنجاب روزگار پروگرام شروع کر دیا ہے۔ ہم نے تین ٹیکنیکل یونیورسٹیاں بنائی ہیں جن میں میر چاکر خان رند یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی ڈیرہ غازیخان، پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی منڈی بہاؤالدین، پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی راولپنڈی قانون سازی کے آخری مراحل میں ہے۔ مزید تیانجن یونیورسٹی پنجاب ہم نے ہی functional کیا ہے۔ تین سالوں کے اندر مزدور کی ماہانہ اجرت ہم نے 20 ہزار روپے تک بڑھائی ہے جو کہ 33.3 فیصد اضافہ ہے اور نئی لیبر پالیسی اور الاٹمنٹ پالیسی بھی متعارف کروائی ہے۔ اس سے قبل دس سال تک مزدور کی تنخواہ 15 ہزار روپے تھی۔ محکمہ معدنیات میں Corona کے باوجود ہم نے 10 ارب روپے کا ٹیکس ریونیو وصول کیا جو کہ پچھلے عرصے میں 4.3 ارب روپے سے نہ بڑھ سکا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انرجی کے شعبے میں 10,705 سکولوں کو سولر انرجی پر منتقل کیا گیا اور اب تعلیمی ادارے، ہسپتال اور دفاتر کو سولر انرجی پر منتقل کیا جارہا ہے اور لیہ چوبارہ کے اندر 100 میگاواٹ کا سولر پراجیکٹ 3.2 cent کے نرخ پر سولر انرجی فراہم کرے گی جب سابقہ دور میں یہ 14 cent کے اوپر اس طرح کے معاہدے کئے گئے۔ اس کے علاوہ پاکپتن ہائیڈرو پاور پراجیکٹ اور مرالہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ بھی ہنگامی بنیاوں پر تکمیل کیا گیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب اس دفعہ Chief Minister Program for Off-Grid Solution انشاءاللہ دیئے جا رہے ہیں جس کے لئے 1- ارب روپے مختص کر دیئے گئے ہیں جس میں تھل، چولستان اور کوہ سلیمان کے علاقوں میں لوگوں کو بجلی کی سہولت فراہم کی جائے گی۔

جناب سپیکر! اگر میں بورڈ آف ریونیو کی بات کروں تو 2018 تک 125 سنٹرز تھے۔ ہم نے 60 اراضی ریکارڈ سنٹرز قانون گوئی لیول پر مزید قائم کئے، 20 موبائل اراضی ریکارڈ سنٹرز ہمارے پاس آچکی ہیں اور مزید 20 موبائل اراضی سنٹرز خریداری کے عمل سے گزر رہی ہیں اس کے بعد یہ تعداد 40 ہو جائیں گی اور عوام کی سہولت کے لئے 807 مراکز مال قائم کر دیئے گئے ہیں اور انشاءاللہ ان کو مزید 8 ہزار تک بڑھایا جائے گا۔ ریونیو ریکارڈ کی 100 فیصد digitalization اور پنجاب میں 5 ہزار ریونیو آفیسرز کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! 1894 کے پرانے قوانین جو جیل کے ہیں 125 سال کے بعد اس میں تبدیلی لائی جا رہی ہے اور خود میں نے جیلوں کا وزٹ کیا، جیلوں کے اندر تمام missing facilities provide کی جائیں گی۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ آفس کے بجٹ میں 45 فیصد کمی کی گئی اور پنجاب ہاؤسز کے revenue میں 245 فیصد اضافہ ہوا ہے اور تین سالوں میں صوبائی کابینہ کے 46 اجلاس ہوئے ہیں جب کہ گزشتہ تین سالوں میں صرف 19 اجلاس ہو سکے اور پچھلے چیف منسٹر کی نسبت میں نے double دورے کئے ہیں اور میں وہاں تک پہنچا ہوں جہاں تک آج تک کوئی بھی نہیں پہنچ سکا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر میں اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ کی بات کروں تو تین سال میں 2- ارب 35 کروڑ روپے کی direct اور 26- ارب روپے کی indirect recovery کی گئی ہے جب کہ پچھلے 10 سالوں کے اندر اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ نے 44 کروڑ روپے کی recovery کی ہے۔ اب anti-encroachment کی بات کروں تو قبضہ گروپوں کے خلاف کارروائی بلا امتیاز جاری رہی اور اس میں 458 ارب روپے کی 180 ہزار ایکڑ اراضی واگزار کروائی گئی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بین الصوبائی ہم آہنگی کے طور پر پنجاب میں تمام صوبوں کے Cultural Days منائے جاتے ہیں جن کو میں وزٹ بھی کرتا رہتا ہوں اور حکومت پنجاب دوسرے صوبوں کی خدمت بھی کرتی ہے، حکومت پنجاب بلوچستان میں ہسپتال، ٹیکنیکل کالج اور ریسکیو سروسز فراہم کر

رہی ہے اور پنجاب کی Walled City Authority تاریخی مقامات کی بحالی کے لئے اپنا کردار دوسرے صوبوں میں ادا کر رہی ہے، گلگت بلتستان میں صوبائی حکومت پنجاب ایمبولینس اور طبی آلات فراہم کر رہی ہے، IDAP کے ادارہ کو وفاقی حکومت اور صوبہ خیبر پختونخواہ میں وہاں کے infrastructure کو بہتر کرنے کے لئے اجازت دی گئی ہے، ریسکیو 1122 کے زیر اہتمام بلوچستان، آزاد جموں کشمیر، گلگت بلتستان کے 1456 ریسکیو اہلکاروں کو پیشہ وارانہ ٹریننگ فراہم کر چکا ہے۔ پنجاب تمام صوبوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے اپنی خدمات اور اپنے وسائل پیش کرتا رہے گا انشاءاللہ۔ یہ چند حقائق ہیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھے ہیں میرے خیال میں اس سے زیادہ اگر میں بات کروں گا تو پھر کچھ شکایت ہو جائے گی۔ "ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی"۔
اب خواجہ غلام فرید صاحب کا ایک شعر ہے:

غلام فریدا اوہدی او جانے
مینوں اپنی توڑ نبھاون دے

جناب سپیکر! آخر میں وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی ٹیم کو فلاحی بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اپنے تمام ارکین اسمبلی جنہوں نے میرا بھرپور ساتھ دیا اُن سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس موقع پر میں پنجاب اسمبلی کے سٹاف، لاءڈیپارٹمنٹ، فنانس ڈیپارٹمنٹ اور پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کے افسران کو تین مہینے کے اعزازیہ کا اعلان کرتا ہوں۔
جناب سپیکر! ہم مساوی حقوق کے ساتھ پنجاب کے ہر شہری کو یکساں ترقی کے مواقع فراہم کرنے کے وژن پر عمل پیرا ہیں اور پنجاب انشاءاللہ آگے بڑھتا ہی رہے گا۔ میں اپنی گفتگو کو اس شعر کے ساتھ سمیٹنا چاہوں گا کہ:

جیہڑے دیوانہ ساکوں سڈیندن او ہو پیمبر ساکوں منیسن
جڈاں شرافت دی رسم چلسی جڈاں محبت رواج ہو سی

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو پاکستان زندہ آباد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(76)/2021/2586. Dated: 2nd July, 2021. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **30th June 2021 (Wednesday)** after conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 1st July 2021 **MOHAMMAD SARWAR**
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

ABIDA BIBI, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 741
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Demand for referring the matter of not making Rules about Acts passed by the House in 2018 525
-Reasons behind not acting upon Punjab Institute of Quran and Seerat Act 2014 524
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-22nd June, 2021 517
-23rd June, 2021 557
-24th June, 2021 631
-25th June, 2021 693
-28th June, 2021 705
-29th June, 2021 767
-30th June, 2021 807
AHMAD ALI KHAN DARISHAK, SARDAR
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 750
AHMAD SAEED KHAN, MALIK
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 719
ALI HAIDAR, AGHA
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Illegal sale of state land in Nankana Sahib 527
ANEEZA FATIMA, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 753
ANSAR MAJEED KHAN NIAZI, MR. *(Minister for Labour & Human Resource)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Construction of Labour colonies and flats in Faisalabad *(Question No. 2229*)* 779
-Details about Schools of Labour Department in Faisalabad *(Question No.1200*)* 773

B

BILLS-
-The Aspire University Lahore Bill 2021 (*Introduced in the House)* 538
-The Ghazi National Institute of Engineering and Sciences, Dera Ghazi Khan Bill 2021 (*Introduced in the House)* 701

PAGE NO.

-The Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021 *(Introduced in the House)* 537
-The Provincial Assembly of the Punjab Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021*(Introduced in the House)* 533
(Considered and passed by the House) 787-789
-The Punjab Finance Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 698-700
-The Punjab Holy Quran (Printing and Recording)(Amendment) Bill 2021 *(Introduced in the House)* 532
(Considered and passed by the House) 785-787
-The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021 (*Introduced in the House)* 539
-The Qarshi University (Amendment) Bill 2021 (*Introduced in the House)* 535

C

CHIEF MINISTER OF PUNJAB
-See under Usman Ahmed Khan Buzdar, Mr.

D

DEMANDS FOR GRANTS-
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2021-22 regarding-
-Administration of justice 679
-Agriculture 680
-Charges on account of Motor Vehicles Act 677
-Civil Defense 686
-Civil Works 683
-Communications 683
-Cooperatives 682
-Developments 687
-Education 643
-Fisheries 681
-Forests 676
-General Administration 678
-Health Services 581
-Housing and Physical Planning 683
-Industries 682
-Investments 687
-Irrigation and Land Reclamation 678
-Irrigation Works 687
-Land Revenue 675
-Livestock 681
-Loans to Government Servants 686
-Loans to Municipalities/Autonomous Bodies etc. 689
-Miscellaneous 685

PAGE NO.

-Miscellaneous Departments 682
-Museums 680
-Opium 675
-Other Taxes and Duties 677
-Pension 684
-Police 679
-Prisons and Settlements for convicts 679
-Provincial Excise 676
-Public Health 680
-Registration 677
-Relief 684
-Roads and Bridges 688
-Stamps 676
-State Buildings 688
-State trading in food grains and sugar 686
-Stationary and printing 684
-Subsidies 685
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2020-21 regarding-
-Administration of justice 840
-Agriculture 847
-Charges on account of Motor Vehicles Act 839
-Civil Defense 844
-Civil Works 843
-Communications 843
-Cooperatives 847
-Developments 845
-Education 841
-Fisheries 842
-Forests 846
-General Administration 840
-Health Services 841
-Housing and Physical Planning 848
-Industries 843
-Investments 850
-Irrigation and Land Reclamation 840
-Irrigation Works 845
-Land Revenue 838
-Livestock 842
-Loans to Municipalities/Autonomous Bodies etc. 850
-Miscellaneous 849
-Miscellaneous Departments 848
-Museums 846
-Opium 846
-Other Taxes and Duties 839
-Police 817

PAGE NO.

-Prisons and Settlements for convicts 841
-Provincial Excise 838
-Public Health 847
-Registration 839
-Relief 848
-Roads and Bridges 845
-Stamps 838

-State Buildings 850
-State trading in food grains and sugar 844
-State trade in medical stores and coal 849
-Stationary and printing 849
-Subsidies 844

DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 572
-Supplementary Budget for the year 2020-21 710

F

FAIZA MUSHTAQ, MRS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 761

G

GULNAZ SHAHZADI, MRS.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2021-22 regarding-
-Education 656

H

HASHIM JAWAN BAKHT, MAKHDOOM *(Minister for Finance)*
BILL *(Moved in the House)-*
-The Punjab Finance Bill 2021 698
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 572
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2021-22 regarding-
-Education 643
-Health Services 581
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2020-21 regarding-
-Police 817
SCHEDULE Of-
-The Authorized Expenditure for the year 2021-22 *(Laid in the House)* 700
SUPLEMENTARY SHEDULE of-
-The Authorized Expenditure for the year 2020-21 *(Laid in the House)* 851

PAGE NO.

HASEENA BEGUM, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 757
HASSAN MURTAZA, SYED
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 733
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2020-21 regarding-
-Police 826

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.
RESOLUTION regarding-
-Demand for making entertainment park at Satluj river in Okara 547
IMRAN NAZEER, KHAWAJA
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2021-22 regarding-
-Health Services 602

K

KHADIJA UMER MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Reasons behind not acting upon Punjab Institute of Quran and Seerat Act 2014 524
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Aspire University Lahore Bill 2021 538
-The Qarshi University (Amendment) Bill 2021 535
MOTIONS regarding-
-Granting leave for introducing the Aspire University Lahore Bill 2021 537
-Granting leave for introducing the Qarshi University (Amendment) Bill 2021 534
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Demand for repairing thallium Test machine in Chaudhari Parvez Elahi Institute of Cardiology Multan 784
KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2020-21 regarding-
-Police 819

PAGE NO.

L

LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Construction of Labour colonies and flats in Faisalabad *(Question No. 2229*)* 778
-Details about Schools of Labour Department in Faisalabad *(Question No.1200*)* 773

M

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2021-22 regarding-
-Education 646

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2021-22 regarding-
-Health Services 611
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for making policy about sale of stamps 794
MEHWISH SULTANA, MS.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2021-22 regarding-
-Education 660
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Establishment of dispensaries in villages and blood bank in THQ Hospital Choa Saidan Shah 782
MINISTER FOR ENERGY
-See under Muhammad Akhtar, Mr.
MINISTER FOR FINANCE
-See under Hashim Jawan Bakht, Makhdoom
MINISTER FOR HIGHER EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF PUNJAB INFORMATION AND TECHNOLOGY BOARD
-See under Yasir Humayun, Mr.
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCE
-See under Ansar Majeed Khan Niazi, Mr.
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, COOPERATIVES
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Yasmin Rashid, Ms.

PAGE NO.

MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Murad Raas, Mr.
MOHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 710
MOTIONS regarding-
-Granting leave for introducing the Aspire University Lahore Bill 2021 537
-Granting leave for introducing the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021 536
-Granting leave for introducing the Provincial Assembly of the of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021 532
-Granting leave for introducing the Punjab Holy Quran (Printing and Recording)(Amendment) Bill 2021 531
-Granting leave for introducing the Qarshi University (Amendment) Bill 2021 534
-Granting leave for introducing the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021 538
-Suspension of rules for presentation of a resolution 539,542, 552
MUHAMMAD AFZAL, MR.
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 542
RESOLUTION regarding-
-Demand for fixing fence on Lahore to Multan Motorway 543
MUHAMMAD AKHTAR, MR. *(Minister for Energy)*
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 755
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs,Cooperatives)*
BILL *(Discussed upon)-*
-The Ghazi National Institute of Engineering and Sciences, Dera Ghazi Khan Bill 2021 701
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2020-21 regarding-
-Police 832
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for taking solid steps for stopping further bomb blasts after the blast happened in Lahore 570
RESOLUTION regarding-
-Demand for making Service roads alongwith main roads in cities 790
MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR. *(Parliamentary Secretary Information & Culture)*
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 745

PAGE NO.

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.
RESOLUTION regarding-
-Demand for repairing the road from Zafar chowk Samundri to Faisalabad 548
MUHAMMAD TAHIR, MR. *(Parliamentary Secretary for Agriculture)*
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 728
MUHAMMAD TAHIR PARVAIZ
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for making sure the presence of ministers concerned with agenda in the House 545
QUESTIONS regarding-
-Construction of Labour colonies and flats in Faisalabad *(Question No. 2229*)* 778
-Details about Schools of Labour Department in Faisalabad *(Question No.1200*)* 773
RESOLUTION regarding-
-Demand for making Service roads alongwith main roads in cities 790
MUNEEB-UL-HAQ, MR.
RESOLUTION regarding-
-Demand for upgradation of DHQ Hospital Okara 549
MURAD RAAS, MR. *(Minister for School Education)*
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2021-22 regarding-
-Education 664
MUZAFFER ALI SHEIKH, MR.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2021-22 regarding-
-Health Services 616

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-22nd June, 2021 522
-23rd June, 2021 568
-24th June, 2021 642
-25th June, 2021 696
-28th June, 2021 708
-29th June, 2021 772
-30th June, 2021 816
NASRIN TARIQ, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 760

PAGE NO.

NAZIR AHMAD CHOHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Bait-ul-Maal)*
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 717
NOTIFICATION of-
-Prorogation of 33rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 14th June, 2021 865

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR AGRICULTURE
-See under Muhammad Tahir, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR BAIT-UL-MAAL
-See under Nazir Ahmad Chohan, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY INFORMATION & CULTURE
-See under Muhammad Nadeem Qureshi, Mr.
POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for making policy about sale of stamps 794
-Demand for making sure the presence of ministers concerned with agenda in the House 545
-Demand for taking solid steps for stopping further bomb blasts after the blast happened in Lahore 569
-Postponement of Question Hour due to non-presence of concerned Minister 523
PROROGATION-
-Notification of prorogation of 33rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 14th June, 2021 865

Q

QUESTIONS regarding-
LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-
-Construction of Labour colonies and flats in Faisalabad *(Question No. 2229*)* 778
-Details about Schools of Labour Department in Faisalabad *(Question No.1200*)* 773

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 729
RAHEELA NAEEM, MRS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 743

PAGE NO.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -
-22nd June, 2021 521
-23rd June, 2021 567
-24th June, 2021 641
-25th June, 2021 695
-28th June, 2021 707
-29th June, 2021 771
-30th June, 2021 815

REPORT *(Laid in the House)* **regarding-**
-Special Committee No.9 regarding Bill No. 47 & 48 701

RESOLUTIONS regarding-
-Demand for fixing fence on Lahore to Multan Motorway 543
-Demand for granting permission to use the Metro Bus track for ambulances in case of emergency 546
-Demand to grant status to physiotherapists equal to doctors 540
-Demand for making Service roads alongwith main roads in cities 790
-Demand for making entertainment park at Satluj river in Okara 547
-Demand for repairing the road from Zafar chowk Samundri to Faisalabad 548
-Demand for upgradation of DHQ Hospital Okara 549

S

SAEED AHMAD, MR.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 737

SAJIDA BEGUM, MS.
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Demand for paying wages to the factory workers according to the Government directions 529

SAJID AHMED KHAN, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for referring the matter of not making Rules about Acts passed by the House in 2018 525

BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021 532

MOTIONS regarding-
-Granting leave for introducing the Punjab Holy Quran (Printing and Recording)(Amendment) Bill 2021 531
-Suspension of rules for presentation of a resolution 539

RESOLUTION regarding-
-Demand to grant status to physiotherapists equal to doctors 540

PAGE NO.

SAMI ULLAH KHAN, MR.
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2020-21 regarding-
-Police 823
POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for taking solid steps for stopping further bomb blasts after the blast happened in Lahore 569
-Postponement of Question Hour due to non-presence of concerned Minister 523
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Changing the map of Ring road to provide benefit to private housing societies 527
SCHEDULE Of-
-The Authorized Expenditure for the year 2021-22 *(Laid in the House)* 700
SEEMABIA TAHIR, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 723
SHAFI MUHAMMAD, MIAN
BILL *(Discussed upon)-*
-The Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021 537
MOTION regarding-
-Granting leave for introducing the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021 536
SHAHEENA KARIM, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 731
SHAHIDA AHMED, MS.
RESOLUTION regarding-
-Demand for granting permission to use the Metro Bus track for ambulances in case of emergency 546
SHAWANA BASHIR, MRS.
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Demand for absolving the parking fee charged in Government hospitals 528
SHAZIA ABID, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 714
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 552
SULMAN RAFIQ, KHAWAJA
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2021-22 regarding-
-Health Services 583

PAGE NO.

SUPLEMENTARY SHEDULE of-
-The Authorized Expenditure for the year 2020-21 *(Laid in the House)* 851

T

TAHIA NOON, MS
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 748

U

USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR. *(Chief Minister of Punjab)*
-Address to the House 851
USMAN MEHMOOD, SYED
BILL *(Discussed upon)-*
-The Provincial Assembly of the Punjab Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021 533
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2021-22 regarding-
-Health Services 598
MOTION regarding-
-Granting leave for introducing the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021 532
USWAH AFTAB, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 739
UZMA KARDAR, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 712
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Demand for taking action against SHO for raping and grasping 5 lacs from girl and in Khanewal 529
UZMA QADRI, SYEDA
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 725

W

WASEEM KHAN BADOZAI, NAWABZADA
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021
MOTION regarding- 539
-Granting leave for introducing the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021 538
REPORT regarding-
-Special Committee No. 9 regarding Bill No. 47&48 701

PAGE NO.

Y

YASIR HUMAYUN, MR. *(Minister for Higher Education Additional Charge of Punjab Information and Technology Board)*
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2021-22 regarding-
-Education 672

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*
DISCUSSION On-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2021-22 regarding-
-Health Services 621
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Establishment of dispensaries in villages and blood bank in THQ Hospital Choa Saidan Shah 783

Z

ZAINAB UMAIR, MS.
DISCUSSION On-
-Supplementary Budget for the year 2020-21 763
ZERO HOUR NOTICES regarding-
-Changing the map of Ring road to provide benefit to private housing societies 527
-Demand for absolving the parking fee charged in Government hospitals 528
-Demand for paying wages to the factory workers according to the Government directions 529
-Demand for repairing thallium Test machine in Chaudhari Parvez Elahi Institute of Cardiology Multan 784
-Demand for taking action against SHO for raping and grasping 5 lacs from girl and in Khanewal 529
-Establishment of dispensaries in villages and blood bank in THQ Hospital Choa Saidan Shah 782
-Illegal sale of state land in Nankana Sahib 527